

عَمُّوْ خَلْقِ زَمِيْنِ اَسْمَانِ صَنَاعِ مَكِيْنِ وَ مَكَانِ

الحمد والثناء على من لا ينطق بالحكمة

مرزا محمد باقری محمد الخدمت که مسنوات تحریر نموده شده درج در این باب اضافی در میان هر محاللات با بعد از ترتیب داده

در مطبعه نایب افشاری نوکشتاراق که مخبرین حاج میرزا طبع گرد

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقانِ بصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل پریچ کے تین صفحہ جو سادے ہیں انہیں بعض کتب تو انج فارسی و اردو کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۴۰	مدارج النبوة - از مولانا عبدالحق محدث دہلوی نئی	۴۰	کتب تواریخ مختص بحالات انبیاء و اولیاء فارسی
۴۰	نفیس کتاب دو جلد میں -	۴۰	سفینہ رحمانی - از حافظ عبد الرحمن صاحب -
۴۰	جلد اول و جلد دوم علیحدہ علیحدہ بھی فروخت ہوتی ہے یہ تفصیل میں	۴۰	سیر الاقطاب - تذکرہ اولیاء از شاہ اندرہ چشتی -
۴۰	ایضاً - جلد اول -	۴۰	کنجینہ سرور می - حالات اولیاء مع مصرع تاریخ ولادت
۴۰	ایضاً - جلد دوم -	۴۰	وفات از مفتی غلام سرور لاہوری مرحوم عمدہ کتاب ہے -
۴۰	روضۃ الشهداء - احوال شہداء و کرام از ملا حسین اعظم کاشفی	۴۰	محاسن العشاق - مصنفہ وزیر سلطان حسین صاحب سلطان -
۴۰	سفینۃ اولیاء - از شاہزادہ دلا شکوہ بہادر مرحوم -	۴۰	وقائع شاہ معین الدین چشتی - مصنفہ منشی
۴۰	رسحات تذکرہ اولیاء - بالخصوص حالات اولاد	۴۰	بابولال صاحب -
۴۰	سلسلہ نقشبندیہ از مولانا حسین واعظ کاشفی -	۴۰	خزینۃ الاصفیاء - حالات انبیاء و اولیاء -
۴۰	جامع التواریخ مولفہ عالم غریبہ مولوی فقیر محمد صاحب	۴۰	اسرار الالیاء - از مولوی نظیر اسحاق -
۴۰	جذب القلوب الی دیار المحبوب مولفہ شاہ عبدالحق صاحب	۴۰	شواہد النبوة - از ملا عبد الرحمن جامی در احوال
۴۰	کتب تواریخ حالات انبیاء و اولیاء اماکن متبرکہ اور	۴۰	حضرت پیغمبر صلعم وآل و اصحاب -
۴۰	روضۃ الاصفیاء - ترجمہ قصص الانبیاء از مولوی محمد طاہر	۴۰	معارج النبوة احوال نبویہ مستندہ معروف از ملا معین الدین کاشفی
۴۰	ایضاً - مطبوعہ مطبع شعلہ طور -	۴۰	تحریر الشہادتین شرح شہادتین از مولانا سلامت
۴۰	تذکرہ علمائے حال - حالات مقدس علمائے	۴۰	جامع طبیبی - از شاہ طیب نعمت لکھی حالات ختم نبوت شرح نام
۴۰	حال مولفہ مولوی محمد ادریس صاحب گلوئی -	۴۰	تذکرہ علمائے ہند - از حضرت جانا علی صاحب کنٹرول ریوان

فہرست کتاب توڑک جہانگیری

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷	ولادت سلطان پرویز	۲	دیباچہ
۸	ولادت بہار بانو بیگم از صبیہ راجہ کیشو داس راشہور۔	۳	ملقات اکبر بادشاہ با حضرت شیخ سلیم۔
۹	ولادت سلطان خرم یعنی شاہ جہان از صبیہ راجہ	۴	ولادت جہانگیر و قصیدہ تاجیخ۔
۱۰	ادوس سنگھ۔	۵	پیاوہ رفتن اکبر بادشاہ با جیر بحیت زیارت۔
۱۱	احوال عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ۔	۶	احوال خواجہ معین الدین بخسری۔
۱۲	بخست سلطان سلیم یعنی جہانگیر بھم رانا۔	۷	اساس شہر غلیم در فتحپور
۱۳	وفات والدہ سلطان پرویز	۸	عطا منصب بہ شاہزادہ محمد جہانگیر
۱۴	معاودت جہانگیر از ہم رانا بہ الہ آباد۔	۹	عقد صبیہ راجہ بھگوان داس متوطن انہریرا
۱۵	رسیدن محمد شریف بخدمت جہانگیر۔	۱۰	شاہزادہ جہانگیر۔
۱۶	عنایت خطاب عبداللہ خانی بہ خواجہ عبداللہ	۱۱	عقد صبیہ راجہ ادوس سنگھ ولد مالہ پور راجہ مارواڑ
۱۷	توجہ جہانگیر از الہ آباد پنجاب اکبر آباد و برشتن از اٹاودہ	۱۲	باشاہزادہ نامدار۔
۱۸	ذکر قتل شیخ ابوالفضل۔	۱۳	ولادت سلطان الشاہ بیگم از دختر راجہ بھگوانداس۔
۱۹	فرستادن اکبر سلیم سلطان بیگم رانہ جہانگیر۔	۱۴	ولادت سلطان شہرہ
۲۰	ملازمت جہانگیر بہ اکبر و گذرانیدن قدر۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸	ولادت شاہزادہ شہریار و جہاندار -	۱۲	رخصت جہانگیر بہم رانا
۵	شفقتا شدن اکبر -	۱۳	مراجعت از قچور بہ الہ آباد
۱۸	ذکر اولاد اکبر	۱۳	رفتن عبداللہ خان بدرگاہ اکبر
۱۹	ذکر وزرا سے جہانگیر در زمان شاہزادگی -	۱۴	پوست کشیدہ شدن یکے و اختہ شدن دیگرے حکم جہانگیر
۲۰	ذکر اولاد جہانگیر		روانہ شدن اکبر بہ ہمایش جہانگیر و شستن کشتی
"	ذکر فتنائے عہد جہانگیر	"	بریک و زیبا -
"	ذکر حکما سے عہد جہانگیر	۱۵	وفات مریم مکانی والدہ اکبر -
"	ذکر شعرا سے عہد جہانگیر	"	تشریف دین اکبر موسے سروریش -
۲۱	ذکر حافظان عہد جہانگیر	"	لانگست جہانگیر بہ اکبر -
"	ذکر فتنہ سراہان عہد جہانگیر	۱۶	نظر بند نمودن اکبر جہانگیر رانا دہ روز -
۲۱	حسب و نسب میرزا غیاث بیگ بدر نور جان	"	جکایت جنگ فیل جہانگیر با فیل خسرو -
"	داخل شدن نور جان در محل جہانگیر -	۱۷	بیماری اکبر
۲۲	مقرر شدن سک و شغرا سے فرایین بنام نور جان -	"	اقامت شاہزادہ نورم جیت بیمار داری اکبر در قلعہ اکبر آباد

شروع تو زک جہانگیری نوشتہ خاص جہانگیر

۴	القاب سلاطین ابدات	۲	جلوس برادرنگ فرمانروائی -
۵	وصف میوہا و گاماسے ہندوستان -	"	ذکر حضرت شیخ سلیم -
۵	بستن زنجیر عدل در قلعہ اگر -	۳	ذکر ولادت خود -
"	عہد و احکام و عازدہ گانہ	"	وجہ تسمیہ بنور الدین جہانگیر -
۶	اقسام سکہ ہاسے عہد جہانگیری	"	مجملاً از احوال اگرہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳	احوال شیخ حسن کراچی مخاطب بمقرب خان -	۷	تفویض ایالت پنجاب بہ سعید خان -
"	تعریف نقیب خان -	"	بحال داشتن وزارت بہ وزیر خان محمد مقیم و عطا -
"	بے اعتدالی پسران اکبر راج در محن دیوان خاص عام -	"	خطاب امیرالامرا بہ شریف خان -
"	بشارت شیخ حسین جامی -	"	حقیقت نسبتہا باز مینداران آفیمیر -
"	عطاے خطاب بہ اسلام خانی بشیخ علاء الدین نسیرہ -	"	عنایت حکومت بنگالہ بہ راجہ مانسنگہ انیری -
"	حضرت شیخ سلیم -	"	رخصت شاہزادہ پرویز بہ ہم رانا -
۱۵	مباحثہ مذہبی با پندتان -	"	تفویض مراورک بہ امیرالامرا شریف خانی -
"	ذکر اکبر بادشاہ پدر خود -	"	ذکر والدہ سلطان پر دیر -
"	ذکر اولاد اکبر -	"	ذکر والدہ سلطان خورم یعنی شاہ بجان -
"	ذکر شاہ مراد سلطان دانیال -	"	ذکر والدہ شریار و جہاندار -
۱۶	ولادت شکر القسا بیگم -	"	تفویض وزارت نصف مالک بہ وزیر الملک میرزا جان بیگ -
۱۷	ولادت آرام بانو بیگم -	"	تفویض وزارت نصف مالک بہ غیاث بیگ اعتماد الدولہ -
"	اوصاف اکبر -	"	تفویض منصب میرآتش بہ پیرداس مخاطب بہ راجہ -
"	صلح کل بودن اکبر با جمیع امم -	"	بکرہ اجیت -
۱۸	ذکر صفات اکبر با جمیع امم -	"	ذکر عروج مہابت خان -
"	گرفتن آمدن سیمون روبروے اکبر -	"	ذکر راجہ نرسنگہ دیو پوندلیہ -
"	ذکر فتح نمودن اکبر گجرات را با یلغار -	"	حکایت قتل ابو الفضل -
۱۹	حکایت فتح نمودن اکبر مالک بنگالہ را -	"	فصلیج سلطان پرویز ہنگام رخصت بہ ہم رانا -
۲۱	تفویض نمودن جہانگیر دیوانی بیوتات بمغز الملک -	"	عطاے منصب بہت ہزاری میرزا شاہ رخ -
۲۲	منع گرفتن انعام ہنگام عطاے فیل واسپ -	"	احوال خواجہ عبد اللہ خان -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱	نقل واقعات رزمگاہ۔	۲۲	منع گرفتن زکوٰۃ از کابل۔
"	ذکر اغوائے مردمان کوتہ اندیش خسرو را۔	۲۳	تعریف شریف آملی۔
۳۲	تعیین بعض سرداران بہ تعاقب خسرو۔	جشن اول	
۳۳	گرفتار شدن خسرو۔		
"	آوردن خسرو را پانچہر حسین بیگ و عبدالرحیم را در	۲۴	شورش انگیزی یکی از اولاد مظفر و رگجرات۔
"	چپ و راست او و حکم کشیدن حسین بیگ در پوست	"	ذکر بغاوت و فرار شدن خسرو۔
"	و عبدالرحیم را در پوست خرو و تشہیر نمودن۔	۲۵	حرکت بہ تعاقب خسرو با یلغار
"	عنایت خطاب مر قفے خانی شیخ فرید بخاری۔	"	پیوتن حسین بیگ خان بدخشی بخسرو در مہرا۔
"	برداران و ختن جمعے کثیر از گرفتار شدگان لشکر خسرو۔	"	غار ت و ماراج نمودن خسرو و فسق و فجور نمودن بخشیان
۳۴	طلب نمودن سلطان پرویز را از مہرانا۔	"	رو سیاہ۔
"	حرکت لشکر قزلباش بر قندھار و محصور شدن	۲۷	کشتن والدہ خسرو و خود را۔
"	شاہ بیگ خان۔	"	تفویض بہر ادلی لشکر بہ شیخ فرید بخاری۔
"	فرستادن فوج بجانب قندھار یکمک شاہ بیگ خان۔	۲۸	بہ خسرو پیوستن عبدالرحیم۔
۳۵	بہ قتل رسیدن ارجن نام گرو۔	"	گرفتار شدن پنج نفر از نوکران خسرو و بہ سیاست رسیدن
"	ملازمت سلطان پرویز۔	۲۹	دو نفر در تہ پائے فیل۔
۳۶	عنایت آفتاب گیر بہ سلطان پرویز۔	۳۰	مسدود شدن دروازہاے شہر لاہور۔
"	آوردن مقرب حسان اولاد سلطان دانیال را	"	رسیدن خسرو بہ لاہور و سوختن یکی از دروازہا۔
۳۶	از برہان پور۔	"	سوار شدن جاگیر از سلطان پور بجنگ خسرو۔
۳۷	طلب داشتن سلطان خرم با محذرات سر اوق عصمت۔	"	رسیدن خبر فتح شیخ فرید بخاری بر خسرو و مخاطب شدن
"	تفویض نمودن قلعہ داری قندھار بہ سردار خان۔	۳۱	آوردن خبر کچو شہر خان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۹	وجہ تسمیہ موضع خربزد۔	۳۷	قید نمودن ابراہیم شاہ را در قلعه چنار۔
۵۱	تفویض وزارت کل بہ آصف خان میرزا جعفر۔	۳۸	تفویض صوبہ داری بنگالہ و اودیہ قطب الدین خان کوکہ۔
"	تنبیہ نمودن کلیان بپاداش فعل شیعہ۔	۳۹	گزشتہ ارشدن خطا بنات میرزا عزیز کوکہ۔
"	نقل جانور غریب ہم شکل موشک پران۔	۴۰	جشن کتختہ بنی سلطان پر وزیر بدختر شاہزادہ مراد۔
	عطاے خطاب فضل حسانی بعبد الرحمن پسر		فرستادن فوج دیگر بکک افواج متعینہ قندھار۔
۵۲	شیخ ابو الفضل۔		گرفتند عبداللہ خان رام چند بندہ را بایلغار۔
"	سیر باغات کابل۔		ذکر شکار و امتیاز در گوشت جانوران وحشی۔
"	تعمیر بلوغ جہان آرا۔	۴۱	ذوت والدہ قطب الدین خان کوکہ۔
	نصب نمودن کتبہ بر سنگ مرمر در میان دو درخت		
"	چنار و معانی محصول سایر کابل۔	۴۲	جشن دوم
۵۳	رسیدن بہ کابل و کندہ نمودن تاج۔	"	حقیقت لشکر قندھار و آنچه واقع شد در ان دیار۔
	برداشتن زنجیر از پاسے خسرو براسے سیر باغ	"	بلازمت رسیدن حسن بیگ ایلمچی داراے ایران۔
۵۴	شہر آرا۔	۴۳	حسب و نسب ترخان لودی۔
	ذکر کشتن علی قلی نجسٹو کہ خطاب شیر افکن داشت	۴۴	حرکت بجانب کابل۔
	شوہر مہر النساء خانم کہ ثانی الحال نوز جہان بیگم	۴۵	انعام دہ ہزار روپیہ بایلمچی دارای ایران۔
	شدہ بود قطب الدین خان را با ابنہ خان در	"	بر آوردن مینار قبر آہو و نصب نمودن کتبہ براد۔
۵۵	برردوان بنگالہ	"	وجہ تسمیہ گجرات
۵۶	حکم مراجعت از کابل۔	"	ذکر چشمہ دریائے بہٹ۔
"	وصف میوہ ہائے کابل۔	۴۶	ذکر زعفران زار کشمیر۔
۵۷	گرفتند عنکبوت گلوے مار را۔	۴۷	ذکر بنائے قلعہ رہتاس بر کنار دریائے انک۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۵	توجہ راہات از لاہور بجانب آگرہ۔	۵۶	تفتیق نمیش خواجہ یاقوت سہاسر سلطان محمد وغریزی
"	ذکر مغر الملک جاگیر دار نکودہ۔	"	تعمیر عمارت در بالا حصار کابل۔
۵۶	رسیدن بدلی و نزول در سلیم گڑھ۔	"	وزن شفتالو کے کابل۔
"	آوردن اولاد میرزا شاہ رخ و ملازمت راجہ مان سنگھ	۵۸	شکار قمر غہ۔
"	جشن سویم	"	برآمدن از کابل۔
"		"	ارادہ بغاوت خسرو میر بہ ثانی و کشتہ شدن جمع بجاقت و نادانی۔
۵۷	داخل شدن در قلعہ آگرہ۔	۵۹	قتل رسیدن نور الدین پسر آصف خان و غیاث الدین علی
"	پوز سفید و انچه از جانوران سفید دیدہ اند۔	"	ولد اعظم الدولہ
۵۸	کشتن مادر خود را در عزائے پسر۔	"	مرحمت شدن نظام مست اوڈیسیہ بہ ہاشم خان۔
"	عنایت اسپ بر راجہ مان سنگھ۔	۶۱	عطاسے خطاب خان جہان بہلا بت خان و خطاب
"	فوت جاگیر قلی خان قلماق ناظم بنگالہ و تفویض	۶۲	خانہ در اتخان بہ شاہ بیگ خان۔
"	صوبہ داری بنام سلطان جہاندار و اتالیقی	۶۳	عنوجر ایم راے سنگھ۔
۶۹	اسلام خان۔	"	مرحمت فرمودن خطاب فدائی خان بسلیمان بیگ۔
"	ذکر بازیگران و جانور عجیب کہ در ویشی از سراندریپ	"	ملازمت میرزا غازی پسر خلیل اللہ
"	آوردہ بود۔	"	ملازمت میر غیاث الدین میر میران۔
"	نسبت فرمودن خود با صبیہ جلست سنگھ ولد راجہ مان سنگھ	"	تعلق نظامت قندھار بہ میرزا غازی۔
"	دفرستان سابق۔	۶۴	تیر باران نمودن سلطان سید اتخان کہ مغوی سلطان
"	فوت نجیب النساء بیگم حمہ جاگیر والدہ میرزا والی	"	خسرو بود۔
"	رسیدن ایچی مجبول خواندہ کار در آگرہ۔	۶۵	ذکر مولانا محمد امین۔
"	آمدن صبیہ راجہ جلست سنگھ در محل بادشاہی با جہیز	"	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۵	سرفرازی میرزا بر خوردار خطاب خان عالم -	۷۰	اسباب نامتناہی -
۷۶	طلب داشتن مہابت خان از ہم رانا و فرستادن	۷۱	فوت میرخلیل اللہ پسرزادہ میر نعمت اللہ نیری
۷۷	عبداللہ خان را بجائے او -	۷۲	وزن سال قمری -
۷۸	مرحمت خطاب مسیح الزمانی بمحکم صدر اسے	۷۳	رخصت مہابت خان بہم رانا -
۷۹	اصفہانی -	۷۴	آمدن خان خانان از ملک خاندیس دوکن مرتبہ اول -
۸۰	رخصت شاہزادہ پیر دیز بہ ہم دکن -	۷۵	وزن سال شمسی -
۸۱	منع فروختن بنگ بوزہ در بازار ہما -	۷۶	فوت پیشرو خان سعادت و کمال خان -
۸۲	اداسے عجیب کہ از شیر صادر شدہ -	۷۷	منع خواجہ سرانودن در مالک محروسہ عموما و در بنگالہ
۸۳	غزل کہ شہنشاہ جہانگیر خود گفتہ اند -	۷۸	خصوصاً -
۸۴	فرستادن ساہق بخانہ صبیہ مظفر حسین میرزا کہ بکبت	۷۹	عنایت اسب خاصہ و بست از خیر قیل بہ خان خانان و
۸۵	خرم خواستگاری شدہ بود -	۸۰	فرستادن میرزا غازی را بقندھار -
۸۶	رخصت خانجہان لودی بہت دکن بکبک سلطان	۸۱	تصرفات تازہ فرمودن در عمارات روضہ اکبر -
۸۷	پرویز و خان خانان -	۸۲	تولید حوض حکیم علی کہ تجربہ دران ساختہ بود و آب
۸۸	سیاست فرمودن جلو دار و دو نفر کمار را کہ در وقت	۸۳	دران نئے رفت -
۸۹	شکار نیلہ کا و ظاہر شدہ بودند -	۸۴	رخصت انصاف خان خانان بدکن -
۹۰	مرحمت فرمودن منصب بعبد الرحیم خرد و عفو	۸۵	تغویض صوبہ داری گجرات با عظم خان کوکلتاش از غزل
۹۱	تقصیرات او -	۸۶	مرتفعہ خان -
۹۲	جشن پنجم	۸۷	تولد بلند اختر پسر خسرو -
۹۳	جشن چہارم	۸۸	
۹۴	فوت ملا علی احمد مرکن در حضور اقدس فجاٹا	۸۹	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۸	ساختن یکی از ملازمان بادشاہی کہ در خاتم بند خانہ کار سیکرو چار مجلس از عاج در پوست فندق -	۸۲	تنبیہ جمعی از خانزادان کہ مرید و معتقد سناسی شدہ بودند -
۹۹	عنایت خطاب اعتقاد خان بہ ابوالحسن پسر اعتماد الدولہ -	۸۴	عدالت فرمودن بہ فریاد پیرزنی بہ مقرب خان -
۱۰۰	عنایت خطاب شاد خان بشادمان ولد خان اعظم -	۸۴	سندوح واقعہ غریبہ بموید بہار و عمل فضل خان پسر شیخ ابوالفضل مشہور -
۱۰۱	حکم ضوابط جہانگیری -	۸۶	آوردن دولت خان تحت شکہ سیاہ -
	جشن ہفتم		آدن خان خانان از دکن مرتبہ ثانی و ناخوشی حضرت طلحہ سہانی -
۱۰۲	حقیقت ملک بنگالہ بہ تفصیل -	۸۸	تفویض صبیحہ مظفر حسین میرزا صفوی بشاہزادہ -
۱۰۳	از عجایب محاربات جنگ شجاعت خان با اعتماد خان و ظفر باقتن محض بتائید ایردیمی و فضل او -	۸۹	رحلت خان اعظم ملک افواج ہم دکن -
۱۰۵	عنایت خطاب رستم زمان بشجاعت خان -	۹۰	حکایت شکار شیر و زخمی شدن بعضی از بندگان -
	وصف جانورانی کہ مقرب خان از بند در گروہ آوردہ گذرایند -	۹۲	ملازمت ملا نظیری شاعر مشہور -
۱۰۶	آدن لکھی چند راجہ کمالیون سرگردہ راجہاے کسوتی -	۹۴	جشن ششم
۱۰۷	حکایت زفتن عبداللہ خان از طرف گجرات بر ملک عہد نظام الملکی و شکست خوردہ آدن او -	۹۵	ملازمت یادگار علی سلطان ایچی دارائی ایران -
۱۰۸	نظامت خاندیس و برابر و دیگر ملک مفتوحہ دکن بہ خان خانان -	۹۶	نقل کتابت شاہ عباس -
۱۰۹	فوت آصف خان جعفر و دیگر خصائل او -		سرسرازی ایرج پسر کلان خان خانان بخلاب شاہنواز خان -
۱۰۹			تاخت اعداء بہ بناد بر شہر کابل و منہدم و بر گشتن از مردم شہر بے توقف و تامل -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۲	اذن یا فتن خسرو بہ کورنش۔	۱۱۰	فوت میرزا غازی ولد میرزا جانی ترخان۔
	رخصت شاہزادہ خوم بہ بتخیر ملک رانا	۱۱۱	فوت شہادت خان درنگالہ بوضع غریب۔
	گذراپیدن دیگ کلان بندگان خواجہ بزرگ۔	۱۱۲	فوت امیر الامرا شریف خان والا شاہی۔
۱۲۷	فوت اسلام خان ناظم بنگالہ رب النوع سلسلہ شیخ سلیم۔		فوت سلیم سلطان بیگم دختر راوی فردوس مکانی کراول
۱۲۸	جشن ہشتم	۱۱۳	در عقد بیرم خان بودہ و بعد فوت او عرش آشیلانی عقد خود فرمودہ بودند۔
	عنایت خطاب آہفت خالی باحققاو خان۔	۱۱۵	جشن ہشتم
	قیمہ نمودن خان اعظم در قلعہ گوالیار۔		بیان چہار چیز کہ بران اطلاق سعادت و
۱۲۹	منع خسرو از کورنش۔	۱۱۶	نخواست می کنند۔
۱۳۰	فوت نقیب خان کہ سوخ بے نظیر بود۔		عنایت خطاب سردار خانی بخواجہ یادگار برادر
۱۳۱	زاییدن نیل در حضور و تحقیق مدت حمل۔	۱۱۷	عبد اللہ خان۔
	فوت راجہ مانسنگہ انبیری و سر فرازی مہاسنگہ پسرش	۱۱۸	بچہ دادن یوز۔
	بجاء او۔	۱۱۹	رام گشتن شیران و بچہ دادن۔
	سوراخ نمودن جہانگیر ہمد و گوش را و انداختن		اثر گزیدن سنگ دیوانہ۔
	حلقہ باظہار حلقہ بگوشی خواجہ بزرگوار بہ نسبت صحت	۱۱۹	احوال طالبہ ہنوو و بعضی از عقائد و اطوار و
۱۳۳	خود از بیماری۔	۱۲۰	اعمال ایشان۔
۱۳۳	اختراع گرفتن عطر گلاب از والدہ نور جہان بیگم۔		فرستادن خان عام با ایلچی گری ایران و رخصت
۱۳۴	آمدن بخترخان کلانوت از دکن۔	۱۲۲	یادگار علی سفیر شاہ عباس ہمراہ ایشان۔
	اطاعت قبول نمودن رانا امر سنگہ۔	۱۲۳	حقیقت اصل و فرع سلسلہ رانا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۵	فوت بہادر حاکم زادہ گجرات کہ خمیس راہ	۱۳۵	فنا و بود۔
۱۳۶	شکست میرزائی از قلعہ بندر سورت و جنگ نمودن	۱۳۶	انگریزان بکامک جہانگیر از اندرون قلعہ۔
۱۳۷	آمدن خان جہان اندوکن۔	۱۳۷	ملازمت نمودن رانا شاہزادہ خرم را
۱۳۸	عنایت خطاب التفات خانی بمیرزا مراد پسر کلان	۱۳۸	معاودت سلطان خرم از مہم رانا و ملازمت آوردن
۱۳۹	مرزا رستم۔	۱۳۹	کنور کرن ہمراہ خود۔
۱۴۰	رخصت نمودن مصطفیٰ بیگ الہی دارا سے ایران۔	۱۴۰	جشن دہم
۱۴۱	فرستادن خان جہان بار دیگر بدکن۔	۱۴۱	تولد محمد داراشکوہ۔
۱۴۲	آمدن سید کبیر از جانب عادل خان۔	۱۴۲	ملازمت مصطفیٰ بیگ الہی شاہ ایران۔
۱۴۳	رسیدن کتابت خواجہ ہاشم دہ بندی و جواب آن۔	۱۴۳	رخصت نمودن مرتضیٰ خان بجیت تسخیر قلعہ
۱۴۴	برخی از احوال سلسلہ میر میران۔	۱۴۴	کانگریز۔
۱۴۵	خوراندن شراب بشاہزادہ خرم۔	۱۴۵	مرخص فرمودن نجیب خان بطرف عادل شاہ
۱۴۶	حکایت ابتداء شراب خوردن خود۔	۱۴۶	بہ بیجا پور۔
۱۴۷	عنایت خطاب خانی بصادق برادر زادہ اعتماد الدولہ۔	۱۴۷	فوت ملاگدا سے درویش بوضع غریب۔
۱۴۸	رخصت جنگت سنگہ ولد کنور کرن بطن۔	۱۴۸	خانہ جنگی کشن سنگہ برادر را جہ سورج سنگہ
۱۴۹	حکایت شکست احد او افغان در کوہستان کابل۔	۱۴۹	باگو بند داس۔
۱۵۰	بطریقہ یافتن شاہنواز خان بر عنبر مقہور و بدست آمدن	۱۵۰	رخصت فرمودن کنور کرن سنگہ بطن۔
۱۵۱	علیمت تمام محصور۔	۱۵۱	ذکر کشتن دارا سے ایران صفی میرزا پسر خود را۔
۱۵۲	مفتوح شدن کان الماس بسعی ابراہیم خان در صوبہ بہار	۱۵۲	
۱۵۳	دبر آمدن الماس بوضع غریب۔	۱۵۳	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۶۵	پاے تخت۔	۱۵۶	عنایت خطاب فتح جنگ بابر اسم خان۔
۶	رسیدن محمد رضا بیگ حاجب ایران بہ ہدایا۔		تہشہن یاز و حرم
۶	نقل کتابت داراے ایران۔		
۱۶۷	رخصت شاہ خورم بہ محم و کن۔	۱۵۷	تسمیہ نور محل بنور جهان بیگم۔
۱۶۸	سیاست دزدان و جنگ نول نام سردار دزدان بانیل		عنایت توس و طبع باعتماد الدولہ و حکم دوام نواختن
۱۶۹	بیان احوال اجمیر۔	۱۵۸	نقارہ بعد نقارہ شاہ خرم۔
	نالش و نظم سارس ہا بجست صید بچہ ہاسے خود و بعد		عنایت خطاب شجاعت خانی سلام اللہ عرب خطاب
۱۷۰	از یافتن بردن آنہا۔		عصدا الدولہ میر جمال الدین انجو۔
۱۷۱	عنایت خطاب فاضل خانی بہ آقا افضل۔	۱۵۹	کشتہ شدن عبدالسبحان در یکے از تمانہ جات کابل۔
۱۷۲	سرفرازے صفی پسر امانت خان خطاب خانی۔	۱۶۰	انعام سہ لک روپیہ بنجاندوران۔
	تماشاے نیرنگی قصا و قدر بخلصی دراجی از چندین		فوت شیخ فرید مرتضیٰ خان۔
۶	آفت و بلا و ہلاک کنجشک۔	۱۶۱	ذکر فوت صبیہ خرم نوشتہ اعتماد الدولہ۔
۱۷۳	تفنگ اندازی نور جهان بیگم۔	۱۶۲	ولادت شاہ شجاع۔
۱۷۵	ملا خاں فرمودن درخت خراساے دوشاخہ	۶	تفویض صوبہ الہ آباد بسلطان پرویز۔
۱۷۶	ملاقات چدر برپ سناسی۔	۶	ذکر و باباے عظیم و بعضی جاہاے ہندوستان۔
۱۷۷	وضع معاش بر بہن۔	۱۶۳	تفویض نظامت اگرات بمقرب خان کراچی۔
۱۷۹	وصف درخت بر و نصب نمودن نقش پنجہ خود بر آن درخت	۶	عنایت خطاب اند خانی بشوقی ظہور نواز۔
	بیان زہرہ شیر و گرگ کہ بر خلاف حیوانات دیگر		نصب نمودن صورت رانا و کرن پسر او کہ از سنگ تہ اشیدہ
۱۸۰	در جگرے باشد۔	۶	بودن در پائین باغ اگرہ۔
۶	داخل شدن در قلعہ ماند و مساحت آن۔		مخاطب شدن شیر علی کشتی گیر بہ پہلو ان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۹۰	عنایت خطاب فدائی خانی بہدایت اللہ - سبب گذاشتن نام روز پنجشنبہ بہارک شنبہ و چہار شنبہ بہ کم شنبہ -	۱۸۱	حکایت زہر دادن نصیر الدین پسر غیاث الدین ہلوی پدر خود را و فوت آن -
۱۹۲	خطاب یاققن جادل شاہ بفرزند - ولادت روشن آرا سے بانو بیگم -	۱۸۲	ذکر جمع نمودن عورات سلطان غیاث الدین ہلوی بخوابش خود -
۱۹۳	عنایت خطاب رشید خانی بالہدایہ افغان - کشتہ شدن روح اللہ برادر فدائی خان بفریکے از فدائیان کفار -	"	بریدن نصیر الدین دست خدشگار را کہ اورا از آب برآوردہ بود -
۱۹۴	ملازمت شاہ جمجاہ بلند اقبال سلطان شاہ خرم بعد فتح بعضی از ممالک و کمن -	۱۸۳	حساب شمار کہ از سن دوازده سالگی تا پنجاہ سالگی نموده بودند -
۱۹۵	گذرا نیدن مہابت خان قطعہ لعل کہ یازده شقال وزن و یک لک روپیہ قیمت داشت قدرے جواہر دیگر -	۱۸۴	جشن دوازدهم
۱۹۶	یاققن شاہ خرم خطاب شاہ جہان و حکم نشستن بر صندلی زرین نزد یک تخت شاہی -	۱۸۵	ذکر منع استعمال تنباکو در ممالک ہند و ایران و شہرہ خیابین خان عالم و فرمانرواے ایران -
"	توقیف صوبہ کابل بہ مہابت خان - پیشکش نمودن شاہ جہان جواہر گران بہ اسفیل نورخت -	۱۸۶	رخصت محمد رضا الہی داراے ایران - ہم رسیدن گوہر خشنہ کہ از غریب است -
۱۹۷	نہضت رایات از قلعہ ماندو بجانب گجرات - رخصت مہابت خان بجانب کابل -	۱۸۷	وزن فرمودن استاد محمد نائی را بر رویہ و مرحمت فیل جت بار آن -
۱۹۸	نہضت رایات از قلعہ ماندو بجانب گجرات - رخصت مہابت خان بجانب کابل -	۱۸۸	وزن فرمودن ملا اسد قصہ خوان بر رویہ عنایت خطاب چشتی خانی شیخ مودود چشتی -
۱۹۹	نہضت رایات از قلعہ ماندو بجانب گجرات - رخصت مہابت خان بجانب کابل -	۱۸۹	آمدن نہ قطعہ الماس از معدن بہار کہ یکی از ان قیمتی یک لک روپیہ بود -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۲	عظماے مشائخ بودہ اند و ذکر اولاد اکبرگزیدہ آفتاب -	۲۰۰	عنایت خطاب بکرمایت ہر ای را بیان وکیل شاہجہان واقع شدن خطبے غریب از میرزا رستم -
۲۱۳	تشریف بردن در باغچہ و حویلی شیخ اسکندر مولف تاریخ مرآت اسکندری در احوال سلاطین گجرات -	۲۰۲	عنایت خطاب بہت خانی بالیہ یار کو کہ - حقیقت قلعه و حار -
۲۱۴	ذکر ملازمت راجہ کلیمان راجہ ولایت ایدرو احوال ملک او -	۲۰۳	مجلسی از احوال سلاطین مالوہ - عنایت فرمودن یک قلعہ لعل یک رنگ بشاہجہان -
۲۱۵	ذکر مزار شیخ کھٹو ذکر مظفر کہ خود را از نسل سلاطین گجرات میگرفت -	۲۰۴	وصف گل کودنی یعنی نیلوفر و گل کندل و شرح تفاوت صورت و معنی از یک دیگر -
۲۱۶	طرح عمارت باغ فتح کہ از بنا مالے خانخانان است - بریدن انگشت مالے ابہام نزد مقرر خان بجرم بریدن درخت گل چنپہ -	۲۰۵	حسب و نسب سرفراز خان - و تسمیہ کنپایت و شرح خصوصیات و دیگر غرایب و عجائب آن -
۲۱۷	آوردن دزدے راجہ حضور کہ در ہر مرتبہ عضوے از اعضاے او بریدن بودند و متنبہ نگشتہ بود -	۲۰۶	حکم سکہ بوضع دیگر در کنپایت - پسند فرمودن کچڑی باجرہ -
۲۱۸	فتح ولایت خوردہ از مضافات اوڈیسہ - رسیدن خرپزہ و عنایت فرمودن ازان بشانچ گجرات -	۲۰۷	نکات عبد اللہ خان بریدن اشجار باغ نظام الدین احمد قتل میگنا ہی بجور سجد -
۲۱۹	گجرات - وصف شاہجہان -	۲۰۸	آہار کرانات و خوارق عادات شاہ عالم و خطب عالم - رسیدن بشر گجرات و شرح کیفیت آن -
۲۲۰	وصف عمارات مقبرہ سید مبارک نجاری - بہنم و صل گشتن مانسنگہ سیوڑہ و ذکر اصناف و اوضاع و انتمراح فرقہ سیوڑہ -	۲۰۹	ایالت گجرات بشاہجہان - ذکر مسجد جامع گجرات -
۲۲۱	۲۱۹	۲۱۰	زیارت فرمودن روضہ شیخ وجیبہ الدین کہ از

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۱	فوت خواجہ بیگ مرزائی صفوی قلعہ دار احمد نگر و تفویض قلعہ داری بختی خان -	۲۱۴	حکم آسمان سید مرزا خصوصاً از گجرات و از دیگر ولایات -
•	گلہ ہوائے احمد آباد و اخراجات مرزاج -	۲۲۰	عنایت خطاب ماقبل خانی خواجہ ماقبل -
•	ذکر ملا لستہ -	•	گرفتہ آوردن قمرخان کہ از افلاس سر بھراے آواگی
۲۳۵	حفت شدن سارس -	•	بنادہ بود کا میاب گشتن او -
۲۳۶	حکایت عجیب سارس -	۲۲۱	شیوع و باد رخط کشمیر -
۲۳۷	خبر فوت راوت شنکر -	۲۲۲	ملا رست زمیندار جام -
•	ملا رست راسے بہارہ عمدہ زمینداران گجرات -	•	فوت خلعت خان گجراتی -
•	اجوال ابوالحسن منصور و عنایت خطاب	•	ذکر شکار شیر -
۲۳۸	ناور الزمانی -	۲۲۳	انس گرفتن بز با بچہ لنگور -
۲۳۹	مفتوح گشتن کان الماس گوٹہ دانہ -	۲۲۵	جشن سپردہم
۲۴۰	بیضہ دادن سارس و زبانیچہ دولت خانہ -	•	•
•	خصت فرمودن راجہ بکر ماجیت راجا احمد	•	عنایت خطاب قاسم خانی و تفویض صوبہ داری لاہور
•	قلعہ کا نگاہ -	۲۲۶	از طرف اعتماد الدولہ بمیر قاسم -
۲۴۱	ذکر قتل سجان قلی تراول -	•	خصت فرمودن بھی ذرائع راجہ کوچ بہار
۲۴۲	تقریر در سے توفیق در اجرا سے حکم قتل -	•	آعلن میر علیہ از عراق -
•	ذکر کشیدن سید اسے زر گرد و رملہ قصیدہ خوا -	۲۲۷	ذکر شکار فیل -
۲۴۳	فرمودن بیت و حکم نقش کردن بر تختہ سنگ -	•	مرحمت بصوب احمد آباد -
•	عنایت بصوب اگرہ -	۲۲۸	وصف کویل -
۲۴۴	بچہ کشیدن سارس -	۲۲۹	نقش نمودن تصویر یرمچ و دوازده گانہ بر سکہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴۲	نقل غریبہ از بلبلہ و با۔	۲۴۵	کم کردن شراب قدرے از معتاد
	ذکر عمارات فتح پور و حوض کلان کہ اکبر از فلوس		رخصت و کلاے عادل خان تفصیل العام۔
	و روپیہ ملو ساخته بہار باب احتیاج بخشیدہ		نوشتن رباعی خود بر اطراف شمشیر و فرستادن
۲۴۲	بووند۔	۲۴۶	بعا دل خان۔
۲۴۳	رخصت کنور کرن پسر رانا نزد پدرش۔		تفویض صوبہ داری بہار بمقرب خان۔
	ذکر کرامات شیخ سلیم چشتی۔		نقل حکایت لطیف از اکبر۔
	ذکر مسجد و دروغہ فقہور۔	۲۵۰	بیماری شاہ شجاع۔
۲۴۴	رفتن بجانہ اعتماد الدولہ۔	۲۵۳	ذکر توبہ فرمودن اکبر از لشکار۔
	گم شدن عقد مروارید و لعل نور جهان بیگم در	۲۵۳	تولد شاہزادہ اورنگ زیب۔
	اشناسے لشکار۔		صحبت داشتن با چہرہ و پسناسی۔
	خبر فتح قلعہ مویشکت سورجمل و حوالہ نمودن جلی	۲۵۴	حکایت بادشاہ و باغبان۔
۲۴۵	سورجمل بجکت سنگ۔	۲۵۶	حکم وزن حکیم روح اللہ۔
۲۴۶	رفتن بیابان نور منزل و دیگر عمارات نو تعمیر۔	۲۵۷	خبر بچی راجہ سورجمل۔
۲۴۷	جشن چار دہم	۲۵۸	ما از دست خانخانان ہمالا رو رسیدن بایلغار۔
۲۴۸	پیشکش شاہجان۔		ذکر قلعہ زہنبور و احوال بعضے از حکام سابق و
۲۴۹	تعلیف افراط پیشکش اعتماد الدولہ۔		وجہ تسمیہ آن۔
	ایالت پٹنہ بجانہ دوران۔		رخصت خان خانان ہمالا را بایالت دکن
	رفتن بمنزل آصف خان و قبول پیشکش نمایان۔		ما از دست خانہ دوران۔
۲۵۰	شکار قمرغہ کہ از سر پرودہ ترتیب یافتہ بود۔	۲۶۱	ذکر میرزا شیخ بہلول برادر شیخ محمد غوث گوالیاری۔
		۲۶۲	شیوع علت طاعون در آگرہ۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۷۹	حکم تیاری مینار و چاه از آگره تالا بود	۲۷۹	فوت والده شاهجهان -
"	نهیضت بکشیر -	"	داخل شدن باکره -
۲۸۰	حکایت غریب اسلام خان -	"	طلب سلطان پرویز -
۲۸۱	زودن نور جهان بیگم شیر را به تفنگ -	۲۸۱	بنی نمودن اله داد افغان و شکش کوهستان و کابل -
"	صحبت داشتن با گساین چدر و پ -	"	بخشدن پیشکش روز دوشنبه محمود آبدار -
۲۸۲	رخصت سلطان پرویز به آباء -	۲۸۲	فوت شاهنواز خان پسر رشید خان نانا -
"	عفو جرایم سلطان خسرو -	۲۸۳	کشیدن بکه مار خور باز بر بری و بچه دادن او -
۲۸۲	رسیدن شفقار از ایران -	"	رخصت مقرب خان بایالت صوبه بهار -
۲۸۳	رسیدن بدلی -	"	فرستادن شبیه خویش جهت قطب الملک -
۲۸۴	فوت فرزند گلان شاه پرویز -	"	حقیقت میسر ز ادالی و نسبت فرمودن یا صید
"	رفتن بمنزل آغای آغامان -	۲۸۴	شاهزاده دانیال -
"	ملاقات شیخ عبدالحق دهلوی -	"	ذکر حضرت شیخ احمد سمرندی رحمة الله علیه -
۲۸۵	تشریف بردن به قصبه کرنا و سیر باغ و تفریح آن مکان -	۲۸۵	لازمیت شاهزاده پرویز -
"	تولد امید بخش پسر شاهجهان -	"	رسیدن المچی دارا اے ایران -
۲۸۶	حش تولد پسر شاهجهان -	۲۸۶	یافتن دندان ماهی ابلق بوضع فریب -
۲۸۷	مراجعت ملازمین خان عالم از رسالت -	۲۸۷	ترک منصب داری خاندوران موظف گشتن با انجام بگره خوشاب
۲۸۷	نقل شکار قمرغه و وصفت تیر اندازی خان عالم -	۲۸۷	جشن وزن شمسی -
"	آوردن خان عالم تصویر مجلس جنگ صاحب قرآن -	۲۸۹	ظفر یافتن بان الله در کوهستان بر اجداد بدینا -
"	بانمخت خان -	"	خبر فوت راجه سورج سنگه بنیره راجه مالدیو -
"	کشیده آوردن بشن داس مصور تصویر شاه مجلس	"	تفویض صوبه داری مال و الا به گنج سنگه پسر سورجنگه -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۱	گرفتار آمدن و مجبوس شدن راجہ کشتوار۔	۲۸۷	دارای ایران۔
۳۰۲	مجملاً ذکر احوال و اوضاع و خصوصیات ملک کشمیر۔	۲۸۸	خطاب ملک الشعرائی بطالب آلی۔
۳۰۳	از غرہ افتادن شاہ شجاع و صحیح و سالم مازن۔	۲۸۹	ملاقات نمودن میان شیخ منیر نام و ردیش۔
۳۰۴	حکم جو تکرارے پنجم۔	۲۹۰	ذکر دستہ باغبان و ملازمت نمودن الہداد ولد جلالہ باریکی۔
۳۰۵	رقن بمنزل و حمام شاہ جہان۔	۲۹۱	مرحمت منصب پنج ہزاری بخان عالم۔
۳۰۶	ذکر درخت بل تھل و درخت چنار کلان۔	۲۹۲	فوت خواجہ جہان دینی از احوال آن۔
۳۰۷	تفویض نظامت ٹھٹھہ بہ سید بایزید بخاری۔	۲۹۳	خبر فتح کشتوار۔
۳۰۸	نقش عہد نمودن عنبر پیمان شکن و شروع فنا و در دکن۔	۲۹۴	جشن دزن قمری۔
۳۰۹	عدالت و تحقیق بوضع غریب۔	۲۹۵	سردن رانا امر سنگھ۔
۳۱۰	وصف میوہ اشکن و تسمیہ بخش کن۔	۲۹۶	رحمت مہابت خان بخدمت نگہبش کابل۔
۳۱۱	فوت بادشاہ بانو بیگم و گفتن جو تکرارے این معنی را قیل از وقوع واقعہ۔	۲۹۷	تشریف فرمودن بمنزل سیرا حسین و ذکر قوم لکر۔
۳۱۲	کشتہ شدن عزت خان از پر حلوی در افغانستان بر آوردن شیخ احمد سہرندی را از قید۔	۲۹۸	ذکر قتل پیم در رنگ۔
۳۱۳	تفویض ایالت اوڈیسہ بحسن علی خان ترکمان۔	۲۹۹	جشن پانژدہم۔
۳۱۴	عزم سیر الملاق تبسی مرک۔	۳۰۰	دجہ تسمیہ بارہ مولکہ از مصنفات کشمیر است۔
۳۱۵	آمدن محمد زاہد لکھی حاکم اور گنج۔	۳۰۱	نزول بادشاہ در ڈیرہ مستعد خان۔
۳۱۶	ترک شراب نمودن فرزند خانجہان یک لخت۔	۳۰۲	غرق شدن سہراب خان پسر مرزا رستم در آب بہشت۔
۳۱۷	فرستادن خواہہا سے جو بہاری وندان ماہی۔	۳۰۳	ملازمت دلاور حسن حاکم کشمیر و کشتوار و ذکر فتح کشتوار۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۶	رخصت شاہجہان بہ تنخیر و کن -	۳۱۴	سیاہ ابلق -
"	حرکت رایات بجانب آگرہ -	۳۱۵	فوت ولاد خان صوبہ دار کشمیر -
۳۲۷	تفویض صوبہ داری ملتان بجان جهان -	"	جشن وزن شمس و رفتن بمنزل آصف خان -
"	تفویض حراست قلعہ قندھار بعبد العزیز خان -	۳۱۶	عزم سپر سرچشمہ ویرنگ -
۳۲۸	رسیدن در پرگنہ کرانہ کہ وطن مقرب خان است -	"	از دست رفتن ملک کشتوار -
"	تزلزل بدہلی -	۳۱۷	وفات خاندوران -
۳۲۹	برخی از احوال ذوالقرنین ارمنی -		تفویض صوبہ داری کشمیر بہ ارادت خان و خانسان -
"	ملازمت فرستادہاے داراے ایران -	۳۱۸	شدن میر حبلہ -
۳۳۰	فایز شدن بشہر آگرہ -	"	نقل شکار ماہی بوضع غیر مکر -
	سمرندازی بہ سعید اسے داروغہ زرگر خطاب -	۳۱۹	فوت میرزا رحمن داد سپر خان خانان -
۳۳۱	بے بدل خانی -	"	مراجعت از کشمیر بجانب ہندوستان -
"	حساب خیرات و انعام این سال -		رسیدن رنیل بیگ اپچی شاہ عباس بلابور و فرستادن خلعت و سی ہزار روپیہ از حضور -
۳۳۲	جشن شانزدہم	۳۲۰	شکار قمرغہ -
"	تفویض منصب بسطان شہریار -	۳۲۱	رسیدن خبر فتح قلعہ کانگڑاہ و وصف قلعہ و کوہستان و دیگر حکام آن -
۳۳۳	تفویض صوبہ بہار بشاہ پرویز -	۳۲۲	ملازمت سفیر ایران -
۳۳۴	فوت یوسف خان ولد حسین خان و ذکر حبابت او -	"	منصبت بجانب آگرہ -
	کار خیر سلطان شہریار با دختر نور جهان بیسگم کہ از شیر افکن خان داشت -		تقص عمد نمودن دکنیان و بہرہم خوردن سعادات و کن -
۳۳۵	بزرگ شدن چوبک راے پنجم -	۳۲۵	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۴	رخصت شاہزادہ پرویز نصوبہ بہار -		افتادہ آہن برق از آسمان و ساختن شمشیر و
"	فوت راجہ بہاؤ سنگھ -	۳۴۵	خبر و کار و -
"	ترک خوردن گوشت مرغابی -		آوردن افضل خان عرض داشت شاہجہان شمل
۳۴۵	ذکروفات اعتماد الدولہ -	۳۴۶	بر اصلاح کار و کن -
	متوجہ شدن بسیر قلعہ کانگڑہ و ملاحظہ نمودن تجمعات	۳۴۷	شرایط صلح از جانبین -
۳۴۶	درگاہ و جالاکھی -	۳۴۸	رخصت فرستادہ بامعاشہ شاہ ایران -
	حکم ساختن عمارات نور پور و ذکر شک و مرغان	"	تفویض نظامت دہلی بہ مکرم خان -
	صحرائی و حکایت سناسی کہ سلب اختیار از	"	آمدن قاسم بیگ از جانب شاہ ایران -
۳۴۷	خود کردہ بود -	"	تسلط یافتن ارادت خان بر کشمیر -
	عنایت جاگیر و چشم وغیرہ اعتماد الدولہ نورجہان بیگم		سرفرازی احمد بیگ برادر زادہ ابراہیم خان فتح جنگ
۳۴۸	و تفویض دیوانی کل بہ خواجہ ابوالحسن -	"	بہ نظامت اودیشہ و خطاب خانی -
"	فوت سلطان خسرو -	۳۴۹	عنایت دیہہ برنیل بیگ ایلچی دارا سے ایران -
		"	انداختن آہنگر عاشق از بام خود را و جان دادن -
۳۴۸	جشن ہفتہم		وصف سلیقہ و تدبیر نورجہان بیگم در اصلاح
	انعام یافتن رنیل بیگ سفیر ایران و حکم توقف	۳۵۰	مزاج جہانگیر -
	او در لاہور و مراجعت خود از کشمیر و خبر غریمت	۳۵۱	جشن نمودن نورجہان بیگم بہت صحت بادشاہ -
	شاہ عباس بہ تسخیر قندھار و طلب فرمودن شاہجہان	"	وزن فرمودن جو تکرارے منجم از اشرفی و روپیہ -
"	را از برہان پور -	"	آمدن شاہزادہ پرویز با لیلہ و خبر تباری جہانگیر
	بلازمست رسیدن مہاراجہ خان از کابل و رسیدن	۳۵۲	فوت والدہ نورجہان بیگم -
	حکیم مومنا بوسیلہ او و تفویض نظامت آگرہ	"	جوکت رایات بجانب کوہستان پنجاب

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۵۹	آصف خان با گره بخت آوردن کل خسرانند و وفات میر میران و حکم تالیف همسر احوال به معتمدان -	۳۵۲	به اعتبار خان و نزول اجلال در کشمیر و معاف فرمودن ابواب نو جداری در کل مسالک محروسه و اضافه منصب امرا و طلب نمودن شاهزاده پرویز -
۳۶۰	آغاز نوشته معتمد خان که جاگیر در او اصلاح سے فرمود -	۳۵۳	رسیدن شاه عباس بر قلعه قندهار -
۳۶۱	فرستادن موسوی خان رانز و شاه جهان بخت نصیحت و پند -		سامان لشکر بخت استخلاص قلعه قندهار و اراده بنی شاه جهان و سرکوبی نمودن ارادت خان مفسدان کشتوار را -
۳۶۲	روانه شدن شاه جهان از ماند و جانب آگره و نهضت جاگیر بخت تنبیه او و مخاطب شدن شاه جهان به بی دولت -	۳۵۴	تصرف نمودن شاه جهان در جاگیر نور جهان بیگم شهر با و امتناع آمدنش بحضور -
۳۶۳	بسیاست رسیدن خلیل بیگ و محرم خان خواجه بگری خاص شاه جهان و رسیدن شاه جهان بنواحی آگره و فرستادن سدر سپهر بکرباجیت را بخت حصول خزان و یا قتل او نه لک روپیه از منزل لشکر خان و گله کا فر نعمتی خان خاتان -	۳۵۵	مراجعت از کشمیر بلا هو و تسلیم نمودن شهر یا خدمت قندهار و تفویض ایالت کشمیر با اعتقاد حسن و خلاص فرمودن رابعه کشتوار را از قید و عنایت نمودن کشتوار با و منصب یا قتل و ادربخش سپهر خسرو -
۳۶۴	پند فرمودن عبدالعزیز فرستاده شاه جهان و ملازمت نمودن راجه نرسنگد یو و حکم حبیب پوشیدن و پیش رفتن افواج و گله از لفاق عبدالعزیز خان -	۳۵۶	حکم تغیر جاگیر شاه جهان و رسیدن فرستاده شاه شاه عباس و آمدن خان جهان از ملتان -
۳۶۵	چشن شیر و دم	۳۵۷	نقل نامه دارای ایران -
۳۶۶		۳۵۸	نقل جواب نامه شاه عباس -
			روانه شدن خان جهان بطرف ملتان و فرستادن

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶۹	بہ صادق خان جہت تنبیہ جگت سنگھ و تعین شدن شاہزادہ پرویز بہ تعاقب شاہ جہان باتفاق ہما بت خان -	۳۶۵	خبر رسیدن شاہ جہان بہ متھرا و ترتیب افواج بادشاہی و کنارہ گرفتن شاہ جہان باخان خانان از مسدود -
۳۷۰	مرحمت خدمت میر بخشی بمظفر خان و مقرر شدن صوبہ داری گجرات بشاہزادہ داود بخشش و خدمت اتالیقی بحسان اعظم و صوبہ داری بنگالہ بآصف خان و رسیدن جہانگیری ببلدہ اجمیر و رسیدن خبر فوت مریم الزمانی و خبر فتح ثانی -	۳۶۶	ترتیب افواج شاہ جہانی و درست برد نمودن براماندھا لے لشکر بادشاہی و ہزیمت یافتن از افواج چند اول -
۳۷۲	ذکر احوال صفی خان و تدبیراتی کہ در فتح گجرات بکار برودہ و داخل شدن ناہر خان ہنگام طلوع آفتاب در شہر گجرات -	"	فرستادن ترکش خاصہ جہت عبد اللہ خان و مانتن عبد اللہ خان از لشکر بادشاہی و پیوستن با افواج شاہ جہانی و رسیدن تیر تفنگ بقبل سدر و فتح یافتن لشکر بادشاہی و اسامی بعضی از کشتہ شدگان و زخمیان امرائے جہانگیر -
"	گرفتار شدن خواجہ عبد اللہ بخانہ شیخ حیدر و گرفتار شدن او و مجبوس گشتن جمیع منتسبان شاہ جہان و بدست آدن تخت مرصع و دیگر اشیاء -	۳۶۷	مخاطب گشتن عبد اللہ خان بہ لعنت اللہ و گذشتن سر سدر از نظر جہانگیر و رعایت و عنایت بہ امرائے و برگشتن عبد العزیز خان از ہمراہی عبد اللہ خان گذرانیدن میر عنقد الدولہ فرہنگ جہانگیری کہ از مولفات دوست و سرفرازی امان اللہ پسر ہما بت خان بخطاب خانزادہ خانی و ملازمت نمودن شاہزادہ پرویز و تاراج نمودن شاہ جہان قبضہ اثبیر را -
۳۷۳	ذکر جنگ و طرح مصاف و ہزیمت عبد اللہ خان و تعاقب نمودن سید دلیر خان بہادر -	۳۶۸	تفویض صوبہ داری کوہستان پنجاب و لاہور
۳۷۴	قتل پسر سلطان احمد و خلاص شدن سرفراز خان و اضافہ منصب حیف خان و اضافہ و رعایت ناہر خان و ذکر اصل و فروع سلسلہ ایشان -		
	وصف سادات بارہہ و ذکر شکار شیران و حکایتی		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵۲	خانجہان وغیرت کشمیر مرتبہ ثالث۔ ذکر خان جنگی سادات بارہہ وکشتہ شدن	۳۵۵	از شکار سلطان محمود غزنوی در ہندوستان۔ خبر فتح ثالث و نقل جنگ شاہجہان با پرویز و
۳۸۳	راجہ گر دھر۔	۳۵۶	ملک مالوہ وکشتہ شدن منصور خان فرنگی
۳۸۴	فوت ممتاز خان خواجہ سہرا۔		آمدن بر قنداز خان از فوج شاہجہان و رسیدن
	وصول بہ دہلی و فرود آمدن بمنزل کشن داس		رستم خان کہ از عمدہ ہاسے فوج شاہجہانی بود
۳۸۵	و آمدن علی راے حکم زادہ تبت۔		بلشکر بادشاہی و قید فرمودن شاہجہان از خان
	گذشتن از جسر ایم جگت سنگھ بشفاعت	۳۵۷	را با پسران او۔
۳۸۷	نور جہان بیگم۔		عبور فرمودن شاہجہان از آب نر بردہ و قید
	فرار نمودن میرزا محمد ولد افضل خان از لشکر		نمودن خان خانان را با اولاد او بسبب نوشتن
	شاہجہان وکشتہ شدن او در جنگ تعاقب		نامہ مہابت خان و عنایت خطاب خوشخبر خانی
	کنندگان و فرستادن شاہجہان افضل خان دیوان		با برہیم حسین ملازم سلطان پرویز و عنایت
	خود را نزد عنبر و عادل خان با استدعاے مدد و	۳۵۸	منصب مہابت خان۔
۳۸۸	رسیدن شاہجہان بملک قطب الملک۔		آمدن رستم خان و محمد مراد و دیگر ملازمان شاہجہان
۳۸۹	جشن نوروز دہم		و در پاسے فیل انداختن شرزہ خان و قابل بیگ
	خبر رسیدن شاہجہان بسر زمین اوڈیسیہ و حکم حرکت	۳۵۹	را و تولد صبیئہ شہریار و جشن وزن شمسی و رفتن
	شاہزادہ پرویز و مہابت خان از جانب خاندیس		بمنزل شہریار۔
۳۸۹	بجانب الہ آباد۔		سرگذشت شاہجہان وقت عبور از آب
	عرض داشت نمودن عنبر بہ مہابت خان و قرار	۳۸۰	برہان پور و پیوستن عبد اللہ خان بخدمت
	فرستادن عادل خان ملا محمد لاری را با پنج ہزار		شاہ جہان۔
			تفویض ایالت الہ آباد بہ میرزا رستم و ملا دست

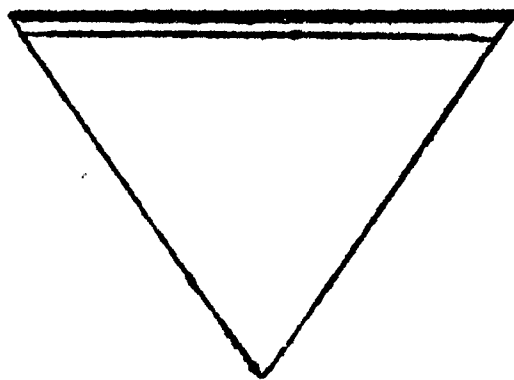
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۹۷	فیہم غلام خانخانان و رسیدن سلطان پرویز و ہاتھان بجوالی الہ آباد۔	۳۹۰	سوار ہماہمی افواج بادشاہی۔
۳۹۸	حرکت شاہجہان بجانب بنارس از جون پور بغزم رزم و کشتہ شدن بیرم بیگ مخاطب بخاندوران در جنگ آقا محمد زمان و ذکر مصاف شاہجہان با سلطان پرویز و ہاتھان عنان گردانیدن شاہجہان از میدان جنگ و یافتن ہماہت خطاب خان خانان سپہ سالار و مجبلی از سوانح دکن۔	۳۹۱	سیاست نمودن ہماہت خان عارف پسر زادہ را داخل شدن شاہجہان بملک اوڈیسہ۔
۴۰۰	مصاف ملا محمد لاری بملک لشکر ہند با عنبر و کشتہ شدنش و اسیر گردیدن سرداران لشکر محبوس ماندن در قلعہ دولت آباد۔	۳۹۲	تمککہ نوشتہ میرزا محمد ہادی مؤلف دیباچہ۔
۴۰۱	تفویض صوبہ داری کابل بہ احسن اللہ و مراجعت از کشمیر بجانب لاہور و تفویض صوبہ داری پنجاب آصف خان و طلب نمودن شاہجہان داراب خان را و ایستادگی او از حاضر شدن و قتل رسانیدن عبداللہ خان سپہ جوان او را و تفویض کشتن ایالت بنگالہ بہ پسر ہماہت خان۔	۳۹۳	تغیر نمودن شاہجہان قلعہ بردوان را و محصور گشتن ابراہیم خان قلعہ دار اکبر نگر در حصار مقبرہ پسرش۔
۴۰۲	کشتن ہماہت خان داراب خان را بر طبق	۳۹۴	کشتہ شدن ابراہیم خان فتح جنگ و بدست شاہجہان افتادن چل و پنج لک روپیہ از مال ابراہیم خان و تقسیم نمودن شاہجہان زر بہ بندہاے خویش۔
		۳۹۵	تفویض نمودن شاہجہان ایالت بنگالہ بہ داراب خان و گذشتن عبداللہ خان از آب گنگ و محصور گشتن میرزا رستم و شروع نزاع عادل خان با عنبر۔
			رعایت ہماہت خان از طرف خود بلامحمد لاری و نزول جہانگیر در کشمیر و حکم اخراج عبدالغفرز حاکم قندھار و بعدہ حکم قتل او و فوت آرام بانو بیگم۔
			ظفر یافتن خانزاد خان بر پلنگپوش و کشتہ شدن

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۰۹	رسیدن بلاہور و آمدن آقا محمد علی شاہ عباس و حکایت شیر کہ با برانس گرفتہ بود و التجا آوردن عبداللہ خان بنجا بھمان -	۴۰۴	حکم بادشاہی و فرستادن سراد بہ پیشگاہ و تفویض نظامت اگرہ بقاسم خان و معاودت جاگیر کشمیر و حکایت غریب از جلا دت شاہ قلی خان -
۴۱۰	نامزد نمودن بہار بانو بیگم صبیہ خود بطہور شہ و ہوشمند بانو صبیہ خسرو بہوشنگ پسران دانیال و سرفرازی معتمد خان بخدمت بخشگیری و عزیمت سیر کابل و رسیدن سرحدات و نقل جنگ ظفر خان با اعداد -	۴۰۵	مقارقت اختیار نمودن عبداللہ خان از شاہ بھمان و فوت خان اعظم و طلب فرمودن داور بخش پسر خسرو از گجرات و تفویض نظامت گجرات بنجا بھمان لودی -
۴۱۱	ذکر فوت رقیہ سلطان بیگم و متوجہ شدن بر احوال خان خانان و خبر رسیدن تامل و کردن مہابت خان صبیہ خود را بہ خواجہ پر خور دار و عنایت خطاب سشا بہنواز خانی بہ سیرزا رستم دکھنی -	۴۰۶	چشم بستم
۴۱۲	چشم بست گیم	۴۰۷	رسیدن بکشمیر - رسیدن داور بخش از گجرات بجنور و تفویض صوبہ داری پٹنہ بشاہزادہ شہریار و فرستادن شاہ بھمان دارا شکوہ و اورنگ زیب را با پیشکش نمایان بدر بار و دست برداشتن از قلعہ بہتاس و قلعہ اسیر -
۴۱۳	رخصت الہی شاہ عباس - ذکر غدر و بے ادبی مہابت خان - کشتہ شدن گجپت خان داروغہ فیل خانہ بالہر شہ و چوہنیرہ شجاعت خان -	۴۰۸	ملازمت نمودن عبدالرحیم خان خانان محبوب و شرمندہ و حرکت رایات از کشمیر جانب لاہور و نقل جا نور ہماے -
۴۱۴	سوار شدن نور بھمان بیگم و آصف خان با فوج		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۱۵	پنجاب آصف خان و عنایت خطاب و استقلال وزارت خواجہ ابوالحسن و تفویض خانسانانی بافضل خان و بخشگیری میرجلہ و بدست افتادون بست و دو لکھ روپیہ از مال مہابت خان و تفویض منصب و خطاب و جاگیر اجیر بخان خانان و صوبہ بنگالہ بکرم خان -	۴۱۵	بادشاہی بجنک مہابت خان و برگشتن فیل بکیم و عنان گردانیدن افواج بادشاہی و کشتہ شدن خواجہ سربایان عمدہ دران تباہی -
۴۱۶	فوت شاہزادہ پرویز و رخصت شاہ خواجہ سفیر نذر محمد خان و سر فرازے ابوطالب سپہ سالار و خطاب شایستہ خانی و تفویض صوبہ بہار بمیرزا رستم و رسیدن شاہجہان بہ پٹنہ -	۴۱۶	جلادت سبے موقع فدائی خان و متحصن شدن قلعہ افغان در قلعہ اٹک و کشتہ شدن عبدالصمد نجم باشارہ مہابت خان و رسیدن شاہ خواجہ ایلمی نذر محمد خان والی پنج -
۴۱۷	مضمون مکتوب نورجان بکیم کہ بشاہجہان نوشتہ بود و منصب یافتن آصف خان و متوجہ شدن خانجہان بجانب بالاگھاٹ -	۴۱۷	ذکر بدست آوردن مہابت خان آصف خان و ابوطالب سپہ سالار با جمعی دیگر و مجبوس نمودن و قتل رسانیدن عبدالخالق و محمد نقی خان و ملا میر محمد قنودی را و ذکر عقائد و اطوار عجیب کفار -
۴۱۸	فیل مال فرمودن میر محمد موسی و فروختن خانجہان ملک بالاگھاٹ را بنظام الملک و نقل عنبریں حمید خان بخشی و منکوحہ از -	۴۱۸	فرار نمودن جگت سنگھ ولد راجہ باسو و رسیدن جہانگیر و مہابت خان بکابل و جنگ احدیان بادشاہی با راجپوتان مہابت خان -
۴۱۹	رفتن زن حمید خان بجنک لشکر عادل خان و رحبت نمودن بفتح و ظفر و ذکر نسبت عبدالرحیم خواجہ و فرستادن امام قلی خان فرزند واسے توران ایشانرا بسفارت بہندوستان -	۴۱۹	فوت عنبر بخشی مشہور -
۴۲۰		۴۲۰	رسیدن خبر بیماری شاہزادہ پرویز و ملازمت نمودن سلطان دارا شکوہ و اوزنک زریب -
۴۲۱		۴۲۱	تدبیر نمودن و فرار مہابت خان -
۴۲۲		۴۲۲	فرار مہابت خان و تفویض وکالت و نظامت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۴	تدبیرات صایب آصف خان جہت سلطنت شاہجہان و بہ سلطنت ہر دوا شتن و اور بخشش پسرخسرو را۔	۴۲۹	عزق شدن مکرم خان با جسے کہ راکب کشتی بودند و ذکر وفات خان خانان و ذکر سه فتح عمده کہ از و بوتوق آمده بودند و ذکر ترجمہ نمودن خان خانان و اقبات با بری رانز ترکی لفارسی۔
۴۳۵	سپردن آصف خان دارا شکوہ و اورنگ زیب را بہ صادق خان و نظر بند نمودن نور جهان بیگم ہمشیرہ خود را و فرستادن شہریار بالیسقر پسر دانیال را بجنگ و بردن آصف خان دور بخش را بجنگ او۔	۴۳۰	لمتجی شدن راجہ ماندو و متوسل شدن مہاجنجان بحضرت شاہجہان و طلب نمودن خان جہان عبد اللہ خان را بکر و تذویر و محبوب ساختہ و رقلعہ اسیر و داستان خان جہان در عہد شاہ جہان۔
۴۳۶	ہزیمت یافتن بالیسقر و در آمدن شہریار بہ قلعہ لاہور و بد آوردن شہریار را از محل بادشاہی و کھول نمودن او و رسیدن بنارسی در عرض بست روز بخدمت شاہجہان در سایندن خبر واقعہ جہانگیر و نصحت رایات شاہجہان بجانب آگرہ و فرستادن شاہجہان جان نثار خان را تزد خان جہان جہت استالمت۔	۴۳۱	کشتہ شدن خان جہان و رسیدن سراوہ بگاہ شاہجہان و عزیمت حضرت جہانگیر بہ کشمیر۔
۴۳۷	سرباز زدن خان جہان از اطاعت و دادن ملک بالاگھاٹ را بنظام الملک سواے قلعہ احمد نگر و ملحق شدن دریاستان رود ہیلہ بہ خان جہان و تصرف نمودن خانجہان بعضی	۴۳۲	جشن بست دوم
		۴۳۳	تفویض صوبہ داری بنگالہ بقدائی خان۔ تفویض نظامت پٹنہ بہ ابوسعید نسیرہ اعتماد الدولہ۔ ذکر واقعہ ہالیہ حضرت جہانگیر بادشاہ ہنگام مراجعت از کشمیر در موضع چکر ہتی۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۸	شہر یار و پسران وانیال را۔	۴۳۷	از محالات مالوہ۔
"	ملازمت نمودن رانا کرن۔	"	تفویض خدمت گجرات بشیر خان و طلب داشتن
	مخص شدن رانا کرن و جشن و زن شمس سال		سیف خان را مقید بدرگاہ۔
	سے دہنم از عمر شاہجہان و رسیدن شاہجہان		آوردن خدمت پرست خان سیف خان را
	باجیر و حکم بناسے مسجد از سنگ مرمر و تفویض		مقید بحضور و عنوگناہان او و رسیدن شاہجہان
	صوبہ اجیر بہا بہت خان و رسیدن اکشر		بہ احمد آباد و ملازمت شیر خان و امراسے
۴۳۹	بند ہا بہ ملازمت۔		متعینہ گجرات و تفویض ایالت ملک پٹنہ و
۴۳۹	رسیدن در دار الخلافہ آگرہ۔		سند بمیرزا عیسیٰ ترخان و صوبہ داری ملک
	جلوس فرمودن شاہجہان بر سریر سلطنت	۴۳۸	گجرات بہ شیر خان۔
۴۴۰	واجواسے سکہ و خطبہ بنام نامی۔		خواندن خطبہ بنام حضرت شاہجہان در لاہور
			و قبض رسانیدن داو و بخش و برادر او و



بِزْنِ صَوْنِ خَلْقِ زَمَانِ آسْمَانِ وَصَنَاءِ مَكِينِ وَ مَكَانِ

الحمد لله: المذکر کتاب خطاب مینہ اشاہد علی غلو پذیر می یعنی تاریخ عہد سلطنت نوالہ دین چھانگیر بادشاہ

مرزا محمد اوی می محمد الخی مت که سنوات تحریر نموده شاه مرحوم را باضافه دیباچه محاللات ابجد ترتیب داده

در مطبعه نایب افشاری نو کشف و واقع که بحسن و خوبی طبع گرد

وہی تکلفانہ نوشتہ است دلپسند و مرغوب گردید و بخط خویش در شتمہ تحریر کشید و در آن وقت بخاطر ناقص رسید کہ چون لب تشنگان بادیدہ اخبار بانی مقام
رسند از تہ جر و زلال حکایات باقیمتہ نگردد و شتمہ استماع آن باشند بنا علیہ از اوایل شتمہ نوزدہم جلوس تا آخر ایام حیات آن خسر و حجاجہ از چند
نسخہ معتبر جمع و نابفت نمودہ با تمام رسانید چون خود از ابتدای تاریخ جلوس تحریر احوال فرمودہ اند را ہم سطور از بہرہ و ولادت تا روز جلوس برادر رنگ
خلافت نیز نگاشتنہ الحاق و مستزاد نسخہ اصل جہت تکمیل کتاب گردانید و من اللہ الا عنانہ و التوفیق القاب و اسامی گرامی آباء عظام و اجداد کرام
حضرت شاہ جنت مکان باین ترتیب ست ابوالمظفر نور الدین محمد جہانگیر بن جلال الدین محمد اکبر بن نصیر الدین محمد ہمایون بن ظہیر الدین محمد بابر
بن عمر شیخ بن سلطان اوسید بن سلطان محمد بن میران شاہ بن قطب الدین صاحبقران امیر تیمور گورکان چون حضرت عرش آشیانی بجهت بقار
کارخانہ سلطنت و جہان بنانی ہوارہ از درگاہ ایزد جان آفرین خلفی کہ شایستہ افسرد اورنگ و سند آرائی دانش و فرہنگ باش مسئلت می نمودند
و باطن قاری موطن مفریان در گاہ صہایت و مقبولان بارگاہ احیت را وسیلہ این خواہش ساختہ منظر طلوع کوکب جہان افروزی بودند تا آنکہ
بعضی از ایستادہاے پایہ سریر خلافت مصیر معرض داشتند کہ شیخ سلیم نام درویشی کہ در صفائے ظاہر و باطن از ایزد پرستان این دیار ممتاز ست
و نفس متبرکہ او با جابت دعا مشہور و از روی نسب بہفت واسطہ شیخ فرید شکر گنج میرسد و در قصہ سیکری کہ دوازده گروہے از دار خلافت
اکبر آباد واقع ست می باشد اگر آنحضرت این آرزوے گرامی با او در بیان ننہد ایست کہ نہال مراد با بیاری دعاے او برومند گرد و چہرہ
مقصود در آئینہ طور رونماید لاجرم آنحضرت بمنزل شیخ رفتہ بصدق و نیاز و خلوص عقیدت این راز را ظاہر ساختہ و شیخ روشن ضمیر
آگاہ دل بادشاہ صورت و معنی را بہ طلوع کوکب برج خلافت نوید سعادت بخشیدند عرش آشیانے فرمودند کہ من نذر نمودم کہ آن فرزند
را بدامن تربیت شما اندازم باشد کہ بتائیدات ظاہری و باطنی شما بدولت بزرگی و بزرگی دولت رسد شیخ قبول نمودہ بر زبان گذاریدند کہ مبارک
باشد ما ہم آن نونہال دولت و اقبال را ہنمام خود ساختیم از آنجا کہ صدق بیت و رسوخ اعتقاد بود در اندک مدت شجرہ امید بہ ثمرہ خواہش
بارور شد و چون ہنگام وضع حمل در رسید والدہ ماجدہ حضرت شاہ جنت مکانے راز کمال عقیدت و فرط اخلاص بخانہ شیخ فرستادند و در آن
مکان بیمنت نشان روز چہار شنبہ ہفتدہم ربیع الاول سال ہصد و ہفتاد و ہفت ہجری بطالع میزان در موضع پنجو رہ بمنزل شیخ سلیم آن آفتاب
جاہ و جلال طلوع فرمود و این نوید روح افزا و بشارت نشاط آزاد رواہ الخلاف اکبر آباد بہ سمع حضرت عرش آشیانے رسید جشن عالی و طوی
عظیم ترتیب یافت و با شماع این فرودہ خرمین و خرمین زرتشار شد و بجهت اداے شکر این موبہت حکم اطلاق جمیع زندانیان کہ در قلاع و دوا
بودند شرف ارتفاع یافت و بموجب قرار داد آن سلاہ دودمان خلافت و جہانگیری را سلطان سلیم نام گذاشتند اگرچہ شعرافضلا در تاریخ
ولادت اقدس مضامین غریب و معانی عجیب یافتہ قصائد غرا در سلک نظم کشیدند از انجملہ یکے ۵

در شهر ابرج اکبر و دیگر گوهر برج اکبر شاهی

یافته اما خواجه حسین مروی از قدرت طبع و جدت فهم قصیده گفته که کا نامه سخنوران توان دانست مصرعه اول بر بیت تاریخ جلوس آنحضرت است و دوم تاریخ ولادت حضرت شاهنشاهی و بالترام این دو کار شکل معانی رنگین و الفاظ نازک آراسته و این چند بیت از آن قصیده دوست که به تحریر درمی آرد

سعد الحمراز بی جاه و جلال شهریار گلبن ز رنگونه نمودند بر دهر چین آن بلال برج قدر و جاه وجود آمد بر عادل کامل محمد اکبر صاحب قران سایه لطف اله آن لایق تاج و نگین نیر برج وجود و گوهر دیر یاسه بود کس نیارد بدیه زین به اگر دارد کس تا بود باقی حساب در ماه و سال	گوهر مجد از محیط عدل آمد در کنار لا نه رنگونه نکشود از میان لاله زار و ان نهال آن زوئی جان شاه آمد بهار بادشاه نامدار و کامجوی و کامگار بادشاه دین پناه آن عالم عادل مدد از هوای اوج دلها شاه باز جان هر که دارد گو بی اختیار که دای گو یار دان حساب سال ماه و روز و روزگار	طایر از آشیان جاه وجود آمد زور شاد شد دلها که باز از آسمان اف شاه اعلیم و فاسطان پوان صفا کامل اناسی قابل عادل شاهان بدر مجلس پراسمانی چارین آن عود زور بادشاه سلک و کوفیس آورده ام مصرعه اول از سال جلوس پادشاه شاه پاینده باد باقی آن شمرده هم	گو کجی آنما برج غرور ناز گردید آشکار باز دله ازنده شد که مهر ایام بهار شمع جمع پیدلان کام دل امید دهر عادل اعلی عاقل سعیدیل رزده گاه مرکب ویر اسماک راج آندیزه دار بدیه از کان گرامی بازجوی دگوش دار از دوم مولود نور دیده عالم بر آرد روزگار بحساب سالها به بیشتر
---	--	---	---

چون غنچه مراد از گلبن امید بشکفت و شاید مقصود از نا ناخته خواهش قدم بجلوه گاه شود نهاد بشکر آن عرش آشیانی بتاریخ دوازدهم شهر شعبان سال ولادت از اکبر آباد عازم زیارت روضه خواجه معین الدین چشتی سجری قدس سره شده پیاده متوجه اجمیر گشتند و مسافت منزل دوازده گروه مقرر کرده شد روز هفتم بر روضه منوره مقدسه ورود سعادت اتفاق افتاد و همین اخلاص بر آن آستان سوده مراسم زیارت و لوازم عبادت بتقدیم رسانیدند و بخیرات مبرات پرداخته گشتند از متکلفان حواشی آن روضه قدسیه را بر شجاعت سحاب کرمیت سیراب گردانیدند و اکنون محلی از محامذات و مناقب صفات خواجه بزرگوار نگاشته کلک بیان میگردد و مولد آنجناب سیستان است از نیت ایشان را سنجی نوبسند که معرب سکریت در پانزده سالگی خواجه والد بزرگوار اد که خواجه حسن نام داشت بعالم قدس رحلت فرمودند و از میامن نظر دور بین شیخ ابراهیم مجدوب قدری در طلب دانگیر همت خواجه شد و قطع تعلقات طاهری نموده بمرکز و بخارا رفتند و چند با کتساب علوم رسمیه پرداختند و از آنجا بخراسان رفته در آن مرزین نشو و نما یافتند و در بارون که از نواح انشا پورست به محبت فیض موهبت شیخ عثمان بادنی رسیده دست ارادت بدامن سعادت اوزده بیست سال در محبت شرفیض بیافنا

شاه شیدند و با شارت شیخ سفرها و غربت پایش نهادیمت ساخته نخدمت بسیار از بزرگان وقت مثل شیخ نجم الدین کبری و دیگر
 شایخ کرام و اولیای عظام رسیده بزور بازو و فطرت کنیز طلب به کنگره مراد انداختند و خدمت خواججه بدو واسطه شیخ مودود
 چشتی میرسند و بهشت واسطه شیخ ابراهیم ادهم و قبل از آمدن سلطان مغزالدین سام در عهد راسه پتھو را به رخصت پیر خود در هند
 آمدند و در اجیر قاضی گزیدند و خواججه قطب الدین اوشی اندجانی در ماه رجب سال شصده و بیست و دو در بغداد به مسجد امام
 ابوالیسث سمرقندی بحضور شیخ شهاب الدین سهروردی شیخ اوجده الدین کرمانی بارادت خواججه معین الدین فائز گشته اند و شیخ
 فرید شکر گنج که در پٹن پنجاب آسوده اند مرید خواججه قطب الدین اند و شیخ نظام الدین اولیای پیر امیر خسرو دست ارادت به شیخ
 فرید شکر گنج داده اند و سلسله چشتیه تمام به خواججه منتهی می شود القصه در ساعت خیر اشاعت عنان توجه به دارالملک دہلی انعطاف
 یافت که بحجت شکر ابن عطیه و الا زیارت مقرر اولیای عظام و شایخ کرام که در ان مصر کرامت آسوده اند نیز فرمایند بعد از ط
 منازل و قطع مراحل در رمضان سال مذکور مرکب اقبال بآن سعادت گاه و رود اجلال فرمود و رسوم زیارت مرقد متبر که و
 طواف هزار فاضل الانوار حجت آستان نورالدین برپا نه بمقیم رسید انگاه نهضت عالی بصوب مستقر خلافت اتفاق افتاد و در
 ششم ذی قعدہ به دار الخلافت اکبر آباد نزول اقبال رویا و چون ولادت فیض افادت حضرت جهانگیری در سیکری واقع شد
 بود حضرت عرش آشیانی آن موضع را بر خود مبارک دانسته در ان سرزمین طرح اقامت انداختند و در او اسط ماه ربیع الاول
 نهصد و هفتاد و نه هجری حکم گیتی مطاع بنا سیدس حصار و الاد عمارت و دکشا شرف ارتفاع یافت و جمیع امرای عظام و ملزمان
 رکاب سعادت در نور مرتبه و حالت خویش منازل اساس نهادند و بانند که فرصت شهری عظیم در نهایت آراستگی بر روی کار آمد و مساجد و
 مدارس و دیگر بقیاع خیر و دکانین و اسواق در کمال نفاست و تکلف همه از سنگ سنج تراشیده مرتب گشت و انواع بساطین بهشت آمین با غث
 طراوت و نظارت آن عشره نگاه شده و بفتیحو رسمت استهوار گزشت و بعد از نزول اجلال و رین قصر اقبال از تفادل این نام مہمت فرجام

بعد پنج دکن نام ابن محمود فتح پور نهاده شد کتب برپیلو و دروازه کلان درگاه حضرت شیخ سلیم کنده است در پنجاب ثبت میگردد و حضرت شاهنشاه فلک بارگاه ظل وند
 جلال الدین محمد اکبر بادشاه فتح ملک دکن و داندیس که سابقا مسی بخاندیس بود نمود و شش ای می موافق شش هجری بر فتح پور رسید و عزیمت اکبر باد فرمود تا نظم نام زمین
 و آسمان است تا نقش وجود در جهان ست نامش پیر پختن باد و دانش بجان ابد قرین باد و قال عیسی علیه السلام الدینا نقطه فاعبر و لا تعرد ما
 فی الاخبار من تامل انه یعیش غد ا تامل انه یعیش الی ا و قبل الدینا ساعده فاجعلها طایفه یقیمه العمره لا یقیمه لها فی الاخبار من قام الی الصلو و یس مع قلبه
 فانه لا یزید من الله الا بعد اذ خیر المال ما اتفق فی سبیل الله و بیع الدینا بالآخره یربح و یفترک ملک فیما محاسبه رباعی نامی چه شد ارتوخت گاه بگری و در قصر
 مرانند و چنانچه کردی و خوبی جهان بصورت آینه دان و خود گیر تو بزم درو نگا بجه کردی و فایز و کاتبه محمد معصوم نامی بن سید صفائی الترهانی اصلا و بلکری سکنا انتسب
 انا ولی سید میر غنم دین بابا حسن ابدال السبزواری مولودا و القند صاری مولودا

۱- بیع الدینا بالآخره یربح و یفترک ملک فیما محاسبه رباعی نامی چه شد ارتوخت گاه بگری و در قصر

۲- انظر ملک سید فیما محاسبه رباعی نامی چه شد ارتوخت گاه بگری و در قصر

فتوحات تازہ قرین روزگار خجستہ آثار شہر یار مصلحت کردار گوید در همین سال نینت فال حضرت عرش آشیانی جشن تہنشاہ منشاہے
آراستہ ابواب خورمی بر روی روزگار کشودند و روز پنجشنبہ بست و پنجم جمادی الاخری آن قدسی طینت والا گھر را پند برای عشرت فرمودند
و چون عمر گرامی بچار سال و چار ماہ و چار روز و چار میوست بقانون دانشوران پاستاسے و آئین دقیقہ شناسان آسمانی در ساعت فیض
اشاعت یعنی روز چارشنبہ بست و دوم رجب سال نہصد و ہشتاد و یک آن منظر عواطف سبحانی را مکتب نشین دانش ساختند و جشن ہا
و لکش ترتیب دادہ عالی را نقد مراد و دامن امید ریختند و تعلیم آن سیوا خوان رموز انفسے و آفاقی بقا و دودمان فضل و کمال صد نشین
مسند افاضت و انضال مولانا میر گلان ہر وے کہ بسلا مت نفس و تہذیب اخلاق آراستگی داشت تفویض یافت و قطب الدین محمد خان
آنکہ بخدمت آتایقی آن برگزیدہ دین و دولت خلعت اتیار پوشید و چون او بمراسم سرحد نافر گذشت میرزا خان خانانان باشایستہ
این منصب عالی دانستہ غرا افتخار بخشیدند و در سال نہصد و ہشتاد و پنج منصب دہ ہزاری ذات و سوار بہ حضرت شاہنشاہی ارزانی داشتند
و بر زبان گوہر آموذ گذشت کہ نظر بر وفور رضا جوئی و نیک سیرتے و بیدار دلی و بردباری تمامی جنود سماوی اختصاص بانو نہال دولت
و ابستگی دار و چون سنین عمر ہمایون بہ پانزدہ سالگی رسید صبیحہ قدسیہ را جہ بھگد انداس را کہ از اعظم امرای این دولت ابد مقرون بود
و در زمرہ راہماے نامہ از بزرید شوکت و اعتبار اختصاص داشت بخت آنحضرت خواستگاری نمودند و دولتخانہ خاص و عام را آئین بستہ
جشن بادشاہانہ ترتیب دادند و بتاریخ پنجم اسفند ارند ماہ آبی سال نہصد و نود و سہ ہجری کہ مختار انجم شناسان وقت بود حضرت عرش آشیانی
بور و مقدم اقبال توام منزل را جہ را پایہ آسمانے بخشیدند و آن بانوے مجلہ عصمت و عفت را گوہر بکیناے خلافت و سلطنت عقد
از دواج خجستہ اتیار بستہ بد و لتسراے جاوید آوردند و را جہ لازم نیاز و پیشکش تقدیم رسانیدہ طوی در خور این نسبت کہ سرمایہ افتخار
اسلام و اخلاص دوست سر انجام داد و جمیع شاہزادہاے عایتقدرد ہر یک از حضرات عالیات ضیافتہاے لائق فرستاد و اعداے
وشاگرد پیشہ را نام نویسی کردہ سرو پا ہا داد و باین سعادت افتخار جاوید انداخت و در نہصد و نود و چار ہجری حضرت شاہنشاہی را
بدختر فرزند اشتر را جہ اودے سنگہ کہ باصالت و جاہ و لشکر و دستگاہ از جمیع راہماے ہند ممتاز بود نافر دستا خندد

بر ساعتی کہ تو لا کند بد و تقویم

حضرت عرش آشیانے بانجہ رات سراق عصمت بمنزل را جہ شریف بردہ عقد از دواج سعادت نتائج بستند و بر روی روزگار در
عشرت و کامرانی کشادند

آخر مراد ملک روا کرد روزگار

محتاج بود ملک بہ پیرایہ چسبین

دوراجہ اودے سنگھ پسر راجہ المادیو است کہ از راجہاے معتبر صاحب شہ کتہ بود و شمار لشکر او بہشتاد ہزار سوار رسیدہ اگرچہ راجہاے سانگا کہ با حضرت فردوس مکانی انار اللہ برمانہ مصاف دادہ در دولت و شہت عدیل و نظیر او المادیو بودہ لیکن بہ حسب وسعت ملک و کثرت لشکر او المادیو فروئے داشت چنانچہ مکر و مکران لشکر او بار بار اناسانگا بہا زرتما اتفاق افتاد و ہر بار آثار غلبہ و تسلط ازین جانب روسے نمود و دہدہرین سال از دختر راجہ بھگہ انداس صبیہ قہ سیمہ بود و آن دو موسوم بہ سلطان النساء یکم گشت و در بیست و چہارم امرداد سال نہصد و نو و پنجم ہجری ہم از دختر راجہ پسرے متولد شد و حضرت عرش آشیانے اورا سلطان خسرو نام نہادند و در نور دہم آبان سال نہصد و نو و ہفتم در مشکو سے اقبال از لطن دختر راجہ حسن عم زینجان فرزندے دیگر بر بساط وجود قدم نہاد اورا سلطان پرویز نام نہادہ آمد و در بیست و سوم شہر یور سال نہصد و نو و ہشتم از دختر راجہ کیشو داس را تھوڑ صبیہ وجود آمد بہا یکم نام کردہ و سلخ شہر ربیع الاول سنہ ہزار ہجری بعد از انفصائے پنج ساعت و دوازده دقیقہ از شب پنجشنبہ کہ در عہد دولت جہانگیری بمبار کشنبہ اشتہار یافتہ بطالع میزان بحساب اختر شناسان فرس و سنبلہ بہ شمار منجمان ہند در دار السلطنت لاہور اختربرج خلافت از لطن صبیہ قدسیہ راجہ اودے سنگھ قدم برادر نگ وجود نہاد تا پنج ولادت اشرف عالم چندین بشارت ست از آنچہ درین ماہ مبارک تولد حضرت خیر البشر صلوات اللہ و سلامہ علیہ اتفاق افتاد این موافقت از مساعداۃ اقبال ست و با ستبشار سنت الہی کہ بر سر ہزار سال در عالم جہان بانی وجود آید کہ بہ معاونت توفیق ازلی رسوم مذموم فنی و جمالت از عرصہ جہان براند از چنانچہ قبل ازین بہ پانصد و شصت و پنج سال رموز شناس اسرار یزدانی افضل الدین حکیم خاقانی از طلوع این کوکب دولت و اقبال خبر دادہ و از محرومی دریافت و حسرت نایافت آنوقت قطعہ بر صفحہ روزگار یادگار گذاشتند:

گویند کہ ہر ہزار سال عالم	آید بجان اہل کما لے محرم	آمد زین پیش دامنزادہ ز عدم	آید پس ازین دما فرو رفتہ بعنعم
---------------------------	--------------------------	----------------------------	--------------------------------

روز سوم از ولادت اقدس حضرت عرش آشیانے بہ دولتمسراے جہانگیری تشریف بردہ دیدہ را بہ جمال جہان افروز اور و شہی افروزند و در آن محفل جشنے عظیم ترتیب یافتہ بود کہ چشم روزگار از مشاہدہ آن سرمہ جہرت میکشید و چون قدم ہیمنت لزوم سبب خوری و نشاط جد بزرگو ار گردید بالہام غیبی بہ سلطان خورم موسوم فرمودند و از وقایع این ایام آمدن خواجہ عبد اللہ است بدرگاہ حضرت جہانگیری آباے خواجہ از سادات کبار اند و جد چہارم ایشان قبلہ ارباب وجد و حال امیر سید عاشق ست کہ احوال ایشان در کتاب حبیب السیر و رشحات مرقوم شدہ و والدہ خواجہ خواجہ حسن نقشبندی ست کہ نجیب النساء یکم ہمیشہ حضرت عرش آشیانے را در جہالہ نکاح داشت خواجہ در سال ہزار باد و برادر خود خواجہ یادگار و خواجہ بر خوردار از ولایت حصار آمدہ ملازم مت حضرت

عرش نشینا دریا فتنہ آن حضرت فرخوڑ حال ہر یک منصب عنایت فرمودہ تعینات صوبہ دکن فرمودند و چون بشیر خواجہ قربت داشتند حکم
 شد کہ در خدمات بادشاہی رفیق او باشند و این والا نژادان بدکن رسیدہ ہر جا کہ کارے و ترددے پیش آمد مراسم مردانگی و جانپسار
 یہ تقدیم رسانیدند و جو ہر خود را و نشین بکلمان ساختند چون از ہمت بلند پرواز و اندیشہ ترقی مراتب دور و مدار بود متوجہ آستان جہانگیری
 شدہ در سنہ ہزار و سہ ہجرت میوستند و رفتہ رفتہ بچوہر شناسی و قدر دانی آنحضرت بہ مدایج بلند قصا عذ نمودند و چون در سنہ ہزار و
 ہفت ہجری از عراق فیض و تلخو اہان بوضوح پیوست کہ تسخیر ملک دکن بے نہضت رایات جہان کشائی حضرت عرش آشیانی صورت
 پذیر نیست بنایخ ششم مہر کہ مختار انجم شناسان وقت بود نفیس نفیس بدان صوب توجہ فرمودند و صوبہ اجیر را تیمنا و تبر کا بہ قبول
 حضرت جہانگیری مقرر نمودہ راجہ مان سنگھ و شاہ قلی خان محرم و بسیارے از امرادر ملازمت آنحضرت تعین فرمودند در چہین ساعت
 مسعود بہر برکندن بیخ فساد را ناشر ت رخصت از دانی داشتند غرض از اختیار مفارقت آنکہ چون مرکب اقبال بہ ممالک
 دور دست نہضت می فرماید ہم منہ خلافت از شاہزادہ ولی عہد خالی نباشد و ہم حدود متعلقہ را نا پے سپر عساکر کیوان
 شکوہ گرد اگرچہ راجہ مان سنگھ بہ خدمت حضرت جہانگیری دستورے یافت اما بہ التماس او بنگالہ بدستور سابق بقبول او
 مقرر داشتند و راجہ تعہد نمود کہ خود در ملازمت حضرت شاہی باشد و فرزندان و گماشتگان او سربراہی و پاسبانی بنگالہ نمایند و
 جلّت سنگھ سپر کلان خود را بہ نگاہبانی آن ملک دستورے داد و در جہان نزدیک جلّت سنگھ را سفر ناگزیر پیش آمد و راجہ سپر او
 مہا سنگھ راجا نشین خود ساختہ بسر کردگی بنگالہ فرستاد و چون خطہ اجیر تخیم سر اوقات گردید افواج بحر امواج و سپاہ نصرت پناہ
 باستیصال را نا دستورے یافتند و بعد از یکچندے خود نیز سپرکنان و شکار افغانان تا او دے پور نہضت فرمودند و آن آشفته
 راے بے راہ روز کوہستان برآمدہ چند جا را تاخت و چون بہارزان لشکر فیروزی اثر از پئے او شتافتند باز سر اسیمہ خود را
 بشباب جہال انداخت و حدود متعلقہ او لکد کوب عسکر اقبال گردید و بسیارے از کفار شقاوت آثار دوران عرصہ کارزار بر
 خاک ہلاک افتادند و زن و فرزند آنها با سیرے رفتند درین وقت خبر شورش بنگالہ و شکست مہا سنگھ بعض رسیدہ
 و در پانزدہم تیر سال مذکور مادر سلطان پر دیزر بعالم علوی شتافت و پردیگان حرم خلافت را بنعم انداخت چون خوشامد
 گویان واقعہ طلب گاہ و بیگاہ چنان وامی نمودند کہ حضرت عرش آشیانے بہ تسخیر دکن مشغول اند و یکایک آن ملک را نا کشودہ
 برگشتن از غریت بادشاہانہ دورست اگر درین وقت خود حضرت برگردند و پرگنات آن رودے آب اکبر آباد را کہ بہ معمورے
 و سیر حاصلے اشتهار دار و بگیرند از محافل و شد و شامیل جہت دور و ناخواہ بود و نیز فرود شستن غبار شورشے کہ در بنگالہ تہا زگی ارتفاع

یافته بود بے راجه مان سنگه صورت نمی بست راجه بر گشتن ایشان عین مدعاده سلسله جنبان این اراده گشت به ناگر بر هم رانا
یا نجام نارسانده بطرف آله آباد برگردیدند قلیچ خان که حراست آن قلعه آسمان ساسے بدو تفویض بود از حدق اخلاص و فردونی
حقیدت از قلعه برآمده دولت ملازمت دریافت و بعضی هنگام طلبان شورش انگیز با عراق و بمالعه بسیار عرض نمودند که اگر قلیچ خان
را بدست آورند گرفتار قلعه اکبر آباد که بد فائز و خزائن مالا مال است به سهولیت میسر میگردد چون فتنه مخالفت هنوز سر بر بالین مدارا
داشت حضرت شاهی سخن ظاهر بیان را به سمع قبول جان داده خان مذکور را دستور فرمودند تا به قلعه درآمد و به نفس همایون از
آب گذشته متوجه بجانب آله آباد گشتند مریم مکانه والدہ ماجده حضرت عرش آشیانه که در قلعه اکبر آباد بودند برمودج غرت نشسته
روان شدند تا آن خلف الصدق خلافت و دره التاج سلطنت را ازین غریت مانع آیند حضرت شاهی از بمعنی آگاه بے یافته
پیش از نیکه مریم مکانه بر شد سواری کشنی اختیار فرموده بسرعت تمام بجانب مقصد شافند و مریم مکانه آزرده خاطر به قلعه
برگردد و به تاریخ غره صفر سنه هزار و نهم نزول ریات در قلعه آله آباد اتفاق افتاد و اکثر جاها که آن روستا آب اکبر آباد بودند
بدست آورده به ملازمان خود جاگیر دادند از ان جمله صوبه بهار را به شیخ خدیو مخاطب بقطب الدین خان کوکلتاش عنایت نمودند و
سرکار جوینور را بمالیه یک مرحمت کردند و سرکار کاپی را به نسیم بهادر کرامت فرمودند و نامبروگان را بمحال متعلقه دستور دادند
و از راسے کنسور دیوان سی لکھ روپیہ خزانه که از حاصل خالصات صوبه بهار فراهم آورده بود گرفتند و چون این وقایع مکرر و
متوالی بعرض حضرت عرش آشیانه رسید از وسعت حوصله و قوت بردباری و نهایت دلنشینی که بآن جانشین خلافت داشتند صلا
از جادو دنیا مذند و شریف پسر عبدالصمد شیرین قلم را که از خدایگان حضور بود و بخدمت شاهی نیز اخلاص بسیار داشت با فرمان عطوفت
نشان مشتمل بر نصائح گر انمایه و طلب حضور فرستادند چون فرمان مرحمت عنوان رسید آداب استقبال و لوازم تعظیم و اجلال
به تقدیم رسانیده خواستند که روانه ملازمت شوند لیکن بنا بر ملاحظه آنمضی را در توفع انداختند و شریف را نگاه داشته دستور
معادرت نه دادند و او به جاپوسی و خوشامد گوئی در فراج اقدس جا کرده در اندک مدتی دکیل السلطنت شد و حضرت عرش آشیانی
فرد نشانند فتنه خانه خیر را بهم دانسته دل از کنشایش ملک و کن که نزدیک بکار شده بود برگرفتند و بتاریخ پانزدهم اردیبهشت
سنه هزار و نهم هجری کار سازی آن ملک را بر دانی و کار دانی خانها مان سپه سالار و منراولی و جانباری علای شیخ ابوالفضل
باز گذشته بهوب دار الخلافت اکبر آباد عنان مراجعت منعطف گردانیدند و بتاریخ بیستم هر دوا سال مذکور بآن مهر دولت و
اقبال نزول اجلال فرمودند درین ایام حضرت شاهی خواجه عبدالعزیز بن خطاب عبداللہ خانے نامور ساختند و مشهور سنه

هزار و ده هجری که رایت آسمان ساسی حضرت عرش آشیانه در دار الخلافت اکبر آباد بود حضرت جهانگیری باسی هزار سوار آماده پیکار
و فیلان نامدار روانه دار الخلافت گشتند اگر چه در ظاهر اراده دریافت حضور دالدا جایدازی نمودند اما در باطن اندیشه دیگر که از لوازم
سلطنت شریک و ملک جوئیست مرکز خاطر غور شید مناظر و چون خبر توجه مرکب خفر قرین باین آئین به عرض حضرت عرش آشیانه
رسید مسرت و انبساطی که از رسیدن آن قره العین داشتند بوحشت و تفرقه بدل شد و بعضی از امر که سخنان نفاق آمیز از آن
دوره التاج سلطنت سمع آنحضرت میرسانیدند بواهمه در از افتادند خصوصاً جعفر بیگ آصف خان که خدمت دیوانه داشت از
بیم هرزه درائی و بی صرفه گوئی نزدیک بآن رسید که قالب نمی کند و چون مرکب شاهی در قصبه آماده که در جاگیر خان مذکور بود نزول
اجلال فرمود علی گران بیامصوب بکے از معتمدان خود برسم پیشکش فرستادند درین اثنا فرمان قضا جو بان شرف صدر دریافت که آن
آن فرزند بالشکر انبوه و فیلان کوه شکوه خاطر مناظر مارا باندیشه دیگر رهنمونی می کند و آمدن پسر بخانه پدر باین شوکت و حشم
رسمی ست که از آن خلعت الصدیق بروی کار آمده اگر مطلب اظهار جمعیت و عرض سپاه بود مجرای او شد مردم را بحال جاگیر حضرت
نموده جریده بخدمت شتابد و اگر شایبه توهم باقی ست و نیز مظنون خاطر نیست غنائ معادرت به آله آباد معطوفت دارد و هرگاه نقوش
توهم و تفرقه از حواشی خاطر آن فرزند زود دود شود بکار دست شتاب چون این مثال واجب الاتقان بحضرت شاهی رسید بتحیر و اندیشه
گشتند و در آماده توقع نموده عرض داشتند مرقوم قلم اخلاص گردانیده به پای میر خلافت مصیر از سال فرمودند مضمون اینکه این مرید
با جهان جهان نیاز دارند و مندی احرام کعبه مقصود بسته میخواست که درین زمان سعادت آستانه بس دریا بد در آماده فرمان رسید که
قدیم جرات پیش نه نهاد با آله آباد معادرت نماید عجب که اخلاص این نیازمند در باطن آنحضرت اثر نه کرده و مشتبه فتنه سر نشان خدا
مجازی را در حق این بنده حقیقی بد گمان ساختند و در درستی چند این مرید را از سعادت خدمت محروم داشتند امید که صدق باطن
این نیازمند در مراتب خاطر غیب ناظر بر تو افکند انگاه روزی چند در آماده توقع فرموده کوس معادرت به صوب آله آباد بلند آوازه
ساختند مقارن آن فرمان شد که صوبه بنگاله و او دیسه را بجای آن فرزند مرحمت نمودیم کسان خود را فرستاده منتظر گرد حضرت
شاهی صلح دقت در فرستادن لشکر به انصوب نمیده عذرهای و پذیر معروض داشتند و چون به بلده آله آباد نزول سعادت از زنی
فرمودند آنچه از لوازم سلطنت و مخصوص فرمانروایان و الاشکوه است بروی کار آمد و ملازمان درگاه خطاب خانی و سلطان
یافتند از وقایع این ایام گذشته ان شیخ ادب و فضل ست اگر چه او از شیخ زاده های هندوستان بود لیکن از خرد و خورده دان
و طبع و فقه و شیخ یونانی در مرد داشت و در تهذیب اخلاق و آداب دانی خدمت ملوک قصبه اسبق از اقران ربوده و در باطن

چون ناسازگاری حضرت شاہی بر سرے بروز افتاد و ہنگامی ملتزمان در گاہ عرش آشیانے از پیش بینی و عاقبت اندیشی بجانب آن سریر آراے سلطنت گرایند از آنجا کہ آنحضرت شیخ را با خود یک رنگ و با حضرت شاہی یک رو و ہمیدہ بودند فرمان قضا جریان شرف صدد دریافت کہ لشکر و چشم را با بہر خود شیخ عبد الرحمن در دکن گذارشتہ بسرعت ہرچہ تا متر متوجہ دریافت سعادت ملازمت گرد و چون خبر طلب او بعرض شاہی رسید بہ یقین و جزم دانستند کہ اگر شیخ نزد آنحضرت رسیدہ بہ ترتیب اسباب فتنہ خواہد پرد و تا قدم او در میان ست رفتن مابہر بار صورت بخود بست و درین صورت عللج واقعہ پیش از وقوع باید کرد باین اندیشہ صاحب راجہ نرسنگہ دیو را کہ بحبیت و مردانگی از اقربان خود امتیاز داشت و وطن او بر سر راہ بود باستبصال شیخ برگماشتند و او دل باین کار بستہ در کمین فرصت نشست چون شیخ بہ سراے برگنہ کہ در دہ کردہے گویا واقعہ است رسید راجہ با جمعیت بسیار از سوار و پیادہ شیخ را با چندے از خدمتکاران کہ ہمراہ داشت گرد گرفت و شیخ ننگ گر بختن را اگرچہ ممکن نبود بر خود نہ پسندیدہ تن بردن دادہ بہ قتل رسید و راجہ مراور با آہ آباد فرستاد اگرچہ از کشتن شیخ خاطر قدسی مظاہر عرش آشیانی بہ آزدگی فردان و تفرقہ بیکران در افتاد اما ازین کار نامہ دلیری و مردانگی حضرت شاہی بے ملاحظہ غریب آستان بوس بدر گاہ بدہر بر رگو بر نمودند و رفتہ رفتہ آن کہ در تہا بصفابہل شد چنانچہ بجاسے خود و فرزندہ کلک و قانع نگار خواہد شد و چون آن والا گوہر کلیل خلعت از واقعہ شیخ ابو الفضل بغایت محبوب شدند حضرت عرش آشیانے مہد سعادت سلیمہ سلطان بیگم را نزد ایشان فرستاد تا بنوازشماے بادشاہانہ دلجوئی نمودہ و از حجاب بر آوردہ بہ ملازمت آوزند و فتح لشکر نام نیل و خلعت واسپ خاصہ عنایت فرمودہ مصحوب سلیم ارسل داشتند و چون بیگم بدمنزلے آہ آباد رسیدند حضرت شاہی بہ استقبال برآمدہ بہ آداب بزرگی ملاقات نمودند و سجدات مرحام بیکران حضرت عرش آشیانے بقصدیم رسانیدہ بہ بکل تمام در خدمت بیگم بہ شہر معاودت فرمودند و مہد علیا سلیمہ سلطان بیگم آن سرت انقلاب را بنوید عواطف گوناگون امید دار ساختہ رنگ توہمات از مرآت خاطر زدودند و حضرت شاہی در مراقبت والدہ معطلہ متوجہ در گاہ عرش اشتباہ گشتند چون بجواسے دار الخلافت اکبر رسیدند عزمداشتے مرقوم قلم اعتقاد رقم ساخته مصحوب خواجہ دوست محمد بہ ملازمت اشرف ارسل داشتند مضمون آنکہ چون آن خداوند حقیقی و خداے مجازی رقم عفو برد اسن تقصیرات این بندہ کشیدہ اند امید دار است کہ از حضرت مریم مکاتے التماس فرمایند کہ از دوسے فرزند پردری این نیازمند را بہ ملازمت اشرف اندس مشرت سازند تا رافع توہمات این فدوی گردد و حکم شود کہ منجمان حضور اختیار ساعت سجدہ نمایند بعد از رسیدن این عریفہ حضرت عرش آشیانے بدولتخانہ والدہ ماجدہ خود شناہ التماس شاہی را بعرض آن عفت قباب رسانیدند و پس از آنکہ

تو ابش ایشان درجہ قبول یافت فرمان عاقبت عنوان شتمبر نوید استقبال مریم مکانے بفرزند اقبال مند نوشته این رباعی کہ از
واردات طبع جعفر بیگ آصفخان ست دران منشور سعادت قلمی نمودند ۵

ای جنت زما برسم عادت ساعت	ادراک وصال را چه حاجت ساعت
از وصل کند کسب سعادت ساعت	ساعت چه کنی بماند ساعت ساعت

و این نوازش نامہ را بہ خواجہ دوست محمد سپردہ اور از خصت معاودت فرمودند بعد از ورود این فرمان یافت عنوان حضرت شاہی بستر
ہرچہ تمام تر نجواہی دار الخلافت رسیدند و حضرت مریم مکانے یک منزل پیشتر شتافتہ آن گوہر اکیلی سلطنت را بمنزل خود در آوردند
و در دولتمراسے ایشان فراموش السعدین اتفاق افتاد و حضرت شاہی فرق نیاز مندی بیاسے آسمان ساسے قبلہ حقیقی گذشتہ تارک
دولت برافراختند حضرت عرش آشیانے دیدہ اشتیاق بہ جمال جہان آراسے فرزند اقبال مند نورانی نمودہ ایشان را بد و لتخانہ
آوردند و حکم اشراف نقارہ شادمانی نواختہ آوازہ نشاط و ایسا طراپگوش دور و نزدیک رسانیدند و حضرت شاہی دوازده ہزار
ہم رہیغہ مند روئید و ہفتاد و ہفت زنجیر نیل نرودادہ برسم پیشکش گذرایند و از آنجملہ سی صد و پنجاہ و چہار زنجیر نیل درجہ پذیرائی
یافت و تتمہ را بایشان بخشیدند و بعد از دور و زون نام نیلے از غنائم فتح دکن کہ در فیضان خاصہ بہ سبک پائے دغوش فعلی بلے ہمتا
بود بایشان مرحمت شد و دشتار مبارک از فرق مقابس برداشتہ بر سر اشراف شاہی گذاشتند و نوید جانشینی را بگوش امید آن
خورشید آسمان سلطنت رسانیدند چون حضرت عرش آشیانے در ہنگام توجہ ریاست عالیات بصوب دکن حضرت شاہی را بر سر رانا
مقبور رخصت فرمودہ بودند و بسبب امرے کہ رقم زدہ کلک و قایع نویس شہر آن حضرت مهم رانا را بانصرام نارسانیدہ بالکہ آباد
شتافتند درین صورت راسے صواب اتماے حضرت عرش آشیانے چنان تقاضا فرمود کہ ہم رانا نامزد آن فرزند بود لائق دولت
آنکہ بہ نیروے ہمت آن قرۃ العین خلافت صورت اتمام پذیرد و لاجرم در جشن دسہرہ آن گوہر اکیلی سلطنت بموجب حکم پدر بزرگوار
ریاست نصرت سمات بدانصوب برافراشتند و جمعی از امراکہ انامی آئنا نوشتہ میشد و بنوازش خسروانہ سرفراز گشتہ در خدمت آن
درۃ التاج سلطنت دستورے یافتند جگناتھ راسے سنگہ مادھو سنگہ راسے درگاراے بھوج ہاشم خان قرا بیگ خانان
افتخار بیگ را جہ بکر ماجیت سکپ سنگہ و دیپ پسران موتہ را جہ خواجہ حصارے را جہ شال باہن لشکری پسر میرزا یوسف خان
شاہ قلی برادر آصف خان شاہ بیگ گولائی چون فتحجو برنجیم سر اوقات اہلال گشت روزے چند دران دار السعادت بہجت سالان
ضروریات توقف اتفاق افتاد و خزانہ و لشکرے کہ بآن کار دشوار گذارد فاکند التماس نمودند و در باب دخل در سر انجام آن

استاد گیماسی بجای ظاهر ساختند ناگزیر حضرت شاهی عرض داشت نمودند که این مرید حکم آنحضرت را نمونه حکم آئنی دانسته به شوق هر چه
 تمامش در دل برین خدمت نهاده لیکن کفایت اندیشان سامان این مهم را به روشنی که سرانجام پذیر گردد نمی نمایند و بهوده خود را بسبک
 ساختن و اوقات ضائع کردن چه لائق ست مکرر معلوم آنحضرت شده باشد که رانا از کوهستان بر نمی آید و هر روز به محکم پناه بردن تا ممکن
 باشد به جنگ نمی پردازد و تدبیر کار او منحصر درین ست که افواج نصرت امواج از هر سو درآمده کوهستان او را قمر غم دارد در میان گیرند
 و هر فوجی آن قدر باید که هر گاه بان مقهور دوچار شود از عهده او تواند بر آید و اگر دو تنخواه امان بر دوش دیگر صلاح دیده اند چون مردم بنده
 بغایت پریشان احوال اند حکم شود که این نیازمند حبیبین سعادت را به سجود اخلاص روشن ساخته به محال جاگیر خود شتابند و در غور این
 مهم سامان نموده با جمعیت فراوان متوجه استیصال او گردند و بعد از آنکه عرض داشت حضرت شاهی بسامع عز و جلال رسید بخت النسا بگیم
 بهمنشیره قدسیه خود را نزد آن گوهر اکلیل خلافت فرستاده پیغام فرمودند که چون آن فرزند در ساعت مسعود رخصت شده و ارباب
 انجیم محبت قرآن که درین نزدیکی واقع میشود بجزیر ملاقات نمی نمایند باید که به خوشگلی متوجه آله آباد شود و هر گاه خواهد باز دولت ملازمت
 در یابد حضرت شاهنشاهی بورود منشور لامع النور از فتح پور کوچ فرموده نزدیک متحضر از آب جون عبور نموده روانه آله آباد شدند
 متحضران این حضرت عرش آشیانه یک پوستین رو باه سیاه و یک پوستین رو باه سفید مصحوب روپ خواص بان حضرت فرستادند
 و آن مسرت الصدا سلطنت عرض داشتی مشتمل بر پاس گذاری این مرحمت نوشته این بیت را در انجا فرمود ساختند ۵

<p>اگر برین من زبان شود هر میو کی</p>	<p>یک شکاری تو از هزار نتوانم کرد</p>
---------------------------------------	---------------------------------------

و بروپ خواص سپرده و در رخصت معادوت ارزانی داشتند و چون به آله آباد رسید به روزی چند بشاد کامی گذرانیدند
 قضا را دالده سلطان خسرو نقاب آراسه نهانخانه عدم گشت تفصیل این اجمال آنکه در نیولای بوستے در داغ آن عفت سرشت
 بهر سید و سید دالے بر مزاج استیلا یافت چون خسرو از بیره روی در ملازمت حضرت عرش آشیانه همواره به شکوه شاهنشاهی
 می پرداخت این غم سربار آن گشت در روزی آنحضرت به شکار تشریف برده بودند پوشیده از پرستاران ایوان خورده سر بایست
 فنا نهاد و چون سر آمد پر دگیان حرم سراے سلطنت بودند انس و الفت تمام با و داشتند خاطر قدسی مطهر ازین سانحه به نهایت
 ملول و بغایت اندوگین شد و بر دل مهر منزل این مصیبت سخت گرانی کرد و حضرت عرش آشیانه از استماع این حادثه ناگزیر
 و اشتگی ضمیر نفیس پذیر فرمان از روی کمال مهربانی و غمگساری فرستاده تسلی بخش خاطر عاظم شد و در سوانح این ایام رفتن
 عبد الله خان ست بدرگاه عرش آشیانه چون شریف خان دکیل السلطنت شد صحبت عبد الله خان با او در نگر نیست و

ادب پوخته در خدمت شاهنشاهی شکوه ایشان میگردانگر بر فراقت خواجهم یادگار و روستایم بدرگاه بادشاه حجه نهادند و آنحضرت
 جوهر احوالت و شجاعت از سیاه خان مذکور دریافتند و شایسته تربیت دانسته منصب هزار و پانصدی و خطاب صفدر خانی اتمیان
 بخشیدند و خواجهم یادگار را نیز بمنصب عزت برافراختند در هنگامیکه مرکب شاهی از فتح پور متوجه آله آباد گشت اگر چه حضرت عرش آشیانی
 رخصت گونه ارزانی داشته بودند لیکن از مصمم دل بجدائی آن قره العین خلافت را ضعیف نمودند بلکه ازین دور رس نهایت دل اندر
 داشتند و جمعی از فتنه جویان واقع طلب هر روز مقدمه ترتیب داده وحشت افزای خاطر قدسی مظاہر میگشتند درین ایام از دوام
 باده گساری آنحضرت به لباس و سوزی شکایت میکردند و از مویذات خواہش اہل غرض آن شد کہ یکی از واقعه نویسان شاهی
 بہ خانہ زادے کہ در سلک خواص نسلک بود نسبت عشق بہرسانیدہ و آن بے ادب شیفته خدمتگار دیگر شد و ہر سہ با اتفاق
 بگریختند و خواستند کہ خود را بدکن رسانیدہ در حمایت شاہزادہ دانیال روزگار بسر برند و چون حقیقت حال بمساع جلال رسید
 فی الفور جمعی از سواران چالاک بجهت گرفتن آنها تعین شدند اتفاقاً ہر سہ را بدست آوردہ در دقیکہ آتش قہر شاہنشاهی
 و اشتعال بود بحضور عالی حاضر ساختند و بموجب حکم واقع نویس را در حضور پوست کندہ یک خدمتگار را خواجہ سرا کردند
 و دیگرے را چوب کاری نمودند ازین سیاست رعیب و ہراس عظیم در دلہا جا کرد و راہ گریختن مسدود شد و این قضیہ را
 از باب غرض بعد آب و تاب بعرض حضرت عرش آشیانی رسانیدند و خاطر مہر ناظر آنحضرت سخت برآشفقت و بر زبان الہام
 بیان گذشت کہ ماما امروز جہانے را بہ شمشیر تسخیر کردہ ایم حکم کنندن پوست گو سپندے در حضور خود ذکر کردہ ایم فرزندان ما عجیب
 قسی القلب اند کہ آدمی را در پیش خود پوست میکنند ہمین ہرزہ در ایان فتنہ انگیز بعرض رسانیدند کہ شراب را با ایون مزوج
 فرمودہ زیادہ از آنچه طبیعت برداشت تواند کرد نوشجان می نمایند و در ہنگام طغیان کینت و استیلاے نشہ سورش مزاج بہر سہ
 احکام نداشت انجام سر میزنند و در آن وقت بچکیں رایا را سے چون و چرا نیست اکثرے خود را بگوشہ کشیدہ مخفی می سازند
 و چندے کہ ناگزیر باشند حکم نفس کلیم و صورت دیوار دارند چون خاطر فیض ناثر نگران احوال ایشان بود و تعلق مفربان بہ تلباح
 سلطنت داشتند را سے صواب نما چنان تفاضا فرمود کہ بہ آله آباد خود تشریف بردہ و جگر گوشہ را ہمراہ گرفتہ بہ دارالخلافہ
 بیاورند و بہ این اندیشہ شب دوشنبہ یازدہم شہر یورسنہ ہزار و دوازده ہجری را یات اقبال بدانصبوب ارتفاع یافت
 و بر کشتی نشستہ متوجہ پیشخانہ کہ در سہ کردہ شہر رب آب چون ترتیب پذیرفتہ بودند تضاوار در آٹا سے راہ کشتی بر زمین
 نشست و ہر چند ملاحان دست و پا زدند در آن نیم شب نتوانستند کشتی را در آب انداخت ناگزیر تا سفید صبح در میان دریاقوف

واقع شد و بعد از طلوع آفتاب امرای عظام کشتی ہائے خود را پیش راندہ سعادت کونش حاصل نمودند و نزد دروز خانان نفس و آفاق ظہور این کریمہ غیبی اشارتے بود و بر فسخ این غریمت لیکن شکوہ آنحضرت ز بانہار الگام بستہ بود بالجلہ ازان جاہ پیشخانہ نزول اتفاق افتاد و روز دیگر باران بہ شدت بارید و مقارن این خبر بجاری حضرت مریم مکانے رسید و چون ایشان باین پورش راضی نبودند عرش آشیانے محل بر تمارض فرمودند و درین دوسہ روز بہ سبب افزودنی بارش بچکیں خیمہ بیرون توانست کرد و غیر از دلتخانہ خاص و پیشخانہ چندے از بندہ ہائے نزدیک دیگر چادر سے بنظر در نمی آمد و شب چہار شنبہ خبر رسید کہ حال مریم مکانے دگرگون شد و اطباق قطع امید نمودہ دست از معالجہ باز کشیدہ اند آنحضرت بابہ آنکہ ویدار و اسپین در بانہ عنان معاودت معطوف داشتند و بیعتات قبلہ خویش رفتہ احوال ایشان را بسے پریشان یافتند و ہر چند خواستند کہ اندر زمی و سخنی ازان عفت سرشت و اکشند زبان یا را سے گویائی نہ داشت ناگزیر بقضائے ایزدی رضا دادہ خلوت گزین کلبہ اندودہ گشتند و شب دوشنبہ شہر دہم شہر یو رسال ہزار و دوازده بارگاہ عصمت ادا کرد و رت کہہ دنیا در کشیدہ نقاب گزین خلوت سراے تربت گشت و ازین سانحہ جہانے شوریدہ و روزگار بسوگاری درآمد حضرت عرش آشیانے موے سروریش و برودت سترہ لباس مانم پوشیدند و چندین ہزار کس از امرار و منصبدار و اہلکے و شاگرد پیشہ ہوا نفقت آنحضرت رخت مصیبت اختیار نمودند و بادشاہ جم جاہ نعیش را بردوش گرفتہ قدمے چند راہ پیوند و بعد از ازان امرانوبت نبوت برداشتند و تابوت را روانہ دہلی ساختہ بادل زار و دیدہ خونبار بد دلتخانہ معاودت فرمودند و روز دیگر خود از کثرت سوگواری برآمدہ و جمیع بندگان را ازان لباس برآوردہ ہر یکے را فرآور پاییہ خلعت عنایت فرمودند و جسد گرامی در عرض پانزدہ پیر بدہلی رسید و در مزار فائض الانوار حضرت جنت آشیانے مدفون گردید و چون خبر نہضت موکب اقبال عرش آشیانے بھوب آلمہ آباد و فسخ آن غریمت بجت عارضہ مریم مکانے در حلت آن عفت قباب بقدمی سراے جاد و ادانی بھضرت شاہی رسید نتیجہ شہی و تامل شریف خان را بکلومت بہار دستورے فرمودہ رایات نصرت آیات بد ریافت ملازمت پدربزرگوار افراسختہ متوجہ دہلی الخلا اکبر آباد شدند تا غبار کہہ در تے کہ بر مرآت خاطر حقیقت مناظر نشستہ بود زدودہ شود و درین مصیبت والدہ ماجدہ شریک باشند و عرش آشیانے نوید حضور و افراسرور آن مسرت القلب را غمزداسے این ماتم دانستہ جہان جہان نشاط و شادکامی در سر گرفتند و حضرت شاہی در ساعت مسعود سال ند کور بادراک دولت ملازمت سعادت اند و ختمند و بعد از آنکہ رسوم تورہ و آداب بجا آوردند عرش آشیانے فرزند اقبالند را در آغوش عطوفت و مہربانی کشیدہ فرح بخش دل اند و بگین شدند و بندہ ہائے اخلاص آئین بصیش و شادی قرین و سنا نقان واقعہ طلب نجلت زدہ غمگین و اند و بگین گشتند جہان را رونق دیگر بدید آمد روزگار کہ سر شوریدگی

در سرداشت آرام و تسکین یافت فتنہ کہ چشم کشودہ منظر فرصت می بود بگران خواب غفلت افتاد نقاره شادی بلند آوازہ شد حضرت شاہی دوصد عدد و ہر صد تو لگی و چار ہر پنجہ تو لگی و یک ہر بست و پنج تو لگی و یک ہر بست تو لگی و سہ ہر پنج تو لگی بصیغہ نذر و یک قطعہ الماس کہ یک لک روپیہ بہاداشت و چار زنجیر نیل برسم پیشکش گذاریند بعد از فراغ این مجلس حضرت عرش آشیانے از بارگاہ خاص و عام برخاستہ متوجہ حرم سراے خلعت شدند و چون خاطر قدسی مظاہر از بعضے اطوار و ادعای حضرت شاہنشاهی تدر گرانی داشت باطن شکایت آگین ذخیرہ ہائے کمن را ببردن فرستاد و زبان معجز بیان بگویائی در آمد و بعد از آنکہ سخنی چند عنایت آئینہ گذارش یافت فرمودند کہ بابا جان ظاہر میشود کہ از افراط بادہ پیمائی دماغ شما خلل پذیرفتہ بہتر آن ست کہ روزے چند بد و تنہا نہ ما بسر برد تا بد بیرات بکار بردہ باصلاح مزاج شما پروازیم و ایشان را در عبادت خانہ نشاندہ بعضے از خدمتکاران معتد را بطریق دید بانی گماشتند و ہر روز والدہ با و ہمیشہ ہانزد ایشان آمدہ دلہی و خاطر جوئی میکردند تادہ روز در ان سعادتمند ہ بسر بردند و چون معلوم شد کہ از دوام بادہ گساری و آشفۃ دماغی ایشان انچہ بعض سیدہ بود وقوعے نداشت دستورے شد کہ بد و تنہا نہ تشریف برند و چندے از ملازمان ایشان کہ از غضب حضرت عرش آشیانے بیم و ہراس بخاطر راہ دادہ بگوشہ یا خزیدہ بودند باز آمدہ سر گرم بخیمت گردیدند و حضرت شاہی ہر روز بہ کورنش و الدبیر کو ا خود استسعاد یافتہ مشمول مراحم می گشتند درین ایام مکتوب ہائے ہادی شاہ راہ شیخ حسین جامی کہ در سلسلہ علیہ خواجہاے بزرگو ا بگذارش جان و تن داد رس بالنفس ہزار فن بے ہمتا بود بحضرت شاہی رسید بضمون آنکہ حضرت خواجہ بہار الحق والدین قدس اللہ سرہ الغریر را در خواب مشاہدہ کردم فرمودند کہ درین نزدے سلطان سلیم براورنگ فرماندہی برآمدہ روزگار را بداد و دہش آباد گرداند و غمزدگان عالم را بے بخشش شاد سازد و از غریب حکایات کہ در ان روز ہاروداد آنکہ حضرت شاہی گران بار نام فیلے داشتند کہ در جنگ فیل بے ہمتا بود و فیلے کہ در برابر صدمات او پا استوار کند در فیلخانہ بادشاہے نشان نمی دادند و بچنین خسرو آب و نام فیلے داشت کہ او نیز در جنگ فیل سرآمدہ بود حضرت عرش آشیانے حکم فرمودند کہ آن دو کوہ گران سنگ را با ہم در جنگ در اندازند و زن متہن نام فیلے را از حلقہ خاصہ کبک مقرر فرمودند کہ ہر گاہ یکے از انہا بر دیگرے غالب آید و فیلبان از نگہداشت آن بازماند فیل ندکور از کین برآمدہ کمک کند این فیل را با اصطلاح فیلبانان طبانچہ سے نامند و این از تصرفات حضرت عرش آشیانے ست کہ در وقت جنگ بخت جدا ساختن فیلبان سرکش بخاطر آوردند و لود لنگر و چرخ و ادو چاری نیز از اختراعات آن حضرت ست بالجلہ حضرت شاہی و خسرو التماس نمودند کہ بر اسپان سوار شدہ از نزدیک تماشا کنند حضرت عرش آشیانے

در چهارم که نشسته شاهزاده خرم را نزد یک خود حکم نشستن فرمودند.

دو کوه آهنی از جا بے جنبید | زمین گوئی ز سر تا پا بے جنبید

بعد از رد و خور بسیار فیل گر انبار آثار چیرگی ظاهر ساخت و حریف خود را عاجز و زبون ساخت درین وقت بموجب قرار و اخیل
 رنمتن را به ملک آوردند و جمعی از بندها بے حضرت شاهی فیلمان را از پیش آوردن مانع آمدند و کلوئی و سنگی چند بجانب فیلمان انداختند
 و او بے محابا بموجب حکم فیل را پیشتر رانده و بر و کرد اتفاقا سنگی بر شقیقه فیلمان رسید و قطره چند بر روی سینہ او چکی خسر و با جمعی
 از هزاره در ایان نجابت آنحضرت رفته گستاخی مردم شاهی و مخرج شدن فیلمان را به بیانه معروف و داشتند و اندک را بسیار
 و نمودند حضرت عرش آشیانے ازین گستاخی و بیباکی متغیر و متوحش گشته به شاهزاده خرم فرمودند که نزد شاه بهائی خود رفته بگویند
 که شاه بابا بیفرمایند که در حقیقت این فیل ہم از شماست سبب عفت و بے اعتدالی چیست شاهزاده خرم حکم جد بزرگوار شتافته بلطف
 بیان و حسن ادا گذارش این پیغام نمودند حضرت شاهی در جواب فرمودند که ما ازین مقدمات اطلاعی نیست و اصلا بزور فیل و
 فیلمان را ضعی نبوده ایم و نه فرموده ایم آنحضرت عرض کردند که اگر چنین است حکم شود که ما خود توبه نموده بانشاهازی و دیگر تدبیرات
 فیلمان را از ہم جدا سازیم حضرت شاهی به شگفته پشیمانی اجازت دادند و آن حضرت حکم گذاشتن چرخ و بان فرمودند هر چند تدبیرات
 بکار بردند اثر سے ازان تر نباشد گشت تا آنکه فیل رنختن ہم بزور شده و در بنزیت نهاد و هر دو باب چون درآمدند فیل گر انبار
 بر روی چیده بود و دست باز نمی داشت ناگاه کشتی کلان در میان حائل شد و گر انبار از شدت باز ماند شاهزاده خرم بخدمت جد بزرگوار
 شتافته مراتب آداب را پاس داشته عرض نمود که شاه بهائی باین جرات و گستاخی رخصانده اند و بدستگی ایشان واقع نشده در صل
 سخن را بتفاوت عرض کرده اند و در همان ایام واقعه هایل حضرت عرش آشیانے روداده آنحضرت را در مدت پنجاه و یک سال
 سلطنت هرگز نسیم ناکامی بر طره اعلام دولتش نه دریده و هیچگونه پاسبان و دولت و اقبالش به سنگ در نیامد بهر جانب که غمیت
 نمود و اقبال بسان دولت لازم رکاب میمنت انسابش بود و بهر طرف که قصد فرمود و بخت مانند تخت سرد پاسبان عرش
 فرسایش داشته آسمان بکام او گردش گزین بود و زمین به مرام او در تمکین تا آنکه روزگار خود پر داخت و آن بادشاه مجاور از تخت
 فرمانروائی بر تخته ناکامی کشید اجمال این حادثه آنکه روز دوشنبه ستم شهر جمادی الاول سنه هزار و چهارده هجری مزاج اعتدالی شت
 از مرکز صحت انحراف پذیرفت و عارضه تب اشتداد یافته منجر با سهال گشت شاهزاده خرم از کمال سعادت مندی متکفل خدمت
 بیمار داری گردید و حکیم علی که سرآمد اطباء عهد بود مقصدی علاج شد و چون زمان قیضه ناگزیر رسید و بود هر چند بمعالجه و دوا پرداخته

و تدبیرات بکار بردند آخری از ان مرتب نگشت و رویه به بود در آینه حال مرئی نه شد. و چون سلطان خسرو و خواهرزاده راجه
 مان سنگه و داماد خان اعظم درین دولت خصوصاً درین وقت حل و عقد امور سلطنت باین دو کس تعلق داشت بخاطر حق ناشناس
 قرار داده که با وجود حضرت شاهی چنین ناخلفی را به سلطنت برداشته به ترتیب اسباب فتنه و فساد پردازند و آنحضرت از غم در
 معاندان و قوت یافته بنا بر خرم و احتیاط که از شرائط جهاندار میست در چنین وقت خود را از سعادت خدمت پدر عالی قدر
 محروم داشته ترک آمد و رفت بدرون قلعه فرمودند و شاهزاده خورم بادل قوی و غم در میان دشمنان و بدایشان پاس
 همت افشوده دولت ملازمت جد بزرگوار را از دست نداده اگر چه مکر و والده ماجده آن قره العین پیغام فرستاده که درین اثوابگاه
 بی نیزه و تلاطم امواج فتنه بسر بردن صلاح وقت نیست قطب و ارقام همت بر جا داشته ترک غریت نفرمودند تا آنکه نفرموده
 پدر نامور و مادر بلند اختر آنسر بر آرای سلطنت نزد آنحضرت شتافتند و هر چند در بردن شاهزاده مبالغه نمودند بر نفس راضی
 نه شدند در جواب معروض داشتند که تا راجه جیات جد بزرگوار بمشام جان میرسد امکان جدائی در تصور نمی گنج از آنجا که
 حافظ حقیقی در همه حال حارس آن عزیز دین و دولت بود در آن طوفان حوادث از آسیب عین الکمال چنانچه باید حراست
 نموده و درین ایام از کنیزان حضرت شاهی دو پسر متولد شدند و بجهاندار و شهریار موسوم گشتند. و چون قصاص قادر قدیر و
 حکیم خیر بران رفته بود که آنجا مکار حق بمرکز قرار گیرد و جهان تیره از خلافت و ارث حقیقی ملک روشنائی پذیرد این طائفه حق شناس
 از اراده باطل ندامت گزیده شرمند و سرافکنده بخیرمت حضرت شاهی شتافتند و آنحضرت روز دیگر ملازمت حضرت عرش
 آشیل تشریف برده در حالت نزاع بدولت دیدار سعادت اند و فتنه و بر حسن استقامت شاهزاده خورم تحسین و آفرین فرمودند
 و آن سر و جو ثبات خلافت را همراه خود برده بدو تنخانه آوردند و شب چهارشنبه سیزدهم جمادی الاخری سنه هزار و چهارده هجری آن
 شاهباز اوج خلافت ازین سراے فانی به نزهت سراے جاودانی شتافت و روز دیگر بلوازم نجیر و تکفین پرداخته در باغ سلکند
 بجوار رحمت الهی سپردند و ولادت گرامی در نهند و چهل و نه رویه داد و جلوس در نهند و شصت سه اتفاق افتاد و آنحضرت را سه
 پسر و دو دختر و سه حبیبیه قدسیه بودند تحسین شاه عادل باذل نور الدین محمد جهانگیر که سر بر آرای خلافت شد دوم سلطان مراد
 که در سنه هزار و هفتم مطابق سال چهل و چهارم اکبر شاهی بامان شراب در ولایت دکن در گذشت سوم سلطان و اینال که در
 سنه هزار و سیزدهم هجری موافق سال چهل و نهم اکبر شاهی او نیز با فراط شراب خواری و بادیه گساری در ملک دکن وفات یافت
 و اسامی حبیبیه با اینست شاهزاده خانم شکر النساء خانم آرام بانو بیگم بعد ازین آنچه مر قوم قلم مشکین رقم گردیده تا یغنی است که

حضرت جنت مکانے جہانگیر بادشاہ تا اوایل سنہ نو زودہ جلوس خود متوجہ جمع و تحریر آن گشته اند و از انجا تہ اخبار را تا آخر ایام حیات و انجام مدت سلطنت کہ کلیم بیست و یک سال و ہشت ماہ و بست روز بودہ با شطرے از اوایل احوال حضرت صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ کہ بعد از استماع واقعہ والد نامہ از قلعہ خیر دکن بجانب دارالخلافہ اکبر آباد متوجہ گشتہ تا بر تخت سلطنت و فرزند جلوس فرمودہ اند را ہم سطور دلیل طریق نامرادی محمد ہادی بہت تکمیل کتاب چنانچہ در دیباچہ ایماں بآن رفتہ الحاق نمودہ و ارادہ و خواہش دارد کہ اگر اجل امان و فرصت دست بہم دادہ و دماغ یاوری نمود محلی از احوال آن بادشاہ فریدون فرج جم جہا را کہ رب النوع سلسلہ سلاطین تیموریہ ہند وستان بودہ من اولہ الے آخرہ بہ سلک تحریر کشیدہ در ذیل این نسخہ مندرج سازد قشہ بآن جو یاے اخبار را بہ شادابی اظہار حقیقت سیراب گرداند و منہ الاعنائہ و التوفیق

ادکر و زرای حضرت جنت مکانے جہانگیر بادشاہ در زمان شاہزادگی

نخست راے کفوس و خدمت دیوانے آنحضرت داشت بعد از ان بایزید بیگ باین خدمت پرداخت بعد از ان خواجہ محمد یوسف کابلی کہ در ایام سلطنت بخواجه جہانے روشناس گشت دیوان شہ بعد از ان خان بیگ باین منصب اقبال یافت امدار مہمات بر شریف خان پسر عبد الصمد شیرین قلم بود کہ پس از جلوس ب خطاب امیر الامراٹے و والا پایہ و کالت سرعت بر فلک سود و چون لب سنگھ بنام نامی خندہ ان شہ و فرق منیر بالقباب گرامی از تفلع پذیرفت چندے کار دیوانے بر وزیر خان محمد مقیم بدستور عند حضرت عرش آشیانے بحال داشتہ بعد از چند روز وزارت نصف ممالک محروسہ بوزیر الملک خان بیگ والا شاہی مذکور مہمت فرمودند و وزارت نصف ممالک میرزا غیاث بیگ طرانی را ب خطاب اعتماد الدولہ انباز بخشیدہ تفویض نمودند لیکن اعتماد الدولہ اختیارے در وزارت نہ داشت گویا پیشکار امیر الامرا بود و بیرم خان امیر الامرا دکیل و مدار علیہ بود و چون او بہ بیماری نرسن گرفتار آمد و مرکب مسعود بصوب کابل نصفت فرمود جعفر بیگ قزوینی مخاطب باصف خان بخدمت جلیل القدر و کالت سوم صفر سنہ یک ہزار و پانزدہم ہجری چہرہ سعادت برافروخت خواجہ ابو الحسن برتینی را بہمراہی خود التماس نمود تا سر رشتہ و قدر و کاغذ نگاہ دارد و خواجہ اگر چہ مرد راست و درست کار گذار بود اما بہ ترش روئی و درشت خوئی انصاف داشت و بعد از انکہ آصف خان ہمہ دکن ہمراہ شاہزادہ پرویز رخصت یافت بست مقیم جہادی الاولی سنہ یک ہزار بست ہجری خد دیوانے بہ اعتماد الدولہ باز گشت و او تا آخر ایام حیات بہ استقلال تمام بلوازم امر خطیر پرداخت و بعد از رحلت آن دستور معظم نوبت دیگر تباریخ دوازدهم جہادی الثانی سنہ یکہزار سی و یک ہجری خواجہ ابو الحسن خلعت وزارت پوشیدہ بعد از انکہ مہاجران

از درگاه عالی اخراج نمودند باین الدوله آصف خان خلع الصدق اعتماد الدوله را تا پانزدهم صفر سنه یک ہزار سی و پنج ہجری
 بہ منصب بزرگ و کالت اختصاص بخشیدند و بچنان خواجہ ابوالحسن نجاست دیوانی مشغول بود و خلعت استقلال یافت تا آن کہ
 حضرت جنت مکانے از جهان فانی بقدرسی سر اسے جاودانی شتافتند

اولاد امجد انحضرت

آن شاہ جنت مکان رانچ پسر والا گہرود و دختر قدسی اختر بودند اول سلطان خسرو دوم سلطان پرویز سوم سلطان خرم
 چہارم سلطان جہاند ارجم سلطان شہر یار دختر کلان سلطان شہر یار بیگم و خور بہار بانو بیگم خسرو و جہاند از پدر و زینہ حیات
 پدر بزرگوار بعالم بقاشاقتند و تاریخ آن مسافران ملک بقادر محل خود رقمزدہ گلک بیان گشتہ و از خسرو و پسر دیک دختر
 ماندہ بود بعد از شتقار شدن انحضرت بطریقے کہ نگاشته شدہ راہ مہمات پیش گرفتند و دختر تا حال در قید حیات ست از
 سلطان پرویز طفلی و صبیہ بود طفل از پدر بزرودی رحلت نمود و صبیہ در عقد از دلج شاہزادہ داراشکوہ است و از شاہ جہان
 چہار پسر اقبالند و سہ دختر قدسی اختر روشنی افزاے دیدہ پدر بزرگوار اول سلطان داراشکوہ دوم سلطان شجاع
 سوم سلطان اورنگ زیب چہارم سلطان مراد بخش و دختر اول سریر بانو بیگم دوم جہان آراے بیگم سوم روشن آراے بیگم
 و از جہاند ار اولاد نماد و از شہر یار دخترے بہت ارزانی بیگم نام

ذکر فضلاء معتبر انحضرت

ملاروز بہاے تبریزی ملاشکر احمد شیرازی بقا سری میر ابو القاسم گیلانی ملا باقر کشمیری ملا محمد سیستانی ملا مقصود علی
 قاضی نور احمد ملا فضل کابلی ملا عبدالحکیم ساکوئی ملا عبد اللطیف سلطان پوری ملا عبد الرحمن بہرہ گجراتی ملا فاضل کابلی ملا محمد جونی

ذکر حکماء انحضرت

حکیم رکن کاشی حکیم صدر المقلب مسیح الزمان حکیم ابو القاسم گیلانی ملقب حکیم الملک حکیم مومنائی شیرازی حکیم روح احمد کابلی نعیم بی
 گجراتی حکیم نفی گجراتی

ذکر شعرا کہ نزد انحضرت بودند

بابا طالب اصفہانی جاتی گیلانی ملا نظیری نیشابوری ملا محمد صوفی مازندرانی ملک الشعرا طالب آملی سعیدائی گیلانی زردگر باشی
 میر معصوم کاشی نول شور کاشی ملا جید رحصانی شیدا

تذکرہ جہان

تذکرہ

ذکر حافطان که در خدمت بودند
حافط نادعلی حافط کتب مقامات اخیری حافط عبد الله اسناد محمد مالی حافط حیلہ
ذکر نعمه سرایان هند

چتر خان پرویه داد مالکوه خمره

ذکر خواستگاری نور جهان بیگم در سال ششم

میرزا غیاث بیگ پسر خواجه محمد شریف طهرانیست خواجه در مبادی حال وزیر محمد خان نکلو حاکم خراسان بود بعد از فوت محمد خان
بخدمت شاه جمجاه شاه طهماسب صفوی پیوست شاه وزارت مرو را به خواجه محمد شریف تفویض فرمود و خواجه را دو پسر بود نخستین آقا
ظاهر و دوم میرزا غیاث بیگ و خواجه صبیبه میرزا علاء الدوله پسر آقا ملا را بجهت فرزند خویش میرزا غیاث بیگ خواستگاری نمود
او بعد از فوت پدر را دو پسر و یک دختر متوجه هندوستان گشت و در قندهار صبیبه دیگر حق تعالی بوی ارزانی داشت و در قندهار بیستاد
زمین بوس حضرت عرش آشیانے انار الله برهانه ناصبه اخلاص نورانی ساخت و در اندک فرصت بدوام خدمت دجوه هر شد و کار دار
بوالا پایه دیوانی بومات فرق عزت برافراخت میرزا غیاث بیگ با نوبسندگی و معامله فہمی بغایت نیک ذات و کار گذار بود و تنی شعر
قد بسیار نموده از سخن بجان روزگار بود شکسته را بغایت مین و آبداری نوشت بعد از فراغ خدمات مروجہ خلاصہ اوقاتش صرف
شعر و سخن میشد سلوک معاش او باہل حاجت برقیہ بود کہ هیچ صاحب غرضہ بخانه او نزفت کہ آزرده برگشته باشد لیکن در رشوت گرفتن
سخت دلیر و بیباک بود در ہنگامے کہ حضرت عرش آشیانے در لاہور شریف داشتند علیقلی بیگ استجاو کہ از فریت کردہ ہاے
شاه اسمعیل ثانی بود از عراق آمدہ در سلک بندہ ہاے در گاہ منتظم گشت و بحسب سرنوشت دختر میرزا غیاث بیگ را کہ در قندهار
وجود آمدہ بود بوسے نسبت فرمودند و در آخر بخدمت جہانگیر بادشاہ چوستہ خطاب شیر افکن و منصب مناسب ترقی و تصاعد نمود
و بعد از جلوس اشرف در صوبہ بنگالہ جاگیر عنایت نمودہ بدانصوب رخصت فرمودند و خاتمہ کار آن بیعت است و کشتن قطب الدین خان
بجائے خود رقم پذیر گشتہ و چون شیر افکن بجائے عمل خویش گرفتار گشتہ آوارہ باد و بے عدم گردید حکم اشرف شہیدیان صوبہ بنگالہ صبیہ
میرزا غیاث بیگ را کہ بعد جلوس بہ خطاب اعتماد الدولہ سر بلندی یافت روانہ در گاہ والا ساختند و آنحضرت بنا بر عہد آزارے
کہ از کشتن قطب الدین خان بر حاشی خاطر اشرف نشستہ بود برقیہ سلطان بیگم والدہ سبب خویش بخشیدند مدنے در خدمت ایشان شاہی
گذرانید و چون ہنگام سطوع کوکب بخت و ظلمع آخر مراد در رسید اقبال باستقبال شتافت طالع از گران خواب بیدار شد و سعاد

سکہ ہائے عمد جمانگیری کہ بنایت جناب فیضیاب مہر تھانہل صاحب بہادر جی مہر از نظم گزشتہ نقوش آن سکہ ہائے بعینہ درینجا ثبت است۔

سکہ اشرفی

شاہ نور الدین جمانگیر ابن اکبر بادشاہ

روئے زرر اساخت نورانی بزرگ ہماہ - ۱۵ - ضرب لاہور

سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

ماہ فروردی الہی ضرب جمانگیر گزشتہ ۵



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

بہمن الہی ضرب برہانپور سنہ ۱۰۶۰

سکہ روپیہ

زنام شاہ جمانگیر شاہ اکبر نور سنہ ۱۲

ہمیشہ بادا بر روئے سکہ لاہور



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

ماہ ہمدانی سنہ ۱۰۶۱ ۱۸

سکہ روپیہ

زنام شاہ جمانگیر شاہ اکبر نور سنہ ۱۷

ہمیشہ بادا بر روئے سکہ لاہور ۱۰۶۸



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

۱۰۶۲ آذر الہی ضرب سنہ ۱۰۶۲ ۱۶

سکہ روپیہ

زنام شاہ جمانگیر شاہ اکبر نور ۱۰۶۳

ہمیشہ بادا بر روئے سکہ لاہور سنہ ۱۹



سکه روپیہ

نور الدین جهانگیر شاہ اکبر شاہ
۱۰۶۶ھ میں الہی ضرب سیرام



سکه روپیہ

نور الدین جهانگیر بادشاہ
تیرا الہی ضرب سورت سنہ



سکه روپیہ

نور الدین جهانگیر شاہ اکبر شاہ
۱۰۶۶ھ اردی بہشت الہی ضرب سیرام



سکه روپیہ

لا الہ الا محمد رسول اللہ ضرب
محمد جهانگیر بادشاہ غازی



سکه روپیہ

لا الہ الا محمد رسول اللہ ضرب
نور الدین محمد جهانگیر بادشاہ



سکه روپیہ

لا الہ الا محمد رسول اللہ ضرب
نور الدین محمد جهانگیر بادشاہ غازی



سکه روپیہ

نور الدین محمد جهانگیر شاہ اکبر شاہ
سکہ قندھار شد دہلواہ



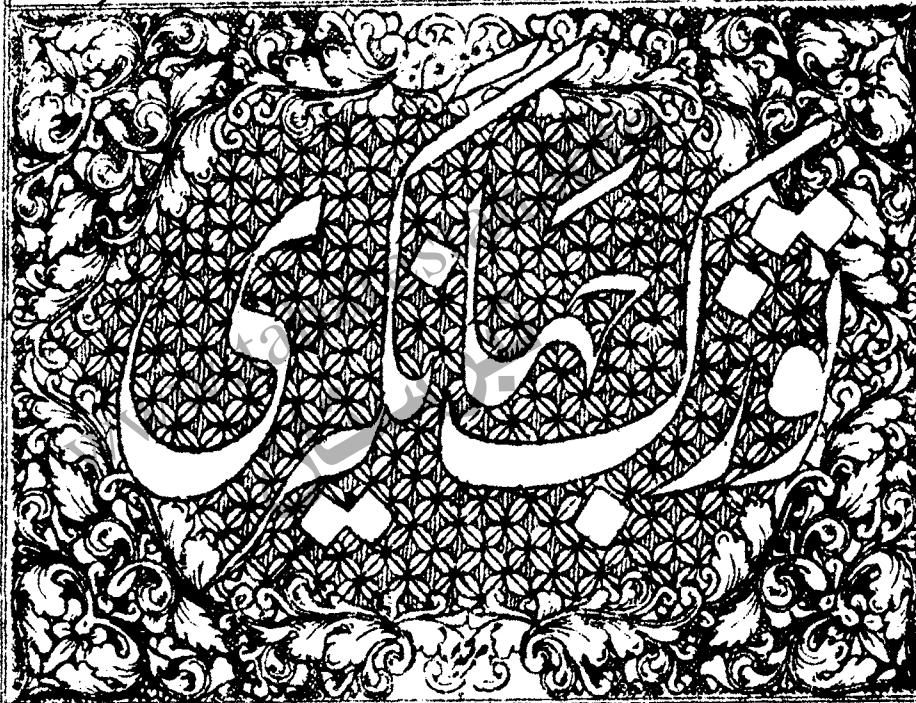
سکه روپیہ

نور الدین محمد جهانگیر شاہ اکبر شاہ
سکہ قندھار شد دہلواہ



بِزَمَنِ خَلْقِ زَمَانِ آسَمَانِ صَنَائِعِ مَكِينِ وَ مَكَانِ

محمد دالمت کتاب خطاب اینک شاه شاهی شکو پذیر می تاج عهد سلطنت نورالدین جهانگیر بادشاه



مرزا محمد باومی مختار الی رست که مسنوعات تحریر نموده شاه مرحوم را باضافه دیباچه و حالات ابعده ترجمیه داده

در مطبع نایب منشوری نوک شوق واقع که به حسن و خوبی طبع گزیده

از عنایات بیغایات الهی یک ساعت نجومی از روز پنجشنبه ششم جمادی الثانی هزار و چهارده هجری گذشته در دار الخلافت اگر در
 سنه سی و هشست سالگی بر تخت سلطنت جلوس نمودم پدرم را تا بیست و هشت سالگی فرزند نمی زیست و همیشه بجهت بقای فرزند
 بدر و بشان و گوشه نشینان که ایشان را قرب روحانی بدرگاه الهی حاصل است انجامی بردند چون خواهر بزرگوار خواهر معین الدین
 چشتی سرخسیه اکثر اولیای هند بودند بر خاطر گذایند که بجهت حصول این مطلب رجوع باستانه نمیکرد ایشان نمایند با خود قرار دادند
 که اگر الله تعالی پسرے کرامت فرماید و او را بمن ارزانی دارد اند اگر تا بدرگاه روضه منوره ایشان که یک صد و چهل کرده است
 پیاده از روی نیازی تمام متوجه گردم در سنه نصد و یقناد و هفت روز چهارشنبه هفتاد و یکم ماه ربیع الاول هفت گهری از روز مذکور گذشته
 بطالع بست و چهارم درجه میزان الله تعالی مرا از کتم عدم به وجود آورد و در آن ایام که دال بزرگوارم جوایس فرزند و دانش شیخ سلیم نام
 در ویشے صاحب حالت که طے بسیاری از مراحل عمر نموده بود و در کوبے متصل بموضع سیکری از مواضع اگر استقامت داشت و
 مردم آن نواحی به شیخ اعتقاد تمام داشتند چون پدرم بدر ویشان نیازمند بودند صحبت ایشان را نیز دریافت و روزے در انشای توبه
 و یحودی از ایشان پرسیدند که مرا چند فرزند خواهد شد فرمودند که بخشند بی منت سه پسر به شما ارزانی خواهد داشت پدرم میفرمایند که
 تذرنمودم که فرزند اول را بدامن تربیت و توجه شما انداخته شفقت و مهربانی شما را حامی و حافظه سازم شیخ انجمنی را قبول میفرمایند
 و بر زبان میگذازانند که مبارک باشد ما هم ایشان را بهنام خود ساقیم چون والدۀ ما بهنگام وضع حمل نزدیک می رسید بخانه شیخ می فرستادند
 تا ولادت من در آنجا واقع گردد بعد از تولد نام مرا سلطان سلیم نهادند اما من از زبان مبارک پدرم خود ندانم درستی و نه درهوشی می شنیدم

که مراد محمد سلیم با سلطان سلیم مخاطب ساخته باشند همه وقت شیخو بابا گفته سخن میکردند والد بزرگوارم موضع سیکری را که محل ولادت من بود
 بر خود مبارک دانسته پائے تخت ساختند و در عرض چهارده پانزده سال آن کوه و جنگل برد و دوام شهر شد مشطبر انواع باغات و
 عمارات و منازل متنزه عالی و جاهاے خوش و دلکش بعد از فتح گجرات این موضع بر فتح پور موسوم گشت چون بادشاه شدم بخاطر رسید
 که نام خود را تغییر باید داد که این اسم محل اشتباه است بنام قیصره روم ملهم غیب بخاطر من انداخت که کار بادشاهان جهانگیری است
 خود را جهانگیر نام نهادم و لقب خود را چون جلوس در وقت طلوع حضرت نیر اعظم و نورانی گشتن عالم واقع شده نورالدین سازم و در
 ایام شایزادگی نیز از دانا یان هند شنیده بودم که بعد از گذشتن عهد سلطنت در زمان جلال الدین اکبر بادشاه نورالدین نامی
 متصدی امور سلطنت خواهد گشت این معنی نیز در خاطر بود بنا برین مقدمات نورالدین جهانگیر بادشاه اسم و لقب خود ساختم چون
 این امر عظیم در شهر آگره واقع گشت ضرورتی که محلی از خصوصیت انجام قوم گردد - آگره از شهرهای قدیم بزرگ هندوستان است
 برکنار دریایه جمعه قلعه کنه داشت پدرم پیش از تولد من آنرا انداخته قلعه از سنگ مرصع تراشیده بنا نهادند که روند های عالم
 مثل آن قلعه نشان نمیداد در عرض پانزده شانزده سال با تمام ریاست مشطبر چهار دروازه و دو در بچه سی و پنج ملک و دیه
 که یکصد و پانزده هزار طومان راج ایران و یک کرد و پنج ملک خانی محاسب توران باشد خرج این قلعه شده آبادانی این معموره
 بهر دو طرف دریایه مذکور واقع شده جانب غرب رویه آنکه کثرت آبادانی بیشتر دارد و در آن بهفت کوه است طول آن
 دو کوه و عرض یک کوه و در آبادانی آن طرف آب که بر جانب شرقی واقعست و ونیم کوه است طول یک کوه و عرض نیم کوه
 اما کثرت عمارات بنوعیست که مثل شهرهای عراق و خراسان و ماوراءالنهر چند شهر آباد تواند شد - اکثر مردم سه طبقه و چهار طبقه
 عمارت کرده اند و انبوه خلق بحدیست که در کوچه و بازار به شواری تردد توان نمود از او انرا اقلیم ثانی است شرقی آن ولایت قنوج
 و غربی ناگور و شمالی سنبھل و جنوبی چند بری است - در کتب هندو مسطور است که منبع دریایه جمعه کوهیست کلند نام که مردم را از شدت
 سردی عبور در آنجا ممکن نیست جائے که ظاهر میشود کوهیست قریب به پیرگنه خضر آباد - هواے آگره گرم و خشک است سخن ابله آن است
 که روح را به تحلیل می برد و ضعف می آرد به اکثر طبایع ناسازگار است مگر بغنی و سوداے فراوان را که از ضرر آن این اندوازیست
 حیواناتیکه این مزاج و طبیعت دارند مثل فیل و گاومیش و غیر آن درین آب و هوا خوب میشوند پیش از حکومت افغانان لودی آگره معموره
 کلان بود و قلعه داشت چنانچه سعود سلمان در قصیده که به مدح محمود پسر سلطان ابراهیم بن سعود بن سلطان محمود غزنوی در فتح قلعه
 مذکور اطلاق نموده مذکور ساخته است

حصار اگر ہمدان سے آگے نہ گزرد
ہمسایہ کوہ ہر بار ہاے چون کسار

چون سکندر لودی ارادہ گرفتن گویا داشت از دہلی کہ پائے تخت سلاطین ہندست بہ اگر ہمدان جاسے بودن خود آنجا قرار داد و از آنجا
تا پنج آبادانی معمورہ اگر ہمدان روئے در ترقی نہاد و پائے تخت سلاطین دہلی گشت چون حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بادشاہی ہند باین سلسلہ والا
کرامت کرد۔ حضرت فردوس مکانے بابر بادشاہ بعد از شکست دادن ابراہیم ولد سکندر لودی و کشتہ گشتن او و فتح راناسا لنگا کہ کلان
ترین راجہا و زمینداران ولایت ہندوستان بود بر طرف شرقی آب حیمہ زمینے خوش کردہ چار باغی احداث فرمودند کہ در کم جائے بآب نہایت
باغ بودہ باشند نام آن گل نشان فرمودند و عمارت مخموری از سنگ مرمر تراشیدہ ساختہ اند و مسجدے بر یک جانب آن باغ بہ اتمام رسیدہ و
خاطر داشتند کہ عمارت عالی بسازند چون عمر و فاکر و از قوہ بفعل نیامد درین واقعات ہر جا کہ صاحب قرائے نوشتہ شود مراد امیر تیمور گورگان
دہر جا کہ فردوس مکانے بفلم در آید حضرت بابر بادشاہ است و چون جنت اشیائے مرقوم گرد و حضرت ہمایون بادشاہ است و چون عرش
آشیائے مذکورہ شود حضرت والد بزرگوارم جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازیست خرویزہ وانبہ و دیگر میوہ ہا در اگر ہمدان و نواحی آن خوب
یشود و غایتاً از میوہ ہا مرابہ انہ سبیل تمام ست در ایام دولت حضرت عرش اشیائے اکثر میوہ ہاے ولایت کہ در ہند بود بہم رسید قسام انکورا
از صاحبی و حبشی و کشمی در شہر ہاے مفر شایع گشت چنانچہ در بازار ہاے لاہور در موسم انکورا منعقد ار کہ خواہند از ہر قسم دہر جنس بہم میرسد
از جملہ میوہ ہا میوہ ایست کہ آنرا اناس می نامند و در بنا و در رنگ میشود و در غایت خوشبوئے و راست فرہ گیست در بلخ گل افشان اگر ہمدان
ہر سال چندین ہزار برمی آید از طبیب ریاضین گلہاے خوشبوئے ہند را ہر گلہاے معمورہ عالم ترجیح میدوان داد چندین گل ست کہ در سبج
جاسے عالم نام و نشان آن نیست اول گل چنبہ گلیست در نہایت خوشبوئے و لطافت بیات گل زعفران لیکن رنگ چنبہ زرد مائل
بسفیدیست درخت آن در غایت میزرونیست و گلان دہر برگ و شلخ و سایہ دار میشود و در ایام گل یک درخت باغی را معطر دارد و از آنجا
گذشتہ گل کیوڑہ است کہ بہارت و اندام غیر مکررست بوی او و تند و تیزی بدرجہ ایست کہ از بوے مشک سبج کمی نہارد و دیگر رای سبج
کہ در بو از عالم یاسمن سفیدست غایتاً برگدائش دوسہ طبقہ بر روی ہم واقع شدہ دیگر گل موسریست کہ درخت آن نیز بسیار خوش
اندام و میزرون و سایہ دارست و بوے گل آن در نہایت لطافت دیگر گل سیوتی کہ از عالم گل کیوڑہ است غایتاً کیوڑہ خاردارست و
سیوتی خارندارد رنگ آن زردی مائلست و کیوڑہ سفید رنگست ازین گلہا و از گل چنبیلی کہ یاسمن سفید ولایتست و زعفران
خوشبو میسازند و دیگر گلہا است کہ ذکر آن طولی دارد و از درختان سرد و صندوبر و چار و سفید آوید مولہ کہ ہرگز در ہندوستان خیال نکردہ بود
بہر سبب و بسیار شدہ و درخت صندل کہ خاصہ جزایر بود و در باغات نشو نمایانہ ساکنان اگر ہمدان کسب بہر و طلب علم سنی بلخ دارند

و علوفه جمیع اعدیان را از فرار زده پانزده و پاهای نه کل شاگرد پیشه ده دوازده فرمودم و بر راتبه پردگیان سر پرده عصمت والدین زرگوار خود بقدر حالت و نسبتی که داشتند از ده دوازده تاده و بست افزودم و بدو معاش اهالی آنکه محاکم محدسه را که لشکر دعا اندیک قلم مطابق فرامین که در دست داشتند برقرار و مسلم گن داشتیم و بمیران صدای جهان که از سادات صحیح النسب هندوستان است و ادتها منصب حلیل القدر صدارت پادشاهی بدو متعلق بود افزودم که همه روز را باب استحقاق را بنظر بگذرانند - دوازدهم جمیع گنکاران که از دیر باز در قلعها و زندانها مقید و محبوس بودند آزاد نموده خلاص ساختیم - و بساعت سید فرمودم که سکه بر زر زدن و از طلا و نقره بوزنهاست مختلف زر را سکه ساختند و بر یک راجا گانه نامی نهادم چنانچه هر صد توله را نور شاهمی و پنجاه توله را نور سلطانی و بست توله را نور دولت و ده توله را نور کریم و پنج توله را نور مهر دیک توله را نور جهانی و نصف آنرا نورانی و ربع آنرا رواجی نام کردم و آنچه از جنس نقره سکه شد صد توله را کوکب طالع و پنجاه توله را کوکب اقبال و بیست توله را کوکب مراد و ده توله را کوکب نجات و پنج توله را کوکب سعد و یک توله را جهانگیری و نفقش را سلطان و ربع آن را شارس و دهم حصه را خیر قبول نامزد گردانیدم و همچنین از مس نیز برین حساب سکه کرده بر یک را انبای معروف گردانید و بر هر یک صد توله و پنجاه توله و بیست توله و ده توله این ابیات آصف خان فرمودم که نقش نمودند و بر یک روئے آن این بیت سکه شد ۵

نخستین نور بزرگ ملک تقدیر | رقم زرشاه نورالدین جهانگیر

و در فاصله مرا عمارت و بر طرف دیگر این بیت که شعر بر تاریخ سکه است نقش گشته ۵

شاه چو خور زین سکه نورانی جهان | آفتاب ملک تاریخ آن

و در میان هر دو مصراع ضرب مقام دهنه هجری و دهنه جلوس و سکه نور جهانی که بعضی مهر معمول است و در وزن ده دوازده زیاده بران این بیت امیر الامرا قرار گرفت ۵

روئے زر را ساخت نورانی بزرگ مهر و ماه | شاه نورالدین جهانگیر ابن اکبر بادشاه

چنانچه بر هر روئے یک مصراع نقش گشت و قید ضرب مقام دهنه هجری و دهنه جلوس شده سکه جهانگیری نیز که در وزن ده دوازده زیاده است در برابر رویمه اعتبار شده به دستور نور جهانی مقرر گشت و وزن توله مطابق و دهنه شغال معمول ایران و توران است - تاریخها بحسب جلوس من گفته بودند همه را نوشتن خوش نیلایه همین تاریخی که مکتوب خان داروغه کتاب خانه و نقاش خانه که از بنده های قدیم من است گفته بود و اکتفا نمودم ۵

ہما جتوران ثانی شاہنشاہ جہانگیر	با عدل و داد نشست تخت کامرانے	اقبال و بخت و دودن فتح شکوہ و نصرت	پیشکش کمر بندیت تبتہ بہ شادمانے
سال جلوس شاہی تاج شہ جو بہاؤ	اقبال سر پائے ہما جتوران ثانی		

بفرزند خسرو یک لک روپیہ مرحمت شد کہ در سیروان قلعہ خانہ ششم خان خانان را بخت خود عمارت نماید و ایالت و حکومت پنجاب را بہ سید خان کہ از امرائے معتبر و صاحب نسبت پدر من بود عنایت نمودم اصل او از طائفہ مغل ست پدران او در پیش پدران ما خدمت کردہ اند و در وقت رخصت چون نکوری شد کہ خواجہ سرایان او ششم پیشہ اند و بر زیر دستان و مسکینان تعدی می نمایند با و پیغام فرستادم کہ عدالت ما از هیچ یک ستم بر نمی دارد و در میزان عدل خوردی و کلانی منظور نیست اگر بعد ازین از مردم او بر کسے ظلم و تعدی رود گو شمال بے اتفاقی خواهد یافت۔ دیگر بہ شیخ فرید بخاری کہ در خدمت پدر من میر بخشی بود خلعت و شمشیر مرصع و دو دوات و قلم مرصع لطف نمودہ بہمان خدمت مقرر داشتم و بخت سرفرازی او فرمودم کہ ترا صاحب السیف و انظم میدانم و مقیم را کہ پدر من در آخر عمر خود خطاب وزیر خانی دادہ و وزارت ممالک محروسہ سرفراز ساختہ بودند بہمان خطاب و منصب و خدایت ممتاز گردانیدم و خواجگی فتح اللہ نیز خلعت دادہ بدستور سابق بخشی ساختم و عہدہ الزراق معور سے را ہم با آنکہ بے سبب و جہتی در ایام شاہزادگی خدمت مرا گذارشتہ نزد پدر من رفته بود بدستور قدیم بخشی ساختہ خلعت دادم و امین الدولہ کہ در ایام شاہزادگی خدایت بخشی گری داشت و بے رخصت من اگر نجات بخدایت پدر من رگوارم رفته بود نظر بر تقصیرات او کردہ خدمت آتش بگی کہ در ملازمت پدر من داشت با و فرمودم و در باب خدمات و مہمات از سیر و دیان بدستور سے کہ در خدمت پدر من بودند ہمہ را بحال خود گذار شتم و شریف خان کہ از خوردگی با من کلان شد۔ و در ایام شاہزادگی او را خطاب خانی دادہ بودم و در وقتیکہ از آلہ آباد متوجہ خدمت والدہ بزرگوار خود شدم نقارہ و تومان و توغ بد و مرحمت نمودہ بمنصب دو ہزار دپانصدی اور اسر فرزند نمودہ و حکومت و دارائی صوبہ بہار و حل و عقد آن ولایت بہ قبضہ اختیار او گذار شتم بدانصوب مرخص گردانیدہ بودم بانزدہ روز از جلوس گذشتہ در چہارم رجب سعادت ملازمت دریافت از آمدن او خاطر بغایت فرخاک گشت چہر کہ نسبت بندگی او بن جاہلیست کہ او را بمنزلہ برادر و فرزند دیار و مصاحب میدانم چون اعتماد کلی بر اخلاص و عقل و دانائی و کار دانی او داشتم اورا وکیل و وزیر اعظم ساختہ خطاب و الاسے امیر الامرائے کہ در نوکر بہا خطابے مافوق ابن شاہ و منصب پنجہزاری ذات و سوار سر ملکہ گردانیدم بہر چند منصب او گنجایش داشت کہ زیادہ برین مقرر گردد و غایتاً خود بہر حق رسانید کہ تا از من خدمت نمایانے بوقوع نیاید از منصب مذکور زیادہ نخواہم گرفت چون حقیقت اخلاص بندہ ہاے پدر من ہنوز بواسطی ظاہر نہ گشتہ و از بعضی تقصیرات و غلط بینی ہا و ارادہ ناشایستہ کہ مرضی در گاہ خاق و پست خاطر خلایق نبود سرزدہ خود بخود شرمندہ و شرمسار بودند و با آنکہ در در جلوس تقصیرات

ہمہ را عفو نموده با خود قرار داده بودم کہ باز خواست امور گذشتہ نشود بنا بر توہمی کہ در خاطر از ایشان قرار گرفته بود امیر الامرا را حافظ و نگہبان خود میدانستم اگرچہ نگہبان جمیع بندہ ہا اللہ تعالیٰ ست خصوصاً بادشاہان را کہ وجود ایشان باعث رفائیت عالم است پدر خود را ہم عہد اہم کہ در فن تصویر بے بدل زمان خود بود و از حضرت جنت آشیانے خطاب شیریں قلمی یافتہ در مجلس ہمایون ایشان رتبہ محالست و مصاحبت داشت و از مردم اعیان شیرازست والد بزرگوارم بنا بر سبق خدمت عزت و حرمت اورا بسیار میداشتند و راجہ مان سنگھ را کہ از امراء معتبر و معتمد پدرم بود و اورا درین خانہ ان عظیم الشان نسبتہا و وصلتہا دست دادہ چنانچہ عمہ او در خانہ پدرم بود و ہمیشہ اورا من خواستہ بودم کہ خسرو و ہمیشہ اش سلطان النساہیکم کہ اولین فرزند من است از تولد یافتہ بدستور سابق حاکم صوبہ بنگالہ ساختم با آنکہ بحجت بعضی امور کہ واقع شدہ گمان این غنایت در حق خود ندانست بہ خلعت چار قب و شمشیر مرصع داسپ خاصہ سرفراز ساختہ روانہ آن ولایت کہ جاسے پنجاہ ہزار سوار است گردانیدم پدرش راجہ بھگوانداس و پدر کلانش راجہ بھار اہل نام داشت اول کسی کہ از راجپوتان کچو اہم شرف بندگی پدر من دریافت راجہ بھار اہل بود و در کشتی و درستی اخلاص و نسبت شجاعت از قوم خود اقبال تمام داشت بعد از جلوس چون جمیع امراء با جمعیتہا سے خود در درگاہ حاضر بودند بخاطر رسیدہ کہ این لشکر ادر خیمت فرزند سلطان پرویز بہ نیت غراب سراناکہ از بد کرداران شاید و کفار غلیظ ولایت ہندوستان است و در عہد پدرم مکرراً افواج بر سر او تین یافتہ بود و دفع او ہمیشہ گشت بایا فرشتا در ساعت سجدہ فرزند کور را بخلعتہا سے فاخرہ و کمر شمشیر مرصع و کمر خنجر مرصع و تسبیح مروارید کہ بالعلہا سے گران بہا در یک سہلک بود و ہفتاد و دو ہزار روپیہ قیمت داشت و اسبان عراقی و ترکی و فیلان نامی سرفراز ساختہ رخصت نمودم قریب بیست ہزار سوار آواز کمل با امراء سرداران عمدہ بدین خدمت متعین گشتند اول آصف خان را کہ در عہد پدرم از بندہ ہا سے مقرب بود و دستہ بختہ بخشی گرمی قیام واقدا م می نمود و بعد از ان دیوان با استقلال شدہ نواختہ از پایہ امارت بمرتبہ وزارت رسانیدم و منصب اورا کہ دو ہزار پانصہائی بود و پنجہزاری ساختہ اتالیق پرویز گردانیدم و بہ خلعت و کمر شمشیر مرصع داسپ و فیل اورا سر بلند نمودہ حکم کردم کہ جمیع تشددہ اراں خرد و بزرگ از مصالح و صوابدیدہ او بیرون نروند عبد الرزاق معورے را بخشی و مختار بیگ عموی آصف خان را دیوان پرویز ساختہ دیگر بہ راجہ جگنانہ پسر راجہ بھالامل کہ منصب پنجہزاری داشت خلعت و کمر شمشیر مرصع لطف نمودم دیگر انا شکر را کہ عموزادہ رانا است و پدرم اورا خطاب رانائی دادہ بودند و میخواستند کہ ہمراہی خسرو بر سر رانا فرستند و در ہمان ایام شفقار شدہ بخلعت و کمر شمشیر مرصع دادہ ہمراہ نمودم دیگر بہ مادھو سنگھ برادر زادہ راجہ مان سنگھ و راولسال دباری باین اعتبار کہ ہمیشہ در درگاہ حاضر میبودند و از راجپوتان سیکھا دث و از بنو ہا سے معتمد پدرم بودند علم غنایت

شد و این سرود به منصب سه هزار سی سرفراز بودند و دیگر شیخ رکن الدین افغان که اوراد ایام شاهزادگی شیرخان خطاب داده بودم از طبع
یا نصیدی به منصب سه هزار و پانصد سی ممتاز ساختم شیرخان صاحب قبیل و بغایت مردانه است و زو کرمی اذربک و شش به شمشیر افتاده
دیگر شیخ عبدالرحمن سپهر شیخ ابوالفضل و ماسنگه پیر راجه مان سنگه و زاهد خان پسر صادق خان و وزیر جمیل و قراخان ترکمان که هر کدام به منصب
دو هزار سی اقبال و از ندر خلعت و اسپه پایافته مخلص گشتند و دیگر منوهر که از قوم کچو اسیان سیکھاوٹ است و پدر من در خرد سالی باو عنایت
بسیار میکردند فارسی زبان بوده بآنکه از کتاب آدم در اکثم هیچ یک از قبیل او نمی توان کرد خالی از فهمی نیست و شعر فارسی میگوید این بیت است

غرض از خلعت سایه بهمن بود که کسی
نبود جز حضرت خورشید پادشاه خود نه نهد

بدان منصب رخصت یافت اگر تفصیل مجموع منصبداران و بندها که درین خدمت تعیین یافته اند و حالت و نسبت و منصب هر یک
ند که در گذشت بد و در دراز خواهد کشید بسیار که از نزدیکان و خدمتگاران نزدیک داوران و دکان و خان زادان و راجه چومان کار طلب
درین خدمت بخوابش خود با التماس همراهی نمودند و دیگر از احدی که عبارت از یکاست نیز تعیین گشت بجلو فوجی ترتیب یافت که اگر
توفیق رفیق شان گردد با هر یک از سلاطین صاحب اقتدار مخالفت و سازش نمودند

سپاهی هزار آمد از هر که ان	بر زم از بلان جهان جانسان	نه از ترک شان بیم بر تیغ تیز	نه از آب باک و نه ز آتش گریز
بهر دے یگانہ بر کوشش کرده	بر زخم سندان بر جسمه کوه		

چون در ایام شاهزادگی بنا بر کمال احتیاط صفا و ترک نمود و با میر الامرا سپرده بودم و بعد از رخصت نمودن او بصوبه بهار به پیر و وزیر سپردم
الحال که او بخدمت رانام مخلص گشت بدستور قدیم با میر الامرا حاکم شد و پیر و وزیر از صبیبه صاحب جمال زینخان کو که که در نسب همسنگ
مرزا غنیر کو که بود در سال سی و چهارم از جلوس حضرت عرش آشیان در بلده کابل بعد از دو سال و دو ماه از ولادت خسرو تولد یافت
و بعد از آنکه بعضی فرزندان تولد شدند در حجت ایندی ایشان را در یافت از کسی که از دو دمان اکتور است و ختره بوجو دادند
بهار بانو بگیم نام و از جگت گسائین و ختره بوجو راجه سلطان خرم در سنه سی و شش از جلوس همایون والد بزرگوارم مطابق سنه نه صد و
نود و نه هجری در بلده لاهور عالم را بوجو و خود خرم ساخت رفته رفته بحسب سن در احوال او نزقیات ظاهر گشت خدمت والد بزرگوارم
از همه فرزندان بیشتر میکرد و ایشان از دو از خدمت او بسیار راضی و شاکر بودند و همیشه سفارش او بمن میکردند و بارها میفرمودند که او را
بفرزند ان دیگر تو هیچگونه نسبتی نیست و این را فرزند حقیقی خود میدانم بعد از ان که بعضی فرزندان تولد یافته در آن صبی بر حجت ایندی
پیوستند در عرض یکماه دو پسر از خواصان تولد یافتند یکی راجه اندارد و دیگر پیرا شهریار نام نهادم و در همین ایام عرض داشت سید خان مینی

برخصمت مرزاغازی کہ از حاکم زادہ ہائے ولایت ٹھٹھہ بود رسید فرمودم کہ چون پدر من ہمیشہ اورا بفزند خسر و نامزد نموده اند انشاء اللہ تعالیٰ چون این نسبت بوقوع آید اورا رخصت خواہم نمود و ہمیش از بادشاہ شدن یکسال بخود قرار داده بودم کہ در شب جمعہ مرکب خوردن شہزادہ شوم زورگاہ آئی امیدوارم کہ تاجیات باقی باشد مرادین قرار داد استقامت بخش بیست ہزار روپیہ مرزا محمد رضا کے بندرداری دادہ شد کہ بفقرہ ارباب احتیاج دہلی تقسیم نماید و وزارت ممالک محروسہ را از قرار مناصبہ بخان بیگ کہ اورا در ایام شاہزادگی بخطاب وزیر الملکی سرفراز ساختہ بودم و بوزیرخان تفویض نمودم شیخ فرید بخاری را کہ چہار ہزاری بود پنجہزاری کردم راہ اس کچھوایہ را کہ از رعایت یافتہا پذیرن بود و منصب دوہزاری داشت بسہ ہزاری سرفراز ساختم و بیہیزراستم پسر میرزا سلطان حسین پسر زادہ شاہ اسمعیل حاکم قندھار و عبدالرحیم خانخانان ولد بیرم خان و ایرج و داراب پسران و دیگر امراءے تعینات دکن خلعتہا فرستادم و بر خوردار پسر عبدالرحمن مویہ بیگ را چون بے طلب بدرگاہ آمدہ بود حکم نمودم کہ بجایگزین خود معاودت نماید

از ادب و درست رفتن بے طلب در بزم شاہ | ورنہ ہائے شوق را با نفع درودیوار نیست

چنگاہ از جلوس ہمایون گذشتہ لالہ بیگ کہ در آوان شاہزادگی خطاب باز بہادری یافتہ بود سعادت ملازمت دریافت منصب او کہ ہزار و پانصدی بود چہار ہزاری قرار یافتہ البتہ صاحب صوبگی صوبہ بہار سرفراز گردید و بیست ہزار روپیہ باد عنایت نمودم باز بہادر از نیک بندہ خیلان سلسلہ ماست پدرش نظام نام داشت و کتابدار حضرت جنت آشیانے بود کہ شود اس مار در کہ از ارجو تان ولایت میرٹھ است و در اخلاص از اقربان خود پیشی دار و بہ منصب ہزار و پانصدی از اصل و اضافہ سرفراز ساختم بعلما و دانایان اسلامیہ فرمودم کہ مفرد است اسمائے الہی را کہ در یاد گرفتن آسان باشد جمع نمایند تا آنکہ در خود سازم و در شبہائے جمعہ با علما و صلحا و درویشان و گوشہ نشینان صحبت میدادم چون قلیچ خان کہ از بندہ ہائے قدیم دولت والدہ بزرگوارم بود بدارائی و حکومت صوبہ گجرات تعین یافت یک لکھ روپیہ بدخرج گویان باد مرحمت نمودم و میرزا بدر جہان را کہ از ایام طفولیت در وقتیکہ درس چل حدیث و خدمت شیخ عبدالغنی کہ ذکر احوال او در اکثر نامہ تفصیل مذکور است میخواندم و اورا بہترہ خایفہ خود میدانستم تا امر فرزد مقام اخلاص و یکستہتی بود از منصب دوہزاری بہ منصب چہار ہزاری رسانیدم در ایام شاہزادگی قبل از وقوع بیماری والدہ بزرگوارم و در ایام بیماری ایشان کہ راے ارکان دولت و امرائے ذی شوکت منززل گشتہ ہر یک را سوداے و خاطر قرار گرفتہ بود و میخوانستند کہ باعث امری گردند کہ بخرخرابی دولت نتیجہ نہ داشته باشد در تردد و خدمتکار و جانبازی تقصیرے نکرد و نہ عنایت بیگ را کہ در دولت پدر من بہ تہمای مدید دیوان بیوات بود و منصب بہتقدسی داشت بجای وزیر خا وزیر نصف ممالک محروسہ ساختہ بخطاب والاے اعتماد ولد و بہ منصب ہزار و پانصدی بہرہ مند ساختم و وزیرخان را بدیوانی صوبہ بنگالہ و

قرآن جمع آنجا معین ساختم پس در اس را کہ در ایام پدرم خطاب رای رایان یافتہ بود در اجسہ بکرم حاجیت کہ از راجہاے معتبر ہندوستان بود و در صد
نجوم ہند در عہد او بستہ شدہ است خطاب دادہ میرانش خود ساختم و حکم کردم کہ ہمیشہ در تو پچانہ رکاب پنجاہ ہزار توپچی و سہ ہزار ارابہ توپ مستعد
و آمادہ سر انجام نماید بکرم حاجیت مذکور از طائفہ کہتہ یا نہست در خدمت پدرین از مشرفین فیلخانہ بہ دیوانے و مرتبہ امرائی رسیدہ خالی از توشہ سپاہگری
و مدبری نیست بستم پس خان اعظم را کہ دو ہزاری بود و دو ہزار دپانصدی ساختم چون ارادہ خاطر آن بود کہ اکثر ہندہای اکبری و جہانگیری ہفتیا
مطلب خود کا بیاب گردند بہ بخشیان حکم نمودم کہ ہر کس وطن خود را بجای گیر خود بخوانستہ باشد بعرض رسانند تا مطابق تورہ و قانون جنگلری
آن بحال بموجب ال تمنا بجای گیر و مقرر گردد و از تغیر و تبدیل ایمن باشد و آبا و اجداد ما ہر کس جہانگیری بطریق ملکیت غنایت میکردند و فرمان
آنرا بمہر ال تمنا کہ عبارت از مہری ست کہ بہ شجرت میزدہ باشند مزین میساختہ اند من فرمودم کہ جاسے مہر را طلا پوش ساخته مہر مذکور را بر آن
نمند و اکنون تمنا نام نہادم نیز از سلطان پسر میرزا شاہ رخ نمیرہ نیز از سلیمان کہ از فرزند زادہاے میرزا سلطان ابو سعید ست و مدتها
حاکم بدخشان بود از دیگر پسران او برگزیدہ و از پدر بزرگوار خود و التماس کردہ گرفتہ در خدمت خود دکلان ساختہ ام و او را در جہگہ فرزندان
خود می شمارم بہ منصب ہزاری سرفراز ساختم بھاد و سنگھ پسر راجہ مان سنگھ را کہ قابل ترین ارلاد است بہ منصب ہزار دپانصدی از اصل
و اضافہ ممتاز گردانیدم بہ زمانہ بیگ پسر غیور بیگ کابلی را کہ از خود رسالی خدمت بارین میکرد و در ایام شاہنشاہی از پہلہ احدی بہ منصب
پانصدی رسیدہ بود خطاب مہاتجانی دادہ بہ منصب ہزار دپانصدی امتیاز بخشیدم و خدمت بخشی گری شاگرد پیشہ بد و مقرر گشت بہ راجہ
نر سنگھ دیوار از راجہومان بندیلہ کہ رعایت یافتہ من ست و در شجاعت و نیک ذاتی و سادہ لوحی از امثال و اقربان خود امتیاز تمام دارد
بہ منصب سہ ہزاری سرفرازی یافت و باعث ترقی و رعایت او آن شد کہ در اواخر عہد پدر بزرگوارم شیخ ابو الفضل را کہ از شیخ زادہاے
ہندوستان بفریت فضل و دانائی امتیاز تمام داشت و ظاہر خود را بزبور اخلاص آراستہ بہ قیمت گران سنگ بہ پدرم فروختہ بود از صوبہ دکن
طلب داشتند و چون خاطر او بمن صاف نبود و ہمیشہ در ظاہر و باطن سخنان مذکور میساخت و درین ایام کہ بنا بر افساد فتنہ انگیزان خاطر
مبارک والہ بزرگوارم فی الجملہ از من آزر دگی داشت یقین بود کہ اگر دولت ملازمت در یابد باعث زیادتی آن عبا را خواہد گشت و مانع
دولت مواصلت گردیدہ کار بجاسے خواہد رسانید کہ بضرورت از سعادت خیر مت محروم باید گردید چون ولایت نر سنگھ دیو بر سر راہ او واقع
بود و در ان ایام در جہگہ نمرودان جاداشت با و پیغام فرستادم کہ اگر مسراہ بران نفسہ فتنہ انگیز گرفتہ او را نیست و بنا بود سا از رعایت ہائے
کلی از من خواہد یافت توفیق رفیق او گشتہ در حینی کہ از حوالی ولایت او میگذشت راہ بر او بست و بانذک ترددے مردم او را پریشان و
متفرق ساختہ او را بقتل آورد و مسرا را در آلہ آبا و نرود من فرستاد اگر چہ نمعنی باعث آزر دگی خاطر اشرف حضرت عرش آشیائے گردید غایتاً

ابن کار کرد کہ من بے ملاحظہ و غمہ غمہ خاطر غریت آستان بوس در گاہ پدر خود کردم و رفتہ رفتہ آن کرد و رہا بصفامہ سدل گزیدید ۴ میر
ضیاء الدین قزوینی را کہ در ایام شہزادگی از خدمات و دولت خواہی باب قیوم آمدہ بود ہزاری ساختہ و بشرط طویلہ حکم شد کہ ہر روز سی
بجہت بخشش حاضر میساختہ باشد و میرزا علی اکبر شاہی را کہ از جوانان قرار دادہ الوس دہلی ست بہ منصب چہار ہزاری ممتاز ساختہ سرکار
منجمل را بجا گیر و مقرر داشتہ کہ روزی بہ تقریبی امیر الامرا این سخن بعرض رسانید و مرا بغایت خوش آمد چنین گفت کہ دیانت و بی دینائی
مخصوص نقد و جنس نیست بلکہ از نمودن حالتی کہ در آشنایان نباشد و پنهان داشتن استعدا دے کہ در بیگانگان باشد نیز بے دیانتی
است الحق سخن درستی ست بیاید کہ مقرر بان را آشنا و بیگانہ منظور نباشد و حالت ہر کس را چنانچہ بیاید بعرض میرسانیدہ باشند ۵
در وقت رخصت بہر وزیر گفتہ بودم کہ اگر انا خود با پسر گلان او کہ کرن نام دارد بلامت آن فرزند آید و در مقام اطاعت و بندگی
باشد تعرض بولایت او رسانند و عرض امین سفارش و مقدمہ بود کہ آنکہ چون ہمیشہ تسخیر ولایت ما و التہ پیش نہاد خاطر اقدس والد
بزرگوارم بود و ہر مرتبہ کہ غریت فرودند موانع روے داد اگر این ہم یک گونہ صورتی بگیرد و این خدشہ از خاطر دور گردد و وزیر را
در مہند و شان گذاشتہ بمیان توفیقات الہی روانہ ولایت میر دئی گردم خصوصاً ویرن ایام کہ حاکم مستقل دران دپار نیست باقی خان نیز کہ
بعد از عبدالعہ خان و عبداللہ خان پسر دانی الہی استقلال یافتہ بود و غرض شدہ و کار ولی محمد خان برادر او کہ الحال حاکم آن دیار ست
ہنوز نظامی نیافتہ است دیگر سرانجام ہم پیکار دکن کہ چون در عہد والد بزرگوارم بارہ ازان ولایت بخیر تسخیر درآمدہ آن ملک را بنیابت
ایزد سبحانہ گیارہ در تحت تصرف در آورده داخل ممالک محروسہ سازم امید بکرم اللہ تعالی آنکہ این ہر دو غریت روزی گردے ۵

ہفت اقلیم ارگیر بادشاہ | ہجنان در بند تسلیم دگر

میرزا شاہ رخ میرزا سلیمان حاکم بدخشان را کہ قرابت قریبہ باین سلسلہ دارد و در ملازمت پدرم پنجہزاری بود بہ منصب ہفت ہزاری
ایضا از بخشیدم و میرزا بسیار ترک طبیعت سادہ لوحے ست پدر من اورا بسیار عزت میداشتند و ہر گاہ فرزند ان خود را حکم شستن میفرمودند
اورا ہم بدین عنایت سر بلند میساختند باوجود نسا و طلبیہا سے بدخشان درین قریبہا میرزا بدستہ و دوسوسہ ایشان از راہ رفتہ اصلاً
فرنگب امرے کہ باعث غبار خاطر باشد نشدہ صوبہ مالوہ را بدستورے کہ پدرم اورا مرحمت کردہ بودند برقرار داشتہ ۶ خواجہ عبداللہ
کہ از سلسلہ نقشبندیہ است و در ابتدا سے ملازمت احدے بود رفتہ رفتہ منصب او بہ بلہ ہزاری رسید بموجہ خدمت پدرم رفت
اگرچہ سعادت خود میداشتہ کہ ملازم مردم من خدمت ایشان روند غایتاً چون بے رخصت از دین عمل مرزودہ بارہ خاطر ازان
گران بود باوجود چنین بے حقیقتی منصب دجاگیرے کہ پدرم با دازدانی داشتہ بودند برقرار گذاشتیم اما نفس الامر آنست کہ از جوانان

مردانہ کار طلب است اگر این تفصیر از دلتوقع نمی آید جوان بے علیے بود و ابو الهی اوزربک که از مردم قرار داده ما و را نه سرست و در زمان
عبد المؤمن خان حاکم مشہد بود بہ منصب ہزار و پانصدی سرفراز گشت بہ شیخ حسن پسر شیخ بہا است کہ از آوان طفولیت تا امروز ہمیشہ
در ملازمت و خدمت من بود و در ایام شاہزادگی بخطاب مقرر بخانی سربلندی داشت در خدمت بسیار حجت و چالاک بود و در شکار با
پیادہ در جلوسے من براہم اسے دور را قطع میکرد و تیر و تفنگ را خوب می اندازد و در جہاں سزا آمد عہد خود دست پدران او ہم این عمل را
خوب و زریدہ بودند بعد از جلوس بنا بر کمال اعتماد اسے کہ با و شتم خدمت آوردن فرزند ان و متعلقان برادر و اینال بہر بہانہ و
فرستادم و بخانخانان پست و بلند و نصلح سودمند پیغام دادم مقرر بخان این خدمت را چنانچہ بالست در اندک مدتی بتقدیم
رسانید و رفع دغدغہ اسے کہ در خاطر خانخانان و امراے آنجا جا کرده بود و انمودہ باز ماند اسے برادر و بر بہ صحت و سلامت با کار خانجات
و اموال و اسباب در لاہور آوردہ بنظر گذارند و نقیب خان را کہ از سادات صحیح النسب فردین ست و غیاث الدین علی نام دارد بہ
ہزار و پانصدی سرفراز ساقییم پدرم اورا بخطاب نقیب خانی اقبال بخشیدہ بودند در خدمت ایشان قرب و منزلت تمام داشت در
ابتداء جلوس پیش او بعضی مقدمات خواندہ بودند بدین تقریب اورا خواند بخطاب ساختہ میفرمودند و در علم تاریخ و تصحیح اسامی رجال
نظیر و عدیل خود اندام و در شل او مورسے در معمرہ عالم نیست از ابتداء اسے آفریش تا امروز احوال ربع مسکون بر ذکر دارد این قسم
حافظہ مگر احد تعالیٰ بہ کسی کہ امت کند بہ شیخ کبیر را کہ از سلسلہ حضرت شیخ سلیم ست بنا بر شجاعت و مردانگی در ایام شاہزادگی بخطاب
شجاعت خانی سرفراز ساختہ بودم و ریو لا بہ منصب ہزاری ممتاز گردانیدم بہ در بست و ہفتم شعبان از پسران اکھیراج ولد بھگو اند اس
عموی را جہان شگہ امر غریب روسے داد این بے سعادمان کہ ابھی رام و بچے رام و شام رام نام داشتند در نہایت بے باعدالی
بودند با وجود اسے کہ از ابھی رام مذکور بے اندامیہا روسے دادہ بود و اعراض عین از تفصیرات انمودہ بودم چون درین تاریخ بعرض
رسید کہ این بے سعادت می خواہد کہ سار و فرزند ان خود را بے رخصت بوطن روانہ سازد و بعد از ان خود نیز فرار نمودہ براناکہ
از ناد و نخواستہاں این دودہ است پناہ بردارند اس و دیگر امراے راجپوت را گفتم کہ اگر از نمایان کسی ضامن شود منصب جاگیر
این بد بخان بر قرار شدہ گناہان گذشتہ را عفو نمایم از غایت شور و غی و بد طینتے آنہا بیکیس ضامن نشد با میرالامرا فرمودم
کہ چون کسی متضمن سلوک و معاش این تیرہ بخان بشود تا بہر سیدن ضامنی حوالہ کی از بندہ های در گاہ باشند امیرالامرا اینہا را با برہم خان
کا کہ در ثانی الحال بخطاب دلاور خانی سرفراز گشت و حاتم پسر ثانی منگی کہ خطاب شنو از خانی داشت سپرد چون آنہا خواستند کہ براق
از جاہلان دور سازند در مقام مانعہ درآمدہ پاس مراتب ادب نگاہ داشتند و با اتفاق نوکران خود در مقام عہدہ و جنگ شدند

کہ چند سے از متمدن ان ہمراہی بودند یکی از آنها ابو بود هرگز در عمر خود چيزی از کميقات نه خورده است و این معنی را در ایام جوانی ملزم گشته
 عنقریب بمقام بلند سرفرازی خواهد یافت و منصب سه هزارى نیز عنایت نمود. فریدون پسر محمد قلی خان برلاس را که هزارى بود به
 دو هزارى مقرر ساختم فریدون از اصل زادگاه اوس چغتائی ست خالی از جرات و مردانگی نیست. شیخ بایزید نیز به شیخ سلیم را
 که دو هزارى بود منصب سه هزارى عنایت نمود اول مرتبه کسی که به من شیر داد و الدہ شیخ بایزید بود و اما زیاده از یک روز نیست.
 روزی از بنده تان که عبارت از دانا بایان بنودست پرسیدم که اگر منتهای دین شما بر فرد آمدن ذات مقدس حق تعالی ست
 در ده پیکر مختلف بطریق حلول آن خود نزد ارباب عقل مرود دست و این مقصد لازم دارد که واجب تعالی که محمد از جمیع تعینات ست
 صاحب طول و عرض و عمق بوده باشد و اگر مراد ظهور نور الهی ست درین اجسام آن خود در همه موجودات مساوی ست و باین ده پیکر
 مختص نیست و اگر مراد اثبات صفتی از صفات الهی ست درین صورت هم تخصیص درست نه زیرا که در هر دین داین صاحبان معجز است
 و کرامات هستند که از دیگر مردان زمان خود بدانش و فراست ممتاز بوده اند بعد از گفت و شنود بسیار و رد و بدل بشمار بخدائی خدا
 منزله از جسم و چون و چگونه گفتند و گفتند که چون اندیشه ما را در آن ذات مجرد ناقص ست بے وسیله صورت راه به معرفت
 اوست بریم و این ده پیکر را وسیله شناخت و معرفت خود ساخته ایم پس گفتم این پیکر باکی شمارا وسیله مقصود به معبود توانست بود
 پدر من در اکثر اوقات با دانا بایان بر دین و مذہب صحبت میداشتند خصوصاً بایان دانا بایان بند و با آنکه امی بودند از کثرت
 مجالست با دانا بایان و ارباب فضل در گفتگو با چنان ظاهر میشد که هیچ کس پے بامی بودن ایشان نمی برد و بد قافی نظم و شعر چنان
 میرسیدند که مافوق بران تصور نبود حلیه مبارک ایشان در قد و سبط بلند بالاسی را داشتند و گندم گون چشم و ابرو سیاه
 بودند ملاحت ایشان بر صحبت زیادتی داشت و شیر اندام و کشاده سینہ و دست و بازو ها دراز و بر پره بینی چپ خالی گوشتین
 داشتند بغایت خوش نما بر ابرو نیم نخ و میانہ جمعی که در علم قیافه صاحب مهارت بودند این خال را علامت دولت و اتہاس عظیم و اقبال
 جسم میداشتند و از مبارک ایشان نهایت بلند بود و در تکلم و بیان نمکی خاص داشتند و در اوضاع و اطوار مناسبته باهل عالم نداشتند
 فرایندی از ایشان هویدا بود.

هم بزرگی در حب هم بادشاهی در لب	کو سلیمان تار و انگشتش کند انگشتی
بعد سه ماه از تولد من همیشہ ام شاهزادہ خانم از شکم یکے از خواصان تولد یافت و اورا ابو الدہ خود در مکه مکاتے سپردند بعد از دو پسرے هم از یکے از خواصان و خدمتگاران متولد گردید اورا شاه مراد نام گردانیدند چون تولد او در کوہستان فتح پور رو سے دادہ بود	

اور اپاہری مخاطب بسا خند در دقیکہ والد بزرگوارم اور ابہ تسخیر دکن فرستادہ بودند بواسطہ صاحبیت ناخسان افراط شراب را
بحدے رسانید کہ در سن سی سالگی در نواحی جالنا پور از ولایت برار بر حمت حق پیوست حلیہ او سبز رنگ لاغر اندام قدش بد زاری
مائل تکلیف و وفار از او ضاعش ظاہر و شجاعت و مردانگی از اطوارش باہرہ در شب چہار شنبہ دہم جمادی الاول ۹۹۹ھ متباد
از خواصی دیگر پسرہ بوجود آمد اور ادنیال نام نہاد چون تولد او در جمیر در خانہ یکے از مجاوران آستانہ متبرکہ خواجہ بزرگوار خواجہ
معین الدین چشتی کہ شیخ دانیال نام داشت وقوع یافت بہمان مناسبت بدانیال دو سوم گشت بعد از فوت برادر م شاہ مراد
در اواخر عمر اور ابہ تسخیر دکن فرستادند و خود دہم از عقب متوجہ گشتند در ایامے کہ والد بزرگوارم قلعہ اسیر را محاصرہ داشتند باجمعی
کثیر از امرایان مثل خانخانان و اولاد او و میرزا یوسف خان و دیگر سرداران قلعہ احمد نگر در قبل داشت متعارف آنکہ قلعہ اسیر مفتوح
گشت احمد نگر نیز تبرہن او و باد دولت قاسمہ درآمد بعد از آنکہ حضرت عرش آشیانے بدولت و سعادت و نصرت از برہان پور
بموجب دار الخلافت نصرت فرمودند آن ولایت را بدانیال دادند اور ابہ ضبط و ربط آن محال گذاشتند او نیز بسنت ناپسندیدہ
برادر خود شاہ مراد عمل نمود در اندک مدت در سن سی و سہ سالگی بہین افراط شراب در گذشت مردنش بد طورے شدہ بہ تفنگ
و شکارے کہ بہ تفنگ کنند میل تمام داشت یکی از تفنگدارے خود را یکہ وجازہ نام نہادہ بود و این بیت را خود گفتہ فرمود کہ ہر ان
نقش کنند ۵

از شوق شکارے تو شور جان ترو تازہ | بر ہر کہ خور دتیر تو یکہ وجازہ

بعد از آنکہ شراب بخور و نوش بحد افراط کشید و انہی بخدمت پدرم معروض گشت فرامین عقاب آئینہ باسم خانخانان صادر گردید و
او بالفور در صدد منع شدہ خبرداران گذاشت کہ بواسطہ از احوال او با خبر باشند چون راہ شراب بردن بالکلیہ مسدود شد
بہ بعضے خادگان نزدیکی ابرام بلکہ زاری کردن آغاز نہاد و گفت بخت من بہر روش کہ ممکن باشد شراب می آوردہ باشند بمرشد
قلی تفنگچی کہ راہ خدمت نزدیکی داشت فرمود کہ در بہین تفنگ یکہ وجازہ شراب انداختہ بیار آن بے سعادت بامید رعایت مرگب
این امر شدہ عرق دو آتشہ را در آن تفنگ کہ مدتہا بہ باروت دبوئے آن پرورش یافته بود انداختہ آورد و رنگ آہن نیز کہ از تیزی
عرق تحلیل پذیرفتہ بود با دہمین گشت مجملًا خوردن ہمان بود و افتادن ہمان ۵

کسی باید کہ فاسے بدنہ گیرد | و گر گیرد براسے خود بگیرد

دانیال جوان خوش قدے بود بغایت خوش ترکیب و نمایان بقیل و اسب میل تمام داشت محال بود کہ پیش کسی اسب و

ذیل خوب بشنود کہ دامدواز دیگر دو بہ نعمت ہندی مائل بودگا ہے بزبان اہل ہند و باصطلاح ایشان شعرے میگفت بدبودی بہ بد
تولد شد این دانیال از بنی بی دولت شاد دخترے متولد گشت شکر النساء یکم نام نہادند چون در دامن تربیت والد بزرگوارم پرورش
یافت بسیار خوب برآمدنیک فاستے و رحم معوم خلای فطری و جلی اوست از ایام طفلی و خرد سالی تا حال در محبت من بے اختیار است
این علاقہ در میان کم خواہری و برادری خواہد بود در طفلی اول مرتبہ چنانچہ عادت ست کہ سینہ اطفال را می فشارند و قطرہ شیرے از آن
ظاہر میشود سینہ خواہرم را فشارند قطرہ شیرے را کہ حضرت والد بزرگوارم فرمودند کہ بابا این شیر را بخور تا در حقیقت این خواہر تو بجای
مادر تو ہم باشد عالم السراپردانا ست کہ اذان روز باز کہ آن قطرہ شیر را نوشیدہ ام با علاقہ خواہری مہری کہ فرزند ان را بابا داران میباشد
آن مہر را در خود ادراک می نمایم و بعد از چندے دخترے دیگر ہم از بنی بی دولت شادند کہ در عالم وجود آمد بہ آرام بانو یکم سہمی کردند
مرا جش فی الجملہ بگری و ندی مائل ست پدرم اورا بسیار دوست میداشتند چنانچہ اکثر بے ادبیہاے اورا بشرح ادب بر میداشتند و در نظر
مبارک ایشان از غایت محبت بدنی نمود مگر راسر فرار ساختہ می فرمودند کہ بابا بجبت خاطر من با بن خواہر خود کہ بعزت ہند و ان
لاؤلہ من ست یعنی عزیز پرورده بعد از من بیاید بر دشتے سلوک کنی کہ من با تو میکنم تا ز اورا بر داشتہ بے ادبیہا و دشوخی ہاے اورا بگذرانی
او صفات حمیدہ والد بزرگوارم از حد توصیف و اندازہ تعریف افزونست اگر کتابہا در اخلاق پسندیدہ ایشان تالیف یا بد بے شائبہ
تکلف و قطع نظر از مراتب پدرے و فرزندے اند کہ از بسیار آن گفتہ نیاید با وجود سلطنت و چین خزائن و دفاہین بیرون از اندازہ
حساب و قیاس و فیضان خلی و اسبان تازی یکسر مودر در گاہ آئی از پایہ فردنی قدم فرانا نہادہ خود را کترین مخلوقے از مخلوقات میدانستند
و از یاد حق لحظہ غافل نبودند

دارم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال	مید از نعمت چشم دل جانب یار
<p>ارباب مل مختلفہ را در وسعت آباد دولت بے بدیش جا بخلات سایر ولایات عالم کہ سیدہ را بغیر از ایران و سنی را در روم و ہند و شائ و توران جانبست چنانچہ در وایرہ وسیع انفساے رحمت انزدی جمیع طوائف دارباب مل را جاست بقضائے آنکہ سایہ بیاید کہ بر تو ذات باشد در مالک محروسہ اش کہ ہر حدے بہ کنار دیاے شورفتی گشتہ ارباب ملتاے مختلف و عقیدت ہاے صحیح و ناقص را جا بودہ راہ تعرض بستہ گشتہ سنی با شیعہ در یک مسجد و فرنگی با یودی در یک کلیسا طرفی عبادت می سپردند و صلح کل شیوہ مقرر ایشان بود بایکان و خوبان ہر طائفہ و ہر دین و آئین محبت می داشتند و بعدر حالت و نمیدگی بہر کدام اتفاقات میفرمودند شبہاے ایشان بہ بیدار میگذشت در روز با بسیار کم خواب بودند چنانچہ مدت خواب ایشان در شبانروزے از یک نیم پیر زیادہ بود و بیداری شبہا را</p>	

بازیافتی از عمر میدانستند شجاعت و دلیری و دلاوری ایشان بغایتی بود که بر فیلمان مست سرکش سواری میفرمودند و بعضی فیلمان خوبی را که ماده خود را نزد خود نمی گذاشتند یا آنکه هر چند فیل بد خو باشد تعرض بماده فیل و فیلمان نمیرسانند در حالتی که فیلمانان ماده فیل را کشته باشند و او را نزد خود نگذارند در قید اطاعت در می آورند و بر دیوار سے یا درختی که برگذران فیل مبادت را کشته از قید اطاعت آن برآورد میبند و از پهلوی آن دیوار یا درخت میگذاشت تکیه بر طعنه این روی نموده خود را بر پشت او می انداختند و بجزر سوار شدند و او را بقید ضبط در آورده رام می نمودند مگر را میغنی مشایده شد و در سن چارده سالگی بر تخت سلطنت جلوس فرمودند و همیو کافر که حکام افغان منصوب ساخته او بودند بعد از آنکه حضرت جنت آشیانے در دار الخلافت دہلی شتکار شدند جمعیت شگرت فراہم آورده با فیلمانانہ کہ در ان ایام سچ یک از حکام عرصہ ہندوستان را نمود متوجہ دہلی گشت قبل از وقوع این قضیہ حضرت جنت آشیانے ایشان را بجهت دفع بعضی از افغانان دہلی کوہ پنجاب تعیین فرموده بودند چون مصراع کہ ہم بیان حال و ہم تاریخ رحلت و انتقال ست ع

ہمایون بادشاہ از بام افتاد

قرین حال ایشان گشت و ابن خبر و سبلہ نظر جوئے بہ پدرم رسید بیرم خان آتایق بود امرایانے را کہ در ان صوبہ با نخدمت حاضر بودند جمع ساخته در ساعت سید ایشان را در برگزینہ کلا نور از مضافات لاہور بر تخت سلطنت نشاندہ میمون چون بجوالی دہلی رسید تری بیگ خان و جمعی کثیر کہ در دہلی حاضر بودند جمعیت نمودند و در مقابلہ او صف آرا گشتند چون اسباب مقابلہ و مجادلہ دست فراہم داد لشکر ہارہم آویختند بعد از کوشش و کشش بسیار شکست بر تری بیگ خان و مغلان افتادہ فوج ظلمت بر افواج نور غلبہ کرد

ہمہ کار و پیکار و زرم اندر دیست | کہ داند کہ فرجام فیروز کیست | از خون دلیران و گرد سپاہ | از زمین لعل گون شد ہو اشید سپاہ
تری بیگ خان با شکست با فقرا راہ اردو سے والد بزرگوارم پیش گرفتند چون بیرم خان با دودہ فرابجے داشت او را بہ بہانہ شکست و قصص در جنگ مخاطب ساخته کارش با نخدمت رسانید دیگر بارہ بنا بر غرور سے کہ از وقوع این فتح در دماغ آن کافر ملعون جا کرده بود با جمعیت و فیلمان خود از دہلی برآمدہ متوجہ پیش گشت و رایات جلال حضرت عرش آشیانے از کلا نور بقصد دفع او توجہ فرمودند در حوالی بانی پت اجتماع فوج نور و ظلمت و دست داد و در در زنجبہ دوم محرم سنہ نہ صد و شصت و چار مقابلہ و مقابلہ رد سے واد فوج ہیوسسی ہزار سوار دلاور خلگی بود و غازیان لشکر منصور زیادہ از چار پنجہزار بودند در ان روز ہیو بر فیل ہوائے نام سوار بودند ناگاہ تیر سے بر چشم آن کافر رسیدہ از پس سر او سر برد کہ دشکر او این حالت را مشاہدہ کردہ ہر بہت یافتند اتفاقا شاہ قلی خان محرم با چند سے از دلاوران نفیلی کہ ہیو بر بالاسے اوزخی ہو و رسیدند میخواستند کہ فیلمان را بہ تیر بزنند فریاد برآورد کہ مرا نہ کشید کہ ہیو بر بالاسے ابن فیل ست در حال اورا بہمان ہیئت مجموعے

نزد حضرت عرش آشیانے آوردند میرم خان عرض کرد که مناسب آنست که حضرت بدست مبارک خود تنگی برین کافر بزنند تا ثواب غزایانته
در طغراسے فراین غازی جزو اسم مبارک گردد و فرمودند که من اورا قبل ازین پاره پاره کرده ام و بیان میکنند که در کابل روزی پیش خواجہ
عبد الصمد شیرین قلم شقی تصویر میکردم و دورے در قلم من درآمد کہ اجزاسے او از یکدیگر جدا و متفرق بود یکی از نزدیکان پرسید کہ صورت کبست
بر زبان من رفت کہ صورت ہیوست دست خود را آلودہ بخون او ساختہ بہ یکی از خدنگاران فرمودند کہ گردن او را بزنند از کشتہ اسے
لشکر مغلوب پنجہزار بہ شمار درآمد سواسے آنکہ در اطراف وجانب افتادہ باشند بہ دیگر از کارہاسے نمایان آنحضرت فتح گجرات دایلمغاریست
کہ دران راہ فرمودہ اند در وقتی کہ میرزا ابراہیم حسین و محمد حسین میرزا و شاہ میرزا ازین دولت روگردان شدہ بطریق گجرات رقتہ بودند و
تمام امر اسے گجرات وقفہ طلبان آنخدا و متفق گشتہ قلعہ احمد آباد را کہ میرزا عزیز کو کا با فوج قاہرہ در آنجا بود و قبل داشتند حضرت عرش
آشیانے بنا بر اضطرار اسے کہ جمعی انکا والدہ میرزا اشارت الیہ داشت باجمیعت بادشاہانہ بے توقع از دارالخلافہ فتح پور متوجہ گجرات
میکردند این نوع راہ دور دراز را کہ بدو ماہ قطع باید نمود در عرض نہ روز گاہ بہ سواری اسب و گاہ بہ سواری شتر و کھڑو بہیل سطلے فرمودہ خود را
بسریلے رسانیدند چون بتاریخ پنجم جمادی الاولی ۹۸۵ھ صعد و بشتاد و جوالی لشکر غنیمت رسیدند از دو تنخواہاں کنگاش می پرسند بعضی میگویند
کہ شیخون بہ لشکر غنیمت باید نزد حضرت میفرمایند کہ شیخون کاربید لان و شیوہ فریب کاران ست در حال بنواختن تقارہ دانند اخن سون
حکم میفرمایند چون بدریاسے سا بر می رسیدند فرمودند کہ مردم از آب بہ ترتیب بگذرند محمد حسین میرزا از غلطیہ گذشتن افواج قاہرہ
مضطرب گردیدہ خود بقراولی بری آید سبحان قلی ترک ہم ازین جانب باخیلے از دلادوران بکنارہ دریا تفحص حال غنیمت بنیاد میرزا آنجماعت
را می بیند و می پرسد کہ این چہ فوج ست سبحان قلی ترک میگوید کہ جلال الدین اکبر بادشاہ و فوج اوست آن نخت برگشتہ انیمنی را قبول
نمیکند و میگوید کہ جاسوسان من چہار روز پیش ازین بادشاہ را در فتحپور دیدہ آمدہ اند ظاہر آنودریغ میگوئی سبحان قلی گفت امروز
نہ روز ست کہ حضرت از فتحپور بہ ایلغار رسیدند میرزا گفت کہ فیلان چہ طور رسیدہ باشند سبحان قلی جواب داد کہ چہ اختیاج بقیلان بود
اینچنین جو انان و بہادران سنگ شکاف بہتر از فیلان نامی دست رسیدہ اند کہ حالا حقیقت دعوی گری و سرکشی معلوم خواہد شد
میرزا از شنیدن این سخن پاره از جازقہ متوجہ ترتیب افواج میگردد و حضرت آنقدر از توقف میفرمایند کہ فرادلان خبر میرسانند کہ غنیمت
در سلج پوشی ست بعد ازان متوجہ میگردد و ہر چند کس میفرستند کہ خان اعظم از پیش برآیند او ایستادگی می نماید و میگوید کہ غنیمت دور
تا رسیدن لشکر گجرات از درون قلعہ درین طرف آب باید بود حضرت فرمودند کہ ما ہمیشہ خصوصاً درین سفر دیویش اعتماد بر تائید
ایزدی نمودہ ایم اگر نظر بر سلسلہ ظاہر بود اینچنین جریدہ بایلغار نمی آیدیم اکنون کہ غنیمت متوجہ جنگ ست استادان ملاق نیست این

سخن گفته توکل فطرس را سپر خود ساخته باخصوصی چند که در طرح بهر کابی مقرر شده بودند در این دریا سپ انداختند با آنکه گمان پایاب نبود به سلامت عبور فرمودند حضرت دو بلغم خود را می طلبند توره دار در اضطراب آوردن دو بلغم را پیش رو می اندازد و مخصوصاً آن نمغنی را به شگون خوب نیکیه حضرت در حال میفرمایند که شگون ما بسیار خوب شد چرا که پیش رو می ماکشاده گشت درین اثنا سه میرزا به نخت برگشته صفها آراسته بجنگ ولی نعمت خود ببردن می آید

بادلی نعمت از برون آئی | اگر سپر می که سرگون آئی

خان اعظم را مطلق گمان آن بود که باین تیزی و جلدی آنحضرت سایه رحمت باین حدود نخواهند انداخت هر کس که خبر آمدن آنحضرت میداد اصلاً قبول نمیکرد تا آنکه بقراین و دلائل آمدن آنحضرت خاطر نشان او شد لشکر گجرات را آراسته مستعد برآمدن گردید مقدار این حال آصف خان نیز خبر میسرساند پیش از برآمدن فوج از قلعه لشکر غنیم از میان درختان نمودار مش حضرت تائب از دی را دست آورده بهمت خود ساخته روان شدند محمد قلی خان تو قنای و تردی خان دیوانه با جمعی از بهادران پیشتر رفته باندک تردد جلو گردانیدند حضرت به راجه بگویند اسس میفرمایند که غنیم بشمارست و مردم ماندک بایم که همه یکدیگر و یکدیگر گشته بر غنیم حمله آورند که غنیم گشته بستم کاگر از پنجه کشاده است این سخن گفته دینها آخته بافرایمان خود غلغله اند ابرو یا معین را بلند آوازه ساخته می تازند

به پرید پوش زمانه ز جوشش | بدرید گوش سپر از خروشش

بر انظار و جو انظار بادشاهی و جمعی از بهادران قول رسیده داد و دلاوری دادند و کبائی که از قسم آتشبازی ست هم از لشکر غنیم در گرفته در ز قوم زاری می پیچید و آچنان شور می اندازد که قبل نا می غنیم در حرکت آمده باعث بر هم خوردگی لشکر غنیم میگردد درین اثنا فوج قول رسیده محمد حسین میرزا و جمعی را که با و در زد و خورد بودند برداشتند و دلاوران لشکر فیروزی اثر زردات نمایان بتقدیم رسانیدند آن سنگ درباری و نظر آنحضرت بر غنیم بود غالب آمد و را کوه اسس کچو ایه جان نثار می کرد و محمد وفا که از خانزادان این دولت بود و دادرانگی داده زخمی از اسب افتاد بعبایت خانی بنده نواز و به محض همت و اقبال شهنشاه سرفراز جمیعت غنیم از هم متفرق گشته شکست بر احوال آنها راه یافت بشکست این فتح عظیم رو می نیاز بدرگاه کریم کار ساز نهاده بلوازم شکر گذاری قیام و اقدام می نمایند درین اثنا یکی از کلا توانان بعض میرساند که سیف خان کوکلتاش نقد حیات نثار دولت خواهی نمود و بعد تحقیق ظاهر شد که در حالتی که محمد حسین میرزا با چند سوار او باش بر فوج قول می تازد سیف خان بحسب اتفاق با و بر بخورد و دادرانگی داده شهید میشد و میرزا نیز از دست بهادران قول زخمی میشود و کوکلتاش ندکور برادر گلان زین خان کو که است

از غرائب احوال آنکه یک روز پیش ازین جنگ دقتیکه حضرت عرش آشیانه بطعام میل میفرمودند از هزاره که دانا سے علم شانہ منی بود می پرسند که فتح از کدام طرف است میگوید که از جانب شماست اما بکے از امر سے این شکر شہید خواهد شد در همان اثنا سیف خان کو کہ عرض میکند کہ کاشکے این سعادت نصیب من شود

بسا فای که از ما آنچه برخاست | چو اختر میگذشت آن فال شد راست

انقصه میرزا محمد حسین عنان بگردانید و پاسے اسپش در قوم زاری بند شده از اسپ می افتد گداغلی نام از یکم هاسے بادشاهی باور میخورد و او را در پیش اسپ خود سوار کرده بلازمت حضرت می آورد چون دوسه کس دعوی شرکت گرفتن او میکنند حضرت اردو می پرسند ترا که گرفت میگوید که نمک بادشاه و دست او را که از عقیب بسته بود میفرمایند که از پیش به بندند درین اثنا آب می طلبند فرحت خان که از غلامان معتمد بود هر دو دست خود را بر سر او نیزند حضرت باو اعتراض فرموده آب خاصه می طلبند و او را سیراب عنایت میسازند تا این زمان میرزا غریز کو که دشمن درون قلعه بر نیامده بودند حضرت بعد از گرفتاری میرزا محمد حسین آهسته آهسته متوجه شهر احمد آباد میشوند میرزا را براسے راسے شکر را ٹھوکر که از عمد هاسے را چوتان بود می سپارند که بر قیل انداخته همراه آورد درین اثنا اختیار الملک که یکے از سرداران معتبر گجراتیان بود با فوجی قریب به پنجاه کس نمایان میگردد از نمودار گشتن این فوج اضطراب تمام مردم بادشاهی بهم رسید حضرت به مقتضای شجاعت جلی و فطرت اصلی حکم نمود اخین نقاره میفرمایند و شجاعت خان و راجه بھگو انداس و چند از بندها پیشتر تاخته فوج مذکور بر روی اند از ند بلا حظه آنکه بسا د فوج غنیم محمد حسین میرزا را بدست آوردند مردم راسے راسے سنگ گھلج و تجویر راجه مذکور میرزا را از تن جدا میسازند پدرم اصلا به کشتن او را رضی نبودند و فوج اختیار الملک نیز از بیم پاشید و اسپ او را در زقوم زاری می اندازد و سهراب بیگ ترکمان سرور ابریده می آرد و محض کرم و عنایت ایزدی این نوع فحشی باندک مایه مردم روسے داد و همچنین فتح ولایت بمگالہ و گرفتار فلاح مشهور و معروف هندوستان مثل قلعه چتور در تھنبور و تسخیر ولایت خاندیس و گرفتار قلعه اسیر و دیگر ولایاتے که به سعی افواج قاهره بھرف اولیاسے دولت درآمده است از حساب دشمار بیرون است اگر به تفصیل مذکور گردد سخن دراز میشود و در محاربه چتور جبل را که سردار مردم قلعه بود بدست خود بتفنگ زده اند در تفنگ اندازی نظیر و عدیل خودند اشتند بهمن تفنگ که جبل را زده اند سگر ام نام دارد و از تفنگهای نادر در زگارست قریب سه چهار هزار جانور پرند و چنده زده باشند من بهم در تفنگ انداختن شاگرد رشید ایشان میتوانم بود از جمیع شکارها به شکار سے که از تفنگ زده شود طبیعت را غبست در یک روز شترده آهورا به تفنگ زده ام از ریاضاتے که والد بزرگوارم میکشیده ام

یکی ترک خدایه جوانی بود که در تمام سال سه ماه بگوشت میل میفرموده اند و نه ماه دیگر به طعام صوفیانه قناعت میکردند و مطلق به قتل و ذبح حیوانات راضی نبودند و در ایام فرخنده فرجام ایشان در بسیار از روزها و ماهها کشتن حیوانات منع عام بود تفصیل ایام و شهر که ترک خوردن گوشت نمی شدند در اکبرنامه داخل است و همان تاریخ که اعتماد الدوله برادر یوان ساختم خدمت دیوانی بیوتات را بمنزله الملک فرمود مغز الملک از سادات با خترست و در ایام والدیه بر گوشت بپوشید که اگر قحطانه قیام واقف می نمود در یک روز از روزها ایام جلوس صد کس از بندها ای کبری و جهانگیری بر بادتی منصب و جاگیر سرفراز گشتند و در عید رمضان چون اول عید بود از جلوس همایون من عیدگاه برآمدم کثرت عظمی شده بود به نماز عید قیام نموده لازم شکر و سپاس ایزدی بجا آورده متوجه دولت شدم به مقصد اساع

از خوان بادشاهان نعمت رسد گدارا

فرمودم که یار و رفیق صدقات و خیرات نمایند از آنجمله چند لک دادم و حواله دوست محمد شد که بفقرا و ارباب احتیاج قسمت کند و بمیر جمال الدین حسین آنجو و میران صدر جهان و میر محمد رضا به سز واری به هر یک یک لک دادم داده شد که در اطراف شهر خیرات کنند و پنج هزار روپیه به درویشان شیخ محمد حسین جامی فرستادم و حکم فرمودم که هر روز یکی از منصب داران پنجاه هزار دهم به فقرامیداده باشند قبضه شمشیر مرصع به خانانان فرستاده شد بمیر جمال الدین حسین آنجو را به منصب سه هزار دهم ساختم بدستور سابق صدرت بمیران صدر جهان مفوض گردید و بجای کوه که از کوههاست پدر من ست فرمودم که در محل عورات مستحق را بجهت دادن زمین در نظر بنظر میگذاشتند باشد زاهد خان ولد محمد صادق خان را که هزار دینار صدی بود و دو هزار دهم ساختم به هر کس فیله یا اسب به رحمت شده رسم شده بود که نقیبان و میران خوران از آنکس جلوانه گویان مبلغی میگردند فرمودم که آن زر را از سرکار بدهند تا مردم از طلب و خواست این گروه خلاص شوند در همین روزها سالیان از برهانپور رسید و اسپان و فیلان برادر مرحوم دانیال را بنظر در آورد از جمله فیلان که آورده بود یکی مست است نام داشت در نظر خوش درآمد و نور گنج نام نهادم و عجب خیرے درین فیل مشاهده شد بر هر دو طرف گوشه اش برابر بند وانه کوچکی بدرآمده است و آنچنانکه آب در ایام من از فیلان بچکه از آنها بر می آید و همچنین بر بالاسه پیشانی بیشتر برآمدگی دارد که باین کلاسه در فیلان دیگر دیده نشد خیل خوشنما و مینب بنظر در می آید و تسبیحی از او بر نذر زنده خورم غایت کردم امید آنکه بختار سلطان صوری و معنوی برسد و چون زکوة ممالک محروسه را که حاصل آن از کرد و راهها میگذاشت معاف نموده بودم سایر جهات کابل را بنظر که از بلاد مقرر راه بند وستان ست و یک کرد و بست و سه لک دادم جمع آن میشد بخشیدم ازین دو ولایت که یک کابل و دیگری قندھار است

باشد هر سال مبلغی که بعلت زکوة گرفته میشد بلکه عمد حاصل آنجا همین زکوة بود این رسم قدیم را ازین دو محل برداشتم و از غیر نفق کلی
در فاست تمام باطل ایران و لوران عام گذشت به جاگیر نصف خان که در صوبه بهار بود بهار بهار در محنت شد و نصف خان را فرمودم
که در صوبه پنجاب جاگیر تنخواه بدهند چون بعضی رسید که استغنی کلی در جاگیر نصف خان باقی مانده است و حالانکه حکم تغییر شد و معمول آن تنخواه
است فرمودم که یک لک روپیہ از خزانه باد بدهد و آن زر باقی را از باز بهادر بنا لکھه شریفه بازیافت نمایند به شریف آملی را به نصب
دو هزار روپا نصیبی از اصل و اضافه تقریر کردم بسیار پاکیزه نهاد و خوش نفس است با آنکه از علوم رسمی بهره ندارد اکثر اوقات از دو سخنان بلند
و معارف از چند سر بر می زند و لباس فقر و بیکسافرت بسیار نموده با بسیاری از بزرگان صحبت با داشته نعمات ارباب تصوف را در
ذکر دارد و بمعنی قاصد است نه حائل و زمران و الد بزرگوارم از لباس فقر درویشی برآمده و مرتبه امارت و سردارے یافته لطفش بگفت
قوی ست روزمره و تکلیف با آنکه از مقدمات عربیت عاری محض ست در غایت فصاحت و پاکیزگی ست و انشای عباراتش نیز خالی
از نمکی نیست از شاه قلی خان محرم در آگوه باغی مانده بود چون داشت بدختر منندال میرزا رقیه سلطان ملک که حرم محترم والد بزرگوارم
بود تکفیل کردم فرزند خرم را پدرم بایشان سپرده بودند هزار مرتبه از فرزند زانیده خود او را دوست تر میدارند

جشن اولین نوروز

شب سه شنبه یازدهم ذی قعدة هشتاد و چهارده صبح که محل فیضان نورست حضرت نیر اعظم از برج حوت بخانه شرف و خوش حالی خود
که به برج محل باشد انتقال فرمود چون اولین نوروز از جلوس همایون بود فرمودم که ابو انساے دو تنخاے خاص و عام بدستور زمان والد
بزرگوارم در آتش لعیسه گرفته آئینه در غایت زیب و زینت بستند و از روز اول نوروز تا نوزدهم درجه محل که روز شرف ست خلایق داد
عیش و کامرانی دادند اهل ساز و نغمه از هر طائفه و هر جماعت جمع بودند لویان رقاص و دلبران هند که به کرشمه دل از فرشته می ربودند
هنگامه مجلس را گرم داشتند فرمودم که هر کس از کیفیات و غیرات آنچه میخواسته باشد بخورد منع و مانعی نباشد

ساقی نور با ده برافروز جام ما

سطرب بگو که کار جهان شد بکام ما

در ایام پدرم درین مہفده ہر روز مقرر بود کہ ہر روز یکے از امرای کلان مجلس آراستہ پیشکشہاے نادر از اقسام جواهر و درصع آلات
و آئینہ نفیسہ و دیلمان و اسپان سامان نمودہ آنحضرت را تکلیف آمدن بجالس خود مینمودند و ایشان بنا بر سرفرازی بندگان خود بدان
مجلس قدم رنجدہ داشتہ حاضر میشدند و پیشکشہا را ملاحظہ فرمودہ انچہ خوش می آمد برداشتہ تمہ را بصاحب مجلس مے بخشیدند چون خاطر اعلی

رفاہیت و آسودگی سپاہی و رعیت بود درین سال پیشکشہا را معاف فرمودم مگر قلیلے از چندی نزدیکان بنا بر رعایت خاطر
 آنها درجہ قبول یافت در ہمین روز ہا بسیارے از بند ہا بزیا دتی منصب سرفرازی یافتند از انجملہ دلاور خان افغان را ہزار و
 پانصدی ساختیم دیگر راجہ با سورا کہ از زمینداران کوہستان پنجاب ست و از زمان شاہزادگی تا حال طریقہ بندگی و اخلاص
 بمن دارد و ہزار و پانصدی منصب داشت سہ ہزار و پانصدی کردم شاہ بیگ خان حاکم قندھار را از اصل و اضافہ بہ منصب
 پنجزاری سرفراز گردانیدم و اسے اسے شگہ کہ از امر اسے راجوت ست ہمین منصب سرفرازی یافت و دوازده ہزار روپیہ
 مدد خرج گویان فرمودم کہ بہر اناشکر بدہندہ در آغاز جلوس یکے از اولاد مظفر گجراتی کہ خود را حاکم زادہ آن ولایت میگرفت سر
 شورنش بر آورده اطراف و جوانب شہر احمد آباد را تاخت و تاراج نموده چندے از سرداران شلیم بہادر اوزبک و اسے علی ہٹی
 کہ از جوانان مردانہ و قرار داده آنجا بودند در آن فتنہ بہ شہادت رسیدند آخر الامر راجہ بکر ماجیت و بسیارے از منصب داران را
 یا شش ہفت ہزار سوار آراستہ بہ ملک لشکر گجرات تعین ساختیم و مقرر شد کہ چون خاطر از رفع و دفع مفسدان جمع سازد راجہ
 مذکور صاحب صوبہ گجرات باشد قبل ازین کہ قلیچ خان بدان خدمت تعین یافتہ بود متوجہ ملازمت گرد و بعد از رسیدن افواج
 قاہرہ سلک جمعیت مفسدان از یکدیگر پاشید ہر کد ام بہ جنگی پناہ جستند و آن ولایت بقید ضبط درآمد و خبر این فتح در احسن
 ساعات بسامع جاہ و جلالم رسید درینو لا عرضہ داشت فرزند پر دین نظر درآمد کہ رانا تھانہ منڈل را کہ سی جہل کروہے ہمیسہ
 واقع است گذارشتہ فرار نموده و افواج قاہرہ متعاقب او تعین یافتہ اند امید کہ اقبال جاگیرگری اورا نیست و نا بود گرداندہ
 و روز شرف بسیارے از بند ہا اسے بہ رعایتہا و اضافہ ہاسے منصب سرفرازی یافتند پیشرو خان را کہ از خدمتگاران قدیم
 است و در ملازمت حضرت جنت آشیانے از ولایت آمدہ بود بلکہ از جملہ مرد میست کہ شاہ طہاست ہمراہ ساخته بودند متہر سعاد
 نام داشت چون دار و فہ دہمتہ فراش خانہ والد بزرگوارم بود و درین خدمت نظیر و عدیل خود ندارد و ادرا خطاب پیشرو خانے
 سرفراز ساختہ بودند اگرچہ ملایم طبیعت و قلعچی مشرب ست نظیر بر حقوق خدمت بہ منصب دو ہزاری از اصل و اضافہ متماز گردانیدم

گرختن خسرو در وسط سال اول جلوس

خسرو را بنا بر جو اینہا دغورے کہ جوانان را ایبا شد و کم تجربگی و نا عاقبت اندیشی مصاحبان نا بخش خیالات فاسد
 بخاطر راہ یافتہ بود تخصیص در ایام بیماری والد بزرگوارم کہ بفضہ کوتاہ اندیشان بنا بر کثرت جرایم و تقصیراتے کہ از ایشان بوقوع
 آمد

آمده بود و از عفو و اغماض ناامید محض بود و بخاطر گذراندن آنکه او دوست آذری ساخته امور سلطنت را از پیش خسر و گیرنده نمی بینی غافل که امور سلطنت و جهان بینی امر نیست که به سعی ناقص عقلی چند انتظام پذیر و خانی دادار تا کار شایسته این امر عظیم انقدر رفیع ایشان دانند و این خلعت را بر تافت قابلیت چه کس راست آورد

زدارنده نتوان شد بخت را | نشاید خرید افسرد و سخت را | سرے را که حق تاج پرور نمود | نشاید از و تاج و دولت ربود
 چون خیالات فاسد مفسدان و کونه اندیشان بغیر از دولت و پشیمانی نتیجه ندارد امور سلطنت باین نیازمند درگاه الهی قرار گرفت
 بهمواره خسر و را گرفته خاطر و متوحش می یافتیم هر چند در مقام غایت و شفقت شده خواستم که بعضی تفرقا و دغدغه ها از خاطر او دور سازم
 قائده بران تر ب نه گشت تا آنکه به کنکاش جمعی از بخت برگشتگان در شب یکشنبه به شتم ذمی محمد نه مذکور بعد از گذشتن دو گمتری زیارت
 روضه منوره حضرت عرش آشیانه را مذکور ساخته سه صد و پنجاه سوارے که با و متفق بودند از درون قلعه آگره برآمده متوجه میگرد و بعد
 از روان شدن او باندک زمانه یکے از چراغچیان که با وزیر الملک آشنا بوده خبر میرساند که خسر و گر بخت وزیر الملک او را همراه گرفته
 پیش امیر الامرای آورد چون او این خبر را بخیف می نماید مضطربانه بدر بار محل آمده یکے از خواجہ سریان را می گوید که دعای من برسان
 و بگو که عرض ضروری دارم حضرت بیرون تشریف آورند چون در خیال من این امر در نیامده بود گمان بروم که از جانب دکن یا گجرات
 خبرے رسیده باشد بعد از بیرون آمدن ظاهر شد که ماجراجین مست گفتم چه باید کرد خود سوار شده متوجه گردم یا خرم را بفرستم امیر الامرا
 عرض کرد که اگر حکم شود من بروم فرمودم که چنین باشد بعد از آن معروض داشت که اگر به نصیحت برگردد و دست به سلاح کند چه باید کرد
 گفته شد که اگر به بیجاک برآه راست در نیاید آنچه از دست تو آید تفصیر مکن سلطنت خویش و فرزندے بر نمی نابد

که پاشا خویشے ندارد که

چون این سخنان و دیگر مقدمات گفته او را مرخص ساختم بخاطر رسید که خسر و از و آزدگی تمام دارد و بنا بر قرب و دُشمنی که داشت
 محسود امثال و اقربان است مبادا که نفاقے در حق او اندیشد و در احوال معالک را فرمودم که رفته او را بازگرداند و شیخ
 فرید بخشی بیگی را بدین خدمت تعیین نموده حکم کردم که جمیع منصبیداران و اعدیائے که در پاس اند بهمراهی او متوجه شوند و اتهام خان
 کو تو ال بغراولی و خبر گیری مقرر گشت و با خود قرار دادم که بقضای سبجانی چون روز شود خود نیز متوجه گردم و معالک امیر الامرا را آرد
 چون در همین روز با احمد بیگ خان و دوست محمد خان بکاول مرخص گشته بودند و در حوالی سکندره که بر سر راه خسر و بود منزل داشتند
 بعد از رسیدن خسر و در آن نواحی با چندے از دیر هاسے خود برآمده متوجه ملازمت گردیدند و خبر رسانیدند که خسر و راه پنجاب

پیش گرفته بایستار میرود بخاطر گذشت که مبادا راه را چپ زده بجانب دیگر رود چون راجه مان سنگه خاوی او درنگاله بود بخاطر اکثر نبرد
درگاه میرسید که بان جانب متوجه خواهد گشت بهر طرف کسان فرستاده شخص شد که به پنجاب میرود درین اثنا صبح طلوع گشت
تکیه بر کرم و عنایت الله تعالی نموده بغریمت درست سوار شده و مقصد پیچ چیر و بیکس ناشده متوجه گردیدم

لی آزا که اندوه هست در پی | نمی داند که ره چون میکند ط | ای داند که افتد پیش و راند | اندام با که آید با که ماند

چون بردفتم تبر که والد بزرگوارم که در سه کروسه شرواق ست رسیده است و اذیت از روحانیت آنحضرت می نمودم مقارن آن
حال میزرا حسن پسر میرزا شاه رخ را که اراده همراهی خسرو داشت گرفته آوردند چون پیش نمودم نزد آنست منکر شد فرمودم تا دست
او را بسته بر فیل سوار کردند و این اول شگون بود که به برکت و توجه و امداد آنحضرت بظهور آمد چون نیم روز شد وینا اگر می تمام
بهرسانید لحظه در سایه درخت توقف نموده بخان اعظم گفتیم که هرگاه ما را این امنیت خاطر این حال بوده باشد که متداویون را که
در اول روز بایست خورد تا حال خورده باشم و بیکس بیانداده باشد حال آن بے سعادت ازین قیاس باید کرد آزار سه که
داشتم ازین عمر بود که فرزند میو جب و سبب غنیمت و خشم شد اگر ستمی بدست آوردن او نه نمایم مفسدان و فتنه اندیشان را دستگیرای بهم
خواهد رسید یا او سر خود گرفته با وزیرک یا قرباناش خواهد رفت و ازین مخرجی بدین دولت راه خواهد یافت بنا برین مقدمات بدست
آوردن او را پیش نهاد اذیت ساخته بعد از اندک آسایشی از پرگنه تهر که در میست کروسه آگره واقع ست دوسه کرده گذشته در موضع
از مواضع پرگنه مذکور که تالابے داشت نزول نمودم به خسرو چون به متفره میرسد کسین یک بختی که از رعایت یافتن سکه والد
بزرگوارم بود و به قصد ملازمت من از کابل می آمد بر میخورد چون طبع بدخشان به فتنه و آشوب پیراسته است انمعنی را از خدا خواسته
تا مدیست سی صدانه ایماقات بدخشان که همراه او بوده اند را هر دپه سالار او میگردد و در راه هر کس که از پیش می آید تا راج محموده
اسب و اسباب او را میگیرند سوداگران و راهگذری مال شان لجه و تا راج این مفسدان بود بهر جا که میرسیدند زن و فرزند
مردم از آسبب آن فاسقان این بودند خسرو و چشم خود می دید که بر ملک موروثی آباد اجداد او چه قسم ستمی می رود از دیدن
انفال ناشایسته این بدبختان در سلسله هزار بار مرگ را آرزو میکرد غایتا غیر از مدار او اسباب این سگان چاره نداشت اگر
بخت و اقبال یاوری احوال او نمود ستم و بیانی را دست آور خودی ساخت و بے دغدغه خاطر ملازمت من می نمود
عالم السرایزد و ناست که از تفسیرات او با لکلیه در گذشته آفتقدار لطف و شفقت می نمودم که سرموسه تفرقه و دغدغه در خاطر
اونمی ماند چون در واقع حضرت عرش آشیانے بانسار بعضی مفسدان اراد با از خاطر او سر بر زده بود و میدانست که اینها بن

رسیدہ است اعتماد بر مهر و شفقت من نمی کرد و والدہ او ہم در ایام شاهزادگی از ناخوشی اطوار و اوضاع او سلوک برادر خردش
 مادر و سگد تریاک خورده خود را گشت از خوبیا سے و نیکذاتی ہا سے اوچہ نو بسم عقلی بہ کمال داشت و اخلاص او بمن در درجہ بود
 کہ ہزار پسر و برادر را قربان یک موی سے من بیکر و اگر بہ خسر و تقدما ت نوشت و اورا ولالت با خلاص و محبت من میکرد چنان دید
 کہ هیچ نامہ نہ اندارد عاقبت نامعلوم است کہ بچہ پنجرہ خواہد شد از غیر تیکہ لازمہ طبیعت را چہ تانی است خاطر بر مرگ خود قرار داده و
 چندین مرتبہ گاہ گاہے فراج او در شور و شش می آمد چنانچہ این حدیث میرا شنید کہ پدر ان و برادر ان او تہ یکبار در دیوانگی خود ہارا
 ظاہر میکرد و بعد از مدتی علاج پذیر می شد و در ایام بکے من بہ شکار توجہ گشتہ بودم روزی بہ شکار توجہ گشتہ ام و بہ شکار توجہ گشتہ ام و بہ شکار توجہ گشتہ ام
 در عین سوزش و مانع خورده در ان بک زمانہ در گذشت گو یا کہ این احوال پسر بہ دولت خود را پیشتر می دیدہ است اولی کہ خدائی
 کہ در آغاز جوانی و خرد سالی مراد است و از نسبت او بہ بعد از تولد خسر و اورا شاہ بکلم خطاب داده بودم چون بد سلوک کہا سے فرزند و برادر
 را نسبت بمن نتوانست دید از سر جان در وقت و مانع بر نشان شدن در گذشتہ خود را ازین کلفت و اندوہ باز رہا بند از فوت او بنا
 تعلقے کہ داکشم یابی بر من گذشت کہ از جانات و زندگانانی خود ہیچگونہ ندانے نہ انداختم چہاں شبانہ روز کہ سی و دو پہر باشد از غایت کلفت و
 اندوہ چہرے از ماکول و مشروب دار و طبیعت نہ گشت چون این قصہ بوالدہ بزرگوارم رسید و لاسا نہ در غایت شفقت و مرحمت بدین
 مرید فدوی صا و گشت و خلعت و دوہ تہا بہار کہ کہ از سر برداشته بودند ہمان طور بہت من فرستادند این عنایت آبے برانش
 سوز و گداز من زردہ اضطراب و اضطراب و اطمینان را فی الجملہ قرار سے و آرامی بخشی غرض از ذکر این تقدما ت آنکہ بے سعادتے ازین در نمی گذرد
 کہ فرزند سے بنا بر ناخوشی سلوک و اطوار ناپسندیدہ باعث قتل مادر خود شود و بہ پدر خود بے ہیچگونہ باغثے و سببے بہ محض تصورات و
 خیالات فاسد در مقام بغی و عناد درآمد از دولت لازم قتل فرار برقرار اختیار نماید چون نفقہ چہاں ہر کردار سے را سزا سے در برابر
 نہادہ لاجرم مال حاش بدان انجامید کہ بہ بدترین احوالے بقید درآمد و از درجہ اعتماد افتادہ برندان دائمی گرفتار گردید سے

راہ جوستانہ رود ہونمند

پاسے ہدام آرد و سرور کند

مجللاً روز سہ شنبہ دہم ذی الحجہ بمنزل ہوڈل فرود آمدم شیخ فرید بخاری را با جمعی از شجاعان و بہادران بہ تعاقب خسر و ہر اول
 لشکر فیروزی اثر معین و شخص گشتند دوست محمد را کہ در رکاب بود بنا بر سبق خدمت و ریش سفیدی بہ محافظت قلعة آگرہ و محلہا
 و خزائن فرستادم اعتمادالدولہ وزیر الملک را در وقت برآمدن از آگرہ بہ قبط و حراست بہ شہر گذاشتہ بودم بدوست محمد گفتیم
 کہ چون یہ صوبہ پنجاب میرسیم و آن صوبہ در دیوانے اعتمادالدولہ است اورا روانہ لازم مت خواہی ساخت و پسران میرزا حکیم را

که در آگره اند بقیه آورده مجوس نگاه خواهی داشت چه هرگاه که از فرزند صلیبی این معامله بنماید از برادرزاده و عمون زاده چه توقع توان داشت مغر الملک بعد از خصمت دوست محمد بخشی شد چهارشنبه به پول و پنجشنبه به فرید آباد نزول اجلال واقع گشت روز جمعه سیزدهم اتفاق دلی دست داد از گردها زیارت روضه مقدسه حضرت جنت آشیانه شافیه زیارت نمودم و استمداد همت کردم و به فقرا و درویشان بدست خود زرها دادم و از انجا برنگاه مقام حضرت شیخ نظام الدین ادبیا توجه کرده بلوایم زیارت قیام و اقدام نمودم بعد از آن پاره زر به میر جمال الدین حسین انجو و مبلغی دیگر بحکیم مظفر دادم تا به فقر و درویشان و از باب احتیاج قسمت نمایند روز شنبه چهاردهم مقام سراے نریله شد این سرار خسر و سوزانیده رفته بود منصب آقا طائی برادر آصف خان که به خدمت حضور سر فرزند از اصل و اضافه هزاری ذات دسی صد سوار مقرر گشت درین راه خدمت چسبان میکرد جمعی از ایماقات که در رکاب ظفر انساب بودند به ملاحظه آنکه چون بعضی ازین مردم با خسر و اتفاق دارند مبادا به خاطر ایشان دغدغه و تفرقه راه یابد بگلان تهران ایشان دو هزار روپیه داده شد که در جزو مردم خود قسمت نمایند و جماعت خود را بر احم جهانگیری اید و ارسا نند به شیخ فضل الله و راجه و بهر دهر زرها دادم که در راه به فقر و برهمنان میداده باشند سی هزار روپیه فرمودم که در اجمبر بر اناشکر بطریق مدد خج بدهند روز دوشنبه شانزدهم به پرگنه پانی پت رسیدم این منزل مقام برآبای کرام و اجداد ددی الاحرام با همیشه مبارک و فرخنده آمده و در فتح عظیم درین سرزمین روداده یک شکست ابراهیم لودی که بصورت عساکر ظفر آثار حضرت فردوس مکانی دست داده و ذکر آن در تواریخ روزگار مرقوم و مسطور است دوم فتح هیمو بد کردار که در اول دولت والد بزرگوارم به تفصیل که تحریر یافته از عالم اقبال به ظهور آمد در حینیکه خسر و از دلی گذشته به پرگنه مذکور متوجه میکرد و بحسب اتفاق دلاور خان آنجا رسیده بود چون قبل از ورود او باندک وقتی این مقدمه می شنود فرزند ان خود را از آب چون میگذازانند و خود سپاسیانه و قراقانه دل بر ایلتاری نهند و قصد میکنند که خود را پیش از رسیدن خسرو به قلعه لاهور اندازند و مقارن این حال عبدالرحیم نیز از لاهور باین مقام و منزل میرسد دلاور خان ولایت میکند که فرزند ان خود را همراه فرزند ان من از آب بگذران و خود کنار گرفته منتظر آیات ظفر آیات جهانگیری بباش از بسکه گران بار و ترسنده بود انبغی را انجو و فرزند انست داد آنقدر توقف نمود که خسر و رسید رفته و را ملازمت کرد و قرار همراهی از روی اختیار باضطرار داده خطاب ملک انور را سے یافت و در نبرد صاحب اختیار گشت دلاور خان مردانه متوجه لاهور گردید و در راه بهر کس و بهر طائفه از ملازمان درگاه و کردیان و سوداگران و غیره میرسید آنها را از خروج خسر و آگاه ساخته بعضی را همراه خود میگرفت و بعضی را میگفت که از راه کنار بگیرند بعد از آنکه بندها سے خدا از تاراج دست اندازان

و ظالمان این گشتند غالب ظن آن بود که اگر رسید کمال در دلی و دلاور خان در پانی پت جرأت و همت نموده سر راه بر خسر و میگرفتند آن جماعت پر ریخته که همراه او بودند تاب مقاومت نیاورده پریشان میگشتند و خسر و بدست می آمد غایتاً همت شان یاری نکرد و در ثانی الحال هر که ام تقصیر خود را برداشته تلافی نمودند دلاور خان در ایلغار لاهور پیش از رسیدن به قلعه درآمد و خدمت نمایان کرد و تدارک آن کوتاهی نمود و رسید کمال نیز در جنگ خسر و در دات مردانه بتقدیم رسانید چنانچه در محل خود به تفصیل نوشته خواهد شد به قهقه هم ذی حجه برگشته کرناال محل نزول را بات عایست گشت درین منزل عابد بن خواجه را که پسر کلان جوانی و پسر زاده عبد الله خان اوزبک که در زمان والد بزرگوارم آمده بود به منصب بزاری ذات دسوار سرفراز ساختم شیخ نظام حایری که از ششاوران مقرر وقت خود بود خسر در می بیند و او را به نوید های و خواه خوشدل ساخته تازه از راه می برد آمده مرادید چون این مقدمات برگوش خورده بود خرچه راه باو داده فرمودم که متوجه زیارت خانه مبارک گرد و در نوزدهم برگشته شاه آباد منزل گردید و آب درین مقام بسیار کم بود بحسب اتفاق باران عظیم دست و اد چنانچه همگان شاداب گشتند شیخ احمد لاهوری را که از زمان شاهزادگی نسبت خدمتگاری و خانه زاد می و مرید می داشت به منصب میر عدل سرفراز گردانیدم مریدان دارباب اخلاص بوسیله او از نظر میگذاشتند و دست و سینه هر کس باید داد بعضی رسانیده می و مانند در وقت ارادت آوردن مریدان چند کلمه بطریق نصیحت مذکور میگردد باید که وقت خود را به دشمنی ملته از ملتهاتیره و مکدر نسازند و با جمیع ارباب ملل طریق صلح کل مرعی دارند هیچ جان داری را بدست خود نکشند و سلاح طبیعت نباشند مگر در جنگها و شکار ها

امباش در پله بے جان نمودن جاندار	مگر بعضی پیکار یا بوقت شکار
----------------------------------	-----------------------------

تفصیل نیرات را که مظاہر نور الہی اند بقدر درجات هر یک باید نمود و موثر و موجود حقیقی در جمیع ادوار و اطوار الله تعالی را باید در بلکه فکر باید کرد تا در خلوت و کثرت خاطر لمح از فکر و اندیشه او خالی نباشد

لنگ و بوج و خفته شکل بی ادب	سوی اومی غنچ و اورامی طلب
-----------------------------	---------------------------

والد بزرگوارم ملکه آئینی بهم رسانیده در کم دقتی ازین اوقات ازین فکر خالی بودند در منزل الوه الوالی اوزبک را با نجاه و خدمت منصب از دیگر به ملک شیخ فرید تعین نموده چهل هزار روپیہ مدد خرچ گویان بان جماعت مرحمت نمودم بهفت هزار روپیہ دیگر بمجلس داده شد که با مقامات تقسیم نماید بمیر شریف الی نیز دو هزار روپیہ شفقت کردم و روز سه شنبه بیست و چهارم ماه مذکور پنج کس از ملازمان و بمرهان خسر و اگر گفته آوردند و دو کس را که اقرار به نوکری او کردند فرمودم که در تہ پائے قیل انداختند و نفر را

را که انکار نمودند سپرده شد تا بحقیقت باز رسید به شدد و از دهم ماه فروردی سنه احد جلوس میرزا حسین و نورالدین قلی کو تو ال به شهر
لاهور داخل میشوند و در محبت و چهارم ماه مذکور فرستاده دلاور خان میرسد و خبر میکند که خسرو خروج نموده قصد لاهور دارد دشمنان خبر داد
باشید و در همین تاریخ در دوازده ماه شهر لاهور محفوظ و مضبوط میگردد و در روز بعد از تاریخ مذکور با اندک مردم دلاور خان به قلعه
داخل میشود و شروع در استحکام برج و باره کرده هر جا شکست و ریختی داشت مرمت نموده توپها و ضربهارا به بالا سوار میکند
بر آورده مستعد جنگ بشود جمع قلیله از بندها سوار گاه که در درون قلعه بودند همگی رجوع آورده بخیمات متعین گشتند و مردم شهر
نیز با خلاص تمام مدد و معاونت نمودند بعد از دوازده روز که فی الجمله سرانجامی شده بود خسرو در رسید و یکی از منازل مقرر منزل اختیار
نموده فرمود که شهر را قبل کرده طرح جنگ اندازند و یکی از دروازهها را از هر جانب که میسر باشد آتش در داده بسوزانند و بلوشت
مالان خود گفت که بعد از گرفتن قلعه تا هفت روز حکم خواهیم داد که شهر را تاراج نمایند و زن و فرزند مردم را اسیر کنند و این جماعت
خون گرفته یک از دروازهها سوار آتش دادند دلاور بیگ خان و حسن بیگ دیوان و نورالدین قلی کو تو ال از طرف درون
دیوار دیگر محاذی دروازه بر آوردند در همین روز با سید خان که از قبیله تاجان کشمیر بود در کنار آب چناب منزل داشت این خبر را
شنیده با یلغار روانه لاهور گشت چون بکنار آب راوی رسید باطل قلعه خسرو فرستاد که به قصد دولت خواهی آمده ام مرا بدر دین قلعه و آورید
مردم قلعه شب کسی فرستاده و او را با چند سوار که همراه داشت بدرون در می آوردند بعد از آن روز که قلعه در محاصره بود خبر رسیدن
انواج قاهره متواتر و متعاقب بخمسرو و تابان او میرسد بی پاشده بخاطر بیگانه رانند که روبرو لشکر فیر و بی اثر باید رفت چون
لاهور از سوادها سوار عظم هندوستان ست در عرض شش هفت روز کثرت عظیمی دست داد چنانچه از مردم خوب شنیده شده که
ده دوازده هزار سوار مستعد جمع شده بودند و بقصد آنکه بر فوج پیش شیخون آورند از حوالی شهر بر می خیزند در سرا س قاضی علی شب
پنجشنبه شانزدهم بن این خبر رسید هم در شب با آنکه باران عظیم بود و طیل کوچ زده سوار شدم صبح آن به سلطانپور رسیده شد
تا نیم روز در سلطانپور بودم بحسب اتفاق در همین وقت و ساعت بمالان انواج قاهره و جماعت مقهوره مقابل و مقابل دست میداد
مغز الملک تفت بریانی آورده بود و میخواستیم که از روی رغبت میل نمایم که خبر جنگ بن رسید به مجرد شنیدن با آنکه طبیعت مائل
بخوردن بریانی بود یک نغمه براسه شگون خورده سوار شدم و مقید بر رسیدن مردم و یکی انواج قاهره نه گشته به شتاب بر چپ
تماثر متوجه ششم چله خاصه خود را هر چند طلبیدم حاضر نه ساختند از سلاح بجز نیزه و شمشیر حاضر نبود خود را به لطف ایزدی سپرده
به ملاحظه روانه شدم در اول سواری زیاده از پنجاه سوار همراه بودند و هیچ کس را خبر هم نبود که امر در جنگ خواهد شد مجله تابش

عنه بیل باقیان متوجه به بی کلامه کردان که در دوازده روز به بدرون نزد امیر علی

گویند وال رسیدن چهار پانصد سوار از نیک و بد جمع شده باشند در وقتیکه از پل مذکور میگذشتیم خبر فوج رسید اول کسی که این خرد
 رسانید شمسی توپچی بود بدین خوشخبری خوش خبر خان خطاب یافت و میر جمال الدین حسین را که پیش ازین بجهت نصیحت خسرو فرستاده
 بودم در همین وقت رسیده از کثرت و شوکت مردم خسرو چندان گفت که باعث بیم مردم میشد با آنکه خبر فوج متواتر رسیده این
 سید ساده لوح هیچ وجه باور نمی کند و تعجب می نماید که آن نوع لشکر که من دیده ام چگونه از فوج شیخ فرید که در نهایت قلت
 و بی استعدادی اند شگست میخورند و قتی که سنگها سن خسرو را باد و خواجه مرا که او آوردند میقبول نمی نمود از اسب فرود آمده سر
 برپای من نهاد و انواع خضوع و خشوع بتقدیم رسانید. و گفت که اقبال بالاتر و بلندتر ازین نمی باشد شیخ فرید درین سراسر
 مخلصانه و فدایانه پیش آمد سادات بار همیه را که از شجاعان زمان خود اند و در هر معرکه که بوده اند کارزار ایشان مشهور است و هر اول ساخته
 بود و سیف خان و دل سید محمود خان بار همیه سردار قوم بنفس خود تر دوات مروانده نموده بقتل زخم برداشت و سید جلال هم از برادران
 این طائفه تیر بر شقیقه خورد و بعد از چند روز در گذشت در اثنا که سادات بار همیه که از پنجاه از شخصی پیش نمودند زخم و ضرب
 هزار سوار سوار و پانصد پانصد سوار بدشتی برداشته پاره پاره شد و بودند سید کمالی که با برادران خود به کمک بر اول تعیین شده بود
 از نیک کناره در آمده زرد و خورده کرد که فوق تصور و مردم بود بعد از آنکه مردم بر انکار با و شاه سلامت گفته تا خند ابل بغی
 و فساد بشنیدن این کلمه میدست و پاشده هر یک گوشه متفرق شدند قریب به چهار صد نفر از ایماقات در میدان پانمال تفر و غلبه
 لشکر غیر دومی افتاد و دیند و نفا بی که همیشه با خود میداشت بدست افتاد

که دست کین کوک خرد سال	شود باز رگان چین بد سگال	با دل قدح ددی آید به پیش	که از دشکوه من و شرم خویش
بسوزاند اورنگ خورشید را	آشنا کند تخت جمشید را		

مرا هم مردم کوتاه بین در آن آباد بسیار ولایت به مخالفت پذیر میگردند غایتاً این سخن اصلاً معقول و مقبول من نمی گشت و میدانم که
 بناس آن برخاسته پذیر باشد چه مقدار پایداری خواهد نمود بکنکاش ناقص عقلاان از جان نرفتم و به مقتضای عقل و دانش
 کار فرموده بلازمیت پذیر و مرشد و قبله و خدا را مجازی خود در سبیم و بر برکت این نیت درست رسید آنچه بمن رسیده در شب
 همان روز که خسرو گریخت راجه با سوار که زمیندار معتبر کوهستان لاهور است رخصت نمودم که بآن حد و در فتنه هر جا که خبر
 و اثر از و بشنود بدست آوردن او آنچه امکان سبی باشد بتقدیم رساند و مهابت خان و میرزا علی اکبر شاهی را با لشکر انبوه
 نمودم و مقرر چنان شد که بهر طرف که خسرو روانه گردد فوج مذکور تعاقب نماید و من هم بخود قرار دادم که اگر خسرو به کابل رود من

در پے او نهاده تا اور ابدست نیام بر نه گرم و اگر در کابل توقف نه کرده به بدخشان و آنحد و در و د مهابت خان را در کابل گذارشته
 خود بخیریت و دولت معاودت نمایم و فشار نه رفتن بدخشان آن بود که آن بے سعادت البته با وزیر بکان در خواہد خورد و آن وقت
 باین دولت لاقی میگردد و در وزیر که افولج قاسم بنایب خسر و نعین یافتند پانزده ہزار روپیہ بہ مهابت خان و بیست ہزار
 روپیہ دیگر با حیدیان مرحمت شد و دہ ہزار روپیہ دیگر بہ راہ فوج مذکور نموده شد کہ در راہ بہر کس باید داد بد بند شنبہ بیست و ششم
 اردوے ظفر قرین در منزل بے پال کہ در حقیقت کہ وہے لاہور واقع ست نزول اجلال دست داد در ہمین روز خسر و با تعدد و چند
 یہ کنار و رہا بے چناب میرسد خلاصہ سخن آنکہ بعد از شکست رایہاے مردمی کہ ہمراہ او از معرکہ جنگ برآمدہ بودند مختلف گشت
 با افغانان و اہل ہند کہ اکثر قدیمان او بودند میخواستند کہ بہ ہند وستان رویہ باز گردند و مصدر بغی و فساد ہا شود و حسین بیگ
 کہ اہل و عیال و مردم و خزائن او بر سمت کابل واقع بودند اورا دلالت بر رفتن کابل می نمود آخر الامر چون بہ کنگایش حسین بیگ
 عمل نمود بیک قلم مردم ہند وستان و افغانان از وجہ آئی اختیار نمودند بعد از رسیدن بدریاسے چناب ارادہ میکند کہ از گذر
 شاہ پور کہ از گذر ہاے معین ست عبور نماید کشتی بہم میرسد بگذر سودھرہ روانہ میشود در گذر مذکور مردم او بیک کشتی بے طلاح
 و کشتی دیگر پُر از ہیمہ و گاہ بدست درمی آورند و پیش از شکست خسر و بہ جمع جاگیر داران و راہ داران و گذر بانان صوبہ
 پنجاب حکم صادر گشتہ بود کہ این قسم قضیہ روید ادہ خبردار و ہوشیار باشند بنا برین تاکیدات گذر ہاے آہا در بند و حسین بیگ
 خواست کہ ملاحان کشتی ہیمہ د گاہ را بان کشتی بے طلاح آورده خسر در ابگذر ساند درین اثنا کیلین داماد کمال چودھری سودھرہ میرسد
 و می بیند کہ جماعتی درین شب در مقام گذشتن از آب اند بلا حاج فریاد میکنند کہ حکم جاگیر بادشاہیت کہ در شب مردم از آب
 تاوانستہ میگذاشتہ باشند ہوشیار باشید از شور و غوغاے اینہا مردے کہ دران نواحی بودند جمع میشوند و داماد کمال چو بے را کہ
 کشتی بدان میراند و بزبان ہند آفرابی گویند از دست ملاحان کشیدہ کشتی را سرگردان میسازد ہر چند ز رہا دادند قبول کردند کہ از ملاحان
 کسے تصدی گذر ایندن آنها شود و بچکیں قبول نہ نمود بہ ابو القاسم کلین کہ در گجرات حوالی چناب بود خبر رسید کہ جمعی درین شب
 میخواستند کہ از آب چناب عبور نمایند او چون بر معنی مطلع بود ہم در شب با فرزند ان و جمعیست سوار شدہ خود را بہ کنار گذر مذکور رسانید
 صحبت بجای رسید کہ حسین بیگ ملاحان را بہ نیر گرفت و از کنار آب داماد کمال نیز بہ تیر اندازی درآمد تا چار کردہ کشتی بطور خود پیاپی
 رو بہ آب میرفت تا آنکہ آخر شب در بیک نشست و ہر چند خواستند کہ کشتی را از بیک جدا سازند میر نہ گشت درین اثنا صبح صادق
 رسیدن گرفت ابو القاسم و خواجہ خضر خان کہ با ہتمام ہلال خان دین روے آب جمعیت کردہ بودند کنار غریب آب مستحکم ساختند

و جانب شرقی را زمینداران استحکام داده بودند. پال خان را قبل از وقوع این حادثه بسزاولی لشکرے که به سرداری سعید خان به شمشیر تعین یافته بود فرستاده بودم بحسب اتفاق در همین شب بدین نواحی میرسد بسیار وقت رسید. بود و اهتمام او در آوردن ابو القاسم خان کلین و جماعت خواجه خضر خان و بدست آوردن خسرو بسیار دخل داشت. در صبح روز یکشنبه بستی و نیم ماه مذکور مردم بر فیصل و کشتی سوار شد. خسرو را بدست در آوردند و روز دوشنبه سلخ در باغ میزراکامران خبر گرفتاری او بدین رسید همان ساعت بامیرالامرا فرمودم که به گجرات رفته خسرو را به ملازمت آورده در کنگاش امور سلطنت و ملک داری اکثر آنست که بر اے و نمیدگی خود عمل مینام از کنگاش باے دیگر کنگاش خود معتبر میدانم اول آنکه بخلاف صلاح و صواب بدی جمع بنده گان مخلص از آنکه آباد ملازمت پدر بزرگوار اختیار نموده دولت خدمت ایشان را در یافتن و صلاح دین و دنیاے من درین بود و بهمان کنگاش بادشاه شدم دوم تعاقب خسرو که به هیچ چیز از تعین ساختن ساعت و غیره تعلل ننشدم و تا او را بدست در نیاردم آرام نه گرفتهم از غرائب امور است که بعد از توجه از حکیم علی که داناے فن ریاضی است پرسیدم که ساعت تو چه من چگونه بوده است بعضی رسانید که بحجت حصول این مطلب اگر خوبند ساعت اختیار نمایند در سالها مثل این ساعتی که بدولت سوار شده اند نتوان یافت. در روز پنجشنبه سوم محرم سنه سزاد و پانزده در باغ میزراکامران خسرو را دست بسته در نجیر و پیا از طرف چپ برسم و توره جنگیز خانی بنظر من در آوردند حسین بیگ را بر دست راست او و عبد الرحیم را بر دست چپ او ایستاده کرده بودند خسرو در میان این هر دو ایستاده می لرزید و می گریست حسین بیگ به گمان آنکه شاید او را فتنی کند سخن پریشان گفتن آغاز نمود چون غرض او معلوم گشت او را بفرات زدن نه گذاشته خسرو سلسل سپردم و این دو نفری را فرمودم که در پوست گاو خوکشند و بر دراز گوش و از گونه سوار کردند و بر گردانیدند چون پوست گاو و دراز پوست خوک قبول خشکی نمود حسین بیگ با چهار پهن زنده مانده به تنگی نفس در گذشت و عبد الرحیم که در پوست خوک بود و از خارج با و رطوبت رسانید نذ زنده ماند از روز دوشنبه آخر ذی حجه تا نیم محرم سنه مذکور بواسطه زبونے ساعت در باغ میزراکامران توقف واقع شد بهر حال را که جنگ در آن مقام دست داده بود به شیخ فرید مرتضی نمودم و او را بخطاب والاے نفی خان مرفرانه گردانیدم بحجت نظام و انتظام سلطنت از باغ مذکور تا شهر فرمودم که در دریاچه با بر پا کرده فتنه انگیزان او بیاق و بمی را که درین شورش همراهی کرده بودند بردار با و چوبها و نخته هر کدام را به سیاست غیر مکرر به سزا و جزا رسانیدند و زمیندارانے که درین خدمت لوازم و دستخواهی بجا آورده بودند ریاست و چو دهرانی میانه دریاے چناب است فرموده زمینها بطریق مرد معاش هر یک به حرمت نمودم از جمله اموال حسین بیگ که بعد ازین هر جا اسم مذکور خواهد شد از خانه میر محمد باقی قریب بفتلک روستا

ظاهرش سوسه آنچه به محل دیگر سپرده و خود همراه داشته و فیکه به همراهی میرزا شاهرخ بدین درگاه آمده بود یک اسب داشت
رفته رفته کارش بدین درجه رسید که صاحب خزینه و دفینه گردیده اقبال این اراده با در خاطرش جا کرد در شمار راه که معامله خسرو
هنوز در شیت حق بود چون میان ولایت و دار الخلافت اگر که منبع فتنه و فساد است از سرداری صاحب وجود خالی بود
به دغدغه آنکه مبادا معامله خسرو بطول انجامد فرمودم که فرزند پرویز بعضی از سرداران را بر سر ناگذاشته خود با آصف خان و جمعی که
بدون نسبت خدمت نزدیک داشته باشند متوجه اگر گردند و حفظ و حراست آنچند دور اعمده اهتمام خود مقرر شناسند به برکت
عنایت الهی پیش آنکه پرویز به اگر رسد مهم خسرو و وجه دلخواه دوستان و مخلصان تشییت پذیرفت بنا بر این فرمودم که فرزند
نوروز را نه ملازمت گرد و چهارشنبه نیم محرم به مبارکی به قلعه لاهور در آمد جمعی از دوختو اهان معروض داشتند که معاودت بدار الخلافت
اگر درین ایام که فی الحقیقه در صوبه گجرات و دکن و بنگاله واقع است به صلاح دولت اقرب خواهد بود این کنگاش پسند خاطر
من یافتاد چه از عرفان شاه بیگ خان حاکم قندهار بعضی تعذبات معروض افتاده بود ولایت بران میکرد که امرای سرحد قربان
بنا بر افساد چندی از بقایای لشکر میرزایان آنجا که همیشه محرک سلسله خصومت و نزاع اند و ترغیب نامحبات در گرفتن قندهاریان
طائفه بنویسند حرکتی خواهند نمود بخاطر رسید که مبادا استقرار شدن حضرت عرش آشیانی و مخالفت بی هنگام خسرو داعیه آنها را تیر
ساخته بر سر قندهار یورش نمایند بحسب اتفاق آنچه بخاطر آفتاب اشراق بر تو انداخته بود از قوه فعل آمده حاکم هرات و ملک
سیستان و جاگیرداران این نواحی به ملک و مدد حسین خان حاکم هرات بر سر قندهار متوجه گشتند شهابش بر بهت و مردانگی شاه گجرات
که مردانه پا قائم کرده قلعه را مضبوط و مستحکم ساخت و خود بر بالای ارک سیوم از قلعه مذکور چنان شجاعت که بیرون جان علامه مجلسی او را
میدیدند و در مدت محاصره بیان نه بسته سر و پا برهنه مجلس عیش و عشرت ترتیب میداد و بیچ روزی بود که فوجی در برابر لشکر غنیم
از قلعه بیرون نرفتاد و کوششها بر مردانه تقویم نمیرسانید تا در قلعه بود چنین بود لشکر قندهار پس طرف قلعه را احاطه نموده بودند
چون این خبر در لاهور رسید ظاهر شد که توقف درین حدود اقرب و اصلاح بوده و در حال فوج کمانی بر سر داری میرزاغازی و همراهی
جمعی از منصب داران و بنده های درگاه مثل قزلباش که خطاب قزاقانی و پخته بیگ که خطاب سردار خانی سرفراز گردیده بودند معین گشتند
میرزاغازی را به منصب پنجهزاری ذات و سوار سرفراز ساختم و نقاره عنایت کردم میرزاغازی و ولد میرزا خانی ترخان که بادشاه ملک
معه بود به سعی عبد الرحیم خان خانان سپه سالار در عهد حضرت عرش آشیانی آن دیار مفتوح و ملک مضمون در جاگیر او که منصب پنجهزاری
ذات و سوار مقرر گشته بود تقویض یافت و بعد از فوت او میرزاغازی پسرش به منصب و خدمت پدر سرفراز بود آبا و اجداد اینها از احرار

سلطان حسین میرزا باقر والی خراسان بودند و در اصل از سلسله امرا صاحبقرانی اند و خواهر عاقل خدیست بخشی گری این لشکر مقرر گشت چهل و سه هزار روپیه بدخج گویان بقراخان و پانزده هزار روپیه به نقدی بیگ و قلیچ بیگ که از پسران میرزا غازری بودند مرحمت شد بجهت رفع این خدشه و اراده سیر کابل توقف لاہور را بنحو قرار دادم در همین روزها منصب حکیم فتح اللہ از اصل و اضافہ ہزاری ذات و سی صد سوار مقرر گشت چون از شیخ حسین جانی خواہا سے نزدیک وقوع بہ من رسیدہ بود و بیست لک دادم کہ موازی سی چهل ہزار روپہ بودہ باشد بخرچ او و خانقاہ و درویشا نے کہ با وی باشند مقرر نمودم در بیست و دوم عبد اللہ خان را نو اختہ بہ منصب دو ہزار و پانصدی ذات و پانصد سوار از اصل و اضافہ سہ ہزار ساقم و دہک روپہ با حدیان فرمودم کہ بساعت بدہند و برادر از ما بسیار آنجا وضع نمایند شش ہزار روپہ بقاسم بیگ خان و بیس شاہ بیگ خان و سہ ہزار روپہ بہ سید بہادر خان شفقت فرمودم و در گوہند و کہ برکنار دریا سے بیاہ واقع ست ہند و کے بود از جن نام در لباس پیرے و سخی چنانچہ بسیار سے از سادہ لوحان ہندو بلکہ نادان و سفہان اسلام را بقید اطوار و اضلاع خود ساختہ کوس پیرے و ولایت را بلند آوازہ گردانیدہ بود اورا گرو میگفتند و از اطراف و جوار گولان و گول پرستان بدو رجوع آوردہ اعتقاد تمام با او ظاہر میکردند از سہ چہار پشت او این دوکان را اگر مبداشتند بہ تہا بخاطر میگذاشت کہ این دوکان باطل را بر طرف باید ساخت با او را در جو کہ اہل اسلام در باید آورد تا آنکہ درین ایام خسرو از ان راہ عبور مینمود این مردک بچول ارادہ کرد کہ ملازمت او را در باید در منزلے کہ جاد مقام او بود و خسرو از نزل اول افتاد آمدہ او را دید و بعضے مقدمات فرمایتمہ باورسانید و بر پیشانی او انگشتی از زعفران کہ بہ اصطلاح ہندوان فشقہ گویند کشید و آتشگون میدانند چون این مقدمہ بسامع جاہ و جلال میرسد و بطلان او را بوجہ اکمل مبدانستم امر کردم کہ او را حاضر ساختند و مساکن و منازل و فرزندان او را بگریہ عنایت نمودم و اسباب و اموال او را بقید ضبط در آوردہ فرمودم کہ او را بہ سیاست و بیاسار ساند و دو کس دیگر را کہ را جو دانا نام داشتند در ظل حمایت دولت خان خواہہ سرا بہ ظلم و تعدی زندگانی میکردند و درین چند روز یک خسرو لاہور را قبل پشت دست اندازیا و بے اندامیہا نمودہ بودند فرمودم کہ را جو را بدار کشیدہ از انبا کہ بزررداری مشہور بود جریمہ گرفتن مجلایک لک و پانزدہ ہزار روپہ از او بوصول رسید آن مبلغ را فرمودم کہ بہ غلور خانہ ہاد مصارف خیرات صرف نمایند سعد اللہ خان پسر سعید خان بہ منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار افتخار یافت و پرویز از غایت اشتیاق بملازمت و خدمت من سافتمنا سے دور دور از ایام برسات کہ باران دست از تقاطع بازی داشت بانکہ مدتی طے نمودہ روز پنجشنبہ بیست و نہم بعد از گذشتن دو پیردسہ گھڑی روز سعادت ملازمت دریافت از غایت مہربانی و شفقت او را در کنار عطفوت گرفتہ پیشانی او را بوسہ دادم چون از خسرو این قباحت سرزد بنحو و قرار دادہ

که تا او را بدست نیارم در هیچ جا توقف نه کنم و احتمال داشت که بجانب هندوستان رویه باز گردد و درین حالت خالی گذاشتن دارالخلافه
 اگره که مرکز دولت و محل سلطنت و مقام نزول سراسر دیگران محل مقدس و دفن گنجای عالم بود از صلاح ملک داری دوری نمود
 بنابرین از اگره در حالت توجه بنقایب خسرو به پرویز نوشته شد که اخلاص و خدمت تو این نتیجه داد که خسرو از دولت گرخت و سعادت رو
 تو آورد و بانه نقایب او ایثار نمودیم مهات را نار ایه مقتضای وقت و صلاح دولت یک نوع صورتی داده خود را بزودی به اگره
 برسان که پاس تحت و خزانه را که سرمای گنج قارون است تو سپردیم. تریه خدای حی قادر پیش از آنکه این حکم به پرویز برسد رانادر مقام
 عجز در آمده کس نزد آصف خان فرستاده بود که چون از کرده هاس خود خجالت و شرمندگی تمام دارم امید دارم که شفیع من شده نوعی
 کنی که شایزاده بفرستادن با که که از فرزندان من است را رضی گردند پرویز بدین معنی رضانداده میگفت که یا خود من وجه خدمت گردیا کن
 بفرستد و درین وقت خبر فتنه انگیزی خسرو میرسد بنابر ملاحظه وقت آصف خان و دیگر دولتمندان بآبادن با که را رضی گشته در نواحی
 منڈل گدھ سعادت خدمت شایزاده در می یابد پرویز را بهر جگه نامه و اکثر اسامی عینات آن لشکر را گذاشته خود با آصف خان و چند
 از نزدیکان و اهل خدمت روانه اگره میگردد و با که را به همراهی روانه درگاه دلاجه میگردد و چون بحوالی اگره میرسد خبر فتح و گرفتاری
 خسرو را شنیده بعد از دور زدن که مقام بنماید حکم بدو میرسد که چون خاطر از جمیع جوانب و اطراف جمع است خود را بزودی با برسان
 تا آنکه تاریخ مسطور سعادت ملازمت دریافت و آفتاب گیر که از علامات سلطنت است با در محنت فرمودم و منصب ده هزار ری باو عطا
 فرمودم و به دیوانیان حکم کردم که جایگزینخواه دیند میرزا علی بیگ را در همین روزها به حکومت کشمیر فرستادم ده هزار رویه بقاضی عزت الله
 حواله شد که به فقرادار باب احتیاج کابل قسمت نماید احمد بیگ خان به منصب دویستاری ذات و هزار دو و بیست و پنجاه سوار از اصل
 و اضافه سرفراز گردید در همین ایام مقرب خان که به آوردن فرزندان دانیال مقرر گشته بود بعد از شش ماه و بیست و دو روز از برپا
 برگشته دولت ملازمت دریافت و وقایع آنحد و در ابه تفصیل معروض داشت بیست خان به منصب دویستاری ذات و هزار از ارتقا
 یافت شیخ عبد الوهاب از سادات بخاری که در زمان حضرت عرش آشیانے حاکم دہلی بود بنابر بعضی قبایح که از مردم او صادر گردید
 از آن خدمت تغییر گردیده داخل ایام و از باب سعادت گشت در تمام ممالک محدوده خواه در محال خالصه و خواه جایگزین دار حکم فرمودم که
 غلور خانها تر تیب داده بجهت فقر افرا نور گنجایش آن محل طعام درویشان طبع می نموده باشند تا مجاور و مسافران بقبض رسند ابنه خان
 کشمیری که از نزد حکام کشمیر است به منصب دویستاری ذات و سی صد سوار ممتاز گردید و در روز دوشنبه نهم ربیع الآخر کشمیر خاصه به پرویز
 مرحمت نمودم و به قطب الدین خان کو که دامیر الامرا هم کشمیر هاس مرصع عنایت شد فرزندان دانیال را که مقرب خان آورده بود

درین روز دیدیم که سه پسر و چهار دختر از دمانده بودند پسران طهورت و بایستغرو و هوشنگ نام دارند آن مقدار مرحمت و شفقت نسبت
 باین اطفال از من بوقوع آمد که در گمان هیچکس نبود طهورت را که از همه کلان بود مقرر داشتم که همیشه در ملازمت من باشد و دیگران را
 به همیشه را سه خود پسر دم تا بواجبه از احوال آنها خبردار باشد و خلعت خاصه بجهت راجه مان سنگه به نگانه فرستاده شد سی کت نام نیز از احوال
 انعام فرمودم شیخ ابراهیم پسر قطب الدین خان کو که را به منصب هزاری ذات دسی صد سوار سرفراز گردانیده بخطاب کشور خانی ممتاز
 کردم چون در حین توجه بتعاقب خسرو فرزند خورم سا که در آگره بر سر محلهما و خزانة گذاشته بودم بعد از جمعیت خاطر ازین مهم حکم شد که فرزند
 مذکور در ملازمت حضرت مریم مکانه و محلهما سه روانه ملازمت گرد چون بجوالی لاهور رسیدند روز جمعه دوازدهم ماه مذکور بر کشتی سوار
 شده باستقبال والدہ خود بجوالی دیهی که در معر نام دارد سعادت ملازمت میسر گشت بعد ادا کورنش و سجد و تسلیم و مراعات
 آداب که از خوردان بکلانان موافق توره چگیزی و قانون تیموری و ضابطه بایری است به عبادت تمام و طاعت ملک علام قیام
 و اقدام نموده چون ازین شغل فارغ گشتم رخصت مراجعت یافته به قلعه لاهور درآمد در هفدهم مغر الملک را به بخشی گری شکر رانا
 تعیین نموده بدالصبوب فرستادم چون خبر مخالفت را سه سنگه و ولیپ پسر او در جوالی ناگور و آن حد و در سبیده بود فرمودم
 که راجه جلنات به اجمعی از بندها سه درگاه و مغر الملک ابلاغ نموده دفع فتنه و فساد آنها نمایند سر دار خان را که بجای شاه بیگجان
 به حکومت قذیه مقرر گشته بود به منصب سه هزاری ذات و دو هزار پانصد سوار ممتاز ساخته پنجاه هزار روپیه باو عنایت نمودم
 به خضر خان حاکم سابق خاندیس و برادر او احمد خان که از خانزادان این دولت ابد چون دست سه هزار روپیه مرحمت شد هاشم خان
 پسر قاسم خان که از خانه زادان این دولت و لاقی تربیت است به منصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار پانصد سوار سرفرازی
 یافت اسب خاصه نیز باو عنایت نمودم به بهشت نفر از امرای تعینات لشکر دکن خلعتها فرستادم پنجاه هزار روپیه بانعام نظام شیرازی
 قصه خوان مرحمت شد سه هزار روپیه بجهت خرج غلورخانه کشمیر وکیل میرزا علی بیگ حاکم آنجا داده شد که به بلده مذکور فرستد خضر
 مرصع که شش هزار روپیه قیمت داشت به قطب الدین خان بخشیدم بدین خبر رسید که شیخ ابراهیم بابا افغانی دکان شیخی و مریخی در یکی
 برگنه از برگنات لاهور ترتیب داده چنانچه طریقه او باش و سفهاست جمع کثیر از افغانان و غیره برادر گرد آمده اند فرمودم که او را
 حاضر آورده به پر دیز سپارند که در قلعه چنار نگاه دارند تا این هنگامه باطل برهم خور و روز یکشنبه مقیم جادی الاول بسیاری از منصب داران
 واحدیان بر عایت سرفراز گشتند منصب مهابت خان دو هزاری ذات و سی صد سوار مقرر گشت و لاور خان به دو هزاری ذات
 و هزار و چهار صد سوار سرفراز گردید وزیر الملک به هزار و سی صدی ذات و پانصد و پنجاه سوار اقبال یافت و قیام خان هزاری ذات

و سوار شد شام سنگه هزار و پانصدی ذات و هزار و دویست سوار ممتاز گشت همچنین چهل و دو نفر از منصب داران زیادتی منصب
 سرفرازی یافتند در اکثر روزها همین شیوه مرعی و منظور است لعل به قیمت بیست و پنج هزار روپیه به پر وزیر مرحمت نمودیم به روز چهارشنبه
 نهم شهرند کور مطابق بیست و یکم بهمن بعد از گذشتن سه پیر و چهار گفتری مجلس وزن شمسی که ابتدا اے سال سی و هشتم از عمر من بود
 منتقد گشت بدستور اے که بر بست و آیین بود اسباب وزن را با تراز و در خانه حضرت مریم زمانے مرتب و آماده ساختند در ساعت
 و وقت مقرر نجیرت و مبارکی و تراز و شسته هر علاقه آنرا یکی از گلان سالان در دست گرفته دعاها کردند اول مرتبه بطلا و وزن شد
 سه من و ده سیر و وزن بنید و ستان و بعد از آن به بعضی از فلزات و انواع و اقسام خوشبوئیها و کیفیات تا دوازده وزن که تفصیل
 آن بعد ازین مرقوم خواهد گشت در سالے دو مرتبه خود را به طلا و نقره و سایر فلزات و از قسم ابریشم و پارچه و از اقسام حبوبات
 و غیره وزن میکنم یک مرتبه در سال شمسی و یک مرتبه در سال قمری در این دو وزن را به تحویلداران علمی و می سپارم که به فقر و ارباب
 احتیاج رسانند و در همین روز مبارک قطب الدین خان کو که که سالها در آرزوے چنین روزے بود با انواع عنایات سرفرا
 ساخته اول منصب اورا پنجزاری ذات و سوار مقرر داشتیم بعد از آن به خلعت خاصه و شمشیر مرصع و اسب خاصه با زین مرصع
 اعتبار بخشید به صوبه داری و حکومت دار الملک بنگاله و آریسه که جاسے پنجاه هزار سوار است مرخص ساختیم و از روزے غرت
 بالشکر عظیم روانه آنصوب گشت و دولک روپیه نیرد خرج گویان مرحمت شد نسبت والدہ او بمن ازان مقوله است که چون
 در ایام طفولیت بر عایت و تربیت او پردر شش یافته ام این مقدار آنس که مرا باوست بود والدہ حقیقی خودندارم والدہ الدینی
 بجاسے والدہ مهربان مست و خودش را از برادران و فرزندان حقیقی کمتر دوست میدارم از کوکما کیسه قابلیت کو گلی به من وارد
 قطب الدین خان مست و سه لک روپیه به لگیان قطب الدین خان مرحمت نمودیم و درین روز یک لک و سی هزار روپیه به طریق
 سابق بجهت دختر باری که نام زرد پیر بود فرستادم و در بست و دوم باز بهاد و قلماق که در بنگاله مدتها عیسان و زریده بود و بنی
 نخت درین تاریخ دولت آستان پوس دریافت خنجر مرصع و بست هزار روپیه با و مرحمت نمودیم و به منصب هزاراری ذات و سوار
 سرفراز ساختیم یک لک روپیه نقد و خمس به پر وزیر عنایت شد کیشود اس مار و به منصب هزار و پانصدی ذات و سوار سرفراز گردید
 ابو الحسن که دیوان و مدد سرکار برادر دایال بود و بمرای فرزندان او دولت ملازمت دریافت به منصب هزاراری ذات و پانصد
 سوار سر بلند گردید و در اوایل ماه جمادی الثانی شیخ با زریه که از شیخ زاد باے سیکری بود و فروغ عقل و دانائی نسبت قدیم نسبت
 امتیاز تمام دارد و خطاب معظم خانی سرفراز گشت و حکومت دہلی با و مقرر فرمودیم و در بست و یکم ماه مذکور عقدی مشتمل بر چهار قطعه اعل و صدر

دانه مروارید به پرویز شفتت فرمودم و منصب حکیم مظفر سه هزار سی ذات و هزار سوار از اصل و اضافه مقرر گشت پنج هزار دویست و پنجاه
 راجه بنجھولی مرحمت نمودم و از سواکے که تازه روسته داد ظاهر شدن کتابت میرزا غریز کو که است که به راجه علی خان ضابط خانی
 نوشته بوده است مرا عقیده آن بود که نفاق او بجهت خاطر خسر و نسبت دامادے او مخصوص بن باشد از فحوائے این نوشته
 که بخط او بود ظاهر گشت که نفاق جلی خود را در هیچ وقت از دست نداده این شیوه ناپسندیده با والد بزرگوارم نیز سلوک میداشته
 است مجمل کتابتے در وقتی از اوقات به راجه علی خان مذکور مرقوم ساخته سر با مشعر بر بدی و بد پسندی و مقدمه مائے کد پیچ دشمن
 نمی نویسد و اسناد به هیچ کس نمی توان کرد چه جائے آنکه پهل حضرت عرش آشیانے بادشاه و صاحب قیودانی که از ابتدا سے طفولیت
 بنا بر حقوق خدمت دالیه او در مقام تربیت و رعایت او شده پله اعتبارش بدرجه اعلی چنان رسانیده که در نسبت خود هم سنگ
 و همتان داشت این کتابت را در برهان پور در میان اسباب و اموال راجی علی خان بدست خواجہ ابوالحسن می افتد و خواجہ آرد
 به من بگذرانید از خواندن و دیدن موبر اعضا سے من راست شد اگر ملاحظه بعضی تصورات و حقوق شیر دادن مادر اونی بود گنجایش
 داشت که او را بدست خود یا سارسانم به تقدیری ادر حاضر ساختن این نوشته را بدست او داده فرمودم که با و از بلند در میان مردم بخواند مظنه آن بود که از دیدن
 آن کتابت خائب و اذروچ پرداخته خواهد گشت از غایت بی از روی و خیرگی او بر شنه خواندن گرفت که بوی این نوشته از نیست و حکم بخواند حاضران
 مجلس بهشت آئین از بنده بایے اکبری و جهانگیری هر کس که نوشته دید شنید زبان بر طعن و لعن او گشوده و لانتها کردند پرسیده شد که قطع نظر
 از نفاقا سے که بدولت من کرده با اعتقاد ناقص خود و جوه بران ترتیب دادے از والد بزرگوارم که از خاک راه ترا و سلسله ترا برداشته
 باین دولت و مرتبه رسانیده بودند که محسود امثال و اقربان خود گشته بودی چه امر روسته داده بود که به شتمان و مخالفان دولت او چنین
 مقدمات بایسته نوشت و خود را بجز که حرا و خوران و بے ساداتان جادادے ملی با فطرت اصلی و جبلت طبعی چه توان کرد هر گاه که
 طینت تو بآب نفاق پرورش یافته باشد از و بغیر این امور چه سر خواهد زد آنچه با من کرده بودی از سر آن در گذشته باز بهمان منصبی
 که داشتے سرفراز گردانیدم و گمان آن بود که نفاق تو مخصوص بن بوده باشد الحال که این معنی دانسته شد که با خدا سے مجازی و دربی
 خود هم درین مقام بوده ترا بعمل و دینی که داری و دشتنی حواله نمودم بعد از ذکر این مقدمات لب از جواب بسته در برابر این نوع
 رو سیاہی چه گویم حکم به تغیر جاگیر او کردم آنچه ازین ناسپاس به فعل آید بود اگر چه گنجایش عفو و گذرانید ان نداشت غایتا بنا بر بعضی
 ملاحظه گذرانیدم روز یکشنبه بستم و ششم ماه مذکور مجلس که خدائی پرویز بدختر شاهزاده مراد منعقد گشت در منزل حضرت میرزا
 عقد شد و جشنی و طوی در خانه پرویز ترتیب یافته هر کس که در ان انجمن حاضر بود با انواع نوازش و تشریفات سرفراز گردیدند هزار

روپیہ بہ شریف اہلی و چند سے دیگر از امر احوالہ شد کہ بہ فقر و ساکین تصدق نمایند روز یکشنبہ دہم رجب بغرم شکار کہ چاک و نذرنہ
از شہر برآمدہ باغ رام داس را منزل گزیدیم چار روز در انجا مقام شد روز چار شنبہ سیزدہم وزن شمس پر وزیر بعلی آمدہ اورا
دوازده مرتبہ باقسام فلزات و دیگر اجناس وزن در آورد و ہر وزن دو من و ہر دہ سیر شد حکم کردیم کہ مجموع را بہ فقر قسمت
نمایند و زین روز منصب شجاعت خان ہزار و پانصدی ذات و ہفتصد سوار از اصل و اضافہ مقرر گشت بعد از انکہ میرزا غازی
و لشکر سے کہ بہرہا ہی اوتعین بودند روانہ گشتند بخاطر رسید کہ جماعت دیگر ہم از عقب باید فرسار بہادر خان تو بر یکی را بہ منصب
ہزار و پانصدی ذات و ہشت صد سوار از اصل و اضافہ نواختہ جماعت اویماق پوری را کہ قریب بہ سہ ہزار نفر بودند بسرداری
شاہ بیگ و محمد امین با ہمراہ نمودہ روانہ ساختم دو لک روپیہ مدد خرج گویان بہ جماعت ند کہ مرحمت شد و یک ہزار بر قند از نیز فقر
گشت آصف خان را بہ مخا فطت خسرو و ضبط لاہور تعین نمودہ گذار شتم امیر الامرا ہم چون بیماری صعب داشت از دولت ملازمت
محروم گردیدہ در شہر ماند عبد الرزاق معمر سے کہ از صوبہ رانا طلب شد ہ بود بہ منصب بخشی گیری حضور سرفراز گردید و حکم شد کہ با تاق
ابو الحسن بلو از م این خدمت قیام واقہ ام نماید انچہ ضابطہ پدر من بود من ہم ہمین ضابطہ عمل میناتم کردہ خدمت عمدہ دو کس را
شریک می ساختند نہ بواسطہ بے اعتدای بلکہ بدین جهت کہ چون بشریت ست و آدمی از کوفتہا و بیماری خالی نمی باشد اگر
یکے را تشویش و یا مانعے رود دہد آن دیگر حاضر بودا کار ہا و مہمات بند ہا سے خدا معطل نماند ہم درین ایام خبر رسید
کہ روز دسہرہ کہ از روز ہا سے مقرر ہنہ وان ست عبد اللہ خان از کاپلی کہ جاگیر اوست ابلاغ نمودہ بولایت بندیلہ در می
و ترددات سپاہیانہ نمودہ رام چند پسر تنہا کو ار کہ مدتے در ان جنگل زمین قلب فتنہ انگیزی میکرد و شکیہ ساختہ بہ کاپلی آورد
بواسطہ این خدمت پندیدہ بعنایت علم و منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز شدہ از عرض صوبہ بہار بعرض رسید
کہ جہاگیر قلی خان را بہ سنگرام کہ از زمینداران عمدہ صوبہ بہار ست و قریب بہ سہ چار ہزار سوار و پیادہ بیشمار دارد جناب بعضے مخا فتنہ
و ناد و تخوا ہی ہا و زمین ناہموار جنگ دست میدہد و درین معرکہ خان مذکور بہ نفس خود ترددات مردانہ تقدیم میرساند آخر الامر
سنگرام بزخم تفنگ نابود گشتہ بسیارے از مردم او در معرکہ اقامہ بقیتہ السیف فرار برقرار اختیار مینماید چون این کار نمایانے
بود کہ از جہاگیر قلی خان پوتمع آمدہ او را بہ منصب چار ہزار و پانصدی ذات و سہ ہزار و پانصد سوار سرفراز ساختم مدت سہ
و شش روز اوقات بمشغولی شکار گذشت پانصد و ہشتاد و یک جانور بہ تفنگ و پوردام و قمر غم شکار شد ازین جملہ یک صد
و پنجاہ و ہشت جانور خوبہ تفنگ زدہ بودم و در مرتبہ قمر غم واقع شد یک مرتبہ در کہ چاک کہ پر دگیان حرم سر اسے عصمت بودند

یک صد و پنجاه و پنج جانور کشته شد. و مرتبه دوم در بند نه یک صد و ده تفصیل مجموع جانوران که شکار شده بود توچ کو به یک صد و هشتاد و یک بستی و نه گورخر و دیکه گاونه آهو و غیره سی صد و چهل و هشت روز چهارشنبه شانزدهم شوال بخیر و خوبی از شکار عبادت واقع شد بعد از گذشتن یک پیروش گهری از روز مذکور به شهر لاهور در آمد امر غریب درین شکار ملاحظه و مشاهد گشت آهو سیاهی را در حوالی دعه چند الله که منار سے درانجا ساخته شده تفنگ در شکم آهو زد دم چون زخمی گشت آواز سے از و ظاهر شد که در غیر مستی این قسم آواز از هیچ آهو سے شنیده نه نشده بود شکاریان کمن سال و جمعی که در ملازمت بودند فهمانوده اظهار کردند که بابان یا دند ابریم بلکه از پدران خود شنیده ایم که این قسم آواز سے در غیر مستی از آهو سرزده باشد چون خالی از غرابت نه بود نوشته شد گوشت بز کو به راز از گوشت جمیع حیوانات جشی نذیر تر باقم با آنکه پوست بر آن بغایت بد پوست که بد باغت آن بواز ذابل نمی گرد گوشت او مطلقاً بوے ناک نیست یکی از بزهای نر را که از همه کلان تر بود فرمودم که بوزن و را آوردند دوسن و بست و چاک سیر که بستی و یک من و لایت بوده باشد ظاهر شد تخمین یک توچ کلان را نیز فرمودم که کشیدند دوسن و سه سیر اکبری مطابق بهفتده من و لایت بوزن درآمد از گورخرهای شکاری یکی که بجبه از همه قوی تر بودند من و شانزده سیر مطابق بهفتاد و شش من و لایت سنجیده شد از شکاریان و هوسا کان شکار مکرر شنیده ام که در شاخ توچ کو به بوقت معین کرمی بهم میرسد که از حرکت او خار خار سے در و پیدا میشود که با نوع خود او را به جنگ در می آورد و اگر از نوع خود حریف نیابد شاخ خود را بر درخت یا به سنگ زده تسکین آن خار خار میدهد بعد از تفحص آن کرم در شاخ ماده آن جانور نیز ظاهر شد و حال آنکه ماده جنگ نیکند پس ظاهر شد که این سخن اصلی نداشته است گوشت گورخر اگر چه حلال است و اکثر مردم میل نموده اند اما به هیچ وجه طبع مرا بخوردن آن رغبت نیفتاد چون بجبه نادیب و نمیه و لیب و لدر اے راسے سنگه و پدر او قبل ازین فرمان صادر گشته بود درینو لا خبر رسید که زاهد خان پسر صاحبان و عبد الرحمن پسر شیخ ابو الفضل و رانا شنکر و منرال ملک با جمعی دیگر از منصبداران و بند های درگاه خبر دلیپ را در نواحی ناگور که از منصفان صوبه اجیرست میشوند و بر سر او بلغار نموده او را در می یابند چون محل گیر نمی یابند ناچار پانام ساخته با فوج قاهره به مجاوه و مقابله در می آید بعد از اندک زد و خورد یک دفعه شکست عظیم یافته جمع کثیر را به کشتن میدهد و اسباب خود را گرفته بودادی او را برقرار می نماید +

شکسته صلاح کسنه کمر	نه باره جنگ نه پرداے سر
طبع خان را با وجود پیر با بنا بر مراعات رعایت والد بزرگوارم منصب او را برقرار داشته در سرکار کابی جاگیر حکم کردیم در راه	

نوی قعدہ والدہ قطب الدین خان کو کہ مرا شیر دادہ بجای والدہ من بود بلکہ از مادر مہربان مہربان تر و از خردی باز در کنسار
ترتیب او پرورش یافته بودم بہ رحمت ایزدی پیوست پایہ نعلش اورا بردوش خود برداشتہ بارہ راہ بردیم چند روز از کثرت خون
والہ میل بخور دن طعام نشد و تغیر لباس نہ کردم بہ

جشن نوروز دوم از جلوس ہمایون

روز چہار شنبہ بیت دوم ذیقعد سنہ ہزار و پانزدہ بعد از گذشتن سہ و نیم گھڑی حضرت نیر اعظم بخانہ شرف خود توجیل نمودند و
بود تخانہ ہمایون را برسم محمودہ آئین بستہ بودند جشن عظیم ترتیب یافت و در ساعت مسعود بر تخت جلوس واقع شد امر او مقرران
نبو از شہاد و عنایات سر بلند گردانیدم بہ در ہمین روز مبارک از عرائض قند ہار بوقت عرض رسید کہ لشکرے کہ بسر کردگی میرزا
غازی ولد میرزا جانی بہ ملک شاہ بیگ خان تعین یافتہ بودند در دوازہم شہر شوال سنہ مذکور داخل بلدہ قند ہار میشوند و طائفہ
تزلہاش چون خبر رسیدن عساکر منصورہ را پیش مندرج بلدہ مذکور میشوند مہر اسمہ و بریشان و شیمان تا کنار آب ہلند کہ بچاہ و شہت
کرودہ بودہ باشد عنان بازی کشند در ثانی الحال ظاہر شد کہ حاکم فراہ و جمعی از حکام آن نواحی بعد از شنفا رفتن حضرت
عرش آشیانے بخاطر میگذرانند کہ قند ہار درین فقرت و آشوب آسان بدست خواہد آمد بے آنکہ از جانب شاہ عباس بانہا
حکم برسد جمعیت نمودہ ملک سیوستان را با خود متفق میسازند و کس نزد حسین خان حاکم ہرات فرستادہ از و ملک طلب می سازند
و او ہم جمعے میفرستد بعد از ان باتفاق بر سر تن ہار توجہ میشوند شاہ بیگ خان حاکم آنجا بلا حذر آنکہ جنگ دوم دارد اگر عیاذ بانہ
شکستہ رود قند ہار از تصرف بیرون خواہد رفت قلعگی شدن را بہتر از جنگ دانستہ قرار بر قلعہ داری میدہد و قاصد ان میرزا اسیر
بدرگاہ میفرستد بحسب اتفاق فرین ایام ربایات جلال کہ بہ تعاقب خسرو از دار الخلافت اگرہ حرکت نمودہ بود در لاہور نزول جلال
داشت بحدوشنیدن انخبر ملا و قف فوج کلانی از امر او منصب داران بسرداری میرزا غازی فرستادہ شد پیش از آنکہ میرزا بے مذکور
بقند ہار رسد این خبر بشاہ میرزا کہ حاکم فراہ با بعضی از جاگیر داران این نواحی قصد ولایت قند ہار نمودہ اند این معنی را لاق مذہبستہ
بہ قدغن حسن بیگ نامی را از مردم روشناس خود میفرستد و فرمانے باسم آنها صادر میگردد کہ از کنار قلعہ قند ہار برخاستہ توجہ جاوہقام
خود شوند کہ بہ سبب محبت دمووات آبای کرام با سلسلہ علیہ جاگیر بادشاہ قدیم ست آن جماعت پیش از آنکہ حسن بیگ برسد و
حکم شاہ با ایشان رساند تاب مقاومت عساکر منصورہ نیاوردہ مراجعت را غنیمت می شمارند حسن بیگ مذکور آن مردم را طاعت

نمودہ روانہ ملازمت شد۔ در لاہور سعادت خدمت دریافت و نامعنی را اظہار نمود کہ این جماعت بے عافیت کہ ہر سرفند ہمارا آمدہ بودند بغیر از فرمودہ شاہ عباس این حرکت از انہا بوقوع آمد مبادا کہ در خاطر ازین مکر گزافی راہ یافتہ باشد انقصہ بعد از رسیدن افواج قاہرہ بہ قندہار حسب الحکم قلعہ را بہ سردار خان می سپارند و شاہ بیگ خان باشکر ملک غازم در گاہ میشوند و در مسیت و منقہم ذیقعدہ عند الخان رام چند بندیلہ را در بند ذرخیر آوردہ بنظر گذاریند فرمودم زنجیر از پاسے او برداشتہ و خلعت پوشانیدہ بہ راجہ با سو حوالہ نمودم کہ ضامن گرفتہ اورا با جمعے دیگر از خوشان کہ بہ ہمراہی او گرفتار گشتہ بودند بگذرانند انچہ از کرم و مرحمت در حق او بظہور آمد در خیال او نگذشتہ بود و در دوم ذی الحجہ بغیر از خرم تومان و طوغ و علم و نقارہ مرحمت فرمودہ بہ منصب ہشت ہزاری ذات و پنجہزار سوار اتمبار بخشیدہ حکم جاگیر کردم و درین پیرخان ولد دولتخان لودی را کہ ہمراہ فرزند ان دانیال از خاندیس آمدہ بود بہ خطاب صلا تہخانے سرفراز ساختہ منصب اورا سہ ہزاری ذات و یکہزار و پانصد سوار مشخص شد و علم و نقارہ دادہ و مرتبہ او بخطاب والاے فرزند دانیال و اقران در گذرانیدم بدوران و اتمام صلا تہخان در میان قوم لودی بغایت بزرگ و معتد بودہ اند چنانچہ دولت خان سابق کہ عموے جد صلا تہخان بود چون بعد از سکندر را بہ اسم پسرش با امراسے پدر بد سلوکی آغاز نہادہ باندک تقصیرے جمعی را بہ قتل درمی آورد دولتخان از وادیشہ مندر شدہ سپہ خرد دلاور خان را بہ ملازمت حضرت فردوس مکانے در کابل فرستاد و آنحضرت را دالالت بہ تسخیر ہندوستان نمود چون ایشان نیز این غریت در خاطر داشتند بے توقف متوجہ گردیدند و تانوا می لاہور عنان باز نہ کشیدند دولتخان با توابع و لواحق خود سعادت ملازمت دریافتہ و لازم نیکو بندگی بجا آورد چون مردکن سال آراستہ ظاہر و پیراستہ باطن بود مصدر خدمات و دولتیو اہی ہا گردید اکثر اوقات اورا بدرگفتہ مخاطب میساختند و حکومت پنجاب را بدستور باد تقویض فرمودہ سایر امراسے جاگیر داران صوبہ مذکور را بہ متابعت او مامور میساختند دلاور خان را ہمراہ گرفتہ بہ کابل مراجعت فرمودند بار دیگر کہ استعداد و پورش ہندوستان نمودہ بہ پنجاب رسیدند دولت خان بدولت ملازمت سرفراز گردیدہ و در ہمان روز ہا و قات یافت دلاور خان بخطاب خانخانانے ممتاز گردید و در جنگ کہ حضرت فردوس مکانے را با ابراہیم دست داد ہمراہ ہو و ہمچنین در ملازمت حضرت جنت آشیانے ہم بلوازم بندگی قیام داشت و در تہخانے منگیر بوقت مراجعت آنحضرت از ہنگالہ باشیر خان افغان جنگ مردانہ نمودہ در معرکہ گرفتار شد ہر چند شیر خان تکلیف نوکری کرد قبول نہ نمود و گفت کہ بدوران تو ہمیشہ نوکری بدوران من نمودہ اند و درین صورت چہ گنجایش داشتہ باشد کہ این امر از من بوقوع آید شیر خان بر آشفتہ و فرمود کہ اورا در میان دیوار نہادند و عمر خان جد فرزند صلابت خان کہ عم زادہ دلاور خان باشد در دولت سلیم خان رعایت خوب یافتہ بود بعد از فوت سلیم خان و کشتن فیر و زبیر او بدست محمد خان عمر خان و براندان او از محمد خان متوہم شدہ بہ ہجرات رفتہ و عمر خان آنجا در گذشت و در تہخان

پسرش که جوان شجاع خوش صورت و همه چیز خوش بود همراهی عبدالرحیم ولد سیرم خان را که در دولت حضرت عرش آشیانه بختاب خانگانی
 سرفراز گردید اختیار نموده توفیق ترددات و خدمات خوب خوب یافت خانگانیان او را بمنزله برادر حقینی خود میدانست بلکه هزار مرتبه از
 برادر بخترو همریان تر اکثر فتوحات که خانگانیان را دوست داده به پایمردی و مردانگی او بود و چون والد بزرگوارم ولایت خاندیس و قلعه
 اسیر را منحصراً ساختند و انبال را در آن ولایت و سایر ولایات که از تصرف حکام دکن برآمده بود گذاشته خود بدار الخلافت اگر چه مرا
 فرمودند درین ایام دانیال دولت خان را از خانگانیان جدا ساخته و ملازمت خود نگاه داشته و مهات سرکار خود را با و حواله نموده غنا
 و شفقت تمام با و ظاهر می نمود تا آنکه در ملازمت او وفات یافت و پسر از و نامدیکه محمد خان و دیگرے پسر خان محمد خان که برادر کلان بود
 بعد از وفات پدر باندک مدتی در گذشت و دانیال نیز با فراط شراب خود را در باخت بعد از جلوس پسر خان را بدرگاه طلب دایم
 چون جوهر ذاتی و قابلیت فطری او را ملاحظه نمودم پایم رعایت او را بر تبه که نوشته شد رسانیدم امروز در دولت من از صاحب نسبت
 تری نیست چنانکه گناهان عظیم که به شفاعت بیچک از بند پاس درگاه بغض معزود نگردد با التماس او میگذازانم اتقی جوان نیک ذات
 مردانه لائق رعایت ست و آنچه در باب او فعل آورده ام حقا واقع شده و دیگر رعایتها نیز سرفرازے خواهد یافت چون پیش نهاد مهت
 نهمت فتح ولایت ما در او انهرست که ملک مورد وثقی آباد اجداد است میخواستیم که عرصه چند دستان از خس و خاشاک مفسدان و فساد
 پاکیزه ساخته یک از فرزندان را درین ملک گذاشته خود با لشکر آراسته جزا و نیلان کوه شکوه برق رفتار و خزانه کلی همراه گرفته با استعداد تمام
 متوجه به تسخیر ولایت موردش گردیم بنا برین اراده بودیم که بجهت دفع رانا فرستاده خود غریت ملک دکن داشتیم که درین اثنا از خسروان حرکت
 ناشایسته توقع آمد و ضرورت شد که تعاقب نموده دفع فتنه او نمایم مهات بر وزیر بهمن جنت صورت پسندیده پیدا نه کرد و نظر بر مصلحت وقت
 رانا را مهلت داده یک از پسران او را همراه گرفته روانه ملازمت گشت و در راه و سعادت خدمت دریافت چون خاطر از نساد خسر و جمع
 گشت و دفع شورش قزلباشیه که قندسار را در قتل داشتند با سسل و جوه میسر شد بخاطر رسید که به سیر و شکار کابل را که حکم وطن مالد
 وار و در یافته بعد از آن متوجه بند دستان شویم و از او پاس خاطر از توه فعل آید به بنا برین قیاس پنج هفتصد ذی حجه به ساعت سعید از
 قلعه لاهور برآمده باغ دل آمیز را که در آن روسے آب را دی ست منزلی گردیدم و چهار روز توقف واقع شد روز یکشنبه نوزدهم فروردی
 ماه را که روز شرف حضرت نیر اعظم بود درین باغ گذرانیدم و بعضی از بند پاس درگاه به منصب و اضافه منصب سرفرازی یافته بر عیالها
 و شفقت اسر سرفرازے یافتند ده هزار روپیه بخش بیگ فرستاده داراے ایران مرحمت شده قلیچ خان و میران صدر جهان و میر شریف
 آملے را و لاهور گذاشته فرمودم که با اتفاق مهات که روسے دبد به فصل رسانند روز دوشنبه از باغ مذکور کوچ نموده بوضع هر هر که در

سه دیم کرد به شهر واقع ست منزل شد روز سه شنبه جهاگیر پور منزل ریات جلال گشت آن موضع از شکارگاه های معروفست و در حوالی آن منارهای بفرموده من بر سر قبر آموئے فسران نام که در جنگ آموان خانگی و صید آموان صحرائی بنظر بود احوادث نموده اند و در آن منار ملا محمد حسین کشمیری که سرآمد خوش نویسان زمان بود این نثر را نوشته بر سنگ نقش کرده اند که درین نضای دلکش آموئے بدام جهاندار خدا آگاه نورالدین جهاگیر بادشاه آمده و در عرض یکماه از دشت صحرائت برآمده سرآمد آموان خاصه گشت بنا بر ندرت آموئے مذکور حکم کرد که بجای نقد آموان این صحرانگند گوشت آنها بر بند و مسلمان حکم گوشت گاو و گوشت خوک داشته باشد و سنگ قبر او را بصورت آمو مرتب ساخته نصب کنند و به سکنه معین که جهاگیر دار پرگنه مذکور بود فرمودم که در جهاگیر پور قلعه مستحکم بنمایند پنجشنبه چهاردهم در پرگنه چندال منزل شد و از آنجا روز پنجشنبه شانزدهم یک منزل در میان به حافظ آباد در منازله که با تمام کردی آنجا میر قوام الدین بانجام رسیده بود توقف رویداد و بدو کوچ به کنار دریا به چناب رسیده روز پنجشنبه بیست و یکم ذی حجه از پل که بر آب مذکور بسته بودند عبور اتفاق افتاد و حوالی پرگنه گجرات منزل شده و در زمانه که حضرت عرش آشیانه متوجه کشمیر بودند قلعه دران روس آب احداث فرموده بودند جماعت گوجران را که بدان نواحی بدزدی و راهزنی میکرد را نیند بیدین قلعه آورده آبادان ساختند و چون سکن گوجران شد بدین جهت از آنجا گجرات نام نهاده پرگنه علیحد و مقرر ساختند گوجر حاکم را میگویند که کسب و کار کثرتی نمایند و اوقات گذرانها از شیر و جغرات میباشد روز جمعه خواص پور که از گجرات پنجگروه است و آنرا خواص خان غلام شیر خان افغان آبادان ساخته بودند منزل شد و از آنجا دو منزل در میان کنار دریا به بت مقام گردید درین شب باد عظیم در دریدن آمده ابر سیاه فضا آسمان را فرود گرفت و باران به شدت شد که پیران کهن یادند اشتند آخر ثمره المنجر شد و بهر حال برابر تخم مرغی افتاد از طغیان آب و شدت باد و باران پل شکست من باز نزدیکان حریم حرمت به کشتی عبور نمودم چون کشتی کم بود فرمودم که مردم به کشتی نمانند و پل را از سر نو به بنهند بعد از یک هفته که پل بسته شد تمام لشکر بغراعت گذشت و منبع دریا به بت چشمه ایست در کشمیر ترپاک نام و ترپاک بزبان هند ما را میگویند ظاهر دران مکان ما را به بزرگ بوده است در ایام حیات پدر خود و مرتبه بهر این چشمه رسید و ام از شهر کشمیر تا به آنجا بیست کرده بوده باشد دشمن طور حوضی ست نخبناست گز در بیت گز آثار عبادتگاه ریاضت مندان در آنجا آن حجره های سنگین و غارهای متعدد بسیار است آب این سر چشمه در نهایت صفائی است با آنکه عمق آنرا قیاس نمی توان کرد اگر دانه خشکاش بدان اندازند تا رسیدن زمین مشخص دیده میشود واهی بسیار دران جلوه گراست چون شنیده بودم که این چشمه پایاب ندارد و بنا برین ریمانه به سنگ بت درین چشمه گفتم که انداختند چون گز نموده شد ظاهر گردید که از قدیم چشمه خود است

بعد از جلوس فرمودم کہ اطراف چشمہ بہ سنگ بستہ با نچہ بر اطراف آن ترتیب دادہ جوئے آزا جہولے ساختند و ایوانہا
 و خانہا بر دور چشمہ ساختہ جائے مرتب گشتہ کہ رونہا سہ ربع مسکون مثل آن کم نشان می دہند چون آب بہ موضع یم پور کہ در
 ود کہ وہے شہرست میرسد زیادہ میگرد و تمام زعفران کشمیر درین موضع حاصل میشود معلوم نیست کہ در ہیج جاے عالم ابن مقلا
 زعفران میشدہ باشد بہر سال بوزن ہندوستان پانصد من کہ چہار ہزار من ولایت بودہ باشد حاصل زعفران ست در موسم
 گل زعفران در ملازمت والدہ زہرگو از خود درین سہ زمین رسیدم جمیع گلہاے عالم اول شاخ و بعد از ان برگ و گل بر می آرند
 بخلاف گل زعفران کہ چون از زمین خشک چہار انگشت ساق آن سر برینز گل سوختہ رنگ شتمل بر چہار برگ شکفتہ میگرد و دچھا
 ریشہ نارنجی مثل گل محضر در میان دارد بدراز میبند انگشت زعفران ہمین ست در زمین شیار نہ کردہ آب نادادہ در میان گلونا
 بر می آید بعضے جایک کردہ و بعضے نیم کردہ زعفران ز راست از در بہتر بہ نظر در می آید بوقت چیدن از تندی بوئے آن تمام
 نزدیکان را در دوسر پیدا شد بانکہ کیفیت شراب دشمن و پیالہ می خوردم مرا ہم در دوسر بہر سید از کشمیر بان جوان صفت کہ بہ گل
 چیدن مشغول بودند پرسیدم کہ حال شما بان چیست از ایشان معلوم شد کہ در دوسر در مدت عمر تقفل نہ کردہ اند و آب این چشمہ
 در تر پاک کہ در کشمیر بہت میگویند با دیگر آبہا و ناہما کہ از دست راست و چپ داخل گردیدہ در پا میشود و از میان حقیقی شہر میگردد و فرش
 در اکثر جاہا از آنکہ اندازے زیادہ نخواہد بود این آب را بواسطہ کثافت و ناگواری سبکس نمی خورند تمام مردم کشمیر آب از آبگیری کہ بہ شہر
 متصل ست و دل نام دارد و بخورند و آب بہت بدین تالاب در آمدہ از راہ بارہ تولہ و بنگلی و دوتور بہ پنجاب می رود و کشمیر آب رود
 خانہ و چشمہ بسیار ست غایتا بہترین آنہا آب درہ لارست کہ در موضع شہاب الدین پور آب بہت لطیف میگردودہ و این موضع از جاہاے
 مقرر کشمیر است بر کنار دریا بہ بہت واقع شدہ قریب صد چنار خوش اندام بر یک قطعہ زمین سہ خرم دست بیکدیگر دادہ چنانچہ تمام
 این سہ زمین را سایہ آن چنارہاے فرد گر فتہ است و سطح زمین تمام سبز و سہ برگہ است نوعی کہ فرش بر بالاے آن انداختن بیدردی
 و کم سلیفگی است این دہ آبادان کردہ سلطان زمین العابدین است کہ پنجاہ و دو سال از روی استقلال حکومت کشمیر نمودہ بودہ
 اورا بد و شاہ کلان میگفتند خوارق عادات از بسیار نقل میکنند آثار و علامات و عمارات او در کشمیر بسیار ست از انجملہ در میان آبگیری کہ
 اول نام دارد و عرض و طول او از سہ کردہ بیشتر ست عمارتے ساختہ زمین لکانام سعی بسیار در بناے این عمارت تہجد یم رسانیدہ
 چشمہ این آبگیر در تہ دریاے عمیق ست مرتبہ اول بہ کشتی سنگہاے سہ کردہ در جاے کہ این عمارات ساختہ شد رخنہ اند میچکونہ نفی
 نمردہ آخو چندین ہزار کشتی را با سنگ غرق نمودہ و بہ محنت بسیار یک قطعہ زمینے را کہ صد گز در صد گز بودہ باشد از آب بر آوردہ صفہ بہتر

عل شہار بنین قوط و با سہ کثیر از سہاے بلطہ زمین را بر اسے کاشت کاویدان و در ست کردن ۱۲

است و بر یک طرف آن از صفه عمارت با تمام رسانیده عبادتگاه بجهت پرستش پروردگار خود ترتیب داده که از آن نقش برجسته پیشانی
اکثر اوقات در کشتی برآه آب برین جا و مقام آمده بعبادت ملک علام قیام و آفتاب می نمود میگویند که چندین اربعین در آنجا بسر آورده
روزهای یک از آن خلعت ز ادگان به قصد قتل او در آن عبادت خانه او با آنها بافته شمشیر کشیده در می آید چون نظر او بر سلطان می افتد
بنابر صلابت پدری و شکوه صلاح سر اسیمه و مضطرب گشته میگردد بعد از لحظه سلطان از عبادت خانه برآمده با همان پسر در کشتی می نشیند
و روانه شهر میگردد و در آن راه با آن پسر میگوید که تسبیح خود را در عبادت خانه فراموش کرده ام برز و رفتی شده تسبیح را خواهی آورد
آن پسر به عبادتخانه درآمد پدر را در آنجا می بیند آن بے سعادت از روی شرمندگی تمام در پاسه پدر افتاده عذرخواهی تقصیر خود
می نماید از و امثال این خوارق بسیار نقل کرده اند میگویند که علم خلع بدن را نیز خوب و زریده بود چون از اطوار او و ضلع فرزند آن
آثار تعجیل در طلب حکومت و ریاست می نمود با آنها میگویند که بر من ترک حکومت چه بلکه گذشتن از حیات بسیار آسان است اما بعد
از من کار می نمود امید ساخت و مدت دولت شمایان بقادر نخواهد داشت و باندک زمانه بخیر اے عمل زشت و نیت خود خوبید رسید
این سخن گفته ترک خوردن و آشامیدن نمود و یک اربعین بهین روش گذرانیده چشم خود را آفتاب نجاب نکرد و بار بار بآب سلوک ریخت
عبادت می فرمود و در چشم و دعبت جیات را باز سپرده بخوار رحمت ایزدی پوست سب پسر از و ماند آدم خان و حاجی خان
و بهرام خان با هم دیگر در مقام مزارعت درآمد هر سه متاصل شدند و حکومت کشمیر بحاکم چکان که از عوام الناس سپاهیان آند
بودند منتقل شد و در حکومت خود سه کس از حکام آنجا بر سه ضلع آن صفه که برین العابدین در تالی او ساخته بود جایا ساختند اما هیچ کدام نتوانستند
عمارت برین العابدین نیست خزان و بهار کشمیر از دیدن ایناست فصل خزان را دریا فتم و آنچه شنیده بودم بهتر از آن بنظر در آمد غایتاً فصل بهار
آن ولایت ندیده ام امید که روزی که در روز دوشنبه غره محرم از کنار دریا بهیست بهت کوچ فرموده یک روز در میان به قلعه رهناس که از
بنا بهیست شیرخان افغان است رسیدیم به این قلعه را در شکستگی زمین بنام داده که بآن استحکام جلای خیال توان کرد چون این زمین بولایت
کنگنران متصل است و آنها جمیع قلع و سرکش اند آن قلعه را خاص بجهت تنبیه و سرکوب آنها بنظر گذرانیده بود که بسازد چون پاره کار کردیم
شیرخان در گذشت و پسر او سلیم خان توفیق تمام یافت بر هر یک از دروازه ها خروج قلعه را بر سنگی کنده نصب نموده اند شازده کرد
و دو لک دام و کسری خراج آن عمارت شده که بحساب بند دستان چهل لک دینیت و پنجاه روپیه باشد و موافق داد و ستد
ایران یک صد و بیست هزار تومان و مطابق معمول توران یک ارب و بیست و یک لک و بنقد و پنجاه روپیه که حاصل نامند میشود
روز سه شنبه چهارم ماه چهارم که ده و سه با قطع نموده به پیل منزل واقع شده پیل بزبان کنگنران پشته را گویند و از آنجا به بکافر آدم

بویگر از زبان همین جماعت بیشه است ششل بر بوته با س گل سفید بے بو از پیلے تا بیکر تمام راه در میان رودخانه آمدیم که آب رودان داشت
 و گلها س کنیر که از عالم شگوفه شفتا و در غایت رنگینی است و شگفتگی و در زمین بند و ستان این گل همیشه شگفته و پر بار می باشد و در اطراف
 این رودخانه بسیار بود به سوار و پیاده که همراه بودند حکم شد که دستما ازین گل بر سر زنند و هر کس که گل بر سر زنند آشته باشد و سارا و را
 بر دارند عجب گلزاری بهر سید روز پنجشنبه ششم از شهر گذشته به سها منزل شد درین راه گل پلاس بسیار س شگفته بود این گل هم مخصوص
 جنگلها س هندوستان است بودند اما رنگش نارنجی آتشی است و پنج آن سیاه و بوته آن برابر بوته گل سرخ میشود نوعی به لطف
 در می آید که چشم از آن نمی توان برداشت چون هوادر غایت لطافت بود و پرده ابر حجاب نور و صفا حضرت نیر اعظم گشته بارش آهسته
 شرح می نمود به خوردن شراب رغبت نمودم مجاور غائب شگفتگی و خوش حالی این راه طے شد این محل را هیتا بان تقریب میگوند
 که آبادان کرده کنکری است با نھی نام و این ملک را از مارکله تا هیتا پونهو بار میگوند و درین حد و دزدان کم می باشند از هیتا س
 تا هیتا جا و مقام بهو کیا لان است که بگهران خویش دهم جدا اند روز جمعه بنفسم کوچ نموده چون چهار کرده و سه باطے شد بنزل بکه
 فرود آمدیم بکه بدان سبب میگوند که سراسے بنشت بخته دارد و بزبان اهل هند بکه بخته را میگوند عجب بزرگ و خاک منری بود آراها
 بواسطه ناخوشی راه به مشقت تمام به منزل رسیدند در همین جای بواج از کابل آورده بودند اکثر ضایع شده بود و در زنبه ششم کوچ
 نموده بعد از قطع چهار دیم کرده به موضع کوچ منزل شد کور زبان لکهران جروشکستگی رامی گویند این ولایت بسیار کم دخت گشت
 روز یکشنبه نهم از اول پنڈی گذشته محل نزول گشت این موضع را اول نام هندو س آباد ساخته است و پنڈی همین زبان ده را میگوند
 قریب باین منزل در میان دره رود آبے جاری بود در پیش آن حوضے که آب رود آمده در آن حوض جمع میگشت چون سر منزل
 ند کور خالی از صفائی نبود زابنے آنجا فرود آمده از لکهران پرسیدم که عمق این آب چه مقدار باشد جواب شخص نه گفتند و اظهار کردند
 که از پدران خود شنیده ایم که درین آب ننگ می باشد و جانوران که بآب در می رفتند زخمی و مجروح بر می آمدند بدین جهت کسی
 جرأت در آمدن درین آب نمی کرد فرمودم که گو سفند س را در آنجا انداختند تمام حوض را شنا کرده بیرون آمد بعد از آن فرشته
 را نیز فرمودم که در آید او هم بهین دستور سالم بر آمد ظاهراً شد که آنچه لکهران میگفتند اصلی ند آشته عرض این آب یک تیر انداز
 بوده باشد و دو شنبه دهم موضع نر پره منزل گردید گنبد س دزدان سابق لکهران ساخته اند و آنجا از مقرر دین باج میگرفتند
 چون اندام آن گنبد بخریزه شباهت دارد باین اسم اشتباه یافته سه شنبه یازدهم به کالایانی فرود آمدیم که بزبان هندی مراد آب سیاه
 است درین منزل کوتلے است مارکله نام به لفظ هندی از زدن را و کله قافله رامی گویند یعنی محل زدن قافله حد ولایت لکهران

تا اینجا است عجب حیوان صفت جماعتی اند و اینم بایکدیگر در مقام نماز عمت و مجادله اند هر چند خواستم که رفع این نزاع بشود فایده نکرده

جان جاہل بہ سخنی ارزانی

روز چهارشنبه دوازدهم منزل بابا حسن ابدال شد بر شرق رویه این مقام بیک کوه فاصله آبشاری است که آبش بنایت تند میریزد و در تمام راه کابل مثل این آبشاری نیست در راه کشمیر دوسه جا ازین قسم آبشارهاست در میان آبگیری که منبع این آب است راه مان سنگه عمارت مختصری ساخته است مابین که بدرازی پنجم کز و ربع کز بوده باشد درین آبگیر بسیارست سه روز درین مقام بکشد توقف افتاد و باز دیکان شراب خورده شد و به شکار ماهی توجه نمودم تا حال سفره دام که از دامها مقررست و بزبان ہندی بجنو رجسال میگویند نہ انداختہ بودم انداختن آن خالی از اشکال نیست بدست خود این دام را انداختہ دوازده ماہی گرفتیم و مردی در مینی آنها کشیدہ باب سردام از مورخان و موطنان آنجا احوال بابا حسن را استفسار نمودم سچکس خبر مشخص نہ گفت جایکہ بمقام قد کو مشہورست چشمہ ایست از دامن کو پیچہ برمی آید در غایت صافی و لطافت چنانچہ این بیت امیر خسرو اشاعہ یست

دور تہ آبش ز صفاریک نمود | کو رتواند بدل شب نمود

خواجہ شمس الدین محمد خانی که مدتی بہ مثل وزارت والد بزرگوارم مشغولی داشت صفہ بستہ و حوضی در میان آن ترتیب دادہ کہ آب چشمہ آنجا درمی آید و از آنجا بزراعت و باغات صرف میشود برکنار این صفہ گنبدی بہجت مدفون خود ساخته بود بحسب اتفاق آنجا نصیب او شد و حکیم ابوالفتح گیلانی و برادرش حکیم ہمام را کہ در خدمت والد بزرگوارم نسبت مصاحبت و قرب و محرمیت تمام داشتند حسب الحکم آنحضرت در آن گنبد نہادہ اند در پانزدہم اردی بہ منزل شد عجیب سبزہ زار یکدستہ کہ اصلا بلندی و پستی نہ داشت بہ نظر در آمد درین موضع دحوالی آن بہشت بہشت ہزار خانہ کھردلہ راگ متوطن اند و انواع فساد و تعدی و راہزنی ازین جماعت بوقوع می آید حکم فرمودم کہ سرکار این حدود و امک بطفرخان پسر زین خان کو کہ تعلق داشتہ باشد و مازمان مراجعت ریات اجلال از کابل تمام دلہ راگان را کو چایندہ بجانب لاہور روانہ سازد و کلان تران کتران را بدست در آورده مقید و محبوس نگاہ دارد و روز دوشنبہ ہفتدہم کوچ سند و یک منزل در میان نزدیک بہ قلعہ امک برکنار دریا کے نیلاب محل نزول ریات جلال گشت درین منزل بہایت خان بہ منصب دوسہزار و پانصدی سرفرازی یافت قلعہ مذکور از بناہای حضرت عرش آشیانے ست کہ بہ سعی و اہتمام خواجہ شمس الدین خوانی بانمام رسیدہ مستحکم قلعہ است درین روز ہا آب نیلاب از طغیان فرود آیدہ بود چنانچہ ہزار کشتی بل بستہ شد و مردم بہ سہولت و آسانی گذشتند امیر الامرا را بواسطہ ضعف بدن و بیماری در امک گذاشتم و بہ نجشان حکم شد کہ چون ولایت

کابل برداشت لشکر عظیم ندارد سوا سه نزدیکان و مقریان دیگر که را از آب نه گذرانند و اردو تا معاودت ریات جلال در آنک
 بوده باشد روز چهارشنبه نوزدهم با شاهزاده و چند کس از خاصان بر جامه سوار شده از آب نیلاب سلامت گذشته به کناره
 دریای کامه فرود آمدند دریای کامه آبست که از پیش فصبه جلال آباد میگذرد جهان جایست که از بانس و خس ترتیب داده
 در ته آن شکمهای پر باد کرده می بنهند و درین ولایت آنرا شال میگویند و دریاها و آبها که سنگها در میان دارد از کشتی امین تراست
 دوازده هزار روپیه بمیر شریف آملی و جمعی که در لاهور بخدمات تعیین بودند داده شد که بفقرا تقسیم نمایند به عید الرزاق معمر و
 بهاری و اسب بخشی اعدیان حکم شد که سرانجام جمعی که بهر اهی ظفر خان تعیین شد. ه اند نموده آنها را روانه سازند و از آنجا
 یک منزل در میان بسراے باره منزل شد مقابل بسراے باره در آن طرف آب کامه قلعه ایست که زین خان کو که در وقتیکه
 به استیصال افغانان یوسف زئی تعیین بوده احوال نموده نیز شهر موسوم ساخته است و قریب پنجاه هزار روپیه خرج آن شده
 می گویند که حضرت جنت آشیانے درین زمین شکار گرگ می نموده اند و از حضرت غرض آشیانے نیز شنیدیم که من هم در وزارت
 پدر خود دوسه مرتبه تماشای این شکار کرده ام روز پنجشنبه بیست و نهم بسراے دولت آباد فرود آمد احمد بیگ کابلی جاگیر دار
 پرشاور بالکان یوسف زئی و غوری به خیل آمده ملازمت نمودند چون خدمت احمد بیگ مستحسن یافتند ولایت مذکور را از وی غیر نموده
 بشیر خان افغان عنایت کردم چهارشنبه بیست و ششم در بلخ سردار خان که در حوالی پرشاور ساخته منزل شد. کورکری را که معبد
 مقرب جوگیان است درین نواحی واقع بود سیر نمودم به گمان آنکه شاید فقیر که بنظر آید که از صحبت او فیض تو ان یافت آن خود حکم
 عفا و کیمیا داشت یک کله به یکے همرفت بنظر درآمدند که از دیدن آنها بختی تیرگی خاطر خبری حاصل نشد روز پنجشنبه بیست و نهم
 به منزل جم رود روز جمعه بیست و نهم بموتل خیبر برآمده در علی مسجد منزل شد و شنبه بیست و نهم از کوتل با پرچ گذشته بغریب حنا نه
 فرود آمد درین منزل ابو القاسم کلین جاگیر دار جلال آباد زرد الوئی آورد که در خوبی کم از زرد آلو سے خوب کشمیر بود درین منزل
 که که کلاس که والد بزرگوارم آن را شاه الوانام نهاده اند از کابل آوردند چون میل بسیار بخوردن آن داشتم با آنکه به بد عبا
 نه رسیده بود درگزک شراب به رغبت تمام خورده شد سه شنبه دوم صفر ظاهر یساول که برکنار دریا واقع بود منزل شد
 آن طرف دریا کو بهیست که اصلا درخت و سبزه ندارد و ازین جنت این کوه را کوه بے دولت می نامند از پدر خود شنیدم
 که اشال این کوه با سعدن هلا می باشد در کوه آله بوغان ده دقنیکه والد بزرگوارم متوجه کابل بودند شکار قمر غه نمودم چند آهوی
 سرخه شکار شد چون خدمات مالی و ملکی خود را با میر الامرا فرموده بلام و بیماری او امتداد تمام پیدا کرد و نسیان بر طبیعت او

بنوعی غالب گشت که آنچه در ساعت مقررند کور میگشت در ساعت دیگر بیاد نمی ماند در روز بر دین نسیان در زیادتى بوده بنا بر این روز چهارشنبه سوم صفر خدمت وزارت را با آصف خان فرموده خلعت خاصه و دوات و قلم مرصع به و مرحمت کردم از اتفاقات حسنه قبل ازین به بیت و هشت سال در همین منزل والد بزرگوارم و او را به منصب میر بخشی سرفراز ساخته بودند بعلی که برادر او ابو تقی به چهل هزار روپیه خریدار سے فرموده فرستاده بود آن لعل را بجهت تسلیم وزارت پیشکش نمود و خواجه ابو الحسن را که خدمت بخشی گری و قور و غیره داشت بهمراهی خود التماس نمود جلال آباد را از ابو القاسم تمکین تغییر نموده بهرب خان مرحمت فرمودم در میان رودخانه سنگ سفید سے واقع بود فرمودم که آنرا بصورت فیله ترتیب داده بر سینه آن قبل این مصرع را که مطابق تاریخ بهجری بود نقش کردند

سنگ سفید قبل جهانگیر بادشاه

در همین روز کلیان پسر راجه بکر ماجیت از کجرات آمد مقدمات غیر مکرر ازین حرامزاده مفسد بضرر اشرف رسیده بود از آنجمله بوسه زن مسلمان را بنجانه خود نگاه داشته بلا حفظ آنکه بنهاد این مقدمه شهرت کند مادر و پدر او را کشته در خانه خود گور کرده است فرمودم که او را در بند نگاه دارند تا به حقیقت اعمال و افعال او باز رسیده شود بعد از تحقیق فرمودم که اول زبان او را بریده و ز زندان ابدی بوده با سگبانان و حلال خوران طعام بخورده باشد چهارشنبه بسرخاب منزل شد از آنجا بیک لک نزد فرمودم درین منزل چوب بلوٹ که بر اے سوختن بهترین چوبهاست بسیار دیده شد این منزل اگر چه کوتل و کویه نداشت اما تمام سنگ لرخ بود و در تجمعه دوازدهم به آب هار یک و شنبه سیزدهم پورت بادشاه مقام شریک شنبه چهاردهم بخورد و کابل فرود آمد صد آزار و قضاے کابل را درین منزل بغاضی عارت پسر ملا صادق حلوائے تفویض فرمودم شاه آلا سے رسیده از موضع گلبهار درین مقام آوردند قریب بعد عدد به رغبت تمام خورده شد دولت رئیس ده جگری گلے چند غیر مکرر آورده گذرانید که در مدت المعمره و بیوم از آنجا به بگرامی نزد اجمال افتاد درین منزل جانور سے ابلق به شکل موش بران که بزبان هندی گلهری میگویند آورده بنظر گذرانیدند و چنین گفتند که در خانه که اینجا نور میباشد موش پیرامون آن خانه نمیگردد باین تقریب این جانور را میرموشان میگویند چون تالچال ندیده بودم به مصوران فرمودم که شبیه آنرا بکشند از را سوکلان ترست غایتاً صورت او به گربه میسین شباهت تمام دارد احمد خان را به شبیه و تاریب افغانان بنگش تعیین نموده به عبدالرزاق معمر سے که در اٹک بود حکم شد که دو لک روپیه به نحو بیلاری میهن اس پسر راجه بکر ماجیت همراه سازد که به ملکیان لشکر ند کور تقسیم نماید و هزار بر فند از نیز بهمراهی این لشکر مقرر گشت شیخ عبدالرحمن دلد

شیخ ابوالفضل به منصب دوشیزای ذات و هزار و پانصد سوار سرافراز گشته به خطاب افضل خانی ممتاز گردید پانزده هزار روپیه به بخان
مرحمت شد و بیست هزار روپیه دیگر بجهت مرمت قلعه پیش بلاغ تحویل او مقرر گشت سرکار خانپور را به جاگیر دلاور خان افغان مرحمت
نمودم پنجشنبه سیزدهم از پهلستان تا بلاغ شهر آرا که محل نزول ریاست جلال بود در دو روز و پیه و نصف و ربع آن بر فقر و محتاجان
افشاند به بلاغ مذکور داخل شدم بسیار به صف و بطراوت بنظر درآمد چون روز پنجشنبه بود به مقر بان و نزد یگان صحبت شراب داشته
بجهت گرمی هنگامه از جوسه که در میان وسط این بلاغ جاری است و تخمیناً چهار گز عرض آن بوده باشت بهسالان و هم سندان فرمودم
که ازین جوسه بچند اکثر تنو استند جست و در کنار جوسه و میان جوسه افتادند من هم اگر چه چشم اما بان جیتی که در سن سی سالگی در
خدمت والد بزرگوار خود بسته بودم درین ایام که عمر من به چهل سالگی رسیده بان قدرت و چالاکي تنو استم جست و در همین روز
بهفت بلاغ که از باغات مقرر کابل ست پیاده سیر نمودم تا حال بخاطر نمی رسد که این قدر راه پیاده رفته باشم اول بلاغ شهر آرا
سیر کرده بعد از آن به بلاغ متناوب و باغی که مادر کلان بدرین بگه بگیم نمیر کرده رسیدم و از آنجا باورنه و باغی که مریم مکانه که مادر
کلان حقیقی من باشند ساخته گذر کردم و بلاغ صورت خانه یک چنار کلان دارد که مثل آن چنار در دیگر باغات کابل نیست و چهار
بلاغ را که بزرگترین باغات بلده مذکور است دیده بجا و تمام مقرر مراجعت نمودم شاه آلود بر درخت خود نمودی دارد هر دانه چنان
از آن بنظر درمی آید که گویا قطعه یا قوت و در بیست که بر شاخه های درخت معلق داشته اند بناس بلاغ شهر آرا شهر بانو سلیم دختر میرزا
ابوسعید که عمه حقیقی حضرت ذر و س مکانه است بناماده اند و مرتبه مرتبه بر آن اضافها شده در شهر کابل بدان لطافت و خوبی باغی نیست
افسام میوه ها و انگور ها دارد و طراوت آن بدرجه ایست که به نفس پاست بر صحن آن نهادن از طبع راست و سلیقه درست دور است و
در حوالی این بلاغ زمین لایقی بنظر درآمد از مالکان آن زمین را خریداری نموده فرمودم آب که از طرف گذرگاه می آید در وسط این زمین
گرفته باغی ترتیب دهند که بان خوبی و لطافت در معموره عالم نبوده باشد و نام آن جهان آرا نهادم مادر کابل بودم بعضی اوقات
بمقر بان و نزد یگان و گاه به بابل محل در بلاغ شهر آرا صحبت میداشتم و شبها بعلماء و طلبه کابل میفرمودم که مجلس طنجیغ را بغیر اندازی
ترتیب داده برقص از عیش قیام و اقدام می نمودند بهر که ام از جماعت یغرایان خلعتها داده هزار روپیه مرحمت نمودم که در میان
خود با قسمت نمایند و به دوازده کس از متقدمان در گاه فرمودم که یک هزار روپیه در هر روز پنجشنبه تا در شهر کابل باشم بفقرا و مساکین
و از باب احتیاج برسانند و حکم فرمودم که در میان دو چنار که بر کنار جوسه وسط بلاغ واقع است که یک را فرخ بخش و
دیگر را ساسیه بخش نام کرده ام بر پارچه سنگ سفید که طول آن یک گز و عرض آن سه ربع گز بوده باشد نصب کرد و نام مرا

با صاحبقرانی ترتیب یافته در آنجا نقش کردند و بطرف دیگر نگاشته شد که زکات و اخراجات کابل را با تمام بخشیم هر کس از اولاد و اعقاب ما بخلاف این عمل نماید بغضب و سخط آتی گرفتار آید تا زمان جلوس این اخراجات معمول و مستمر بود هر سال مبلغی کلی بدین علت از بنده های خدا میگرفتند رفع این بدعت در زمان سلطنت من شد درین آمدن به کابل تخفیف و رفاهیت تمام در احوال رعایا و مردم آنجا واقع شد و نیکان و ریسان غزنین و نواحی آن به خلعت و نواز شهاب فرار گشتند و مطالب و مقاصد که داشتند با حسن وجه فیصل پذیرفت از عجایب اتفاقات آنکه روز پنجشنبه بنیز دهم صفر که به شهر کابل داخل شدم مطابق تاریخ هجری است فرمودم که بران سنگ نقش کردند و قریب به تختی که در دامن کوه جنوب رویه کابل واقع است مشهور به تخت شاه صفه از سنگ بر آورده اند که حضرت فردوس مکانی بر آنجا نشسته شراب نوش جان فرموده اند یک حوض مدور بر یک گوشه این سنگ کنده اند که قریب بدو من هندوستان شراب میگرفته باشد و نام مبارک خود را با تاریخ بر دیوار صفه مذکور که متصل بکوه است باین عبارت نقش نموده اند که تختگاه بادشاه عالم پناه ظہیر الدین محمد بابر بن عمر شیخ گورکان خلد الله ملکہ فی سلسلہ من ہم فرمودم که تخت دیگر در برابر این صفه تراشیده و حوضچه بمان دستور بر کناران کنید و نام مرا با تمام صاحبقرانی بر آنجا نقش کردند در روزی که من بران تخت شستم هر دو حوضچه را فرمودم که از شراب پر سازند و به بنده های که در آنجا حاضر بودند دادند شاعرے از شاعرے غزنین در آمدن من به کابل این تاریخ یافته بود

بادشاه بلاد ہفت سلیم

اورا به خلعت و انعام نوازش نموده فرمودم که بر دیوار متصل بر تخت مذکور این تاریخ را ثبت نمایند پنجاه هزار روپیہ بہ پرویز تخت شد وزیر الملک را میر بخشی ساختم بہ قلیج خان فرمان صادر شد کہ یک ملک و ہفتاد ہزار روپیہ از خزائن لاہور بہ مدد خراج لشکر قندھار روانہ نماید سیر خیابان کابل و بی بی ماہ رونمودہ بحکام آنجا فرمودم کہ بجای درختانی کہ حسن بیگ رویاہ بریدہ بود نہا لمانشا ندند و اولنگ یورت چالاک را نیز سیر کردہ عجب جاسے بہ صفائی بنظر آمد رئیس چکری یک رنگے بہ تیر زدہ آورد تا این وقت رنگ را ندیدہ بودم بہ بزرگوں ہی نماید تفاوت بزہمین بر شاخ ست شاخ رنگ خدا رست و شاخ بز رست ما پیچ ست تقریب احوال کابل و اتفاقات حضرت فردوس مکانی بنظر میگذشت تمام بخط مبارک ایشان بود مگر چار جزو آن را کہ بخط خود نوشتم در آخر اجزا مذکور ہم عبارتے تیر کی بقلم آوردم تا ظاہر شود کہ این چار جزو بخط من است با وجود آنکہ در ہندوستان کلان شدہ ام در گفتن و نوشتن تیر کی عاری نیستم و در میت و نیم صفر با اہل محل سیر حلقہ سفید سنگ کہ در نہایت صفاد خرمی بود نمودہ شد روز جمعہ

بہت و ششم سعادت زیارت حضرت فردوس مکانے دریا قنم ز رو طعام و نان و حلوائے بسیار بر روح گذشتگان فرمودم کہ بہ فقرا تقسیم نمودند رقیہ سلطان یکم دختر میرزا ہندال تا حال زیارت پدر خود نہ کردہ بودند درین روز بآن شرف رسیدند روز ہفتم سوم ربیع الاول در خیابان فرمودم کہ اسپان خاصہ دودہ حاضر کردند شہزادہا و امرا ہا و دایند یک اسپ کرناک عربی کہ عادل خان والی دکن بہ جہت من فرستادہ بود از ہمہ اسپان بہتر و دید در ہمین روز ہا پسر میرزا سنجر ہزارہ و پسر میرزا ماشی کہ کلان قرآن سردار ہا ہزارہ بودند آمدہ ملازمت کردند ہزار ہا دھنہ میرداد و اسپ درنگ کہ بہ تیر زدہ بودند آوردہ گذاریند بکھانے این رنگہا دیگر دیدہ نشدہ بودند و دودہ از یکہ بازخو کلان بزرگ تر بود خبر رسیدن شاہ بیگ خان حاکم قندھار بہ برگنہ شور کہ جاگیر دست رسید بخاطر قرار دادم کہ کابل را با وعایت کردہ روانہ ہندوستان شوم عرضداشتت را جہت سرسنگدہ آمد کہ برادر زادہ خود را کہ فتنہ انگیزی میکرد بدست در آوردہ بسیارے از مردم اورا بہ قتل رسانیدہ است فرمودم کہ بہ قلعہ گوالیار فرستد تا در آنجا مقید و محبوس بود باشد برگنہ گجرات سرکار پنجاب بہ شیر خان افغان مرحمت شد چہن قلیچ و قلیچ خان را بہ منصب ہشت صدی ذات دبا نصہ سوار سرفراز ساختم و دوازدم خسرو را طلبیدہ فرمودم کہ زنجیر از پائے او بر اسے سیر باغ شہر آرا برداشتند و مہر بدری نگذاشت کہ اورا سیر باغ مذکور نہ فرمایم قلعہ اٹک و نواحی آن از بغیر احمد بیگ بظفر خان مرحمت نمودم تاج خان کہ بہ دفع افغانان بنگش تعین یافتہ بود پنجہ ہزار روپیہ شفقت شد در چہار دہم علی خان کرور کہ از ملازمان قدیم والد بزرگوارم بود و داروغہ نقار خانہ باو تعلق داشت بہ خطاب نوبتخانے سرفراز ساختہ بہ منصب پانصدی ذات و دہیت سوار ممتاز گردانیدم ہما سنگہ پسر زادہ را جہان سنگہ را ہم بحبت دفع تہمدان بنگش تعین نمودہ رام داس را اتالیق او ساختم روز جمعہ پیر دہم وزن قمری سال حلیم واقع شد دو ہزار روز نہ کور گذشتہ این مجلس منعقد گشت وہ ہزار روپیہ از جملہ زر و وزن بدہ کس از بندہ ہاے معتمد خود دادم کہ بہ مستحقان و ارباب احتیاج قسمت نمایند و درین روز عرضداشتت سردار خان حاکم قندھار از راہ ہزارہ و غرین رسید بہ دوازده روز بہ مضمون اینکہ اچھی شاہ عباس کہ روانہ درگاہ است داخل ہزارہ شد شاہ پیر دم خود نوشتہ است کہ کدام واقعہ طلب فتنہ جو بے حکم بر سر قندھار رسیدہ است مگر نمیداند کہ نسبت ما بہ سلسلہ علیہ حضرت صاحبقرانے با تخصیص بہ حضرت جنت آشیانے داوود اجداد ایشان در چہ مرتبہ است اگرچہ آن ملک را در تصرف آوردہ باشند بہ کسان و ملازمان برادر دم جہانگیر بادشاہ سپردہ بجا و مقام مراجعت نمایند بخاطر قرار گرفت کہ بہ شاہ بیگ خان بفرمایم کہ راہ غرین را بروشے ضبط نماید کہ تہرودین قندھار بغراخت بہ کابل تواند آمد قاضی نور الدین را در ہمین روز ہا بہ منصب صدارت سرکار ماوہ آجین تعین نمودم پسر میرزا شادمان ہزارہ و پسر زادہ قراچہ خان کہ از امر اسے معتبر و عمدہ

حضرت جنت آشیانے بودند آمد ملازمت نمود قراچہ خان زنے از مردم ہزارہ خواستہ بود این پسر از و متولد شدہ است روز شنبہ
نوزدہم رانا شکر ولد رانا اودے سنگہ را بہ منصب دہ ہزار دپانصدی ذات و ہزار سوار ممتاز ساختم بر اسے منوہر منصب ہزاری
و شش صد سوار حکم شد افغانان شنواری قوچی آوردند کہ ہر دو شاخ او یکے شدہ بود بہ شاخ آہوے رنگ شبابست داشت ہمین
افغانان بز بار خورے کشتہ آوردند کہ مثل او ندیدہ بودم بلکہ خیل ہم نکرودہ ام بہ مصوران فرمودم کہ شبیبہ او بکشند چار من بوزین و ستان
بود درازی شاخ او یک و نیم گز بہ گز درآمد روز یکشنبہ بیست و ہفتم شجاعت خان را بہ منصب ہزار دپانصدی ذات و ہزار سوار
اتیار بخشیدم و جوہلی گویا راجا گیر اعتبار خان مرحمت شد قاضی عزت اللہ را بابرادران بخد مت بنگش تعین فرمودم آخر ہاے ہمین
عرض داشت اسلام خان از اگرہ با خطے جہانگیر قلی خان کہ از بھار با و نشوے و در سید مضمون اینکہ تباریخ سوم صفر بعد از یک بہر
قطب الدین خان را در بردوان از ولایت بنگالہ علی قلی اسنا جلوزخم زد و بعد از دو بہر شب در گذشت تفصیل این محل آن کہ
علی قلی مذکور کہ سفرہ جی شاہ اسمعیل دالی ایران بود بعد از فوت او بنا بر شرارت و فتنہ انگیزی کہ در طبیعت داشت بگریختہ بہ قندھار
آمد و در ملتان خانخانان را کہ بر سر ولایت قلمبہ تعین شدہ بود ملاقات نمودہ ہمراہی او روانہ ولایت مذکور شد خانخانان غائبانہ او را
داخل بندہ ہاے عرش آشیانے ساخت و دران سفر خدمات بقدم رسانیدہ بہ منصب فراخور حالت خود سرفراز گردید و مدتے در خدمت
والد بزرگوارم بود و در ایامیکہ بدولت متوجہ ولایت دکن شدند و در برابر سرفرازی تعین فرمودند آمدہ نوکر من شدہ اورا بخطاب شیر افگنی
سرفراز ساختم چون از آلہ آباد بخد مت والد بزرگوار آمدم بنا بر نا اتفاقی کہ نسبت من بطور رسید اکثر ملازم و مردم من متفرق شدہ
ادہم درین وقت از خدمت من جدائی اختیار نمود بعد از جلوس از روے مروت تفصیلات او را در نظر نیاوردہ در صوبہ بنگالہ حکم
جاگیر کردم و از انجا انہار رسید کہ امثال ابن فتنہ جویان را درین ولایت گذشتن لائق نیست بہ قطب الدین خان حکم رفت کہ او را
بدرگاہ بفرستد و اگر خیال فاسد باطل کند بہ مزار ساند خان مشارالیمہ او را بواجے می شناخت با مردمی کہ حاضر بودند بجز رسیدن
حکم بردوان کہ جاگیر او بود ایلغار نمود و او چون از رسیدن قطب الدین خان خبر داریشود تنہا با و جلو دار باستقبال متوجہ میگردد
بعد از رسیدن و در آمدن بمیان فوج خان مشارالیمہ مردم او را فرود میگیزند او چون فی الجملہ ازین روش قطب الدین خان بدمنظنہ
شدہ بود از روے فریب میگوید کہ این چہ روش تو برگشت خان مذکور مردم خود را منع کردہ تنہا با و ہمراہ میشود کہ مضمون حکم را
خاطر نشان سازد درین وقت فرصت جستہ فی الفور شمشیر کشیدہ دوسہ زخم کاری با دیر ساند چون ابنہ خان کشمیری کہ از حاکم زادہ
کشمیر بخان مشارالیمہ نسبت و جہت تمام داشتہ از روے حلالی نکلی و مردانگی خود را رسانیدہ زخم کاری بر سر علی قلی سے زند

و آن متفنی شمشیر سنجی بانه خان زده زنجش کاری می افتد چون قطب الدین خان را باین حالت دیدند مردم هجوم آورده اورا پاره پاره ساختند و به جهنم فرستادند امید که همیشه در جهنم جانش آن بد بخت رود سیاه بوده باشد انبه خان همانجا شهادت یافت و قطب الدین خان کو که بعد از چهار پیر در منزل خود بر حجت ایزدی پوست ازین خبر ناخوش چه نویسم که چه مقدار متالم و آزرده گشتم قطب الدین خان کو که بنظر فرزند عزیز و برادر صهربان و یار کجبت من بود تقدیرات الهی را چه توان کرد رضا به قضا داده صبر را پیش نهادیمت خود ساختم بعد از رحلت حضرت عرش آشیلانی و شفقار شدن آن حضرت مثل دو قضیه که فوت مادر قطب الدین خان کو که و شهادت یافتن او بوده باشد بر من نه گذشته است و روز جمعه ششم ربیع الآخر به منزل خرم که در اورنه باغ ساخته بود و الحی عمارت است خوش و بس موزون رفتم اگر چه سنت پدرم این بود که در هر ساله دو مرتبه مطابق سال شمسی و سال قمری خود را وزن میفرمودند و شاهزادها را در همین سال شمسی بوزن در می آوردند غایتا درین سال که ابتدا اے شانزدهم قمری بود از سن فرزند خرم جوگیان و منجان بعضی رسانیدند که فی الجمله گرانی طالع در سال مذکور واقع است و مزاجش نیز از حد اعتدال منحرف گشته بود فرمودم که ادرا به طلا و نقره و سایر فلزات بدستور معهوده وزن نمودند و به فقرادار باب احتیاج زرند کو تقسیم نمودند تمام آن زر در به منزل بابا خرم بخوری و خوشحالی گذشت و اکثر پیشکشها اے او پسندیده افتاد و چون خوبها اے کابل را در یافته اکثر میوه هایش خورده شده بود بنا بر بعضی مصلحتها و دوری از پای تخت روز یکشنبه چهارم ماه جمادی الاول حکم کردم که پیشخان به جانب هندوستان بیرون برند بعد از چند روز از شهر برآمده جلگه سفید سنگ محل ریات جلال گشت اگر چه هنوز انگور به کمال نرسیده بود اما پیش ازین مکرر انگور خوب کابل خورده شده بود و انعام انگور خوب میشود مخصوص صاحب و کششی شاه الوهم میوه خوش خوار خوش چاشنی است نسبت به بگر میوه با بیشتر میتوان خورد من در یک روز تا صد و پنجاه دانه ازان خورده ام مراد از شاه الو کیلاس است که در اکثر جاهای ولایت میشود چون کیلاس به کیلاس که از نامها اے چلیاسه است مشبه بشد حضرت والد بزرگوارم آنرا شاه آلو نام کردند زرد آلو چون خوب میشود و فرادان است غایتا در باغ شهر آرا درختیست که آنرا میرزا محمد حکیم عموی من نشانده بود و دیر زالی مشهورست زرد آلو این درخت بسته بدگر آلوده اندازد شفا لایم بنیای نفیسی باباید میشود و اناسا لاف شفا لایم آورده بودند و حضور خود درین نمودم برابر بست پنج مد پیسه که شصت و هشت مثقال محول است بوزن درآمده با وجود لطافت میوه ای کابل سیکلیم در ذائقه من لذت انبه ندارد و برگزیده جان در جاگیر مهابت خان مرحمت شد عبد الرحیم نسبتی احدیان به منصب بنقصدی دات و دو بیست سوار سرفراز گردید مبارک خان سروالی به فوجداری سرکار حصار تعین یافت فرمودم که میرزا فریدون برلاس را در صوبه آله آباد جاگیر نمایند در چهار و پنجم ماه مذکور را دوست خان

برادر آصف خان را بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختہ خلعت خاصہ واسپ عنایت نمودہ خدمت بخشی گری صوبہ
پٹنہ و حاجی پور را باد مہمت کردم و چون قورنگی من بود بدست او شمشیر مرصع بخت فرزند اسلام خان صاحب صوبہ ولایت مذکور
فرستادم و در وقتیکہ می رفتم در حوالی علی مسجد و غریب خانہ عنکبوت کلائے را کہ در جہہ برابر بحر چنگ بود دیدم کہ گلوئے مار را
بد رازی یک نیم از خفہ کردہ اورانیم جانے ساختہ است بخت تماشا ساعے توقف نمودم بعد از لمحہ جان داد در کابل من رسید
کہ در زمان سلطان محمود غزنوی بخوالی فصحاک و بابیان شخصے خواجہ باقوت نام وفات یافتہ در غارے مدفون است و جسد او نا حال
از یکدیگر نپاشیدہ بسیار غریب نمودی کہ از واقعہ نویسان متعجب خود را با جراحے فرستادم کہ بفارند کہ رفتہ احوال را چنانچہ باشد ملاحظہ
کردہ خبر شخص بیا ورنہ آمدہ بعرض رسانید کہ نصف بدن او کہ بہ زمین متصل است اکثر از یکدیگر فرو ریختہ و نصف دیگر کہ بہ زمین نرسیدہ
بحال خود است ناخن دست و پاموئے سرہ ریختہ موئے ریش و برودت تا یک طرف مینی فرو ریختہ از نارنجیکہ بر در آن غار نقش
کردہ اند چنین ظاہر میشود کہ وفات او پیشتر از زمان سلطان محمود بودہ است کسی ابن سخن را ابو اقصی نمیداند روز پنجشنبہ پانزدہم
ارسلان بے حاکم قلعہ کامہرود کہ از لوکران میانہ ولی محمد خان والی توران بودہ آمدہ ملازمت کرد و ہمیشہ شنیدہ میشد کہ میرزا حسین
پسر شاہرخ میرزا را اور بکان کشتہ اند درین ایام شخصے آمدہ عرض داشتہ بنام او گذرانید و لعل پیازی رنگ کہ بعد روپیہ می ازین
برسم پیشکش آوردہ بود ارادہ داشتہ عاآنکہ نوبے بہ ملک افغین گرد و تابد نشان را از دست اور بکان بر آورد کہ خنجر مرصع بہ
او فرستادہ شد فرمان صادر گشت کہ چون ریات جلال درین حدود نزول دارد اگر فی الواقع میرزا حسین پسر میرزا شاہرخ
توئی اوئے آنکہ بہ خدمت شتابے تا ملتہات و مدعیات ترا بر آوردہ روانہ بدخشان سازیم دو لک روپیہ بخت خرچ لشکرے
کہ بہ ہمراہی مہاسنگ و رامداس کہ بر سر نمرودان نگیش تعین یافتہ بودند فرستادہ شد و روز پنجشنبہ نسبت و دوم بیلا حصار رفتہ
تماشاے عمارات آنجا نمودم جایکہ قابل نشیمن من باشد نبود فرمودم کہ این عمارات را ویران کنند و محل دیوان خانہ بادشاہان
ترتیب دہند و در ہمین روز از اساتف شفتا لوئے آوردند برابر سر بہ بکلانے کہ تا حال باین کلائے شفتا لویدہ نشدہ بود فرمودم
کہ بوزن در آوردند بقدر شہت و سہ روپیہ اکبری کہ شہت تولدہ بودہ باشد بداد چون دو نصف کردم دائہ او نیز دو نصف شد و مغز آن شیرین بود در کابل
ازین بہتر میوہ از اقسام میوہ ہاے سر درختی خوردہ نشد و در ہیئت و نجسم از ماوہ خبر رسید کہ میرزا شاہرخ عالم فانی را دعاء
نمود اللہ تعالیٰ اورا غرق رحمت خود گرداناد از ان روزے کہ بہ خدمت والد بزرگوارم آمد تا وقت رحلت از و امرے بفعل
نیامد کہ باعث غبار خاطر اشرف گرد و ہمیشہ مخلصانہ خدمت میکردم و مرزاے مذکور بحسب ظاہر چار پسر داشت حسن حسین کہ از یک

پاشیدم درین روز و قتی که به نیت بر آمدن از کابل بر نیل سوار میشدم خبر صحت امیرالامرا شاه بیگ خان رسید خبر تندرستی این
دو بنده عمده را بر خود بقال مبارک دانستم روز سه شنبه یازدهم از جلگه سفید سنگ یک کرده کوچ نموده بگرامی منزل شد تا شب بیگ خان
در کابل گذشتیم که تا آمدن شاه بیگ خان بواجبی از شهر و نواحی خبردار باشند روز سه شنبه هیزدهم از منزل نچاک دو نیم کرده براه دوآ
طی نموده برخیزیم که بر کنار آن چهار چنارست نزول واقع شد هیچ کس تا غایت در صد و ترتیب این سر منزل نشده از حالت و قابلیت
آن غافل افتاده اند بسیار به کیفیت جایست و قابل آنست که در دعمار تے و جائے بسا زند در همین منزل شکار قمر غه دیگر واقع
شد تخمیناً یک صد و دوازده آهو و غیره شکار شده باشد بیست و چهار آهو و رنگ و پنجاه آهو و سرخه و شانزده بز و کوهی
تا حال من آهو و رنگ را ندیده بودم الحق که عجب جانور خوش شکل است اگر چه آهو و سیاه هندوستان بسیار خوش است
بمنظر درمی آید غایتاً این آهو و رنگ را بست و ترکیب و نمود و دیگر است فرمودم که قوچ در رنگ را وزن کردند قوچ یک من سی
و صد و سی بر آمد و رنگ دو من و ده سیر رنگ باین کلائے چنان میدید که ده دوازده بگ و دنده تیزنگ بعد از آنکه انده شده بودند
او را به صد هزار محنت گرفتند از گوشت گوشت گوشت به لذت آهو و رنگ نمی باشد در همین موضع شکار
کلیک نیز شد اگر چه از خسرو و کمر اعمال ناشایسته بوقوع آمد و قابل هزار گونه عقوبت بود مهر پدیری نگذاشت که قصد جان
او نمایم با آنکه در قانون سلطنت و طریقہ جهان داری مراعات این امور ناپسندیده است چشم از تقصیرات او پوشیده او را
در نهایت رفاقت و آسودگی نگاه میداشتند ظاهر شد که او کسان نزد بعثت او باش نا عاقبت اندیش می فرستاد و آنها را به نساد
و قصد من ترغیب نموده بوعده ها اید و امیاحت است جمعی از تیره روز گاران کوتاه فکر میکردند بیکر اتفاق نموده بخوانند که در شکار با
که در کابل و اطراف آن واقع باشد قصد من نمایند از آنجا که کم و حفظ الله تعالی حافظ و پاسبان این طائفه علیہ است توفیق انبغی
نمی یابند روزی که سرخاب محل نزول گردید یک از ان جماعت سر باز زده خود را به خواجه و لسی دیوان فرزند خرم میرساند و می گوید که
قریب به پانصد کس بانسا خسرو با فتح الله پسر حکیم ابو الفتح و نور الدین پسر غیاث الدین علی آصف خان و شریف پسر اعتماد الدین و متفق
شده فرصت طلب و قاپو جوے اند که قصد دشمنان و بدخواهان باو شاه نمایند خواجه و لسی این سخن را بنحرم میرساند و او بے طاقت
شده انبغی را در ساعت من گفت من خرم را دعای بر خورداری نموده و در صد آن شدم که مجموع آن کوتاه اندیشان را بدست
ور آورده بعقد تهاے گوناگون سیاست نمایم باز بخاطر رسید که چون بر سر سفر واقع گرفت و گیر آنها باعث شورش و برنجوردگی اردو خواهد
توان سر در آنها و فساد را فرمودم که گرفتند و فتح الله را عقید و محسوس به معتمدان سپرده آن دو بے سعادت دیگر را با سه چهار س که عمده

آن سیاہ رویان بودند بسیار سانسیدند قاسم علی که از ملازمان حضرت عرش آشیانے بود بعد از جلوس اورا بخطاب دیانت خانے
سرفراز گردانیدم و ایم فتح اعدا را ناد و لتخواه بازی نمود و در باب ادب سخنان مذکور می ساخت روزی به فتح الله گفت که محلی که خسرو گرجی
و حضرت اورا تعاقب می نمودند به من گفتی که پنجاب را به خسرو میباید داد و این بحث را کوتاه کرد فتح الله منکر شد از طرفین رجوع
بسوگند نموده مباحله کردند ازین گفتگو ده پانزده روز نگذشته بود که آن بے سعادت منافق گرفتار گردید و شامت سوگند دروغ
کار خود ساخت و روز شنبه بیست و دوم جمادی الاول خبر فوت حکیم جلال الدین مظفر اردستانی که از خانواده حکمت و طبابت
بود رسید مدعی این معنی بود که نسبت من به جالینوس میرسد به تقدیر معالجات بے نظیر و تجربه او بر علم او زیادتی داشت چون
بغایت خوش قیافه و خوش ترکیب بود در ایام ساده رویها به مجلس شاه طهماسب میرسد شاه این مصرع را بر وی خواند-

خوش طبعی ست بیاتما همه بیمار شویم

حکیم یاد علی که معاصر او بود در فضیلت روزیادتی داشت غایتا در علاج و یمن قدم و صلاح و پاکیزگی اطوار و اخلاق حکیم مذکور
زیاده است دیگر اطباء زمان نسبت به او نداشتند در اسے طبابت بسیار خوبها با او بود اخلاص خاصی یمن داشت در لاهور خان
ساخت در غایت لطافت و صفا کمر التماس نمود که اورا سرفراز سازم چون خاطر او بخت غریب بود قبول این معنی نمود حکیم مذکور
قطع نظر از نسبت مصاحبت و طبابت در سر انجام مہات و معاملات دینا نیز دست داشت چنانچه در آله آباد دتے دیوان سرکار خود
کردم بنا بر کثرت دیانت و معاملات مہات بسیار سخت گیر بود و ازین رهگذر مردم از سلوک او آزرده بودند قریب بست سال قرعہ
نش داشت و به حکمت یک طورے خود را نگاه میداشت در اثنائے سخن کردن اکثر اوقات اورا سرفہ دست میداد کہ رخساره و
چشمہاے او سرخ میشدند و رفته رفته رنگ او به کبودی بنور میگشت مگر با و گفتیم تو طبیب و انائی چرا علاج کو گفت خود نمی کنی بعرض رسانید
کہ قرعہ شش ازان بابت نیست کہ علاج آن توان کرد در اثنائے این کو فت بکے از خدمتگاران نزدیک او در میان او دید کہ ہمہ روزہ
بخوردن آن مقدار بود ہر داخل نموده بہ حکیم می خوراند چون این معنی ظاہر میگردد و در صد علاج آن میشود و در خون کم نا کردن بسیار مبہم
داشت ہر چند ضروری بود بحسب اتفاق شبے بہ صحبت خانہ میرود و سرفہ بر او غلبہ نمود و آن ریش و جراثیم شش او میکشاید چند خان
از دہن و دماغ او روان میشود کہ بیوش گشتہ می افتد و آواز میبازد و ظاہر میگردد آفتابچی خبردار شدہ بہ صحبت خانہ در می آید و او را
در خون آغشته دیدہ فریاد میکند کہ حکیم را کشتہ اند بعد از ملاحظہ ظاہر میگردد کہ در بدن او آثار زخم ظاہر نیست و همان قرعہ شش است
کہ منفر شدہ قلیح خان را کہ حاکم لاهور بود خبردار میسازند و این معالطہ را تحقیق نمودہ اورا بہ خاک میسازند و فرزند قلمی از و نمایند

در بیست و چهارم میان باغ و فادیمه شکارے واقع شده و قریب چهل آید سرخه کشته شده باشد ماده یوزے درین شکارگاه بہت
 افتاد و زمینداران آنجا نعمانی و افغان شانی آمدہ گفتند کہ درین صد و بیست سال نہ با و ابریم ونہ از پدران خود شنیدہ ایم کہ درین
 سہ زمین یوز دیدہ باشند بہ دوم جمادی الآخر در باغ و فادیمہ منزل شد و مجلس وزن شمسی منعقد گشت در ہمین روز از سلطان بے نام اور بکے
 کہ از سرداران و امراے عبدالمومن خان بود و دینیولا حکومت قلعہ کامرو با و تعلق داشت قلعہ را بہ ترافتہ سعادت ملازمت در یافت
 چون از روے صدق و اخلاص آمدہ بود و اورا بہ خلعت خاصہ سرفراز کرد و ایندم از بک سادہ پرکار بیست قابلیت تربیت در عات
 وار در چہارم ماہ حکم شد کہ عزت خان حاکم جلال آباد شکارگاہ دشت اور نہ را قمر غہ نماید قریب بہ سہ صد جانور شکار کردہ شد
 سی و پنج قوچ و قوشنی بیست و پنج دار علی نو و دو بو علی پنجاہ و پنج سفیدہ نو و پنج چون میان روز بود کہ بہ شکارگاہ رسیدیم و ہوانی لعلہ
 گرمی داشت سگان تازی خوب خوب ضایع شدند وقت دو ایندن سگ صبح یا آخر روز است بہ روز شنبہ دوازدم در سرا
 اکورہ نزل شد درین منزل شاہ بیگ خان با جمیعت خوب آمدہ ملازمت نمود از تربیت یافتہ ہاے پدر بزرگوار من حضرت
 عرش آشیانی است بذات خود بسیار مردانہ و صاحب تہود است چنانچہ مکر در زمان دولت پدرم شمشیر ہاے نمایان زدہ
 و در ایام جوانی من قلعہ قندھار را در برابر افواج داراے ایران خوب نگاہ داشت و تا یک سال قبل بود تا آنکہ افواج
 قاہرہ بہ ملک اور رسیدند سلوکش با سپاہی امرایانہ از روے قدرت نیست بہ محض ہمین کہ در جنگ با او موافقت نمودہ اند تا
 بمانند باز بسیارے از نوکران میکشد و این معنی اور از نظر سبک میدارد مگر رازین سلوک اور مانع نمودہ ام چون جلی او شدہ
 قائدہ بران مترتب نہ گشت بہ روز و شنبہ چہارم ہاشم خان را کہ از خاندان این دولت مست بہ منصب سہ ہزاری فوات
 بہ دو ہزار سوار سرفراز ساختہ صاحب صوبہ ولایت اوڈیسیہ ساختم در ہمین روز خبر رسید کہ بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کہ در ولایت
 ماوہ بود از روے نادانی و خور و سالی بانسا و جمعی از فتنہ جویان روانہ میشود کہ خود را بہ ولایت رانا رسانیدہ اورا بہ بنی عبد اللہ خان
 حاکم آنجا رازین معنی آگاہے یافتہ تعاقب او مینماید و در اثناے راہ اورا گرفتہ بد بخت چندے را کہ درین امر با و متفق بودہ اند قبل
 میرساند حکم شد کہ اہتمام خان از اگرہ روانہ گشتہ میرزا را بہ درگاہ آورد و در بیست و پنجم ماہ مذکور خبر رسید کہ امام قلی خان برادرزادہ
 دلی خان حاکم ماوراءالنہر میرزا حسن نامی را کہ بہ پسرے میرزا شاہرخ شہرت یافتہ بود میکشد مجلا گشتن فرزندان میرزا شاہرخ از
 عالم کشتن دیوشدہ است چنانچہ میگوبند کہ از ہر قطرہ خون او دیو دیگر پیدا میشود و در مقام دھکہ شیر خان افغان کہ در وقت رفتن
 اورا در پشا در بحبت محافظت کوتل خیبر گذاشتہ بودیم آمدہ ملازمت کرد و در حفظ و حراست راہ تفسیر نہ کردہ بودہ است ظفر خان دل

زینخان کو که بگو چاییدن افغانان ذله راک و جماعت کهنران که در حوالی اٹک و بیاس و آن نواحی مصدر انواع قبايح بودند اما
 گشته بود بعد از انصرام آن خدمت و بر آوردن آن مفسدان که قریب به صد هزار خانه بودند در دکان ساختن آنها به جانب لاهور
 در همین منزل به سعادت ملازمت سرفراز گردید و ظاهر شد که آن خدمت را چنانچه باید بمقدم رسانیده بوده است چون ماه حجب
 که مطابق آن آبان ماه آگهی بوده در رسید معلوم شد که از ماه های مقرر وزن قمری و الد بزرگوار نیست مقرر ساختن که قیمت
 مجموع اجناسی را که در سال شمسی و قمری خود را بدان وزن میفرمودند حساب نمایند و آنچه شود آن مبلغ را به شهرهای کلان قلمرو
 فرستاده بجهت ترویج روح مطهر نور آنحضرت بار باب احتیاج و فقر تقسیم نمایند مجموع یک لک روپیه شد که سه هزار تومان ولایت
 عراق ست و سه لک حاکم بحساب اهل ماوراءالنهر بوده باشد. آن مبلغ را مردم معتبر در دوازده شهر عمده مثل اگره و دہلی و لاهور و
 گجرات و غیره قسمت نمودند و روز پنجشنبه سیوم ماه رجب فرزند صلاحیت خان را که کم از فرزند آن حقیقی نیست به خطاب خانجانی اقبال
 بخشیدم و فرمودم که او را در فرامین و احکام خانجانی می نوشته باشند و خلعت خاصه و شمیر مرغ نیز عنایت شد و شاه بیگ خان
 بخاندوران مخاطب ساخته مکر خنجر مرغ و فیصل مست و اسب خاصه مرحمت نمودم و تمام سرکار کابل و تیره و ننگش و ولایت سواد
 بجور و دفع رفع افغانان آنحد و دو جاگیر و نو جداری او مقرر شد و از بابا حسن ابدال مرخص گشت و امداد اسب کچوا هم را نیز فرمودم
 که درین ولایات جاگیر نموده داخل ملکبان این صوبه بسازند منصب کشن چند و لک نمونه را به راسازی ذات و پانصد سوار
 ساختن فرمائے بمقتضی خان حاکم گجرات در قلم آمد که چون از صلاح و تفصیلت و پیریزگاری پسر میان و جیه الدین به من
 رسیده است مبلغی از جانب بابا و گد را اینده از اسماء آگهی اسمی چند که مجرب بوده باشد نویسانیده بفرستند اگر توفیق
 ایزدی رفیق شود بدان مدامت نمایم قبل ازین ظفر خان را به بابا حسن ابدال به جمع آوردن شکار نصحت کرده بودم شاخ بندی
 کرده بود و بیست و هفت آهوس سرخه و شصت و هشت آهوس سفید در شاخ بند در آمده بود و بیست و نه آهوس را من خود
 به تیر زدم و بر دیر و خرم هم چندے را به تیر انداختند و دیگر غاصان و نزدیکان حکم شد که آنها هم تیر اندازی نمایند خانجانی از همه تیر خور
 انداخت بر آهوس که زو بر سر تیر رفت و در چهاردهم ماه باز ظفر خان و مراد دل پندی قمره ترتیب داده بود یک آهوس سرخه را از پله
 دور به تیر زدم و از رسیدن تیر و افتادن آهوس بسلا شگفته شدم سی و چهار آهوس سرخه و سی و پنج آهوس قمره و بر دیر که نیرمان
 هندی و اراچکاره میگویند و دوخوک شکار شد و بیست و یکم قمره دیگر به سعی و اتمام بلال خان در سه کوهی قلعہ رہتاس دست
 بهم داده بود و دیگران سرادق عزت را درین شکار همراه برده بودم شکار بخوبی شد به شگفتگی تمام گذشت و بیست و نه آهوس از سرخه و سفید

شکار شده بود از ربهتاس که کوه هاسے آن ازین آمو دار گذشته سواسے که چهاک و نندند در تمام ہندوستان جاسے دیگر زمین نوع
 آہوسے سرخ نیست گفتم چند سے رازندہ گرفتہ نگاہ دارند کہ شاید چند سے از انہا بخت نحم زندہ بہ ہندوستان برسند بہست بچہم
 در حوالی ربهتاس شکار دیگر شدہ درین شکار نیز ہمیشہ ہاسے دہل محل ہمراہ بودند قریب بصد آہوسرخ شکار شدہ کو گشت کہ شمس خان
 عموی جلال خان لکھ کہ درین نواحی می باشد با وجود کلان سالی بہ شکاری یک گونہ رغبتی دارد کہ جو انان خرد سال را آن شوق و شغب بنا
 چون طبعش را بہ فقر و درویشی مائل شنیدم بخانہ او رفتم و طبع و طورش خوش آمد و ہزار روپیہ با و دمواری ہمین مبلغ زر بزنان و فرزدان
 او داد و پنج دہ دیگر کہ محاصل کلی داشت در وجہ مدد معاش او مقرر نمودم تا از روسے رفاهیت و جمعیت خاطر اوقات میگذرانیدہ باش
 ششم ماہ شعبان در مقام چندالہ امیرالامرا آمدہ ملازمت نمود از صحت یافتن او خوشحال شدم جمیع اہلدار ہندو مسلمانان مستر امرودن
 او دادہ بودند اعدتعالے بہ فضل و کرم خود او را شریف شفا از زانی فرمود تا اسباب پرستان شہیت ناشناس را معلوم گرد کہ قادر بر کمال
 ہر در و دشوار کہ ظاہر بنیان اسباب گزین دست از انہا برداشتہ باشند بحض لطف و مرحمت ذاتی خویش علاج در مانے می تواند کرد
 در ہمین روز را سے سنگے کہ از امراسے معتبر راجپوت ست رسید بہ سبب تفصیر سے کہ از دور قضیہ خسرو بوقوع آمدہ بخلت زدہ
 و شرمسار در جا و مقام خود میگشت بوسلہ امیرالامرا سعادت لازمت در یافت و گناہ او بغو مقرون گردید در حنیکہ از اگرہ بغرم تعاقب
 خسرو بر آدم اورا از غایت اعتماد با اگرہ گذشتہ مقرر کردم کہ چون محلما طلب شود ہمراہی نماید بعد از طلب محل دوسہ منزل آمدہ در موضع
 مستر بحض شنیدن سخنان اراجیف از محل جدا شدہ بہ محل و وطن خود رفت و بخاطر گذرانید کہ قنہ و شور شے بمیان در آمدہ بہ بنیم کہ بنجر
 بہ کجا خواهد شد کہ ہم کار ساز بندہ نواز ان قضیہ را در عرض اندک رذر سے صورت دادہ سلاک جمعیت آن مفسدان را از ہم پاشاید
 و این حرام کلی برگردن او ماند بخت خاطر امیرالامرا فرمودم کہ ہمان منصبے کہ داشت بجال خود باشد و جاگیر او مسلم و برقرار دارید سلیمان میگ
 را کہ از ملازمان ایام شاہزادگی بود بخطاب فداسے خانی سر بلند ساختم روز دوشنبہ دواز دہم باغ دل آئین کہ بر کنار دریاسے راوی
 واقع است منزل شد والدہ خود را درین بلغ ملازمت نمودم میرزا غازی کہ در سرداری لشکر قندھار مہار خدات پسنایدہ گشتہ بود
 ملازمت نمود عنایت بسیار با و فرمودیم روز سہ شنبہ سیر دہم بہ مبارکی داخل لاہور شدم روز دیگرش میر خلیل اللہ ولدہ غیاث الدین محمد میر
 میران کہ از اولاد شاہ نعمت اللہ ولی بود ملازمت نمود و در دولت شاہ طماسپ در تمام قلمرو ادبہ بزرگی این سلسلہ سلسلہ نمود چنانچہ
 خواہر شاہ جانفش بیگم نام در خانہ میر نعمت اللہ پدر میر میران بود و دختر سے کہ از ایشان بہر سیدہ شاہ بہر سر شد خود اسمعیل میرزا
 خواستگاری نمود و پسران میر میران را و اما و ساختہ دختر خود را بہ پسر کلان او کہ ہم نام پدر کلان خود بود دادہ دختر اسمعیل میرزا کہ از

نوا هزاره شاه بهر سیده بود به پسر دیگرش میر خلیل آمدند کور نسبت کردند بعد از فوت شاه رفته رفته خرابیها باین سلسله راه یافت تا در عهد دولت شاه عباس یکبارگی متاعل گشتند و املاک و اسبابی که داشتند از دست آنها بیرون رفت دیگر در جا و مقام خود نتوانستند بود میر خلیل آمده به ملازمت من آمد چون در راه مخنتها کشیده بود و آثار اخلاص از احوال او ظاهر گشت مشمول عواطف بیایه ریف گردانیده و دوازده هزار روپیه نقد با و مرحمت فرمودیم و به منصب بهزاری ذات و دوست سوار سرفراز گردانیده حکم جاگیر کردم به دیوانان حکم شد که منصب فرزند خرم را موافق بهشت بهزاری ذات و پنجهزار سوار اعتبار نموده جاگیر در حوالی اوچین و سرکا حصار فیروزه تنخواه دهند روز پنجشنبه بیست و دوم حسب الاتماس آصف خان بابل محل بخانه او رفتم و شب در آنجا گذرانیده روز دیگر پیشکشهای خود را در نظر گذرانیده تاده لک روپیه از جواهر و مرصع آلات و اقمشه و فیلان و اسپان سامان نموده بود چند قطعه لعل و یاقوت و چند دانه مروارید و باقی اقمشه و چند پارچه چینی و نفقوری و خطائے معروض قبول افتاده تمهید با و بخشیدم مرفعی خان از گجرات انگشتری که از یک قطعه لعل خوش رنگ خوش قماش خوش آب رنگین و نگین خانه و حلقه آرا تراشیده بودند وزن یک نیم تا یک و یک سرخ که یک شقال و پانزده سرخ بوده باشد بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت و بغایت پسند خاطر افتاد تا امروز چنین انگشتری شنیده نشده بود که بدست بیچک از سلاطین درآمده باشد یک قطعه لعل شش سرخ هم که دو تا یک و پانزده سرخ وزن داشت بیست و پنجهزار روپیه قیمت نمودند فرستاده بود انگشتری نیز همین مبلغ قیمت شد در همین روز با فرستاده شریف لک با عوضه داشت و پرده در خانه کعبه به ملازمت رسید اظهار اخلاص بسیار نموده بود پنج لک دام که بهفت و بهشت هزار روپیه بوده با فرستاده مذکور مرحمت شد و مقرر نمودم که موازی یک لک روپیه بجهت شریف از تحفه های هندوستان روانه سازند روز پنجشنبه دهم ماه میرزا غازی را به منصب پنجهزاری ذات و سوار سرفراز ساخته با آنکه کل ولایت ٹھٹھه جاگیر او مقرر بود پاره از صوبه ملتان نیز به جاگیر او مقرر گشت و حکومت قندهار و محافظت آن ملک که سرحد هندوستان است بعهده کاروانی و حسن سلوک او مقرر گردید و خلعت و شمشیر مرصع عنایت کرده رخصت و اودم میرزا غازی فی الحکله کما لے داشت شعر جم خوب میگفت و قاری خلص میکرد این بیت از دست

گر به ام گر سبب خنده او شد چه عجب | ابر بر چند که گردید رخ گلشن خند

در پانزدهم پیشکش خانخانان بطور آمد چیل از بخیر نیل و پاره جواهر مرصع آلات و اقمشه ولایت و پاره که در دکن و آنجا و دهم می رسد فرستاده بود مجموع یک لک و پنجاه هزار روپیه قیمت شد میرزا رستم و اکثر بنده های تعینات صوبه مذکور دهم پیشکشهای خوب فرستاده بودند چند نیل از آنجمله پسند افتاد و خبر فوت را س در گاکه از نو اختتام پذیرند و گو ارم بود در شیر دهم همین ماه رسید چیل سال زیاد

در ملازمت حضرت عرش آشیانے در جگہ امرائے معظم بودار فتنه رفته پله منصب او به چهار هزار رسیده پیش از آنکه سعادت ملازمت پدر
من و ریابد از نوکران معتبر راناد و دے سنگه بود در عشره نوزدهم در گذشت به کنکش سپاگری خوب میر سید سلطان شه افغانی که طبعش
بشر و فساد آیمخته بود در خدمت خسرو بزرگ و نسبت محرمیت تمام داشت چنانچه علت تامل نگزین آن بے سعادت این منفسد بود
بعد از شکست و بدست افتادن خسرو جانے به یکتا بیرون برده خود را بدار من کوه خضر آباد و آن حدود کشید آخر الامر بدست میرعل
کروری آنجا گرفتار شد چون باعث ضلالت و خرابی این قسم پسرے شده بود حکم کردم که او را در میدان لاهور تیر باران کنند و کروری مذکور
بزیادی منصب و خلعت مخدوم نماز گردید و بدست دهم شیر خان افغان که از بندہ ہائے قیام من بود فوت شد تو ان گفت که خود قصد خود
کرد چه اگر به شراب مداومت تمام داشت بنوعیکه در بر پھرے چهار پالہ بر نیز عرق و آتشہ بخورد و روزہ رمضان سال گذشتہ تھا بود درین
سال به خاطرش رسید که ماه شعبان را عوض تقوای رمضان گذشتہ روزہ گرفتہ دو ماہ متصل روزہ دار باشد از ترک عادت که طبیعت
ثانی ست ضعف پیدا کرد و اشتها مطلق بر طرف شد در فتنه رفته ضعیف توی شده در پنجاه و هفت سالگی در گذشت و فرزندان برادران
او را بقدر حالت فاختہ پاره از منصب و جاگیر او را با بنام حمت فرمودم به دروغه شهر شوال به صحبت مولانا محمد امین که از مردان شیخ محمود
اکمال ست رسیدم شیخ محمود مذکور از بزرگان وقت خود بوده اند و حضرت جنت آشیانے بدیشان عقیدت تمام داشتند چنانچه یک مرتبه
کتاب بردست ایشان ریخته اند مولانا شار الیمہ مرویست نیکذات و با وجود علاقہ و عواقی و ارستہ و بردش و شیوہ فقر و شکستگی نفس شناسا
صحبت ایشان مرا بسیار خوش آمد بعضی در و با که بخاطر گره بودند مذکور ساختم نصلح ارجمند و سخنان دلپسند از ایشان شنیدم و خیلی تسلی خاطر یافت
ہزار بیگمہ زمین بطریق مدومعاش و ہزار روپیہ نقد گذرانیدہ از ایشان و دلے شدم و یک پھر از روز یکشنبہ گذشتہ از لاهور بہ قصد توجہ دارا خط
آگرہ بر آدم قلیج خان را حاکم و میر قوام الدین را دیوان و شیخ یوسف را بخشی و جمال اللہ ساکونوال ساخته ہر یک را فرخور حالت خلعت مرحمت
نمودہ متوجہ مقصد گشتیم بدست پنجم از دریاے سلطان پور گذشتہ در دکر دہی نکو در نزد دل واقع شد والد بزرگوارم از روزین بدست ہزار
روپیہ به شیخ ابو الفضل دادہ بودند کہ در میان این دو پیر گنہ پلے بستہ آشارے ترتیب دہند الحق مدعایت صفاد طرادت سر منزلے
سامان یافتہ است بہ بفر الملک جاگیر دار نکو در فرمودم کہ یک دست ابن پل عمارتے و باغچہ بسازد کہ آیندہ دروندہ از دیدن آن محفوظ
شوند و شنبہ دہم دیقعدہ وزیر الملک کہ پیش از جلوس سعادت خدمت من در یافتہ دیوان سرکار من بود بر من اسہال در گذشت
در آخر عمر پسر شوم قدیمی در خانہ او متولد گشت کہ در عرض چل روز مادر و پدر خود را خورد و در سن دوسہ سالگی ادہم یک طرف شد بخاطر رسید
کہ خانہ وزیر الملک یکبارگی خراب نشود منصور برآمدندہ اورا فاختہ بہ بزرگ سرفراز ساختم غایتا بوسے عشقی از دنی آیندہ روز و شنبہ

چہارم در اثناے راہ شنیدہ شد کہ در میان پانی پت ذکر مال دوشیرست کہ آزار بسیار از انہا برتر دین میرسد فیلان را جمع نمودہ رونما
 ششم چون بجا و مقام آنہا رسیدم خود بر مادہ فیل سوار شدہ فرمودم کہ فیلان ما بر دور آنہا بر طریق قرغہ ایستادہ کردند ہر دورا بغایت
 آہی بہ تنگ زدہ شیران درندہ را کہ راہ بر بندہ ہای خدا بستہ بودند دور کردم بہ روز پنجشنبہ ہنزدہم دہلی محل نزول گردید و در منزل
 کہ سلیم خان افغان در ایام حکومت خود در میان آب جون ساختہ بود و سلیم گدہ نام نہادہ والد بزرگوارم آنجا را بمر تفضی خان کہ دہلی
 وطن اصلی اوست دادہ بودند فرود آمدیم خان مذکور شرف بردار با صفہ از سنگ ساختہ در غایت لطافت و صفادہ آن عمارت
 متصل باب چوکنڈی مربع کاشی کارے بہ فرمودہ حضرت جنت آشیانے ساختہ اند کہ بآن ہوا کم جاسے باشد در ایامیکہ حضرت
 جنت آشیانے در دہلی تشریف داشتند اکثر اوقات آنجا نشستہ با مصاحبان و مجلسیان خود صحبت میداشتند من چہار روز در آن
 سر منزل بسر بردہ با مقربان و نزدیکان مجلس شراب ترتیب دادہ داد عیش و کامرانی دادم معظم خان کہ حاکم دہلی بود پیشکشہا گذراند
 دیگر جاگیرداران و اہالی و موالی کہ بودند بقدر حالت خود پیشکشہا و نذر ہا سامان نمودہ بنظر در آوردند خواستم کہ در برگنہ پالم کہ
 از مضافات بلدہ مذکور است و از شکار گاہ ہاے مقرر است طرح شکار قرغہ در انداختہ چند روز بدین امر مشغولے نمایم چون
 بعرض رسید کہ ساعت نزدیک شدن اگرہ بسیار نزدیک ست و دیگر ساعتی درین نزدیکی بہم میرسد فیج غریب نمودہ بہشتی
 شستہ براہ دریا متوجہ گشتیم و درستم ماہ ذیقعدہ چہار پسر و سہ دختر اولاد میرزا شاہ رخ کہ بہ پدرم ظاہر نہ ساختہ بودند آوردند پسر
 بہ بندہ ہاے معتبر و دختران را بخدمت محل سپردم کہ بہ محافظت احوال آنہا قیام و اقدام نمایند و در بیست و یکم ماہ مذکور راجہ مان سنگھ
 کہ از قلعہ رہتاس کہ در ولایت پٹنہ و بہار واقع است بعد از فرستادن شش ہفت فرمان آدہ لازمست کہ دایم بطریق خان اعظم
 از منافقان و کتہہ گرگان این دولت ابد پیوند است انچہ اینہا بہ من کردہ اند انچہ از من نسبت باینہا بوقوع آمد عالم السہر نزد امانست
 شاید بیچ کس از بیچکس نتواند گذرانید راجہ مذکور یک صد زنجیر نیل از نرد مادہ بطریق پیشکش گذرانید غایتیکہ ہم لیاقت آن نہاشت
 کہ داخل فیلان خاصہ شود چون از رعایت کردہ ہاے پدر من بود تقصیرات او را بروے او نیاوردہ بہ عنایت بادشاہانہ سرفراز ساختہ
 درین روز جل سخنگوے کہ بیان مشخص طوطی گفتمہ آواز میکرد آوردند بغایت غریب و عجیب نمود در ترکی این جالور را طرغی میگویند

جشن نوروز سوم از جلوس ہمایون

تباریخ روز پنجشنبہ دوم ذی حجہ مطابق غرہ فروردین آفتاب عالم تاب کہ جہان را بفرغ خود روشن دنا بان دارد از برج حوت

بعثت سراے محل که مقام فرح و شادمانی اوست انتقال نموده عالم را رونق دیگر بخشید و تاراج دیدگان سرا و شتم رسیدگان
خزان را بدستباری بهار خلعتها بے نوروزی و تبا بے سبزه فیروزی پوشانیده تلافی و تدارک نموده

باز فرمان آمد از سالارده | هر عدم را کاینچه خوردی بازده

در موضع رنگته که در پنج کردی، واقع ست مجلس نوروز منعقد گشت و در ساعت تحویل بفروروزی و خرمی بر تخت ششم امرا و
نزدیکان و سایر بنندگان بلو از م مبارک باد بے قیام و اقدام نمودند خانجمن را در همین مجلس به منصب پنجهزاری ذات دسوار
سرفراز ساختند و اوج جهان را به خدمت بخشی گری امتیاز دادند وزیر خان را از وزارت صوبه بنگاله معزول ساخته ابو الحسن بنجانی
را بجای او فرستادند و نورالدین قلی کو تو ال اگر گشت چون مقبره منوره حضرت عرش آشیانے بر سر راه واقع بود بخاطر رسید که
اگر درین گذشتن سعادت زیارت ایشان را در بایم کوتاه اندیشان را بخاطر خواهد رسید که چون محرم و مرا آنجا واقع بود زیارت
نمودند و خود قرار دادند که درین مرتبه به آگره داخل شوم بعد از آن به نیت زیارت چنانچه حضرت ایشان که بحجت حصول وجود من این
آگره تا اجمیر پیاده توجه فرموده بودند من بهم از آگره تا مقبره منوره ایشان که دو نیم کرده است پیاده رفته این سعادت در بایم کانی
میسر میشود که بسرا این راه واسطه میکردم، دوپہر از روز شنبه پنجم ماه گذشته بساعت سعاد متوجه آگره گشتم و موازی پنجهزار روپیه از زیرکی
از دوست پاشیده بدولت سرا بے جایون که در درون قلعه بود داخل گردیدم درین روز راجه نرنگ دیو یوز سفیدی آورده
که را نند اگر چه دیگر انواع حیوانات پرنده و چرنده جنس سفید که از طوینان گویند پیدا میشوند غایتاً یوز سفید دیده نه شده بود و حال
او که سیاه میباشد نیل رنگ بود و سفیدی بدن او نیز بگلگی میل داشت از جانوران طوینان آنچه من دیده ام شایمن و باشد و شکوه
که در زبان پارسی لی فو میگوند و کنجشک و نلغ و کبک و دراج و پودنه و طاؤس است اکثر اوقات در خوشخانه باز طویون میباشد
موش پران طویون هم دیده از جنس آبوس سیاه تیره بغیر از هندوستان جاس دیگر نمی باشد و آهوس چکاره که زبان فارسی
سفید میگوند طویون که بنظر درآمده است درین روز بازن پسر بھوج با ده که از امرا بے معتبر راجپوت است آمده ملازمت
کرده نیل بیشکیش آورده بود که از آنها بغایت پسند افتاد و در سرکار به پانزده هزار روپیه قیمت نمودند و داخل قبلان خاصه شد و نام
او را زن گنج نهادم نهایت قیمت نیل بیش را بجای کلان هند از دست و پنجهزار روپیه زیادہ نعلی باشد اما حالا بسیار گران شده
است زن را بخطاب سر بلند را بے سرفراز ساختند میران صاحب جای را به منصب پنجهزاری ذات و یک هزار و پانصد سوار
و معظم خان را به منصب چهار هزار ذات و دو هزار سوار ممتاز گردانیدم بعد از آن خان به منصب سه هزار ذات و پانصد سوار

مهر فر از گشت مغفر خان و بهاد سنگه هر یک به منصب دوبراری ذات و سوار سوار اقباله یافتند ابوالحسن دیوان را هزار و پانصدی و اعتماد الدوله را هزار و دویست و پنجاه سوار ساختیم در بیست و پنجم راجه سورج سنگه طغانی فرزند خرم آمده ملازمت کرد شام پسر عموی امرای مقهور را همراه آورد فی الجمله شعورے دارد سواری قبل را خوب میداند راجه سورج سنگه از شعراے هندی زبان شاعرے همراه آورده بود در مدح من باین مضمون شعرے گذرانید که اگر آفتاب پسرے میداشت همیشه روزی بود و هرگز شب نمیشد چرا که بعد از غروب آن پسر جانشین او میشد و عالم را روشن می داشت بحد الله و المثلث که پدر شمارا خداے این نوع پسرے گرامت کرد که بعد از شفق شدن مردم ماتم که مانند شب است نه اشتند آفتاب ازین رشک میبرد که کاشکے مرا هم پسرے میبود که جانشینی من کرده شب را بعالم راه نمیداد چنانچه از روشنی طالع نور عدالت شما با وجود چنین واقعه آفاق چنان نورست که گویا شب را نام و نشان نیست باین تازی مضمونے از شعرا و هندی کم بگوش رسیده به جلد دسے این مدح فیلی باد مرحمت کردم را چونان شاعر را چارن میگویند یکے از شعراے وقت ابن مضمون چنین نظم در آورده

اگر پسر داشتی جهان اندوز	شب نه گشتی همیشه بودی روز	از آنکه چون او نهفته افسر زر	به نمودی کلاه گوشه پسر
شکر که بعد از چمنان پدرے	جانشین گشت پنجین پسرے	که ز شفقار گشتن آن شاه	اگر به ماتم نه کرد جامه سیاه

روز پنجشنبه ششم محرم سنه ۱۰۸۰ جلال الدین سعد که منصب چهار صد یذات داشت دخالی از مردانگی نبود و در چند معرکه از دکار با وقوع آمد غایتا خالی از خطه نمود تخمیناً در سن پنجاه و یا شصت سالگی بمرض اسهال فوت شد ایون گذرانی بود ایون راشل پیر بریزه بریزه کرده میخور و مقرر بود که اکثر اوقات ایون از دست مادر خود میخور چون مرض او فوت گرفت و حالت مرگ ظاهر گردید مادرش از نهایت محبت از همان ایون که به پسر خود می خور ایند زیاده بر اندازده خورده بعد از گذشتن پسر به یکد ساعت او هم در گذشت تا غایت این قدر محبت از بیج مادرے بنزد نشینده در میان هندیان رسمست که زنان بعد از فوت شوهران خواه بخت بخت خواه حفظ ناموس پدران و شرم خویشان خود را میسوزند اما از مادران مسلمان و هندوان مثل این کارے بطور نیامده در پانزدیم ماوند کورا اسپیکه سر آمد اسپان من بود از روے عنایت به راجه مان سنگه مرحمت نمودم شاه عباس این اسپ با چند اسپ دیگر و تحفه های لاقی مصحوب منوچهر که از غلامان معتبر شاه است بحضرت عرش آشیائے ارسال نموده بود و از داون این اسپ راجه آنقدر از خوشحالی و شغف نمود که اگر ممکنے باو عنایت میکردم معلوم نبود که این قدر شادی نماید و فیکه آوردند سه چهار ساله بود در چندستان ترقی نمود چنانچه جمیع بندهای درگاه از نعل در اچوت با اتفاق معروض داشتند که از عراق مثل این اسپ به هندوستان نیامده است چون والد بزرگوارم ولایت

خانہ یس و صوبہ دکن را بہ برادر دم دانیال مرحمت نموده بہ اگرہ مراجعت میفرمودند از روستے مرحمت باد حکم شد کہ یک چیرے کہ خاطر خواہ
 تو باشد از من بطلب اوقت یافتہ این اسپ را التماس نمود بدین جہت باو عنایت فرمودند کہ روز سہ شنبہ بیستم عرضداشت اسلام خان
 مشعر بر خرفوت جہاگیر قلی خان صاحب صوبہ بنگالہ کہ غلام خاص من بود رسید بنا بر چہ ہر ذائقے واستعداد فطرے در جگہ امر اسے
 کلان انتظام داشت از فوت او خیلے آزرده خاطر گشتم حکومت بنگالہ و تالیفے شاہزادہ جہاندار را بفرزند اسلام خان مرحمت کردم و
 افضل خان را بجای او صاحب صوبہ ولایت بہار ساختم بہ پسر حکیم علی را کہ بحجت بعضے خدمات بہ برہا پور فرستادہ بودم آمدہ باز گری
 چند کرناٹکے ہمراہ آورد کہ نظیر و عایل خود داشتند چنانچہ یکے از انہا بدہ گوئی کہ ہر یک برابر نارنجی بود و یک برابر ترنج و یک برابر سرخ
 آنچنان بازی میگرد کہ باوجود خور دی و بزرگی کی خطائی شد و بچہین از قسام باز بہا آنچنان میگرد کہ عقل حیران میگشت در ہمین ذرا
 در دیشے از سرانہ پ آمدہ جانورے غیر کررے آرد و یونک نام ردی پشت برہ کلان مشابہت تمام دارد و میات مجموعی ادبیمون
 شبیہ است اما دم ندارد و حرکاتش بہ میمون سیاہ بے دم کہ بزبان ہندی بن مانس میگویند مینماید جثہ او برابر میمون بچہ دوسہ ماہ
 باشد پنج سال پیش این درویش بودہ است معلوم شد کہ از بن کلان ترنجی شود خورش او شیرست کیلہ ہم میخور د چون بغایت
 عجیب نمود بہ مصوران فرمودم کہ شبیہ او را با حرکات مختلف کشیدند خیلی در نظر آ کر یہ مینماید درین روز میرزا فریدون بر لاس
 بہ منصب یکہار و پانصدی ذات و ہزار دسہ صد سوار سرفراز گردید و حکم شد کہ پائند خان نعل چون از تردد سپاہگری بہ پایہ کبر سن
 افتادہ است موافق و دہزاری ذات جاگیری یافتہ باشد اے خان بہ منصب ہفتصدی ذات و پانصد سوار سرفراز گردید منصب
 فرزند اسلام خان صاحب صوبہ بنگالہ بچہا ہزاری ذات و سہ ہزار سوار مقرر گشت و محافظت قلعہ رہتاس بہ کشور خان ولد قطب لدین خان
 کو کہ مفوض گردید بہ تمام خان بہ منصب ہزاری ذات و سہ صد سوار سرفراز گردیدہ بخد مت میر کھری و سامان نوارہ بنگالہ تعین یافت در
 غرہ صفر شمس الدین خان ولد اعظم خان دہ زخمیر فیل مشکیش نمودہ بہ منصب دہ ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار سرفراز گردیدہ بخطاب
 جہاگیر خانی ممتاز گشت و ظفر خان بہ منصب دہ ہزاری ذات و ہزار سوار منفر گردیدہ چون دختر جلگت سنگھ پسر کلان راجہ مان سنگھ را
 خواستگاری نمود تبارخ شانزدہم ہشتاد ہزار روپیہ ساجی بخانہ راجہ مذکور بحجت سرفرازی او فرستادم مقرب خان از بندہ
 کہنبایت پردہ فرنگی ارسال داشت کہ تا غایت باین خوبی کار مصوران فرنگ دیدہ نشدہ بود در ہمین روز ہاعمہ ام نجیب النساء بیگم
 در سن شصت و یک سالگی برض سل و دق بجوار رحمت از دی پو ستند میرزا والی پسر او را بہ منصب ہزاری ذات و دویست سوار
 سرفراز گردانیدم بہ اتم نام حاجی ماوراء النہری کہ مدتہا در روم بود خالی از معقولیت و معرفی نیست خود را ایلچی خود کار گفتہ در اگرہ

ملازمت کرد کتابت مجهولی نیز داشت نظر باحوال و اوضاع او کرده هیچکس از بنده های درگاه تصدیق باطلی بودن او نکردند از زمانه که
 حضرت صاحب قرآن فرستاد روم کرده و ایلدرم بایزید حاکم آنجا زنده بدست افتاد و بعد از گرفتن مشکیش و تحویل مال یکساله کل ولایت
 روم قرار دادند که بدستور ملک مذکور را تصرف او باز گذارند در همین اثنا ایلدرم بایزید وفات یافت ملک را به پسر ادوسی علی حرمت
 کرده خود معاودت فرمودند تا حال از جانب قیامه آنجا با وجود چنین احسانه کس نیامده و باطلی نه فرستادند الحال چگونه باور توان کرد
 که این شخص ماوراءالنهر فرستاده خوندگار باشد اصلاً این سخن معقول من یفتاد و هیچکس بر صدق دعوی او گواهی نداد بنا بر این
 فرمودم که هر جا میخواست باشد بروند در چهارم ربیع الاول دختر جلالت سنگه داخل خدمت محل گردید و در منزل حضرت مریم زمانی مجلس
 عقد و طوی منعقد گشت از جمله جهیزی که راجه مان سنگه همراه نموده شصت زنجیر فیل بود و چون دفع و رفع را نرا پیش نهاد بهمت دادم
 بخاطر گذر ایندم که مهابتجان را باید فرستاد و دوازده هزار سوار کامل با سرداران کار دیده به همراهی او تعیین نمودم و سواست آن پانصد نفر
 احدی و دویست هزار برقی اند از پیاده پا تو بخانه شملبرهفتاد و پنج کجناال و شتر نال و شصت زنجیر فیل بدین خدمت معین گردید و دست
 ملک روپیه خزانه حکم شد که همراه این لشکر بوده باشد در شانزدهم ماه مذکور میر خلیل الله پسر زاده میر نعمت الله یزدی که محلی از
 احوال او و سلسله او پیش ازین نوشته شده بمعرض اسماال درگذشت از سیماست او آثار اخلاص مندی و درویش منزله ظاهر
 بود اگر عمرش امان میداد و مدت در خدمت میگذرانید بمناسبت عالی سرفرازی می یافت بخشی برهان پورانه چند فرستاده
 یک از آنها را فرمودم که بوزن در آورند پنجاه و دو نیم توله برآمد و روز چهارشنبه هشت دهم در منزل مریم وزن سال
 چهل از سالهاست قمری ترتیب یافت در وزن را فرمودم که به عورات و مستحقان قسمت نمودند و روز پنجشنبه چهارم ربیع الآخر ظاهر میگ
 بخشی احدیان بخطاب مخلص خانی و ملاست نقیای شمیری که به فضیلت و کمالات آراسته بود و علم تاریخ و انساب را خوب میدانست
 به خطاب مورخ خانی سرفراز گردید و در دهم همین ماه بر خوردار برادر عبد الله خان را خطاب بهادر خانی داده از اقربان ممتاز گردانیدم
 مونس خان پسر مترخان کوزه از سنگ بشیم که در عهد دولت میرزا انغ بیگ گورگان بنام نامی ایشان ساخته شده بود گذرانید بآستان
 تحفه نقیس و خوش اندام و سنگش در نهایت سفیدی و پاکیزگی بر دور گردن کوزه اسم مبارک میرزا را با سینه یحیی بخت رفاع کنده اند در
 حد ذات خود غایت نفاست دارد من هم فرمودم که اسم مراد اسم مبارک حضرت عرش آشیانه را بر کناره لب کوزه نقش کردند
 مترخان از غلامان قدیمی این دولت است سعادت خدمت حضرت جنت آشیانه در یافته و در عهد سلطنت والد بزرگوارم بمرتب
 امارت رسیده بود او را از اعتماد ان میدانستند در شانزدهم فرزان صادر شد که ولایت سنگرام چنانچه یکسال در وجه انعام فرزند اسلام خان

مقرر بود یک سال دیگر در وجه انعام افضل خان صاحب صوبہ بہار مقرر باشد درین روز مہا بتخان را بہ منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار پانصد سوار سرفراز گردانیدم یوسف خان ولد حسین خان تکر بہ بہ منصب دو ہزاری ذات و ہشت صد سوار ممتاز گردیدہ در بیت و چارم مہا بتخان را با امرامردی کہ بخت دفع و رفع را نامقرر گشتہ بودند مخلص ساختم خان مذکور بہ خلعت واسپ و فیل خاصہ و شمشیر مرصع سر بلند گشت ظفر خان بغایت علم سرفراز گردیدہ بہ خلعت خاصہ و خنجر مرصع اتیاز یافت بہ شجاعت خان ہم علم مرحمت شد خلعت و فیل خاصہ عنایت کردم راجہ زرسنگہ دیو خلعت واسپ خاصہ و مشکلی خان اسپ و خنجر مرصع و زین داس کچھو ایدہ و علی قلی درین روز ہر خان تہمتن دستور یافتند و بہ ہادر خان و مغل الملک بخشی خنجر مرصع شفقت شد بہمن طریق جمع امرامرداران ہر یک بقدر حاجت و مرتبہ خود بغایات بادشاہانہ سرفراز گردیدند و یک ہزار و دویست کور گزشتہ خانخانان کہ بہ مرتبہ بلند انانی من ممتازست از برہانپور آمدہ ملازمت نمود آن مقدار شوق و خوشحالی برد غلبہ کردہ بود کہ نمیدانست کہ بیاد بالسر مضطر بانہ خود را در پائے من انداخت و من نیز سرادر از روئے مرحمت و مہربانی برداشتمہ اورا در کنار عظمت و شفقت کشیدم دروے اورا بوسیدم و دو بیج مرداریدہ و چند قطعہ لعل و زردیشکیش گذرانیدہ قیمت جو اہر مذکور سہ لک روپیہ شد و سوائے آن از ہر جنس و ہر متاع بسیارے بنظر درآوردہ بنفقہ ہم جمادی الاولی ذریہر خان دیوان بنگالہ آمدہ ملازمت کرد و شخصت زنجیر فیل زرداودہ و یک قطعہ لعل قطعی بیشکیش آوردہ چون از خدمتگاران قدیم بود از دہمہ خدمتے می آمد فرمودم کہ در ملازمت باشد چون قاسم خان بابر اورا کلان خود اسلام خان اصلا سازگار نمیکرد اورا بخدمت حضور طلبیدہ بودم دیر در آمدہ ملازمت نمود در بیت و دوم آصف خان ^{علی} بوزن ہفت ٹانگ کہ ابو القاسم خان برادر اورا در بند رکھنباہت بہ بنفاد پنج ہزار روپیہ خریدہ بود بیشکیش نمود بغایت خوش رنگ و خوش اندام است اما بعقیدہ من زیادہ از شخصت ہزار روپیہ نمی از دہا تکہ از دلیپ رائے پسر رائے سنگہ تقصیرات عظیم وقوع آمدہ بود چون پناہ بفرزند خانجہان آورد گناہان او بعفو مقرون گشت و دیدہ و دانستہ از جرائم او در گذشتم و در بیت و چارم نریمان خان خانخانان کہ از عقب آدمی آمدہ رسیدہ ملازمت کردند و موازی بیت و پنجہزار روپیہ بیشکیش گذرانیدند در ہمین روز خان مذکور نو ذریہر فیل بیشکیش کردہ روز پنجشنبہ غرہ جمادی الثانی در منزل حضرت مریم الزمانے مجلس وزن سال شمسی سرانجام پذیرفت و پارہ ازان زر بجورات قسمت نمودم و تتمہ حکم شد کہ بہ فقراے مالک محروسہ تقسیم نمایند چارم ماہ فرمودم کہ دیوانیان بجان اعظم مطابق منصب ہفت ہزاری جاگیر تنخواہ دہندہ درین روز مادہ آہوے شیر دار آوردند کہ بفرغت بیگذاشت کہ اورا بید و شیدند و ہر روز چار ہیر شیر از دود شیدہ میشد تا غایت دیدہ و شنیدہ بودم مزہ شیر آہو و شیر مادہ گا دو گا و میش تفاوتے ندارد میگویند کہ تنگی نفس را فائدہ میدہد در یازدہم ماہ

راجہ مان سنگھ بحبت سرانجام لشکر دکن کہ بدان خدمت تعین یافتہ بود التماس رخصت آئینہ کہ وطن اوست نمود فیصل خاصہ میسر است
نام باو عنایت کردہ رخصت دادم روز دوشنبہ دوازدهم چون عرس حضرت عرش آشیانے بود سوائے اخراجات مجلس مذکور کہ علیحدہ
مقرر است چہار ہزار روپیہ دیگر فرستادم کہ بہ فقرا و درویشان کہ در درضہ منورہ حضرت حاضر اند تقسیم کنند درین روز عبد اللہ ولد
خان اعظم را بہ خطاب سرفراز خانی و عبد الرحیم پسر قاسم خان را بہ خطاب تربیت خانی سرفراز گردانیدم ۴ روز شنبہ سیزدهم
و خضر خسرو را طلبیدہ دیدم فرزندے کہ این قدر بہ پدر ماند کسی یاد ندارد منجان میگفتند کہ قدم او بر پدرش مبارک نیست اما بر شما
مبارک است آخر ظاہر شد کہ درست یافتہ بودند بعد از سہ سال گفتہ بودند کہ او را باید دید چون از سن مذکور در گذشت دیدہ شد
در بیت و یکم ماہ خانخانان متعدد صاف ساختن ولایت نظام المملکہ کہ در شفقار شدن حضرت عرش آشیانے بعضے فتور با بآن راہ
یافتہ بود گردیدہ نوشتہ داد کہ اگر در عرض دو سال این خدمت را با انصرام نرسانم مجرم باشم مشروط آنکہ سوائے لشکرے کہ
بآن صوبہ تعین اند دوازده ہزار سوار دیگر بادہ لک روپیہ خزانہ بہرہی اومعین گرد و فرمودم کہ ہرودی سامان لشکر و خزانہ نمودہ
اورا روانہ سازند در بیت و ششم مخلص خان بخشی احدیان را بحجہ دست بخشی گری صوبہ دکن سرفراز ساختہ جای اورا بہ ابراہیم حسین خان
میر بحر عنایت نمودم در غرہ رجب پیشرو خان و کمال خان کہ از بندہ ہامی روشناس مقرر بودند وفات یافتند پیشرو خان را شاہ
طہاسب بہ عنوان غلامی بہ پدر کلان من دادہ بودند سعادت نام داشت در خدمت حضرت عرش آشیانے چون بہ داروغگی
و مہتری فراشناخانہ سرفراز گردید پیشرو خان خطاب یافت درین خدمت نوعی ماسر بود کہ گویا جامہ ایست کہ بر قامت قابلیت
او دوختہ اند در سن نو دہ سالگی از جو امان چہار دہ سالہ جلد تر بود سعادت خدمت پدر کلان من و پدر من و من دریافت
تادم مرگ یک لحظہ بے کیفیت شراب نبود۔

آلودہ شراب فغانی بہ خاک رفت | آہ از ملایکش کفن تازہ بکنند

پانزدہ لک روپیہ از و ماند پسرے و رغایت ناقابلے دار و رعایت نام برابر حقوق خدمت پدرش مہتری نصف فراشناخانہ باو و نصف دیگر
بہ تحاق خان مرحمت شد کمال خان از بندہ ہامی فدوی با اخلاص من بود از طائفہ کلان دہلی است بنا بر ظہور امانت و دیانت
و رغایت اعتماد اورا بکاول بگی ساختم انجمن خدمتگذاران کم ہم ہیرسند و پسر داشت بہر دو شفقت بسیار کردم اما مثل او کجا در دویم
ماہ مذکور رعل کلانوت کہ از خوردی در خدمت پدر من کلان شدہ بود و ہر نفس دھونے کہ زبان و روش ہندی می نشیند باو یاد میداد
در سن شصت و پنج سالگی بلکہ ہفتاد سالگی فوت کردیکے از کنیزان او درین تفسیہ ایون خوردہ خود را ہلاک ساخت از مسلمانان کثر کرد

چنین وفائی بجای آورده باشد و در هندوستان خصوصاً در ولایت سلطنت که از توابع بنگاله است از قدیم رسم شده بود که رعایا و مردم آنجا بعضی از فرزندان خود را خواجه سرانموده در عوض مالواجی به حکام میدادند و این رسم رفته رفته به دیگر ولایات نیز سرایت کرده هر سال چندین اطفال ضایع و مقطوع النسل باشند و این عمل رواج تمام یافته بود و درینو لا حکم نمودم که من بعد هیچکس باین امر هیچ قیام و اقدام ننماید و خرید و فروخت خواجه سرایان خود سال بالکل بر طرف باشد باسلام خان و سایر حکام صوبه بنگاله فرمانها صادر گشت که هر کس مرتکب این امر شود تنبیه و سیاست نمایند و خواجه سراسه خود سال نزد هر کس که باشد بگیرند تا غایت هیچ یک از سلاطین سابق این توفیق نیافتند انشاء الله تعالی در اندک فرصتی چنان خواهد شد که این رسم مردود و بالکلیه بر طرف شود هرگاه خرید و فروخت خواجه منع شد هیچ کس باین فعل ناخوش بیفایده اقدام نخواهد نموده اسب سمنده از جمله اسبان فرستاده شاه عباس که سر طویل اسپان خاصه من بود به خانخانان مرحمت کردم آنقدر خوشحال شد که بشرح راست نیاید الحق که باین گلانه خوبی بپس تا غایت به هندوستان نیامده است و قیل فوج را که در جنگ بے بدل است بامیت زنجیر دیگر یا و عنایت نمودم چون کشن سنگه که به همراهی مصابت خان نعین بود خدمات پسندیده به تقدیم رسانید و در جنگ مردم و انا زخم برجه برپایه آوریده تا بامیت کس نامی او به قتل آورده بود و قریب به سه هزار کس را دشتگیر ساخت به منصب دویزار می ذات و هزار سوار سرفراز شد در چهار دهم ماه مذکور حکم کردم که میرزا غازی متوجه قندهار شود از اتفاقات حقه بجز آنکه میرزای مشارالیه از بهکر روانه ولایت مذکور گردد خبر فوت سردار خان حاکم آنجا میرسد سردار خان از ملازمان مقرر و روشناس میرزا محمد حکیم عم من بود تخته یگ اشتها داشت نصف منصب او را بفرزندان او مرحمت نمود روز دوشنبه هفدهم پیاده بقصد زیارت روضه منوره حضرت عرش آشیانه متوجه شدم اگر میسر میبود این راه بمره و بسر میبودم حضرت والد بزرگوارم بحبت ولادت من از پنجوبه اجمیر که یک صد و بیست کرده است پیاده زیارت حضرت خواجه معین الدین سنجر چشتی متوجه گشته بودند اگر من بسر و چشم این راه به پیام منوچه کرده باشم چون به سعادت زیارت مشرف شدم عمارت که بر سر روضه منوره شده بود دیدم نبوس که خاطر خواه من بود بنظر دریاد چو که منظور آن بود که رنده های عالم مثل این عمارت در منوره دنیا نشان ندهند چون در آشنای عمارت مذکور از خسرو بیطالع این نوع امر به بطور آند بالفردت روانه لاهور شدم معماران به سلیقه خود یک طوره ساخته بودند آخر الامر بعضی تصرفات نموده شد تا آنکه مبلغ کلی صرف نموده سه چهار سال کار کرده بودند فرمودم که دیگر بار معماران ما بر باتفاق مردم صاحب وقوف بعضی جاها را بنوعیکه فرایانته بیند از ندر رفته رفته عمارت عالی سامان پذیر گردید و باقی در غایت صفای در عمارت مقبره منوره ترتیب یافت و دروازه در نهایت رفعت و عظمت مشتمل بر منارها از سنگ سفید پرداخته ساخته

بمثل پانزدہ لک روپیہ کہ مواری پنجاہ ہزار تومان راج ایران و چل و پنج ملک خانی مطابق زر توران بوده باشد خرچ این عمارت
 عالی را بہ من شنوائند چہ روز یکشنبہ بیست و سوم بجائہ حکیم علی بہ تماشاے حوضے کہ مثل آن در زمان حضرت عرش آیشانے
 در لاہور ساختہ بود با جمعی از مقرران کہ آن حوض را ندیدہ بودند رفتیم حوض مذکور شش گز در شش گز است و در پہلوے حوض خانہ
 ساختہ شدہ در غایت روشنی کہ راہ بآن خانہ ہم از درون آب است و آب از ان راہ بہ درون آید و دوازده کس در آنجا
 صحبت میداشتند از نقد و خس آنچه در وقت او گنجید میشکش نمود بعد از ملاحظہ خانہ و درآمدن جمعی از نزدیکان بدینجا حکیم را بہ منصب
 دویہزاری سرفراز ساختہ بدو تہخانہ معاودت نمودم روز یکشنبہ چہار دہم شعبان خانخانان بہ عنایات کمر شمشیر مرصع و خلعت و فیل
 خاصہ سرفراز گردیدہ بہ خدمت دکن مرخص شد و راجہ سورج سنگی کہ از تبعذات خدمت مذکور بود بہ منصب سہ ہزاری ذات و دویہزار
 سوار ممتاز گردید چون مکر بہ عرض رسید کہ از برادران و ملازمان ترضی خان آزار بر عایا و سکنہ احمد آباد گجرات میرسد و ضبط خوشان
 و مردم خود و اجبی نیتہ اند کہ دھوبہ مذکور را از و تغییر نمودہ با عظیم خان مرحمت نمودم و مقرر شد کہ خود در ملازمت بودہ جاگیر قلیخان
 پسر کلان او بہ نیابت او روانہ گجرات گردد و منصب جاگیر قلی خان از اصل و اضافہ بہ سہ ہزاری ذات و دویہزار و پانصد سوار
 مقرر گردید و حکم شد کہ باتفاق موہن داس دیوان و سعود بیگ ہمدانی بخشی مہمات دھوبہ مذکور را فیصل میدادہ باشند موہن داس
 بہ منصب بہشت صدی ذات و پانصد سوار و سعود بیگ بہ سہ صدی ذات و یک صد و پنجاہ سوار سرفراز گردید از بندہ ہاے حضور
 تربیت خان بہ منصب بنفصدی ذات و چہار صد نفر و نصرا مہمین منصب سرفراز گشتند مقرر خان کہ محلی از احوال او نوشته شدہ
 در ہمین روز ہا وفات نمود و نوٹس خان پسر او را بہ منصب پانصدی ذات و یکصد و سی سوار سرفراز ساختیم و روز چہارشنبہ چہارم
 ذی الحجہ خسرو را از دختر خان اعظم پسرے متولد شد نام او را بلند اختر نهادیم و در ششم ماہ مذکور مقرب خان صورتے فرستاد کہ
 عقیدہ فرنگیان اینست کہ این صورت شبیہ صاحب فرانسے است در وقتیکہ ایلدرم بایزید بدست لشکر فیروزی اثر ایشان گرفتار
 آمد نصرائی کہ در ان وقت حاکم استنبول بود ایلچی بانحضت و بدایا فرستادہ اظهار اطاعت و بندگی نمودہ مصورے کہ ہمراہ ایلچی
 ساختہ بودند صورت آنحضرت را شبیہ کشیدہ بردہ اگر این دعوی اصلی داشتہ باشد بیچ خیر تحفہ پیش من بہتر ازین نخواہد بود چون
 بہ صورت و حلیہ اولاد و فرزندان سلسلہ علیہ آن حضرت مشابہتی ندارد و خاطر بہ راست بودن این سخن نسلی نمی شود

جشن نوروز چارم از جلوسنایون

تحويل حضرت نیرا عظم فیض بخش عالم به برج حمل شب شنبه چهاردهم ذی حجه شمسہ ہجری اتفاق افتاد و نوروز گیتی افزو بسیار کے
 و فرخی آغاز شد۔ روز جمعہ پنجم محرم شمسہ حکیم علی وفات یافت حکیم بنظیر بود از علوم عربیہ بہرہ تمام داشت شرحی بر قانون در علم
 خلافت والدہ بزرگوارم تالیف نموده است کہش بر ہمیش زیادتی داشت چنانچہ صورت او بر سرت و کسی بر ذاتی مجاہد باطن
 و شری النفس بود در بیستم صفر مرزا بر خوردار را بخطاب خان عالم سرفراز ساختم از نواحی قنجو رہند و آنہ آوردند کہ باین کلائے تاحال
 دیدہ نشیندہ بود فرمودم کہ بوزن در آوردند سی و سہ نیم سیر کشیدہ شد۔ روز و شنبہ نوروز ہم ربیع الاولی مجلس وزن قمری در خانہ
 والدہ بزرگوارم ترتیب یافت پارہ ازان زر بہ عورتی کہ در ان روز جمع گشتہ بودند قسمت شد چون ظاہر گردید کہ بخت نظام
 سلطنت و سرانجام مہمات صوبہ دکن ضرورت کہ یکے از شاہزادہ ہارا روانہ سازد بنا بر ان بخاطر رسید کہ فرزند پر وزیر را باید فرستاد
 فرمودم کہ سامان فرستادن او نمودہ ساعت رخصت تعیین نمایند۔ مہابت خان را کہ بہ خدمت سرداری لشکر قاہرہ را ناے مقبور
 تعیین بود و بہ مصلحت بعضی خدمات حضور بدرگاہ طلب داشتہ عبد اللہ خان را بہ خطاب فیروز جنگی سرفراز ساختہ بوجہ او تعیین
 نمودم و عبد الرزاق بخشی را فرستادم کہ بہ جمیع منصبداران آن لشکر حکم برساند کہ از گفٹہ خان مذکور بیرون غرضہ شکر و شکایت اورا
 عظیم موثر شناسند و در چارم جمادی الاولی یکے از بزرایان کہ قبیلہ مقرر اند برخصی بنظر گذاریند کہ بطریق بر مادہ پستان داشت
 و مقدار ایک پیالہ قہوہ خوری ہر روز شیر میداد چون شیر از قہوہاے الہی است و مادہ پرورش بسیارے از حیوانات است این امر
 غریب را شگون خوب دانستم ششم ماہ مذکور خرم پسر خان اعظم را بہ منصب دوہزاری ذات و ہزار دپانصد سوار سرفراز ساختہ بحکومت
 و دارائی ولایت سورتمہ کہ بچونہ گڑم مشہور است فرستادم حکیم صدر را بہ منصب پانصدی ذات و سی سوار ممتاز ساختہ بہ خطاب
 مسیح الزمانے نامور گردانیدم در شانزدہم کمر شمشیر مرصع بہ راجہ مان سنگہ فرستادہ شد در بست دوم بست لک روپیہ بخت مدد خرج
 لشکر دکن کہ بہمراہی پر وزیر تعیین یافتہ اندہ تحويل خزانچی علیحدہ نمودہ پنج لک روپیہ دیگر بخت مدد خرج پر وزیر مقرر گشت روز چار شنبہ
 بیست و ہجیم جہاندار کہ قبل ازین بہمراہی قطب الدین خان کوکہ بولایت بنگالہ تعیین یافتہ بود آئندہ ملازمت نمود و افعی معلوم من
 شد کہ او مجذوب مادر زاد است چون خاطر متعلق بہ سامان دکن بود بتاریخ غرہ جمادی الاخری امیر الامر را بنیر بخدمت مذکور
 تعیین نمودم بہ عنایت خلعت و اسب سرفراز گردید کہم چند پسر جلنا تم را بہ منصب دوہزاری ذات و ہزار دپانصد سوار نواخت

به همراهی پریز فرمودم در چهارم ماه سی صد و هفتاد نفر سوار احدی به کمک لشکر آنا به همراهی عبداله خان مقرر گشتند یک صد
 راس اسپ نیز از طوایل سرکار فرستاده شد که هر کس از منصبدار واحدی که صلاح داند بدو در هفتاد و یک قطعه لعل که قیمت
 آن شصت هزار روپیه بود به پریز عنایت کردم و یک قطعه لعل دیگر با دو مرد و یک پهلوان چهل هزار روپیه می اندازم بخرم مرحمت شد روز
 دوشنبه بیست و هشتم چکناخ به منصب پنج هزار ذوات و سه هزار سوار سرفراز گردید و در هشتم ماه رجب راسی بیست و یک منصب چهار هزار
 ذوات و سه هزار سوار سرطندی یافت و به خدمت دکن مرخص گشت و در پنجشنبه نهم شاهرزاده شهریار از گجرات آمده ملازمت نمود و در شنبه
 چهاردهم فرزند پریز را به خدمت تسخیر ملک دکن رخصت نمود خلعت و اسپ خاصه و پنج صده و کمر شمشیر و خنجر مرصع عنایت شد
 و سرداران و امرای که همراهی او نمین یافتند بودند بقدر مرتبه و حالت خود هر یک با عنایت اسپ و خلعت و فیل و کمر شمشیر و خنجر
 مرصع خوشدل و سرفراز گردیدند هزار نفر احدی به ملازمت پریز به خدمت دکن تعیین نمودم در همین روز با عرض داشت عبداله خان
 آمد که رانک مقهور ساو در کوهستان در جاهاست قلب تعاقب نموده چند زنجیر فیل و اسباب او بدست افتاد چون شب در آمد جانی
 به تنگ پایرون برده بدر رفت چون کار را بر دستگ ساخته ام عقرب گرفتار خواهد شد یا به قتل خواهد رسید خان مذکور را
 به منصب پنج هزار ذوات سرفراز ساختم و تسبیح مروارید که به ده هزار روپیه می اندازد به پریز عنایت شد و چون ولایت خاندیس برار
 بفرزند مشارالیه داده شده بود قلعه اسیرا هم بدو مرحمت کردم دسی صد راس اسپ به همراهی او مقرر گشت که با حدیان منصبداران
 و هر کس که لایق عنایت باشد بدو بیست و ششم سیف خان بار به منصب دو هزار و پانصدی ذوات و هزار و سی صد و پنجاه
 سوار سرفراز گردیده بخد مت فوجداری سرکار حصار مقرر گشت روز دوشنبه چهارم شعبان یک زنجیر فیل و وزیر خان عنایت شد
 روز جمعه بیست و دوم حکم فرمودم که بنگ و بوز که فساد کلی است در بازار مانفروشند و قمار خانها را بر طرف سازند وین باب تاکید
 تمام نمودم و در بیست و پنجم شیر از شیر خانه خاصه آوردند که بگا و جنگ اندازند مردم بسیار بحیث تماشا ایستاده بودند جماعه از جوگیان
 هم بود شیر به یک از جوگیان که برهنه بود بطریق بازی نه از روی غضب متوجه شد و در برابر زمین انداخت و چنانکه بماده خود جفت
 میشود بهمان طریق بالا می جوگی بر آمده چنبدن گرفت و روز دیگر هم همان طور حرکت نمود و چند نوبت این حرکت از دو قوع آمد چون
 تا غایت چنین امری دیده نشده بود و غرابت تمام داشت نوشته شد در دوم شهر رمضان غیاث خان حسب التماس اسلام خان
 به منصب هزار و پانصدی ذوات و بیست صد سوار سرفراز گردید فریدون خان بر لاس را به منصب دو هزار و پانصدی ذوات و
 دو هزار سوار ممتاز ساختم هزار توپ طلا و نقره و هزار روپیه در روز تحویل حضرت نیر اعظم به برج عقرب که با اصطلاح هندوان شکرت

میگویند تصدیق نموده شد. در دهم ماه مذکور بنیله به شاه بیگ یوزی مرحمت کردم و اسلام اند عرب که از جوانان قرار داده عرب است
از خوشان مبارک حاکم در فول بنابر توهمی که از شاه عباس در خاطر او قرار گرفته بود بلا زمت من آمد و او را نواخته بنصب چهارصدی
ذات و دوست سوار سرفراز ساختم و مجدداً فوج دیگر که یک صد و نود و سه منصبدار و چهل و شش نفر احدث بودند از عقب پروریز
بخیریت دکن فرستاده شد. و پنجاه راس اسب نیز حواله یک از بنده های درگاه شد که به پروریز رساند در روز جمعه سیزدهم مضمونی بنظر
رسید. و این غزل در سلک نظم در آمد غزل

من چون کنم که تیر غمت بر جاگر رسد	تا چشم مار رسد. ه دیگر بردگر رسد.	مستانه می خورای دست تو عالمی	اسپند میکنم که مبادا نظر رسد.
در وصل دوستم و در بهر بجز بفرار	داو از چنین غمی که مرا سر سبز رسد	مدیوش گشته ام که بپویم ره صلال	فریاد از آن زمان که مرا این خبر رسد.
	وقت نیاز و عجز جهانگیر رسد	امید آنکه شعله نور را فر رسد	

روزی شنبه پانزدهم پنجاه هزار روپیه سابق بخانه صید مظفر حسین مرزا پسر سلطان حسین مرزا ابن بهرام مرزا ابن شاه اسمعیل صفوی
که بحبت فرزند خرم خواستگاری شده بود فرستادم و در هفدهم ماه مبارک خان شیردانی به منصب هزاری ذات دسی صد سوار سرفراز
گردید و پنجاه هزار روپیه نیز باد مرحمت شد. و چهار هزار روپیه به حاجی بے اوزبک عنایت شد و دست و دوم یک قطعه لعل و یک دانه
مروارید به شهریار شفقت شد یک لک روپیه مدخرج گویان بجایه او یماقات که بخد مت دکن تعیین یافته بودند داده شد و دویست
روپیه به فرخ بیگ مصور که از بے بدلان عصر است لطف نمودم چهار هزار روپیه بحبت خرج بابا حسن ابدال فرستاده شد. و هزار روپیه حواله
ملا علی احمد مرکن و ملا روز بهان شیرازی نمودم که در عرس حضرت شیخ سلیم به رودخانه ایشان صرف نمایند و یک فیل به محمد حسین کاتب دهنزار روپیه
به خواجه عبدالحق انصاری مرحمت شد بدیوانیان حکم کردم که منصب مرتضی خان را مطابق پنجاه هزار ذات و سوار اعتبار نموده جاگیر تخواه
دهند. به برادرزاده بهاری چند قانونگو سرکار آگره حکم کردم که هزار پیاده از زمین اران آگره سامان نموده و با هیانه قرار داده بدکن نزد پروریز
برود پنج لک روپیه دیگر بحبت مدخرج پروریز مفرگشت روز پنجشنبه چهارم شوال اسلام خان به منصب پنجاه هزار ذات و سوار سرفراز گردید
ابول بے اوزبک به منصب یک هزار و پانصدی و ظفر خان به منصب دویست و پانصدی اعتبار یافتند و دویست و پانصد روپیه به بدیع الزمان پسر مرزا
شاه رخ دهنزار روپیه به پنهان مصر مرحمت شد و حکم کردم که نقاره به جمعی مرحمت شود که پله منصب آنها بر سه هزار ذات و بالاتر رسیده باشد پنجاه
روپیه دیگر از روزن بحبت تعمیر بابا حسن ابدال و عمارت که در انجا واقع است حواله ابو الوفا پسر حکیم ابو الفتح شد که اهتمام نموده چل
و عمارات مذکور را در غایت استحکام به انصرام رسانده روز شنبه سیزدهم چهار گهری از روز مانده ماه آغاز گرفتن نمود مرتبه بر مرتبه تمامی هجوم داد

منخفض گشت و پانچ گهری شب گرفته بود بجهت دفع نحوست آن خود را بطلا و نقره و پارچه و غله وزن نموده اقسام حیوانات از قبیل اسب
و غیره تصدق نمود قیمت مجموع پانزده هزار روپیه شد فرمودم که به مستحقان و فقرا قسمت نمودند در بست و پنجم و آخر را چند بندیل را با تمام
پیر او به خدمتگاری خود گرفتیم و میر فاضل برادرزاده میر شریف که به فوج اری قبوله و آنجا و مقر شده بود یک نیل عنایت نمودم و
عنایت الله به خطاب عنایت خانی سرفراز شد چهارشنبه غره ذی قعدة بهاری چند به منصب پانصدی ذات و سی صد سوار ممتاز گشت
و یک قیغه کپوه مرصع بفرزند با با خرم مرحمت شد ملا حیات را که پیش خانخانان فرستاده بعضی سخنان زبانی که شعر بر انواع مرحمت و
شفقت بود و پیام داده بودم آمد و یک قطعه لعل و دو مروارید که خانخانان بدست او فرستاده بود تحمینا بست هزار روپیه قیمت داشت
آورده گذرانید میر جمال الدین حسین که در بر پانچور بود و بجنور اورا طلب داشته بودم آمده ملازمت نمود و هزار روپیه به شجاعت خان
و کهنی مرحمت شد در ششم ماه مذکور پیش از آنکه بر پانچور بر سر عرض داشت خانخانان و امر رسید که دکنیان جمعیت نموده و
مقام فساد اند چون معلوم شد که با وجود تعین پرویز و لشکر که در خدمت او رفته و مقر شده هنوز بدو کمک احتیاج دارند بخاطر
گذرانیدم که خود متوجه شوم و به عنایت انکی خاطر از ان مهم جمع نمایم درین اثنا عرض داشت آصف خان هم آمده که توجیه حضرت بانیجام
لائق دولت روز افزون است و عرض داشت عادل خان بجا پوری رسید که اگر یک از مستعدان درگاه باین طرف مقرر شود که ملت
و دیعیات خود را بادی بگویم تا او بعضی اقدس رساند امید هست که باعث صلاح حال این بنده ما گردد بنابراین مقدمات با امر او و خواهان
کنکاش نمودم تا هر کس را که آنچه بخاطر رسد عرض نماید فرزند خانبهان بعضی رسانید که با وجود یک چندین امر معتبر بجهت تسخیر دکن حصص
شده باشند توجیه حضرت به نفس نفیس ضرورت نیست اگر حکم شود بنده هم بملازمت شاهزاده برود و این خدمت را در ملازمت ایشان
انشاء الله تعالی به تقدیم رساند همه دولت خواهان را این سخن معقولی نیست بده نمود با آنکه هرگز جدائی او را بخاطر قرار نداده بودم چون
مهم کلانی بود با ضرورت ضرغام و فرمودم بچند آنکه مهمات آنجا صورت یابد به توقف متوجه ملازمت شود و زیاده از یک سال در
آن حدود نباشد و در سه شنبه هفتم ذی قعدة اختیار رخصت او بود خلعت خاصه زر و زری و اسب خاصه با زین مرصع و کمر شمشیر
مرصع و نیل خاصه مرحمت فرمودم و تومان توغ هم مرحمت شد و فدای خان را که از بنده های صاحب اخلاص است خلعت
و اسب و مدد خرج لطف نموده به منصب بهاری ذات و چهار صد سوار اصل و اضافه سرفراز ساختم و همراه خان جهان تعین نمودم
که اگر کسی را نزد عادل خان حسب الاتماس او باید فرستاد او را روانه گردانم و لکنو پندت که در زمان حضرت عرش آشیانی
از جانب عادل خان همراه پیشکش او آمده بود او را هم همراه خان جهان رخصت فرموده اسب و خلعت و زر عنایت کردم و از امر

و لشکریان که همراه عبدالعزیز خان به خدمت دفع راناسه مقهور تعین بودند مثل راجه نرسنگدیو و شجاعت خان و راجه بکرماجیت و غیره
 با چهار پنجهزار سوار به کمک فرزندان خانجهان تعین شدند و متعدد خان را بقدر غن فرستادم که آن مردم را سزاوی کرده در اوچین خانجهان
 همراه سازد و از مردم در خانه شش هفت هزار سوار از مسل سیف خان بارهه و حاجی بی اوزبک و اسلام العزیز برادرزاده مبارک
 عرب که ولایت جو تره و درنول و آن نواحی در تصرف دارد و دیگر منصبداران و نزدیکان همراه او ساختم و در وقت رخصت هر یک را
 باضافه منصب و خلعت و مدد خرج سرفراز نمودم و نهمی بیگ را بخشی لشکر ساخته ده لک روپیه مقرر کردم که همراه سازند به پرویز
 اسپ خاصه و به خانخانان و دیگر امرا که دهنده های که تعین یافته آن صوبه بودند خلعتها مرحمت نموده فرستادم و بعد از اتمام
 این امور به قصد شکار از شهر برآمدم و هزار روپیه بمیر علی اکبر عنایت شده چون فصل ربیع رسیده بود بلا حظه آنکه مبادا از عبور لشکر
 نقصانی بمزروعات رعایا برسد و با وجود آنکه توریسادل را با جمعی از احمیان بحیث ضبط زراعات تعین نموده بودم و چند
 را حکم کردم که منزل به منزل ملاحظه پایمالی نموده عوض نقصانی که بزراعتها برسد رعایا را میداده باشند و ده هزار روپیه
 به دختر خانخانان کوچ دانیال و هزار روپیه به عبدالرحیم خرم و خج گویان و هزار روپیه بقاجای و کهنی مرحمت نمودم و از دهم
 خنجر خان برادر عبدالعزیز خان از اصل و اضافه به منصب هزار سی ذات و پانصد سوار و چهار خان برادر دیگر به منصب سی صد ذات
 و سه صد سوار سرفراز گشتند و درین روز دو آهوشاخ دار و یک آهوسه ماده شکار شد و در سیزدهم یک اسپ خاصه بخان جهان مرحمت
 نموده فرستادم بدیع الزمان پسر میرزا شاه رخ را به منصب هزار سی ذات و پانصد سوار سرفراز ساخته پنجهزار روپیه مدد خرج عنایت
 کردم و به همراهی خانجهان به خدمت دکن رخصت یافت و درین روز دو آهوسه و سه ماده شکار شد چهارشنبه دهم یک نیل گاو
 ماده و یک آهوسه سیاه به بندوق زردم در پانزدهم یک نیله گاو ماده و یک چنکاره به بندوق زرده شد و در هفدهم ماه و در قطع لعل
 و یک دانه مردارید جهانگیر قلی خان از گجرات و ایفون دان مرصع کاری که مقرب خان از بندر کهنپایت فرستاده بود و بنظر گذشت
 بستم یک شیر ماده و یک نیله گاو به بندوق زرده شد و بچه همراه ماده شیر بودند بحیث انبوسه جنگل و بسیاری درخت از نظر ناپدید
 گشتند حکم شد که تفحص نموده بدست در آورند چون به منزل رسیدم یک شیر بچه را فرزند خرم آورده از نظر گذرانید و فرزند دیگر
 بچه دوم را محابت خان گرفته حاضر ساخت و بیست دوم در وقتی که نیله گاو را بقا بولس زدن نزدیک ساخته بودم ناگاه
 جلوداری و دو کمار ظاهر شدند و نیل گاو را خورده بدو رفت از غایت اعراض فرمودم که جلودار را هانجا بکشند و پاس
 کماران را بریده و بر خور سوار کرده گرداگرد او بگردانند تا دیگر کسی این جرأت نکند بعد از آن شکارکنان بر اسپ شکار بازو

مستوفایان که در این امر همکاری کردند و در این سفر به دست خنجر خان و دیگران

گروه به منزل آدم روز دیگر نیله گاؤ کلائے را بقراولی اسکندر رمین به بندوق زدم و اورا به منصب سی صدی ذات و پانصد سوار اصل و اضافہ سرفراز ساختم روز جمعہ بیست و چهارم صفدر خان که از صوبہ بہار آمدہ بود بہ سعادت کورنش سر بلندی یافت یک صد ہنر نذر و یک قبضہ شمیر و پنج فیل مادہ و یکہ زرشکیش گذر ایند فیل زمر مقبول افتاد در ہمین اثنا یادگار خواجہ سمرقندی از تلخ آمدہ ملازمت نمود و یک جلد مربع و چند سراپ با دیگر تحف پیشکش گذر ایند و بہ خلعت اقباز یافت روز چار شنبہ ششم ذی الحجہ بجز الملک کہ از خدمت بخشی گری شکر رانا مقصور تغیر یافته بود بہار و خراب ملازمت نمود و در چار و ہجہ ماہ مذکور عبد الرحیم خورابا وجود تفصیرات کلی گنا مان اورا غفور مودہ بہ منصب یوز باشی و بیست سوار سرفراز ساختم و فرمودم کہ بہ کشمیر رفتہ بانفاق بخشی آنجا محسلہ مردم تلخ خان را و سایر جاگیر داران و اوباقات نوکر و غیر نوکر دیدہ طومار واقعی بدرگاہ آورد کشور خان ولد قطب الدین خان از قلعہ رہتاس آمدہ سعادت خدمت و کورنش دریافت و

جشن نوروز پنجم از جلوس ہمایون

روز یکشنبہ بیست و چہارم ذی الحجہ بعد از دوپہر سہ گھڑی حضرت نیر اعظم بہ برج محل کہ خانہ شرف و سعادت است توجیل نمود و درین ساعت فیض بخشی در مقام پاک بہل کہ از مواضع پر گنہ باری بودہ باش مجلس نوروزی ترتیب دادہ بسنت پدر بزرگوارم بر تخت جلوس نمود صبح آنکہ روز نوروز عالم افروز بود مطابق غرہ نور در دین ماہ سنہ پنجم جلوس در ہمین مقام بارعام دادہ جمیع امرا و بندہ ہای مدگاہ بہ سعادت کورنش تسلیم مبارکباد سرفراز گشتند پیشکش بعضی امرا از نظر گذشت خان اعظم یک دانہ مروارید کہ بچار ہزار روپیہ قیمت شدہ بود گذر ایند و میران صدر بہر جان بیست و ہشت دست جانور شکاری از باز و جڑہ و دیگر تحف بنظر گذر ایند و مہابت خان دو صند و قچہ کار فرنگ کہ اطراف آنرا بہ تختہ ہاسے بلور ترتیب دادہ بودند چنانچہ ہر چہ در دردن آن نہادہ میشد از ہر دلی نبوئے فیمو کہ گویا ہیچ حایط نیست پیشکش نمود کشور خان بست و دوزنجیر فیل از نر و مادہ پیشکش گذر ایند و ہمچنین ہر کس از بندہ ہای درگاہ تحفہ و پیشکش کہ داشتند گذر ایند و نصر اللہ پسر فتح اللہ شریقی بہ نحو بلداری پیشکش نقر گشت بہ سارنگد یو کہ بہ بردن فرامین بہ لشکر ظفر اثر دکن تعین یافتہ بود و بہر یک از امرا تبرک خاصہ سرفراز ساختم بہ شیخ حسام الدین پسر غازی خان بخشی

علاء الدین بہان عبد الرحیم است کہ رفاقت خسرو نمودہ ہمہ جا ہمراہ او بود و بعد از گرفتاری بموجب حکم در پوست فرو کشیدہ بودند چون عمرش بانی بود از ان ہنکہ نجات یافتہ و از بند خلاص شدہ در بندگان حضور میبود و خدمت میکرد تا رفتہ رفتہ بر دہریان شدند و

که طریقہ در پیشه و گذشته نشینی اختیار نموده هزار روپہ و فردے شال شفقت نمود روز دیگر نوروز بہ قصد شکار شیر سوار شدم سہ شیر
دور و یک مہادہ شکار شد باحد یا نیکہ آثار جلالت ظاہر نمودہ بہ شیر درآمدہ بودند انعام ہادادہ بز یا دنی ماہیانہ سرفراز ساختم بہ تاریخ
ہست و ششم ماہ مذکور اکثر روز ہا بہ شکار نیکہ گاہا مشغولے داشتم چون ہوا رو بہ گرمی نہاد و ساعت داخل شدن اگرہ نزدیک رسید
بجانب روب باس توجہ نمودہ چند روز دیگر دران نواحی شکار آہو نمودم روز شنبہ غرہ محم شادہ روب خواص کہ روب باس آباد
کرده دست پیشگی کہ ترتیب دادہ بود بنظر گذرانید انچہ خوش آمد درجہ قبول یافت تہمہ بالعام او مقرر گشت در ہمین ایام بایزید
بنگلی و برادران او کہ از صوبہ بنگال آمدہ بودند بہ سعادت کونش سرفراز گشتند سید آدم ولد سید قاسم بارہہ نیز کہ از احمد آباد
انجرات آمدہ بود بدین سعادت امتیاز یافت و یک زنجیر فیل پیشکش گذرانید نو جداری صوبہ ملتان از تعمیر تاج خان بہ ابولی
بلے از یک مرحمت شد دو شنبہ شہہ نزول اجلال در باغ منڈا کر کہ در نزدیکی شہر است واقع شد صبح آگہ ساعت دخول
شہر بود بعد از گذشتن یک پہرہ و دو گھڑی سوار شدم و تا ابتداے معمورہ ہر اسب سواری نمودہ چون سواد شہر ظاہر گشت بہت
آنکہ خلایق از دور و نزدیک توانند دید سواری فیل اختیار کردم و از ہر دو طرف راہ زرافشان بعد از دو پہر در وقتیکہ منجمان اختیار
نمودہ بودند بہ مبارکی و تخریمی بدولت خانہ ہمایون داخل شدم بنا بر رسم مقرر ایام نوروز فرمودہ بودم کہ دو تختانہ را آئین بستہ
یار گاہ ہاے آسمان تماشال ایستادہ کردہ بودند بعد از ملاحظہ آئین خواجہ جهان پیشگی کہ ترتیب دادہ بود از نظر اشرف گذرانید
انچہ از ہر جنس و ہر قسم از جواہر اشمہ و اشمہ پسند خاطر بہ گزین گردید قبول فرمودہ تہمہ را با انعام او مقرر داشتم بہ مشرفان شکار
فرمودہ بودم کہ مجموع جانورانی کہ از روز بر آمدن تا تاریخ دخول شہر شکار شدہ باشد معرض داند درین وقت بعرض بیانید
کہ در مدت پنجاہ و شش روز یک ہزار دسی صد و شصت و دو جانور جاندار از جوندہ و پرندہ شکار شدہ ہفت ہند شیر نیکہ گاہ
نر و مادہ ہفتاد و اس آموے سیاہ پنجاہ و یک راس سایر جانوران از مادہ آہو و بز کوہی و روج وغیرہ ہشتاد و دو راس کلنگ
و طاؤس و سرخاب و سایر جانوران پرندہ یک صد و بیست و نہ قطعہ شکار ماہی یک ہزار و بیست و سہ عدد روز جمعہ ہفتم
مقرب خان از بندہ کھنیاہت و سورت آمدہ سعادت ملازمت دریافت جواہر و مرغ آلات و ظروف ہاے طلا و نقرہ کار فرنگ و
دیگر نفایس و مخفہاے غیر مکرر و دادہ و غلام حبشی و اسپان عربی و از ہر قسم چیزے کہ بخاطر رسیدہ آوردہ بود چنانچہ در عرض دہم
ماہ مخفہاے او از نظر گذشت و اکثر موافق مرضی خاطر باو درین روز صفدر خان کہ بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز
بود بز یا دنی منصب کہ پانصدی ذات و دولیت سوار باشد ممتاز گشتہ بہ عنایت علم سر بلند ی یافت و بجایگزینی سابق خود مرخص گردید

و بہ کشور خان و فریدون خان برلاس نیز علم مرحمت شد و یک زنجیر فیل فوج بخت افضل خان حوالہ پشتون سپردا شد کہ براسے
پدر خود سپردہ خواجہ حسین کہ از بنا خواجہ معین الدین خشتی است بمقتاد نیمہ سالہ ہزار روپیہ عنایت نمود و سفت زینجا بخط امیر علی
مصور و ندیب جلد طلا در غایت تکلف و صفا کہ ہزار ہر قیمت داشت خانخانان مشکیش فرستادہ بود مصوم وکیل او آورده گذرانید
مار و ز شرف کہ انتہائے صحبت نوروز است ہر روز مشکیش چندے از امرا و بندہ ہای درگاہ بنظر میگذاشت و از نفایس مشکیش ہر کس
انچہ پسند خاطر می افتاد قبول نمودہ تہہ را بازی داد و ۴ روز پنجشنبہ ۱۳ مطابق ۱۹ فروردین ماہ کہ روز شرف و خوشحالی حضرت
نیر اعظم ست فرمود کہ مجلس جشن ترتیب دادہ از اقسام کیفیات حاضر سازند و بامرا و سائر بندہ ہای درگاہ حکم شد کہ ہر کس کہ خواہد خواہ
طبیعت کینے اختیار کند اکثر شراب و چندے نفع و بعضے از افیونات انچہ خواستند خوردند مجلس شگفتہ گشت جاگیر علی خان از
گجرات یک تخت نقرہ نبت و مصور بروش و ساخت تازہ مشکیش فرستادہ بود بنظر گذشت و بہ ہما سگہ نیز علم شفقت شد و در
اتحادے جلوس کر حکم کردہ بودم کہ من بعد مشکیش خواجہ سرائکنند و خرید و فروخت نشود و ہر کس کہ مرکب این عمل گردد گنہگار باشد
درینو لا افضل خان چند از آن بدکاران مابدر گاہ از صوبہ بہار فرستاد کہ بدین عمل شیع قیام نمودہ اند آن بے عاقبتان را فرمودم
کہ در مجلس موبد نگاہدارند و در شب پنجشنبہ دوازدهم امر عجیب و فقیہہ غریب رویداد جمعی از قوالان دہلی سرود در حضور میگفتند و سید
شاہ بروش تقلید سماع مینمود و این بیت بیر خسرو بیت

ا ہر قوم راست را ہے دینی و قبلہ گاہے	من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے
--------------------------------------	------------------------------------

میاخانہ این سرود بود من حقیقت این بیت را تفحص می نمودم کہ ملا علی احمد مکرکن کہ در فن خود از بے نظیران عصر و عہد بود و نسبت خلیفہ
و خدنگاری قدیم داشت و در ایام خرد سالیہا کہ سبق پیش پدر او میخواندم پیش آمدہ چنین نقل کرد کہ من از پدر خود شنیدہ ام کہ روز
شیخ نظام الدین ادیب کلا ہے برگوشہ سرزادہ در کنار آب جون بالاسے پشت بامی تماشاے عبادت و پرستش ہندوان می نمودند
درین اثنا امیر خسرو حاضر میشد شیخ توجہ شدہ بمفرماندہ کہ این جماعت را می بینی و این مصرعہ را بر زبان جاری می سازند ع

ا ہر قوم راست را ہے دینی و قبلہ گاہے

امیر بے مائل از روی نیاز مندی تمام شیخ را مخاطب ساختہ مصرع ثانی را

من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے

می خوانند اما اشارہ چون سخن را بدین جا رسانید و کلمہ آخر مصرع ثانی کہ بر سمت کج کلا ہے بر زبانش جاری شد حال برو متغیر گشتہ

بنخودانه افتاد و سرازیر افتاد و او حشمتی عظیم شده بر سر او حاضر شد مگر صرع او را حادث گشته است اقبال
که در خدمت حاضر بودند مضطربانه در پی تشخیص و دیدن نبض و حاضر ساختن دوا شدند هر چند دست و پا زدند بحال نیامد او خود
در مرتبه اول که افتاده بوده است جان بجان آفرین تسلیم نموده چون بدن فی الجمله حرارتی داشت گمان می نمودند که شاید جان
باقی بوده باشد بعد از اندک زمانی ظاهر شد که کار از کار گذشته فرورفته است او را از مجلس مرده برداشته به منزل و تعامش بردند
این قسم مردنی تا حال مشاهده نشده بود مبلغی بخت گفتن و دفن او بفرزندانش فرستاد و صبح او را به دلی نقل نموده بگورخانه
آباد اجدادش مدفون ساختند روز جمعه بستی و یکم کشور خان که به منصب هزار و پانصدی سرفراز بود به دویست و سی و دو سوار
سرفراز گردید و به عنایت اسب عراقی از طوبیله خاصه و خلعت و قیل خاصه بخت جیت نام نوازش یافته بخدمت نوجواری ملک
اوچمه و تنبیه و تادیب نمردان آنحد و در مخص گشت بایزید نیگی به خلعت و اسب ممتاز گردیده بابر ادران به همراهی کشور خان حکم شد
فیلی از حلقه خاصه عالم کمان نام به حبیب الله حواله نموده جهت راجه بان سنگه عنایت کرده فرستاد مگر بکیشود اسب او را اسب خاصه
به بنگاله مرحمت کرده شد به عرب خان جاگیر دار جلال آباد داده فیلی شفقت شد درین ایام افتخار خان فیلی نادره از بنگاله
پیشکش فرستاده بود چون پسند خاطر من گشت داخل فیلان خاصه ساختم احمد بیگ خان که به سرداری لشکر نیگیش معین است
بنابر نیگو خدیو یا فرزند این باضافه منصب سرفراز گشته منصب خاصه او را که دویست و سی و دو سوار و پانصد سوار بوده پانصدی دیگر
بر ذات او اضافه مرحمت شد تختی طلائی مرصع کادی بخت سزج پر دیر که به نقل و مرور اید ترتیب یافته بود به بیست و یک هزار و دویست
شد بخت خانجهان بدست حبیب پسر سر برادر خان به برادر پسر عنایت کرده فرستاد و درین روز با ظاهر شد که کوکب پسر قمر خان
به سناسی آشنائی پیدا کرده و رفته رفته سخنان او که تمام کفر و زندقه است و مذاق آن جاہل جا کرده عبد اللطیف پسر نقیب خان
و شریف عم زاده های خود را درین فضالت با خود شریک ساخته بوده است چون این معنی شنیده شد بمجرواندک ترسانیدن چند مقدم
خود بانند که در ساختمند تمام داشت تادیب و تنبیه آنرا لازم دانسته کوکب و شریف را بعد از شلاق متعبد و مجسوس
ساختم و عبد اللطیف را یکصد و ده حد فرمود که در حضور روزند این تنبیه خاص بخت حفظ شریعت بوده تا دیگر جاہلان امثال این
امور بدوس نه کنند روز دوشنبه بیست و چهارم معظم خان به دلی مخص شد تا نمردان و مفسدان آن نواح را گوشمالی به بیجاغت خان
دکھنی ده هزار و دویست شد شیخ حسین در شنی را که به بخت بردن فرامین به بنگاله و مرهمتا که به بریک از امرای آن صوبه
شده بود حکم کرده بودم مخص ساختم اسلام خان را نظر بر تردیات و خدمات شایسته به منصب پنجزاری ذات و خلعت خاص

سرفراز ساختم و به کشور خان نیز خلعت خاصه و به راجه کلیان اسپ عراقی پنجین به سایر اُمرا به بعضی خلعت و به بعضی اسپ حرمت
نمودم به فریدون برلاس که به منصب هزار و پانصدی ذات و هزار و سی صد سوار سرفراز بود و هزاری ذات و هزار و پانصد سوار
متنازع دید و در شب و دوشنبه غره ماه صفر بنا بر غفلت خدمتگاران آتش عظیم در خانه خواجه ابوالحسن افتاد تا خبر دار شدن و فرد
نشاندن آتش اسباب و اشیاء بسیار سوخته شد بنا بر نسلی خاطر خواجه و تدارک زیان که باور سیده بود چهل هزار روپیه با درخت
نمودیم به سیف خان باره که برداشته و نواخته من بود علم مرحمت نمودم مغز الملک را که بدو اسنے کابل تعین یافته بود و دصدی ذات
و هفتاد و پنج سوار بر منصب سابق او که هزاری ذات و دو بیست هفتاد و پنج سوار بود افزوده مرخص ساختم روز دیگر بچول گناره
مرصع به جواهر قیمتی به خان جهان مرحمت نموده به برهانپور فرستادم چون یوه زنی از مغرب خان شکوه نمود که دختر مرا در بند
کعبایت نزد کشیده بود بعد از مدتی که در منزل خود نگذاشته است چون طلب دختر نمودم چنین گفت که باجل موعود مرده بنا برین
فرمودم که این قضیه را تفحص نمایند بعد از جست و جوی بسیار شخصی را از ملازمان او که باعث و بانی این امر تعدی بود به سیاست
رسانیدم و نصف منصب مغرب خان را کم کرده بآن ضمیمه ستم رسیده مدد معاش و خرجی راه مرحمت کردم چون در روز یکشنبه هفتم
ماه قران نحسین واقع شده بود و تصدقات از طلا و نقره و سایر فلزات و اقسام حیوانات بفقرا و ارباب حاجات مقرر نمودم که در
اکثر ممالک محدوده تقسیم نمایند شب و دوشنبه هشتم شیخ حسین سرسندی و شیخ مصطفی را که بعنوان درویش و کیفیت و حالت فقر مشهور
و معروف بودند طلبیده صحبت داشته شد در فتنه رفته مجلس به سماع و وجد گرمی تمام پیدا کرد خالی از کیفیت و حالتی نبود بعد از اتمام
صحبت بهر یک زرها داده مرخص ساختم چون کریم رزاقی بیگ ترخان بجست سامان از دوقه قند حار و دایمانه بر قند از آن طعمه مذکور
عرض داشت نموده بود فرمودم که دو لک روپیه از خزانه لاهور بدانه قند حار سازند و تا پنج ۱۹ ماه اردی بهشت شصت جلوس
مطابق هم صفر در پنه که حاکم کشین صوبه بهار است امری غریب و حادثه عجیب روداده افضل خان حاکم صوبه آنجا به گور که پور
که بتازگی بجایگزیده و مقرر گشته بود و از پنه تا آنجا شصت کرده مسافت است متوجه میشود و قلعه و شهر را به شیخ بخاری و غیاث
زین خانی دیوان آن صوبه و جمعی دیگر از منصبداران می سپارد و به گمان آنکه درین حدود غنیمت یافت خاطر از محافظت قلعه و
شهر چنانچه باید جمع نمی سازد به حسب اتفاق در همین ایام قطب نام محبوبی از مردم اوچه که خلعت او سرشته قند و نسا بود
بزی در دیشان و لباس گدایان بولایت او جیبی که در نوامی پنه واقع است درمی آید و به مردم آنجا که از مفسدان
مقرر اند آشنائی پیدا کرده اظهار میکند که من خسرو ام که از بندی خادم گریخته خود را بدین حد و در سانیده ام اگر بمن هزای

نموده در مقام امداد و اعانت شوید بعد ازان که کار سرانجام یابد مدت دولت من بر شمسایان خواهد بود مجلا بدین کلمات
 ابله فریب آن گول طبیعتان را با خود متفق ساخته شخص آنها می سازد که من خسرو ام و اطراف چشم خود را که در وقتی از اوقات داغ کرده
 و علامت آن بنظر درمی آمده است بدان گمراهان می نمود و میگفت که در بندگی خانه کتوری بر چشم من بسته بودند این علامت آنست بدین
 ترویر و فریب جمعی از سوار و پیاده بر سر او جمع میشوند و خبر یافته بوده اند که افضل خان در پلنه نیست اینمندی را فوژری عظیم دانسته اطلاع
 می نمایند و دوسه ساعت از روز کیشنبه گذشته خود را به شهر میرسانند و به هیچ چیز مقید نشده اراده قلعہ میکنند و شیخ بنارسی که در قلعہ بود خبر
 یافته مضطربانه خود را بدر قلعہ میرساند و عظیم که جلوریزی آمده فرست آن نمیدهد که دروازه قلعہ را به بندند با اتفاق غیاث از راه کهرکی
 خود را به کنار آب میرسانند و کشتی بدست آورده قصد آن میکنند که خود را با افضل خان برسانند آن مفسدان بخاطر جمع به قلعہ درآمده مول
 و اسباب افضل خان را با خزانه بادشاهی تبرت درمی آورند جمعی از واقعه طلبان بیدولت که در شهر فواجی بودند بر سر او جمع میشوند و من
 خبر در گور کعبور با افضل خان میرسد و شیخ بنارسی و غیاث هم از راه آب خود را میرسانند و کتابات از شهری آید که این بدبختی که خود را خسر
 میگوید بتحقق خسر نیست افضل خان تکیه به فضل و کرم الهی و بدولت و اقبال مانوده بے توقع بر سران مفسدان روانه میگردد و در
 عرض پنجره و ز خود را به حوالی پلنه میرساند چون خبر آمدن افضل خان بآن حرازه و مفسدان میرسد قلعہ را به یک از معتد ان خود می سازد
 و سوار و پیاده خود را تونک نموده چهار کده از شهر باستقبال برمی آید و بر کنار آب پن جن جنگ میشود و باندک زد و خوردی سلک جمعیت
 آن تیره روز گاران از هم پاشیده متفرق میگردد و از غایت اضطراب دیگر براه آن نخت برگشته با چند در قلعہ درمی آید و افضل خان سر در
 او نهاده امان نمیدهد که در قلعہ را تواند بست مضطربانه بخانه افضل خان درآمده آن خانه را فایم میسازد و قاسم پیر دران خانه بوده زد و خورد
 مینماید و تخمناسی کس را بر نخم تیر ضایع میسازد بعد ازان که همراهان او به جنم میروند خود عاجز و زبون میشوند امان طلبیده افضل خان را می بیند
 بجهت تسکین این ماده افضل خان در همان روز او را به قصاص رسانیده چند از همراهان او را که زنده بدست درآمده بودند تقصیر
 میسازد و این اخبار متعاقب یکدیگر بمساع جلال رسید شیخ بنارسی و غیاث زینخانی و دیگر منصب داران که در حفظ و حراست شهر و
 قلعہ تقصیر نموده بودند به اگر طلب داشتیم و فرمودم همه را سروریش تراشیده و معر و شاییده و بر خر سوار کرده برگرد شهر آگره و بازار را
 گردانیدند تا باعث تنبیه و عبرت دیگران گردد چون درین ایام عز انض پر وزیر و امراے تعینات دکن و دولت خواهان آنجا متعاقب
 یکدیگر رسید که عادل خان بیجا پوری التماس داشت عا د ارد که میر جمال الدین حسین انجور که مجمع دنیا داران دکن بر قول فعل
 او اعما و تمام دارند نزد او فرستند تا بآن جماعت صحبت داشته تفرقه و وحشت را از خاطر آنها دور سازد و معامله آنجا را حسب استصفا

عادل خان که طریقه دو تنخواهی و بندگی اختیار نموده صورت پسندیده و بدو همه جهت تفرقه و وحشت را از خاطر دور ساخته و دلاسل او نموده از اطاعت و عنایات باو شاهی ادا نماید و از ساز و بنا بر حصول این مدعا میراثی الیه را بتاریخ شانزدهم ماه مذکور مخص ساخته ده هزار روپیه انعام عنایت نمود و بر منصب سابق قاسم خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود بجهت آنکه به ملک برادر خود اسلام خان روانه بنگاله گردد پانصدی ذات و سوار افزودم و در همین ایام بجهت تنبیه و تادیب بکرامت زیندار ولایت ماند و هو که قدم از دایره اطاعت و بندگی کشیده است همانکه پسر زاده راجه مان سنگه را تعین نمودم که هم بدفع متهمان آن سرزمین قیام و اقدام نموده هم محال جاگیر راجه را که در آن نواحی واقع است عمل نماید بستم ماه مذکور فیلی به شجاعت خان کهنی مرحمت نمودم چون حاکم جلال آباد از خرابی قلعه آنجا عرض داشت نوشته بود حکم فرمودم که از خزانه لاهور آنچه بجهت تعمیر قلعه مذکور در کار باشد برده صرف نماید افتخار خان در بنگاله خدمات پسندیده به تقدیم رسانیده بود حسب التماس صاحب صوبه آنجا پانصدی بر منصب سابق او که هزار و پانصدی بود اضافه نمودم و تاریخ بیست و هشتم عرض داشت عبدالعزیز خان فیروز جنگ مشتمل بر سفارش بعضی بنده های کار طلب که به همراهی او بدفع و انا مقهور مرد و دینار بودند بر عرض رسید چون از همه بیشتر اظهار خدمتگاری و کار طلبی غزنین خان جاوری نموده بود بر منصب سابق او که هزار و پانصدی داشت و سی سوار بود پانصدی ذات و چهارصد سوار اضافه مرحمت نمودم و همچنین در نور خدمت هر یک از آن بنده ها بر یادی و تعین بر منصب سرفراز گردیدند و دولت خان که بجهت آوردن تخت سنگ سیاه قبل ازین به آله آباد مخص گشته بود در چهارشنبه چهارم ماه مراوده ملازمت کرد و آن تخت را صحیح و سالم آورد و الحق عجائب تخت سنگی است از غایت سیاهی و یراثی بسیار سه بر آنند که از قسم سنگ محک بوده باشد طول آن چهار و نیم قدم بود و عرض آن دو و نیم و یک طسو و حجم آن سه طسو بوده باشد اطراف آنرا به سنگ تراشان ماهر فرمودیم که ابیات مناسب نقش گردانند و پاسبان هم از آن قسم سنگ بر آن نصب نموده اند اکثر اوقات بر آن تخت می نشینم عبدالسبحان بجهت بعضی تقصیرات در بند خانه مقید بود چون برادران خان عالم ضامن و متعهد کار او شدند او را از قید بر آورده به منصب هزاری ذات و چهارصد سوار سرفراز ساختم و به فوجداری صوبه آله آباد تعین یافتند جاگیر قاسم خان برادر اسلام خان را بدو مرحمت کردم و تربیت خان را به فوجداری سرکار الورد فرستادم و تاریخ دوازدهم ماه مذکور عرض داشت خان جهان رسید که خان خانان حسب الحکم و الا بر قات مهابت خان روانه درگاه گشت و میر جمال الدین حسین که بر فتن بجای آورده درگاه تعین یافته بود از بر پا پور به همراهی و کلاسه عادل خان متوجه بجای پور شد و تاریخ بیست و یکم ماه مذکور مرضی خان را بصاحب صوبگی پنجاب که از اعظم ممالک محروسه است سرفراز

ساخته شال خاصہ کرامت فرمودم تاج خان را کہ در صوبہ ملتان بود بد ارانی کا بل تعیین کردہ بر منصب سابق او کہ سہ ہزاری
 ذات ہزار و پانصد سوار بود پانصد سوار دیگر افزودم و حسب التماس عبد اللہ خان فیروز جنگ پسر راناشکر نیز باضافہ منصب
 سر فرزند گشت مہابت خان کہ قبل ازین بحبت تحقیق جمعیت امرائے تعینات دکن و آوردن خانخانان بہ برہان پور مرخص گشتہ
 چون بخوجی آگرہ رسید خانخانان را در چند منزلے از شہر گذارنہ خود پیشتر آمد و بہ سعادت کورنش و استانبوسی سر فرزند شد
 و بعد از چند روز تبارخ دوازدم آبان خانخانان آمدہ ملازمت کرد چون در باب اداکثر دولت خواہان مقدمات واقع یا غیر واقع
 از رویہ فہمیدگی خود عرضداشت نمودہ بودند و خاطر اشراف از منحرف گشتہ بود چون آن اتفاقات و عنایات کہ ہمیشہ دربارہ او
 میکردم و از پدر بزرگوار خود دیدہ بودم این بار بہ فعل بنامہ و درین سلوک محنتی بودم چرا کہ قبل ازین خط قلم خدمت صوبہ دکن
 بہ مدتے معین سپردہ در ملازمت سلطان پر دین بادگیر امراہدان مہم عظیم متوجہ گشتہ بود بعد از رسیدن بہ برہانپور ملاحظہ وقت ناکردہ
 در ہنگامی کہ حرکت لائق بود سراجنام رسد دیگر ضروریات شدہ سلطان پر دین لشکر باراہہ بالاسے گھائی بر آوردہ و رفتہ رفتہ
 بواسطہ بے اتفاقی سرداران و نفاق ایشان و اختلاف راہیائے ماصوب کارہ بجائے کشید کہ غلہ بہ دشواری پیدا کردہ بکمن
 بہ مبلغا بہ دست در نمی آمد و کار سببہ مختل و درہم شستہ ہیچ گونه کار سے از پیش نہ رفتہ و اسب دشمن دیگر چارہ باہان ضائع شد
 و بنا بر مصاحت وقت صلح گوئہ با مخالفان تیرہ بخت نمودہ سلطان پر دین لشکر باراہہ برہانپور بارگرا دیند چون معاملہ خوب نہ نشست این
 تفرقہ و پریشانی را مجموع دولت خواہان از نفاق و بے سرنجامی خانخانان دانستہ درین اسب عرایض بدرگاہ ارسال داشتند اگرچہ
 این معنی مطلق باور نمی افتاد غایتاً این خدشہ بخاطر راہ یافت تا آنکہ عرضداشت خانجہان رسید کہ این خلل و پریشانی تمام از نفاق
 خانخانان دست دادہ با این خدمت را باستقلال با دوازہ باید گذارشت یا اورا بدرگاہ طلبیدہ این نواختہ برداشتہ خود را بدین خدمت
 تعیین فرمودہ و سی ہزار سوار معین و مشخص بہ ملک این بندہ مقرر باید داشت تا در عرض دو سال تمام ولایت بادشاہی را کہ در تصرف
 غنیم است مستخلص ساختہ و قلعہ قندھار و دیگر قلعہائے سرحد را بہ تصرف بندہ ہای درگاہ در آوردہ ولایت بیجا پور را نیز غنیمت
 ممالک محروسہ سازم و اگر این خدمت را در مدت مذکور بانصرام نہ رسانم از سعادت کورنش محروم بودہ و رے خود را بہ بندہ ہای
 درگاہ نہ نمایم چون صحبت میان سرداران و خانخانان با نجا کشیدہ بودن اورا در انجا مصدحت ندیدم سردار سے را بخانجہان
 تفویض فرمودم و اورا بدرگاہ طلبیدم بالفعل سبب بے توجہی و بے اتفاقی ایست بعد ازین انجہ ظاہر شود در خوردن آن مراتب
 توجہی و بے توجہی بہ عمل خواہد آمد سید علی بارہم را کہ از جوانان مقرر است نواختہ پانصدی ذات و دو بیست سوار بر منصب سابق

او که بهزاری ذات و پانصد سوار بود افزودم و در اب خان ولد خانان را به منصب بهزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم
 سرکار غازی پور را بجایگزیدم و مقرر داشتم که قبل ازین صبیحه میرزا مظفر حسین ولد سلطان حسین میرزا صفوی حاکم قندهار را
 بنفرزند سلطان خرم نامزد نموده بودم درین تاریخ ۱۰۴۱- آبان چون مجلس طوی منعقد شده بود بجانه بابا خرم رفته شب نیز در آنجا
 گذرانیدم و اکثر امرار را به خلعت سرفراز ساختم و چندین از محبوبان قلعه گوالیار به تخصیص حاجی میرک از بند خلاصی یافتند و
 یک تک ردپه اسلام خان از پرگنات خالصه شریفه تحصیل نموده بود چون بر سر لشکر خدمت بود بانعام او مقرر داشتم پاره طلا و
 نقره و از هر جنس زر و غله به معتقدان داده مقرر داشتم که بفقراء اگر تقسیم نمایند در همین روز عرض داشت خان جهان بعرض رسید
 که ایرج ولد خانان را از شاهزاده رخصت حاصل نموده حسب الحکم روانه درگاه ساخت و آنچه در باب ابوالفتح بجا پوری حکم شده بود
 چون مشارالیه مدکار آمدنی است و فرستادن او با فعل باعث تو امید می دیگر سرداران دکن که قولها بجهت ایشان رفته می شد
 بنا بران اورانگاداشته و حکم شده بود که چون کیشود اسب پسر اسب کله را که در خدمت پرور می باشد طلبیده ام اگر در فرستادن
 او امانت رود خواهی نخواهی او را روانه خواهی ساخت چون این معنی معلوم پرور گشت فی الفور او را رخصت کرد و گفت که این
 چند کلمه را از زبان من عرض داشت خواهی نمود که چون جان و حیات خود را بجهت خدمت آن خداست مجازی میخوانم وجود عدم
 گمشود اسب باشد که در فرستادن او استادگی نمایم غایتاً خدمتگاران اعتباری و اعتمادی مرا که بهر تقریب طلب میدادند باعث
 نویدی و شکست خاطر دیگران می گردد و در سر حد مشهور شده محل بر میانی صاحب و قبله میشود دیگر امر حضرت است که از تاریکی
 قلعه احمد نگر به سبی برادر مرحوم دانیال تبصره اولیای دولت قاهره در آمده تا باین حال حفظ و حراست آنجا بخواه بجای میرزا
 صفوی که از خویشان غفران پناه شاه طما سب است مقرر بود و بعد از آن که شورش و کهنیان مقهور بسیار شد و قلعه مذکور را محاصره
 کردند در لوازم جانبی و قلعه داری تقصیر نه کرد با آنکه خانانان و امراد سر داران که در برهان پور جمع شده بودند در ملازمت
 پرور متوجه رفیع و دفع مقهوران گشتند و از اختلاف راهها و اتفاق امر او بے سرانجامی رسید و غله لشکرگران سنگ را که صلاحیت
 کارهای کلان داشتند براه های نامناسب و کوه های و کتلهای صعب در آورده در عرض اندک روز پریشان بے سامان
 ساختند چون کار بدین جا انجامید و عصر غله بجای رسید که جانے در عرض مانع میدادند بے علاج بمقصد نارسیده برگشتند
 و ششم قلعه که چشم برآمد این لشکر داشتند از شنیدن این خبر بیدل و بے پاشه به یکبار بر جوشیدند و خواستند که از قلعه
 برآیند و خواهی بجای میرزا چون بر این معنی مطلع گشت در مقام تسلی و دلایسای مردم شد و هر چند که شید نتیجه داد آنوالا مقرر

ساخته رخصت دادم و خلعت فاخره و کمرشمیر مرصع و اسپ با زین مرصع و فیصل خاصه و پنج لک روپیه مدد خرج باد عنایت نمودم
و حکم شد که دیوانیان عظام از محال جاگیر او باز یافت نمایند و امرای تعینات به خلعتها و اسپها و رعایتها مقرر فرار شدند و ما با
راکه چهار هزار نفری فانت و سه هزار سوار بود و پانصد سوار دیگر بر منصب او افزوده حکم کردم که خان اعظم و این لشکر را به برهان پور رسانند و بحقیقت
برهم خوردگی لشکر پیش باز رسیده حکم سرداری خان اعظم با امرای آن حد و در سایه همه را با او استغنی و بکجاست ساخته و سامان لشکر
انجام دیده بعد از نظام و انتظام مهات مرعونه خانخانان را همزه گرفته بدرگاه آورد و روز یکشنبه چهارم شوال قریب باخر با سه روز
به شکار چیتة شغولی و اشتهم درین روز و روز پنجشنبه مقرر کرده ام که جاندار کشته نشود و گوشت متداول نمیکنم روز یکشنبه خاوند بخت
تعلیمی که پدر بزرگوارم آن روز را بمیداشتند چنانچه به گوشت میل نمی نمودند و کشتن جاندار منع بود به سبب آنکه در شب یکشنبه
تولد مبارک ایشان واقع شده بود میفرمودند که درین روز بهتر آنست که جانداران از آسیب قصاب طبعقان خلاص باشند
و روز پنجشنبه که روز جلوس نیست درین روز هم فرمودم که جاندار را به بجان نماند تا در ایام شکار درین و روز تیر و تفنگ بجای آورد
شکاری نمی اندازم در حالتیکه شکار چیتة میشد اوپ را که از خانه شکاران نزدیک است جمعی را که در شکار همراه میباشند پاره
و در تر از من سر کرده می آورد و رختی میرسد که زغنی چنان بران نشسته بودند چون نظرش بران زغنیهای افتد گمان و تکه چند گرفته
بر انظر متوجه میشود اتفاقاً در حوالی آن درخت گاو سه نیم خورده افتاده می بیند مقارن آن شیر بزرگ حبیب قوی جبه
از میان بوته چند که دران حوالی بوده برخاسته روان میشود با آنکه از روز و دگر می بیشتر نمانده بود چون ذوق مرا به شکار شیر میباید
خود با چند کسی که همراه او بودند شیر را قیل نموده کس به نزدیک من فرستاد و مرا از شیر خبر کرد چون خمون رسید فی الحال با اضطراب
جلو ریز متوجه گشتم با با خرم و راند اس و اعتماد را که وجبات خان و یکدیگر دنی دیگر با من همراه بودند بجز رسیدن دیدم که شیر در سایه
درختی نشسته است خواستم که سه اهره تفنگی بنیدم دیدم که اسپ بی طاقی میکند از اسپ پیاده شدم و تفنگ را سر رست ساخته
کشاد و ادم چون من در بلند می ایستاده بودم و شیر در پستی بوده هیچ نداستم که بدور رسید یا نرسید در لحظه مضطربانه تفنگی دیگر انداختم
بخطا میبرد که این تفنگ باور رسید با شد شیر برخاسته حله آورد و میر شکاری را که شاهین در دست داشت و بحسب اتفاق
در برابر او واقع شده بود زخمی کرده بجای خود به نشست درین حالت بند و قی دیگر بر سه پایه نهاده بجز اگر فتم اوپ را که
سه پایه را گرفته ایستاده بود و شمشیر در کمر و کتک جوبی در دست و با با خرم جانب چپ بانکه فاعله و راند اس و دیگرینده ماد عقب
او و کمال فراول تفنگ پر کرده بدست من میباید و چون خواستم که کشاد نمایم شیر غران بجانب مایان روان شده حله آورد گشت

مقارن آن تفنگ را کشاد و ادم از محاذی و من شیر و دندان او گذشت صدای تفنگ او را بر تیز کرد جمعی که از خد متگاران هجوم آورده بودند تاب حمله او نیاورده بر یکدیگر خوردند چنانچه من از دکه و آسیب آنها یکدفعه قدیم از جاس خود پس رفته افتادم به تحقیق می دانم که دوسه کس پابرسته من نهاده از بالا می گذشتند بعد اعتماد را می و کمال قراول استاده شدم درین وقت شیر بمردمی که در دست چپ بودند قصد نمود انوپ را می سه پای را از دست گذاشته به شیر متوجه شد شیر بهمان جستی و چالای که حمله گشته بود بر دگر گشت و ادم درانه به شیر رو برداشت آن چوب که در دست داشت بهر دو دست دوبار بر سر او محکم فرو کوفت شیر درین باز کرده بهر دو دست انوپ را می در دهن گرفت و چنان خوابید که دندان او از ان سوسه هر دو دست او گذشت اما آن چوب و انگشتری چنانکه در دست داشت خیلی محو شد و نه گذشت که دست می از کار برود از حمله دکه شیر انوپ را می در میان هر دو دست او به پشت افتاد چنانکه سر و دوسه از محاذی سینه شیر بود درین وقت با با خرم در امد اس متوجه شدند تا می انوپ را می نمایان شاهزاده تیغی بر کمر شیر انداخت و در امد اس هم دو شیر بکار بردیکه که به شانه شیر میرسد فی الحقیقه کارگر می افتد و حیات خان چوبی که در دست داشت چندی بر سر او از انوپ را می زد و کرده دستهای خود را از دهن شیر بر می آورد و دوسه شتی بر کله او میزند و به پهلوی غلطیده و زور زانو را می ایستاد در وقت کشیدن دست باز و دهن شیر چون دندان او از جانب دیگر سر آورده بودند پاره چاک میشد و هر دو پنجه او از دوش گذشت در حین ایستادن شیر هم ایستاده میشد و سینه او را بتاخ و جنگال مجروح میساز و چنانچه زخمهای مذکور روزی چند او را آزرده داشت و بجای که زمین بی راستی بود در نرنگ دو کشتی گیر بر یکدیگر چسبیده غلطان شدند و در جاییکه من ایستاده بودم زمین فی الحقیقه همواری داشت انوپ را می میگوید که استعاضای اینقدر شعور به من داد که شیر را عمدتاً بدان سو بردم دیگر از خود خبر ندارم درین زمان شیر او را گذاشته روان میشد و در ان خیمبری شمشیر علم کرده از پس او در می آید و بر سر او می زند شیر چون رو می برگرداند یعنی دیگر بر صورت او می اندازد چنانچه هر دو چشم او بریده میشد و پوست او بر او که به شمشیر جدا شده بود بر بالا می چشمها می اومی افتد درین حالت صلح نام چراغی چون وقت چراغ شده بود مضطربانه می آید بحسب اتفاق بشیر کور که برین خورد شیر بیک طباچه او را برداشته می اندازد و افتاد و جان دادن یکے بود مردم دیگر رسیده کار شیر را تمام می سازند چون این قسم خد من از فعل آمد و جانپساری او مشاهده گشت بعد از آنکه از الم زخمها خلاصی یافت و به سعادت ملازمت سفر فرزند گردید بختاب انبراسه سنگه دهن انبیا زنجشیدم انبراسه خد بان بنده سردار فوج ایلیک بنده واکان شیر مارم را دست شمشیر خاوه مرگت کرده بر منصب او پاره افزودم خرم پسر خان اعظم را که به حکومت ولایت جوته گزیده من یافته بودم

بہ خطاب کامل خانی سرفراز ساقم روز یکشنبہ سوم ذی قعدہ بہ شکار باہی مشغولے دہشتم ہفتصد و شصت و شش باہی شکار شد و در حضور
 بامراؤز نجیان و اکثر تہذیبہ تقسیم یافت من بغیر از باہی پولکدار نمی خوردم اما نہ ازین جہت کہ شیعہ مذہبان غیر پولکدار را حرام میدانند
 بلکہ سبب تنفر من ازین جہت است کہ از مردم کہنہ شنیدہ ام و بہ تجربہ نیز معلوم شد کہ باہی غیر پولکدار گوسفند ہاے حیوانات مردہ
 میخورد و باہی پولکدار نمی خورد ازین مرخوردن او بر طبیعت من مکروہ آمد شیعہ میدانند کہ بچہ و جہنمی خوردند و آنرا از چہ جہت حرام میدانند
 از شتران خانہ زاد کہ در شکار ہمراہ میباشند یک شتر پنج نیلہ گاوار کہ بوزن چہل و دو من ہندوستان بود برداشتنی ایستادہ شد
 نظیرے نیشاپوری کہ در فن شعر و شاعری از مردم قرار دادہ بود و در گجرات بہ عنوان تجارت بسری بردنیل ازین طلبیدہ بودم
 درینو لا آمدہ ملازمت کرد قصیدہ انوری را کہ

باز این چہ جوانی و جمال ست ہما نرا

تبع نمودہ قصیدہ بحبت من گفتہ بود گذر ایند ہزار روپیہ واسپ و خلعت بہ صلہ این قصیدہ بدو مرحمت نمودم و حکیم حمید گجراتی
 را کہ مرتضی خان تعریف بسیار نمودہ بود اورا ہم طلبیدہ بودم آمدہ ملازمت کرد و نیک نفسیہا و سادگیہاے او بیشتر از طبابت او بود
 مدتے در ملازمت بسر برد چون ظاہر شد کہ در گجرات سواے او طلبیہ نیست و اورا ہم خواہان رخصت یافتیم ہزار روپیہ و چند عدد
 شال باد و فرزند ان او دادہ یک دہمہ در دست برد و معاش او مقرون داشتیم خوش حال بوطن مالوت مرخص گشت یوسف خان
 ولد حسین خان تگریہ از جاگیر آمدہ ملازمت نمود روز یکشنبہ دہم ذی الحجہ عید قربان شد چون در روزند کور منع است کہ جاندار کشتہ شود
 روز جمعہ فرمودم کہ حیوانات قربانی را قربان ساقند سہ گوسفند را بدست خود قربان ساختہ بہ شکار سوار شدم و شش گھڑی از شب
 گذشتہ باز گشتم درین روز نیلہ گا و شکار شد بوزن نہ من و سی و پنج سیر چون حکایت ابن نیلہ گا و خالی از غراتی نبود نوشتنہ شد در
 دو سال گذشتہ کہ بہ سیر و شکار ہمین منزل آمدہ بودم ابن نیلہ گا و را در ہر مرتبہ بندہ دق زدہ چون زخمی بر جاے کاری واقع نشدہ بود
 نیفتاد و بدر رفت درین مرتبہ باز ابن نیلہ گا و در شکار گاہ بنظر درآمد و قراولان ساقند کہ در دو سال پیش زخمی بدر رفتہ بود مجملًا
 سہ تفنگ دیگر ہم درین روز بر زدم اصلاً کار گر نیفتاد سر در پے او نہادہ تاسہ کردہ مسافت در عقب او پیادہ طے کردم ہر چند تردد
 نمودم بدست در نیامد آخر الامر نزد رکدم کہ اگر ابن نیلہ گا و میقتد گوشت اورا طعام بخنہ بروح حضرت خواجہ معین الدین بہ فقرا
 بخورائیم و یک ہر و یک روپیہ نذر حضرت والدہ نذر گویم نمودم فقارن ابن نبت نیلہ از تردد باز نہانند بر سر او دیدہ فرمودم کہ در حال
 حلال کردند و بار و آورده بطرز سے کہ نذر کردہ بودم بجا آوردم گوشت نیلہ گا و را طعام بخنند و ہر روپیہ را علوا سامان نمودہ و روپیہ

و که سنه را جمع نموده در حضور خود تقسیم نمودم بعد از دوسه روز دیگر باز نیله گادے بنظر مراد هر چند نزدوده خواستم که در یکجا آرام گیرم تا تفنگ انداخته شود مطلقاً قابو بدست در نیامد تا قریب شام از عقب او تفنگ بردوش میبرفتم تا وقتی که آفتاب غروب نمود تا امید از زدن او شدم به یکبار بر زبان من گذشت که خواه این نیله هم نذر شماست گفتن من و شستن او مقارن واقع شد تفنگ چاق ساخته اند انتم و او را زدم و این را نیز بدستور نیله سابق فرمودم که طعام پنجه به فقرای بخوراند روز شنبه نوزدهم ذی حجه باز شکار ماهی شد درین روز تخمیناً سه صد دسی ماهی شکار شده باشد شب چهاردهم ۲۸ ماه مذکور در روپ باس نزول واقع شد چون از شکار گاه ماے مفرے نست و حکمست که هیچ کس در حوالی آن شکار نکند آهوسے بے نهایتی درین صحرا بمرسد چنانچه آبادانها درمی آیند و از حضرت هر گونه آسبے این اند و دوسه روز در آن صحرا شکار نمودم و آهوسے بسیار به تفنگ دچیت زده شکار کردم چون ساعت دخول شهر نزدیک بود و منزل در میان کرده شب پنجمه دوم محرم ششده بیاض عبد الرزاق معمرے که نزدیک بلکه متصل شهر است نزول اجلال واقع شد درین شب اکثر بنده ای در گاه شل خواجه جهان و دولت خان و جمعی که در شهر مانده بودند آمده ملازمت نمودند ایرج بهم که از صوبه دکن طلبیده بودم به سعادت آستان بوسی مشرف گشت روز جمعه هم در آن باغ مذکور توقف واقع شد و عبد الرزاق درین روز پیشکشهای خود را گذرانید چون آخرین روز ایام شکار بود حکم شد که مدت شکار و عدد جانوران را که شکار شده بعرض رسانند مدت شکار از نیم ماه آذر لغایت بست و نهم اسفند از نهمه سه ماه و بست روز شکار بود بدین موجب بشرو عازده قلاوه و دگوزن یک راس چھینکاره چهل و چهار کوته پاچه یک راس و آهوبره دو راس آهوسے سیاه شصت و هشت راس آهوسے ماده سی و یک راس و بابه چهار قلاوه آهوسے کو راره هشت راس پائل یک راس خرس پنج قلاوه کفتار سه قلاوه خرگوش شش راس نیله گادیک صد و هشت راس ماهی بکنزار دودوش قطعہ عقاب یکدست تغدری یک قطعہ طادس پنج قطعہ کاروانک پنج قطعہ دراج پنج قطعہ سرخاب یک قطعہ دسار پنج قطعہ و جبک یک قطعہ مجموع بکنزار چهار صد و چهارده ۴ روز شنبه ۲۹ اسفند از نهم مطابق هم محرم بر نیل سوار شده متوجه شهر شدیم از باغ عبد الرزاق تا بدولتخانه قطعہ یک گروه و بست طناب سافست سبز روپا نقد روپیه ستار کردم و در ساعتی که قرار یافته بود داخل دولتخانه شدم در بازارها بطریق معهود بجهت جشن نوروز در آتش گرفته آئین بسته بودند چون در ایام سیر و شکار خواجه جهان را حکم شده بود که در محل عمارتے بسازد که قابلیت شستن من داشته باشد خواجه مشارایمه این نوع عمارت عالیشانے را در سه ماه تیار و مکمل ساخته بود و بنایت کار نمایان دست بسته کرده و مصوران نیز کار نمایان و جلد دستی خوبے نمودند از گردها بهمان عمارت بهشت آئین داخل شده تماشا کے آن منزل نمودم بنایت افغان

ستحسن افتاد و به تعریف و تحسین بسیار خواه جهان سر بلندی یافت پیشکشی که ترتیب داده بود در همین عمارت بنظر اشرف گذرانید و بعض ازان پسند خاطر گردید تمهید را بدو بخشیدم *

جشن نوروز ششم از جلوس همایون

دو گفتری و چهل پل از روز دوشنبه گذشته حضرت نیر اعظم به برج شرف خود که در محل باشد تحویل نمود روز مذکور غره فروردین مطابق ششم محرم ششم جشن نوروزی ترتیب داده بر تخت دولت جلوس نمودم امراد سایر بنده های درگاه سعادت کورنش دریافتند تسلیات مبارک بادی بجا آوردند و پیشکش بنده های درگاه میران صدر جهان و عبدالعزیز خان فیروز جنگ و جهانگیر قلی حسان از نظر اشرف گذشت روز چهارشنبه ششم محرم پیشکش راجه کلیان که از بنگاله فرستاده بود از نظر گذشت روز پنجشنبه نهم ماه مذکور شجاع خان و بعضی از منصبداران که به طلب ازدکن آمده بودند ملازمت کردند که خیر مرصع به رزاق در دس از یک مرحمت نمودم در همین ایام پیشکش نوروزی مرتضی خان از نظر اشرف گذشت خبر بسیار که از هر قسم دهر جنس ترتیب داده بود همه را دیدم و آنچه پسند خاطر گردید از جوهر گران بها و اقمشه نفیسه و فیل و اسب گرفته تنه را باز گردانیدم و خیر مرصع به ابو الفتح دکنی دس هزار روپیه به میر عبدالعزیز و یک اسب عراقی به مقیم خان مرحمت نمودم شجاعت خان را به همین قصد ازدکن طلبیده بودم که او را به بنگاله نزد اسلام خان فرستم که در حقیقت قائم مقام او باشد منصب او را که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بود پانصدی ذات و سوار افزوده به خدمت صوبه مذکور تسلیم کنانیدم و خواجه ابو الحسن دو قطعه لعل و یکدانه مرادید و ده انگشتری گذرانید به ایرج پسر خانخانان که خیر مرصع مرحمت نمودم منصب خرم هشت هزاری ذات و پنج هزار سوار بود و دیگر بر ذات او افزودم و خواجه جهان را که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار داشت پانصدی ذات و دویست سوار دیگر اضافه نمودم و بیست چهارم محرم که هیزدهم فروردین روز شرف باشد یادگار علی سلطان ایلی شاه عباس دارا که به پرسش تخریب حضرت عثمان غنی و تنبیت جلوس من آمده بود سعادت ملازمت دریافت و سوغاتی که شاه عباس برادرم فرستاده بود در نظر اشرف گذرانید اسپان خوب و اقمشه و از هر جنس نفیسه لاقی آورده بود بعد از گذرانیدن سوغات در همین روز خلعت فاخره و سی هزار روپیه که بحساب ولایت هزار تومان بوده باشد با و مرحمت نمودم و کتابیکه مبنی بر تنبیت و پرورش واقعه والد بزرگوارم بود گذرانید چون در کتابت تنبیت اظهار محبت بیش از پیش نموده و در مراعات نسبت ادب و یگانگی و قیقه فرو گذاشت نه نموده خوش آمد که کتابت جنس داخل گردید *

نقل کتابت شاه عباس

تاریخات سحاب فیض ربانی و قطرات غمام فضل سبحانی طراوت بخش حدائق ابداع و اختراع باشد همیشه گلشن سلطنت و
 جهان بینی و چین زار اہبت و کامرانی اعلیٰ حضرت فلک مرتبت خورشید منزلت بادشاہ جوان نخت کیوان و قار شہر یار نامدار سپہر اقتدار
 خدیو جاگیر کشور کشا خسرو سکندر شکوہ دار الواسع نشین بارگاہ عظمت و اجلال صاحب سر بر آفیم دولت و اقبال نریت افزا
 ریاض کامرانی چین آراے گلشن صاحبقرانے چہرہ کشاے جمال جهان بینی بدین رموز آسمانی زیور چہرہ دانش و بنیش فرست کتاب
 آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی بلندی بخش ہمت بلند سعادت افزاے طالع ارجمند آفتاب فلک اقتدار
 سایہ عاطفت آفریدگار جہاں انجم سپاہ فلک بارگاہ صاحبقران خورشید کلاہ عالم پناہ از جو یار عنایت الہی و چشمہ سار مرہمیت
 نامتناہی سرسبز بودہ ساحت انیس مساحتش از اسبب خشک سال عین الکمال محروس باد حقیقت شوق و محبت کیفیت خلعت
 و مودت تحریر پذیر نیست ع

فلم را آن زبان نبود کہ راز عشق گوید باز

اگر چه از راه صورت بعد مسافت مانع در یافت کتبہ مقصود گردیدہ اما قبلہ بہت والا نہمت نسبت معنوی قرب باطنی ست مدد الحکم
 کہ بحسب وحدت ذاتی این نیازمند در گاہ ذوالجلال و آن نہال سلسال اہبت و اجلال انہی بہ تحقیق پیوستہ بعد مکانے و دوری
 صوری جسمانی مانع قرب جانی و وصال روحانی نہ گشتہ رود و رنجبتی است و از نخبہت گرد لال بر آئینہ خاطر خورشید مثال نہ نشستہ
 عکس پذیر جمال آن منظر کمال است و ہموارہ مشام جان بردن کج فواج خلعت و دوداد و نسایم عنبر شامیم محبت و اتحاد معطر گشتہ بود
 روحانی و مواصلت جادوانی زنگ زدای دوستی ست ۵

ہفتینم بہ خیال تو داسودہ دلم | اکین وصالست کہ در پی غم ہجرانش نیست

المنۃ مدّ تعالیٰ و تقدس کہ نہال آرزوے دوستان حقیقی بہ تمرہ مراد بار و در شدہ شاید مقصود یکہ سالہا و پر پردہ خفا مستور بود و تضحیح
 و اہمال از بارگاہ و اسبب متعال جلوه گری آن سالت بشد با حسن و جوی از جملہ غیب بطور درآمدہ بر تو جمال بر ساحت آمال
 نخبستہ مال منظران انداختہ بر فراز تخت ہمایون سر بر سلطنت ابد مقرون ہم آغوش آن انجن آراے بادشاہی و زینت افزاے
 سر پر شامینشاہی گردیدہ و ہواے جہان کشاے خلافت و شہر یارے و خیر فلک فرساے مدلت و جہانداری آن رفعت بخش نصیر
 و اورنگ عقدہ کشاے دانش و فرنگ ظل مدلت و جہانداری و مرحمت بر مفارق عالمیان انداختہ امید کہ عین مراد بخش

جلوس بیمنت مانوس آن مجتہ طالع ہمایون نجات فروزندہ تاج و فرزندہ تخت را بر پٹکان مبارک و میمون و فرخندہ و ہمایون گردانید
و ہمیشہ اسباب سلطنت و جہان بینی و موجبات شہمت و کامرانی و عزت زاید و نصاعت با دوز و بیاز آئین و داد و روش اتحاد و یگانگی با
والاجداد و انصاف یافتہ و تبارگی میانہ این مخلص محبت گزین و آن معدلت آئین استقرار پذیرفتہ مقتضی آن بودہ کہ چون فرودہ جلوس آن
جانشین مسند گورگانے و وارث افسر صاحبقرانی بدین دیار رسید یکے از عمران حرم حضرت بر سبیل تعجیل تعیین شدہ ہر اسم تنہیت
اقدام نماید لیکن چون ہم آذر بایجان و سحر ولایت شردان در میان بود ناخاطر ہر آگین از مہات ولایت مذکور جمع نمیشد مراجعت
بمستقر سلطنت میسر نبود و در لازم این امر خطیر تاخیر و تقصیر واقع شد ہر چند رسوم و آداب ظاہری نیز در باب دانش و نبیث چندہ ان
اعتبار سے نہ ارد اما طے آن بالکلیہ بحسب ظاہر و نظر قواصر کہ مطلع نظر ایشان جز امور ظاہری نیست طے مراتب دوستی است و جرم
درین ایام مجتہ فرجام ہمین توجہ خدا ام لایک احترام مہات ولایت از دست رفتہ بر حسب مدعاے اجہا صورت یافتہ بالکلیہ از نظر
خاطر جمع گشتہ بدار السلطنت اصفہان کہ مقرر سلطنت است نزول اجلال واقع شد امارت شعار کامل الاخلاص راسخ الاعتقاد
کمال الدین یاوگار علی را کہ ابام عنجد از زمر موبدگان بکجہت و موفیان صفائی طوبت این دو دمان است روانہ در گاہ معلی و بارگاہ
اعلی نمود کہ بعد از دریافت سعادت کونش و تسلیم داد را کہ شرف تقبیل و تلبیم با طعرت داداے لازم پرسش و تنہیت شخصیت
مراجعت یافتہ از اخبار مسرت آثار سلامتی ذات لایک صفات و صحت مزاج و باج خورشید اہتمام بحجت افزاے خاطر مخلص
خیر خواہ گردید و مر جو آنکہ پیوستہ دو مہ محبت و داد و موروثی و مکتبی و حقیقہ خلعت و اتحاد صوری و معنوی را کہ بارعاے انہار موالات
و اجراے جد اول مصداقات غایت نصرت و حضرت پذیرفتہ از نشو و نما نیند اختم بار سال رسل و رسایل کہ مجالست روحانیت
محرم سلسلہ یگانگی و رافع غایبہ یگانگی بودہ باشند در وابلط معنوی را بابتلاوت صوری متفق ساختہ بار جاع و انجام مہام ممنون انشد
حق سبحانہ تعالی آن زیدہ خاندان جاہ و جلال و خلاصہ دو دمان اہبت و اقبال را بتائیدات غیب انقیب موبدہ دار ادد

تا اینجا نقل کتابت برادر م شاہ عباس تمام شد

برادر م سلطان مراد و دانیال را کہ در ایام حیات بدر بندہ رگو ارم برکت خدا پیوستہ بودند مردم با سامی مختلف نامی بردند فرمود
کہ یکے را شاہزادہ مغفور و دیگرے را شاہزادہ مرحوم میگفتہ باشند اعتماد الدولہ و عبد الرزاق محمودے را کہ ہر یک بہ منصب ہزار
و پانصدی سرفراز بودند بہ منصب ہزار و ہشت صدی سرگز از سانم دہر سواران قاسم خان برادر اسلام خان و ولایت و پنجاہ ہزار
افزودم ابرج پسر کلان خان خانان را کہ خانہ زاد قابل مستعد بود و خطاب شاہ نواز خانی و سعد اللہ و لد سعید خان را بہ لقب نواز خانی

سر بلند می بخشیدم هنگام جلوس بر دژ نهادن پاره افروخته بودم چنانچه سه رتی بر وزن مهر و پیه اضافه شده بود درین ایام بعضی رسید
که در داد و ستد با رفاهیت خلق در آنست که مهر و پیه بر وزن سابق باشد چون در جمیع امور رفاهیت و آسایش خلق منظور است
حکم کردم که از تاریخ حال که یازدهم اردی بهشت است جلوس باشد در دارالضرربای ممالک محروسه مهر و پیه را بدستور سابق
مسکوک و مضروب بساخته باشند چون قبل ازین تاریخ روز شنبه دوم از ماه صفر شصت هزار و بیست اعداد بدنهاده شد که کابل از
سر دار صاحب وجود خالی ست و خان و درون در سیر دلی هاست و مغر الملک با عدد دویست و چند از طایران مؤمن الیه در کابل است
فرصت غنیمت دانسته با سوار و پیاده بسیار غافل و بخیر خود را به کابل رسانید و مغر الملک باندازه قوت و حالت خود فی الجمله تردد
نموده کابلیمان و متوطنان و سکنه شهر خصوصاً جمیع جماعت فرزلباشیان کوچه بار کوچه بند نموده خانهای خود را مضبوط و مستحکم ساختند
افغانان چند توپ شده از اطراف بکوچه بار و بازارها درآمد مردم از پشت باعداد سوارهای خود کان تیره بختان را از تیر و تفنگ گرفته
جمع کثیر را به قتل رسانیدند بار که از سرداران معتبران مخدول بود کشته شد از وقوع این مقدمه به ملاحظه آنکه مبادا مردم از
اطراف و جوار جمع شده راه بیرون شدن بر آنها مسدود گردانند ولی دیاس داده ترسان و هراسان بازگشتند قریب به شهاد
تغیر از آن سگان به جنم ز قتل نادو بیست اسب گیرانیده از آن مملکت جان به تنگ و پاسبیرون بر وزن ناد علی میدانی که در لوهو بود آخر
همان روز خود را رسانید و پاره راه تعاقب نمود چون فاصله بسیار شده بود و جمعیت او اندک کار سه نه ساخته برگشت بهمان سعی
که در روز و آمدن نمود دنی الجمله نرود که از مغر الملک واقع شد هر یک بر یادی منصب سرفرازی یافتند و ناد علی که به منصب هزار
ذات مفتخر و دوازده پانصدی شد و مغر الملک که هزار و پانصدی بود به هزار و هشت صدی سرفراز گشت چون ظاهر شد که خان دوران
و کابلیمان در مقام روز گذرانیدن اند و دفع اعداد بدنهاده و در از کشید بخاطر گذرانیدن که خانخانان در خانه بیکار افتاده است
او را با پسرانش بدین خدمت تعیین باید کرد و معارن این اندیشه قلیچ خان که قبل ازین به طلب او فرمان صادر گشته بود از پنجاب آمد
و سعادت خدمت دریافت از ناصیه احوالش ظاهر گشت که بجهت آنکه خدمت دفع اعداد که نافرمان خانان شده از رده خاطر است
تا آنکه صریح قصد این خدمت نمود و فرار یافت که صاحب صوبگی پنجاب متعلق به تفضی خان باشد. و خانخانان در خانه بسرید و قلیچ خان به منصب
شش هزار ذات و پنجاه سوار سرفرازی یافت و خدمت کابل و دفع و دفع اعداد بدنهاده و در آن کوستان را نهد نمود و خانخانان
را فرمودم که در صوبه اگر از سرکار قنوج و کابلی جاگیر نخواه نمایند تا مفسدان و تهمردان آن ولایت را تنبیه بلیغ نموده بچ و بیاد آنها
براندازد و در وقت رخصت هر یک به خلعتای خاص و اسب و قیل و خلعت سرفرازی یافته روانه شدند در همین ایام بنا بر حسن

و خلاص و قدیم خدمت اعتماد الدوله را به منصب دوهزاری ذات و پانصد سوار سربندی بخشیده مبلغ پنجاه هزار روپیه نقد بطریق انعام مرحوم فرمود مصابت خان را که بجیت سامان واجب لشکر ظفر اثر دکن و ولایت نمودن امر احسن اتفاق و یکتا دلی فرستاده بودم بتایخ و دوازده ماه تیرا بیع اثباتی در دار الخلافت اگر ملازمت نمود از عرض داشت اسلام خان بطور پیوست که عنایت خان در صوبه بنگاله مصداق خدمات پسندیده گشته بنا برین پانصدی ذات او افزودم که دوهزاری بوده باشد بر منصب راجه کلیمان که از تعینات صوبه مذکور است پانصدی ذات و سی صد سوار اضافه نمودم که مجموع هزار و پانصدی ذات و هشت صد سوار بوده باشد هاشم خان را که در ادو بیسه بود غایتا به حکومت کشمیر سرفراز ساخته عم او خواجگی محمد حسین را به کشمیر فرستادم که تار سیدن او از احوال آن ملک خبردار باشد در زمان پدر بنمرگو ارم پدر او محمد قاسم کشمیر را گرفته بود و چین قلیج که ارشد اولاد قلیج خان ست از صوبه کابل آمده سعادت ملازمت دریافت چون نسبت خانه زادگی را با جوی زانی جمع داشت ب خطاب خانے سربند گشت و حسب التماس پدر او و بشرط تعصب خدمت تیرا پانصدی ذات و سه صد سوار بر منصب او افزودم بتایخ ۱۴- امروادها بر سبق خدمت و در نور خلاص دکار دانی اعتماد الدوله را به منصب والای وزارت ممالک محروسه سربندی بخشیدم و در همین روز که خیر مرصع به یادگار علی ایچی دارا ای ایران کرامت فرمودم عبداله خان که به سرداری لشکر انا مقور تعین بود چون تعین نمود که از جانب گجرات ولایت دکن درآید او را به صاحب صوبگی و حکومت صوبه مذکور سرفراز ساخته راجه باسور ابوص او به سرداری لشکر انا تعین نمودم و پانصد سوار بر منصب او اضافه کردم و در عوض گجرات صوبه مالوه بخان عظیم مرحمت نمودم و چهار لک روپیه بجیت سامان و سرانجام لشکری که به همراهی عبداله خان از راه ناسک نزدیک ولایت دکن تعین یافته بود فرستاده شد صفدر خان با برادران از صوبه بهار آمده به سعادت آستانوس مشرف گشت یکے از غلامان بادشاهی که در خاتم بند خانه کار میکنند کارنامه ساخته تذکره گزاریده که تا امروز مثل این کاری دیده نمیشود بلکه نشیده ام چون نهایت غرابت دارد به تفصیل نوشته میشود در پوست فندقی چهار مجلس از استخوان فیل تراشیده ترتیب داده است اول مجلس کشتی گیران است و دس باهم در کشتی گرفته اند و یکی در دست نیزه گرفته ایستاده است و دیگری سنگ درشتی در دست دارد و دیگری دشما بر زمین نهاده نشسته است و در پیش او چوبے و کمانے و ظرفی تعبیه نموده است مجلس دوم تخنی ساخته در بالا آن شامیانہ ترتیب داده و صاحب دوستے بر تخت نشسته یک پایے خود را بر بالاے پایے دیگر نهاده و تکیه بر پشت او نمایان

کتابخانه کارنامه از غلام خاتم بند خانه شاهی معلوم نمیشود چه در مجلس چهارم ساقن صورت حضرت عیسی علیه السلام را دجی معلوم نمیشود و غایب این کارنامه از کارنامه

کاربران فرنگ بوده و به پیش افتاده آنرا از نام کارنامه خود تذکره گزاریده

ساخته پنج نفر از خدمت گاران او گرد و پیش او ایستاده کرده است و شاخ درختی برین تخت سایه انداخته مجلس سوم صحبت ریسمان بانا
است چوبه ایستاده کرده و سه طناب برین چوب بسته اند در ریسمان بازی بر بالا که آن پاسبان راست خود از پس سر بدست چوب
گرفته و بر پائین ایستاده بر سر چوب کرده و شش دلی در گردن انداخته می نوازند و مردی دیگر دستها بالا کرده ایستاده است و چشم
بر ریسمان باز دارد و پنج کس دیگر ایستاده اند از آن پنج کس یک چوبه در دست دارد و مجلس چهارم در خیمت و در ته آن درخت صورت
حضرت عیسی را نمایان ساخته و شش سر بر پائین ایشان نهاده و پیر مردی بایشان در سخن است و چهار کس دیگر ایستاده اند چون چنین
کارنامه ساخته بود و در ابله نام و زیاده و عیون سرفراز ساختن درسی ام شهر پیر میرزا سلطان را که از دکن طلبیده بودم آمده ملازمت
کرد و صفدر خان با ضافه منصب سرفرازی یافته به ملکی لشکر را نامتهور تعیین یافت چون عبدالله خان بهادر فیروز جنگ اراده نموده بود
که از راه ناسک نزدیک ولایت دکن در آید بخاطر سایندهم که را بد اس کچو ابه را که از بنده های باخلاص والد زبرگوارم بود به همراهی
او تعیین نمایم که همه جانبر دار احوال او بوده نگذارد که از دهن و شتاب زدگی بے وقت به فعل آید بحجت این خدمت او را بر عایتها
عالی سرفراز ساخته خطاب را جللی که در گمان او نبود که است نموده نقاره هم عنایت نمودم و قلعه رتخنبور را که از قلعه های مشهور هندوستان
است بدو شفقت کردم و خلعت فاخر و فیصل واسپ داده و شخص ساختن خواجہ ابوالحسن را که از دیوانی کل تغیر یافته بود بحجرت صوبه
دکن بمناسبت آنکه در خدمت برادر مرحوم مدتها در آن حدود بوده تعیین نمودم و ابوالحسن پسر اعتماد الدوله را بختاب اعتماد خانی سرفراز
نخستیم پسر آن معظم خان را بمنصب لاقی سرفراز ساخته به بنگاله پیش اسلام خان فرستادم راجه کلیان به سرداری سرکار اڈیسه به تجویر
اسلام خان مقرر گشت و به اضافه و صدی ذات و سوار سرفراز گردید چهار هزار روپیہ به شجاعت خان دکنی مرحمت نمودم و هفتم آبان
بدیع الزمان ولد میرزا شاهرخ از دکن آمده ملازمت کرد درین روز با بخت شوری بدگی و مهرج و مرج که در ولایت ما در انهر واقع شده
بسیارے از امرای و سپاهیان او ربک مثل حسن بے و پهلوان بابا و نورس بے درین دبرم بے و غیره التجا بدرگاه ما آورده ملازمت
نمودند هر یک به خلعت واسپ و زر نقد و منصب و جاگیر سرفراز گشتند روز دوم آذر با ششم خان از بنگاله آمده سعادت آستان بوسی
در یافت پنج لک روپیہ بخت مد و پنج لشکر فیروزی اثر دکن که بسرداری عبداللہ خان مقرر بوده است بدست روپ خواص شیخ نبیا
با حمد آباد گجرات فرستادم و در غره دے بقصد شکار موضع سونگر که از شکارگاه مقرر نیست متوجه شدم بیت و دو آهوشکار شد از آنجمله
شانزده آهوشکار کردم و شش دیگر را خرم شکار نمود و روز و دو شب آنجا بوده شب یکشنبه خبر خوبی به شهر درآمد و شبی این بیت
مخاطرم پر تواند اخت بیت

	مبادا عکس ادا از چهره دور	بود بر آسمان تا مهر را نور	
<p>بجز انجمنان و قصه خوانان فرمودم که در وقت سلام و صلوة آه فرستادن و قصه گذراندن در آمد باین بیت کنند و حالا شایع است سوم دی روز شنبه عرض داشت خان اعظم رسید که عادل خان بیجا پوری از تفصیرات خود گذشته خود پشیمان گشته و صد بندگی و دلتجوی بیش از پیش است به اودی مطابق سلخ شوال با ششم خان به کشمیر رخصت یافته بیادگار علی ایلمی ایران فرگل خاصه مرحمت نمودم با عقدا و خان شمشیر به از شمشیر پاس خاصه سراند از نام شفقت نمودم شادمان دل و خان اعظم را بخطاب شادمان خانی سرفراز ساخته منصب ادا اصل اضافه به یک هزار و هفتصدی ذات و پانصد سوار شخص شد و بر عایت علم سر بلند ی یافت و سردار خان برادر عبد الله خان فیروز جنگ و ارسلان بے اوزبک که حراست سیستان با و مقرر است بعنایت علم سرفراز گشتند و پستانه آه شکار خاصه را فرمودم که جانماز با ترتیب داده در دیوان خاص و عام نگذارند که مردم بران لازمی گذارده باشند میر عدل و قاضی را که مدار امور شرعیه برایشان است بجهت خاص حرمت شرع فرمودم که زمین بوس که به صورت سجده است نکنند سوز چشمنه بیت دوم ماه دی باز به شکار سوزنگر متوجه شدم چون آهوسه بسیار دران حوالی جمع شده بود درین مرتبه خواجه جهان را رخصت کرده بودم که طرح شکار فرغ انداخته آهوان را از هر طرف رانده در جاسه وسیعی که دور آن سر برده با و گلال با را کشیده باشند در آه رده ضبط نمایند یک و نیم کرده زمین را سر برده گرفته بودند چون خبر رسید که شکار گاه ترتیب یافته و شکار به بسیار بقید در آمده است متوجه گشتم روز جمعه شروع در شکار شد تا پنجشنبه آینده هر روز با مردم محل بقدرغ در آمده آن مقدار که خاطر رغبت می نمود شکار میکردم پاره زنده گرفتار میگشتند و بعضی به تفنگ و تیر کشته می شدند روز یکشنبه و پنجشنبه که تفنگ به جانور نمی اندازم بدام زنده گرفتند درین هفت روز نهصد و هفده زاده شکار شده بودند از انجمله شش صد و چهل و یک آهوسه زاده که زنده گرفتار شده بودند چهار صد و چهار راس به فتح پور فرستاده شد که در میان جولان گاه آنجا سر و هند و هشتاد و چهار راس دیگر را فرمودم که حلقهای نقره در بینی کرده در جهان زمین آذوا کردند و دو دست و هفتاد و شش آهوسه دیگر که به تفنگ و تیر و چینه کشته بودند روز یکشنبه و خادمان محل دما را دیده به درگاه قسمت میشد چون از شکار کردن بسیار دلگیر شدم با مرا فرمودم که به شکار گاه رفته آنچه مانده باشد بمجموع را شکار نمایند و خود به خیریت روانه شهر شدم در غره بهمن مطابق بهمن و بقعه حکم کردم که در شهر به کلاں مالک محروسه مثل احمد آباد و آه آباد و لاچور و آگره و دلی و غیره غلور خانه با بخت فقر از ترتیب دهند تا سی محل نوشته شد از انجمله شش محل سابق و ابرود و بست و چهار محل دیگر الحال حکم شد که داور سازند و چهارم بهمن هزار ی بر ذات راجد زنگه و با اضافه</p>			

نمودم که چهار هزار سی ذات و دویست سوار باشد و شمشیر مرصع بدو مرحمت کردم و شمشیر دیگر از شمشیرهای خاصه که شاه بچه نام داشت به شاه نواز خان عنایت شد در ۱۶ اسفند اربعین الزمان پسر میرزا شاه رخ به لشکر امانا مقصور تعین یافت و شمشیرهای براسه راجه با سو بدست او فرستاده شد چون مکرر بسامع جلال رسید که امرای سرحد بعضی تعذرات که بایشان مناسبتی ندارد از قوه به فعل می آورند و ملاحظه توره و ضوابط آن نمیکنند به بخشیان فرمودم که فرامین مطاعه بامرای سرحد صادر گردانند که من بعد مرگب این امور که خاصه بادشاهان ست نگرند اول آنکه در جهر و که نشینند و بامرا و سرداران ملکی خود تکلیف چوکی تسلیم نه کنند و فیل به جنگ نیندازند در سیاست با کور نکنند و گوش و بینی نه بزند و بزور تکلیف مسلمانی بر کسی نکنند و خطاب به ملازمان خود دهند و نوکران بادشاهی را کورنش و تسلیم نفرمایند و اهل نعمه را بروشنی که در دربار معمول ست تکلیف چوکی دادن نکنند و وقت برآمدن نقاره نوازند و در فیل که بمردم دهند خواه به ملازمان بادشاهی و خواه نوکران خود جلو و کجک بردوش آنها داده تسلیم نفرمایند در سواری ملازمان بادشاهی را در جلو خود پیاده بزنند و اگر چیزی بآنها بوبسند مهر بر نکنند این ضوابط که بآئین جهانگیری اشتها ریافته الحال معمول ست

جشن نوروز مقیم از جلوس هایون

غره فروردی شب جلوس روز سه شنبه ۱۶ محرم الحرام سنه در دار الخلافت اگر مجلس نوروز عالم افروز و جشن مسرت بخش عشرت سامان پذیرفت بعد از گذشتن چهار گهری از شب پنجشنبه سوم ماه مذکور که ساعت اختیار کرده بنحان بود بر تخت شستم به ستور هر ساله فرموده بودم که در بازار آئین بسته تار و زشرف این مجلس برقرار باشد خسرو بے اوزبک که در میان اوزبکیه به خسرو فرعی اشتها ر دارد در همین روزها آمده سعادت ملازمت دریافت چون مردم قرار داده ما و دارا انهر بود او را بعنایتها سر بلند می بخشید و خلعت فاخره دادیم به یادگار علی ایچی دارای ایران پانزده هزار روپیه بدخوب گویان عنایت نمودم و در همین ایام پیشکش افضل خان که از صوبه بهار فرستاده بود از نظر اشرف گذشت سی زنجیر فیل و هزاره راس گوسفند و پاره افشانه بنگاله و چوب صندل و نافه مشک و چوب عود و از هر جنس چیز بود پیشکش خان دوران هم بنظر درآمد و چهل پنج راس و دو قطار شتر و چینی خطائی و پوستهای سمور و دیگر تحف و هدایا که در کابل و آنحد و بهم میرسد فرستاده بود و امرای در خانه خود تکلفات در پیشکشهای خود نموده بودند بضا بطه هم ساله در هر روز از روزهای جشن مذکور پیشکش بکیننده میگذشت و به تفصیل ملاحظه نموده آنچه پسند خاطر می افتاد بیکر نفتم و باقی با دو مرحمت بشد سیزدهم فروردین مطابق بیست و نهم محرم عرض داشت اسلام خان رسد مشعر بر آنکه بمن عنایت الهی و برکت

توجه و اقبال شایسته‌های بنگاله از فساد عثمان افغان پاک گشت پیش از آنکه حقیقت این جنگ مرقوم میگردد سطر به چند از خصوصیات
 بنگاله در قلم می‌آورم بنگاله ملکی است در نهایت وسعت در اقلیم دوم طول آن از بندر چالگام تا کری چهار صد و پنجاه کرده و عرض
 آن از کوها به شمالی تا پایان سرکار مدائن در سیست و بست کرده جمع آن تخمیناً شصت و دو در دایره بوده باشد حکام سابق آنجا
 همیشه بیست هزار سوار و یک لک پیاده و یک هزار و پنجاه نفر فیل و چهار پنجاه نفر کشتی از نو آرد جنگی و غیره سرانجام می‌نموده اند از زمان شیرخان
 و سلیم خان پسر او این ولایت در تصرف افغانان بود چون اورنگ سلطنت و فرمانروائی دارالملک هندوستان بوجود اشرف
 اقدس والد بزرگوارم زبید و زینت گرفت افواج قاهره بر سران ملک تعین فرمودند و مدت مدیدی فتح آنجا را پیش نهادیمت
 داشتند تا آنکه ولایت مذکور بحسن سعی اولیای دولت قاهره از تصرف داد و در آنی که آخرین حکام آنجا است برآمد آن مخدول
 در جنگ خانجهان کشته گشت و لشکر او بریشان و متفرق گردید از آن تاریخ باز تا حال این ولایت در تصرف بنده‌هاست درگاه است
 غایتاً پاره از بقایای افغانان در گوشه و کنار این ملک مانده بودند و بعضی جاهاست دور دست را در تصرف داشته تا آن که
 رفته رفته اکثر اعدایان جماعت زبون و عاجز گشتند و بولایات که تصرف بودند بدست اولیای دولت قاهره درآمد چون
 نظام امور سلطنت و فرمانروائی به محض فیض و فضل ایزدی باین نیازمند درگاه الهی مغرض گشت در سال اول جلوس راجه
 مان سنگه را که به حکومت و دارائی آنجا مقرر بود درگاه طلب داشته قطب الدین خان را که به شرف و کلتاشی من از سائر بنده‌ها
 اعتبار داشت بجای او فرستاد و بدینسان ولایت بدست یکی از فتنه‌گیشان که از تعینات آن ملک بوده درجه
 شهادت یافت و آن نامعاقبت اندیش نیز بجزای عمل خود رسید و کشته گشت جهانگیر علی خان را که صاحب صوبه و جاگیر دار
 ولایت بهار بود بنا بر قرب جواری به منصب پنجزاری ذات و سوار سرفراز ساخته حکم فرمودم که به بنگاله رفته آن ولایت را منصرف
 شود با سلام خان که در دار الخلافت آگره بود فرمان فرستادم که به صوبه بهار متوجه شود و آن ولایت را به جاگیر خود مقرر نماید
 چون اندک مدتی از حکومت داری جهانگیر علی خان گذشت بواسطه زبونگی آب و هواست آنجا بیماری صعب بهمرسانید
 در فتنه رفته مرض قوی و قوی ضعیف گشته کار او بملکت انجامید چون خبر درگذشتن او در لاهور مسیوع گردید فرمان باسم
 اسلام خان صادر گشت که صوبه بهار را با فضل خان سپرده خود بنامید هر چه تمام تر روانه بنگاله گردد در تعین این خدمت
 بزرگ اکثر بنده‌هاست درگاه بنا بر خور و سالی و کم تجربگی او سخنان میگشتند چون جوهر ذاتی و استعداد فطری او منظور نظر
 حضرت شد و در دایره سادی یک کرد و پنجاه لک روپیه انگریزی می‌شود و سرکار او در سیتم تم دخل صوبه بنگاله بود و این محاصل مع حاصل سرکار او دویست

حق بین بود خود اورا بخت این خدمت اختیار نمودم بحسب اتفاق مهمات این ولایت برداشتی از دوسرا انجام پذیرفت که از ابتدا سے درآمد این ملک تبصرت اولیا سے دولت ابد یوندا تا امروز هیچ کس از بندهای درگاه را میسر نشدہ بودیکے از کار ہائے نمایان اور دفع عثمان افغان مقہورست کہ مکر در زمان جہات حضرت عرش آشیانے اورا با افواج قاہرہ مقابلہ و مقابلہ دست داد و دفع او میسر گشت در نیولاکہ اسلام خان دھاکہ را محل نزول خود ساختہ بود و دفع و دفع زمینداران آن نواحی را پیش نہاد بہت داشتہ بخاطر گذر آیند کہ فوجے بر سر عثمان مقہور و ولایت اہو باید فرستاد اگر اختیار دولت خواہی دہندگی نماید چہ بہتر و الا بطریق دیگر تہمدان اور اسنادادہ نیست و نا بود سازند چون شجاعت خان در ہمان ایام بہ اسلام خان پیوستہ بود قمر سرداری این خدمت باسم او انداختہ شد چندے دیگر از بندہ ہا مثل کشور خان و افتخار خان و سید آدم بارہمہ و شیخ اچھی برادرزادہ مقرب خان و محمد خان دپسران معظم خان و اہتمام خان دیگر بندہ ہا بہ ہمراہی او تعیین نمود و از مردم خود نیز جمعی ہمراہ کرد و در سائیکہ شہری کسب سعادت از وی نمود این جماعت را رادانہ ساخت و میر قاسم پسر میر زام اورا میر بخشی و واقعہ نویس نمود و از زمینداران نیز چندے بخت را ہمنوی ہمراہ کرد افواج نصرت قریب رادانہ گشتند چون بجوالی قلعہ زمین او نزدیک شد نہ چندے از مردم زبان دان را بہ نصیحت او فرستادند تا اورا دلالت بدولت خواہی نمودہ از طریق بغی و طغیان براہ صواب باز آورند چون غرور بسیار در کاخ و ماغ او جا گرفتہ بود ہمیشہ ہوائے گرفتن این ملک بلکہ دیگر داعیہ ہا در سر داشت اصلا گوش بہ سخنان آنجماعت نہ نمودہ مستعد جدال و قتال گردید و در کنار نالہ کہ زمین آن تمام چلہ و دلدل بود جاسے جنگ فرار داد و فرار کشیدہ و محرم شجاعت خان ساعت جنگ اختیار نمودہ افواج قاہرہ را مقرر ساخت کہ ہر یک بجای و مقام خود رفتہ آمادہ جنگ باشند عثمان دران روز فرار جنگ با خود ندادہ بود چون شنید کہ لشکر ہائے بادشاہی مستعد گشتہ آمدہ اند ناچار او ہم سوار شدہ بہ کنار نالہ آمد و سوار و پیادہ خود را در برابر افواج منصورہ باز داشت چون ہنگامہ جنگ گوم گشت و فوج ہا فوج رو بہ روی خود متوجہ گردید درین مرتبہ اول آن جاہل خیرہ سرفیل مست جنگی خود را پیش انداختہ بر فوج ہراول می تازد بعد از زد و خورد بسیار از سرداران ہراول سید اعظم بارہمہ و شیخ اچھے بدرجہ شہادت می رسند سردار برانغار افتخار خان ہم در ستیز و آویز تقصیر کردہ جان خود را شامی نماید و جمعے کہ با او بودند آنقدر تلاش میکنند کہ پارہ پارہ میشوند همچنان کردہ جہانغار کشور خان داد مردے و مرداگی داد خود را فدائے کار صاحب می سازد با آنکہ تیرہ بختان نیز بسیارے زخمی و کشتہ شدہ بودند آن مدبر حساب لشکریان را از روے دانستگی و نفہیدگی بخاطر می آورد و مشخص خود می سازد کہ سرداران ہراول و برانغار و جہانغار کشتہ شدند ہمین قول ماندہ از کشتہ شدن و زخمی گشتن جمعیت خود پروا نکردہ در ہمان گرمی بر قول مبتاز و درین جانب پسر و برادران و خویشان شجاعت خان و دیگر بندہ ہا را ہراول

اگر امان گرفته بر مثال شیران و پلنگان به نیجه دزدان تلاش میکردند چنانچه بعضی درجه شهادت یافتند و جمعی که زنده ماندند زخمهای سنگین برداشتند
 درین وقت فیل سستی گجکت نام که فیل اول او بوده بر شجاعت خان میدادند شجاعت خان دست بر برجه برده بر فیل میزد آن طور
 فیل سستی را از برجه چپ پروا است دست به شمشیر برده و دوشمشیر پله در پله میزد از آن هم چپ محابا بعد از آن جده هر کشت. ده دجده هر میرساند
 بان هم بر نیگردد و شجاعت خان را با اسب زیر میکند بجز از اسب جدا شدن جاگیر شاه گفته بر می جده و جلودار او شمشیر و دست
 بردشهای فیل رسانیده چون فیل بر زانو در می آید اتفاقاً جلودار فیلمان را از بالا سب فیل زیر میکشد و بهمان جده هر که در دست داشت
 درین پیادگی بنیسه بر خطوم و پیشانی فیل میزند که فیل از الم آن فریاد زنان بر میگردد چون زخمهای بسیار داشت به فوج خود رسیده
 می افتد و اسب شجاعت خان سالم بر میخیزد و در جنبیکه سوار میشد آن مخدولان فیل دیگر بر علمدار او میزدند و علمدار او را با اسب
 زیر میکشید و از آنجا شجاعت خان نعره مردانه برکشیده علمدار را خبردار میسازد و میگوید که مردانه باش من زنده ام و در پاس علم
 درین وقت تنگ هر کس از بنده های درگاه حاضر بودند دست به تیر و جده هر دوشمشیر برده بر فیل میدادند و شجاعت خان هم خود را
 رسانیده به علمدار نسیب میداد که بر خیزد اسب دیگر بجهت علمدار حاضر ساخته او را سوار میسازد و علمدار علم را بر افراخته بر جاسه خود
 می ایستد در اثنا این گیر و دار تفنگی بر پیشانی آن مقهور میرسد که زنده آنرا بهر چند تفحص کرد ظاهر نشد بهر محذور رسیدن این تفنگ
 از آن گرمی باز آمده میداند که ازین زخم جان بری نیست تا دو پیرجم با وجود چنین زخمی منکر مردم خود را به جنگ ترغیب می نمود و معرکه
 قتال و جدال گرم بود بعد از آن غنیمت روگردانید و انواع قاهره سر در پله آنها می نشستند زده زده آن مخدولان را در محله که دایره کرده
 بودند در می آوردند آن مخدولان به قیام و تفنگ مردم را نگاه داشته نیکو دارند که مردم با شاهی بجای و مقام آنها در آینده چون ولی برادر
 عثمان و عمر پسر او دیگر خوششان و نزدیکان او بر زخم عثمان مطلع میشوند بخاطر بیگزارانند که ازین زخم خود را خلاصی میسر نیست
 اگر ما بچنین شکسته و ریخته به قلعه خود رویم یک کس زنده نخواهد رسید صلاح در نیست که امشب در همین جا که دایره کرده ایم بمانیم
 و آخر شب فرصت جسته خود را به قلعه خود رسانیم و بهر از شب گذشته عثمان به جهنم و اصل میگردد و در پیر سوم جسد بیجان او را برداشته
 و خیمه اسبابی که همراه داشته اند در منزل گذاشته به محکم خود متوجه میشوند قراولان لشکر فیروزی اثر از بیغنی خبر یافته شجاعت خان را
 آگاه میسازند صبح و دوشنبه دولتخواهان جمع شده صلاح می بینند که تعاقب باید نمود و نباید گذاشت که این تیره بخنان نفس بر آورند
 غایتاً بجهت ماندگی سپاهیان و کفن و دفن شهیدان و غنچواری مجروحان و زخمیان در پیش رفتن با فرود آمدن تیره و خاطر بودند
 درین حالت عبدالسلام پسر معظم خان با جمعی از بنده های درگاه که مجموع سی صد سوار و چهار صد توپچی باشند میرسند چون این عیادت

تازه زورور رسیدند بهمان قرارداد تعاقب نموده متوجه پیش شدند این خبر به دلی که بعد از عثمان سرمایه فتنه و فساد و شورش بود میر
که شجاعت خان بالشکر ظفر اثر با نواج دیگر تازه زور که الحال پیوسته اند اینک رسیده آمد چاره خود جز این نمی بیند که بوسیله اخلاص
ورست و بازگشت بطرفی مستقیم و دولت خواهی به شجاعت خان رجوع آورد آخر الامر مردم در میان داده پیغام میفرستند که آنکسی
که باعث فتنه و فساد بود زنت و جمعی که مانده ایم نسبت بندگی و مسلمانان در میان ست اگر قول بدین داده شمارا به بنیم و بندگی
درگاه اختیار کنیم و فیلان خود را برسم پیشکش بکنیم شجاعت خان و مقتضای آن که در روز جنگ رسیده معتمد خدمات پسندیده
گشته بودند و دیگر دو تنخواهان به مقتضای وقت و مصلحت دولت قول داده و آن جماعت را تسلی ساخته روز دیگر دلی و پسران
و برادران و خویشان عثمان همگی آمده شجاعت خان و دیگر بنده بار او دیدند و چهل و نه زنجیر فل مشکیش گویان آورده گذارایند بعد
انصرام این خدمت شجاعت خان و چند کس از بنده های درگاه را در احوال و طریقت که در تصرف آن تیره روزگار بود گذارشته دلی و
انفامان را همراه گرفته بنا بر پنج ششم شهر صفر روز دوشنبه با نواج قاهره در جهان گیر آمده باسلام خان پیوستند چون این اخبار سر آش
در آگاه باین نیازمند درگاه آتی رسید سجدات شکر تقدیم رسانیده و مع ذلک این قسم غنیمی را محض از کرم پدید رنج واجب تعالی دانست
در برابر این نیکو خدمت اسلام خان به منصب شش هزاره ذات سرفرازی بآنت و شجاعت خان خطاب رستم زمان سر بلند گردید و
سرفرازی ذات و سوار بر منصب او اضافه فرمودم و دیگر بنده ها هر یک باندازه خدمتی که از ایشان به نفع آمده بود بزیادتی منصب و دیگر
رعایتها ممتاز گشتند در مرتبه اول که این خبر رسید کشته شدن عثمان بطریق اراجیف مذکور میشد بجهت صدق و کذب این سخن به دیوان
لسان انقیاب خواجہ حافظ شیرازی تفاؤل نمودم این غزل برآمد غزل

دیده دریا کنم و صبر به صحرا کنم	اندرین کار دل خویش بدریا کنم	خورده ام تیر فلک باده بده تا سر	عقد در بند کمر ز گس و دوزا کنم
---------------------------------	------------------------------	---------------------------------	--------------------------------

چون این بیت بنایت مناسب مقام بود تفاؤل بان نمودم بعد از چند روز دیگر خبر آمد که عثمان را تیر فضا بل خدا رسیده
هر چند نقص نمودند زنده آن پیدانه شد بنا بر غرضی که داشت این معنی مرقوم گردید ۱۶ فروردین ماه مقرب خان که از بنده های
عمده و محرم قدیم الخدمت جهانگیر است به منصب سه هزاره ذات و دوهزار سوار سرفرازی یافته از بند رکعتی است رسیده سعادت
ملازمت دریافت و اراجیف بصفه مصلحت با حکم کرده بودم که به بندر کرده رفته و وزیر را که حاکم کوه است به بند و نقایسی
که در آنجا بدست آید جهت سرکار خاصه تشریف خریداری نماید حسب الحکم باستعداد تمام بکوده رفت و دلتی در آنجا بوده نقایسی که در آن
بندر بدست افتاد اهلارو سے زنده بهر قیمتی که فرمایان خواستند زود داده گرفت چون از بندر مذکور معاودت نموده متوجه درگاه

گشت و اسباب نفایسی که آورده بود بدفعات از نظر گذرانید از هر نفس چیزها و تحفها داشت از آنجمله جانورهای چند آورده بود
 بسیار غریب و عجیب چنانچه تا حال ندیده بودم بلکه نام او را کسی نمیدانست حضرت فردوس مکانی اگر چه در واقعات خود صورت
 و اشکال بعضی جانوران را نوشته اند غایتاً به مصوران نه فرموده اند که صورت آنها را تصویر نمایند چون این جانوران در نظر
 من بغایت غریب در آمده هم نوشته بودم در جهانگیر نامه فرمودم که مصوران شبیه آنها را کشیدند تا جراتی که از شنیدن دست بردار
 دیدن زیاده گردید که از جانوران درجه از طاووس ماده کلان تر و از نر فی الجمله خور و تر گاهه که درستی جلوه می نماید دم خود را
 و دیگر پرهای طاووس آسار پریشان می سازد و به رقص در می آید نول او پیاپی او شبیه نول و پاهای خردس است و گردن و زیر
 حلقوم او هر ساعت برنگی ظاهر میگردد و دقیقاً در منی است سرخ سرخ است گویا که تمام را بر جان مرصع ساخته اند و بعد از آن
 بهمن جاها سفید میشود و بطریق پنبه بنظر در می آید و گاه فیروزه رنگ ظاهر میگردد و بوقلمون آسار زمان برنگی دیگر دیده میشود و در پارچه
 گونش که بر سر خود دارد و تاج خردس مشابه است غریب اینست که در هنگام سستی پارچه گوشت مذکور بطریق خرطوم از بالاس سر او
 تا یک وجب می آویزد و باز که آن را بالا میکشد چون شاخ کرگدن بر سر او افتد اردو انگشت نمایان میگردد و اطراف چشم او همیشه
 فیروزه گونست و در آن تغییر و تبدیل نمی رود و پرهای او با لوان مختلف بنظر در می آید بر خلاف رنگهای پر طاووس دیگر میمون آورده
 بود بیات غریب و شکل عجیب دست و پا و گوش و سر او بعینه میمون است و در روی او پروانه میماند رنگ چشمهای او برنگ
 چشم باز لیکن چشم او از چشم باز کلان تر است از سر او تا مردم یک درع معمول بوده است از میمون پست تر و از پروانه بلندتر
 چشم او بطریق چشم گوسفند و رنگ آن خاکستری است از بنا گوش تا نخ سرخست میگون دم او از نیم درع دوسه انگشت درازتر
 غایتاً بخلاف دیگر میمونها دم این جانور افتاده است بطریق دم گربه گاهه آوازهای از او ظاهر میشود بطریق آواز آهوبره بمجلی خلی
 غریب دارد از مرغ دشتی که آواز ندارد و میگویند تا حال شنیده نشده که در خانه از ویچه گرفته باشند در زمان والد بر گوهرم نیز سعی بسیار
 کردند که تخم ویچه بکنند نشد من فرمودم که چند روز از نواده او یکجا نگاه داشتند رفته رفته به تخم آمدند آن تخمها را فرمودم که در زیر
 ماکیان گذاشتند در عرض دو سال مقدار شصت و هفتاد و پنج برآمد و با پنجاه و شصت کلان شدند هر کس تخمینی شنید تعجب تمام
 نموده مذکور ساخت که در ولایت هم مردم سعی بسیار کردند مطلق تخم نداد و بیچه از او حاصل نشد در همین ایام بر منصب مهابت خان
 بزاری فوات و پانصد سوار افزودم که چهار هزار می فوات و سه سوار و پانصد سوار بوده باشد و منصب اعتماد الدوله از اهل اصفهان
 این جانور را زبان انگریزی ترکی می نامند و اهل هند پیرو میگویند و فارسی دانان هند به فارسی فعل مرغ نام نهاده اند و بحال به کثرت در هندوستان موجود است

چهار هزاری ذات و هزار سوار مقرر گشت و بر منصب مها سنگه نیز پانصدی ذات و سوار افزوده شد که اصل و اضافه سه هزاری ذات و دو هزار سوار بوده باشد و بر منصب اعتقاد خان پانصدی ذات و دویست سوار افزوده هزاری ذات و سی صد سوار کردم خواهه ابوالحسن درین روز با از دکن آمده سعادت ملازمت دریافت دولت خان که به فوج داری صوبه آله آباد و سرکار جو پور تعین یافته بود آمده ملازمت نمود بر منصب او که هزاری بود پانصدی افزوده شد. روز شرف که ۱۹ فروردین بوده باشد بر منصب سلطان خرم را که ده هزاری بود به دوازده هزاری سرفراز ساختم اعتبار خان را که به منصب سه هزاری ذات و هزار سوار سر بلند بود چهار هزاری کردم مقرب خان که منصب او و دویست سوار بود پانصدی ذات و سوار افزودم و بر منصب خواهه جهان که دو هزاری ذات و هزار و دویست سوار بود پانصدی دیگر اضافه فرمودم چون ایام نوروز بود اکثر بنده با اضافه منصب سرفزاری یافتند درین تاریخ ولیپ از دکن آمده ملازمت نمود چون پدر او را که سنگه وفات یافته بود او را خطاب را که سر بلند ساخته خلعت پوشانیدم پسر دیگر داشت سویرج سنگه نام با وجود آنکه ولیپ پسر شکیه او بود میخواست که سویرج سنگه جانشین او باشد تنهیب محبتی که با مادر او داشت در وقتیکه احوال وفات او مذکور میشد سویرج سنگه از کم خردی و خرد سالی بعرض رسانید که پدر مرا جانشین خود ساخته شکیه داده است این عبارت مرا خوش نیامد فرمودم که اگر پدر ترا شکیه داده است ما ولیپ را سرفراز ساخته شکیه میدهم و بدست خود او را شکیه کشیده جاگیر و دطن پدر او را با و مرحمت کردم به اعتماد الدوله دوات و قلم مرصع عنایت شد لکھی چند راجه گانئون که از راجاهای معتبر کوستان سنت و پدر او راجه اودرهم در زمان حضرت عرش آشیانه آمده بود در وقت آمدن التماس نمود که پسر راجه نوذر مل آمده دست مرا گرفته به ملازمت آورد و بنا بر التماس او پسر راجه به آوردن او مقرر گشته بود لکھی چند هم التماس نمود که پسر اعتماد الدوله آمده مرا به ملازمت آورد و شاه پور را فرستادم که او را به ملازمت آورد و از تخفهای کوستان خود اسپان گوشت اعلی و جانوران شکاری از باز و جره و شایین و قطاس و نافهای مشک و پوشهای آهوی مشک که نافه بران بند بود و شمشیرهای که بزبان آنها کمانده میگویند و خنجر که بزبان آنها کتاره میگویند و از هر جنس چیزها آورده گذرانید در میان راجاهای این کوستان راجه مذکور را اینکه طلاهای بسیار دارد معروف و مشهور است میگویند که کان طلا در ولایت است بحمت طرح عمارت دو تخانه لاهور خواهه جهان خواهه دوست محمد را که درین کار مهارت تمام دارد فرستادم چون مهلت در گذشت اتفاق سرداران و بے پروائی خان اعظم صورت خوبی پیدا نه کرد و شکست عبداللہ خان دست و اد خواهه ابوالحسن که بحمت تحقیق این تضا یا طلبیده بودم بعد از تحقیق و تفحص بسیار ظاهر شد که شکست عبداللہ خان بارهه از عمر غرور و نیز جلوی میاد سخن

مشتویا به او پاره بر منصب نفاق و بے اتفاقی امرای واقع شده بود بمجلس قرار داد آن بود که عبد الله خان از جانب ناسک
 ترهنگ باشکر گجرات و امرای که به همراه او تعیین یافته بودند روانه گردان فوج به سرداران معتبر و امرای کار طلب مثل راجه
 راجه اس و خان عالم و بیست خان و علی مردان بهادر و ظفر خان و دیگران را که اسکی تمام داشت عدد لشکر از ده هزار گذشته
 بود به چهارده هزار رسیده و از جانب برادر بود که راجه مان سنگه و خان جهان و امیرالامرا و بسیاری از سرداران متوجه شوند و این
 بود فوج از کوچ و مقام یکدیگر خبردار باشند تا در تاریخ معین از دو جانب غنیم را در میان گیرند اگر این ضابطه منظور می بود و دلسا
 متفق میگشت و غرضها دامن گیر نمی شد غالب ظن آن بود که الله تعالی فتح روزی کردی عبد الله خان چون از گماشتها گذشت
 و به ولایت غنیم در آمد مقید نه شد که قاصدان فرستاده از آن فوج خبری بگیرد و بموجب قرار داد حرکت خود را با حرکت آنها
 موافق نموده چنان کند که در روز و وقت معین غنیم را در میان گیرند بلکه تکیه بر قوت و قدرت خود کرده این معنی را در خاطر آورد
 که اگر به نهانی این فتح از جانب من شود بهتر خواهد بود این داعیه را در خاطر قرار داده هر چند راجه اس خواست که با قرار دهد که
 بتانی و آتشکی پیش میرفته باشد فائده نکر غنیم که از ملاحظه تمام داشت جمعی کثیر از سرداران و ترکیان بر سر او فرستاده بودند و روز
 با از دو خور و میکروند و شبها باند اخقن بان و اقسام آتشبازی تقصیری کردند تا آنکه غنیم نزدیک شد و اصلا از آن فوج با خبری
 نرسید هر چند بدولت آباد که محل جمعیت و کینان بود نزدیک میرسد غیر باده روی که از اطفال را که نسبت قرابت به سلسله نظام الملکیه
 با عقدا و دار و بخت آنکه مردم از دل و جان سرورای او قبول کنند به سرورای برداشته دست او گرفته و خود را پیشوا و سردار قرار داد
 مرتبه مرتبه مردم میفرستند و کثرت و ازدحام غنیم زمان زمان بیشتر میشد تا آنکه هجوم آورده باند اخقن بان و دیگر اقسام آتشبازی کار
 بر دنگ تر ساختند آخر الامر و نتوان ایان صلاح دیدند که از آن فوج مدد نرسید و کینان تمام رو بماناده اند مصلحت دولت
 در آنست که بالفعل بازگشته سرانجام دیگر نموده شود یکی یک دل و یک زبان شد پیش از طلوع صبح صادق روانه شدند تا سرحد
 ولایت خود و کینان همراه بودند و هر روز فوجی با فوجی روبرو گشته و روز و خور و تقصیری نمی نمودند درین روز چند از جوانان
 مردانه کار طلب بکار آمدند علی مردان خان بهادر و دادر و مردانگی داده زخمها را منکر برداشت و زنده بدست غنیم افتاده
 معنی حلال نمکی و جان فشانی را به همراهان خود نمایان و ذوالفقار بیگ هم ترددات مردانه نموده بانی به پای او رسید و بعد از
 دور و در دیگر گذشته چون ولایت راجه بهر جو که از دولتخواهان درگاه است داخل شدند آن جماعت بازگشتند و عبد الله خان
 متوجه گجرات گردید سخن این است که اگر در رفتن عنان کشیده میرفت و میگذاشت که آن فوج دیگر با ملحق میشد کار خاطر خواه ادب

دولت قایم صورت می یافت بمجد آنکه خبر گشتن عبدالعزیز خان به سرداران فوج که از راه برادر متوجه بودند رسید دیگر توقف
در مصلحت ندیده باز گشتند و در عادل آباد که حوالی برهانپور واقع است باز دوسه پر دیز ملحق شدند چون این اخبار در آگه بن
رسید شورش تمام در طبیعت خود یافتیم و غریبت نمودم که خود متوجه شده این ملازمان صاحب کشته را از پنج و بنیاد بر اندازم اعرا
ود و تنخواهان بدین معنی اصلاً راضی نشدند و خواجہ ابوالحسن بعرض رسانید که مہات آن طرف را برداشته که خانخانان نمیدہ دیگر نمی دہ
اورا باید فرستاد تا این ہم از نظام او فداہ را بنظام آورد و بہ مصلحت وقت صلحی در میان اندازد تا ہر دو سر انجام بر اہل نمودہ شود دیگر
و تنخواهان باین مقدمہ ہمز گشتہ را یہاے ہم باین قرار یافت کہ خانخانان را باید فرستاد و خواجہ ابوالحسن نیز ہمراہ برود و بہ ہمین
قرار داد او دیوانیان ہم سازی خانخانان و ہمراہیان او نمودہ روز یکشنبہ ہفت دہم اردی بہشت سنہ ہفت فرخص گشت شاہ فدا
خان و خواجہ ابوالحسن و رزاق بردے اور یک و چندے دیگر از ہمراہان در ہمین تاریخ تسلیم رخصت نمودند خانخانان بہ منصب
شش ہزاری ذات سرفزاری یافت شاہ نواز خان سہ ہزاری ذات و سوار تسلیم نمودہ دارا بہ خان باضافہ پانصدی ذات و
سی صد سوار کہ مجموع دو ہزاری ذات و یک ہزار و پانصد سوار باشد سر بلند گردیدہ و بر ہمین داد پسر خود او ہم منصب لائق دادم بنخانان
صلحت فاخرہ و خیر مرغ و فیل خاصہ باتلایر با داسپ عرائے عنایت نمودم و ہمچنین بہ پسران و ہمراہان او نیز خلعت و داسپ مرحمت
کردم و در ہمین ماہ مغر الملک با پسران از کابل آمدہ بہ سعادت آستان بوسی سرفراز گشت شام سنگہ در اسے منگت بمجد و یہ کہ از
آیینات لشکر نگیش بود و حسب التماس قلیج خان بزیادتی منصب سر بلند می یافت شام سنگہ ہزار و پانصدی بود پانصدی دیگر بہ
منصب او اضافہ شد در اسے منگت نیز بزیادتی منصب مفتخر گردیدہ بدنے بود کہ اخبار بیماری آصف خان میر رسید و چند مرتبہ رفع
مرض شد و باز عود نمود تا آنکہ در برہان پور در سن شصت و سہ سالگی در گذشت فہم و استعدادش بذاہیت خوب بود غایتاً
چستہ و شکی طبعش غائب بود شعر ہم میگفت خسرو شیرین بنام من نظم کردہ مسی بہ نور نامہ دیز نامہ والد بزرگوارم بدرجہ امارت و وزارت
رسیدہ بود با آنکہ در زمان بادشاہ زادگی چند مرتبہ از و سکیہاے بہ فعل آمدہ و اکثر مردم بلکہ خسرو ہم بر این مذاق بود کہ بعد از
جلوس من نسبت با و ناخوشیہا بہ فعل خواهد آمد بخلاف آنچه در خاطر او و دیگران قرار یافتہ بود در مقام رعایت شدہ اورا بہ منصب
پنج ہزاری ذات و سوار سرفراز ساختم و بعد از آنکہ مدنے وزیر صاحب استقلال شد بمدر رعایت احوال او و قیفہ فرو گذاشت
نہ شد و بعد از فوت او فرزندان او را منصبہا دادہ رعایتہا کردم آخر الامر ظاہر شد کہ نسبت و اخلاص او درست نبودہ و نظر بر
اعمال ناقص خود کردہ ہمیشہ از من توہمی در خاطر داشتہ از قیفہ دشواری کہ در دہ کابل واقع شد میگویند خبر دار بودہ بلکہ تقویت

آن تیره نجات می نمود بارے مرابا ورنی افتاد که در برابر این رعایت و شفقت مصدر ناد و تنخواهی و تیره بخشی گرد و بانیک فاصله درستی
 و پنجم همین ماه که اردی بهشت باشد خرفوت میرزاغازی رسید میرزاشارایله از حاکم زاده های ٹھٹھ از ذات ترخانیاست در زمان
 والد بزرگوارم پدر او میرزا جانی دولت خواهی اختیار نموده بهمراهی خانخانان که بر سر ولایت اوتعیین یافته بود در قرب لاهور بفرست
 ملازمت استسعاد یافت و بکرم بادشاهانه ولایت او را بد و ارزانی داشتند و خود ملازمت دربار اختیار نموده مردم خود را بجهت
 حفظ و حراست ٹھٹھ رخصت کنانید تا بود در ملازمت گذرانید آخر الامر در بر پا پور وفات یافت میرزاغازی خان ولد او که در ٹھٹھ
 بود بموجب فرامین عرش آشیانے پایالت و حکومت آندیا را سرفرزانی یافت به سعید خان که در بهکر بود حکم شده که او را دلاسانموده
 بدرگاه آورد و خان مشارایله کسان فرستاده او را بد و تنخواهی دلالت نمود آخر الامر او را به آگره آورده بشرف پا بوس والد بزرگوارم
 سرفرز گردانید و آگره بود که حضرت عرش آشیانے شفقار شدند و من بر تخت دولت جلوس نمودم بعد از آنکه خسرو را تعاقب
 نموده به لاهور داخل شدم خبر رسید که امرای سرحد خراسان جمعیت نموده بر سر قندهار آمده اند و شاه بیگ حاکم آنجا در قلعه قبیلی
 شده و نظر ملک است بالفور ورت فوجی به سرداری میرزاغازی و دیگر امرادران به ملک قندهار تعین شدند این فوج چون
 بجوالی قندهار میرسد لشکر خراسان قوت توقف در خود ناویده معادوت نمود میرزاغازی به قندهار در آمده ملک و قلعه را
 به سردار خان که به حکومت آنجا مقرر گشته بود سپرده و شاه بیگ خان بجای خود متوجه گشت و میرزاغازی از راه بهکر غریمت لاهور نمود
 و سردار خان بانیک مدت که در قندهار بود وفات یافت و باز آن ولایت محتاج به سردار صاحب وجود سگشت درین مرتبه
 قندهار را اضافه ٹھٹھ نموده به میرزاغازی مرحمت نمودم از آن تاریخ تا زمان رحلت در آنجا به لوازم حفظ و حراست قیام و اقدام
 می نمودم سلوک او با مردمین به عنوان پسندیده بود چون عوض میرزاغازی سردار س به قندهار بایست فرستاد ابوالبنی اوزبک
 را که در ملتان دآن حدود واقع بود بدین خدمت ما مورساختم منصب او هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بود سه هزاری ذات
 و سوار مقرر نمودم و به خطاب بهادر خانی و علم سر بلندی یافت و حکومت دہلی و حفظ و حراست آن ولایت به مقرب خان مقرر
 گشت و در پخواص را که از خدمتگاران نزدیک والد بزرگوارم بود خطاب خواص خانی و منصب هزاری ذات و پانصد
 سوار سر فرار ساخته فوجداری سرکار فوج را بد و مرحمت نمودم چون صبیحه اعقاد خان ولد اعتماد الدوله را بهمت خرم خواستگاری
 نموده بودم و مجلس کدخدائی او در میان بود روز پنجشنبه سید هم خورداد به منزل او رفتم یک روز و یک شب آنجا بودم پیشکشها
 گذرانید و بیلمان و مادران خود خادمان محل را توره با سامان داده با مراے سرو باها عنایت نموده عبدالرزاق را که بخشی در خانه بود

بجہت سرانجام ولایت ٹھٹھہ فرستادم کہ تا تعین سردار صاحب وجود سپاہی و رعیت آنجا را دلاسا نموده آن ولایت را در قید ضبط آورد
 باضافہ منصب و عنایت فیل و برہم نرم خاصہ سرفرازی یافتہ مرخص گشت مغرا ملک را بجائے او بخشی ساختم و خواجہ جهان کہ بدین
 عمارت لاہور و قمرار طرح آن مرخص گشتہ بود در او آخر ہمین ماہ آمدہ ملازمت کرد مرزا عیسیٰ ترخان از خویشان مرزاغازی در لشکر
 دکن تعین بود بجہت مصاحبت ٹھٹھہ اورا طلبیدہ بودم در ہمین تاریخ بخیریت استعفا یافت چون قابل رعایات و تربیت بود بہ منصب
 ہزاری ذات و پانصد سوار ممتاز گشت خون پاره بر مزاج غلبہ کردہ بود باستصواب اطباء در چار شنبہ ماہ مذکور قریب بیک آثار
 خون از دست چپ خود کشیدیم چون خفت و سبکی تمام دست داد بخاطر رسید کہ اگر در محاورات خون کشیدن را سبک شدن
 بیگفتہ باشد بہتر خواہد بود الحال ہمین عبارت گفتہ میشود بقرب خان کہ قصداً نمودہ بود و کچھہ مرصع عنایت کردم کشن داس شریف
 فیل خانہ و اصطلح کہ از زمان حضرت عرش اشیا نے تا حال متصدی آن دو خدمت بود و عمر ہا از دسے خطاب را جلی منصب
 ہزاری ذات داشت و قبل ازین خطاب سرفرازی یافتہ بود الحال بہ منصب ہزاری کام روا گشت میرزا رستم ولد سلطان حسین
 میرزاے صفوی را کہ در لشکر دکن تعین بود حسب الاتماس اورا طلب نمودہ بودم روز شنبہ نہم ماہ تیر با فرزند ان آمدہ ملازمت کرد
 یک قطعہ لعل و چہل دیش دانہ مردار پدیشکیش گذرانید بر منصب تاج خان حاکم بھکر کہ از امرائے قدیم این دولت ست پانصدی
 ذات و سوار افزہ شدہ قفصہ فوت شجاعت خان از امور غریبہ و عجیبہ است بعد از انکہ مصدر چنان خدمتی گشت و اسلام خان اورا
 بہ سرکار اوڈیسہ رخصت میکند در اثناے راہ شبی بر ماہہ فیل چو کندے دار سوار میشود و خواجہ سرائے خود سالی را بر عقب خود
 جاے میدہد و قتیکہ از اردوے خود بر می آید فیل مستی بر سر راہ بستہ بودند آن فیل از آواز سم اسپان و حرکت سواران در صد دان
 میشود کہ زنجیر بگسلانہ بدین جہت شور و غوغاے بلند میشود و چون این شور و غوغا بگوش خواجہ سرائے رسید مضطربانہ شجاعت خان
 را کہ در خواب یا در بے شعوری شراب بود بیدار می سازد و سے گوید کہ فیل مست باز شدہ و متوجہ این طرف ست بھجود
 شنیدن این سخن مضطرب شدہ از پیش چو کندی خود را بر بر می اندازد و بعد از انداختن انگشت پائے او بہ شگلے رسیدہ شکافتہ میشود
 و بہ ہمین زخم بعد از دوسہ روز در می گذرد مجملًا از شنیدن این مقدمہ حیرت تمام دست داد و جوان مردانہ بھجود فریادی کہ باور شد
 یا سخنی کہ از خرد سالی بشنود این قسم مضطرب شدہ بتیابانہ خود را از بالائے فیل اندازد و در واقع جاے حیرت است در ۱۹- ماہ
 تیر خبر این حادثہ بہ من رسید پسران اورا بنوازشات و منصبہا دلجوئی کردم اگر این قفصہ اورا دست نمی داد چون خدمت نمایانے
 کردہ بود بر رعایتها و شفقتها سرفرازی می یافت۔

باقضائے توان آمد	
<p>لیکھد و شصت زنجیر فیل زودادہ اسلام خان از بہنگالہ فرستادہ بود در بہین روز ہا از نظر گذشت و داخل فیل خانہ خاصہ شریفہ گشت راجہ ٹیک چند راجہ کایون استدعا سے رخصت ہو چوں بہ پدر او در زمان عرش آشیانے یک صدر اس اسپ مرحمت شدہ بود بہمان دستور باد مرمت کردم و فیل نیز دادہ شدہ و تا اینجا بود بہ غلغہ سرفزاری یافت و خنجر مرصع ہم دادم بہ برادران او نیز خلقہا و سپہا دادہ شد ولایت اورا بدستور سابق باد عنایت فرمودم شادمان و کامر دابجا و مقام خود باز گشت بہ تقریبے این بیت امیر لام خواندہ شد</p>	
گذر مسیح از سرماشتگان عشق	یک زندہ کردن تو بھد خون برابرست
<p>چون طبع من موز دست گاہے با اختیار گاہے بے اختیار مصرعی در باغی یابینے در خاطر م سر نیزند این بیت بر زبان گذشت۔</p>	
از من کتاب رخ کہ ہم بے توقیتس	یکدل شکستن تو بھد خون برابرست
<p>چون خواندہ شد ہر کس کہ طبع نظمے داشت درین زمین بیتے گفتہ گذر ایند ملا علی احمد مہر کن کہ احوال ادیش ازین گذشت بد نہ گفتہ بود۔</p>	
اسے مختصب زرگریہ پیرنگان خبرس	یک خم شکستن تو بھد خون برابرست
<p>ابو الفتح دکنی کہ از امر اسے معتبر عادل خان بود و فیل ازین بدو سال دولت خواہی اختیار نمودہ خود را داخل اولیاسے دولت قاہرہ ساختہ بود در دہم امر دادہ بہ ملازمت آمد و منظور عنایت در بیت گشتہ بہ شمشیر خاصہ و خلعت سرفزاری یافت و بعد از چند روز اسپ خاصہ نیز بہ و مرمت نمودم خواجگی محمد حسین کہ بہ نیابت برادر زادہ خود بہ کشمیر رفتہ بود چون خاطر از مہمات انجام یافت ساخت در بہین روز ہا آمدہ ملازمت نمود چون بہ حکومت پٹنہ و دارائی آنجا سردار سے بایست فرستاد بخاطر رسانیدم کہ مرزا رستم را فرستم منصب اورا کہ بیج ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار بود بیج ہزاری ذات و سوار ساختہ بتاریخ ۲۶ جمادی الثانی مطابق دوم شہر پور تسلیم حکومت پٹنہ نمودہ فیل خاصہ با اسپ وزیرین مرصع و شمشیر مرصع و خلعت فاخرہ دادہ رخصت نمودم و پسران او و پسران مظفر حسین خان مرزائی برادر او باضافہ اسے منصب و فیل و اسپ و خلعت سرفزاری یافتہ ہمراہی او مرخص گشتند اسے ولیپ را بکو کے مرزا رستم نعین نمودم چون جا و مقام او نزدیک بان حد و است جمعیت خوب دران خدمت حاضر سازد پانصد ہی ذات و سوار بر منصب او افزودم کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار باشد۔ فیل ہم عنایت شد ابو الفتح دکنی در سرکار ناگپور روان حد و جاگیر یافتہ بود مرخص گشت کہ ہم سرانجام جاگیر خود ہم بہ حفظ و حراست آن ملک قیام نماید خسرو بے اوزبک بہ فوجہادی سرکار</p>	

میوات تعیین شد منصب او هشتصدی ذات و سی صد سوار بود احوال بهاری ذات و پانصد سوار حکم شد و اسب نیز در محبت
 نمودم چون نظر بر خدمت قدیم مقرب خان نمودم بخاطر رسید که آرد و سکه در دل او بناید گذشت منصب او را کلان کرده بودم جاکیری
 خوب یافته بود آرد و سکه علم و تقاره داشت باین عنایت هم سرفراز و کامروا گشت و صلح پس خوانده خواهد یک میز را صفوی بسیار
 جوانک چتر در دو کار طلب است او را بقطاب خجورخانه سرگرم خدمت رسانید روز نهمین ۲۲ شهریور موافق ۱۲۸۶ در حین خدمت و منزل
 مریم الزمانی مجلس وزن شمسی منعقد گشت باین روش خود را وزن کردن طریق ستوده است حضرت عرش آفتاب است که منتهی است
 گرم بودند این روش را پسندیده هر سال خود را دو مرتبه باقسام فلزات از طلا و نقره و غیره و اکثر اشیاء نفیسه وزن می نمودند بکلیت
 مطابق سال شمسی و دیگر موافق سال قمری و مجموع آنرا که قریب یک لک روپیه است بفقیران و ارباب احتیاج تقسیم میکردن و این هم
 این سنت سنیه را مرعی میدارم و به همان دستور خود را وزن نموده آن اجناس را به فقرا میدادیم عقده خان دیوان بنگاله چون از آن
 خدمت معزول گشت پسران برادران و بعضی خدمتگاران عثمان را که اسلام خان به همراهی او بدرگاه فرستاده بود بعد از ملاقات
 بنظر اشرف گذرانید و تعهد احوال هر یک از افغانان بعد از یک از بنده های معتبره نمودند و پیشکش خود را که بست و پنج زنجیر
 نایل و دو قطعه نعل و چوبل کتاره مرصع و خواجه سرایان معتبره را تشنه بنگاله و غیره ترهیب داده بود بنظر او ویر میران پسر سلطان خواجه
 که در لشکر دکن تعیین بود به طلب سعادت آستان بوسی دریافت یک قطعه نعل و پیشکش گذرانید چون میان قلیج خان که سردار لشکر
 بنگلش بود که سرحد کابل است و میان امرای آن صوبه که بمرای دسر داری او تعیین یافته اند تجمیع خان دوران نزاع گفت و
 شنید و بود بجهت تحقیق آنکه ناسازی از جانب کست خواجه جهان را فرستادم یازدهم ماه مهر عقده خان به منصب الاسه بخشی گری
 سرفرازی یافت و منصب او هزار ذات و سی صد سوار معزول گشت دیگر مرتبه به منصب مقرب خان باره افزودم منصبش دو هزار
 و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بود پانصدی دیگر اضافه شد که سه هزار ذات و دو هزار سوار بوده باشد حسب التماس
 خانخانان قریه دن خان برلاس به منصب دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار سوار از اصل و اضافه سرفراز گردید و اسه منوهر
 هزار ذات و هشت صد سوار شد و راجه نرسنگه دیوبند به منصب چهار هزار ذات و دو هزار و دوست سوار سرفراز شد بجات
 را که بهیره رام چند بندیده است بعد از گذشتن رام چند به خطاب راجگی سرفراز ساختم ظفر خان از صوبه گجرات بوجوب طلب
 در بست بیستم آبان آمده ملازمت کرد یک قطعه نعل و سه دانه مرادید پیشکش گذرانید ششم آذر مطابق سوم شوال از برهان پور
 خبر رسید که امیرالامرا در کیشنبه بست و بیستم آبان در پراگنه نهال پور فوت کرد و بعد از بیماری که او را در لاهور دست داده بود

دیگر شعور و هوش از او کمتر ظاهر میشد. بحافظه اش نقصان تمام راه یافته بود اخلاص بسیار میداشت جفت که از او فرزندی نماند که قابل تربیت و رعایت باشد چنان قلی خان که از پیش پدر خود که در پیشاور بود آمده بستم آذر ملازمت کرد و یک عدد مرد و یک عدد روپیه نذر گذرانید و پیشکش خود را از اسب و آتش و دیگر اجناس که همراه داشت بنظر در آورد و ظفر خان را که از خانه زادان و کوکه زاده یا معتبر است نواخته بصاحب صوبگی بهار سرفراز ساختم و منصب پانصدی ذات و سوار افروده سه هزاری ذات و دوهزار سوار مقر داشتیم و بابر اوران خلعت و اسب سرفرازی یافته در آن صوبه رخصت شد همیشه آرزو او این بود که بخد مت علیحد و سرفراز یا بد تاجو سهر خود را به نماید من هم خواستم که او را بیازمایم این خدمت را محک آزمایش او ساختم چون هنگام سپهر و شکار بود روز شنبه دوم ذیقعد مطابق چهارم ماه دی از دار الخلافت آگره به قصد شکار برآمدم و در باغ دهره منزل شد و چهار روز در آن باغ توقف افتاد روز دهم ماه مذکور خبر فوت سلیم سلطان بیگم که در شهر بیمار بودند شنیده شد. والد و ایشان گلرخ بیگم جدیده حضرت فرودس مکانی بودند و پدر ایشان میرزا نورالدین محمد از خواجگان زاده های خواجه نقشبند اند به جمیع صفات حسنه آراستگی داشتند در زمان این مقدار هنر و قابلیت کم جمع میشد حضرت جنت آشیانی این خواهر زاده خود را از روی شفقت تمام نافرودیم خان نموده بودند بعد از شفقار شدن ایشان در آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی این که خدائی واقع شده پس از کشته شدن خان مشارالیه والد بزرگوارم ایشان را به عقد خود در آورند در سه شصت سالگی به رحمت خدا واصل گشتند همان روز از باغ دهره کوچ شد. اعتماد الدوله را بجهت سرانجام برداشتن ایشان فرستادم و در عمارت باغ مندا اگر که بیگم خود ساخته بودند فرمودم که ایشان را نهادند در هفتدهم ماه دی میرزا علی بیگ اکبرشاهی از لشکر دکن آمده ملازمت نمود خواجه جهان که به صوبه کابل مرخص شده بود در میست بیگم ماه مذکور بازگشته سعادت خدمت دریافت و مدت رفتن و آمدن او به سه ماه و یازده روز کشیده و دوازده مهر و دوازده روپیه نذر گویان آورد و در همان روز راجه راند اس نیز از لشکر فیروزی اثر دکن آمده ملازمت کرد و یک عدد و یک مهر نذر گذرانید چون بامراس دکن خلعت زمستانی فرستاده نشده بود بدست جیات خان فرستاده شد و چون بند رسورت بجایگر قلیج خان مقر بود چنان قلیج را بجهت ضبط و حراست آنجا اتماس نمود که مرخص گردد در میست منتهم دی به خلعت و خطاب خانی و علم سرفراز گشته مرخص شد بجهت نصیحت امرای کابل و ناسازی که میان ایشان و قلیج خان واقع بود راجه راند اس را فرستادم و اسب و خلعت دسی هزار روپیه بدو چرخ عنایت شد در ششم بهمن که برگه باثری محل نزول بود خبر فوت خواجگی محمد حسین که از بنده های قدیم ان خدمت ابن دولت بود رسید برادر کلان او محمد قاسم خان در زمان والد بزرگوارم رعایت کلی یافته بود و

خواجگی محمد حسین هم بخدمت که از مدعی اعتماد فرموده شود مثل بکا ولی و اشال آن سرفراز میگشت از دفرزیدے نماز و کوسه بود که اصلا در محاسن و بروت او یک موئے ظاهری نشد در وقت سخن کردن هم بسیار فریاد میکرد مثل خواجہ سرایان نمیده ی شد دیگر شاه نواز خان که خانخانان از برهان پور بجهت عرض بعضی معروضات روانه ساخته بود در باز دهم ماه مذکور آمده ملازمت کرد یک صد و یک صد رومیه نذر گذرانید چون معاملات دکن بجهت تیز جلویهای عبدالعزیز خان و اتفاق امر صورت خوبی پیدا نکرد و کھنیاں راه سخن یافته با مراد و دلتخواهان آنجا حکایت صلح در میان آوردند و عادل خان طریقہ دولتی و انتخابی اختیار نموده اتھاس کرد که اگر هم دکن به من رجوع شود جهان کنم که بعضی محال که از تصرف او بیاسی دولت برآمده باز به تصرف درآید و در آن نظر بر مصلحت وقت نموده این معنی را عرض داشت نمودند و تجویز یک گونه شد و خانخانان تعهد سرانجام مہمات آنجا کردند و آنجا که همیشه خواهان دفع و رنج راناسی مقهور بود این خدمت را بجهت کسب ثواب اتھاس می نمود حکم شد که به مالوہ که بجایگیر او مقرر است رفته بعد از سرانجام توجہ این خدمت گردد و بر منصب ابوالنبی اوزبک ہزاری ذات و پانصد سوار دیگر افزوده چهار ہزاری ذات و سہ ہزار و پانصد سوار بوده باشد بدست شکار بدواہ و بیست روز کشید درین ایام ہمہ روز توجہ شکار بودم چون بہ نوروز عالم افروز پنج شش روز پیش نمائندہ بود و بخریت معاودت نموده بیست و چارم اسفند از بہ باغ دھرہ محل نزول گشت و مقریان و جمعی از منصہداران کہ حسب الحکم در شہر مانده بودند درین روز آمدہ ملازمت کردند و مقریان خان صراحی مرصع و کلاہ فرنگی و کجشک مرصع پیشکش گذرانیدہ روز دبلخ مذکور توقف واقع شد روز بیست و ہفتم اسفند وارد داخل شہر شد درین مدت دو بیست و بیست و سہ راس آہود و غیرہ و نو و پنج نیلہ گاو و دو خوک و سی و شش قطبہ گاو دانک و غیرہ و یک ہزار و چار صد و پنجاہ و ہفت ماہی شکار شد +

جشن یشتین نوروز از جلوس ہمایون

سنہ ہشتم جلوس مطابق محرم سنہ ۹۲۲ھ

شب پنج شنبہ بیست و ہفتم محرم مذکور مطابق غرہ فردین سنہ جلوسی بعد از گذشتن سہ ہجرتی حضرت نیر اعظم از برج حوت در برج حمل کہ خانہ فرخی و فیروزی اوست نقل نمودند و صباح آنکہ روز نوروز عالم افروز بود مجلس جشن بہ آئین ہمہ سالہ ترتیب و تزیین یافت و آخر ہائے آن روز بر تخت دولت جلوس واقع شد و امراء اعیان دولت و مقریان در گاہ نسیم و مبارک باد

بجا آورند و درین ایام محنت فرجام همه روز بدو آغاخانه خاص و عام بر می آید و مطالب و مقاصد و مدعیات بعضی می رسند و پیشکشهای
 بنده های درگاه از نظر میگذشت ابوالنبی حاکم قندهار اسبان عراسته و سگان شکاری پیشکش فرستاده بودند و در نهم ماه مذکور
 افضل خان از صوبه بهار آمده ملازمت نمود و یک صد و یک صد و پیمه نذر گذرانید و یک زنجیر نایل بنظر در آورد و در دوازدهم پیشکش
 اعتمادالدوله گذشت از جواهر و آئینه و دیگر اجناس آنچه خوش اوفتاد بدو درجه قبول پوست و از فیلان پیشکش افضل خان ده زنجیر و گردن
 روز دیده شد در نهم پیشکش تربیت خان بنظر در آمد معتقد خان منزله در آگره خریداری نمود و چند روزی در آنجا بسر برد و به
 پسر در پسر اورادست و ادب شنیده ایم که بر چهار چرخ حکم سعادت و نحوست میکنند اول بر زن دوم بر بنده سوم بر منزل چهارم بر پسر
 بخت و آستین سعادت و نحوست خانه ضابطه قرار یافته بگویند که به صحت پوسته است اندک زمین را از خاک خالی باید کرد و باران
 خاک را در آن سوزین می باید ریخت اگر برابر آید میانه است آن خانه را نه سعد میتوان گفت نه نحس و اگر کم گردد بر نحوست آن حکم میکنند
 و اگر زیاده آید سعد و مبارک است در چهاردهم پیشکش اعتبار خان بنظر گذشت و آنچه قبول اوفتاد برداشته شد منصب اعتبار خان
 که هزارای دسی صد سوار بود و دویست و پنجاه سوار شد و پانصدی ذات و پنجاه سوار به منصب تربیت خان افزودم که دویست و هشتاد
 و هشت صد و پنجاه سوار بوده باشد بوشنگ پسر اسلام خان که در بنگاله پیش پدر خود بود آمده درین روزها ملازمت کرد و چند روز از
 مردم گمراه که ملک ایشان متصل بگو در جنگ است بلکه درینو لاین ولایت هم در تصرف آنهاست همراه آورده بود از کیش و روش
 آنها تعذبات تحقیق شد بجملاً حیوانی چند اند بهورت آدمی از حیوانات بری و بحری همه چیز میخورد و هیچ چیز در کیش ایشان منع نیست
 و با همه کس میخورد و خواهر خود را که از مادر دیگر باشد میگیرند و تصرف میکنند و هرگاه ایشان بفرمان شیده است اما زبان ایشان
 آفتی است و اصلاً بر کی نمی ماند و همین یک کو هست که کیسر آن ولایت کاشغر متصل است و سر دیگر آن ولایت بگویدنی درست و
 آفتی که از آن تعبیر بدینے توان کردند از دین مسلمانان دور و از کیش هندو و مجور اند و دوسه روزی بشارت مانده فرزند خرم خوا
 نمود که به منزل او رفته شد تا بهما نجا پیشکش نوروز از نظر بگذرد التماس او درجه قبول یافت یک روز و یک شب در منزل آن فرزند
 توقف نموده شد پیشکشهای خود را بنظر در آورد و آنچه پسند خاطر اوفتاد گرفته شد تمه را با و بخشیدم روز دیگر مرتضی خان پیشکش خود را
 گذرانید از هر جنس چیزی با سامان نموده بود تا روز شرف هر روز پیشکش یک از امر بلکه دوسه از نظر میگذشت روز دوشنبه نوزدهم
 فروردین مجلس شرف ترتیب یافت در آن روز سعادت اندوز بر تخت دولت جلوس نمودم حکم شد که اقسام کینما از شراب غیر آن
 حاضر سازند تا هر کس به خواستش خاطر خود آنچه خواهد بخورد بسیار از کتاب شراب نمودند پیشکش مهابت خان درین روز گذشت

یک مهر هزار توله که به کوکب طالع موسوم است بیا دگار علی ایلمچی والی ایران دادم مجلس شگفته گشت بعد از برخاستن حکم کردم که اسبها
 و آئین را بار کنند چون در ایام نوروز پیشکش مقرب خان سامان نیافته بود از هر قسم نفایس و تحفای خوب بهم رسانیده بود و از
 جمله دوازده راس اسب عراقی و عربی که به جهاز آورده بود و دیگر زین مرصع کاری فرنگی از نظر گذشت بر منصب نوازش خان
 پانصد سوار اضافه شد که دویزاری ذات و سوار بوده باشد فیلی نمسی بدن نام که اسلام خان از بنگاله فرستاده بود به نظر
 درآمده داخل فیلان خاصه شد روز سوم اردی بهشت خواجه بادگار برادر عبدالله خان از گجرات آمده ملازمت کرد یکصد مهر
 جهانگیری نذر گذرانید بعد از چند روز که در ملازمت بود به خطاب سردار خانی سرفروزی یافت چون بخشی صاحب استقلال به لشکر
 جنگش و آن حدود بایست فرستاد معتقد خان را بدین خدمت اختیار نموده و بر منصب ادسی معدی ذات و پنجاه سوار اضافه
 شده که هزار و پانصد می ذات دسی صد و پنجاه سوار بوده باشد رخصت نمودم مقرر شد که بزودی روانه گردد محمد حسین حلپی که
 در خریدن جوایس و بهرسانیدن تحفه و قوت تمام داشت پاره زرد داده رخصت نمودم که از راه عراق باستنبول رود و تحفای
 و نفایس که بهم رساند بحجت سرکار ما خریداری نماید و درین صورت ضرور بود که والی ایران را ملازمت کند کتابته با و داده بودیم
 و یاد بودی بان همراه بود بمجله در حوالی مشهد برادر شاه عباس را می بیند شاه از و تفحص میکند که چه چیزها حکم است که بحجت سرکار
 ایشان خریداری نمائی چون مبالغه میکند حلپی یاد داشته که همراه داشت ظاهر میسازد و در آن یادداشت فیروزه خوب موبائی
 کانه استهبانات داخل بود میفرماید که این دو نفیس بخردن میسر نیست من بحجت ایشان میفرستم او بی توچی را که از ملازمان شناس
 او بود اختیار نموده شش آبنامچه خاکه فیروزه تخمیناً بیسره خاکه داشت و چهارده توله موبائی و چهار راس اسب عراقی که یک از آن
 ابلق بود و حواله او میکند و کتابته شعر بر اظهار بحجت و دوستی پیش از پیش نوشته در باب زبونی خاکه و کمی موبائی غدر بسیار
 خواسته بودند و خاکها بسیار زبون بنظر درآمد هر چند حکاکان و نگین سازان نفیس گردن یک نگین که قابلیت انگشتری ساختن داشته باشد
 ظاهر نه شد غالباً در این ایام خاکه فیروزه بطریقه که در زمان شاه مرحوم شاه طماسپ از معدن بر سر آمده حالا بر نمی آید همین
 مقدمه را در کتابت ذکر کرده بودند در باب اثر موبائی از حکیمان سخنان شنیده بودم چون تجربه شد ظاهر نه گشت نید انم که
 اطبا در اثر آن مبالغه از حد گذرانیده اند یا بحجت کهنگی اثر آن گم شده باشد بهر تقدیر بر روشنی که قرارداد اطبا بود پاسه مرغ
 را شکسته زیاده از آنچه میگفتند خورانیده پاره بر محل شکستگی ماییده شد و تا سه روز محافظت نمودند حالانکه مذکور میشد که از
 صبح تا شام کافیت بعد از آنکه ملاحظه نموده شد هیچگونه اثری ظاهر نشد و شکستگی بحال خود بود در کاغذ عللیده سفارشش

سلام الله عرب نوشته بودند همان لحظه منصب و علوفه جاگیر ادرا افزودم فیله از فیلان خاصه باتلایر به عبد الله خان فرستادم و
 فیله دیگر هم به قلیچ خان مرحمت شد و دوازده هزار سوار برادر عبد الله خان را به ضابطه سه اسپه و دو اسپه فرمودم که تنخواه دهند
 و چون سابق بجهت خدمت جوته گریه پانصدی ذات و سی صد سوار بر منصب برادر ادسردار خان افزوده شده بود و در
 ثانی الحال آن خدمت به کامل خان مقرر گشت حکم کردم که آن اضافه را برقرار داشته در منصب او اعتبار نمایند و سرافراز خان
 را که هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار بود صد سوار دیگر اضافه فرمودم بست و فقه اردی بهشت ماه مطابق بست و ششم ربیع الاول
 شد جلوس و ششم هجری روز پنجشنبه مجلس وزن قمری در خانه مریم الزمانی ترتیب یافت و پاره از روزن مذکور بورات
 و مستحقان که در خانه والده ام جمع شده بودند فرمودم که بخش کردند و درین روز هزاری بر منصب مرتضی خان افزوده شد که شش
 هزار سی ذات و پنج هزار سوار بوده باشد خسرو بیگ غلام میرزا اخانی از پنه بهمه عبد الرزاق معمر رسیده آمده ملازمت نمود و سرافراز
 برادر عبد الله خان با احمد آباد گجرات رخصت یافت و دو هزار که باز سر داشتند از کرناٹک افغانی آورده بود همیشه شنیده میشد که هر
 جانور رسیده که باز هر میدارد بسیار لاغر و زبون میباشد حالانکه این بزرگوار نهایت فربهی و نازگی بودند یکی از آنها را که ماده بود فرمودم
 که گشتند چهار باز هر ظاهر شد و این معنی باعث حیرت تمام گشت یوز مقرر است که در غیر جا رسیده که میباشد ماده خود جفت نمی شود
 چنانچه والد بزرگوارم یک مدتی تا هزار یوز جمع کرده بودند بسیار خواهان آن بودند که اینها بایکدیگر جفت شوند اصلاً نمی شد و باز
 یوزهای نر و ماده در باغات قلاده بر آورده سردانند در انجام بهم نه شد درین ایام یوز نر قلاده خود را گیسخته بر سر ماده یوزی
 میرود و جفت میشود بعد از دو نیم ماه سه بچه زایند و کلان شده چون فی الحمله غراتی داشت نوشته شد هرگاه یوز با یوز جمع نگردد شیر
 خود بطریق اولی هرگز شنیده نه شده بود که بعد از گرفتاری جفت شده باشد چون در عهد دولت من و حشمت از طبیعت جانوران
 صحرائی برداشته شده چنانچه شیران بنوعی رام گشته اند که بے قید و زنجیر گله در میان مردم میگردند و ضرر ایشان ب مردم نمیرسد
 و نه وحشت در میدگی دارند بحسب اتفاق ماده شیر رسیده استن شد و بعد از سه ماه سه بچه زایند و این هرگز نه شده که شیر جنگلی بعد از
 گرفتاری به جفت خود جمع شده باشد از حکیمان شنیده میشد که شیر شیز بجهت روشنائی چشم بقایت فایده مند است هر چند سعی
 کردیم که نم شیر در لیستان او ظاهر شود میسر نه گشت بخاطر میسر شد که چون جانور غضبناک است و شیر در لیستان مادران از روی مری
 که به بچه خود دارند چون در لیستان او مقارن خوردن و یکیدن بچه شیر میشد باشد تا در وقت گرفتن او بجهت بر آوردن شیر غضب
 او زیاد گشته شیر در لیستان خشک میشود و در آخر اردی بهشت خواجه قاسم برادر خواجه عبد الغزیز که از خواجه زاده های نقشبند بودند

از مادر از انهر آمده ملازمت نمود و بعد از چند روز دوازده هزار روپیه بطریق انعام با و مرحمت شد و چون خواجہ جهان در حوالی شهر
 فالیز خرپوزه بعمل آورده بود بعد از گذشتن دوپہر روز پنجشنبہ دہم خورداد بر کشتی سوار شدہ از راہ دریایہ سیر فالیز روانہ شدم و مردم
 محل ہمراہ بودند در دسہ گھڑی از روز ماندہ رسیدیم شب در سیر فالیز گذر ایندم عجب تند باد و جلگے شد کہ خیمہ و سراپردہ بر پاس
 نمائندہ بر کشتی در آمدہ آن شب را بسر بردم پارہ از روز جمعہ در سیر فالیز گذر ایندم دہ شہر باز گشت نمودم افضل خان کہ مدتے مدید
 بالہم دل دز خیماسے غریب گرفتار بود در دہم خورداد در گذشت جاگیر وطن را چہ کلن را کہ در خدمت دکن تقصیر کردہ بود تغیر نمودہ
 بہ مہابت خان عنایت نمودم شیخ پیر کہ از دارندگان و بے تعلقان وقت ست و خاص بہت محبت و اخلاص کہ با من دار و طریقہ
 خدمتگاری و ہمراہی اختیار نمودہ است در برگنہ میرٹھ کہ وطن اوست قبل ازین بنا سجدہ نہادہ بودند در نیولابہ تقریبے مذکور گشت
 چون خاطر اورا متعلق با تمام این بنا سہ خیر یا فتم چارہزار روپیہ با و دادم کہ خود رفتہ صرف او نماید و فرجے شال خاصہ با و مرحمت نمود
 رخصت کردم در دیوانخانہ خاص و عام و دو محراب از چوب ترتیب می یابند در محراب اول امرا و ایلچیان و اہل غت یباشند و درین
 دایرہ کسے بغیر حکم داخل نمی شود و در محراب دوم کہ وسیع تر از محراب اول است جمیع ہندگان از منصبداران و اہدیان و کسانیکہ اطلاق نوکری
 توان کرد راہ می یابند و در بیرون این محراب نوکران امیر و سایر مردسے کہ در دیوانخانہ مذکور در می آیند می ایستند چون میان محراب اول
 و دوم تفرقہ نمود بخاطر رسید کہ محراب اول را بہ نقرہ باید گرفت فرمودم کہ محراب مذکور و تر دبانے را کہ ازین محراب بہ بالا خانہ جہرہ کہ نہادہ اند
 و در فیصل را کہ بہر دو دست نشین جہرہ کہ کہ ہنرمندان از چوب ترتیب دادہ اند و نقرہ گیرند بعد از اتمام بعرض رسید یک صد و ست
 و پنج من نقرہ نوزن ہندوستان کہ ہشت صد و ہشتاد من ولایت باشد صرف فرمودہ شد الحق کہ صفا نمود و دیگر پیدا کردہ چنانچہ گویا
 چنین می بایست سوم ماہ تیر مظفر خان از پٹنہ آمدہ ملازمت کرد و دوازده مہنذر گذر ایندم مصحف جلد مرصع و دو گل مرصع پیشکش گویان
 بنظر در آورد و در چہار دہم ماہ مذکور صفدر خان از صوبہ بہار آمدہ ملازمت کرد و یک صد و یک عدد مہنذر گذر ایندم بعد از ان کہ
 مظفر خان روزے چند در ملازمت بود پانصدی ذات بر منصب سابق او افزودہ علم عنایت فرمودم و شال خاصہ دادہ رخصت
 پٹنہ کردم مید انستم کہ سگ دیوانہ ہر جانور سے و جاندار سے را کہ بگزاید البتہ می میرد و غایتاً انبعثی در فیصل بہ صحت نہ پیوستہ بود و در زمان
 من چنین واقع شد کہ شے سگ دیوانہ بجاسے بستن یکے از فیلان خاصہ کچی نام در آمدہ در پاسے مادہ فیلے کہ ہمراہ فیل خاصہ
 بود میگزد بہ یکبار مادہ فیل بفریاد در می آید فیلبانان دوبدہ خود را میرسانند آن سگ رو بگریز نہادہ بز قوم زاری کہ در ان سگ
 واقع بود در سے آید و بعد از زمانے باز در آمدہ خود را بہ فیل خاصہ میرساند و دست او را میگزد فیل او را میکشد چون مدت یکماہ

پنج روز ازین مقدمہ میگذرد و روزی که بواسطہ ابرناک بود غریبن رعد بگوش ماده فیل که در عین چرا بود میرسد و بہ یکبار فریاد میکند و اعصاب او بلرزہ در آمدہ خود را می اندازد و باز برخاستہ ہفت روز آب از دہان او میرفت و ناگاہ فریادے میکند و بے آرامی داشت فیلبانان ہر چند در صد و علاج شدند نفع نہ کرد و روز ہشتم افتادہ مرد بعد از مردن ماده فیل یک ماہ فیل کلان را بہ کنار آب بہ صحرائی بردند بہمان طریق ابر و رعد ظاہر شد فیل مذکور در عین مستی یکبار بہ لرزہ در آمدہ بزرگ نشست فیلبانان اورا بہزار مشقت بجا و مقام خود آوردہ بعد از بہمان مدت و بہمان حالت کہ ماده را دست دادہ بود این فیل نیزہ تصدق شد از وقوع این مقدمہ حیرت تمام دست داد و الحی جاے حیرت ست کہ جانورے باین گلانے و بزرگی ہیکل و ترکیب باندک جراحے کہ از حیوان ضعیفی با درسد این مقدار متاثر گردید چون خانخانان مکرراستدعائے رخصت شاہ نواز خان پسر خود نمودہ بود تیار شد ۴۷ - امر داد اسب و خلعت دادہ رخصت دکن نمود و یعقوب بدخشی را کہ منصب او صدو پنجاہ ہجہ بود بنا بر تردے کہ از دو وقوع آمدہ بود بہ منصب ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار سرفراز ساختہ بخطاب خانی اورا سر بلند گردانیدم و علم نیز کہ امت شد طوائف ہنود بر چارہ گردہ قرار یافتہ و ہر کدام بآئین و طریق خاص عمل مینماید و در ہر سال روزے معین دارند اول طائفہ برہمن یعنی شناسندہ ایزد و یچون و وظیفہ ایشان شش چیز است علم آموختن و دیگران را تربیت دادن و آتش پرستیدن مردم را دلالت بہ آتش پرستش کردن چیزے بہ محتاجان دادن و چیزے گرفتار این طائفہ را روزے معین است و آن آخر ماہ سادون است کہ ماہ دوم از برسات است این روز را مبارک دانستہ عابدان ایشان بہ کنار دریا یا دالابا میروند و فسونہا خواندہ بر ریسمان ہا و رشتہ ہاے رنگین میدنند و روز دوم کہ اول سال نو است آن رشتہ ہا را در دست را ہما و بزرگان عدمی بندند و شگون میدنند و این رشتہ را راکی میگویند یعنی نگاہداشت این روزہ در ماہ تیر کہ آفتاب جہا تباب در برج سرطانست واقع میگردد و طائفہ دوم چھتری است کہ بہ کھتری معروف و مشہور است و مراد از چھتری طائفہ ابست کہ مظلومان را از شر ظالمان محفوظ دارند آئین این طائفہ سہ چیز است یکے آنکہ خود علم بخواند و دیگران را تعلیم ندہد دوم آنکہ آتش را پرستش کند و دیگران را بہ پرستش دعوت نہ نماید سوم آنکہ بہ محتاجان چیزے بدہد و خود با وجود احتیاج چیزے نگیرد و روز این طائفہ یکے و دہمین است درین روز سواری کردن و لشکر بر خر ہم کشیدن پیش ایشان مبارک است و رام چند کہ اورا بہ خدائی می پرستند درین روز لشکر کشیدہ بر خصم خود طغریافتہ است این روز را مقبری دانند و فیلان و اسپان را از ایشان کردہ پرستش می نمایند و این روز در ہر ماہ شہر و دیور کہ آفتاب در برج سنبلہ میباشد واقع میشود بہ نگاہ دارندہ ہاے اسپان و فیلان انعاما میدہند طائفہ سوم پیش است و این

جماعت این دو طائفه را که ذکر ایشان گذشته خدمت میکنند زراعت و خرید و فروخت و سود و سودا شغل ایشان مقرر است این طائفه را هم روزی معین است که آنرا دیوالی هم میگویند و این روز در ماه مهر که آفتاب در برج میزان است واقع میگردد و در میست و هشتم ماه پاسه قمری میباشد در شب این روز چراغهای می افروزند و دوستان و عزیزان در خانه پاسه یکدیگر جمعیت نموده هنگامه قمار بازی گرم میسازند چون نظر این طائفه بر سود و سودا است بر دین و پاسه دادن را درین روز شگون میگردد طائفه چهارم شود راست این گروه که قهرن طائفه نبودند همه را خدمت میکنند و ازین چیزها که مخصوص بر طائفه مذکور گشت بهره مند از روز این با هولی است که با اعتقاد ایشان روز آخر سال است این روز در ماه اسفند از مذکور حضرت نیر اعظم در برج حوت منزل دارند واقع میشود در شب این روز آتشها در سر کوچهها گذر با بر می افروزند و چون روز میشود تا یک پیران خاکستر با بر سر دروے یکدیگر می افشانند و شور و غوغا میسازند بر سر انگیزند و بعد از آن خود را شست و شو و دانه رختن می پوشند و به سیر باغات و صحراها میروند چون ضابطه مقرر نموده است که مرده پاسه خود را می سوزانند آتش افروزند درین شب که شب آخر سال گذشته است کنایه از آن است که سال گذشته را که بمنزله مرده است بسوزانند در ایام دالدر بزرگوارم امرای هند و دیگر طوائف به تقلید ایشان رسم را کپی بجای میسازند که علما و مریدان و دگلماسه مرصع به جوهر گران بها در رشتهها کشیده بروست مبارک ایشان می بستند و تا چند سال این رسم معمول بود چون تکلف را از حد گذرانیدند آنمعی برای ایشان گران آمده منع فرمودند و بر بهمنان به شگون همان رشتها و ابریشمها را که ضابطه ایشان است می بستند من هم درین سال بسنت پسندیده ایشان عمل نموده فرمودم که امرای هند و اعیان این طائفه را کپی بدست من نه بندگان روز را کپی که نعم امر داد و باز همان معرکه قایم شد و دیگر طوائف براه تقلید رفته دست ازین تعصب باز داشتند همین سال را قبول نموده فرمودم که بهمان ضابطه قدیم بر بهمنان رشتهها و ابریشمها می بسته باشند درین روز به حسب اتفاق عرس حضرت عرش آشیانی واقع شد و عرس از قاعده پاسه است که در هندوستان معمول است در هر سال در روز فوت پیر و عزیز خود طعامها و اقسام خوشبوئیها باندازد از حالت و قدرت خود ترتیب داده علما و صلحا و سائر مردم جمع میشوند و این مجلسگاه باشد که یک هفته بکشد درین روز با با خورم را فرستادم که بر یوضه تبرک ایشان رفته این مجلس را منعقد سازد و دوه هزار روپیه به ده کس از بنده پاسه معتبر داده شد که به فقر و آوار باب احتیاج تقسیم نمایند در پانزدهم ماه امر داد پیشکش اسلام خان از نظر گذشته است و هشت زنجیر قیل و چیل راس اسپ آن سرزمین که بجا نکلن مشهور است و پنجاه نفر خواجهر سرا و پانصد پیر کاکه نفیس ستارگان فرستاده چون ضابطه شده که وقایع جمیع صوبها به تخصیص سرحد با بعضی می رسیده باشد و واقعه نویسان از درگاه بدین خدمت تعیین میشوند

و این از ضوابط است که پدر بزرگوارم کرده اند و من هم موافق آن عمل می نمایم و درین ضمن فواید کلی و نفع عظیم مشاهده میشود و اطلاع دیگر بر احوال عالم و عالیشان بهم میرسد اگر فواید آن مرقوم گردد سخن دراز میشود درین ایام وقایع نویسی لاهور نوشته بود که در اواخر ماه تیر و کس از شهر با من آباد که در دوازده کر و سه واقع است رفته اند چون هوا گرمی بهم میرساند پناه به سایه رختی میسرند مقدار آن باد و چکر به هم میرسد و آن باد چون به جماعت مذکور می وزد به لرزه در آمده نه کس از آنها هم در زیر درخت جان دادند و یک کس زنده ماند و آن زنده مدت ها بیماری داشت تا بعد از محنت بسیار خلاص شد و جانور اسف که بر درخت مذکور نشین داشتند یکی افتاد و مردند و در آن نواحی هوا این قسم خرابی پیدا کرد که جانوران صحرائی به کشت زار با آمده خود را می انداختند و بر بالاسه سبزه غلطیده جان میدادند و عجماً جانوران بسیار هلاک شدند در روز پنجشنبه ۳۱ - از دوازده نسج نموده به قصد شکار به کشتی سوار شده متوجه موضع سمونگر که از شکارگاه های مقرر است گشتم در ۳۰ شهر پور خان عالم را که از دکن به مصلحت فرستادن عراق و همراهی ایلی دارا ایران طلب نموده بودم در بنجار سیده ملازمت کرده و مدتی میگذرانید و چون سمونگر به جاگیر مهابت خان مقرب بود منزله دلکش بغایت تکلف در کنار دریا ساخته بود بسیار خوش افتاد یک زنجیر فیل و یک انگشتری نئین زمره و بیشکیش نمود فیل را داخل فیلان خاصه نمودم تا ۶ شهر پور به شکار مشغول بودم درین چند روز چهل و هفت رأس آهو زرد ماده و دیگر جانوران شکار شد درین روزها و لادر خان یک قطعه لعل بیشکیش فرستاده بود و مقبول افتاد شمشیر خاصه جهت اسلام خان فرستادم بر منصب حسن علی ترکمان که هزاری ذات و هفت صد سوار بود پانصدی ذات و یک صد سوار افزوده شد آخر های روز پنجشنبه ۲۰ ماه مذکور در منزل مریم الزمانی وزن شمسی به فعل آمد خود را با فلزات و دیگر خیر باید ستور معمول وزن نمودم درین سال سن چهل و چهار سال شمسی پوره شد و در همین یادگار علی ایلی دارا ایران و خان عالم که ازین جانب به همراهی او تعیین شده بود مرخص گشتند یادگار علی اسپ بازین مرصع و کمر شمشیر مرصع و چار قیپ طلا دوزی و کلتی و با پر و جیفه و سی هزار روپیه نقد مرحمت شد که مجموع چهل هزار روپیه بوده باشد و به خان عالم کپیوه مرصع یا پچول کتاره که علاقه از مردارید داشت شفقت نمودم در ۲۲ ماه مذکور به زیارت روضه مقدسه منوره والد بزرگوارم بهشت آباد فیل سواره متوجه گشتم در رفیق پنجاه هزار روپیه زر زرنگی افشانه شد پنج هزار روپیه دیگر به خواجه جهان دادم که به درویشان قسمت نماید و تسبیح نماز شام کرده به کشتی متوجه شهر شدم چون منزل اعتمادالدوله بر کنار آب جمنا واقع بود آنجا فرود آمدم و شب در منزل او گذرانیده تا آخر های روز دیگر آنجا بسر بردم و از بیشکیش های او آنچه خوش آمد قبول فرموده متوجه دولت خانه گشتم منزل اعتقاد خان هم بر کنار آب جمنا بود حسب الانماس او با مردم محل آنجا فرود آمده منازل او را که تازه ساخته بود سپردم

الحق جا بهای مطبوع و پسند بود بسیار خوش آمد پیشگاه لائق از آتشه و جواهر و دیگر اجناس سرانجام نموده بود بمجموع از نظر اشرف گذشت و اکثر پسند خاطر افتاد و قریب به شام داخل دولت خانه جمایون شام چون منجان و انحرشنا سان اشب ساعت توجه بجانب اجیر اختیار نموده بودند هفت گھری از شب و شنبه ۱۲ شعبان مطابق ۲۴ شهریور گذشته به فیروزی و اقبال بقصد انصوب از دار الخلافت اگره برآمدیم و درین غریمت دو چیز منظور خاطر بود اول زیارت روضه منوره خواجہ معین الدین چشتی که از برکات روح پر فتوح ایشان کتایشهاے بزرگ باین دودمان دالار سیده و بعد از جلوس زیارت مرقد بزرگوار ایشان میسر گشته بود و دوم دفع و رفع رانا امر سنگه مقهور که از زمینداران و راجهاسے معتبر هندوستان ست و سرسے و سرداری او و آبا و اجداد او را جمیع راجهادرایان این ولایت قبول دارند و دیر نیست که دولت و ریاست در خانواده آنهاست مدتی در حد و مشرق که پورب رویه باشد حکومت داشته اند دوران پیام خطاب راجگی معروف و مشهور بوده اند بعد ازان یزین دکن افتادند و بیشتر ولایات آنجا به تصرف در آورند و بجای راجه لقب راول راجه و اسم خود ساختند پس ازان به کوستان میوات درآمدند و رفته رفته قلعہ چیتور را به تصرف در آورند ازان تاریخ تا امروز که هشتم سال از جلوس نست یکمزار و چهار صد و پنجاه و یک سال میشود بیست و شش کس دیگر ازان طائفه که مدت حکومت ایشان یک هزار و دویست سال است راول خطاب داشته اند و از راول که اول شخصی ست که به راول اشترا یافته تا رانا امر سنگه که امروز رانا است بیست و شش نفر اند که در عرض چهار صد و شصت و یک سال ریاست و سرورے داشته اند و درین مدت مدید گردن با طاعت بیج یک از سلاطین کشور هندوستان و دنیا ورده اکثر اوقات در مقام سرکشی و فتنه انگیزی بوده اند چنانچه در عهد سلطنت حضرت فردوس مگاسنے رانا سانگا جمیع راجهادرایان زمینداران این ولایت را جمع ساخته بایک لک و ششاد هزار سوار و چندین لک پیاده در حوالی بیانہ جنگ صف نمود و بتأمید باری تعالی و باوری نجات لشکر ظفر اثر اسلام بر افواج کفر غلبه کردند و شکست عظیمی با حوال او راه یافت تفصیل این جنگ در تواریخ معتبره بتفصیل در واقعات که از تصنیفات حضرت فردوس مکانی ست مذکور و مسطور است و الد بزرگوارم که مرقد منورش محل فیوض نافعها می باد و در دفع این سرکشان سیهاسے بلع بجای آورند و چندین مرتبه لشکر بر سر او تعین نمودند و در سال دوازدهم از جلوس خود به تسخیر قلعہ چیتور که از محکم قلعہ هاسے مقررہ معموره عالم است و برهم زدن ملک رانا غریمت نمودند و قلعہ مذکور را بعد از آنکه چهار ماه و دوه روز در قیل داشتند از کسان پور رانا امر سنگه به جنگ و جدال از روے قدرت و قوت تمام گرفتند و قلعہ را خراب نموده برگشتند و در هر مرتبه افواج قاهره کار را بر دنگ ساختند چنان می کردند که بدست و آید با خراب و دلاور گرد و د و مقارن این امرے

روے پیدا کہ ابن مہم انصرام نمی یافت تا در اواخر عید در یک روز در یک ساعت خود بہ تسخیر ملک دکن متوجہ گشتند و در بابا لشکر عظیم
 و سرداران مقبض بر سر رانا فرستادند بحسب اتفاق این ہر دو کار بواسطہ اسبابی کہ ذکر آن طول تمام دارد صورت پذیر نہ گشت تا آنکہ
 زمان خلافت بہن رسید چون ابن مہم نیم کارہ من بود بعد از جلوس اولین لشکرے کہ بحدود ممالک فرستادم این لشکر و دفرزند پرور
 را سردار ساختہ عظمای دولت کہ در پاسے تخت حاضر بودند بدین خدمت تعین گشتند و خانہ معمور و توپخانہ موفور بہرہ آلودہ روانہ
 ساختم چون ہر کارے موقوف بر وقت ست درین اثنا قلعہ بدعاقت خسرو توغ آمد مرا چار تعاقب او بجانب پنجاب بایزید
 و ولایت و پایہ تخت کہ در دار الخلافت اگرہ بود خالی نیابند بالقدورت نوشتہ شد کہ پر وزیر بابغضہ امرا برگشتہ بہ محافظت اگرہ روحانی و
 حوashi آن تمام نماید بجلال درین مرتبہ ہم مہم رانا چنانکہ بایست نشد چون بہ عنایت الہی خاطر از فتنہ خسرو جمع گردید و دیگر بارہ اگرہ محل
 نزول را بافت عاہیات گشت افواج قاسرہ بسرکردگی مہابت خان و عجد احمد خان و دیگر سرداران تعین نمودہ شدہ و ازان تاریخ
 تا وقت غریت ریات جلال با جہیر پوتہ ولایات او پایمال عساکر فروری تاثر بود غایتا مہم او صورت پسندیدہ پیدا نمی کرد بخاطر
 گذرانیدم کہ چون در اگرہ کارے ندارم و یقین من گشت کہ نامن خود متوجہ نشوم این مہم صورتے پیدا نمی کند بہ ساعت مقرراز
 قلعہ اگرہ برآمدہ و رباع وعرہ منزل واقع شد روز دیگر جشن و سرور روے داد بد ستور معمول اسبان و فیلان را آرایش دادہ
 از نظر گذرانیدم چون کرد والدہ ما ہمیشہ باے خسرو بعض رسانیدند کہ از کردہ ہای خود بسیار نام و پشیمان ست عرق عطوفت
 و شفقت پدرے در حرکت آمدہ اورا طلبیدم و مقرر کردم کہ ہر روز بہ کورنش می آمدہ باشد در باغ مذکور ہشت روز مقام شد در
 بیست و ہشتم خبر رسید کہ راجہ رانداس کہ در نگیش وحدود کابل بہ ہمراہی قلیج خان خدمت می نمود وفات یافت غرہ ماہ مہراز باغ کوچ
 شد و خواجہ جہان را برائے نگاہبانی دار السلطنت اگرہ و محافظت خزاین و محلہا نہضت فرمودم و فیل و فرگل خاصہ باو مرحمت
 شد در دوم مہر خبر رسید کہ راجہ با سوزن خانہ شاہ آباد کہ سرحد ولایت امرے مقبور است وفات یافت دہم ماہ مذکور روپ باس
 کہ الحال با من آباد موسوم شدہ منزل گشت سابق این محال بجاگیر روپ خواص مقرر بود بعد ازان بہ پسر مہابت خان کہ امان احمد
 نام دارد مرحمت نمودہ فرمودم کہ بنام او بنجو آمدہ باشند یا زدہ روز درین منزل مقام واقع شد چون از شکار گاہ ہاسے مقرر است
 ہر روز بہ شکار سوار میشدم چنانچہ درین چند روز یک صد و پنجاہ و ہشت آہونرودادہ و سایر جانوران شکار شد بہت و نجسم
 ماہ مذکور ازان آباد کوچ نمودہ شد و یکم این ماہ مطابق ہشتم رمضان خواجہ ابوالحسن را کہ از برہانور طلب نمودہ بودم
 آمدہ ملازمت کرد پنجاہ مہرزدہ و پانزدہ بارہ مرصع آلات و یک زنجیر فیل کہ اورا داخل فیلان خاصہ کردم پیشکش گذرانیدم و ازان

مطابق دهم رمضان خبر فوت قلیچ خان رسید از قدیمان این دولت بود و به هشتاد سالگی به رحمت خدا رفت در پرشاور بخداست
 دفع و رفع افغانان بر تارکی نیام داشت منصب او شش هزار نفات و پنجاه سوار بود مرضی خان دکنی که در علم و ولایت بازی
 که با اصطلاح دکنیان یک انگلی گویند و مغلان شمشیر بازی میگویند بنظر بود که پیش او باین ورزش متوجه بودم و درین راه او را بخطا
 ورزش خانی سرفراز گردانیدم چون ضابطه کرده ام که شبها در باب استحقاق و درویشان را از نظر من میگذرانیده باشند تا نظر بجاست
 هر یک انداخته زمین در نقد و پوشش بآنها مرحمت نمایم در بیان آن مردم شخصی اسم جهانگیر را با اسم اعظم الله اکبر بحساب اجدد مطابق
 یافته بود بعضی رسانید و بمعنی را متفاد و لشکون خوب گرفته به یا بنده آن زمین و اسب در نقد و خلعت کرامت نمودم روز دوشنبه
 پنجم شوال مطابق بیست و ششم آبان ساعت داخل شدن با جمیع قرار یافته بود صبح روز نهم کور متوجه گشتم چون قلعه و عمارات روضه حضرت
 خواجه بزرگوار ظاهر گشت قریب یک کرده راه را پیاده طی کردم و از دو جانب راه معتمدان را تعین نمودم که به فقرادار باب احتیاج
 تر داده میرفتند چون چهار گهری از روز گذشته داخل شهر معوره شدم و در گهری پنجم شرف زیارت روضه تبر که دست داد بعد از
 دریافت زیارت بدو تخته هایون متوجه گشتم و روز دیگر فرمودم که همه حاضران این بقعه شریف را از خود بزرگ شهر و در گذر
 از نظر گذرانند تا فرخو را استحقاق بعطایای جزیل خوشنود گردانند و منقسم آند به قصد سیر و شکار تالاب بیک که از معابد مقرر منود است
 و در فضیلت آن سخنان میگویند که به هیچ عقلی راست نمی آید و در سه کردی جمیع رافع است متوجه گشتم و دوسه روز در آن تالاب
 شکار مرغابی کردم و با جمیع معاد و دست نمودم بعد از آن قدیم و جدید که با اصطلاح کفار دیو سهره میگویند در اطراف این تالاب نظر در آمد
 از جمله را تا شکر که علم امری معهود است و در دولت ما از امرای بزرگ است و یوهره ساخته در غایت تکلیف چنانکه یک لک روپیه
 ند کورش که خرچ نموده به نمایش آن عمارت در آمد صورتی دیدم از سنگ سیاه تراشیده از گردن بالا بهینت سرخوک و ماتی
 شبیه به بدن آدمی عقیده ناقص نبود آنست که یک دینی بنا بر مصلحتی که رای حکیم علیم اقتضا فرموده بدین صورت جاوه ظهور نموده است
 این صورت را بدین جهت عزیز داشته پرستش بنمایند فرمودم که آن صورت کریم را و دهم شکسته در تالاب ند کور انداختند بعد از آن
 این عمارت بر قلعه کوبی گنبدی سفید مشایده گشت که مردم از هر طرف بدو انجای آمدند از حقیقت آن پرسیدم گفتند جوگ
 در انجای باشد ساده لوحانیکه بدین او میرند گفت آدمی بدست بدو انجای بد که در دهن انداخته آواز جانور که از آن
 سفها در یک وقت آنرا می یافتند باشد نمایند تا آن گناه بدین عمل زائل گردد فرمودم تا آن محل را خراب نموده آن جوگی را از انجای
 اخراج نمودند و صورت بنی که در آن گنبد بود شکستند دیگر عقیده داشتند که این تالاب را عنق نیست بعد از تفحص ظاهر شد که هیچ

جای آن از دوازده دربع زیاده عنق ندارد و در آن نیز میبایست یک دهنم کرده بود شانه دهم اند خیر رسید که فرادلان ماده شیر را قبل نموده اند و ساعت شصت شده بجز رسیدن به تفنگ زده باز گشتم بعد از چند روز نیله گاو که شکار شد در حضور خود فرمودم تا نزد پوست بر آورند و بجهت فقر اطعام بکنند و دست و چند نفر جمع شده بودند از آن طعام خوردند و هر یک بدست خود زربادادم در همین ماه خبر رسید که فرنگیان کوده بقول نموده چهار جہاز اجنبی را که از جہازات مفرقه چند رسورت بودند در خواب بند زماراج نمودند و جمع کثیر را از مسلمانان اسیر نموده مال و متاعی که در آن جہاز بود تصرف گشتند و بعضی بر خاطر گران آمده مقری را که بند کردند کور و اله او بود و بجهت تدارک و طانی این امر اسب و فیل و خلعت داده بغیر دهم آذر مرخص ساختیم بنا بر حسن تردد و خدمت آنکه که از یوسف خان در بهادر الملک در صوبه دکن بوقوع آمده بود علم بجهت آنها فرستادم و نوشته شد که مقصد اصلی ازین غریبت بعد از زیارت حضرت خواجہ سرانجام مهم را انا مقبور بود و بنا برین بخاطر گذرانیدم که خود در اجیر تو تعین نموده فرزند سعادت مند بابا خرم را پیش بغیرستم و این اندیشه بغایت صواب بود و بنا برین ششم دی که اختیار ساعت شده بود بغیر غری و فرزند او را مرخص ساختیم و عباس طلا و دوزی گل مرصع که مرورید بر اطراف گلها که آن کشیده بودند و پیروز دوزی رشته مرورید و نوطه زر بفت مسلسل مرورید و فیل فتح گنج نام خاصه و تلایر و اسب خاصه و شمیر مرصع و یکپوه مرصع و پھول کتاره بدو مرصع نمودم سواست مردی که سابق بسر کردگی خان اعظم درین خدمت تعین بودند دوازده هزار سوار دیگر به همراهی آن فرزند پشتمین ساختیم و سران سپاه را فرار خود هر یک با سپان خاصه و فیلان و خلعتهاست خاصه فاخره سرفراز ساخته رخصت نمودم و در آن خدمت بخشی گری این لشکر تعین یافت در همین ساعت صفدر خان به حکومت کشمیر از تغیر ما ششم خان مرخص شد اسب خلعت یافت روز چهارشنبه یازدهم خواجہ ابوالحسن را بخشی کل ساخته خلعت مرحمت نمودم و یک کلانی در آگره حکم کرده بودم که بجهت روضه تبر که خواجہ بسا زنده در همین روز با آورده بودند فرمودم که بجهت فقر اطعام در آن دیگ طنج نمایند و در ایشان اجیر را جمع سازند تا در حضور آئنا خورایند و پنج نفر اکس حاضر شدند و بعد ازین طعام حیر خوردند و بعد از خوردن طعام بدست خود هر یک از درویشان زرباداد شد اسلام خان حاکم بنگالہ درین ایام به منصب شش هزاری ذوات و سوار سرفرازی یافت و به کرم خان پسر عظم خان علم مرحمت شد غره اسفندارند مطابق دهم محرم سنه ۱۱۲۳ به شکار نیله گاو از اجیر برآمد روز نهم سعادت نمودم و به چشمه حافظ جمال که در دو کر دہے شهر واقع است منزل نمودم و شب جمعه را در آنجا گذرانیدم و آخر روز به شهر داخل شدم و درین بستان روز دہ نیله شکار شد چون نیکو خدشے خواجہ جهان و کم جمعیت او بجهت حفظ و حراست آگره و آن نوای

بعض رسید پانصدی ذات و یک صد سوار بر منصب او افزوده شد و در ہجرت روز ہا ابو الفتح دکنی از جاگیر آمدہ شرف ملازمت
 دریافت در ۳۰ ماہ مذکور خبر فوت اسلام خان رسید کہ در روز پنجشنبہ پنجم رجب ۱۱۳۲ وفات یافتہ بود در یک روز بے سابقہ
 بیماری و تشویش این امر ناگزیر اورادست داد از خانہ نادان و تربیت یافتہ این مقدمہ ہر کار دانی کہ از دہ نظر رسید از
 دیگر ظاہر نہ شد حکومت بنگالہ را از روسے استقلال کرد و ولایتی کہ در عمل پنج یک از جاگیر داران سابق و بہ تصرف ادبیای
 دولت قابرہ در نیامدہ بود داخل ولایت عملی شد اگر اہل اورا در نمی یافت مصدر خدمات کلی مہکشت خان اعظم با آنکہ
 خود اسند عانودہ بود کہ شاہزادہ فیروز مند با بن خدمت امور گرد و با وجود انواع دلاسا و رضا جوئی از جانب آن فرزند تن
 بہ سازگاری در نہادہ بہ شیوہ ناشودہ خود عمل می نمود چون این مقدمہ سموع گشت ابراہیم حسین را کہ از خدمتگاران محمد حضور
 بود ہمراہ او فرستادم و سخنان لطیف آنہر ہمراہ گیر بدو پیغام کردم کہ وقتی در بر بان پور بودی بار و ہا سے این خدمت را از من اتماس
 نمودی چون این خدمت را کہ سعادت دار بن خود دوران میداشتی و در مجالس و محافل مذکور میکردی کہ درین غربت اگر گشتہ شوم
 شبیہ و اگر غالب آیم غازی خواہم بود تو توفیق نمودم آنچہ از ملک و مدد تو چنانہ خواستی سرانجام یافت بعد از ان نوشتہ کہ بہ حرکت
 رایات جلال بدین حدود فیصل این ہم خالی از اشکائے نیست بگفتش تو نزول اجلال در جہر واقع شد و این نواحی محل سرافرا
 جاہ و جلال گشت الحال کہ شاہزادہ را بعرافض وجہ معقولہ است عانودی و مجموع مقدمات برائے دکنش و صوابدید تو بہ عمل
 آمدہ باعث چیست کہ باز معرکہ یکبار میکشی و در مقام ناسازگاری در آمدہ با باخرم را کہ درین مدت ہرگز از خود جدا نہ ساختہ ام
 محض با اعتماد کار دانی تو فرستادم باید کہ طریقہ نیکو اہی و نیک اندیشی منظور و مرعی داشتہ شب در روز از خدمت فرزند سعادت مند
 غافل نباشی و اگر بخلاف این سخنان عمل نمودہ از قرار داد خود قدم بہرون نہی دانستہ باش کہ زبان کا از خواہی بود ابراہیم حسین رفت
 و این سخنان را بہ ہمین تفصیل خاطر نشین او ساختہ اصلاً نتیجہ نداد از جہل و قرار داد خود باز نیامد با باخرم چون دید کہ وجہ او درین
 کار غفل است اورا ناگاہداستہ عرضداشت نمود کہ ہون ادب و وجہ لائق نیست و محض بخت نسبتی کہ باخسر و دارد در مقام کار نیست
 بہ مہابت خان فرمودم کہ رفتہ اورا از او سے پور بہار و دہلی و قی دیوان بیوتات بعین شد کہ بندہ سورفتہ فرزندان و شہقان
 اورا با جہر رساند و پانزدہم ماہ مذکور خبر رسید کہ دیب و ولد را سے سنگ کہ جہلت او سرشتہ نبی و فساد است از ہر ادو کو چک خود
 را و سوج سنگ کہ بر سر او تعین شدہ بود شکست عظیم خوردہ در یک از محکمہا سے سرکار حصار در قبل ست مقارن این اشم خوشی
 نوہدار و جاگیر داران نواحی اورا بدست در آوردہ بقید بدگاہ رسانیدند چون کہ از دہلی باج سرزدہ بود بہ بیاسار رسید و گشتن

و باعث عبرت بسی از مفسدان شد و به جلد و سه این خدمت بر منصب را و سوار ج سنگم پانصدی ذات و دو بیست سوار افزود
گشت در چهاردهم ماه عرضه داشت فرزند بابا خرم رب که فیل عالم کمان که بر امار ابدان نازش تمام بود با هفتده فیل زنجیر دیگر
بدست بسادران لشکر فیروزی اثر افتاد و غنایر صاحبش نیز که قمار خواهد گشت *

جشن یحیی نوروز از جلوس همایون

آغاز سال نهم از جلوس همایون مطابق سلسله هجری

دو پیردیک گرمی از شب جمعه ۹ شهر صفر گذشته آفتاب عالم تاب به برج حل که خانه شوکت و شرف ادست بر تو افکن
گشت و صبح آنکه غره فردری ماه بوده باشد مجلس جشن نوروزی در خطه دیندیرا جمیر دست داد و در وقت تحویل که ساعت
سعد بود جلوس بر تخت اقبال نمودم برسم مقرر دولت خانه همایون را با قمشه نفیسه و جواهر و مرغ آلات آئین بسته بودند و چون
وقت نهمه فیل عالم کمان که یاقوت خاصه شدن داشت با هفتده زنجیر فیل دیگر از نواده که فرزند بابا خرم از فیلان را نامرستاد
بود از نظر اشرف گذشته و باعث انبساط خاطر و تنویر اهان گشت روز دوم نوروز در سواری آنرا تیمنا خوب دانسته بران سوار
شدم و در بسیار سوار شد و در تاریخ سوم منصب اعتقاد خان را که دو هزار و سیصد و پانصد سوار بود سه هزار و سیصد و
هزار سوار مقرر فرمودم و به خطاب آصف خانی که دو کس هم از سلسله آنها بدین خطاب سرفرازی یافته بودند سر بلند ساختم
و بر منصب دیانت خان تبر پانصدی ذات و دو بیست سوار افزوده شد و هم درین ایام اعتماد الدوله را به منصب پنجزاری
ذات و دو هزار سوار از اصل و اضافه سرفراز ساختم حسب الالتماس بابا خرم بر منصب سبقت خان بار به پانصدی ذات و
دو بیست سوار و بر منصب دلاور خان پانصدی ذات و دو بیست سوار و بر منصب کشن سنگم پانصد سوار افزودم و بر منصب
سرفراز خان پانصدی ذات و سیصد سوار افزوده شد و روز یکشنبه دهم پیشکش آصف خان از نظر اشرف گذشته و در هم
اعتماد الدوله پیشکش خود گذرانید درین دو پیشکش نفایس بنظر درآمد آنچه پسند خاطر افتاد اگر قسمتم را باز دادم چنان قلیج خان با برادران
و نویشان و لشکر و جمعیست پدر خود از کابل آمده سعادت ملازمت دریافت ابراهیم خان که منصب هفت صدی ذات و سیصد
سوار داشت به منصب هزار و پانصدی و شش صد سوار سرفرازی یافته بخد مت جلیل القدر بخشی گری ده خانه به شرکت خواجه
ابوالحسن مقرر گشت در ۱۵- این ماه نهایت خان که به آوردن خان اعظم و پسر او عبد الله مقرر گشته بود آمده ملازمت کرد و در مجلس

شرف ترمیب یافت درین روز پیشکش مهابت خان از نظر اشرف گذشت ذیل خاصه روپ سند نام بحبت فرزند پریز فرستاده
بعد از گذشتن روز مذکور فرمودم که خان اعظم را با آصف خان به سپارند که او را در قلعه گوالیار نگاهدارد و چون غرض از فرستادن
او به قلعه آن بود که مبادا در مهم رانان بنا بر رابطه و جتنی که به خسر دارد و نفاق و فسادے از او بتوقع آید حکم فرمودم که او را در قلعه بطریق
بنیدیان نگاهدارند بلکه اسباب فراغت و آسودگی از خوردنی و پوشیدنی بحبت او آماده و میا دارند چنین تبلیغ خان را در همین دژها
به منصب دویزار و پانصدی ذات و هفت صد سوار اصل و اعیانہ سرفراز ساختم و بر منصب تاج خان که به داراے ولایت بکمر
میعین بود پانصدی ذات و سوار افزوده شد در ۱۸ اردی بهشت خسر در مانع کورنش نمودم و سبب آن بود که بنا بر شفقت و عطوفت
پدری و التماس والدہ پائی و ہمیشہ ہاے او مقرر فرموده بودم کہ ہمہ روز بہ کورنش می آید باشد چون از سیماے او آثار شکستگی و خوشحالی
ظاہر نمی شد ہمیشہ طول و گرفته خاطر بنظر درمی آمد فرمودم کہ بہ کورنش در نیاید در زمان والد بزرگوارم مظفر حسین میرزا درستم میرزا
پسران سلطان حسین میرزا برادرزادہ شاہ ظہاسپ صفوی کہ قندھار و زمین داور و آند و در تخت و تصرف داشتند بواسطہ
قرب خراسان و آمدن عبداللہ خان اوزبک بدان ملک عریض فرستادند کہ ما از عمدہ نگاہداشتن این ولایت بیرون نمی توانیم
اگر یکے از بندہ ہاے درگاہ را بفرستند تا این محال را بد و سپریم و خود را روانہ ملازمت شویم چون انیمعی را کہ در عرض داشت نمودند
شاہ بیگ خان را کہ الحال بخطاب خانہ درانے سرفرازست بداران و حکومت قندھار و زمین داور و آند و دفرستادند
و فراین عنایت آمیز بہ میرزایان نوشته ایشان را بد درگاہ طلب فرمودند بعد از آمدن عنایات شامل حال ہر یک نموده
ولایتے کہ دوسہ برابر قندھار جمع داشتند بدانہا مرحمت شد غایتا سراجاے کہ باست از انہا نشد رفتہ رفتہ آن ولایت
تغیر یافت مظفر حسین میرزا ہم در ایام حیات والد بزرگوارم برحمت خدا رفت و میرزا درستم را بہ ہمراہی خانخانان بہ صوبہ
دکن فرستادند در انجا اندکے ما بہ جاگیر سے داشت چون تخت و سلطنت بوجود من آرایش یافت اورا از دکن بقصد آنکہ رعایت
نمودہ بیکی از سرحد ہا بفرستم طلب نمودم مقارن آمدن او میرزاغازی ترخان کہ حکومت ٹٹہ قندھار و آن نواحی متعلق بدو بود
برحمت خدا رفت بخاطر رسید کہ اورا بہ ٹٹہ فرستم تا انجا جو ہر ذاتی خود را خاطر نشان ساختہ آن ملک را بہ عنوان پسندیدہ محال
تمامد و بہ منصب پنجزاری ذات و سوار سرفراز ساختہ دو لک روپیہ نقد مدخج بدو مرحمت فرمودہ بہ صوبہ داری ملک ٹٹہ اورا
رخصت نمودم عقیدہ آن بود کہ از دوران سرحد خدمت ہا بتوقع آید بخلاف توقع مصدر ہیچگونہ خدمتے نشد ظلم و تعدی را بجائے
رسانید کہ خلق بسیارے از سلوک زشت او بہ شکوہ درآمدند و خبرے چند از و شنیدہ شد کہ آوردن اولاد مذکور گشت یکی از بندہ ہا

درگاه را به طلب اوقیعین نموده اورا بدرگاه طلبیدم در سبت و ششم اردی بهشت اورا آوردند چون ظلم و تعدی از دبه خلق خدا بسیار رسیده بود باز خواست آن به مقتضای عدالت لازم گشته اورا بانی را سه سنگه دکن سپردم تا بحقیقت عمل او باز رسیده نشود و ادنی الحکمتی یافتم دیگران متنبه و عبرت پذیر گردند هم درین روز با خبر شکست اعدا و افغان رسید و حقیقتش آنکه معتقد خان در پللم گذر که حوالی پرشاور واقع است با فواج قاهره پیوسته بود و خان دوران با جمعی دیگر در حدود کابل و آن نواحی سر راه آن و سیاه داشت درین اثنا نوشته از پیش بولایع به معتقد خان میرسد که اعدا و بکوت تیراه که در پشت کر و پی جلال آباد واقع است جمعیت بسیار از سوار و پیاده آمده است و از جماعتی که دو تنخواهی و اطاعت اختیار نموده بودند پاره را گشته و چندی را بکندی کرده بخوابد که به تیراه فرستد و اراده تا حقن جلال آباد و پیش بولایع دارد و بخورد رسیدن این خبر معتقد خان با جمعی که باو بودند به سرعت تمام روانه میشود چون به پیش بولایع میرسد جاسوسان جهت تفحص غنیمت منفرستند صبح چهارشنبه ششم خبر می آید که اعدا و در همان جا است تکیه بعنایت آبی که درباره این نیازمند درگاه آبی است نموده افواج قاهره را و فوج یساز و دو خود را به غنیمت میرساند غنیمت با چهار پنج هزار سوار پیاده و یکار دیده به غرور و به غفلت تمام ششصد در گمان او نموده که بغیر از خان دوران درین نواحی نوبی باشد که باو چیره تواند شد چون خبر رسید افواج بادشاهی بدان بخت برگشته میرسد و آثار و علامات لشکر ظاهر میگردد مضطربانه مردم خود را چهار توپ ساخته خود را ببلندی که یک بند و ق انداز رفعت داشت و برآمدن بران بدشواری میرشد ششصد مردم خود را به جنگ می اندازد و بر قندازان افواج قاهره آن مقهور را به شصت تفنگ گرفته جمع کثیره را به جنم منفرستد معتقد خان با لشکر قول خود را بهراول رسانیده غنیمت را فرصت نیامده از انداختن دویست و شصت تیر بند اود پاک و پاکیزه بر میدارند و سه چهار گروه تعاقب نموده قریب هزار و پانصد نفر سوار و پیاده به قتل میرسانند و بقیه السیف اکثره زخمی و مجروح و یراق انداخته قرار بر فرار میدهند افواج قاهره شب در جنگ گاه بسر پرده صبح آن شش صد سربید کرده بر پرشادری آوند و کله منارها در انجا میسازند و پانصد سراسپ و مویشی پشمار و مال و اسلحه بسیار بدست می افتد و بنیدیان تیراه خلاص میشوند و ازین طرف از مردم روشناس کسی ضایع نمی شود شب پنجشنبه غره خور واد به غرم شکار شیر توجیه بکر شدیم روز جمعه دو قلاوه شیر را به تفنگ زدیم در همین روز معروض گشت که نقیب خان به رحمت خدا رفت خان مشارالیه از سادات سیفی و قزوینی الاصل است فرزند ابو میر عبد اللطیف هم در اجیر بوده و دوا و پیش از آنکه وفات یابد کوچ او که با یکدیگر انس و الفت تمام داشتند و دوازده روزی در بیماری نپ گذرانیده شربت ناگواری مرگ نوشید فرمودم که او را هم در پهلوسه زن او که در درون روضه متبرکه خوابه بر رگو از نهاده بودند نهادند چون از معتقد خان خدمت شنایتی در جنگ اعدا

بوقوع آمد بجلد دس این خدمت به خطاب لشکر خانی سرفراز گشت و دیانت خان که به او دس پور به خدمت بابا خورم و برسانیدن
 بعضی احکام مرخص گشته بود به پنجم ماه خورداد آمد و از سر بر اینها و ترک بابا خرم مقدمات خوب بعرض رسانیدند اسلئے خان که از بزرگان
 ایام شاهزادگی من بود بعد از جلد س رعایتهاے یافته درین لشکر اورا بخشی ساخته بودم و در دهم مہین ماه و دیعت حیات سپرد
 میرزا رستم چون از کرده ہاے ناخوش خود اظهار اندامت و پشیمانی میکرد و مردت و مردی تقضی آن شد کہ تفصیر است اورا به عفو
 مقبول و مقرون گرداند و در آخر مہین ماه اورا به جضمہ طلبیدہ تلافی خاطر اذ نمودم و خلعت پوشانیدہ حکم کردم کہ بہ کورنش و سلام
 می آمدہ باشد و در یازدہم ماه تیر شب یکشنبہ مادہ نیل از فیالخانہ خاصہ حضور من را یسید مکر فرمودہ بودم کہ تحقیق بدست حمل نمایند
 آخر الامر ظاہر شد کہ بچہ مادہ یک سال و شش ماه و بچہ فرزند زوہ مادہ در شکم مادر می ماند بہ خلافت تولد آدمی کہ اکثر بچہ از شکم مادر بسر
 فردمی آیند و بچہ نیل اکثر بپا برمی آید چون بچہ از مادر جدا شد مادر بپا خاک بیالاسے او افشانده آغاز مہربانی و مابہ گری نمود و بچہ
 لمحہ افتادہ بعد از ان برخاستہ متوجہ پستمان مادر شد ہم اچکس گلاب باشی کہ از زمان قدیم بہ آب پاشی مشہورست و از رسوم
 مقررہ پیشینیانست منتقد گشت در نیمہ امرداد خیر فوت راجہ مان سنگہ رسید راجہ مذکور از عمدہ ہاے دولت والد بزرگوارم بود
 چون اکثر بندہ ہای در گاہ را مرتبہ مرتبہ بخدمت دکن فرستادہ بودم او ہم از تعینات این خدمت بود بعد از انکہ در ان خدمت
 وفات یافت مرزا بجا و سنگہ را کہ خلف رشید او بود در گاہ طلب نمودم چون از ایام شاهزادگی طریقہ خدمتگاری پیش از پیش
 بہ من داشت با آنکہ ریاست و کلان تری سلسلہ آنها مطابق ضابطہ کہ در ہندوان معمولست بہ مہا سنگہ پدر جلالت سنگہ کلان من
 اولاد راجہ بود و در ایام حیات او وفات یافت میرسد من اورا منظورنداشتنہ بجا و سنگہ را بہ خطاب میرزا راجہ ممتاز ساختم
 و بہ منصب چہار ہزاری فوات و سہ ہزار سوار سرفرازی یافت و انہیر کہ دطن آباد اجداد او بود با و مرحمت کردم تلافی و تراخی
 خاطر مہا سنگہ نمودہ بانصدی بر منصب سابق او افزودم و ولایت کرہ را بہ انعام او مقرر داشتم و مکر و خجمر مع واسپ خلعت
 بخت او فرستادم در ششمین این ماہ کہ امرداد باشد بغیرے در مزاج خود یافتہ رفتہ رفتہ بہ تپ و درد سر کشید بہ ملاحظہ آنکہ مہا و
 اختلاسے باحوال ملک و بندہ ہای خدا راہ یابد انمعنی را از اکثر محرمان و نزدیکان پنهان داشتہ حکما و اطباء را نیز آگاہ نہ ساختم چند
 روز چنین گذشت از محرمان حریم عصمت بغیر از نور جہان میگم کہ از خود مہربان تری گمان داشتم سچکس را برین تفصیہ محرم
 نہ ساختم برہیز از خوردن خورشماے گران می نمودم و بانکہ مایہ غذاے سبک قناعت کردہ ہمہ روز بقاعدہ مقرر بدو انعام
 خاص دھام و جھو کہ و غلخانہ بطریق متعاد برمی آندم تا آنکہ در بشرہ آثار ضعف ظاہر گشت بعضی از بزرگان مطلع گشتند میگند و

که اسلام خان درجیات خود از زمین داران کوچ که ملک او در انتهاے ولایت شرق واقع است گرفته بود با پسر او نود و چهار زنجیر فیل از نظر گذشت از فیلمان مذکور چندے داخل فیلمان خاصه شدند در همین تاریخ هوشنگ پسر اسلام خان از بنگاله آمد و سعادت آستان بوس دریافت و دوزنجیر فیل پیشکش و یکصد مهر و یک صد روپیه نذر گذاریند در شبے از شباهے دی به خواب می بینم که حضرت عرش آشیانے بر من میگویند که بابا گناه عزیز خان را که خان اعظم است بجهت خاطر من به بخش بعد ازین خواب بخاطر فرار وادم که او را از قلعه به ظلم در حوالی اجیر دره واقع است در نهایت صفا و در انتهاے این دره چشمه ظاهر شده که آب آن در آبگیرے دراز و پهن و از جمع میشود و بهترین آبهاے اجیر این آب است و این دره و این چشمه بجا فاطمه جمال معروف و مشهور است چون عبور درین مقام واقع شد فرمودم که عمارتے در خور این جابسا زنده چون محل مستعد و قابل ترتیب بود در مدت یک سال جابساے و مقامی ترتیب یافت که رونده های عالم مثل آن جابساے نشان نمی دهند و حوضے چهل گز در چهل گز ساخته بودند و آب چشمه را به فواره درین حوض جاری ساخته اند فواره ده دوازده گز میجد و بر کنار این حوض شصت و نه عمارت یافته و همچنین در مرتبه بالاے آن که تالاب چشمه در اینجا واقع است جابساے موزون دایوانهاے دلکش و آرامگاه باے خاطر بسند بعضی از ان مصور و نقش بر عمل استادان ماهر و نقاشان جابکدست ساخته و پرداخته اند چون خواستم که نام آن مکان بنسبت بنام مبارک من داشته باشد نام آنرا چشمه نور نهادم محبلاً عجبے که دارد اینست که بایستے اینجا و مقام در شهرے عظیم با گذر گاهست که خلایق را بران عبور و فتادی واقع می بود از ان تاریخ می که انعام یافته اکثر اوقات پنجشنبه ها و جمعها را درین میگذرانم فرمودم که بجهت انعام آن شعر تاریخی فکر کنند سعید اے گیلانی زرگر باشی این مصرعه را که ع

محل شاه نورالدین جهانگیر

تاریخ یافت خوب نوشت فرمودم که بر بالاسے ایوان عمارت پایان آن قطعه را بر سنگ نقش کرده نصب کنند در اایل ماه دی سوداگران از ولایت آمدند و انار بزر و خر پزه کاری که سرآمد خر پزه هاے خراسان است آوردند چنانچه جمع بنده های درگاه و امرای سرحد ازین میوه حصه یافته بلوازم شکر گذاری شمع حقیقی برداختند تا غایت گویا فردا علای خر پزه و انار را درین یافته بودیم تا آنکه همه سال از بدخشان خر پزه و انار کابل اناری آوردند غایتاً آن خر پزه و انار هیچگونه مناسبته بامار بزر و خر پزه کاری نداشتند چون حضرت والد بزرگوارم را انار آمد برهان به میوه میل و رغبت تمام بود افسوس بسیار خورده شد که این میوه با کاشکے در ایام فیروزی بخش آنحضرت از ولایت به هندوستان می آمد تا از ان بهره درو مخلوط میگشتند همین تا مسافت بقطر جهانگیری دارم که مشام شریف شان ازین نوع عطریا

نہ گشت این عطر اخر اعلیست کہ در زمان دولت ابد پیوند باہمی والدہ نور جهان بیگم بطور آمد در ہنگامے کہ گلاب بیگمندی فی الجملہ
 چربی بر بالاسے خطر فمے کہ گلاب را اگر ماز کوڑہ برمی آرد در انجا ظاہر میشود آن چربی را اندک اندک جمع ساختند چون از گل بیکار
 گلاب گرفتہ شود قدر محسوسے ازان چربی ہم میرسد در خوشبوئے و عطریت بدرجہ ابست کہ اگر یک قطرہ ازان بر کف دست مالیدہ
 شود مجلسی را معطر می سازد و چنان ظاہر میشود کہ چندین غنچہ گل سرخ میکبار در شگفتگی آمدہ باین شوخی و لایمت بوئے نمی باشد دلما
 رفته را بجای آمد و جانماے پرمردہ را شگفتہ می سازد بجلد و سے این اختراع یک عقد مرداریدہ مخترع آن عطا فرمودم سلیم
 سلطان بیگم نور اللہ مرقدہ با حاضر و ندانین روغن را عطر جاگیر می نام نہادند در ہوا ہاے ہندوستان اخلاف تمام مشاہدہ
 میشود در ہمین فصل دی در لاہور کہ واسطہ است میان ولایت و ہندوستان درخت توت بار آورد و بہان شیرینی و لطافتیکہ
 در وقت خود میرساند رسانند مردم چند روز از خوردن آن محظوظ بودند این معنی را واقع نویسان آنجا نوشتہ بودند در ہمین ایام
 بخترخان کلاوت کہ بہ عادل خان نسبت تمام دارد و چنانچہ برادرزادہ خود را بہ عقد آورد و آورده و اوراد گویندگی و در پت گفتن خلیفہ
 خود ساختہ است در لباس در دیشان و فقیران ظاہر گشت اورا طلبیدہ و استفسار احوال او نمودہ در رعایت خاطر ادکوشیدم در
 مجلس اول دہ ہزار روپیہ نقد و پنجاہ پارچہ از ہمہ قسم و یک عقد تسبیح مرداریدہ با و بخشیدم و اورا ایمان آصف خان ساختہ فرمودم کہ بواجب
 از احوال او خبردار باشد این معنی ظاہر نہ گشت کہ خود بے اذن و رخصت عادل خان آمدہ با آنکہ عادل خان اورا باین لباس فرستاد
 تا حقیقت کنگایش اینجا را در یافتہ خبر شخص بخت او بر دو غالب ظن آنست کہ او باین ہمہ نسبت بے تجویز عادل خان بنامدہ باشد
 و دلیل بر صحت این معنی عرضداشت است کہ میرجمال الدین حسین کہ درین ایام بعنوان ایلچی گری در بجا پور است نوشتہ بود کہ عادل خان
 اظہار نمودہ کہ انچہ نسبت بہ بخترخان از جانب بندگان حضرت بوقوع آمد کہ با آن شفقت و مرحمت در بارہ من از قوت فعل آمدہ است
 بدین جہت در رعایت ادافہ نمودہ تا اینجا بود ہر روز بغایت تازہ سرفرازی می یافت شہابلازمست بسر میرد و در تہاے کہ عادل خان
 بستہ و مخترع آن طرز است و آنرا نورس نام نہادہ می شنو اند تمہ احوال و تارینے کہ رخصت یافتہ نوشتہ خواہد شد درین روز با جانور
 از ولایت زیر باد آورده بودند کہ رنگ اصل بدن او موافق بزرگ طوطی است لیکن در جثہ از و کوچک تر است یکے از خصوصیات
 این جانور آنست کہ تمام شب باے خود را بر شاخ درختی و با چو پلے کہ اورا بران نشانیدہ باشند بند کردہ خود را سر شیب می سازد
 و با خود زمرہ میکند چون روز شد بر بالاسے آن شاخ درخت می نشیند اگر چہ میگویند کہ جانوران را ہم عبادتے میباشد اما غالب ظن
 آنست کہ این فعل طبعی او باشد آب مطلق نمی خورد و در طبیعت او کار زہر میکند یا آنکہ بقاے حیوانات آب است در ماہ بہمن اخبار خوش

پایه رسید اول خبر اختیار کردن رانامرنگه اطاعت و بندگی درگاه را کیفیت این مقدمه آن است که چون فرزند سعادت مند بلند اقبال سلطان حرم از رحمت نشاندن تهنات بسیار خصوصاً در جاسه چند که بواسطه زبوسنه آید و هوا و صعوبت مکان گمان اکثر مردم آن بود که در اینجا شستن تهنات ممکن نباشد و از بهجت دوایندن افواج قاهره متعاقب یکدیگر بی ملاحظه شربت گرام و کثرت باران و اسیر شدن اهل و عیال اکثر مکته آن دیار کار را برانامرنگی تنگ ساخته بود که معلوم داشتند که اگر زمان دیگر برین روش برونگذردن آن ملک آواره و یا گرفتار نماندند لا علاج اختیار اطاعت و دلتخواهی کرده سو به کرن نام خالوسه خود را با سپردن جمال که از مردم معتبر فیه او بود پیش آن فرزند اقبالند فرستاد و التماس نمود که اگر آن فرزند از جند التماس گذشتن مقرر قصیرات او نموده تسلی خاطر او شود و نشان نیجه مبارک از براسه او بگیرد و او خود آمده ملازمت آن فرزند نماید و سپهر جانشین خود را که کرن است بدرگاه والا فرستد با بطریق سابقه را بهاسنه برسلک بنده های این درگاه فقطیم و در خدمت نماید و از رحمت پیرست او را از آمدن بدرگاه معاف دارد و بنا برین آن فرزند نیز آنها را همراه ملاشکر احمد و دو آن خود که او را از جند التماس این مهم به خطاب افضل خانے سرفراز فرمودیم و سند داس میر سامان خود را که بعد از انصرام این کار به خطاب راسه رایان ممتاز شد بدرگاه والا فرستاد و حقیقت را معروض داشت چون پیوسته همت والا نسبت مصدق آن است که تا ممکن باشد خانواده باسه قدیم را خراب نه سازیم غرض اصلی آن بود که چون رانامرنگه و آباسه او مغرور باشکام کوستان و مکان خود داشته هیچک با دشایان بلند و شان را ندیده اطاعت نه کرده اند در ایام دولت من این مقدمه انپیش نزد حسب التماس آن فرزند قصیرات او مقرون بعفو نموده فرمان عنایت آئیر که سبب خاطر جمعی او میشد و نشان نیجه مبارک عنایت فرمودم و فرمان مرحمت عنوان بآن فرزند نوشتم که اگر نوعی نماید که این مقدمه وقوع آید این خدمت عمده را دلتخواه ما کرده خواهد بود آن فرزند نیز آنها را همراه ملاشکر احمد و سند داس پیش رانامرستاد تسلی او نموده امیدام بهراحم و عنایات شاهنشاهی ساختند و فرمان عنایت عنوان و نشان نیجه مبارک را با و دادند و قرار یافت که روز یکشنبه بیست و ششم ماه بهمن او با فرزند آن آمده آن فرزند را ملازمت نماید و دم خبر فوت بهادر که از حاکم زاده های دلایت گجرات و خیمه آیه فتنه و فساد بود رسید که احمد تعالی به کرم خود او را نیست و نابود ساخت باجل طبعی در گذشت سوم خبر شکست میرزائی که به قصد گرفتن قلعه دهنده سورت استعدا و تمام نموده آمده بود در خور میان بندر مذکور در میان انگریزان که پناه بدین بندر آورده و در اسه جنگ افتاده اکثر جهازات او را آتشبازی انگریزان سوخته شد تا چارتاب مقاومت نیاورده گریزان گشت دکن نزد مقرب خان که حاکم بنا در گجرات بود و دست و دودر صلح زد و اظهار نمود که ما بجهت صلح آمده بودیم نه به قصد جنگ انگریزان این جنگ برانگیزند و دیگر خبر رسید که چندین از

را چوتان که زدن و کشتن عنبر را بخود قرار داده بودند و بهین تاریخ کین کرده فرصت جسته خود را با دیرسانند و زخمی ناقص از دست یکی
 از آنها بدیرسد مردی که در گرد عنبر بودند آن را چوتان را کشته عنبر را بمنزل ادیرسانند بیچ نمائند بود که مخدول و معدوم گردد و او را
 این ماه که در سیر و نهائے اجیر به شکار مشغول بودم محمد بیگ ملازم فرزند بلند اقبال سلطان خرم رسید و عرض داشت آن فرزند که زانده
 معروض داشت که رانا با پسران خود آمده شاهزاده را ملازمت نمود کیفیت این مقدمه از عرض داشت او معلوم میشود در حال روزه
 نیاز بدرگاه بے نیاز آورده سجده شکری بجا آوردم اسپ ذیل و خمر مرصع به محمد بیگ مذکور عنایت کرده و در انجذاب ذوالفقار خان
 سرفراز فرمودم از مضمون عرض داشت چنان معلوم شد که روز یکشنبه ۲۶ ماه بهمن رانا با آداب و توره کهنه یا ملازمت نمایند فرزند
 بلند اقبال را ملازمت کرد و یک لعل کلان مشهور که در خانه او بود با پاره مرصع آلات و هفت زنجیر ذیل که بعضی از آن لائق خاصه بود
 و از فیضان او که بدست نیفتاده بود بهین مانده بودند و راس اسپ پیشکش گذرانید آن فرزند هم از روزه کمال عنایت نسبت با پیش
 آمدن چنانچه و فیکه رانا پاسبان فرزند را گرفته عقد تقصیرات خود میخواست آن فرزند اقبال مندر سر او را در برگرفته و در آتشی نوعی
 نمود که باعث خاطر جمعی او شد خلعت فاخره و شمشیر مرصع و اسپ با زین مرصع ذیل خاصه با یراق نقره با عنایت گرد و چون از حلقه
 مردی که از جماعت او بودند بیشتر از صد کس نبود که قابل سرو پا دادن باشد صد دست سرو پا و پنجاه راس اسپ و دوازده کپچه مرصع
 بانها و چون زودش زمینداران است که پسر جانشین با پدر یکجا بلازمت سلطان سلاطین نمی آیند او هم این شیوه را مرعی داشته
 کرن را که پسر صاحب یکم او بود همراه نیاورده بود از نجات که ساعت روانه شدن آن فرزند سعادت مند بلند اقبال از آنجا آخر ماه
 همان روز بود و او را رخصت نمود تا رفته کرن را بلازمت فرستد بعد از رفتن او کرن آمده ملازمت کرد با و هم خلعت فاخره با شمشیر و خنجر
 مرصع و اسپ با زین طلا و ذیل خاصه عنایت کرد و همان روز کرن را در رکاب خود گرفته روانه درگاه والا شد سوم اسفند از بند با جمیر
 از شکار معادرت واقع شد سیفت هم بهین تا غایت تاریخ مذکور که ایام شکار بود یک ماده شیر با سه پچه دینره نیله گا و شکار شده بود
 شاهزاده کامگار روز شنبه دهم ماه مذکور در ظاهر موضع دیورانی که نزدیک شهر اجیر واقع است نزدل نموده و حکم شد که جمیع همراهان استقبال
 رفته هر یک در خور حالت نسبت خود پیشکش بگذرانند و فردا که روز یکشنبه یازدهم باشد به سعادت ملازمت مشرف گردد و در دیگر شاهزاده
 به کوکبه و شکوه تمام با جمیع عساکر منصوره که بهر اهی آن فرزند به خدمت تعین بودند داخل دو تخانه خاص و عام گشت و دو پیر و دو گهری
 از روز گذشته که ساعت ملازمت بود دولت کورنش دریافت و سجدهات و تسلیات بجا آورده یکم از اشرافی و یکم از رویه بطریق نذر و یکم از
 مهر و یکم از رویه بعنوان تصدق گذرانید آن فرزند را پیش طلبیده در آغوش گرفته و در روزه او را بوسیده به مهر بانیان و نوازشای

خاص اختصاص بخشیدم چون از لوازم خدمت و گذر آمدن نذر و تصدق باز پرداخت معروفه داشت که اگر حکم شود کرن به سعادت سجد
 کورنش سرفراز گردد و فرمودم که اورا یا در نزد بخشیان با داب تقرر حاضر ساخته بعد از فراغ کورنش سجد نموده حسب التماس فرزند خرم حکم
 کردم که اورا بر جرگه دست راست مقدم ایستاده بکشد بعد از آن خرم حکم کردم که مارتقه دالده با سه خود را ملازمت نماید و خلعت خاصه
 که مشتمل بود بر چار قب مرصع و قبا سه زربفت و یک تسبیح مرادارید بآن فرزند عنایت شد و بعد از تسلیم خلعت خاصه اسب خاصه
 با زین مرصع و فیل خاصه مرحمت شد و کرن را نیز به خلعت فاخره و شمشیر مرصع سرفراز ساختم و امراد منصب داران جماعت جماعت
 به سعادت کورنش و سجد سر بلندی یافته نذر گذرانیدند و هر یک در خور خدمت و مرتبه خود و عنایات سرفراز گشتند چون بدست
 آوردن دل کرن که وحشی طبیعت و مجلس نادیده در کوستان بسر برده بود ضرر و بوی تا بر آن سرور مرتعی تازه می نمودم چنانچه
 در روز دوم ملازمت خنجر مرصع در روز دیگر اسب خاصه عراقی با زین مرصع بدو عنایت شد و در همین روز بدو بار محل رفته از جانب
 نور جهان یکم هم به خلعت فاخره و شمشیر مرصع و اسب با زین و فیل سر بلندی یافت بعد از این عنایات تسبیح مرادارید گران بهار محبت
 نمودم روز دیگر فیل خاصه با طایر مرحمت شد چون در خاطر بود که آب بر خنجر و هر چیز با داده شود سه دست باز و سه دست جوده یک
 قبضه شمشیر خاصگی و یک بکتر و یک جوشن خاصگی و دو انگشتری یک نگین مثل و یک نگین زمره بدو عنایت نمودم و در آخر ماه مذکور
 فرمودم که از جمیع اقسام انشه گرفته با قالی و نمده یکم و از هر قسم خوشبوئی باطردها سه طلا و دو منبرل بھل گجراتی و انشه را و سه
 خوان شاد و واحد یا بدست و دوش گرفته و ردیو انخانه خاص و عام حاضر ساختند و مجموع بدو مرحمت نمودم و ثابت خان همیشه در
 مجلس بهشت آیین سخنان نالائق و کنایاتهای صریح به اعتماد الدوله و پسر او آصف خان میگفت یکدو مرتبه اعتراض نموده اورا
 ازین گفت و شنود ناخوش منع نمودم بزنج و جوب خود پس نیامد چون خاطر اعتماد الدوله را بسیار غر زیندا شتم و با سلسله ایشان نسبتها
 و پیوند ها شده بود یعنی بر طبع من گران می آمد یا آنکه شبی بے تقریب و بے جت با دشمنان ناخوش گفتن آغاز کرد و آن مقدار گفت
 که آثار رفت و از ردگی تمام در بشره اعتماد الدوله ظاهر گشت مصلح آن بدست یک از خداینها سه درگاه اورا به نزد آصف خان
 فرستادم که چون شب سخنان بیمه نسبت به پدرت مذکور ساخته اورا توبه سپردم خواه در بنجا خواه در قلعه گویا یا هر جای خواهی نگاهدار و
 مادامیکه تلافی و تدارک خاطر پدرت نکند گناه اورا نخواهم بخشید حسب الحکم آصف خان اورا به قلعه گویا یا هر فرستاد و در همین ماه
 جاناگیر قلی خان باضافه منصب سرفراز گشت و دوزار و پانصدی ذات و دوزار سوار اضافه عنایت شد احمد بیگ خان که از
 بنده های قدیم این دولت است در سفر صوبه کابل از دینفیه تقصیرات بوقوع آمد و مکرر از نفاق و نارساینها سه اوج طبع خان که

سوار لشکر بود شکوه نمود بانفردیت او را بدرگاه طلب نمودم و بجهت تنبیه و تادیب به مهابت خان سپهر دوم که در قلعه رختنبور نگاه دارد قاسم خان حاکم ننگاد و قطعه محل پیشکش فرستاده بود و بنظر گذشت چون ضابطه کرده ام که درویشان را در باب حاجت را که در درگاه راجع شده باشند بعد از دوپهر شب بنظر ورا آورند درین سال بهمین روش درویشان را باید بست و حضور خود پنجاه و پنجم هزار روپیه و یک لک و نو و هزار مگه زمین و چهارده موضع در دیست و بست و شش قلمه زراعت و یازده هزار خردار شالی مرحمت نمودم و مقصد دسی و دودانه مر واریه به قیمت سی و شش هزار روپیه جمعی از بنده را که از روس اخلاص گوش خود را سوراخ نموده بودند عنایت کردم در اواخر ماه مذکور خبر رسیده که چهار گهری و نیم از شب یکشنبه یازدهم همین ماه گذشته در بلده بر پا پیور آمد تعالی از دختر شاهزاده مراد فرزند ارجمند سلطان پرویز پسر کرامت فرمود او را سلطان دور اندیش نام نهادم *

جشن و نهمین نوروز از جلوس هایون

از روز شنبه غره فروردی ماه شد مطابق هشتم شهر صفر ۱۲۷۳ هجری پنجاه و پنج بل گذشته حضرت نیر اعظم از برج هوت بشر فغان محل نزول اجلال ارزانی داشت بعد از گذشتن سه گهری از شب یکشنبه بر تخت دولت جلوس نمودم جشن نوروزی و آئین بندی بر دستور سابق ترتیب یافت شاهزاده های و الاقدار و خوانین عظام و اعیان حضرت دارکان سلطنت تسلیم مبارکبادی بجای آوردند روز غره بر منصب اعتماد الدوله که پنج هزاری ذات و دو هزار سوار بود هزاری ذات و سوار افزوده شد و به کنور کرن و جهانگیر قلی خان و راجه نرسنگه دیو اسپان خاصه مرحمت نمودم و روز دوم پیشکش آصف خان از نظر گذشت پیشکش پسندیده از جوهر و مرصع آلات و طلا آلات و انتمه از هر قسم و از هر جنس ترتیب داده بود تفصیل دیده شد آنچه پسند خاطر افتاد موزی هشتاد و پنجم هزار روپیه بود درین روز شمشیر مرصع مع بر حلقه و بند و بار به کرن و یک زنجیر فیل به جهانگیر قلی خان مرحمت شد چون اراده توجه بطرف دکن و آنحد و دقار داد خاطر بود به عبد الکریم معورس حکم فرمودم که به مند و رفته عمارات بجهت سرکار خاصه از سر نو تعمیر نماید و عمارات سلاطین ماضی مرحمت کند و از سوم پیشکش راجه نرسنگه دیو بنظر درآمد و یک لعل و چند دانه مر واریه و یک زنجیر فیل بدرجه قبول او فتاد روز چهارم بر منصب مصطفی خان پانصدی ذات و دوهصد سوار افزوده شد که دو هزاری ذات و دوهصد و پنجاه سوار باشد روز پنجم علم و نقاره با اعتماد الدوله مرحمت نمودم و حکم شد که نقاره می نواخته باشد بر منصب آصف خان هزاری ذات و سوار افزوده شد که چهار هزاری ذات و دو هزار سوار باشد و هفت صد سوار نیز بر منصب راجه نرسنگه دیو افزوده رخصت وطن عنایت نمودم که بموعده مقرر بدرگاه حاضر شود و بهمین روز

پیشکش ابراهیم خان از نظر گذشت از هر قسم چیز پائند خاطر او فتاد کشن چند از راجه زاده های ولایت نگر کوٹ خطاب را علی سرفراز
 گردید روز پنجشنبه ششم پیشکش اعتماد الدوله در چشمه نور از نظر اشرف گذشت مجلس عالی تشریف یافته بود و از روی شگفتی تمام
 پیشکش او دیده شد از جوهر و مرصع آلات و اقمشه نفیسه موازی یک لک روپیه مقبول افتاد و تهنه باز گشت شد روز هفتم بر منصب
 کشن سنگه که دو هزار سی ذات و هزار و پانصد سوار بود هزاری ذات افزودم درین روز در حوالی چشمه نور یک شیر شکار شد در ششم گرن
 به منصب پنج هزار سی ذات و سوار سرفراز ساختم و یک تسبیح خرد از مرادید و مراد که نعل در میان بود و با اصطلاح هندوان آنرا سحران گویند
 با رعایت شد و بر منصب ابراهیم خان هزار سی ذات و چهار صد سوار افزودم که اصل و اضافت دو هزار سی ذات و هزار سوار باشد و
 بر منصب حاجی بے ازربک سی صد سوار افزوده شد و بر منصب راجه شام سنگه پانصد سی ذات و اضافت نمودم که دو هزار و پانصد سی
 ذات و هزار و چهار صد سوار بوده باشد روز یکشنبه نهم کسوف شد و از ده گهری از روز مذکور گذشته از جانب مغرب آغاز گرفتار کرد و
 از پنج حصه چهار حصه حضرت نیر اعظم در عقده ذنب مشکف شد و از آغاز گرفتار شدن تا روشن شدن بهشت گهری گذشت تصدقات از
 هر جنس و هر خیر از فلزات و حیوانات و جموبات به فقر و ساکین و ارباب احتیاج داده شد درین روز پیشکش راجه سورج سنگه
 از نظر گذشت آنچه برداشته شد موازی چهل و سه هزار روپیه بود پیشکش بهادر خان حاکم قندهار درین روز گذشت مجموع چهارده
 روپیه رسید و پیر از شب گذشته مطابق شب دوشنبه سبت فیم صفر به طالع قوس در خانه بابا خرم از دختر آصف خان پسر سول
 شد او را در اشکوه نام نهادم امید که قدم او برین دولت ابد پیوند و بر پدر اقبال مندش مبارک و سیمون باشد بر منصب سی و
 باره پانصد سی ذات و سی صد سوار افزوده شد که هزار و پانصد سی ذات و هزار سوار بوده باشد و در تاریخ دهم پیشکش اعتبار
 از نظر در آمد از جمله پیشکش او موازی چهل هزار روپیه مقبول افتاد و درین روز بر منصب خسرو بے ازربک سی صد سوار و بر منصب
 منگلی خان پانصد سی ذات و دو صد سوار افزوده شد روز یازدهم پیشکش مرتضی خان از نظر گذشت از جمله جوهر و نفعت قطعه نعل
 و یک تسبیح مرادید و دو صد نفقاده و نه دیگر برداشته آنچه از پیشکش او قبول افتاد موازی یک لک و چهل و پنج هزار روپیه بود و در روز
 پیشکش مرزا راجه بھا و سنگه و راوت شکر از نظر گذشت در سیزدهم از پیشکش خواجه ابوالحسن یک قطعه نعل قطبی و یک الماس و یک عقده
 مرادید و پنج انگشتری و چهار و نه مرادید کلان و پاره اقمشه که مجموع سی و دو هزار روپیه باشد مقبول افتاد و در چهاردهم بر منصب خواجه
 ابوالحسن که سه هزار سی ذات و نفعت صد سوار بود و هزار سی ذات و پانصد سوار افزودم و بر منصب وفادار خان به مقصد و پنجاهی ذات
 و دو صد سوار اضافه حکم شد که دو هزار سی ذات و هزار و دو صد سوار بوده باشد و در هجدهم روز مصطفی بیگ فرستاده دارا سے ابراهیم

سعادت و ملازمت دریافت بعد از سرانجام مهم گرجستان برادر عالمقدار او را با کتابت مشتمل بر انواع محبت و اظهار صداقت فرستاده و
 با چند اسب و اشتر و چند آتشه طلب که از جانب روم بخت آن برادر کا مگار آمده بودند قلاعه سگ فرنگی کلان درنده که
 در طلب آن ایمان رفته بود بدست او روانه ساخته بودند بنظر در آورد و مرتضی خان بخدمت تسخیر قلعه کانگه که در کوهستان پنجاب بود
 معمره عالم با ستوار سوار استقامت آن قلعه نشان نمیدهند درین روز رخصت یافت از ابتدائے که صیت اسلام بدیار هندوستان
 رسیده تا این زمان خجسته فرجام که اوزنگ سلطنت بوجود این نیازمند درگاه الهی آراستگی و درویشی یک از حکام و سلاطین گذشته دست
 بران نیافته اند در ایام والد بزرگوارم یک مرتبه لشکر پنجاب بر سر این قلعه تعین شد و مدت در قیل و محاصره داشتند آخر الامر منضوب بر دست
 که قلعه بدست در نیامده آن لشکر به همی از آن فرود تر مقرر گشت و در وقت رخصت فیل خاصه با تلای مرتضی خان مرحمت نمودم دراجه
 سواری مل و در راجه با سویم چون ولایت اتمصل بدین قلعه بدو تعین یافت و بر منصب سابق او پانصدی ذات و سوار افزوده شد
 و اے سویم سنگه از جا و جاگیر خود آمده ملازمت کرد و یکصد عدد اشتر فی نذر گذرانید و بمقدم پیشکش میرزا رستم بنظر درآمد و خنجر مرصع
 و یک تاج مراد بد با چند طاق پارچه و یک زنجیر فیل و چهار تاسپ عراقی درجه قبول یافت تمه باز گردانیدم پانزده هزار روپیه قیمت
 آنها شد و درین تاریخ پیشکش اعتقاد خان که شصت هزار روپیه به قیمت در آمد از نظر گذشت روز میجد هم پیشکش جاگیر قلی خان دیده شد
 از جواهر و آتشه به مقدار پانزده هزار روپیه قبول افتاد بر منصب اعتقاد خان که بقصدی ذات و دو بیست سوار بود هشت صدی
 ذات و سی صد سوار افزودم که اصل و اضافت هزار پانصدی ذات و پانصد سوار باشد خسرو بی اوزبک که از سپاهیان قرار داده بود درین
 اسب سال گذشته روز هشتم که پیشبند بود بعد از گذشتن دو پیر و چهار نیم گھڑی آغاز شرف شد و درین روز فرخنده بر تخت به سعادت و
 فیروزی جلوس نمودم و مردم تسلیمات مبارکبادی بجا آوردند چون یک پیر از روز مذکور باقی مانده متوجه چشمه فرزندم پیشکش مهابت خان
 بموجب قرار داد در آنجا بنظر درآمد از جواهر نفیس و مرصع آلات و آتشه و آنچه از هر قسم و از هر جنس بخاطر رسید ترتیب داده بود از جمله
 بکچره مرصع که حسب الاتماس اوزر گرگان سرکار ساخته بودند و در دانه ردے قیمت مثل آن در سرکار خاصه من بود یک لکه روپیه قیمت
 شد سواے آن از جواهر و دیگر اجناس یک لک دسی و هشت هزار روپیه برواشته شد الحی که پیشکشی نمایان بود به مصطفی بیگ فرستاده
 و اے ایران بیست هزار روپیه که ده هزار روپیه باشد عنایت کردم و بیست و یکم خلعت بدست عبدالغفور به پانزده کس از احرار
 و کن فرستادم راجه بکر اجیت جاگیر خود رخصت یافت و درم نرم خاصه با در محنت شد و در بهمن روز با کر خنجر مرصع به مصطفی بیگ لطفی
 عنایت نمودم بر منصب پوشنگ پسر اسلام خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود و پانصدی ذات و دو صد سوار افزودم و بیست و یکم

بجائے کہ شیر را قبل داشتند رسیدم بحسب اتفاق باد و شور و شوی در هوا بمیرید و قبل ماده که بران سوار بودم و اہمہ شیر اورا مضطرب داشت
 و در یکجا قرار نمی گرفت با وجود این دو مانع قوی تفنگ را بجانب چشم او سر راست کرده آتش دادم اسیر تمام شد کہ کرم خود مرا از ان
 راجہ زادہ شرمندہ نہ ساخت و چنانچہ قرار دادہ بود در میان چشم او زدہ اورا انداختم کہ در ہمین روز التماس تفنگ خانہ نمود تفنگ روی
 خاصگی با دمر حمت نمودم چون بہ ابراہیم خان روز رخصت میل عنایت نکردہ بودم میل خاصگی التماس نمودم یک میل بہ بہادر الملک
 ذیل دیگر بہ وفادار خان عنایت نمودہ فرستادم ششم اردی بہشت مجلس وزن فمری ترتیب یافت و خود را بہ نقرہ و دیگر اجناس زن کردہ
 بہ مستحقان و محتاجان تقسیم فرمودم و نوازش خان بہ جائیکہ خود کہ در صوبہ مالوہ بود رخصت یافت در ہمین روز با فیلی بہ خواجہ ابوالحسن مرحمت
 نمودم و در تاج نعم خان اعظم را کہ در آگرہ از قلعہ کو ایبار آمدہ بود و حکم طلب شدہ بود آوردند با آنکہ از تقصیرات بسیار وقوع آندہ
 و انچہ در باب او بعمل آوردہ بودم ہمگی حق با من بود و قہر کہ او را بحضور من آوردند و چشم برد او قناد آثار خجالت در خود بیشتر از دیا قہر تمامی
 تقصیرات او بعفو مقرون ساختہ شال کہ در کرداشتم با دمر حمت شد بہ کنور کرک یک لک در ب عنایت نمودم و راجہ سوہج سنگہ
 در ہمین روز قبل کلاسنے رن راوت نام کہ از قبلان نامی او بود آوردہ گذرانید الحق نادریلی است داخل فیلان خاصہ ساختم در دہم
 پیشکش خواجہ جهان کہ از آگرہ بجت من بدست پسر خود فرستادہ بود بنظر اشرف گذشت از ہر قسم چیز با بود بہ چل ہزار روپیہ قیمت شد
 و در دوازدم پیشکش خان دوران کہ بیچ تا فوراسپ و دو قطار شتر و سگان نازی و جانوران شکاری بود بنظر درآمد در ہمین روز
 ہفت زنجیر فیلی دیگر راجہ سوہج سنگہ پیشکش گذرانید داخل فیلانہ خاصہ شد تاجر خان بعد از آنکہ مدت چار ماہ در ملازمت گذرانیدہ بود
 و درین روز مخلص گشت سخنان بہ عادل خان پیغام دادہ شد و سو و زریان دوستی و دشمنی را خاطر نشان او نمودہ تعہدات کردہ چنین قرار داد
 کہ مجموع ابن سخنان را معقول عادل خان ساختہ اورا در راہ دو تنخواہی و اطاعت در آورد و وقت رخصت ہم با دچہر ہا عنایت شد
 بمجلد درین مدت اندک چہ از سرکار خاصہ دچہ از پادشاہ زادہ و از تکلغات امر کہ حسب الحکم با و نمودہ بودند قریب بہ یک لک روپیہ حساب شد
 کہ باور سیدہ است در چار دہم منصب و جلد دس خدمت فرزند خرم شخص شد منصب او دوازده ہزاری ذات و دس ہزار سوار بود و منصب
 برادرش پانزدہ ہزاری ذات و ہشت ہزار سوار بود و فرمودم کہ منصب او برابر منصب پرویز اعتبار نمودہ سوائی دیگر را بہ صیفہ انعام
 و جلد دس خدمت باضافہ منظور دارند و قبل خاصہ بیچی گچ نام معہ بران کہ دوازده ہزار روپیہ قیمت داشت بدو مرحمت نمودم و در
 شانزدہم بیچ بہ مہابت خان عنایت شد و در ہفتم ہم بر منصب راجہ سوہج سنگہ کہ چار ہزاری ذات و دس ہزار سوار بود ہزاری افزودہ
 اورا بہ منصب پنجہزاری ہر بلند ساختم حسب التماس عبد اللہ خان بر منصب خواجہ عبد اللطیف کہ پانصدی ذات و دس ہزار سوار بود

و بیست افزودم حکم شد که هزاری ذات و چهار صد سوار باشد عبدالعزیز خان اعظم که در قلعه رتختی و محبوس بود و با تماس پدرش و اطلبید
بودم بدرگاه رسید و بند از پاس او برداشته بخانه پدرش فرستادم در بیست و چهارم راجه سویرج سنگه فیلی دیگر فوج سنگار نام بطریق
پیشکش گذرانید اگر چه این فیلی هم خوب است و داخل فیلان خاصه شد اما آن فیلی اول نسبتی ندارد از نوادر روزگار است و بیست و
روپیه قیمت آن شده در بیست و ششم برنصب بدیع الزمان ولد میرزا شاهرخ که به مقصدی ذات و پانصد سوار بود و صدی ذات اندام
مقرر گشت و در همین روز خواهر زین الدین که از خواهر زاده های نقشبندی است از مادر آوازه آمده ملازمت نموده پیچیده راس اسپ
پیشکش گذرانید قزلباش خان که از ملکبان صوبه گجرات بود چون به رخصت صاحب صوبه بدرگاه آمده بود حکم فرمودم که احاطه ادرا
مقیم ساخته باز نزد حاکم گجرات برده رساند تا دیگران را این موس نشود برنصب مبارک خان سزاولی پانصدی ذات افزوده شد
که هزار و پانصدی ذات و هفتصد سوار باشد در بیست و نهم یک لک روپیه بخان اعظم مرحمت نمودم حکم شد که برگشته داسنه و برگشته کاسنه
که موافق پنجزاری ذات میشود بجایگزین و در آخر همین ماه جهانگیر قلی خان را با برادران و خویشان به صوبه آله آباد که به جایگزین آنها
مقرر است رخصت فرمودم و درین مجلس بیست راس اسپ و قباچه پریم نرم خاصگی و دوازده راس آهوده و تلامه سگ تازی بکران
مرحمت شد و روز دیگر که غره خور داد و چهل راس اسپ و روز دوم چهل دیک راس و در سوم بیست راس که در عرض سه روز صد و
یک راس بوده باشد با نعام کنور کرن مرحمت شد و در عرض فیلی فوج سنگار فیلی از فیلان خاصه که ده هزار روپیه قیمت داشت بر راجه
سویرج سنگه مرحمت نمودم و در پنجم ماه مذکور ده چیره و ده قباد و ده کربند به کرن عنایت شد و در ششم یک زنجیر فیلی دیگر مرحمت نمودم درین
روزها داقعه نویس کشمیر نوشته بود که ملاکدائی نام در دیشه مراض که چهل سال در یک از خانقاه های بلده مذکور متروی بود و و سال قبل
از آنکه در بیعت حیات باز سپارد از در شان آن خانقاه استدعا نموده که اگر رخصت باشد بجیت محل دفن خود گوشه درین خانقاه اختیار
نمایم آنها گفتند که چنین باشد اقصه جاسه اختیار نموده چون مدت مذکور سپری میگردد به دوستان و عزیزان و آشنایان خود اظهار نماید
که به من حکم رسیده که مانع که نزد من است سپرده متوجه عالم آخرت شویم چندی که حاضر بودند از گفت و شنود او تعجب بوده اظهار میکنند
که انبیا برین سر اطلاع نیست چگونه این سخن را باور توان نمود میگوید که بمن چنین حکم شده و بعد از آن به یک از معتقدان خود که از
قاضی زاده های آن ملک است متوجه شده میگوید که مصحف مرا که به بهفت صد نیکه از رویه نموده صرف برداشتن من خواهی نمود
چون بانگ نماز جمعه بشنوی از من خبر خواهی گرفت و این گفتگو در روز پنجشنبه واقع میشود و همه اسباب حجره خود را به آشنایان و مریدان
قیمت نموده آخر همان روز به حمام رفته غسل مینماید قاضی زاده مذکور پیش از آنکه بانگ نماز بشنود به خانقاه آمده نفحص احوال ملامینماید

چون بدرجهره میرسد و در جهره را بنده کرده می بیند و خادمی بر در شسته از خادم احوال را می پرسد او میگوید که ملا سفارش نموده که تا در این خانه
 بخودی خود باز نشود به جهره در نخواهی آمد ساسنخه ازین سخن گذشته در جهره باز میشود و قاضی زاده بآن خادم درمی آیند می بیند که رو به قبله
 بر دوازده شسته جان بحق تسلیم نموده است خوشحال و ارستگان که ازین دامگاه تعلق بدین آسانی پرواز تو اند نمود بر منصب گرمین
 را تھور و دودھمی ذات و پنجاه سوار اضافه نموده هزاری فوات سی صد سوار مقرر فرمود در باز دهم این ماه پیشکش لشکر خان که سه قطار
 شتر و لاتی و میت پیاله در کابی خطائی و میت فلاده سگ تازی بود از نظر گذشت در دوازدهم خنجر مرصع باعتبار خان مرحمت شد
 و بکرن کلکی که دویزار و چوبه قیمت داشت عنایت نمود در چهار دهم به پسر بلند راس خلعت مرحمت نموده رخصت و کن فرمود
 در شب جمعه پانزدهم امری غریب رویا بدعجب اتفاق من درین شب در بیکر بودم حاصل سخن آنکه کشن سنگه برادر حقیقی راجه
 سورج سنگه از گوبند داس که وکیل راجه مذکور بود بواسطه کشتن برادر زاده خود گوبالداس نام جوانی که پیش ازین به مدتی بدست
 گوبند داس مذکور ضائع شده بود از آزار تمام داشت و سبب این نزاع طوئے و ارداف قصه کشن سنگه توقع آن داشت که گوبالداس
 چون در حقیقت برادر زاده راجه هم بود او با انتقام این امر گوبند داس را بکشد راجه بواسطه کار دانی و سر بر اهی گوبند داس قطع نظر از
 بازخواست خون برادر زاده نموده به تغافل میگذاشت کشن سنگه چون این قسم اغماض از راجه دید بخاطر گذراندن که من انتقام برادر زاده خود
 میکشم نمی گذارم که این خون به جسد مدتی اینمندی را در خاطر داشت تا آنکه در شب مذکور برادران و یاران و ملازمان خود را جمع نموده اظهار
 این مقدمه بنماید که امشب بقصد کشتن گوبند داس میرویم هر چه شود و بخاطر گذشت که به راجه ضرر دایم رسد راجه خود ازین مقدمه بخیر
 اقرب به صبح صادق باتفاق کرن برادر زاده خود و دیگر همراهان روان میشود چون بدروازه حویلی راجه میرسد چندی از مردم آزموده خود
 پیاده ساخته بر سر خانه گوبند داس که متصل بخانه راجه بود میفرسند و خود همچنان سوار بر سر دروازه می ایستند آن پیاده با بدرون خانه گوبند داس
 وارد آمد چندی را که بطریق محافظت و چوکی بیدار بودند در تشریف کشید میکشند در اثنا که این زد و خورد گوبند داس بیدار می شود
 و مضطربانه شمشیر خود را برداشته از یک طرف خانه بر می آید تا خود را به چوکیداران بیرون خانه رساند آن پیاده با چون از کشتن چندان
 فارغ میشوند از خیمه برآمد و تفحص و محسوس گوبند داس میکنند درین اثنا با دوبرخیو رند کار او را تمام میسازند پیش از آنکه خبر کشتن گوبند داس
 شخص بکشن سنگه رسد میتا بانه از اسب پیاده شده بدرون حویلی در می آید بر چند مردم ادا اضطراب میکنند که پیاده شدن لائق نیست
 اصلاً گوش به سخن نمی کند که اگر اندک زمانه دیگر توقف میکرد و خبر کشته شدن غنیم بدو میرسد همچنان سواره ممکن که کار را تمام ساخته
 سالم دوازده برگردد چون قلم تقدیر بر دوش دیگر رفته بود مقدار پیاده شدن و آمدن اراج که در درون محل خود بود از شور و غوغا

مردم بیدار می‌شود و به دروازه خانه خود برهنه شمشیر در دست می‌آیند مردم از اطراف و جانب خبردار شده برین مردم که پیاده شده اند
 بودند متوجه میشوند پیاده شده با معلوم که چه مقدار کس بودند و مردم راجه از حد شمار بیرون بهر یک از مردم کشتن سنگه ده کس رو بروی شوند
 بمحلا کشتن سنگه و برادرزاده او کرن چون برابر خانه راجه می‌رسند مردم هجوم آورده هر دو را یکسند کشتن سنگه بغت زخم و کرن نه زخم برین باز
 همگی درین معرکه شصت و شش نفر از طرفین به قتل درمی‌آیند از طرف راجه سی نفر و از جانب کشتن سنگه سی و شش نفر چون آفتاب
 عالمتاب سرزد و عالم را بنور خود منور ساخت این قضیه بروی کار افتاد و راجه برادر و برادرزاده و چنان نوکر که از خود عزیز تر
 میدانست کشته دید و باقی مردم متفرق هر کس بجای بدر رفتند این خبر در بیکر به بن رسید حکم کرد که کشتن را انجمنی که رسم آنهاست
 بسوزند و تحقیق این قضیه واقعی نمایند آخر الامر ظاهر شد که حقیقت نبوده که نوشته شده و باز خواست دیگرند داشت در شتم
 میران صدر جهان از وطن خود آمده ملازمت نمود یک صد هرنذر گذرانید و اسه سورج سنگه به خدمت دکن مرخص گشت یک جفت
 مردارید بر اسه گوش او و بر م نرم خاصه مرحمت نمودم بجیت خانچان نیز یک جفت مردارید فرستاده شد در میت و نیم بنصب اعتبار خان
 شش صد سوار اضافه نمودم که پنجاهاری ذات و دوهزار سوار باشد در بهمن روز کرن بجایگزیند و در خدمت یافت اسب و فیل خاصه با خلعت
 و عقد مردارید که پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و خنجر مرصع که بدو هزار روپیه تمام یافته بود با در خدمت نمودم از روز ملازمت تا هنگام رحلت
 مجموع آنچه از نقد و جنس و جواهر و مرصع آلات با و عنایت کردم دو لک روپیه و یک صد و ده راس اسب و پنج زنجیر فیل بود و سوار
 آنچه فرزند خرم به و نعمات بدو داده است و مبارک خان سزاوی را اسب و فیل عنایت نموده به همراهی او مقرر ساختنم بعضی سخنان بانی
 بر رانا پیغام نمودم راجه سورج سنگه نیز بوعده دو ماه بوطن خود رخصت حاصل نمود در میت و نیم پانیده خان مغل که از امر اسه قدیم این
 دولت بود و دیعت جیات سپرد و در اواخر این ماه خبر رسید که دار اسه ایران پسر گلان خود صفی میرزا را به قتل رسانید انجمنی باعث جبرانی
 تمام گشت چون تحقیق نموده شد گفتند که درش که یک از شهر اسه مقرر گیلان است به بسود نام غلامی حکم فرمود که صفی میرزا را بکشتن غلام
 مذکور وقت یافته در صبح نهم محرم سنه هزار و بیست و چهار که میرزا از حمام برآمده متوجه خانه بود بدو زخم شمشیر بخگی کار او را تمام می‌سازد
 بعد از گذشتن بسیار از روز که جسد او در میان آب و گل بود شیخ بهاء الدین محمد که بدانائی و پارسانی معروف و مشهور آن دیار است
 و شاه را با و عقیده تمام این سخن را اظهار میکند و رخصت برواشتن گرفته نقش او را بار و پیل که گور خانه آبا و اجداد ایشان است
 میفرستد هر چند از مردودین ایران تحقیق انجمنی نمودم هیچ کس حرفی نه گفت که خاطر از ان نسلی گردد چه فرزند کشتن را قوی سببه باید
 تا رفع آن بدنامی نماید در غره تیراه یک زنجیر فیل رنجیت نام با ملا بر به میرزا رستم مرحمت نمودم و به بسود علی با به نیز یک زنجیر فیل عنایت

شد میرک حسین خویش خواجہ شمس الدین به بخشی گری و وقایع نویسی صوبہ بہار مقرر گشت و رخصت یافت خواجہ عبد اللطیف نوشین یکی
 از اعیان و خلعت داده بجایگز رخصت نمود و در نیم ماہ مذکور شمشیر مرصع بخان دوران و خنجر بخت آلود و دلدار جلالہ افغان کہ طریقہ
 دو تنخواہی اختیار نموده فرستاده شد نیز دہم مجلس عید آب پاشان منعقد گشت و بندہ ہای درگاہ گلابا بہ یکدیگر پاشیدہ شکفتگیہا کردند
 در ہفتدہم امانت خان بہ بند رکھنپایت تعین شد چون مقرب خان ارادہ آمدن درگاہ داشت بندر مذکور از و تغیر شد در ہمین روز
 کہ خنجر مرصع بفرزند پدر نیز فرستادم در ہجیدہم پیشکش خانخانان از نظر گذشت از ہجہ جنس چیز ہا ترتیب دادہ بود جو اہر مرصع آلات کہ سہ قطعہ
 لعل و یک صد و سہ دانہ مرواید و یک صد یا قوت و دو خنجر مرصع و کلگی مرصع و دو دراید و صراحی مرصع و شمشیر مرصع و ترکش و محل بند
 و بار مرصع و یک انگشتری نگین الماس بود و قریب بہ یک لک روپیہ قیمت شد سواے جو اہر مرصع آلات پارچہ دکنی و کرناٹکی و از
 ہجہم روز دار و سادہ و پانزدہ زنجیر فیل و یک راس اسب کہ یا لش زمین میر رسید نیز بنظر آمد پیشکش شدہ از خان نیز پنج زنجیر فیل
 بوسی صد عدد پارچہ از ہجہم بود بنظر گذشت در ششم ہوشنگ را خطاب اکرام خانی سرفراز ساختہ روز افزون کہ از راجہ زادہ ہاے
 متعبر صوبہ بہار بود و از خودی باز بخدمت حضور قیام می نمود و اورا بہ شرف اسلام شرف ساختہ با آنکہ پدرش راجہ سنگرام در مخالفت
 با او ہاے دولت قاہرہ کشتہ گشتہ بود و راجگی ولایت پدرش با و عنایت نمودہ و فیل مرحمت کردہ رخصت و طن فرمودم یک زنجیر فیل
 بہ جاگیر قلی خان عنایت نمودہ فرستادہ شد بہیت و چہارم جلگت سنگہ دلد کنور کہ کن کہ در سن دو و اندہ سالگی بود آمدہ ملازمت کرد و
 عرضداشت پدر کلان را اما سنگہ و پدر خود گذرانیدہ خیلی آثار نجات و بزرگ زادگی از چہرہ او ظاہر است و بہ خلعت و دلجوئی خاطر
 اورا خوش ساختہ بر منصب مرزا علی ترخان و صدی ذات افزودہ شد کہ ہزار و دہ صدی ذات و سی صد سوار بودہ باشد
 در از آخر ہمین ماہ شیخ حسین روہیلہ را بہ خطاب بہار از خانی سرفراز ساختہ بوجہ رخصت جاگیر نمودم بہ خوشان میرزا شرف الدین خان
 کا شتری کہ ورنہ لا آمدہ سعادت آستان بوسی و در یافتندہ ہزار و دہ مرحمت شد و پنجم امرا و بر منصب راجہ تھل کہ ہزار و
 پانصدی ذات و یک ہزار و یک صد سوار بود پانصدی ذات و یک صد سوار افزودہ شد در ہفتم کیشو مارو کہ بہ سرکار او دہیم
 جاگیر داشت و بہ واسطہ شکوہ صاحب صوبہ آنجا بدرگاہ طلب داشتہ شدہ بود آمدہ ملازمت نمود چہار زنجیر فیل پیشکش گذرید
 چون اشتیاق دیدن فرزند خان جهان بسیار داشتیم و بخت تحقق ہما ت صوبہ دکن ہم یک مرتبہ آمدن او ضروری بود اورا طلبیدہ بودم
 روز سہ شنبہ ہشتم ماہ مذکور ملازمت نمود یک ہزار و دہم و چہار قطعہ لعل و بہیت و دانہ مرواید و یک قطعہ زمر و دو پھول گلاب
 مرصع کہ قیمت آنہا پنج ہزار روپیہ بود بطریق پیشکش گذرانیدہ شب تیشنبہ چون عرس خواجہ بزرگوار بود بہ روضہ متبرکہ ایشان رفتہ

گذرانید و همین روز مجلس وزن شمس نیز منعقد گشت و در میت و ششم مصطفی بیگ ایلی رخصت یافت سواست آنچه در مدت خدمت با و محبت
 شده بود و بیست هزار روپیه دیگر نقد و خلعت عنایت نمود و در جواب کتابت که آورده بود و محبت نامه شعر بر کمال دوستی نوشته شد در
 چهارم ماه مهر منصب میر جمال الدین حسین که دو هزار ذوات و پانصد سوار بود چهار هزار ذوات و دو هزار سوار مقرر گشت در پنجم
 محبت خان به همراهی خان جهان که به خدمت دکن نامزد شده بود به ملاحظه ساست که بحبت او اختیار نموده بودند رخصت یافت
 به خلعت و خنجر مرصع با پهل کتاره و شمشیر خاصه و قیل سر بلند گردید در نیم خانجهان مخلص گشت و خلعت و نادری خاصه و اسپ را هدیه
 بآزین و قیل خاصه و شمشیر خاصه مرحمت نمود در همین تاریخ هزار و هفتصد سوار از تایلان محبت خان را حکم شد که دو اسپ
 و سه اسپچه بخواند و هند مجموع مردی که درین مرتبه به خدمت دکن تعیین یافتند سی صد و سی نفر منصب دار و سه هزار افسر و هفتصد
 سوار و دیاق و سه هزار افغان و دلازاک بود که همگی سه هزار سوار بود و شود با سی لک روپیه خزان و توپ خانه مستعد و فیلان جنگی
 به خدمت مذکور متوجه شدند بر منصب سر بلند را سی پانصد ذوات و دو بیست و شصت نفر سوار افزوده شد که دو هزار ذوات
 و یک هزار و پانصد سوار بوده باشد با پنج برادر ناده قلیج خان به منصب هزار ذوات و هفتصد سوار از اصل و اضافت سرفراز گشت بر
 منصب راجه کشن داس هم پانصد ذوات اضافه نمود حسب التماس خان جهان منصب شهباز خان لودی که از تعینات
 دکن است از آن قتل و اضافت دو هزار ذوات و هزار سوار مقرر شد و دو بیست سوار به منصب وزیر خان افزوده شد و منصب سرباز خان
 پسر میرزا رستم هزار ذوات و چهار صد سوار از اصل و اضافت قرار یافت در چهارم همین ماه هزار ذوات دیگر بر ذوات میر جمال الدین حسین
 و پانصد سوار افزوده و او را به منصب والا سی پنجم هزار ذوات و پانصد سوار سرفراز گردانیدم در نوزدهم راجه سورج سنگه با پسر خود
 گج سنگه که بوطن رخصت شده بود آمده ملازمت کرد و یک صد و یک هزار روپیه نذر گذرانید بسید کبیر فرستاده عادل خان یک عده
 مهر نور جاسان که پانصد توپ و پنج وزن داشت مرحمت نمود و در بیست و سوم نوزدهم فیمل از فیلان که ناسم خان از فتح ولایت کوچ و فتح
 گجه وزیرند اران او دیوبند بدست آورده بودند نظر گذشت و داخل فیلان نامه خاصه شریفه گردید در بیست و ششم ارادت خان به منصب
 میر سامان و معتد خان به خدمت بخشی گری احدیان و محمد رضا جابری به بخشی گری صوبه پنجاب و واقعه نویسی آنجا سرفزاری
 یافتند سید کبیر که از جانب عادل خان بحسب التماس عفو تقصیرات وینا داران دکن و تعهد بازگذاشتن قلعه احمد نگر و ولایات
 بادشاهی که با فساد بفسخ مقصد آن از تصرف او لیاست دولت فاسره برآمده بود به ملازمت آمده بود درین تاریخ رخصت شد و خلعت
 و قیل و اسپ یافته روانه گردید چون راجه سورج سنگه کچوا به در دکن وفات یافت رام داس پسر او را به منصب هزار ذوات و

چهار صد سوار سرفراز ساختم در چہارم ماہ آبان بہ سیف خان بار بہ نقارہ مرحمت شد و بر منصب ادسی صد سوار اضافہ نمودم کہ سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار بودہ باشد در ہمین تاریخ را جبہ مان را کہ در قلعہ گوالیار در بند بود بہ ضامنیت مرتضی خان خلاص ساختہ منصب اورا برقرار داشتہ بہ خدمت قلعہ کانگرہ نزد خان مذکور فرستادم حسب التماس خان دوران بر منصب صادق خان سی صد سوار اضافہ حکم شد کہ ہزاری ذات و سوار باشد میرزا عیسیٰ ترخان از ولایت سنبل کہ بہ جاگیر او مقرر بود آمدہ ملازمت کرد و یک صد مہر گذر گذر ایند در شانزدہم را جبہ سورج سنگہ بہ خدمت دکن رخصت شد و سی صد سوار بر منصب او اضافہ کردم کہ پنجہزاری ذات و سہ ہزار و سی صد سوار بودہ باشد خلعت واسپ یافتہ روانہ گردید و سید ہم منصب میرزا عیسیٰ را از اصل و اضافہ ہزار و پانصدی ذات و ہشت صد سوار مقرر ساختہ خلعت و قبل مرحمت نمود و بہ دکن رخصت یافت در ہمین روز ہا خبر فوت چہین تلچ بدخت از مضمون عرضداشت جہانگیر قلی خان مسعود گشت بعد از فوت تلچ خان کہ از بندہ ہای قدیم این دولت بود من این بے سعادت را عتاب کلی نمودہ از امر ساختن و شل جو پور و لانی را بہ جاگیر او مقرر داشتم و دیگر برادران و خویشان ادرا بہ ہمراہ او ساختہ ہم را بہ نیابتہ او ادام لاہوری نام برادری داشت در غایت بے اندامی و شرارت نفس بہ من رسید کہ بندہ ہای خدا از سلوک او در غدا ب اندامی فرستادم کہ او را از جو پور بیاورند و برسدن احدی بے سببی و باغی و اہم بر چہین تلچ علیہ کردہ بخاطر میگذرانند کہ برادر مخلص خود را ہمراہ گرفتہ بباہر گریخت منصب و حکومت و جا و جاگیر و زروسامان و فرزندان و مردم خود را گذاشتہ پارہ زر و طلا و جو اہر بر می داند و با سعد و دے چند بیان زمینداران میرود این خبر چند روز پیش ازین رسید و تعجب تمام دست داد و محلاً ہمزبند ارے کہ میرسد مبلغا از دگر رفتہ اورا از خود میگذرانند تا آنکہ خبر رسید کہ بہ ولایت جوہت و آماد بخت اتفاق زمیندار آنجا روزے چند دمان نواحی میگذرانند چون این خبر بہ جہانگیر قلی خان میرسد چندے از مردم خود میفرستد کہ آن بے عاقبت را گرفتہ بیاورند و بچہ رسیدن او را بدست آورده ارادہ میکنند کہ بہ جہانگیر قلی خان رسانند در ہمین اثنا بہ جنسم و اصل میگرد چندے کہ با او ہمراہ بودند چہین تقریر کردند کہ چند روز قبل ازین بیماری بہرسانندہ بود و آن بیماری اورا گشت و این مقدمہ نیز مسعود گشت کہ خود بہ قصد نمودہ باشد تا بدین حال اورا بہ نزد جہانگیر قلی خان بیاورند بہر تقدیر جسد او را با فرزندان و خدمتگاران کہ ہمراہ داشت بہ آگہ آباد آوردند اکثر زرباے اورا ضایع ساختند و زمینداران از دگر رفتہ بودند حاشا کہ نمک مثل این نوع روسایان را بہ چہین عقوبتہا گرفتار نہ کنند

از پس فرضی کہ بود بر اہم

فرض بود حق ولی النعم

در بست و دوم حسب التماس خان دوران بر منصب ناد علی میدانی کہ از تعینات بکشی بود و نیست سوار افزودہ شد کہ ہزار و

پانصدی ذات و هزار سوار باشد و لشکر خان را که دویزاری ذات و نهصد سوار بود و صد سوار دیگر اضافه مرحمت شد در بست و چهارم
مقرب خان را که سه هزار ذات و دویزار سوار بود و پنج هزار ذات و دویزار و پانصد سوار مقرر داشتیم و در بهمن روز با قیام پسر
شاه محمد قندهاری که از امرزاده ها بود و خدمت فراولی داشت خطاب خانی سرفراز شد در پنجم ماه آذر خنجر مرصع بدو ارباب خان غلام
شد بدست راجه سازنگاری و خلعت بجهت امرای دکن مرحمت نمودم چون از صفدر خان حاکم کشمیر بعضی مقدمات سموع گشت
اورا از حکومت آنجا معزول ساخته احمد بیگ خان را بنا بر سبق خدمت نواخته به صاحب صوبگی ولایت کشمیر سرفرازی بخشیدم و
منصب او را که دویزار و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بود برقرار داشته به کمر خنجر مرصع و خلعت امتیاز یافت در نهشت شد و
بدست اهتمام خان خلعت زمستانی به قاسم خان حاکم بنگاله و امرا و تبعات آنجا فرستادم پیشکش کنی والد افتخار خان که یک زنجیر
فیل و چهارده راس گوسفند و پاره آتش بود در پانزدهم ماه مذکور از نظر گذشت و به خطاب مردت خانی ممتاز گردید دیانت خان را که در
قلعه گوالبهار بود حسب التماس اعتماد الدوله طلب داشته بودم سعادت کورنش یافت و اموال او که بقید ضبط درآمده بود بدو مرحمت
شد و در بنیوانو اجداد هاشم ده بندی که در ماوراءالنهر از سلسله درویشی گرم دارند و مردم آن ملک را نسبت بایشان اعتقاد تمام است
بدست یک از درویشان سلسله خود کتابی مبنی بر اظهار دعا گوئی قدیم و نسبت و اخلاص آبا و اجداد باین دودمان با فرجی و کمان
فرستاده بودند و بینه که حضرت فردوس مکانی بجهت خواجگی نام عزیزه هم از ان سلسله در سلک نظم و آفریده بودند و مصرع اخراک
خواجگی را بنده ایم و خواجگی را بنده ایم

در ان کتاب درج بود ما هم در برابر این کتاب سطر چند به قلم خاص مرقوم ساخته این رباعی را در بدیه گفته با هزار مهر جهانگیری
به خواجگی را بنده ایم

ای آنکه مرا تر و بیش از پیش است	از دولت یا دودنای درویش است	چند آنکه زمرده ات دلم شاد شود	شادیم از آنکه لطفت از حد پیش است
---------------------------------	-----------------------------	-------------------------------	----------------------------------

چون غمخواره بودیم که این رباعی را هر که طبع نظمی داشته باشد بگوید حکیم مسیح الزمان گفت بسیار خوب گفت

وایم اگر چه شغل شاهی در پیش	هر خطه کنیم یا در درویشان پیش	اگر شاد شود ز ما دل یک درویش	آزادیم حرم حاصل شاهی خویش
-----------------------------	-------------------------------	------------------------------	---------------------------

هزار و دیگر به جایزه و صلحه این رباعی به حکیم مذکور عنایت کردم و در هفتم ماه دی که از سیر بکمر بازگشته متوجه اجیر بودم در راه چهل و دویست و یک
شکار شد در بیستم سیر میران آمده ملازمت نمود و محلی از احوال او و سلسله او مرقوم میگردد از جانب پدر پسرزاده میرغیاث الدین
محمد میر میران ولد شاه نعمت الله دلی است در دولت سلاطین صفویه غرت تمام یافته بودند چنانچه حضرت شاه طهماسب همشیره خود

جانش خانم را به شاه نعمت الله داد و از مشیخت و هدایت به نسبت داماد و خویشاوندی ممتاز گشت و از جانب مادر دختر زاده شاه اسمعیل خویشیست بعد از فوت شاه نعمت الله پسر او میر غیاث الدین محمد میران رعایت تمام یافت و شاه غفران پناه دقری از کریم خانوادہ سلطنت و عظمت را به پسر گلان او عقد بنہ دختر شاه اسمعیل مذکور را به پسر دیگرش میر خلیل الله داد که میر میران از و تولد شد. میر خلیل الله مذکور بیست و هشت سال قبل ازین از ولایت آمدہ در لاجورد مرا ملازمت نمود چون از سلسلہ مردم عزیز و عظیم بود باحوال او بسیار پرداختم و منصب و جاگیر و عزت او را معمور ساخته در صد تربیت و رعایت او بودم بعد از آنکہ اگرہ مقام خلافت شد باندک مدتی بہ سبب افراط خوردن انہ اورا بیماری اسهال کہد روئد او در عرض دہ دوازده روز جان را بجان آفرین سپرد از فرقی او آزرده خاطر شدم باز گذشتہ اسے اورا از نقد و جنس فرمودم کہ بہ فرزند ان او کہ در ولایت بودند رسانیدند در بنیاد میر میران کہ در سن بیست و دو سالگی قلندر و درویش شدہ بردشتے کہ اورا در راہ نشناختند خود را در اجیر بار سانیہ جمع کلفت ہاسے خاطر و پشیمانی باطن و ظاہر اورا اصلاح و تدارک نمودہ بہ منصب ہزاری ذات و چار صد سوار سرفراز ساختم و سی ہزار در ب نقد با و عنایت کردم الحال در خدمت و ملازمت است در دوازدهم ظفر خان کہ از صوبہ داری بہار تغییر یافتہ بود آمدہ ملازمت نمود و یک صد ہزار گذران و سہ فیل پیشکش نمود در پانزدہم دی بہ منصب قاسم خان صاحب صوبہ بنگالہ ہزاری ذات و سوار افزودہ شد کہ چار ہزاری ذات و سوار باشت چون از دیوان و بخشی بنگالہ کہ حسین بیگ و طاہر باشت بہ خدمت پسندیدہ بہ وقوع نیامد مخلص خان را کہ از بندہ های مقیم این در گاہ بود بہ خدمات مذکور تعین نمودہ شد منصب اورا دو ہزاری ذات و ہفت صد سوار مقرر داشتیم و علم نیز عنایت کردم و خدمت عرض مکرر بہ دیانت خان حکم فرمودم در بیست و پنجم روز جمعہ وزن فرزند خرم واقع شد تا سال حال کہ سنش بہ بیست و چار سالگی رسیدہ و کدخدایان کردہ و صاحب فرزند ان شدہ اصلاً خود را بہ خوردن شراب آلودہ نہ ساختہ بود درین روز کہ مجلس وزن او بود گفتیم کہ بابا صاحب فرزند ان شدہ و بادشاہان و بادشاہزادگان شراب خوردہ اند امروز کہ روز جشن وزن تست تو شراب میخو رانیم و رخصت میدیم کہ در روز ہاسے جشن و ایام نوروز و مجلس ہاسے بزرگ میخور دہ باشی اما طریقہ اعتدال مرغی داری کہ خوردن باندازہ کہ عقل را زائل کند دانا یان روانداشته اند و بیاید کہ از خوردن آن عرض نفع و فائدہ باشت و بوعلی کہ بزرگ طبقہ حکما و اطباست این رباعی را بہ نظم در آورده -

می شہمن مست و دوست ہوشیار است	اندک تریاق و بیش زہر بار است	در بسیارش مفرت اندک نیست	در اندک او منفعت بسیار است
بہ مبالغہ بسیار شراب با و دادہ شد من تاسن پانزدہ سالگی نخوردہ بودم مگر در ایام طفولیت کہ دوسہ مرتبہ والدہ و انکھای من تقریب			

علاج اطفال دیگر از والد بزرگوارم عرق طلبیدہ تعداد یک تولد انہم بہ گلاب و آب آمیختہ براسے دفع سرفہ دار و گفتہ مرا خورائیدہ باشند و
 دوران ایام کہ اردوسے والد بزرگوارم بخت دفع نسا و افتادان یوسف زنی در قلعہ ملک کہ ہر کنار آب بیلاب واقع است نزدال اجل
 داشت روزے بغیر شکار ہر ششم چون تردد بسیار واقع شد و شمار ماندگی ظاہر گشت استاد شاہ قلی نام نوچی نادرے کہ سرآمد نوچی
 عم بزرگوارم میرزا محمد حکیم بودہ من گفت کہ اگر یک پیالہ شراب نوشجان فرمائند دفع ماندگی و کسالت خواہد شد چون ایام جوانی بود
 و طبیعت مائل باز نکاب این امور بہ محمود آبدار فرمودم کہ بہ خانہ حکیم علی رفتہ شربت کبف ناک بیار حکیم مقدار یک نیم پیالہ شراب
 روز رنگ شیرین فرہ در شیشہ خود فرستاد آنرا خوردم کیفیت آن خوش آمد بعد ازان شروع در شراب خوردن کردم و روز بروز می افزودم
 تا آنکہ شراب انگوری از کیفیت باز ماند و عرق خوردن گرفتہ رفتہ رفتہ در مدت نہ سال بہ بست پیالہ عرق و آتشہ کشیدہ چہارہ در روز باقی
 در شب خوردہ میشد و زن آن شش میسر نہ شد و شان کہ یک و نیم من ایران باشد و خورش من دوران ایام مقدار یک مرغ بانان و ترب
 بود دوران حال سچکس را قدرت بر منع من نبود کار بجائے کشید کہ در خار ہا از بسیارے رعشہ دلزیدن دست پیالہ خود نمی توانستم
 خورد بلکہ دیگران می خوراندند تا آنکہ حکیم ہمام برادر حکیم ابو الفتح را کہ از قریبان والد بزرگوارم بود طلبیدہ بر احوال خویش اطلاع دادم
 او از کمال اخلاص و نہایت دلسوزی بے حجابانہ بہ من گفت کہ معاصی عالم بدین روش کہ شما عرق نوش جان میکنید نفوذ باعدہ ناشاہ
 دیگر احوال بجائے خواہد کشید کہ علاج پذیر نباشد چون سخن او از خیر اندیشی بود و جان شیرین غریز است در من اثر کرد من ازان تاریخ
 شروع در کم ساختن کردہ خود را بہ خوردن فلو نیانہ انختم ہر چند در شراب بسکاستم ہر فلو نیامی افزودم و فرمودم کہ عرق را بہ شراب انگوری
 مخرج سازند چنانچہ دو حصہ شراب انگوری و یک بخش عرق بودہ باشد ہر روز از پنجہ میخوردم خبرے کم نمودہ در مدت ہفت سال بش
 پیالہ رسانیدم و زن ہر پیالہ ہر روزہ انتقال و یک پا و الحال پانزدہ سال می شود کہ بہ ہمین دستور خوردہ میشود و ازین نہ کم میشود نہ زیاد
 و در شب میخورم مگر در روز پنجشنبہ چون روز جلوس مبارک من ست و شب جمعہ کہ از شبہاے متبرکہ ایام ہفتہ است در روز متبرکہ
 در پیش دار و بہ ملاحظہ این دو چیز در آخر ہاے روز میخورم کہ خوش نمی آید کہ این شب بہ غفلت گذرائندہ در اداسے شکر منع حقیقی تقصیر
 رود در روز پنجشنبہ و روز یکشنبہ گوشت ہم نمی خورم در پنجشنبہ چون جلوس مبارک من واقع شدہ و روز یکشنبہ کہ روز ولادت والد بزرگوار
 من ست و این روز را بسیار تعظیم میکردند و عزیز میداشتند و بعد از چند گاہ فلو نیار بافیون بدل ساختم اکنون کہ عمر من بہ چہل و شش
 سال و چہارہائسی و چہل و ہفت سال و نہ ماہ قمری رسیدہ ہشت سرخ افیون بعد از گذشتن پنج گھڑی از روز دشن سرخ بعد از
 یک ہر شب میخورم و پنجمر صبح بہ رستہ مقصد علی بہ عبد اللہ خان مرحمت نمودم شیخ موسی خویش قاسم خان بہ خطاب خانی سرفرازا

گشته به منصب هشت صدی ذات و چهار صد سوار امتیاز یافت و به نگاله مرخص شد بر منصب ظفر خان پانصدی ذات و سوار اضافه
مرحمت شد و به خدمت بنگش تعیین یافت در همین روزها محمد حسین برادر خواجه جهان به خدمت نوجده اری سرکار حصار سرفراز گردید
مرخص شد و دوست سوار بر منصب او اضافه مرحمت نمودم که پانصدی ذات و چهار صد سوار باشد و قبل نیز عنایت کردم در نیم بهمن
به میر میران قبل عنایت شد خواجه عبدالکریم سوداگر چون از ابرار روانه هندوستان بوده برادر عالی تقدیرم شاه عباس بدست
او تسبیح عقیق مینی در کابی کاروندیک که بسیار تحفه و نادر بود فرستاده بودند در نهم ماه مذکور بنظر درآمد در شهر دهم بعضی پیشکشها از قسم مرصع
آلات و غیره که سلطان پرویز ارسال داشته بود بنظر درآمد به مقیم اسفند ارند صادق برادرزاده اعتماد الدوله که به خدمت بخشی گری
قیام داشت به خطاب خانی سرفراز گشت این خطاب را به خواجه عبدالغفر عنایت کرده بودم مناسبتهای امری داشته و در خطاب
عبد الغفر خان و صادق را خطاب صادق خان سرفراز ساختم در دهم جلوت شکوه و کنور کرن که به وطن خود دستور یافت
در هنگام رخصت بست هزار دپیه و یک اسپ و یک بز بخیر قبل و خلعت و شال خاصه بدو مرحمت نمودم و هر داس جهاله که از اعتماد
را ناست و آملیق بسر کرن بود با و هم پنجزار دپیه و اسپ و خلعت عنایت نمودم و بدست او شش پری از طلا بخت را نافرستادم
در ستم بهمن ماه راجه سویر مل و در راجه با سو که بنا بر نزدیکی جا و مقام بهمراهی مرتضی خان به گرفتن قلعه کانگه تعیین یافته بود بطلب
آمده ملازمت کرد خان مذکور را بعضی مظنه با از و در خاطر قرار گرفته بود بدین جهت بهمراهی او داخل دانسته مکرر عرض بدرگاه فرستاد
و در باب او سخنان نوشت تا آنکه حکم طلب او صادر گشت در بست و ششم نظام الدین خان از ملتان آمده ملازمت کرد در آخر بهمن
سال اخبار فتح و فیروزی و ظفر و بهروزی از اطراف مالک محروسه رسید اول تقییه احمد و افغان که از دیر باز در کوستان کابل
در مقام سرکشی و فتنه انگیزی است و بسیار از افغانان آن سرحد بروجع شده اند و از زمان والد بزرگوارم تا حال که سال دهم از جلوس
نست انواع همیشه بر سر او تعیین بوده اند رفته رفته شکستهای خورد و پریشانها کشید جمعیت او پاره متفرق شد و پاره کشته گشت و در جرنجی
که محل اعتماد او بود دهنه پناه برد و اطراف آنرا خاندوران قبل نموده راه درآمد و برآمد را بروست چون بخت حیوانات گاه وجود
خوراک در محله مذکور نماند شهاباوشی خود از کوه پایان آورده در دامنها پیرانید و خود نیز بخت آنکه مردم بهمراهی نمایند آمد تا آنکه
این خبر به خان دوران رسید جمعی از سرداران و مردم کار کرده را در شب معین تعیین کرد که بجوالی جرنجی رفته کین نمایند و آن جماعت
رفته شب خود را در پناه گاه با پنهان ساختند و در دوش خان دوران بهمان طرف سواری نمود چون آن سربوختان حیوانات خود را بر آورد
بچرا سرید هند و احد ادبه نهاد با جماعه خود از کین گاه ها گذشته که کبار گردے از پیش ظاهر میشود چون خبر میگردد معلوم میگردد که خاندوران

مستلاشی و مضطرب گشته قصد بازگشتن میکنند. و قراولان خان مذکور نیز خبر کردند که اعداد است خان جلوه داده خود را با اعداد میرسانند
مردی که در کین گاه بودند آنها نیز سر راه گرفته حمله آور میشوند تا دو پیر بجبت قلبی و شکستگی جاد بسیار بجنگ معرکه جنگ قائم بود آخر الامر
شکست بر افغانان افتاده خود را به کوه در میکنند و قریب سی صد کس از مردم کار به جهنم میروند و یک صد نفر اسیر میگردند اعداد
نمی تواند که دیگر باره خود را بدان محکم رسانند. ه با قائم سازد با الفرورت خود را بجانب قندهار رد میکند افواج قاهره بحرخی و جاک
و خانهای آن تیره روزگار آن در آمده همه را میسوزند و خراب ساخته از پنج و بنیاد بر می اندازند خبر دیگر شکست خوردن غنیمت بخش
و بر هزدگی لشکر نکبت اثر است خلاصه کلام آنکه جمعی از سرداران معتبر و جماعه از برکیان که قوسه اند در نهایت سخت جانی و دمار
قطره و تردد در آن ملک بر آنهاست از غنیمت رنجیده اراده و دلخواهی نمودند از شاه نواز خان که با فوجی از عساکر منصوره در بالا پور بود
استدعای قول نموده قرار دادند که خان مذکور را به بنیند و خاطر جمع نموده آدم خان و یاقوت خان و جمعی دیگر از سرداران و برکیان
جادور را و بابو کانتیه آمده دیدند شاه نواز خان بهر یک از آنها اسب و فیل و زر و خلعت فراخورد و قدر و حالته که داشتند داده سرگرم
خدمت و دلخواهی ساخت و از بالا پور کوچ نموده بهر ای این مردم بر سر غنیمت مقهور روانه شدند در اثنای راه به فوجی که از دکنیان
که محله اردانش دلاور و بکلی و فیروز و چندی دیگر از سرداران باشد برخورد آن فوج را تار مار ساختند و آن مقهوران را

شکسته حلاج و گسته کمر | نه یارای گفت و نه پردای سر

خود را بار دو سه آن بد اختر رسانیدند و او از غایت غرور درین مقام شد که با فوج قاهره جنگ نماید مقهور اینک با او بودند و لشکر عادل
و قطب الملکیه جمع ساخته و توپخانه و استعداد خود را سرانجام نموده روبرو لشکر ظفر اثر روانه شدند تا آنکه فاصله پنج شش کر و سه پیش ماند
و در کین شب بهیمین افواج نور و ظلمت بهم نزدیک شده فوجها و یسا و لمانایان گشتند سه پیر از روز گذشته آغاز بان کار را و
توپ اندازی شد آخر الامر در اب خان که سردار هراول بود با دیگر سرداران و کار طلبان مثل راجه ز سنگ و درای چند دلی خان
ستاری و جهانگیر قلی بیگ ترکمان و سائر شیران بیشه دلاوری شیر ها کشیده بر فوج هراول غنیمت یافتند و دادرسی و مردانگی داده
این فوج را بنات انوش و از هم پراگنده ساختند و مقید بطرث دیگر نشده خود را به فوج قول رسانیدند و همچنین بر فوج روبرو
نمود متوجه شده و چپش دست داد که دیده نظار گیان از مشاهده آن خیره مانده تا مدد گهری نمینا این زد و خورد در کار بود از کشته ها
پشتم با هم رسیده و غنیمتیر به نخت تاب مقاومت نبوده روبرو گزیناد اگر تارکے و ظلمت به فریاد آن به بختان نه رسید به یکی را از
راه بودی سلامت نبود و ننگان در با بهیجا سردر پگر نختگان نهاده و دسه کرده را تعاقب نمودند چون در اسب وادی سپنج

حرکت نماند و شکست یافتہ متفرق گشتند جلو باز کشیده بجاد مقام خود معاودت نمودند تو پانچ غنیمت یک قلم باسی هدیه شکر کر بان با رشت
و فیلان جنگی و اسپان تازی و یراق و اسلحه از اندازہ حساب بیرون بدست او یاسے دولت افتاد و کشتہ و افتادہ را حساب و شمار
نمود و جمعی کثیر سے از سرداران زندہ بدست افتادہ بودند و دیگر افواج قاهرہ از منزل فتح کوچ نموده متوجہ کرکی کہ آشیانہ آن
بوم مفتان بودند گشتند و اثر از انجماع ندیدہ ہما بخا دایرہ کردند و خبر یافتند کہ ہر یک از انہا در آن شب در دریا تیر بجائے افتادہ بودند چند روز
عسا کہ منصورہ در کرکی توقف نموده عمارت منازل مخالفان را بخاک تیرہ برابر ساختہ آن معمورہ را سوختند و بواسطہ حادثہ بعضی
امور کہ تفصیل آن درین مقام باعث طول کلام ست از انجا باز گشتہ از گھاٹی روہن کھنڈہ فرود آمدند بہ جلد و سے این خدمت بر زمینہا
جمعیکہ ترددات و خدمات نموده بودند اضافہ حکم فرمودم کہ خبر سوم فتح ولایت کوکھرہ و بدست آمدن کان الماس ست کہ جس سے ابراہیم خان
گرفتہ شد۔ این ولایت از توابع صوبہ بہار و پٹنہ است و رودخانہ در انجا جاری ست کہ بردش خاص الماس از انجا برمی آوردند و طرز
آن ست کہ در ایام کمی آب گورابہا و آب کند معاہم میرسد و جمعی را کہ باین کار مشغولے دارند بطریق تجربہ معلوم شدہ کہ مہربلا سے ہر گویا
کہ الماس دارد پشہ پشہ جانورگان ریزہ ریزہ از عالم پشہ کہ اہل ہند آنرا چھنگ میگویند بہجوم آورده و پر د از اند طول رودخانہ را تا جائیکہ
راہ توان یافت بنظر در آورده اطراف گورابہا را سنگین می سازند بعد از ان بہ پیل و گلند ان گورابہا را تا یک گز و یک نیم گز پایان برد
دور آن را می کاوند و نفحص نموده در میان سنگ و ریگ ریزہ کہ از انجا برمی آید الماس خورد و کلان برمی آورند گاہ باشد کہ پارچہ الماس
بدست در آید کہ بہ یک لک روپیہ قیمت کنند مجملہ این ولایت داین رودخانہ را ہند و سے زمیندار درجن سال نام تصرف بود و ہر چند
حکام صوبہ بہار بر سردار فوجی بنفرستادند و با خود ہا متوجہ میگشتند بنا بر استحکام راہ ہا و جنگل بسیار بہ گرفتن دوسہ الماس قناعت نموده اورا
بحال خود میگذاشتند چون صوبہ ند کور از ظفر خان تفر یافت و ابراہیم خان بجائے او مقرر گشت و وقت رخصت فرمودم کہ بر سر ولایت
رقعہ آن زمین را از تصرف آن مردک مجبور بر آوردند ابراہیم خان مجبور درآمدن بولایت بہار جمعیت کردہ بر سر آن زمینداران بشود
بدستور سابق کسان فرستادہ تعدد دادن چند دانہ الماس و چند زنجیر قیل می نماید خان ند کور بدین معنی راضی نگشت تیز و تند بولایت
او درمی آید پیش از انکہ آن مردک جمعیت خود را جمع سازد و ابراہیم خان پیداساختہ ابلاغ می نماید مقارن آنکہ خبر بدہر سہ کودہ مرد کہ
مسکن مقرر او بود قیل میکند و کسان بہ نفحص او پریشان ساختہ او را در غار سے با چند از عورات کہ بکے مادر حقیقی او و دیگر سبب از زمان پید
بودند با برادری از برادران او بدست درمی آورند و نفحص نموده الماس ہا کہ ہمراہ داشتہ اند از انہا میگیرند بدست و منہ زنجیر قیل نزد مادہ
ہم بدست می افتد بہ جلد و سے این خدمت منصب ابراہیم خان از اصل و اضافہ چار ہزاری ذات و سوار رحمت شد و بخطاب

فتح جنگی سرفرازی یافت و همچنین بر منصبهای جمیع که درین خدمت همراهی کرده تردوات مردانه نموده بودند اضافی حکم شد الحال نوبت در تصرف اولیای دولت قاهره است و دران رودخانه کاری میکنند و هر قدر که الماس برمی آید بدرگاه می آورند درین نزدیکیها یک الماس گلان که به پنجاه هزار روپیه می ارزد برآمد چون پاره کار کنند تخمیل که الماس های خوب داخل جواهرخانه خاصه من گردد.

جشن یازدهمین نوروز از جلوس بهایون

از روز یکشنبه آخر اسفند از مد مطابق غره ربیع الاول پانزده گهری روز گذشته حضرت نیر اعظم از برج عت بدو قسری حل بر تو سعادت افکند درین ساعت نخبه لازم بندگی و نیاز مندی بدرگاه حضرت باری بتقدیم رسانیده در دیوانخانه خاص و عمام که صحن آنرا به بارگاه بادشایمانه با و اطراف آنرا به پرده های فرنگی و زربفتها صوره و آئینه های نادر مرتب و آراسته ساخته بودند بر تخت دولت جلوس نمود شاهزاده ها و امرا و اعیان حضرت دارکان دوات و سایر بنده های درگاه تسلیمات مبارکبادی بجا آوردند چون حافظ ناو علی گوینده از بنده های قدیم بود فرمودم که آنچه در روز دوشنبه هر کس از نقد و جنس پیشکش کند بانعام او مقرر باشد و زردوم پیشکش بعضی از بنده ها بنظر گذشت و در روز چهارم پیشکش خواجه جهان که از آگره فرستاده بود مشتمل بر چند قطعه الماس و چند دانه مردارید و بعضی مرصع آلات و آئینه های هر قسم و یک زنجیر نیل که مجموع آن پنجاه هزار روپیه باشد بنظر درآمد چشم کنور کن که بجا و مقام خود رخصت شده و رفته بود آمد ملازمت نمود یک صد و یک هزار روپیه نذر و یک زنجیر نیل مع براف و چهار راس اسب پیشکش گذرانید و زرتقم بر منصب آصف خان که چهار هزار سی ذات و دو هزار سوار بود و هزار سی ذات و دو هزار سوار اضافه نموده بعنایت تقاره و علم او را سر بلند ساختم درین روز پیشکش میر جمال الدین حسین بنظر درآمد آنچه گذرانید همه مستحسن و پسند افتاد از آنجمله خنجر مرصعی خود هنر کاری نموده با تمام رسانیده بود و بر بالاسر دهنه آن یا قوت زردی نشانیده بودند در غایت صفا و لطافت در حجم مقدار نصف بیضه مرغی چنانچه بان لطافت و کلائی از قسم یا قوت زرد دیده نشده است با دیگر یا قوتها بزرگ پسندید و زردیها که کینه بطرح و اندام خاص صورت اتمام یافته بود و میمان به پنجاه هزار روپیه قیمت نمودند بر منصب میرزا که هزار سوار افزودم که پنجهزاری ذات و سه هزار و پانصد سوار بوده باشد و ششم بر منصب صادق حادق سی صدی ذات و سوار و بر منصب ارادت خان سی صدی ذات و دو بیست سوار اضافه و مرحت نمودم که هر یک به هزار سی ذات و پانصد سوار ممتاز باشند و زرتقم پیشکش خواجه ابو الحسن بنظر گذشت از جواهر مرصع آلات و آئینه موازی چهل هزار روپیه درجه قبول یافت و تمه را با و مرحت نمودم پیشکش تا نار خان بکا دل بگی یک قطعه

لعل و قطعه با قوت و یک عدد تختی مرصع و دو عدد انگشتری و چند پارچه اتمشه قبول افتاد و در دهم سه زنجیر نعل که راجه هاسنگه از دکن
 و یک صد و چند طاق زر بخت و غیره که مرتضی خان از له بور فرستاده بود از نظر گذشت و یانت خان هم پیشکش خود را که دو نیم صاع مروارید
 و دو قطعه لعل و شمش وانه مروارید طاق و یک عدد خوانچه طلا بود و بیست و هشت هزار روپیه قیمت شد درین تاریخ گذرانید
 آخر هاسه روز نهمین یازدهم بحبت سرفرازی اعتماد الدوله به خانه او رتقم پیشکش خود را بهمانجا بنظر آورد و اسباب و اثاثیه پیشکش او را
 که اکثر در کمال نفاست بود و تفصیل دیدم از جو اسرود وانه مروارید که سی هزار روپیه قیمت داشت و یک قطعه لعل قطعی که بیست و نه هزار
 روپیه به بیع درآمد و بود با دیگر مرواریدها و لعلها که مجموع قیمت آنها یک لک و ده هزار روپیه میشد درجه قبول یانت وانه اتمشه و غیره
 نیز سرفرازی پانزده هزار روپیه برداشته شد چون از ملاحظه و مشاهده پیشکش باز پرداختم قریب یک پیر شرب را به صحبت و نوش دقتی
 گذرانیده بامراوند و با فرمودم که پیاله داران مردم محل نیز همراه بودند مجلس خوبی منعقد گشت بعد از تمام صحبت اعتماد الدوله را بعد از
 نمودن متوجه دولت خانه شام و پنجم روز با فرمودم که نورعل بیگم و نور جهان بیگم میگفتند باشند در دوازدهم پیشکش اعتبار خان بنظر گذشت و رتقم
 به شکل مایه مرصع به جو اسر نفیسه در غایت نکلف و اندام پانزده ستادین ساخته بودند از یاد دیگر جو اسر و مرصع آلات و اتمشه که قیمت مجموع
 اینها پنجاه و شش هزار روپیه میشد قبول نمودم و تتمه را با ز دادم بهادر خان حاکم قندهار بخت راس اسب عراقی و نه نفور اتمشه فرستاد و از
 پیشکش ارادت خان و راجه سویم مل و له راجه با سو در سیزدهم بنظر گذشت عبد الباقان که به منصب هزار و دصدی ذات و شش صد و
 سرفرازی و به هزار و پانصدی ذات و بخت صد سوار آتیا زیانت در پانزدهم صاحب صوبگی ولایت مکه و آنند و از شمشیر خان اوزبک
 تغیر یافته به مظفر خان مرحمت شد در شانزدهم پیشکش اعتماد خان و له اعتماد الدوله بنظر درآمد آن بجمه سرفرازی سی و دو هزار روپیه برداشته
 تتمه را با و غایت فرمودم در یفدهم پیشکش تربیت خان دیده شد از جو اسر و اتمشه بنفده هزار روپیه پسند افتاد و در سیزدهم بخانه آصف خان
 رتقم پیشکش او بهمانجا بنظر درآمد از دولت خانه تابه منزل او نخی نیک کرده مسافت بود نصف راه را نخل زر بخت و زر بخت و ازانی با
 و نخل ساده پاسه اند از نموده بود چنانچه ده هزار روپیه قیمت آن بعرض رسید آن روز تا نصف شب ابل نخل در منزل او بسر برده
 پیشکش هاسه که سرانجام نموده بود و تفصیل از نظر گذشت از جو اسر و مرصع آلات و طلا آلات و اتمشه نفیسه سرفرازی یک لک و چهارده هزار
 روپیه و چهار راس اسب و یک راس اشتر پسند خاطر اشرف افتاد و در دهم که روز شرف نیر عظم بود در دو تنخانه مجلس عالی ترتیب یافت
 بنا بر ملاحظه ساعت دهم گهری از روز مذکور مانده بر تخت جلوس نمودم فرزند بابا خوم درین ساعت متبرکه لعل در غایت آب و صفا
 گذرانید که هشتاد هزار روپیه قیمت نمودند منصب آن فرزند را که پانزده هزار و دشت هزار سوار بود به بست سرفرازی ذات و

ده هزار سوار مقرر داشتیم و دین روز دزن قمری به عمل آمد و اعتماد الدوله را که به منصب شش هزاری ذات و سه هزار سوار ممتاز بود به منصب
 هفت هزاری ذات و پنج هزار سوار سرفراز ساخته و من و قویغ باو عنایت نمودم و حکم کردم که نقاره او بعد از نقاره فرزند خرم می نواخته
 باشند بر منصب تربیت خان پانصدی ذات و سوار افزوده شد که سه هزار و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بوده باشد اعتقاد خان
 باضافه هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز گشت نظام الدین خان از اصل و اضافہ به منصب هفت صدی ذات و سی صد سوار
 ممتاز گردیده به خدمت صوبہ بہار تعین شد و سلام احمد عرب به خطاب شجاعت خانی سر بلندی یافت و به حلقہ مروارید سرفراز گشت
 از حلقہ گوجان در گاہ شد میر جمال الدین انجو را خطاب عضد الدولہ سرفراز ساختم و دست و یکم الله تعالی از دختر مقیم ولد متبر فضل
 رکابدار پسرے به خسرو داد بانگداد افغان که طریقہ بندگی اختیار نموده از روس اخلاص تمام از احداد بد نہاد جدا شد و بدر گاہ آمد
 است بیت ہزار در بمرحمت شد در بست پنجم خبر فوت راسے منوہر کہ از قیعات لشکر خفا اثر دکن بود رسید پسر او را به منصب پانصدی
 ذات و سی صد سوار سرفراز ساخته و مقام پدر او را باو عنایت کردم و دست و ششم پیشکش یاد علی میدانی کہ نہ راس اسب و چند و ہائے گیش
 و چهار شتر دلائی بود از نظر گذشت در بست و ششم یک زنجیر فیل بہ ہادر خان حاکم قندھار و یک زنجیر فیل بہ میر میران ولد خلیل احمد و
 یک زنجیر فیل بہ سید بابزید حاکم بہار مرحمت نمودم در غرہ اردی بہشت حسب التماس عبد العہد خان بہ ہادر او سردار خان نقارہ عنایت
 نمودم در سوم کپوہ مرصع بانگداد خان افغان مرحمت نمودم در ہمین روز با خبر رسید کہ قدم پگانہ بگانہ از افغانان آفریدی کہ دو تخوا
 و فرمان بردار بود و راہداری کتل خبر بد و تعلق داشت بانکہ توہمی قدم از دائرہ اطاعت بیرون نہادہ سر بہ فساد برد آورده بر سر
 ہر تھانہ جمعے را فرستاد و ہر جا کہ او مردم اور رسیدند بنا بر غفلت آن مردم دست بقتل و غارت برد آورده خلقے کثیر را ضلوع ختنہ
 بجملاً از حرکت شینع این افغان بے عقل شورے مجدداً در کوہستان کابل رویداد چون این خبر رسید ہارون برادر قدم و جلال
 پسر او را کہ در دربار بودند فرمودم کہ گزنتہ بہ آصف خان سپازند کہ در قلعہ گویا را بموجب سازد از امارات رحم و شفقت سبحانی و علامات
 عنایات یزدانی امرے دین روز ہا مشاہدہ افتاد کہ خالی از غریبی نیست لعلے در غایت لطافت و صفا فرزند خرم بعد از فتح رانا در جہیر
 بہ من گذرانید کہ بہ شخصت ہزار و دہیمہ قیمت نمودند و در خاطر گذشت کہ این لعل را در بازو سے خود باید بست غالباً دوم و ارید نادار
 خوش آب یک اندام کہ ہم آغوشی این نوع لعلے را سزدی بایست تا آنکہ یک دانہ مروارید اعلی بہ قیمت بست ہزار و دہیمہ مقرر جان بدست
 آورده در پیشکش نور دزی گذرانید بخاطر م رسید کہ اگر ہتہاے این ہمہ رسد بازو بند کمل خواہد شد خرم کہ از خوردی بار شرف ملازمت
 حضرت دالد بز گوام در یافتہ شب و روز در خدمت بود بعرض رسانید کہ در مروارید ہاے سر بند قدیم بہین وزن و اندام مروارید

بنظر من درآمده است سوزج کلان قایمی را حاضر ساختند بعد از ملاحظه بهمان مقدار و وزن و اندام مردارید سے ظاهر شد که در وزن یک
ذره تفاوت نداشت چنانچه جوهریان از نهمینی تعجب نماندند و در قیمت و آب و قناب موافق بود گویا از یک قالب ریخته
شده است مردارید با بر اطراف لعل کشیده بر بازو سے خود بستم و سر به شکرانه خداوند بنده نواز بر زمین نیاز و فردستی نهاده زبان
به شکر گویا ساختم

از دست وزبان که برآید | از عهده شکرش برآید

در پنجم سی راس اسپ عراقی و ترکی که مرفی خان از لاهور فرستاده بود بنظر گشت شصت و سه راس اسپ پانزده نفر شتر نر داده و یک
پر کلکی و نه عدد و عاقری و نه چنی خطائی و نه عدد دندان ماهی جوهر دار و سه قبضه بندوق با دیگر پیشکش های خاندوران که از کابل فرستاده بود
منظور نظر گشت و یک زنجیر فیل خور و از فیلان جلشه که از راه دریای بهار آورده بودند تقرب خان پیشکش گذر این نسبت به فیلان و شتران
در خلقت بعضی تفاوت با دار و از جمله گوشهای او کلان تر از گوشهای فیلان اینجا است خرطوم و دم او دراز تر واقع شده در زمان
الد بزرگوارم یک فیل بچه اعتماد خان گجراتی پیشکش فرستاده بود رفقه رفقه کلان شد بسیار تند و تیز بدو دو نفتم خنجر مرصع به مظفر خان
تسکیم کتفه مرحمت شد و در همین روزها خبر رسید که جمعی از افغانان بگانه بگانه بر سر عبدالسبحان برادر خاندان که در یکی از نهانها مقرر بود رفقه
تیمانه او را قتل کردند و عبدالسبحان با چند دیگر از منصبه ایران بنده با که بهر اسی او تعیین بودند و او مردانگی داده و در زور و غور و تقصیر از خود
راضی نگشته آخر به مقتضای آنکه پشته چو پر سد بزند فیل را به آن سگان دست بر آنها یافته عبدالسبحان را با چند از مردم آن تیمانه
بد رجه شهادت رسانیده اند بحجت یرش این قضیه فرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصه به خاندان که به ایلی گری ایران تعیین شده بود
عنایت نموده فرستادم در چهار دهم پیشکش کرم خان و لد معظم خان از بنگاله آمده بود از اجناس و اشعه که در آن ولایت بهر سد بنظر و آمد
بر منصب چنای از جاگیر داران گجرات اضافه حکم نمودم از جمله سردار خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود به منصب هزار و پانصدی
ذات و سی صد سوار سرفراز گشت و علم نیز با و مرحمت شد سید قاسم و لد سید دلاور با برهمه از اصل و اضافه به منصب هشت صدی و
چهار صد و پنجاه سوار و یار بیگ برادر زاده احمد قاسم کو که به منصب شش صدی و بیست و پنجاه سوار ممتاز گردیدند در مقدمه هم خبر فوت
و نفاق مردی از یک که از تعینات لشکر دکن بود شنیده شد به کنکش سپاهگیری خوب میرسد و از امرای مقرر ما و ارانهر بود در بیست و یکم
اکتاد افغان را به خطاب خانی سرفراز ساخته منصب او که هزاری ذات و شش صد سوار بود و هزار و سیصد سوار ساختم
سه لک روپیه از خزانه لاهور بانعام و مدد خرج خاندوران که در شورش افغانان سعی بلیغ بجای آورده بود و مقرر گشت در بیست و یکم کور کر

بجست کہ خدائی بجا و مقام خود رخصت شد خلعت و اسب عرائس خاصہ معزین و فیل و کمر خنجر مرصع باد و محبت نمود در سوم این ماه
تجسروت مرقی خان رید از قیامان این دولت بود حضرت والد بزرگوارم اورا تربیت نموده بدرجہ اعتماد و اختیار رسانیده بودند
وزیران دولت من نیز توفیق خدمت نمایان یافت کہ آن زیر کردن خسرو بود و پلہ منصب او بہ شش ہزاری ذات و پنچہزار سوار رسید
درینو لاجون صاحب حدید پنجاب بود تہجد گرفتہ قلعہ کا نگڑہ کہ در کومتانی آن ولایت بلکہ در معمورہ عالم بہ استحکام آن قلعہ نمی باشد نمودہ
بدان خدمت رخصت یافتہ مشغول داشت ازین خبر ناخوش فاعل از درگی تمام بہر رسانیدہ الخی بجست قوت پنجین دولتخواہی از درگی
انگبایش داشت چون در دولتخواہی روزگار گذرانیدہ بکار آمد مغترت اورا از اندہ تعالی مسالت نمودم در چہارم خور واد منصب سید نظام
از اصل و اضافہ نہ صدی ذات و شش ہزار سوار مقرر گشت و خواست مہانداری ایلمچیان اطراف را بنور الدین قلی فرمودم در
ہفتم خبر قوت سیف خان بارہہ رید بسیار جوان مردانہ و کار طلب بود در جنگ خسرو تردد ہائے نمایان کرد در صوبہ دکن بہ علت
سیفہ جہان غانی را دودغ نمود پسران اورا رعایت فرمود علی محمد کہ بزرگ و ارشد اولاد او بود بہ منصب سہ صدی ذات و چہار ہزار
سوار و برادر دیگرش بہادر نام چہار صدی ذات و دو بیست سوار سرفراز گردیدند و سید علی کہ برادر زادہ او بود باضافہ پانصدی ذات
و سوار ممتاز گشت و در پنچم روز ہا خوب السہ پسر شہار خان کہ خوب خطاب رہناز خانی امتیاز یافت در ششم منصب ہاشم خان از
اصل و اضافہ بدو ہزار و پانصدی ذات و یک ہزار و بیست سوار مقرر شد درین تاریخ بیست و ہزار در بآکہ داد خان افغان حجت
نمودم بکہ حاجت راجہ ولایت ماندھون کہ آباد اجداد او از زمینداران معتبر ہندوستان اند و سید فرزند اقبال مند بابا خرم سعادت
کویش در یافتہ نقصیرات او بغف و مقرون گشت در نہم کلیان حبلمیری کہ راجہ کش داس بہ طلب او رفتہ بود آمدہ ملازمت نمود کہ بعد
مہر و ہزار روپیہ بطریق مند گذرانیدہ برادر کلان او را دل بیجم صاحب جا و مقام بود چون او در گذشت از طفل دو ماہہ ماند و او ہم
چند روزست پیش از نیست صبیہ اورا در ایام شاہزادگی بجست خود خواستگاری نمودہ بہ خطاب ملکہ جہان خاٹب نمودم چون آبا
واجداد این طائفہ از قدیم دولتخواہ آمدہ اند این پیوند نیز بمیان آمدہ بود کلیان مذکور را کہ برادر اول بیجم بود طلب داشتہ بہ شیکہ
را جلی و خطاب را ولی سرفراز ساختم خبر رسید کہ بعد از فوت مرقی خان از راجہ مان دولتخواہی بطور آمد و دلا ساسہ مردم قلعہ
کا نگڑہ نمودہ قرار دادہ است کہ راجہ زادہ آن ولایت را کہ در سن بیست و نہ سالگی است بدرگاہ آورد بتا برز بادنی سرگرمی او در
خدمت مذکور منصب اورا کہ ہزاری ذات و بیست سوار بود و ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار مقرر داشتیم خواہ جہان از اصل
و اضافہ بہ منصب چہار ہزاری ذات و دو ہزار و پانصد سوار سرفراز گردید درین تاریخ واقعہ رونمود کہ ہر چند خواستیم کہ در سلک تحریر

در ششم دست و دلم یار سے ند او هرگاه قلم گرفتیم حال تغییر شد تا گزیر با اعتماد الدوله فرمودم که بنویسد -

پیر غلام با اخلاص اعتماد الدوله حسب الحکم درین جریده اقبال ثبت بنماید تاریخ یازدهم خرداد صبیحه قدسیه شاهزاده بلند اقبال
شاه خرم را که بندگان حضرت بآن نوباوه بوشان سعادت غایت تعلق و نهایت الفت داشتند اثر تپتی بهم رسید و بعد از سه روز آبله
ظاهر شد و بتاسیخ ۲۶ - ماه مذکور مطابق چهارشنبه ۲۹ - شهر جمادی الاولی ۱۲۵۵ طایر روحش از قفس عنقبری پر دراز نموده بریاض رضوان
خرامید و ازین تاریخ حکم شد که چهارشنبه را کم فتنه میگفتند باشند چه نویسم که ازین واقعه جانسوز و ساقی عم اندوز بذات مقدس حضرت
خلل آئی چه گذشته باشد هرگاه آن جان جهان را حال بدین منوال بوده دیگر نمیده بار که جیات بآن ذات قدسی صفات بسته احوال
چون خوابد بود و در زندیه با باریا فتنه و خانه که جاسه شست و برخواست آن طایر بشتی بود حکم شد که دیوار سے از پیش بر آوند تا بنظر
در نیاید معند و در دو تخانه نیارستند روز سوم بنیابانه به منزل شاهزاده و الا قدر تشریف فرمودند و بنده با به سعادت کورنش سرفراز شده
جیات زیاده یافتند در آشنای راه حضرت هر چند میخواستند که ضبط خود فرمایند بے اختیار اشک از چشم مبارک میریخت و مدتها
برید چنین بود که بجز دشنیدن حرفی که بگوئی دردی از آن آدمی حال آنحضرت تغییر میشد چند روز در منزل شاهزاده غایبان گذرانیده
روز دوشنبه تیر ماه آئی بخانه آصف خان تشریف بردند از آنجا بازگشته چشمه نور توجه فرمودند و دوسه روز دیگر خاطر مبارک خود را آنجا
مشغول داشتند لیکن تا امیر که معسکر اقبال بود ضبط خود ملی توانستند فرمود هرگاه سخن آشنای بگوش میرسد بے اختیار اشک
از چشم میکید و دل مخلصان فدائے شرح شرح میشد چون بهفت موکب اقبال به صوبه دکن اتفاق افتاد قدری تسکین حاصل شد و
درین تاریخ پر تھی چند ولد راے منور خطاب رائے و منصب پانصدی ذات و چهار صد سوار و جاگیر در وطن یافت روز شنبه
یازدهم از چشمه نور توجه و دو تخانه امیر گشت شب یکشنبه دوازدهم بعد از گذشتن سی و هفت بل در وقتیکه است و هفتم درجه قوس طالع بود بحساب بخان بلند
یازدهم درجه جدی بحساب بونانیان از ششم صبیحه آصف خان وری گرانمایه بعالم وجود آمد بشادمانی و خوشدلی این عطیة الانقاره با بلند آوازه گردید
و در عیش و خرمی بر روی خلاق کشوده شد بے مایل و تفکر نام او شاه شجاع بزبان من آمد امید که قدم او بر باد برادر او مبارک و فرخنده باشد و دوازدهم
یک تبصره منع و یک تغییر فیل بر اهل طایان حبلی میری محبت نمود و دهمین روز با خبر فوت خواص خان که جاگیر او در سرکار منوچ بود رسید فیل بر آگود و
هجرات محبت نمود و دهمین ماه پانصدی بر ذات و سوار راجه ماسکه اضافه محبت افزودم که چهار هزارای ذات و سه هزار سوار باشد
منصب علی خان تناری که قبل ازین بخطاب نصرت خانی سرفراز گشته بود و دوهزارای ذات و پانصد سوار مقرر گردید علم نیز محبت
شد بجهت بر آمدن بعضی مطالب نذر نموده بودم که محجری از طلا شبکه دار بر مرقد منوره خواجہ بزرگو از ترتیب دهند در دست و هفتم

این ماه اتمام یافت فرمودم که پرده نصب نمایند یک لک و دوهزار روپیه تمام شد چون سردار سیه و سرکردگی لشکر ظفر اثر و کن چنانکه خاطر منخواست از فرزند سلطان پرویز نشد بخاطر رسید که فرزند مذکور را طلبه داشته بابا خرم را که آثار رشد و کاردانی از احوال او ظاهرست هر اول لشکر فیروزی اثر ساخته بنفس نفیس از عقب اورده اند گردیم و این مهم در ضمن همین پورشش با تمام رسد بنا برین قرار داد قبل ازین فرمان با سیم پرویز صادر گشته بود که روانه صوبه آله آباد که در وسط ممالک محروسه واقع است گردد در ایامیکه مادران غربت با شتم بحفظ و حراست آن ملک قیام و اقدام نماید در تاریخ بستم و نهم ماه مذکور عرض شد داشت بهاریدار و آتفه نویس برهان پور رسید که شاهزاده در تاریخ بستم بخیریت و خوبی از شهر برآمده عازم صوبه مذکور شد و در غره امر و ادطره مرصع بخت میرزا راجه بهاد شکله عنایت نمودم بدرگاہی کشتی گیر فیصل مرحمت شد در هجدهم چهار راس اسب را بهوار لشکر خان ارسال داشته بود از نظر گذشت میفرماید به فوجداری سرکار سنبل از تفرید عید الوارث که بجایه خواص خان به حکومت سرکار قنوج تعین یافته بود مقرر گشت و منصب او بشرط خدمت مذکور بانصدی ذات و سوار قرار گرفت در بستم و یکم پیشکش راول کلیان حبیبگیری از نظر گذشت سه هزار مهر و نه راس اسب و بستم و پنج نفر شتر و یک نفر خیر فیصل بود منصب قزلباش خان از اصل و اضافیه هزار و دوهصدی ذات و هزار سوار مقرر شد در بستم و سوم شجاعت خان خصمت جاگیر یافت که رفته سرانجام نوکر دولایت خود نموده در موعد مقرر حاضر شود درین سال بلکه در آشنای سال دهم جلوس و باطنی عظیم در بعضی از جاها به هندوستان ظاهر گشت و آغا این بلیه از برگزینات پنجاب ظهور نموده رفته به شهر لاهور سرایت کرد و خلق بسیار از مسلمان و هند و بدین علت تلف شدند بعد از آن بسرهند و میان دو آب تادلی و برگزینات اطراف آن رسیده و بهادر گنهار اضراب ساخت درین ایام تحقیق تمام وارد و از مردم در از عمر و از قوای پنج پشینیان ظاهر شد که این مرض در ولایت هرگز رخ نه نموده سبب آن از حکما و دانایان پرهیز بعضی گفتند که چون دو سال پله در پله خشکی رویداد و باران بر ساسانه کمی کرد بعضی گفتند که بواسطه عفونت هوا که از مر خشکی و کمی بهر سیده این حادثه رویداد بعضی حواله با مور دیگر میکردند و علم عند الله تقدیرات الهی را گردن باید نهاد.

چکند بنده که گردن نه ند فرمان را

در پنجم شهر یور پنجهزار روپیه به صبغه مد و خراج و آله میر میران که صید شاه اسماعیل ثانی بود مصحوب سوداگران بولایت عراق فرستاد شد تاریخ ششم عرض شد داشت عابد خان بخشی و آتفه نویس احمد آباد آمدن بر آنکه عبد الله خان بهادر فیروز جنگ بخت آنکه بعضی مقدمات که مرضی خاطر او نموده داخل واقعه ساخته ام با من در مقام سفیر در آمد و جمعی را بر سر من فرستاد و مرا به عزت ساخته

بخانه خود برد چنین و چنان کرد انیمغی بخاطر من گران آمد میخواستم که یکبارگی او را از نظر انداخته ضایع مطلق سازم آخر الامر بخاطر رسیدن که دیانت خان را با احمد آباد فرستم تا این قضیه را در آنجا از مردم بغرض تحقیق نموده اگر این امر واقع باشد عبد الله خان را همراه گرفته بدرگاه آورد و حفظ و حراست احمد آباد بعهده سردار خان برادر او باش پیش از روان شدن دیانت خان این خبر بخان فیروز جنگ میرسد او از نهایت اضطراب و اضطراب خود را گناهیگار قرار داده پیاده روانه درگاه میگردد دیانت خان در آنجا راه بخان مذکور میرسد و او را بحال عجیب مشاهده نمود چون پیادگی باها را مجرد و آزرده ساخته بود تکلیف سواری میکند و همراه گرفته روانه ملازمت میشود و مقرب خان که از خدمتگاران قدیم این درگاه است از زمان شاهزادگی مکرر استدعای صوبه گجرات از من میکرد چون این نوع حرکتی از عبد الله خان توقع آمد بخاطر رسیدن که آرزوی خدمتگار قدیمی خود برآورده او را بجای خان مذکور با احمد آباد فرستم در همین روزها ساعت اختیار نموده به تسلیم حکومت و صاحب صوبگی صوبه مذکور او را کامرادی صورت و معنی ساختم در دهم بر منصب بهادر خان حاکم قندهار که چهار هزار و سیصد نفر سوار بود پانصد نفر از آن فروخته شد شصت و پنج نفر از آن را که از نادرهای روزگار است و نفقات هندی و پارسی را بر دوش می نوازند که رنگ از دلهای زرداید به خطاب آند خانی دل خوش و مسرور ساختم آند بزرگان هندی خوشی و رحمت را میگویند ایام بودن آند در ولایت هندوستان تا او آخر تیرماه پیش نیست مقرب خان در برگشته کرانه که وطن آباد اجداد او است و باغات احداث نموده انبه بار تا دو ماه دیگر زیاده بر ایام بودن آن نوعی محافظت نموده و سامان کرده بود که همه روز انبه تازه به میوه خانه خاصه میرساند چون این امر فی الجمله غرضی داشت نوشته شد و در ششم اسب عراقی نادری لعل بے بهانام جهت پردیز بدست شریف خدمتگار آن فرزند فرستاده شد صورت را تا دو کرن پس او را به سنگ تراشان تبر خنک فرموده بودیم که از سنگ مرمر بقدر ترکیب که دارند تراشند درین تاریخ صورت تمام یافت و بنظر در آمد فرمودم که به آگره برده در باغ باین جهر و که در شن نصب کنند در بست و ششم مجلس وزن شمسی بطریق مقرر منعقد گشت وزن اول شش هزار و پانصد و چهارده توپچه طلا بود و تا دو دانه وزن هر وزن بیک خنجر بشود چنانچه وزن دوم به سیما و وزن سوم ابریشم وزن چهارم اقسام عطریات از عنبر و مشک تا صندل و عود و پان دهمین روش تا دو دانه وزن تمام بیاید و از حیوانات بعد و هر سالی که گذشته یک گوسفند و یک قطعه مرغ بدست نهاده به فقرا و درویشان میدهند این ضابطه از زمان والد بزرگوارم تا امروز درین دولت ابد پیوند معمول جاری است و بعد از وزن مجموع آن اجناس را که قریب به یک لک روپیه میشود به فقرا و ارباب حاجات تقسیم می نمایند درین روز لعل که مهابت خان در برهان پور به مبلغ شصت و

پانصد انوس که الحال ازین تعداد بر اثر سه در آگره نیست اگر می بودند از نوادر روزگار می بودند ۱۲

پنج هزار روپیه از عبدالحق خان فیروز جنگ خریدار شده بود و از نظر گذشت و سخن افتاد و خیل لعل خوش اندام است منصب
 خاصه خان اعظم از قرار هفت هزار و شصت و یکم شد که دیوانیان مطابق آن جاگیر تنخواه دهند و آنچه از منصب دیانت خان
 بواسطه تعدمات گذشته کم شده بود حسب التماس اعتماد الدوله برقرار ماند و عهده الدوله که جاگیر دار صوبه مالوه یافته بود و در خص گشت
 بدین نیت اسب و خلعت سرفرازی یافت منصب دایر کلبان جلیلی بدو هزار و شصت و یکم شد که دیانت
 اندک و در ایجاگیر تنخواه دهند و چون ساعت رخصت او در همین تاریخ بود اسب و فیمل و شمشیر مرصع و کپوه مرصع و خلعت و پریم نرم
 خاصه یافته به دل خوشی و سرفرازی تمام ولایت خود رخصت یافت درسی و یکم مقرب خان به احمد آباد مرخص گشت و منصب او که
 پنج هزار و شصت و یکم بود و پانصد سوار بود و پنج هزار و شصت و یکم و سوار قرار گرفت و به خلعت خاصه و نادری معتمده مرید سربندی یافت
 و در اسب از طوبه خاصه و یکم از فیمل خاصه و یکم قفسه شمشیر مرصع با و مرحت نمود و به خوشحالی و شادگامی متوجه صوبه مذکور
 گردید در یازدهم ماه مهر جلست سنگه و لک کنو رکرن از وطن خود آمده ملازمت نمود در شانزدهم میرزا علی بیگ اکبر شاهی از ولایت ادره
 که به جاگیر او معمر بود آمده ملازمت کرد و هزار روپیه نذر گذارید و فیمل که یکی از زمینداران آن نواحی داشت و حکم شده بود که از زمیندار
 مذکور به گیر دآن فیمل را به نظر در آورد و دست و یکم بیشک قطب الملک حاکم گوگنده که مشتمل بر بعضی مرصع آلات بود دیده شد و منصب
 سید قاسم بار به از اصل و اضافه هزار و شصت و یکم و شش صد سوار مقرر گشت و در شب جمعه بستان دوم میرزا علی بیگ که سنش از بیست و پنج
 و پنج در گذشته بود و بیعت حیات سپرد درین دولت تر دوات و خدمات خوب از دو قور آمد به منصبش رفته رفته به چهار هزار و
 رسید از جو انان قرار داده کریم الطبع مردانه این الوش بود و از دو فرزند و نسل نماذج طبع نظمی بهم داشت چون در روزی که بزیارت
 روضه منوره حواجه بزرگوار حجه معین الدین رفته بود و حالت ناگزیر او را دست داد و فرمودم که او را در همان مقام متبرکه مدفون سازند
 در وقتیکه ایلیچان عادل خان بیجا پوری را رخصت می نمودم سفارش کرده بودم که اگر در ولایت مذکور کشتی گیر سرآمدی یا شمشیر باز نامی
 بوده باشد به عادل خان بگویند که جهت مابفرستد بعد از مدتی که ایلیچان باز آمد شیر علی نام مغل زاده که در بیجا پور تولد یافته بود و
 و زورش کشتی گیری نموده درین فن مهارت تمام داشت با چند نفر شمشیر باز آورده بودند شمشیر بازان خود سهل ظاهر شدند اما شیر علی را
 با کشتی گیران و پهلوانان که در ملازمت بودند به کشتی انداختم بیچکام با و مقامت نتوانستند که خلعت و هزار روپیه و فیمل بدو مرحت
 شد پس با خوش بستان و خوش ترکیب و زور آور ظاهر گشت و در ملازمت خود نگاه داشته به پهلوانان پاسه تخت مخاطب ساختم
 منصب و جاگیر داده رعایت تمام نمود در محبت و چهارم دیانت خان که به آمدن عهد احمد خان بهادر فیروز جنگ معین یافته بود

اورا آورده ملازمت نمود و یک صد مہر نذر گذرانید و در ہمین تاریخ راہداس ولد راجہ رنج سنگھ از امرائے راجپوت کہ خدمت دکن وفات یافتہ بود بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سفر گزارید چون از عبد اللہ خان تفصیرات بتوقع آمدہ بود بابا خرم را شفیق گناہان خود ساخت در بیت و ششم بحبت خاطر بابا خرم حکم کورنش نمودم از دوسے خجالت و شرمندگی تمام ملازمت نمود یکصد مہر و یکہزار روپیہ نذر گذرانید چون قبل از آمدن ایلیچان عادل خان قرارداد خاطر آن بود کہ بابا خرم را ہرا دل ساختہ خود متوجہ دکن شوم و این مہم را کہ بحبت بعضی امور در کشال افتادہ صورتی ہم بنا برین حکم کردہ بودم کہ مہم دینا داران دکن را بغیر از شاہزادہ دیگر سے بعرض نہ رساند درین روز شاہزادہ ایلیچان را بہ ملازمت آوردہ عرایضی کہ داشتند گذرانید ند بعد از وفات مرتضی خان راجہ مان و اکثر سرداران ملکی خان مذکور بدرگاہ آمدہ بودند درین تاریخ راجہ مان را حسب التماس اعتماد الدولہ بہ سرداری گرفتار قلعہ کانگرہ نعین فرمودم مجموع مردم را بہ ہمراہی او مقرر داشتم و بہر کلام راجہ مان را فرار و حالت و منزلی کہ داشتند با تمام اسب و خیل و خلعت و زر و دل خوش ساختہ رخصت دادم بعد از چند روز بہ عبد اللہ خان کہ بسیار دل شکستہ و آزرده خاطر بود بہ نیابت و التماس بابا خرم خیمہ مرغ عنایت نمودم و حکم شد کہ منصب او بہ دستور سابق برقرار بودہ در ملازمت فرزند مذکور از تعینات خدمت دکن باشد در سوم آبان منصب ذری خان را کہ در ملازمت بابا پر دیزی بود بد و ہزاری ذات و ہزار سوار از اصل و اضافہ حکم نمودم در چہارم خسرور کہ این را سے سنگ و لن فحاش و خبر داری او مقرر بود بنا بر بعضی ملاحظہ با آصف خان سپردہ شال خاصہ با عنایت نمودم در ہفتم مطابق ہفدہم شوال محمد رضا بیگ نام شخصہ کہ دارای ایران بطریق حجاب فرستادہ بود ملازمت نمود بعد از ادا سے مراسم کورنش و سجدہ و تسلیم کتابتہ کہ داشت گذرانید مقرر گشت کہ اسبان و ہدیہ کہ ہمراہ آوردہ از نظر بگذرانند انچہ نوشتہ و گفتہ فرستادہ بودند ہنگی از دوسے یار سے و برادری و صداقت بود ایلیچان مذکور در ہمین روز تاج مرغ و خلعت عنایت نمودم چون در کتابت اظہار دوستی و محبت بسیار سے نمودہ بودند خوش آمد کہ بغض آن کتابت داخل جہانگیر نامہ گردید.

نقل کتابت دارای ایران

نصارت سرابوستان اخلاص و عقیدت و طراوت بہارستان اعتقاد و عبودیت در بنایش معبود سے موجود است کہ آن سر دولت و اقبال برگزیدگان عرصہ فرمانروائی و ہمیم سلطنت اجلال فارسان مضار جہان کشائی را بہ جوہر توفیقات نامتناہی آراستہ بہ بد رتہ توفیق بہ شاہراہ ترویج دین و دولت و تسلیق ملک و ملت ہدایت نمود لیکن چون وسعت آباد خاطر را گنجائی شمع از مراتب تائیل شایستہ

پر تنش نیست بهتر آنست که پاسبانندیشه از طے این بیدارے حیرت افزا باز دارد و دست استشفاع را در اذیال مقارن حضرت سلطان رسل و مادی سبل سید الکل فی الکل و حضرات ائمہ ہدی و شفیعان روز جزا سیماشاد اولیاء و سرور اعینا علیہم من الصلوٰۃ از یکہا کہ غواصان بحار مکرمت ربانی و جوہریان دیار محمت یزدانی اند استوار نمود و شمع از خصایص نسبت معنوی و قرب باطنی کہ پیش نہاد بہمت حقیقت شناسان دور بین و آگاہ دلان حق گزین سست بہ جللیہ گاہ ظہور آورد بر مرآت ضمیر نور و آیینہ خاطر فیض گستر کہ متقبس از انوار ولایت و تجلی از اشعہ ہدایت است مخفی و محتجب نیست کہ درین عالم خیرے بر محبت فائق نیست و امری چون بود لائق نہ چہ مدار نظام کون بر تود و تالف آمدہ خوشادلی کہ پذیر اسے پروا آفتاب محبت گشتہ جهان جہان و عالم روح را از ظلمت و حشت پر دازد و الحمد کہ این شیوہ رضیہ و شیمہ رضیہ ارثاً و انکساباً میان این دو سلسلہ علیہ استقرار یافتہ نیست اتحاد و آوازہ و داد چون بہبوب صبا و فروغ ذکا و بسیط خبر افواج و لایح گشتہ مسرت افزاے خاطر نیکو امان غایت اندیش و حقیقت گزینان و فائز گردید بنا بر آفتناے وحدت حقیقی و تالف ازلی کہ میانہ این اخلاص شعار و آن برادر نامدار کامگار است بر تہ استحقاق یافتہ کہ

اند غلظم کہ من تو ام یا تو منی

توافق صورت و معنی بحدے انجامید کہ دولتی و جدائی را در دنیا و عقبی کنجائی نماید از ظہور انجمنی گلزار دوستی سرسبزی گرفتہ غنچہ آرزو نہ آنچنان شکفتن آغاز کرد کہ عندلیب جان مشتاق و مرغ روح کثیر الاشقیات ہزار دستان از عمدہ شکر بچھے ازان بیرون تواند آمد خواہش ضمیر محبت تاثیر آنست کہ من بعدیکے از طرز دامن بساط عزت پیوستہ مجلس مجلس انس باشد چون رفعت پناہ عزت دستگاہ محمد حسین جلیلی کہ سبق ارادت و اخلاص این دو دمان را با نسبت خدمت و اخفصاص آن آستان ارتباط دادہ بود فور عقل و کیا است متصف و از طرز خامت سلاطین واقف ست و اوضاع او پسندیدہ خاطر اشرف افتادہ از جانب عالی بانجام بچھے مہام کہ بہ تاخیر افتادہ مامور بہ خدمات دیگر مترصد بود شایستہ این امر دانستہ چند روزے توقف فرمودیم بنا بر آن کہ جمع مملکت و واقف مخلص طفیل ملازمان عالی ست و تکلفات رسمی بالکلیہ مفقود است مشار الیہ را کہ مرد آگاہ و مزاجدان آن بادشاہ عالیجاہ است مقرر نمودہ ایم کہ ہرچہ در سر کار محب بے ریا باشد با متعہ و اجناس این ولایت بنظر در آورد کہ انجہ پسند خاطر اقدس داند فرستادہ شود بعد از آنکہ خدمات برجسب و نحوہ بتقدیم رسد اگر توقف او موافق مزاج اقدس باشد مقرر فرمایند کہ بجت فصل مہمات آنحضرت درین ولایت باشد و الا شخصے دیگر کہ قابل این خدمت باشد تعیین فرمایند و سفارشے کہ در باب خریداری جوہر نفیسہ خصوصاً چند قطعہ لعل کہ درین دو دمان بود و یکے از آنها باسم سامی آبا و اجداد آن والا نزد فرین است و بموجب وقف شرعی بہ سرکار تقدیر بخشیدہ شد

تعلق گرفته به چلی ندکوز فرموده بودند چشم داشت آن بود که هر خدستی که درین دیار داشته باشد از روی بے تکلفی و بیگانگی بدین خیرین رجوع دارند که هر چند ولایت ایران را مختصر شمارند و قابل رجوع خدمات نباشند از عمده این گونه خدمت بیرون می آید علما و بزرگان به بصلحت علما و صد و راز سرکار فیض آثار گرفته صند و تپه از فرنگ جهت مخلص آورده بودند که یراقیت طرفیت آنها داشت چون صند و تپه را که چلی ندکوز بهت سرکار آنحضرت بهم رسانیده دیده و انستم که خاطر عاظم به خیر با کفی انجمله غرابی داشته باشد مائل است بادستار و ان کار دان وادیم که ترتیب نمایند انشاء الله تعالی بعد از اتمام بالعلما به خدمت سامی میفرستم چون خاطر محبت ذخائر بافتح ابواب بے تکلیفها متعلق است و از انجانب استشام رسول این التفات نمی شد بخلاف ذممه تدبیری محمد رضا بیگ را که از ایام صبی الی بوخارا و در ملازمت بسر برده بحجت تحقیق این معنی به ملازمت عالی فرستاده بعضی سفارشات زبانی نموده ایم که در وحدت سراسر آنس بر صحت و سعادت آثار اخلاص شمار محمد قاسم بیگ برادر چلی ندکوز را که ملازم خاصه شریفه است بواسطه سامان بعضی مهات فرستایم و چون بخلاف گذشته بالکلیه رفع حجاب دوی و جدائی فرموده مرغوبات خاطر خورشید مآثر را بے تکلفانه اشاره فرمایند و مشار الیهم را نیز دوی مرخص فرموده باعلام احوال و مکاتبات ضمیر میمال سرور و خوشحال سازند و جوایز نایب ات ربانی و توفیقات سبحانی قرین ایام دولت قاهره و رفیق و وزیر کار خلافت باهره باد.

روز یکشنبه هجری دهم شوال مطابق بستم آبان پیشخانه فرزند باباخرم به غزیت تسخیر ولایات دکن از اجمیر برآمد و فریاد یافت که فرزند ندکوز بطریق هر اول از پیش روان شده رایات جلال نیز از عقب او متوجه گرد و در روز دوشنبه نوزدهم مطابق نیم آبان سه گهری از روزگه شسته دو تنجانه همایون بر همان سمت حرکت نمود در دهم منصب راجه سو بچ مل که به همراهی شاهزاده مقرر شده از اصل و اضافت دویزاری ذات و سوار مشخص گشت در شب نوزدهم آبان بعاود محمود در عسکانه بودم بعضی از امراد خدمتگاران و بحسب اتفاق محمد رضا بیگ ابلیجی دارا اے ایران هم حاضر بودند بوی بعد از گذشتن شش گهری بالاسه بام بلند از باهماه محل آمده شست و بسیار کم بنظر درمی آمد چنانچه اکثر مردم از تشخیص آن عاجز بودند تفنگ طلبدیه برستی که او را می نمودند سر راست ساخته کشاد دادیم تفنگ چون قضا اے آسمانی بران جانور شوم رسیده پاش پاش گردید فریاد از حاضران برخاسته بے اختیار لب به تحسین و آفرین کشادند در همین شب از فرستاده برادر شاه عباس سخنان پرسیده شد تا آنکه سخن به کشتن صفی میرزا پسر کلان ایشان کشید چون این عقده در خاطر گره بود انیمنی را از او پرسیدم چنین اظهار نمود که اگر در همان روز با کشتن او از قوه به فعل نمی آمد البته او قصد شاه میکرد چون این مقدمه از آثار و علامات نسبت به ملک او ظاهر گشت شاه پیشدستی نموده حکم به کشتن او نمودند منصب مرزا حسن ولد میرزا ششم در همین روز با از اصل و اضافت دویزاری ذات و

سوار شخص شایسته منصب مقدم خان که بخدمت نجفی گری لشکرے که ہمراہی بابا خرم مقرر بودند یافته بود بہزاری ذات و دولت و پناہ
سوار قرار یافت روز جمعہ ہستم ساعت رخصت بابا خرم بود آخر ہاسے این روز در دیوانخانہ خاص و عام خلاصہ مردم خود را سلح و مکمل
سوارہ بدر و در آورده از نظر گذرانید از عنایات نمایانیکہ بفرزند مذکور واقع شد خطاب شاہی بود کہ جزو اسم او گردانیدہ فرمود
کہ اور امن بعد شاہ سلطان خرم میگفتہ باشند و خلعت و چار قب مرصع کہ اطراف دامن و گریبان بمر وارید ترتیب یافته بود و یک
اسب عراقی با زین مرصع و یک اسب ترکی ذیل خاصہ منسی بدن نام و رنگ طرز رنگ انگریزی کہ بران شستہ متوجہ گرد و شمشیر مرصع
با پردہ خالصگی اول کہ در فتح قلعه احمد نگر بدست افتادہ بود و پردہ بسیار نامی و مشہور است و خنجر مرصع بد و مرحمت نمودم و با استعداد
تمام متوجہ گشت امید از کم واجب تعالی آنست کہ درین خدمت سرخورد و گرد و بہر یک از امراد منصبداران بقدر حالت و منزلت
اسب و خلعت مرحمت شد شمشیر خاصہ از کم خود باز کردہ بہ عبداللہ خان فیروز جنگ مرحمت نمودم چون دیانت خان ہمراہی شاہزادہ
فہیمین یافته بود خدمت عرض مکرر را بہ خواجہ قاسم قلیج خانی فرمودم پیش ازین ہمی از دزدان بر خزانہ از خزانہ بادشاہی کہ در حوالی
چوتہ کوہ کوہالی بود ریختہ مبلغی برودہ بودند بعد از چند روز بہت نفر از انجاء با سردار آہنا کہ نول نام داشت بدست افتادند و پارہ از ان
از ہانیر پیدا شد بخاطر رسید کہ چون مصدر این قسم دلیری شدند انہا را بہ سیاستہا عظیم باید رسانید ہر یک را بہ سیاستہ خاص رسانید
نول را کہ سردار ہمہ بود فرمودیم کہ بہ پای فیل اندازند و بعض رسانید کہ اگر حکم شود بہ فیل جنگ میکنم فرمودم کہ چنین باشد فیل بدستی حاضر
ساختہ مقرر نمودم کہ خنجرے بدست اودادہ بہ فیل روبرو ساختند چند مرتبہ فیل اورا انداخت و در ہر مرتبہ آن تہوور بیاباک با آنکہ آن
سیاستہا رفیقان خود دیدہ و مشاہدہ کردہ بود پای خود قائم ساختہ همان طور قوی دل و مردانہ خنجر بخرطوم فیل رسانیدہ چنان کرد کہ
فیل از حملہ کردن بجانب او باز ایستاد چون این دلیری و مردانگی او مشاہدہ شد فرمودم کہ از احوال او خبردار باشند بعد از اندک
مدتی بہ تعفناے بد ذاتی و دون طبعی ہواے جا و مقام خود نمودہ گریخت انمعنی بر خاطر بغایت گران آمدہ بجا گیر داران آن نواحی
فرمودم کہ تفحص نمودہ اورا بدست در آورند بہ حسب اتفاق دیگر بارہ گرفتار گشت درین مرتبہ فرمودم کہ آن ناسپاس قدر ناشناس
از خلق برگزیدہ مضمون گفتہ شیخ مصلح الدین سعدی مطابقی حال او آمدہ

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود	اگر چہ با آدمی بزرگ شود
------------------------	-------------------------

روز سہ شنبہ غرہ ذیقعد مطابق بہست و یکم آبان بعد از آنکہ دو پہر پنج گھڑی از روز مذکور گذشتہ بخیریت و غیبت درست از بلدہ ہما گیر
بر تہہ فرنگی کہ بچار اسب بستہ بودند سوار شدہ برآمد و حکم کردم کہ اکثر امرا بر تہہ سوار شدہ در ملازمت باشند و قریب بزروب

نیر اعظم به منزله که دو کرده پا و کم بود در موضع دیورائی نزول نمودم قرار داد اهل هند آست که اگر سبوت شرق بادشاها و بزرگان حرکتی به قصد ملک گیری واقع شود بر فیل دندان دار سوار شوند و اگر حرکت بجانب مغرب باشد بر اسب یکرنگ و اگر شمالی بود بر بالکی و سنگاسن و جانب جنوب که دکن رویه است بر نه که از عالم ارا به است و بهل سواری میکنند مدت سه سال پنج روز کم در اجیر توقف واقع شده معوره اجیر را که محل مرقد تبرک خواجه بزرگوار خواجه معین الدین است از اقلیم دوم دانسته اند و ایش فریب به اعتدال شرق آن دارا خلافت اگر واقع شده و شمال قصبات دہلی و جنوب آن صوبه گجرات است و مغرب آن طنان و دیبا پور و بم این ولایت همه ریگستان است آب بشواری از زمین آن بر می آید و در کشت و کار این صوبه بر زمین تر و درختن باران ست زستانش اعتدال تمام دارد و تابستانش از اگره ملایم تر است ازین صوبه بهشتاد و شش هزار سوار و سه لک و چهار هزار پیاده را اجپوت بهنگام کار با بر می آیند درین معوره دو مال کلان واقع است یکی را نیل تال و دیگرے را انا ساگر میگویند نیل تال خراب ست و بند آن شکسته در نیلا حکم کردم که آنرا به بندند و انا ساگر درین مدت که ربات جلال درین مقام نزول داشت همیشه پر آب و موج بود تال مذکور یک و نیم کروز و پنج طناب ست در بهنگام توقف نه مرتبه زیارت روضه معوره خواجه بزرگوار شرق استعداد یافتیم و پانزده مرتبه به تماشای تال بهکر شو جگشتم و سی و هشت مرتبه به چشمه نور حرکت واقع شد پنجاه مرتبه به قصد شکار شیر و غیره سواری نمودم پانزده قلاعه شیر یک قلاعه چینه و یک قلاعه سیه گوش و پنجاه و سه راس نیله گا و سی و سه راس گوزن و دو در اس آمو و بهشتاد و اس خوک و سی صد و چهل قطعه مرغابی شکار کردم در منزل دیورائے بهفت مقام شد درین مقام پنج نیله گا و دو دوازده قطعه مرغابی شکار گشت در میت نیم از دیورائے کوچ نموده به موضع داسه والی که از دیورائے تا اینجا دو کرده یک و نیم پا و بود نزول اجلال واقع شد فیلی درین روز به معتمد خان مرحمت کردم و دیگر درین موضع مقام افتاد درین روز با یک نیله شکار شد و دو دست باز خاصه بجهت فرزند خرم فرستادم در سوم آذر از موضع مذکور کوچ واقع شد به موضع مابل که دو کرده و یک پا و بود نزول اجلال رویداد و راناسه راه شش قطعه مرغابی و غیره شکار شد در چهارم یک و نیم کرده راه رفته حوالی راسر که تعلق نور جهان بیگم دارد محل نزول جله و جلال شد هشت روز درین منزل مقام رویداد میر تو زکی از تغیر خدمتگار خان به هدایت اندر فرمودم روز پنجم بهفت آمو و یک قطعه کلنگ و پانزده ماهی شکار شد روز دیگر جلگت سنگه و لکنور کرن اسب و خلعت یافته بطن خود مرخص گشت به کشید داس لاهم اسب شفقت شد یک زنجیر نیل به آلهه ادخان افغان عنایت شد بهمن روز یک گوزن و سه آمو و بهفت ماهی و دو مرغابی شکار کردم خبر فوت راجه سیام سنگه که از نینات لشکر بگش بود همد رین روز هشتاد شد روز پنجم سه آمو و پنج مرغابی و یک تشقله مرغ شکار گردید روز پنجمه و شب جمعه چون راسر جاگیر نور جهان بیگم بود مجلس جشن

عه تشقله مرغ در ترکی نام پرنده ایست آبی که از مرغ و مرغ آب و بهندی جل کو گویند ۱۷ اشهر اللغات

و مهمانی ترتیب یافت و از جواهر مرصع آلات و آئینه نفیسه و رنوت و دوخته و مهر خنجر و هر قسم شیکشها از نظر گذشت و در شب اطراف
 و میان تالاب را که بغایت وسیع افتاده چراغان نموده بودند بسیار مجلس خوبی ترتیب یافته بود آخر روز پنجشنبه مذکور امر را نیز طلبداشته
 حکم بیاید به اکثر بنده ها نمودم در سفرهای خشکی همیشه چند منزل کشتی همراه اردوئی ظفر قرین میباشد که ملاحان آنها را به راه با همراه میکنند
 روز دیگر این مجلس به کشتیها نشسته متوجه شکار ماهی شدم در اندک مدتی دو سبت و هشت ماهی کلان بیکدام در آمد که نصف آن از
 قسم ره بود شب در حضور خود بنیده ها قسمت نمودم در سیزدهم اذر از راه مسرک کوچ واقع شد و چهار کرده راه شکار کنان به موضع بلوده
 منزل اردوئی گهوان پوسه گشت و دور در دیگر درین منزل مقام فرمودم شانزدهم سه کرده و یک پا و راه رفته در موضع نهال محل
 نزول اجلال گردید و سیزدهم کوچ شد و دو کرده و یک پا و قطعه نموده شد درین روز فیلی به محمد رضا بیگ ایلی دارای ایران عنایت شد
 موضع جوتسه محل سرافات عظمت و اقبال گشت و روز بیستم کوچ نموده منزل دیو گاون بود مسافت سه کرده راه شکار کنان قطع شد
 و دور در درین منزل مقام افتاد و آخرهای روز به قصد شکار سواری دست داد درین منزل امری عجیب مشاهده گشت پیش از آنکه ران
 عالیات بدین منزل مقام رسیده خواجه سراسر بکنار تال عظمی که درین موضع واقعست میرسد و دو بچه سارس را که از عالم کلنگات کوز
 میگردد و شب که به منزل مذکور نزول افتاد و دو سارس کلان فریاد کنان در حوالی غسلخانه که بر لب زمین تال زده بودند ظاهر شدند چنانچه
 کسی نظمی داشته باشد بی وحشت و وحشت آغاز فریاد کرده پیش آمدند بخاطر رسیده که البته باینها شمشیری رسیده است بیشتر آنست که
 بچه اینها را گرفته باشند بعد از تفحص خواجه سراسر که بجای سارس را گرفته بود آورده بنظر گذرانید چون سارسها فریاد دادند ازین
 بچه ها را شنیدند چنانچه خود را بر سر آنها انداختند و به گمان آنکه شاید طعمه باینها رسیده باشد هر یک ازین دو سارس طعمه در دهان آن
 بچه های نهادند و انواع غنچواری میکردند آن دو بچه را در میان گرفته بال افشانان و شوق کنان به آشیانه خود متوجه گشتند بیست و دوم
 کوچ نموده سه کرده سه پا و قطع نموده موضع بهاس محل نزول اجلال گردید دور در درین منزل مقام شد هر روز به شکار سواری دست
 داد در سبت و ششم ریات جلال در حرکت آمد و ظاهر موضع کامل محل بعد از قطع دو کرده منزل مقام شد بیست و هفتم منصب بیع از
 ولد میرزا شاه رخ از اصل و اصناف هزار و پانصدی ذات و هفت صد و پنجاه سوار مقرر شد در سبت و نهم کوچ شد و دو کرده و سه پا و
 قطع نموده موضع لاسه که در نزدیکی پرگنه بوده است محل اقامت گشت این روز مطابق عید قربان بود فرمودم که لوازم آن بحال
 آورند از تاربخ برآمدن اجیر تا آخر ماه مذکور که سوم آذر باشد شصت و هفت راس پیله گاو و دوازده گوسفند و سی و هفت قطعه مرغابی
 و غیر آن شکار شده بود و دوم دیماه از لاسه کوچ واقع شد سه کرده دده جریب شکار کنان قطع نموده حوالی موضع کاره منزل و

مقام شد در چهارم کوچ واقع شده که یک پاورفته موضع سوتر که منزل گردید در ششم چهار و نیم کرده قطع نموده در ظاهر موضع بر در
نزول واقع شد در پنجم که مقام بود پنجاه قطع مرغابی و چهارده قشقلانغ شکار گشت روز دیگر هم مقام دست داد و درین روز بخت و بخت
قطع مرغابی صید گردید و در نهم کوچ واقع شد چهار کرده و نیم پادشکار کنان و صید انگلستان به منزل خوش تال فرود آمد و درین منزل
عرض داشت معتمد خان رسید که چون حوالی ولایت را نامحل نزول شاه خرم گردید با آنکه قرار داد نه این بود و بخت و صلاحیت افواج قاهره
تزلزل در ارکان صبر و ثبات ادا نموده در منزل اودس پور که سرحد جاگیر بود آمده ملازمت نمود و جمیع شرائط و آداب بندگی را
بجا آورده دقیقه فرو گذاشت نه کرد شاه خرم مراعات خاطر اودنموده به خلعت چار قتب و شمشیر مرصع و کچنوه مرصع و اسب عراقی و
ترکی و قیل اورا خوشدل ساخته به غرت تمام مرخص ساخت و فرزند ان و نزدیکان اورا نیز به خلعت نواخت و از پیشکش او کبچ و نیم
قیل و بخت و بخت راس اسب و خوانچه پر از جو اسب مرصع آلات بود سه راس اسب گرفته تخته را با و باز داد و قرار یافت که پسرش کرن درین
یورش با هزار و پانصد سوار در رکاب بابا خرم بوده باشند در دهم پسران راجه هاشم از جاگیر و وطن خود آمده در حوالی رتختیور ملازمت
نمودند و سه زنجیر قیل و نه راس اسب پیشکش گذار ایندند و هر یک فرآور حالت خود به منصب سرفرازی یافتند چون حوالی قلعه مذکور محل
نزول ربابات جلال گشت بنایان را که در ان قلعه مقیم بودند چند سوار آزاد ساختیم درین منزل دو روز مقام افتاد و هر روز به شکار
سواری روید و سی و هشت قطع مرغابی و شکار شد و در دهم کوچ آمده بعد از قطع چهار کرده موضع کویله محل نزول گردید
در آشنای راه چهارده قطع مرغابی و یک آهوشکار نمودم چهار دهم سه کرده و سه پاوراه قطع نموده حوالی موضع اکتوره منزل گشت
و یک راس نیله گاو و دو دانه قطع کرد و آنک و غیره در آشنای راه شکار شد.

در همین تاریخ آغا فاضل که به نیابت اعتماد الدوله به حکومت لاهور معین است خطاب فاضل خانی سر بلند گردید درین منزل دوستانه
همایون را برکنار تالاب استاده کرده بودند که نهایت صفا و لطافت داشت بنا بر خوبی منزل دو روز مقام افتاد آخر با سه روز به شکار
مرغابی توجه نمودم پسر خود نهایت خان بهره در نام درین منزل از قلعه رتختیور که جاگیر پادشاه است آمده ملازمت کرد و در زنجیر قیل آورده بود
هر دو داخل فیلان خاصه گردید صنی پسر امانت خان را به خطاب خانی و اضافه منصب سرفرازی ساخته بخشی و واقعه نویسی صوبه گجرات ساختم
بعد هم چهار نیم کرده در نور دیده موضع سایه محل اقامت گشت در روز مقام یک قطع مرغابی و بخت و سه دراج شکار شد چون شکار خان
بخت ناسازی که میان او و خان دوران روس داده بود پدر گاه طلب نموده بودم درین منزل عابد خان را بجای او به خدمت
بخشی گری واقعه نویسی تعیین نموده شد و در دهم کوچ روید اود و کرده یک پاور نوشته حوالی موضع کوراکه برکنار آب چیل واقع است

خبر فوت یاد علی خان میدانی از کابل رسید پسران او را به مناصب سرفراز ساقم بر منصب رادت شکر حسب التماس ابراهیم خان
فیروز خجک پانصدی ذات و هزار سوار افزوده شد ششم کوچ وقوع یافت و چهار کرده و یک نیم پا و از دره که به گهائی چاند اشهور است
گذشته موضع امار محل نزول اردو علی گردید این دره بغایت سبز و خرم خوش درخت بنظر درآمد تا این منزل که انتهاست ولایت
صوبه اجیر است هشتاد و چهار کرده راه قطع شد این منزل هم از منازل خوب بوده نور جهان بگم فرشته اینجا به بندوق نزد که تاحال
بان کلائے خوشترنگ دیده نشده بود فرمودم وزن نمودن نوزده توله پنج ماشه بوزن درآمد موضع مذکور ابتداست ولایت مالوه است
مالوه از اقلیم دویم است درازی این صوبه از پایان ولایت کرمان تا ولایت بانسواله دو سبست و چهل و پنج کرده میشود و پهنایش از
برگشته چند بری تا برگشته ندر بار دو سبست و سی کرده شترت و اولایت ماند هو و شمالی قلعه نرور جنوبی ولایت بگلانه غربی صوبه گجرات
و اجیر بسیار ولایت پر آب و خوش هواست پنج دریا بنیر از نهر باد جویها و چشمهها در و جاریست گوداوری و بیما و کالی سند و
تیرا و نریدا و هوا بیش با اعتدال نزدیکست زمین این ولایت نسبت با طران پاره بلند است در قصبه دهار که از جاهاست مقرر
مالوه است تاک در سالی دو مرتبه انگور میبهد در اول حوت و در ابتداست اسد ااد حوت انگور شیرین تر است کشتا و رز و محتر فاش
بے سلاح نمی باشند سبست و چهار کرده و در وقت یک دام جمع این ولایت است و در وقت کار نه هزار و سی صد و چند نفر سوار و چهار لک
و هفتاد هزار و سی صد و پیا ده بابک صد و نیر فیل ازین ولایت برمی آیند ششم سه کرده و دو نیم پا و قطع نموده حوالی خیر آباد منزل و مقام گردید
در اثناست راه چهارده قطعه در اوج و سه قطعه کردانک شکار شد و سه کرده شکار کنان در نور دیده حوالی موضع سند هار محل نزول
گردید در یازدهم که مقام بود آخر باست روز به شکار سوار شده نیکه گاوس را ششم دوازدهم بعد از قطع چهار کرده و یک پا و ظاهر موضع
بجھیا ری منزل گشت در همین روز رانا امر سنگه چند سبد انجیر فرستاده بود الحق که میوه خوش است و تا غایت من انجیر سبد باین نظر
ندیده بودم اما کمتر میتوان خورد در پیش خوردن مضرت دارد چهاردهم کوچ دست داد چهار کرده و یک نیم پا و قطع نموده موضع بلبل
محل اقامت گردید راجه جانبا که از زمین اران معتبر این حدود است و وزیر فیلیشکیش فرستاده بود از نظر گشت در همین منزل
خریزه بسیارست از کاریز که در نوامی هرات واقع است آوردند جان عالم هم پنجاه شتر فرستاده بود و مجلا باین فراوانی در سالها
پیش نیارده بودند در یک خوان چندین قسم میوه حاضر آوردند و خرزهره کاریز و خرزهره بدخشان و کابل و انگور سمرقند و بدخشان و سیب
سمرقند و کشمیر و کابل و جلال آباد که از توابع کابل است و اناس که از میوه باست بنادر فرنگ است و در اگره و تہ آن را نشانیده بودند
هر سال چندین هزار دباغات اگره که متعلق بخالصه شریفه است بر میداد و کوله که در شکل و اندام خردتر از نارنج است و چاشنی آن

به شیرینی مائل تر است و در صوبه بنگاله خوب میشود شکر این نعمت به کدام زبان ادا تواند نمود و والد بزرگوارم را به میوه میل تمام بود به خصوص
 به خرپزه و انار و انگور چون در عهد دولت ایشان خرپزه کاری که فردا علی خرپزه و انار یزد که معروف و مشهور عالم است و انگور سمرقند
 به هندوستان نیامده بودند هرگاه که آن میوه با بنظر درمی آید تا سفت تمام رود میسیدند که کاش این میوه با دران عهد و ایام
 می آمد تا ادراک لذت آن میفرمودند و در پانزدهم که روز مقام بود خبر فوت میر علی دلد فریدون خان برلاس که از امرزاده های
 معتبر این اوش بود شنیده شد روز شانزدهم که کوچ دست داد چهار کرده و نیم پا و قطع نموده حوالی موضع گری محل نزدل اردو
 فلک شکوه گردید در اثنا راه قراولان خبر آوردند که بر سر درین نواحی هست به قصد شکار او متوجه ششم و یک بندوق کاردار
 تمام ساختیم چون دلاوری شیر برقرار داده شده است خواستم که احشای درون او را ملاحظه نمایم بعد از بر آوردن ظاهر شد
 که بخلاف حیوانات دیگر که زبیره آنها خارج جگر واقع است زبیره شیر بر درون جگر جا دارد بخاطر میرسد که دلاوری شیر بر این عمر خواهد بود
 ششدهم بعد از قطع دو کرده و سه نیم پا و موضع امر را منزل گشت و روز دهم که مقام بود به قصد شکار سوار شدم بعد از قطع دو کرده موضع
 بنظر درآمد در غایت لطافت و نزاهت و قریب بعد درخت انبه در یک باغ مشاهده گشت که بان گلخانه و سبزی و خرمی درخت انبه
 کم دیده شده بود در همین باغ درخت بری بنظر درآمد در غایت عظمت و گلخانه فرمودم که طول و عرض و بلندی آن را به گز در آورند
 بلندی آن از روئے زمین تا سر شاخ بنفقا و چهار درع و دورته آن چهل و چهار نیم درع و پهنای آن یک صد و هفتاد و پنج نیم
 گز در آمد چون غریب تمام داشت نوشته شد روز بیستم که کوچ دست داد در اثنا راه نیله گا و به تفنگ زده شد روز بیست و یکم
 که مقام بود آخر راه روز به قصد شکار سوار شده بعد از معاودت بخانه اعتماد الدوله بجهت جشن خواجہ خضر که آنرا خضر میگویند
 آدم و تایک پیر شب در اینجا بسر برده به طعام میل نموده بدو تسراعی همایون مراجعت اتفاق افتاد درین روز اعتماد الدوله را
 به نسبت محرمیت نواخته به قیام حرم سرا عت فرمودم که از روئے پوشند و بدین عنایت والا و اسر بلند جاوید ساختیم
 بیست و دوم حکم کوچ شد و سه کرده و نیم پا و قطع نموده موضع بول گری محل اقامت گردید در اثنا راه دو نیله گا و شکار شد
 روز بیست و سوم تیر که مقام بود یک نیله گا و به بندوق زدیم بیست و چهارم بعد از قطع پنج کرده ظاهر موضع قاسم پیکره منزل گشت
 در اثنا راه جانور سفیدی شکار شد که از عالم کوتاه پای بود غایتا چهار شاخ داشت دو شاخ که به محاذی دنباله چشم اودا و اودا
 و دو انگشت بلندی داشت دو شاخ دیگر به فاصله چهار انگشت که بجانب قفا و چهار انگشت بلندی داشت اهل هند این جانور
 را دود محاربه گویند و مقرر است که نران چهار شاخ داده آن شاخ ندارد و چنین ندکور شد که نوع این آهو زبیره نمیدارد چون

احساس درون ادراک ملاحظه کردند هر ظاهر شد و معلوم گردید که این سخن اصلی نداشته است روز بیست و پنجم که مقام بود آخر با سه روز به شکار سواری دست داد یک نیل ماهه به بندوق زدم بالجو برادرزاده قلیچ خان را که به منصب هزاری ذات و مقصد و پنجاه سوار سرفراز بود و در صوبه اوده جاگیر داشت دو هزاری ذات و ده هزار و بیست سوار ساخته به خطاب قلیچ خانی سر بلند گردانیده به صوبه بنگال تعین نمودم بیست و ششم کوچ واقع شد چهار کرده و سه پاد قطع مسافت نموده ده قاضیان که در نواحی اوچین واقع است منزل شد درخت انبه بسیار درین منزل گل کرده بود و دره را بر کنار آبی ایستاده نموده جاے نشین ترتیب داده بودند چهار دلد و غنیمت خان درین منزل به سیاست رسید این بے سعادت را بعد از فوت پدر نواحیه قلعہ و ولایت جالور را که جا و مقام پدران او بود باد مرحمت ساختم چون خرد سال بود مادرش او را از بعضی قبایح منع میکرد آن رویه ازل و ابد با چندے از ملازمان خود شب به درون خانه در آمده باور حقیقی خود را به دست خود می کشد این خبر به من رسید حکم فرمودم که او را حاضر ساختند بعد از آنکه گناه او به ثبوت رسید فرمودم که به بیاسار ساینند و درین منزل درخت خرماے به نظر در آمد که اندام او و وضعش خیلی قزاقی داشت اصل این درخت یک تنه دارد چون شمشیر گز بالا رفته و شاخ شده یک شاخ آن ده گز و شاخ دیگر نه گز و نیم فاصله میان هر دو شاخ چهار و نیم گز از زمین تا جاے که شاخ و برگ بر آمده از طرف یک شاخ کلان شانزده گز از طرف شاخ دیگر پانزده و نیم گز و از جاے که شاخ و برگ منبر شده تا سر درخت و نیم گز و دور آن دو نیم گز و یک پاد فرمودم که چوب تره به بلند می سه گز بدوران بندند و نهایت راستی و موزونی بود و مصوران را گفتیم که در مجالس جهانگیر نامه شبیه آنرا بکشند بیست و ششم کوچ شد و کرده و نیم پاد و در نور دیده ظاهر موضع هند وال نزول واقع گردید در آشنای راه یک نیل شکار شد بیست و ششم دو کرده راه قطع نموده منزل کا ییاده محل نزول گشت کا ییاده عمارتے است از بنا باے ناصر الدین بن سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی که حاکم مالوه بود در ایام حکومت خود در حوالی اوچین که از شهر باے مشهور معروف صوبه مالوه است ساخته میگویند که حرارت بر طبیعت او غالب گشته بود چنانچه در آب بسیر میکرد این عمارت را در میان رودخانه بر آورده و آب این رود را تقسیم نموده جوئے با ترتیب داده است و در اطراف و جوانب و بیرون و اندرون این عمارت آب مذکور در آورده و حوضهاے خرد کلان مناسب جا و مقام سرانجام نموده بسیار نشین و فروع انگیز جائزست و از عمارات و منازل مقرر هندوستان است پیش از آنکه این منزل محل نزول گردد معماران فرستاده فرمودم که آنجا را از سر نو صفاد بندند روز بجهت خوبی و لطافت درین منزل مقام شد شجاعت خان از جاگیر خود در بهمن جا آمده ملازمت کرد و اوچین از شهر باے قدیم است و از هفت معابد مقرر هندو یکے این شهر است

و راجہ بکرماجیت کہ رصد افلاک و ستارگان در ہندوستان او نمودہ درین شہر ولایت می بودہ از رصد او تا حال کہ ہزار و سیست و شش ہجری و یازدہ سال از جلوس نست یکمزار و شش صد و ہفتاد و پنج سال گذشتہ و مدار استخراج پنجان ہند برین رصد است این شہر بر کنار آب سپہر واقع است اعتقاد ہندوان اینست کہ در سالے یکبار بے نعین وقت آب این دریا شیر می گردد در زمان والد ہر گو ارم در وقتیکہ شیخ ابوالفضل را بجمت اصلاح احوال برادر م شاہ مراد فرستادہ بودند او از بلکہ مذکور عرض داشت نمودہ بود کہ جمعی کثیر از ہندو مسلمان گواہی دادند کہ چند روز قبل ازین شبے این آب شیر شدہ بود چنانچہ مردی کہ در ان شب آب را از ان دریا برداشتہ بودند صلاح ظہرت آنها بر شیر شدہ بود چون این سخن شہرت تمام داشت نوشتہ شد اما عقل من اصلاً قبول نمیکنند تحقیق این سخن را العلم عند اللہ تا بح دوم اسفند ازند از منزل کا زیادہ بر کشتی سوار شدہ متوجہ منزل پیش شدم کہ رسیدیمہ بودم کہ سنا سنی مرتاضی ہدروپ نام کہ چندین سال است کہ نزدیک بہ ممورہ او جین در گوشہ صحرا از آبادانی دور متوجہ مشغول پرستش معبود حقیقی است خواہش صحبت او بسیار داشتم و قبتکہ در دار الخلافت آگرہ بودم بخوانستم کہ او را طلبیدہ بہ بنیم غایتاً ملاحظہ تصدیع او کردہ نہ طلبیدم چون جہا شہر مذکور رسیدم از کشتی برآمدہ نیم پا و کردہ پیادہ بیدین او متوجہ گشتم جائیکہ بودن خود اختیار نمودہ سوراخے است کہ میان پشہ کندہ دروازہ درآمد اول آن محرابے شکل افتادہ بہ طول یک گز بعرض دہ گرہ و فاصلہ ازین دروازہ تا سوراخے کہ اصل نشین گاہ اوست دو گز و پنج گرہ طول و یازدہ گرہ و یک پا و عرض دارد و ارتفاع از زمین تا سقف یک گز سہ گرہ و سوراخیکہ درون آن نشین گاہ جاے درمی آید طولش پنج و نیم گرہ و عرضش سہ نیم گرہ است شخص ضعیف جثہ بصد تشویش بدرون آن تواند درآمد طویل و عرض آن سوراخ ہمین مقدار بودہ باشد نہ پوریاے دارد نہ فرش گاہے و تنہا در ان سوراخ تنگ و تیرہ می گذرانند در ایام زمستان و سہا سرد بانکہ بر مہنہ محض است و بجز بار چہ لکہ کہ پیش و پس خود را پوشیدہ لباسی ندارد ہرگز آتش ہم نمی افروزد چنانچہ ملاے روم از زبان درویشے بہ نظم درآوردہ

پوشش مار و زتاب آفتاب | شب نہاے دلجات از ماہتاب

در آبیگہ نزدیک بہ محل بودن اوست ہر روز دوبار رفتہ غسل میکند روز یکبار بدرون ممورہ او ہمین درے آید و بجز خانہ سہ نفر برہمن کہ از جملہ ہفت نفر اختیار کردہ است و صاحب زن و فرزند اند و اعتقاد درویشے و قناعت با نہادارد در آمدہ پنج نغمہ از خوردنی کہ آنها بجمت خوردن خود ترتیب دادہ اند بطریق گدائے بر کف دست گرفتہ بے خابیدن فرو میرد تا ذائقہ ادراک لذت آن نہ کند بشرطیکہ درین سہ خانہ مصیبتے روزدادہ باشد و ولادت واقع نہ گشتہ وزن حایض درین خانہ نباشد طریق زیست و زندگانی او برین

ہج است کہ نوشتہ شد خواہان ملاقات مردم نیست لیکن چون شہرت تمام یافتہ مردم بدیدن او میروند خالی از دانش نیست علم
بیدانت را کہ علم تصوف باشد خوب و زریدہ تاشش گھڑی باو صحبت داشتہ سخنان خوب تذکور ساخت چنانچہ خیلہ درمن اثر کرد اورا
ہم صحبت من در افتادہ و حالتیکہ والد بزرگوارم قلعہ اسیر و ولایت خاندیس را فتح نمودہ متوجہ دارالخلافہ اگرہ بودند درہمین جا و
مقام اورا دیدہ بودند و ہمیشہ خوب یاد میکردند و انایان ہند براے زیست و زندگانی طائفہ برہمن کہ اشرف طوائف ہنود اند چہار
روش قرار دادہ اند و مدت عمر چہار قسم ساختہ اند و این چہار طور را چہار اسرم میگویند در خانہ برہمن پسرے کہ متولد میگردد و مدت
ہفت سال کہ مدت طفولیت است اورا برہمن نمیگویند و تکلیف برد نیست بعد از انکہ بہ سن ہشت سالگی رسید مجلسی را ترتیب
دادہ برہمنان را جمع می سازند و رشی از گاہ موج کہ آنرا مونجی گویند بہ درازی دو گز دیک پاوی باشد دعا و افسونہا بران خواندہ
و سہ گرہ بنام سہ تن از پاک نہادانی کہ بانہا اعتقاد دارند بران زدہ در میان اوی بندند و زئارے از ریشمان خام تافتہ حامل دار
بر دوش راست اوی اندازند چوبے بدرازی یک گز و کسرے کہ بخت محفوظ داشتن خود از آسیب موزیات و ظرفے از من بخت
خورون آب بدست او دادہ اورا برہمن داناسے می سپارند کہ تا دوازده سال در خانہ او بسر بردہ بخواندن بید کہ آنرا کتاب آلمی
اعتقاد دارند مشغول نماید و ازین روز باز اورا برہمن میخوانند و درین مدت میباید کہ مطلق گردد لذات جسمانی نگردد چون نیمہ روز بگذرد
بطریق گداسے بخانہ برہمن دیگر رفتہ انچہ باو دہند نزد استاد آورده بہ رخصت او تناول نماید و از پوشش بغیر تنگی کہ پاسی کہ ستر عورت
کند و سہ گز کہ پاس دیگر کہ بردوش اندازد چیزے دیگر اختیار نہ نماید این حالت را برہمن چرچ گویند یعنی مشغولے بہ کتاب آلمی بعد از
گذشتن بہت مذکور بہ رخصت استاد و پدر کہ خدا شود درین وقت اورا رخصت است کہ از جمیع لذات حواس بیگانہ خود را بہرہ مند
گرداند تا وقتیکہ اورا فرزندے بہر سدا کہ سنش بہ شانزدہ سالگی رسیدہ باشد و اگر اورا فرزند نشود تا سن چہل و ہشت سالگی در بک
تعلق بسر برد این ایام را اگر بہت خواند یعنی صاحب منزل انگاہ از خویشان و اقربا و بیگانہ و آشنا جدائی گزیدہ و اسباب عیش
و عشرت را فرود ہستہ از تعلق آباد کثرت بہ مقام نہائی نقل نمودہ در خجل بسر برد این حالت را مان پرست نامند یعنی سکونت خجل
و چون مقرر ہنود است کہ ہج عمل خیر از اہل تعلق بے شرکت و حضور زن کہ اورا نیمہ مرد گفتہ اند تمام نمی شود و ہنوز بعضے اعمال عبادت
اورا در پیش است زن را ہمراہ بہ خجل برود اگر او حاملہ باشد رفتن را موقوف دارد تا وقتیکہ بزاید سن بچہ بہ پنج سالگی رسد انگاہ
فرزند را بہ پسر گلان یا دیگر خویشان سپردہ غریبت خود را بہ فعل آورد و ہمچنین اگر زن حایضہ باشد توقف نماید تا وقتیکہ پاک گردد
بعد ازین باو مباشرت نہ نماید و خود را بہ ملاقات او آلودہ نہ سازد و شبہا قطعے در میان آلت نہادہ خواب کند و تا دوازده سال

درین مقام بسربرد و خورش او از نباتات باشد که در صحرا و جنگلها خود رسته باشد و زمار با خود میدارد و عبادت آتش بجای آورد و اوقات را به گرفتن ناخن و مو و اصلاح ریش و برودت ضائع نمی سازد چون این مدت برداشتی که مذکور گشت بانهارسانند دیگر باره بخانه خود بیا بدوزن را با فرزندان و برادران و خویشان او سفارش نموده نمود بلامت مرشد کامل رفته هر چه باو باشد از زمار و مو و سر و غیره در حضور او در آتش انداخته بسوزد و بگوید هر تعلقی که داشتم حتی که ریاضت و عبادت و اختیار از دل خود بیرون کردم و راه خواطر را بر دل ببندد و در مراقبه حق همیشه مشغول باشد و هیچ چیز را بغیر از موجود حقیقی صاحب وجود نداند و اگر سخن از علم کند علم پیدانت باشد که حاصل آنرا با باغبانی درین بیت به نظم در آورده :

یک چراغ ست درین خانه که از بر تو آن | هر طریقی نگر می نگر می ساخته اند

و این حالت را سرپ بیاس گویند یعنی همه گذشتن و صاحب این مقام را سرپ بیاسی نامند بعد از ملاقات جد و پد بر خیل سوار شده از میان معموره اوچین گذشتم و موازی سه هزار و پانصد و پیم زر زرینگی در گذشتن بردست راست و چپ خود افتاندم و یک کرده و سه پا قطع نموده بظاهر دایره و کپیر که محل نزول از دوسه طفر قرین بود فرود آمدم در روز سوم که روز مقام بود بزم اشتیاق صحبت جد و پد بعد از نیم روز بدیدن او متوجه گشتم و داشش گفتمی به ملاقات او و سرور خاطر بودم درین روز هم سخنان خوب مذکور گشت قریب به شام داخل دولت سراے خاص گشتم روز چهارم سه کرده و یک پا و نور دیده شد حوالی موضع جرادور باغ پر ایند نزول اجلال گشت این منزل هم بغایت خوش و نورم و پر درخت جا بود در ششم کوچ واقع شد بعد از قطع مسافت چهار کرده و سه پا و بر کنار تال دیبال پور بهر یه نزول افتاد بنا بر خوبی جا و مقام و لطافت مال درین منزل چهار روز مقام نموده شد و آخر کار هر روز بر کشتی سوار شده به شکار مرغابی و دیگر جانوران آبی مشغولی می نمودم درین منزل انگور فخری از احمد گمر آورده بودند اگر چه در بزرگی با انگور فخری کابل نمی رسید اما در لطافت از آن بیچ کمی نداشت منصب بدیع الزمان و لد میرزا شاه رخ بالتماس فرزند بابا خرم هزار و پانصدی ذات و هزار سوار مقرر گشت یازدهم کوچ نمودم بعد از قطع سه کرده و یک پا و حوالی برگنه دولت آباد محل افتاد گردید در دوازدهم که مقام بود به قصد شکار سواری دست داد و در موضع شیخ پور از مصافات برگنه مذکور درخت بری بنظر درآمد درخت بزرگی و تنادری و در تنه آن سزده گز و نیم و بلندی از پنج تا سر شاخ یکصد و بیست و هشت درع و یک پا و اطراف شاخا که از تنه جدا شده سایه گستره گردیده است دویست و سه درع و نیم و شاخه که همیشه دندان فیل بران ظاهر ساخته اند چهل گز درازی آن در و قبلیکه حضرت والد بزرگوارم از اینجا میگذشته اند سه گز و سه پا و با از تنه بیخه که سر بر زمین نهاده نیچ خود را بطریق نشانه بر آنجا نهاده

من بر شلخ پنج دیگر هشت گز بالا فرمودم که پنجه مرا نیز نقش کنند و بجبت آنکه بمرور زمان این نقش فرسوده نگردد صورت هر دو پنجه را بر سنگ مرمر نگار نموده بر همان تنه درخت نصب سازند و فرمودم که بر اطراف آن درخت چو تره به صفا ترتیب دهند چون در ایام شاهزادگی به میر ضیاء الدین فردینی که از سادات سیفی است و در زمان دولت من به خطاب مصطفی خانی سرفرازی یافته و عده نموده بودم که پرگنه مالکده را که از پرگنات مشهور صوبه بنگاله است بطریق التماس با او و فرزند آن او مرحمت نمایم درین منزل این عطیه عظمی در شان او از قوه آل عثمان به فعل آمد و در سیزدهم کویج واقع شد از منزل مذکور به قصد سیر و شکار با بعضی از محکما و چند سوار نزدیکان و خدمتگاران از آمد و جدا شده به موضع حاصل پور متوجه گشتم دارد و در حوالی بالجهه فردا آمد و ما در موضع ساگو منزل فرمودیم از خوبی و لطافت این موضع چه نویسد درخت انبه بسیار و زمین ها سراسر سبز و خرم مجلا درین منزل به بار سبز و دخر می جاسه روز مقام شد و این موضع از تغییر کیشو مار و به کمال خان قراول مرحمت نمودم و حکم شد که بعد ازین موضع مذکور را کمال پور میگویند باشند در همین منزل شب شیو را واقع شد جوگی بسیار جمع آمده بودند و لازم این شب به فعل آمد و بارانایان این طائفه صحبتها داشته شد درین روزها سه نیکه گاو شکار نمودم خبر گشته شدن راجه مان در بنجاره رسید و او را به سردار کے لشکر کے کہ بر سر قلعہ کانگڑہ تعین بود معین ساختہ بودم چون به لاهور میر رسید می شنود کہ سنگرام کے یکے از زمینداران کوہستان پنجاب ست بر سر جای مقام او آمده بعضی از ولایات او را به نصرت در آورد است دفع او اولی دانسته بر سر او متوجه میشود چون سنگرام مذکور را قوت مقاومت با او نمود ولایات نصرت شده را میگذارد و به کوہا کے صعب و محکمہ ہائے شکل پناہ میر در راجہ مان سردر پئے او نمادہ بہمان محکمہ یا در می آید و از غایت غرور و ملاحظہ پیش و پس در آمد و برآمد خود نا کرده به اندک جماعتی خود را با و میرساند سنگرام چون می بیند کہ جاسے گزیر محل بدر روند و در بقع ضامی این بیت

وقت ضرورت چو نمائند گزیر | دست بگیرد ستر شمشیر تنیر

در مقام مقابلہ و مدافعه در می آید به حسب تقدیر سنگے به راجہ مان میرسد و جان بجان آفرین می سپرد و شکست بر مردم ادنی قسم و جمع کثیر کے کشته میشوند بقیہ مردم زخمی اسب و براق انداختہ بعد تشویش نیچانے بر می آورند و ہند ہم از ساک پور کوچ نموده بعد از قطع سہ کردہ به موضع حاصل پور رسیدم در اثنا سہ راہ یک نیکه گاو شکار شد موضع مذکور از جا ہائے مقرر معین صوبہ مالوہ است انکور افرادان و درخت انبه بیرون از حساب و شمار دارد آہا سہ روان بر اطراف آن جاری و قتی رسیدم کہ انکور آن به خلاف موسم انکور ولایت رسیدہ بود بہ آن ارزانی و فراوانی کہ ادنی باجی آن مقدار کہ خواهد و بستر باشد بخرد و خشاش گل کردہ بود و قطعہ قطعہ برنگاہے گوناگون بنظر در می آمد مجلا باین لطافت دہی کم می باشد سہ روز دیگر درین موضع مقام افتاد سہ نیکه گاو و سہ نیکه گاو

انداخته شد. در بست و یکم از حاصل پور بدو کوچ بار دوسه بزرگ داخل گشتم در انشای راه یک میل شکار شد روز یکشنبه بست دوم از حوالی علیچہ کوچ کرده تالی که در پایان قلعه ماند و دافع بود محل نزول گشت درین روز قراولان خبر آوردند که شیر را درین سه کوه و در قبل داریم یا آنکه روز یکشنبه بود و درین دوروز که روز مذکور پنجشنبه بوده باشد به شکار بند و قوت توجه نمی شوم بخاطر رسید که چون از جانوران موزی ست دفع باید کرد متوجه شدم چون بجای مقام اورسیدم در سایه درختی نشسته بود از بالا فیمل دهن اورا که نیم باز بود در نظر داشته بند و قوت را کشاد دادم به حسب اتفاق بدرون دهن او در آمده در گله و مغز او جا کرد و بهین یک بند و قوت کار اورا تمام ساختم بعد از ان جمعی که همراه بودند هر چند تفحص نمودند که محل زخم را بیابند نتوانستند یافت چه حسب ظاهر بر سبک یک از اعضا و علامت زخم بند و قوت نبود آخر الامر فرمودم که دهن او را ملاحظه نمایند بعد از ان ظاهر شد که گولی بدهن او رسیده بود و بدین زخم از پا در آمده گرگ نرسه میرزا رستم شکار کرده بود و در دستجو استم که ملاحظه نمایم که زهره او بطریق زهره شیر در درون جلگه واقع است یا نماند. جانوران دیگر در درون جلگه در بعد از تفحص ظاهر شد که زهره او هم در درون جلگه میباشد روز دوشنبه بست و سوم یک پیر گذشته به طالع سعد ساعت فرخ به مبارکی بر فیمل سوار شده به قلعه ماند و متوجه گشتم یک پیر و سه گهری از روز مذکور گذشته داخل منازل که جهت نزول اجلال ترتیب داده بودند شدم یک هزار و پانصد روپیه در راه افشاندم از اجمیر تا ماند و که یک صد و پنجاه ونه کرده بود در عرض چهار ماه و دور و زبر به چهل و شش کوچ و هفتاد و هشت مقام نور دیده آمد درین چهل و شش کوچ منازل به حسب اتفاق در جاها به دلکش بر کنار تالابها یا جویها زهره های عظیم که پر درخت ها و سنبلها و خشتخاش زارها گل کرده داشت واقع میگشت و روزی نه گذشت که در مقام و کوچ شکار نه شده باشد تمام راه بر اسب و فیمل سوار سیر کنان و شکار افغانان می آمدیم و مشقت سفر اصلا ظاهر نشد گویا که از باغی به باغی نقل می افتاد درین شکارها آصف خان و میرزا رستم و میر میران و انیرا و دیدا ایت الله و راجه سارنگ دیو و سید کاسو و خواص خان همیشه در جلوسن حاضری بودند چون پیش از آنکه رایات جلال متوجه این حد و دگر و دعبد الکرم معمره را که بحبت تعمیر عمارات حکام سابق در ماند و فرستاده بودم مشارالیه در آنکه که رایات اقبال در اجمیر نزول داشت بعضی از عمارات قدیم که قابل تعمیر بود مرمت نموده بعضی جاها را مجدداً احداث نمود مجلاً منزله ترتیب داده که تا غایت در پیچ جا بد ان نزاهت و لطافت عمارت معلوم نیست که با تمام رسیده باشد قریب سه صد روپیه که دو هزار تومان ولایت بوده باشد صرف آن شده بایسته که این عمارت رفیع در شهر با رفیع که قابلیت نزول اجلال میداشت واقع می بود این قلعه بر بالا که کوچه واقع است در آن ده کرده به مساحت در آمده در ایام بر سات جائی

به خوش هوای و لطافت این قلعه نمی باشد شهرها در قلب الاسد بمرتب می شود که به حاجت نمی توان گذرانید و روزها احتیاج
 به باذن نمی شود گویند که پیش از زمان راجه پیرماجیت راجه بود که سنگ دیو نام در زمان او شخصی بجهت آوردن گاه به صحرا برآمد و
 در آنجا درویدن داسی که در دست داشت بزرگ طلا ظاهر گشت و او داس خود را چون متغیر دید نزد آمدن نام آهنگر می آورد
 که اصلاح آن نماید آهنگر دانست که این داس طلا شده قبل ازین شنیده بود که درین دیار سنگ پارس که به ملاقات آن آهنگر مس
 طلا میگردید دست در ساعت آن کاسه را همراه گرفته بدان جادو مقام آمد و آن سنگ را بدست آورد بعد از آن این گوهر بے بهار
 بنظر راجه وقت گذرانید راجه بوسیله این سنگ زر را حاصل نموده پاره ازان صرفت عمارات این قلعه نموده در عرض دوازده سال
 با تمام رسانید و به خواستش آن آهنگر بشتی سنگها که در دیوار این قلعه تعبیه نموده اند بهیئت سندان تراشیده فرموده که بکار بردند در آخر
 عمر که دل از دنیا برگرفته بود بر ساحل دریای نزدیک از معابد مقرر بنود است مجلسی ترتیب داد و بر همان را حاضر ساخته بهر یک لطفها
 و شفقتها از نقد و جنس نمود چون نوبت برهنه که نسبت قدیم با او داشت رسید این سنگ را بدست او داد و از ناشناسی خوشگین شده
 آن گوهر بے بهار در آب انداخت بعد از آنکه بر حقیقت او مطمئن گشت به حضرت جادوگر قنار آمد هر چند تفحص نمود اثری از آن ظاهر
 نه گشت این مقدمات کتابی نیست از زبان شنیده شد اما این حکایت را اصلا عقل من قبول نمی کند و در پیش من یتالی می نماید
 ماند و سرکاریست از سرکارها مقرر صوبه مالوه یک کرد و در دسی دنه لک دام جمع اوست مدتها غننگاه سلاطین این دیار بود عمارات
 و اثرهای سلاطین قدیم بسیار در ادب و بر جاست و تا حال نقصانی به انجرا راه نیافته در مبیت و چهارم به قصد سیر عمارات سلاطین
 سابق سوار شدم اول به مسجد جامع که از بناهای سلطان هوشنگ غوریست در آدم بغایت عمارات عالی بنظر درآمد تمام از سنگ آشفیده
 ساخته اند و با آنکه یک صد و هشتاد سال از زمان ساختن آن گذشته چنان مشاهده می شود که گویا امروز بنا و دست از عمارت
 آن کشیده است بعد از آن به عمارت مقبره حکام خلجیه درآمد که قبر روسیاه ازل و ابانصیر الدین ابن سلطان غیاث الدین
 نیز در آن جا واقع بود چون مشهور است که آن بے سعادت به قتل پدر خود سلطان غیاث الدین که در سن هشتاد سالگی
 بوده اقدام نموده و مرتبه زهر داد و ادب زهر مره که در بازو داشت دفع آن نمود در مرتبه سوم کاسه شربت بے زهر آمیخته
 به دست خود به پدر داد که این را می باید نوشید پدر چون ایتام او درین کار فهمید اول زهر مره از بازو خود باز کرده
 پیش او انداخت و ردی عجز و بناز مندی بدر گاه خانی بے نیاز آورده بر زبان راند که خداوند عمر من به هشتاد سال رسیده
 و این مدت را بدولت و عشرت و کامرانی گذرانیدم چنانچه هیچ بادشاهی را بمیز نه گشته و اکنون که زمان بازپسین من ست امید دارم

کہ نصیر را بہ خون من نہ گیری و موت مرا با جل تقدیر حساب نموده بازخواست آن نہ نمائی بعد از ادا سے این کلمات این کاسہ شربت زہر آمیختہ را لا جرعه در کشید و جان بجان آفرین سپرد مقصود او از ذکر این مقدمہ آن بود کہ ایام دولت را بہ عیش و عشرت گذرانیدہ ام کہ بیچیک از سلاطین را بپسرنہ گشتہ است کہ چون در سن چہل و ہشت سالگی با درنگ حکومت نشست بجرمان دزدیکان خود اظہار نمود کہ در خدمت پدر بزرگوار خود مدت سی سال است کہ لشکر کشی نمودہ در لوازم تردد سپاہگیری تفصیر سے نکرده الحال کہ فوت دولت بمن رسید ارادہ ملک گیری ندارم و میخواہم کہ بقیہ عمر را بہ عیش و عشرت بگذارم میگویند کہ پانزدہ ہزار زن در محل خود جمع نمودہ شہر سے ازین طائفہ ترتیب دادہ مشعلہ جمع طوائف از اقسام و اصناف پیشہ کار و حاکم و قاضی و کو تو ال و انچہ بخت نظام شہر در کار است از زنان تعیین نمودہ بود و ہر جا خبر کنیر سے صاحب جمال شہیدی تا بدست نیاوردی از پانہ شستہ اقسام صنائع و علوم بہ کنیزان آموخت و بہ شکار میل بسیار داشت آہو خانہ ساختہ بود و در انجا اصناف جانوران جمع آورده اکثر اوقات با زنان در ان آہو خانہا شکار میکرد و مجلا در مدت سی و دو سال زمان حکومت خود چنانچہ قرار دادہ بود بر سر بیچ غنیمی سواری نکرد و این مدت را بغارت و آسودگی و عشرت گذرانیدہ و ہمچنین سچکس بر سر ملک او نیامد بزر با نہا است کہ چون شیر خان افغان در ایام حکومت و سلطنت خود با وجود حیوان طبعی بر سر قبر نصیر الدین رسید بخت ہمین عمل شایع ہوئی کہ با و ہمراہ بودند فرمود کہ جو بہا بر سر قبر او زدند من نیز چون قبر او رسیدم لگدی چند بر گور او زدہ بہ بندہ ہاکہ در ملازمت بودند فرمودم تا قبر او را لگد کار سے نمودند چون خاطر را بدین نسلی نشد گفتم کہ گور او را شگانتہ اجزائے ناپاک اور آب آتش اندازند باز بخاطر رسید کہ چون آتش فوریت از نور آئی جفت ست کہ بہ سوختن جسد کیفیت او آن جو بہر لطیف آلودہ گرد و نیز مباد کہ ازین سوختن در نشاء دیگر تخفیفی در عذاب او رود فرمودم کہ استخوانہا سے فرسودہ او را با اجزائے خاک شدہ در دریا سے نزدیک انداختند چون در ایام جہات بواسطہ حرارتی کہ در طبیعت او غالب بود ہمیشہ در آب بسیر میکرد چنانچہ مشہور است کہ در حالت مستی یکبارہ خود را در یکی از حوضہا سے کا لیا دہ کہ عمق تمام داشت انداخت چند سے از خدمتکاران محل سعی نمودہ موی او را بدست در آوردند و از آب بیرون کشیدند بعد از آنکہ بہ ہوش آمدند کہ رساختند کہ چہین امر سے دفع شد از شنیدن این مقدمہ کہ مو سے سر او را کشیدہ بر آوردند بسیار غضبناک گشتہ فرمود کہ دست آن خدمتکار را بریند بار دیگر کہ این قسم حالتی دست داد بیچکس بہ بر آوردن او جرات نکرد تا در آب غوطہ خوردہ جان داد بحسب اتفاق بعد از گذشتن یک صد و دہ سال از فوت او این مقدمہ بہ توجہ آمد کہ اجزائے فرسودہ او ہم بآب پیوست و بہیت و ہشتم عبد الکریم را بہ جلد و سے عمارات ماند کہ بہ حسن سعی و اہتمام او با تمام رسیدہ بود بہ منصب ہشت صدی ذات و چہار صد سوار از اصل و اضافہ سرفراز ساختہ بخطاب معنوی

بلند نام گردانیدم در همان تاریخ که ریات جلال به قلعه ماند و در آمد فرزند بلند اقبال سلطان خرم با عسا کر منصوره به شهر برهان پور که حاکم نشین ولایت خاندیس است داخل میشود بعد از چند روز عزرائض افضل خان و اسے رایان که در وقت برآمدن اجیر فرزند مشار الیه آنها را به همراهی ایچی عادل خان مرخص ساخته بود میسر شد مشعر بر آنکه چون خبر آمدن مایان به عادل خان رسید هفت کرده با استقبال فرمان و نشان شاهزاده بلند اقبال برآمده در لوازم تسلیم و سجده و آدابے که معمولی درگاه است سر موئے فردگذاشت نه نموده در همین ملاقات اظهار دو تنخواهی پیش از پیش نموده تعهد کرد که دلا یا تیکه از تصرف ادلیاے دولت قاهره برآمده مجموع را از عنبر تیره بخت استخراج نموده بمصرف بندهاے بادشاهی باز گذارد و تقبل نمود که بیشکیش لائق به همراهی ایچیان به غرت تمام روانه درگاه سازد بعد از ذکر این مقدمات ایچیان را به غرت تمام بجا و مقامی که بخت آنها ترشیب یافته بود فردومی آوردند در همان روز کس به عنبر فرستاده مقدماتیکه با و اعلام می بایست نمود پیغام میداد این اخبار از عزرائض افضل خان و اسے رایان به مسامع جلال رسید از اجیر تار و زر و دوشنبه بست دسوم ماه مذکور در مدت چهار ماه و دوازده شیرد بست و هفت راس نیله گادوش راس چیل و شصت راس آهو بست دسه خرگوش و دوا و دیگر اردو بست قطعه مرغابی و سایر جانوران شکار شده بود درین شها حکایت شکارهاے ایام پیش و شوق خواهشی که خاطر اربابین شغل بود با ستادهاے پای سریر خلافت مبصر نقل می نمودم بخاطر رسید که آیا شمار شکارهاے که از ابتداے سن نیز تا حال واقع شده است توان آورد بنا برین مقدمه بواقع نویسان و مشرفان شکار و قراولان علمه و نعل این خدمت افرو نمودم که در صد تحقیق شده آنچه از هر جنس جانور شکار شده مجموعه را فراهم آورده به من بشنو انند ظاهر شد که از ابتداے سن دوازده سالگی که نه نهصد و هشتاد و هشت سال هجری لغایت آخر همین سال که یازدهم سال ست از جلوس همایون دسن من به پنجاه سال قمری رسیده است و هشت هزار و پانصد و سی و دو شکار در حضور واقع شده ازین جمله هفده هزار و یک صد و شصت و هفت جانور بدست خود به بندوق و غیره برین موجب شکار نموده ام جانوران چرنده سه هزار و دو بست دسه از قلاوه و راس و غیره شیر هشتاد و شش قلاوه و خرس و چیت و دوا و دلا و دکنار و نه قلاوه نیله گاد و ششصد و هشتاد و نه راس مها که از عالم گوزنست غایتا در بزرگی و کلانے برابر نیله گاد و میش و سی و پنج راس آهوے نر داده و چکاره و چیل بزرگویی و غیره یک هزار و شش صد و هفتاد و راس و قوچ و آهوے سرخه و بست و پانزده راس گرگ شصت و چهار راس گاد میش صحرائی سی و شش راس خوک نود و راس زنگ بست و شش راس قوچ که بی بست دوز راس از غلی سی و دوازده راس گور خر شش راس خرگوش بست دسه راس جانوران پرنده سینصد و هزار و نه صد و شصت و چهار که بوترده هزار و سی صد و چیل و هشت قطع لکرو و جگر سه قطع عقاب و دو بست قلیو اوج بست دسه قطع چغده سی و نه قطع قوطان و دوازده قطع موش و نوزده قطع کنجشک چیل و یک قطع فاخته بست و پنج قطع بوم

مسی قطعه مرغابی و قاز و کاروانک و غیره یک صد و پنجاه قطعه زراغ سه هزار و دویست و هفتاد و شش قطعه جانور آبی گرچه که ننگ ازان
تعبیر توان نموده عدد ۴۰۰

جشن دوازدهمین نوروز از جلوس بهایون

یک گفتری از روز و شب بسم ماه مذکور مطابق دوازدهم ربیع الاول ۱۲۶۶ مآند حضرت نیر اعظم از برج حوت به عشرت سراے
حل که خانه شرف و سعادت دوست انتقال فرمودند در همین وقت نوبل که ساعت سعد بود بر تخت جلوس نمودم بدستور سابق معتد
فرموده بودم که دیوانخانه خاص و عام را در آئینه نفیسه گرفته آئین بندی نمایند با وجودیکه اکثر امارادایان دولت در خدمت فرزند خرم
بودند مجلسی ترتیب یافته که از سنوات سابق هیچ گاه نداشت پیشکش روز سه شنبه به اند خان مرحمت نمودم در همین روز که غره فروردین
سنه دوازده است عرضداشت شاه خرم رسید مضمون آنکه جشن نوروزی بدستور سالهای گذشته ترتیب یافت اما چون ایام سفر
و بساق در میان ست پیشکش همه ساله به بندها معاف شود این معنی بنایت مستحسن افتاد فرزند دلبند را بدعاے خیر مندی یاد آورده
از درگاه آئینی خیریت دارین بحبت او مسالت نمودم و حکم کردم که درین نوروز هیچکس پیشکش نکرده اند بواسطه افساد دنیا که در اکثر فرما
و طبیعتا مقرر است فرموده بودم که هیچکس متوجه به کشیدن آن نشود و در ادرم شاه عباس نیز بفرمان مطلع گشته در ایران میفرمایند
که هیچکس مرکب کشیدن آن نکرده چون خان عالم به مداومت کشیدن تنباکو بے اختیار بود در اکثر اوقات بدین امر قیام و اقدام می نمود
یا دگار علی سلطان ایچی داراے ایران انیمنی را به شاه عباس عرض نمایند که خان عالم یک لحظه بے تنباکو نمی تواند بود و جواب عرضداشت
او این بیت مرقوم می سازد:

رسول یار میخواست که اظهاریت نکند / من از شمع و فادوشن کنم بازار تنباکو

خان عالم نیز در جواب بیٹے گفته فرستاده است

من بیچاره عاجز بودم از اظهار تنباکو / از لطف شاه عادل گرم شد بازار تنباکو

در سوم ماه مذکور حسین بیگ دیوان بنگاله سعادت آستان بوسی در یافته دوازده زنجیر نعل نرو ماده پیشکش گذارند ظاهر بخشی بنگاله
که مخاطب و معاتب به بعضی قصص است بود سعادت کورنش در یافته فیلان او که بست و یک زنجیر بود از نظر اثرات گذشته دوازده زنجیر
پسند افتاده تنه را با و مرحمت نمودم درین روز مجلس شراب ترتیب داده با کثر بند های که در ملازمت بودند شراب مرحمت نموده همه را مست
۵۰

باده اخلاص ساختم در چهارم فردلان خبر رسانیدند که سبزی در حوالی سکر تالاب که درون قلعه از عمارات مقرر حکام مالوه است قبل
 داریم همان لحظه سوار شده توجه آن شکار گشتم چون ببرند کور ظاهر گشت بر اعدیان و جاجیکه در جلو بودند حمله آورده گشته ده دوازده
 نفر را مجروح و زخمی ساخت آخر الامر به سه تیر بنادوق کار او ساخته شر او را از بندها سبب خدا در ساختم در هشتم منصب میر میران
 که هزاری ذات و چهار صد سوار بود و هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار مقرر گشت در نهم حسب الالتماس فرزند خرم بر منصب
 خان جهان هزاری ذات و سوار افزوده شد که شش هزاری ذات و سوار بوده باشد. دینقوب خان که به هزار و پانصدی ذات
 و هزار سوار سر فرزند بود به دو هزاری ذات و یک هزار و پانصد سوار سر بلند گردید بر منصب بهلول خان بیان پانصدی ذات و سی صد
 سوار افزوده شد که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بوده باشد و منصب میرزا شرف الدین حسین کاشغری که در صوبه دکن
 ترددات مردانه از او و پسر او بود وقوع آمده بود از اصل و اضافان به هزار و پانصدی ذات و هزار سوار مقرر گشت در دهم
 ماه مذکور مطابق بست و دوم ربیع الاول سه هزار و بشت و شش وزن قمری منعقد گشت درین روز دور اسب عراقی
 از طویل خاصه و خلعت بفرزند خرم مرحمت نموده مصحوب بهرام بیگ فرستاده شد هزار سوار بر منصب اعتبار خان افزودم
 که به پنج هزاری ذات و سه هزار سوار سر فرزند باشد در یازدهم حسین بیگ تبریزی که دارای ایران او را نزد حاکم گلکنده بطریق رسالت فرستاده بود چون بواسطه
 نزاع فرنگیان با قزلباشان راه بر میسر شد و بدو با ایلی حاکم گلکنده ملازمت نمودند و در اسب و چند غور پارچه دکن و گجرات پیشکش و گذشت و درین
 تاریخ اسب عراقی از طویل خاصه به خان جهان مرحمت نموده شد در پانزدهم هزاری ذات بر منصب میرزا احمد بهادری افزوده شد که پنج هزاری ذات
 و سه هزار سوار بوده باشد در هفتم پانصد سوار دیگر بر منصب میرزا شتم افزوده پنج هزاری ذات و یک هزار سوار کردم و منصب صادق خان
 هزار و پانصدی ذات و هفت صد سوار از اصل و اضافه مقرر گشت و ارادت خان به منصب هزار و پانصدی و شش صد سوار بهمین
 دستور سر فرزند گردید بر منصب انبراسه پانصدی و یک صد سوار افزوده گشت که هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار بوده باشد سه
 گهری از روز شنبه نوزدهم مانده آغاز شربت شد و در بهمین وقت مجدداً جلوس نمودم از اگر فناران لشکر غیر مقهور که سی و دو نفر بودند در
 جنگ شنوا از خان و شکست آن بد اخبر بدست او ایام دولت قاهره اقتاده بودند یک رابه اعتقاد خان سپرده بودم محافظانیکه
 بجهت حفظ او معین بودند غفلت و زریده او را میگردانند این معنی بر خاطر من بسیار گران آمد اعتقاد خان را در مدت سه ماه از کورنش
 منع نموده بودم چون مجبوس مذکور بے نام و نشان بود هر چند تردد نمودند بدست در نیامد آخر الامر فرمودم که سردار آن جماعه را که در
 محافظت او غفلت نموده بودند بسیار است رسانیدند اعتقاد خان درین روز حسب الالتماس اعتماد الدوله سعادت کورنش

و ریافت چون مدتی بود که احوال بنگاله و سلوک قاسم خان خوب شنبده نمی شد بخاطر رسید که ابراهیم خان فتح جنگ را که مهابت
 صوبه بهار را یک گونه صورتی داده کان الماس را که بصرف و عمل بندهای درگاه در آورده است به صوبه بنگاله فرستاده جهاگیری
 را که در صوبه آله آباد جاگیر دارد بجای او به بهار روانه سازم و قاسم خان را بدرگاه طلب دارم در همین ساعت در روز متبرک
 حکم شد که درین باب فرامین مطاعه بقلم در آورند و سزادلان تعیین شوند که جهاگیری قلی خان را به بهار برده ابراهیم خان فتح جنگ را
 روانه بنگاله سازند و سکندر جوهری را و اخته بهزاری ذات دسی صد سوار سرفراز ساختم و در محبت و یکم محمد رضا ایلمچی دارائی ایران
 را از خصمت نمودم شصت هزار در ب که سی هزار روپیه بوده باشد با خلعت با و محبت شد در برابر یاد بودی که برادرم شاه عباس
 بخت من فرستاده بود تحفه چند از قسم مرصع آلاتی که دنیا داران دکن فرستاده بودند با دیگر پارچه و نفایس بر خنس و هر قسم که تحفگی را
 شایان بود و از سی یک لک روپیه همراه ایلمچی مذکور روانه ساختم از آنجمله پیاله بلوری بود که چلیپی از عرق فرستاده بود آن پیاله را شاه
 دیده بودند به ایلمچی گفته باشند که اگر درین پیاله برادرم شراب نوشیده بخت من بفرستند شفقت تمام خواهد بود چون ایلمچی اینی را
 اظهار نمود در حضور او چند مرتبه ازین پیاله شراب خورده فرمودم که سرویش در کانی بخت آن تیار ساختند و داخل سوغاتا نموده
 فرستادم سرویش بنا کاری بود به فشیان عطار در رقم فرمودم که جواب کنایت که آورده بود و بر وجه ثواب مرقوم سازند در محبت دوم
 قراولان خبر شیر آوردند همان لحظه سوار شده خود را به شیر رسانیدم و به سه تیر بندوق خلق را از شراد و اورا از شرف نفس خیس خلاص
 ساختم مسیح الزمان که به آورده گذرانید که این گره خفتی است در منزل من بجا هم از نوولد یافت و هم به گره دیگر خفت شده بچه از دهم رسید
 در محبت پنجم فوج اعتماد الدوله در میدان جهر که درشن از نظر گذشت دو هزار خوش اسپه که اکثر مغل بودند و پانصد پیاده تیر انداز
 و توپچی و چهارده زنجیر فیل فوج را بخیشان به شمار در آورده بعضی رسانیدند که فوج مذکور بسیار آراسته و بتوزک بنظر درآمد در محبت
 هشتم شیر ماده شکار شد روز پنجشنبه غره اردی بهشت الماسی که مقرب خان به مصحوب قاصدان فرستاده بود بنظر درآمد محبت و سه
 سرخ وزن داشت جوهریان بے هزار روپیه قیمت نمودند فردا علی الماس بود بغایت پسند افتاد فرمودم که انگشتی ساختند
 در سوم منصب یوسف خان حسب التماس بابا خرم از اصل و اصناف بهزاری ذات و هزار پانصد سوار شخص شد و همچنین منصب
 چند دیگر از امرا و منصبداران به بنجو نیز فرزند مذکور اضافه حکم شد در بنفتم چون قراولان چهار شیر در قتل داشتند بعد از گذشتن
 دو پیر و سه گھڑی با محل متوجه شکار آنها شدم چون شیران بنظر درآمدند نور جهان یکم از من التماس نمود که اگر حکم شود من شیران را
 به بندوق بزنم فرمودم که چنین باشد دو شیر را به بندوق و دوئی دیگر را به هر یک بدو شیر زده انداخت تا چشم بر هم زدیم قالب این

چهار شیر را به شش تیر از جیات پرداخت تا حال چنین تفنگ اندازی مشاهده شده بود که از بالاسه فیل از درون عمارت
شش تیر انداخته شود که یک خطا نیفتد و چهار دو فرصت جستن و حرکت جنبیدن نیابند به جلد وی این کمنداری هزار اشرفی نشان
نموده یک جفت پیونجی الماس که یک لک روپیه قیمت داشت مرحمت نمود در همین روز معمور خان با تمام عمارات و دولخانه لاہور
مرخص گشت در دهم فوت سید وارث که فوجدار صوبہ اودھ بود بعرض رسید در دوازدهم میر محمود چون استدعای فوجدار
می نمود او را بختاب تہو رخانی و اضافہ منصب سرفراز ساختہ بہ فوجدار ی بعقب از پرگنات صوبہ ملتان تعین نمود در بست و
دوم طاسہ بخشی بنگالہ کہ منع کورنش او شدہ بود ملازمت نمود و پیش کشی کہ داشت نذر گذر آیند و ہشت زنجیر فیل بشکیش قاسم خان
حاکم بنگالہ بادوز زنجیر فیل شیخ مودعو درین روز از نظر گذشت و بیست ہشتم بہ التماس خان دوران پانصدی بر منصب عبدالغفر خان
اضافہ حکم شد در پنجم خرداد خدمت دیوانے صوبہ گجرات از غیر کشیدہ بہ میرزا حسین مقرر گشت او را بہ خطاب کفایت خانی سرفراز ساختم
در ہشتم لشکر خان کہ بہ خدمت بخشی گری بشکیش تعین بود آمدہ ملازمت کرد یک صد ہر و پانصد روپہ نذر گذر آیند چند روز قبل ازین
اوستاد محمد ثانی را کہ در فن خود از بے نظیران بود فرزند خرم بموجب طلب فرستادہ بود چند مجلس ساز از و شنیدہ شد و نقشہ کہ در
غزل بنام من بستہ بود گذر آیند در دوازدهم ماہ مذکور فرمودم کہ او را بہ روپہ وزن نمودن شش ہزار دسی صد روپہ فیل خوضہ دار
نیز با رعایت نمودہ مقرر فرمودم کہ بران فیل سوار شدہ وزرہا بر اطراف و جوانب خود چیدہ و پاشیدہ بہ منزل خود بر دلا اسد
قصہ خوان از ملازمان میرزا غازی در ہمین روز با از ٹٹہ آمدہ ملازمت نمود چون بر نقل و شیرین حکایت و خوش بیان بود صحبت او
بہ من در افتاد او را بختاب محظوظ خانی خوشدل ساختہ کمزار عدد روپہ و خلعت واسپ و یک زنجیر فیل و پالکی بدو عنایت نمود بعد
چند روز فرمودم کہ بہ روپہ او را برکشند چار ہزار و چار صد عدد روپہ شد و بہ منصب دوصدی ذات و بیست سوار سرفراز گردید و فرمودم
کہ ہمیشہ در مجلس گپ حاضر می آید و ما شد در ہمین تاریخ لشکر خان جمعیت خود را در جہرہ کہ در شن بنظر در آورد پانصد سوار و چار دہ زنجیر فیل
و یک صد نفر بندہ پیچی بود در بیست و چارم خبر رسید کہ ما شنگہ نمیرہ را جہان شنگہ کہ داخل امراسہ کلان بود در بالا پور دلایت برار
با فراطراب در گذشت بدو دہم درین سن سی و دو سالگی بخوردن شراب بیرون از اندازہ حساب ضایع شدہ در ہمین روز دلا ش

عہ میگنید کہ شاعری فی البدیہہ این بیت خواند

دو صفت مردان زن شیر افکن است

نور جهان گر بہ لبوت زن است

لطف ابن شعر این است کہ قبل از آن کہ نور جهان داخل محل جاگیر شود زود بہ شیر افکن خان بودہ است ۱۲

بسیار سے از اطراف ولایات دکن و برہانپور و گجرات و پرگنات مالوہ بہرہ و خانہ خاصہ شریفہ آوردہ بودند با آنکہ این ولایت بہ خوش
انگی معروف و مشہورند و در شیرازی و کم رنگی و کلائے انہ کم جاسے برابری بہ انہ این ولایت میکند چنانچہ مکر در حضور فرمودم کہ وزن
وہ آورد یک سیر و یک پا و بلکہ خیرے زیادہ ظاہر گشت غایتا بہ خوش آبی و لذت و چاشنی و کم نقلی انہ چھرا نو کہ در حوالی آگرہ واقع
است زیادتی بر جمیع انہ ہاسے این ولایت و سایر جا ہاسے ہندوستان وارد و رست ششم نادری خاصہ کہ تا حال باین نفاست
نادری زر دوزی و سرکار من و ختمہ نہ شدہ بود بہت فرزند با خرم فرستادم و حکم شد کہ برندہ آن مذکور سازد کہ چون این نادری
این خصوصیت داشت کہ در روز برآمدن از اجیر بہ قصد تسخیر ولایات دکن پوشیدہ بودم بہت آن فرزند فرستادہ شد در ہمین تاریخ
و سارے کہ از سر خود برداشتہ بودم بہمان طور پیچیدہ بر سر اعتماد الدولہ گذار شتم و اورا بدین عنایت سر بلند ساختم سہ قطعہ زر و دو یک قطعہ
اور بی مرصع و انگشتری نگین یا قوت مہابت خان بطریق پیشکش فرستادہ بود از نظر اشرف گذشت مبلغ ہفت ہزار روپیہ بہ قیمت
رسید در روز مذکور باران کرم و عنایت الہی متفاو گشت آب در ماند و خیلے روے بہ کمی نہادہ بود خلق ازین ممر مضطرب احوال بودند
چنانچہ بہ اکثر نہ ہا حکم شد کہ بہ کنار دریا سہ نر برداروند و امید بارش و باریدن درین روز ہا بنود بہت اضطراب خلایق از روی نیازندی
متوجہ بدرگاہ باری گشتم اللہ تعالیٰ بکرم و فضل خود بارانے عطا فرمود کہ در عرض یک شبانہ روز تا لالہا در کھا و نا لہا پر گشت و آن
اضطراب خلایق بہ آرامش تمام تبدل گردید شکرانہ این عنایت را بہ کہ ام زبان ادا توان کرد غرہ ماہ تیر علم بوزیر خان مرحمت شد
و پیشکش راناکہ مشتملہ در اسب و پارہ پارہ گجراتی و چند کوزہ اچار و مرہا و دہنظر درآمد در سوم معراج خبر گرفتاری عبد اللطیف نا
از حاکم زاد ہاسے ولایت گجرات کہ ہمیشہ در ان صوبہ فشار قنہ و فساد بود آورد چون گرفتاری او باعث رفاهیت خلق بود حمد و سپاس
باری بجا آوردہ شد فرمودم کہ مقرب خان اورا بدست یکے از منصبہ اران تعینات آنجا بدرگاہ فرستد زمینداران نواحی مانند واکشہ
آمدہ لازم مت نمودہ پیشکش با گذر آیندند در ششم راہ اسب و راجہ سنگہ کچو ابہہ را یکے را جلی کشیدہ اورا بدین خطاب سرفراز ساختم
یادگار بیگ کہ در ماوراء النہر بہ یادگار توریچی مشہورست دزد حکام آنجا خالی از نسبت و حالت نمودہ آمدہ لازم مت کرد از حملہ پیشکش
ادبیا لہ سفید خطائی پایہ داری متحسن افتاد و پیشکش بہادر خان حاکم قندھار کہ نہ را اسب و نہ نفور اقمشہ نفیسہ و دو دانہ پوست
روباہ سیاہ و دیگر خیر ہا بود از نظر گذشت ہم درین تاریخ راجہ کدینہ ہم نراین نام سعادت لازم مت دریافت و ہفت زنجیر فیل نرود
مادہ پیشکش گذر آیند در دہم اسب و خلعت بہ یادگار توریچی مرحمت شد در سیزدہم عید گلاب پاشان بود لوازم آن روز بجا آوردہ شد
و شیخ مود و چشتی کہ از تعینات صوبہ بنگالہ است بختاب چشتی خانی سرفراز گشت و اسب بد و مرحمت شد در چہار دہم رادل سمرسی

پسر اول او دس سنگه زمیندار با نسوا له لازمیت نمود سی هزار و پیمه دسه زنجیر فیل و یک عدد پاندان مرصع و یک کمر مرصع پیشکش
گذاشتند و در پانزدهم قطعہ الماس از حاصل کان و از انداختنهای زمیندار آنجا ابراهیم خان فتح جنگ حاکم صوبه بهار مصحوب
محمد بیگ فرستاده بود از نظر انشرف گذشت از جمله یک قطعہ چهارده و نیم تانگ بود و یک لک روپیه قیمت شد در همین روز به یادگار
خورچی چهارده هزار در ب انعام مرحمت شد و او را به منصب پانصدی ذات دسی صد سوار سر فرزند کردم منصب تانار خان بکادل بیگی
از اصل و اضافہ دو هزار و سی صد سوار مقرر داشتیم و پسران او علیحدہ ہر یک با اضافہ منصب سر فرزند شدند حسب الاتماس
شاہزادہ سلطان پرویز پانصدی بر منصب ذات وزیر خان افزوده شد و در بست و نیم کہ روز بہارک پنجشنبہ بود دید عبد اللہ بارہ ہشتاد
فرزند بلند اقبال بابا خرم بہ لازمیت رسید و عرائض آن فرزند رسانید مشطہ اخبار فتح ولایات دکن کہ جمیع دنیا داران آنجا سرحدت
بر رقبہ اطاعت نہادہ بندگی و فرمانبرداری قبول نمودند و مقابلہ قلعا و حصنها بہ تخصیص قلعا احمد نگر را بنظر در آوردند بہ شکرانہ این
فہمت عظمی و عطیہ کبری سر نیاز مندی بہ درگاہ بے نیاز نہادہ لب بشکر کشادم و داد عجز و نیاز مندی دادہ فرمودم کہ نقار جائے شادی
بنوازش در آوردند لہ الحمد کہ ولایات از دست رفته بہ صرف اولیاس دلت قاہرہ و درآمد منفدانی کہ دم سرکشی و استکبار منہ و بد عجز و
نا توانی خود اعتراف آورده مالی سپارد و خراج گزار گشتند چون این خبر رسید نور جهان سلیم بیامع جلال رسید برگتہ بودہ کہ دو لک روپہ
حاصل دارد با و عنایت نمود انشاء اللہ تعالی چون افواج قاہرہ ولایت دکن و قلاع آنجا در آیند و خاطر فرزند ارجمند بابا خرم از تصرف
آنجا جمع گرد و پیشکش دنیا داران دکن را کہ درین مدت این چنین پیشکش ہیچیک از سلاطین عمد و عہد خود نہادہ اند ہمراہ گرفتہ بر ایلیان آنہا
روانہ لازمیت خواہد شد امرائے را کہ درین صوبہ جاگیر دار خواهند بود مقرر است کہ ہمراہ آورد تا سعادت لازمیت دریافتہ مخلص گردند
و ولایات جلال با فتح و فیروزی عازم پایہ سریر خلافت مصیر گرد و چند روز قبل از آنکہ اخبار فتح مذکور برسد شبی بہ دیوان خواہ حافظ تظاول
نمودم کہ عاقبت این کار چہ نوع خواہد شد این غزل برآمد:

روز ہجران و شب فرقت یار آخر شد | ز دم این فال گذشت آخر کار آخر شد

چون لسان الغیب حافظ چنین امان نمود مرا امید واری تمام دست و او چنانچہ بعد از بیست و پنج روز اخبار فتح و فیروزی رسید در
بیسارے از مطالب بہ دیوان خواہ رجوع نمودہ ام و بحسب اتفاق آنچه برآمد نتیجہ مطابق ہمان بخشیدہ و کم است کہ خلعت نمودہ باشد
در ہمین روز ہزار سوار بر منصب آصف خان افزوده و در بارہ پنہزاری ذات و سوار سر فرزند ساختیم و آخر ہاسے روز بام دم محل بہ سیر عمارت
ہفت منظر متوجہ شدم و ابتدا سے شام بدو تہانہ باز گشتم این عمارت از احداث یافتہاے حکام سابق ماوہ است کہ سلطان محمود خلجی

باشد ہفت طبقہ قرار داده و در ہر طبقہ چار صنفہ ساختہ مشہر چہار درجہ بلندی ابن سینا پنجہ و چہار صنف و نیم است و دور پنجہ گز زمین
 از سطح زمین تا طبقہ ہفتم یک صد و ہفتاد و یک در زقن و آمدن یک ہزار و چہار صد و بیہ ہزار شد در سی و یکم سید عبد اللہ را خطاب
 سیف خانی سرفراز ساختہ و بہ خلعت و اسب ذیل و بخرم صاع سر بلند گردانیدم و بہ خدمت فرزند بلند اقبال مرخص ساختم و لعل
 کہ از سی ہزار مدیہ زیادہ می ارزیدست او بہت فرزند بلند اقبال فرستادم و نظر بر قیمت آن نہ کردہ چون مدتی مدید بر سر خود
 می بستم اورا مبارک دانستہ بطریق شگون فرستادہ شد سلطان محمود خویش خواہ ابو الحسن بخشی را بہ خدمت بخشی گری و دوا و نویسی
 صوبہ بہار تعین نمودم و در وقت رخصت فیلہ باو عنایت نمودم آخر ہای روز پنجشنبہ امر داد بامردم محل بہ قصد سیر نیل کنند کہ از
 جاہے دکلش قلعہ ماند و است متوجہ گشتم شاہ مدائق خان کہ از امر اسے معتبر والد بزرگوارم بود در دقیقہ ابن ولایت را بہ جایگز
 داشت عمارتے در انجا ساختہ بغایت دلنشین و فرح بخش تادو سہ گھڑی شب توقف نمودہ بعد از ان متوجہ دولت خانہ مبارک
 گشتم چون از مخلص خان کہ دیوان بخشی صوبہ بنگالہ بود بعضی سکیہا بعضی رسید از منصب او ہزاری ذات و دولت سوار کم نمودم
 در ہفتم ذیل سستی از فیضان پیشکش عادل خان گجراج نام بہت رانام سنگہ فرستادہ شد در یازدہم بہ قصد شکار متوجہ گشتم دیک منزل
 از قلعہ پائین آدم غایتا کثرت باریدگی دگل بدرجہ بود کہ مطلق تردد و حرکت بسر نہ شد بنا بر رفاہیت مردم داسودگی جوانات
 فتح ابن عربیت نمودہ روز پنجشنبہ در سیردن گذرانیدہ شب جمعہ باز گشتم در پین روز ہدایت اللہ کہ در خدمت توزک و ترددات
 حضور بسیار چہان ست بہ خطاب فدای خانی سرفراز گشت درین برسات بارش بدرجہ شد کہ پیران کہن سال گفتند کہ این قسم بارانے
 و باج عمد و عصر یادند از ہم قریب بہ چل روز ابر و باران بود چنانچہ گاہے حضرت نیر اعظم ظہور میفرمودند باد و کثرت باران بہر تہ
 رسید کہ اکثر عمارتہاے قدیم جدید از یاد آمدند و در شب اول باران و پرتی و صاعقہ چندے افتاد کہ بآن علامت صد اقم
 گوش رسیدہ بود قریب بہست کس از زن و مرد ضائع شدند در بعضی عمارتہا سنگین رسیدہ شکست در بنا اسے آن راہ یافت پنج صدایش ازین لکوت
 نمیت تاہ سلاہ مذکور شدت باد و باران در ترے بود بعد از ان رفتہ رفتہ رو بہ کمی نہاد و از کثرت سبزہ و ریاحین خود روچہ نویسد و
 دشت و کہ و صحرا فرو گزشتہ است و معمورہ عالم معلوم نیست کہ مثل ماند و جاسے از حیثیت خوبی ہوا و لطافت جا و صحرا بودہ باشد ہ تخصیص در
 فصل برسات درین فصل کہ از ماہ ہاسے مقرر تا بستا است شہا و در و زون خانہاے لحاف نمی توان خوابید و روز ہا نوعی کہ مطلق ببا و زون
 دتغیر جا و منزل احتیاج نمی افتد انچہ ازین عالم نوشتہ شود ہنوز اندکے از بسیارے خوبہاے آنجا ست دو چیز مشاہدہ افتاد
 کہ در پچ جا از ہندوستان ندیدہ بودیم یکے درخت کیکلہ جنگلی کہ در اکثر صحرا اسے ابن قلعہ رستہ است دیگر آشیانہ ممولہ کہ بزبان

برانی

فارسی و منشیچه میگویند تا حال پیک از صبادان خبر از ایشان او نداده بودند به حسب اتفاق در عمارتیکه بسری بردیم آشیانه او ظاهر شد و پیچ بر آورده بود سه پیر از روز پنجشنبه نوردم گذشته با مردم محل به قصد سیر و تماشا به محله و عمارت سکر تالاب که از احداث یافتنای حکام سابق مانده است سوار شام چون به جهت دارائی و حکومت صوبه پنجاب به اعتمادالدوله قبل مرحت نه شده بود در آشنای راه فیلی از فیلان خاصه که جگت جوت نام داشت با و مرحت نمودم و تا شام در آن عمارت دگلش بسر برده از خوی و سبزی صحرای اطراف بغایت مخطوط گشتم و بعد از ادای عبادت و تسبیح شام متوجه مستقر دولت گردیدیم در روز جمعه قبله رنبا دل نام که جهانگیر قلی خان بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت بعضی لباسها و قماشها را مخصوص پوشش خود ساخته حکم فرمودم که هیچکس نبوشد مگر آنکه من عنایت کنم اول دگل نادری که بر بالای قبا بودند درازی قد آن از کمر بایان سرین آستین ندارد پیش آن به تکه بسته میشود مردم ولایت آنرا کردی میگویند من نادری نام نهادم دیگر جاده شال طوس است که دالذیر گوهر خاصه کرده بودند دیگر قبا به تو گریبان و سر آستین کلین و دوزی پوشیدن آنرا نیز مخصوص خود ساخته بودند دیگر قبا به حاشیه که علمای پاره محرمات را بریده بر در دامن و گریبان و سر آستین میدوزند دیگر قبا به اطلس گجراتی دیگر جیره مکرند و شیم بات که کلاتون طلا و نقره را در آن بافته باشند چون ماهیان پاره از سواران مهابت خان مطابق بر بست سه اسپه دوا اسپه بخت سرانجام خدمت دکن اضافه شده بود و در ثانی الحال آن خدمت بانصرام نرسیده حکم کردم که دیوانیان آن تفاوت را از جالیراد باز یافت نمایند آخر ماه روز پنجشنبه بیست و ششم موانق چهاردهم شهر شعبان که شب برات بود در یکی از منازل و عمارات محل نور جهان سیم که در میان تالابها به کلاهی واقع است مجلس جشن نمودم و امراد و قربان را درین مجلس که ترتیب داده بگیم بود طلب داشت حکم کردم که بر مردم پیاله و اقسام کیفات به مقتضای خواهش هر کس بدهند بسیار پیاله اختیار نمودند فرمودم که هر کس که پیاله بخورد به شل منصب و حالت خود نشیند و اقسام کبابها و میوه ها بطریق نرک مقرر شد که در پیش هر کس بنهند عجب مجلسی منعقد گشت در آغاز شام بر اطراف تال و عمارات فانوسها و چراغها روشن ساخته چراغانی بهم دست داد که تا این رسم را معمول ساخته اند شاید در هیچ جا مثل این چراغانی نشده باشد جمیع چراغها و فانوسها عکس در آب انداخته نوعی منظر درمی آمد که گویا تمام صحن این تالاب یک میدان آتش است بسیار شگفته مجلسی گذشت و پیاله خواران زیاد از حوصله طاقت پیالها تناول نمودند

دل افروز نمیشد آراسته	بخوبی بد انسان که دل خواسته	نگذند در پیش این سبزه کاغذ	بسایه چو میدان بهت فراخ
ز بس نکت بزم میرفت دور	فلک نافه مشک بود از بخور	شده جلوه گر نازنینان باغ	رخ افروخته هر یک چون چراغ

بعد از گذشتن سه چهار گھڑی از شب مردم را رخصت نموده اہل محل را طلب نمود و تا یک پہر شب درین موضع نرہ بسر بردہ داد
خرمی و عیش و ادم چون درین پنجشنبہ بعضی از خصوصیات و ست بہم دادہ بود اول آنکہ روز جلوس من بود دیگر آنکہ شب برات بود دیگر
روز را کمی بود کہ پیش از آن شرح دادہ شد و نزد ہنود از روز ہا کے معتبر است بنا بر این سہ سعادت این روز را مبارک شنبہ نام نہادیم
در بست و ہفتم سید کا سو خطاب پرورش خانے سرفراز گردید دیگر روز چہار شنبہ بہان رنگ کہ مبارک شنبہ بہ من نیک افتادہ است
این روز بر عکس بہ من افتادہ است بنا بر این نام این روز شوم کہ شنبہ نہادیم کہ دایم این روز از جہان کم باد و روز دیگر خنجر مرصع یادگار
تو رچی مرحمت شد و فرمود کہ اور بعد ازین یادگار بیگ میگفتہ باشند جے سنگیہ پسر راجہ مہا سنگہ را کہ درس بست سالی است طلب
نمودہ بودم در ہین روز ہا ملازمت نمود یک زنجیر فیل پیشکش گذرانید یک پیردسہ گھڑی از روز مبارک شنبہ ددم شہر پور ماہ بہ قصد سیر
بجانب نبل کند و آنحد و دسوار می دست داد و از آنجا بہ صحرائے عید گاہ بر بالائے پشتہ کہ نہایت سبزی دخرمی دارد گذر افتاد گل چنبا
و دیگر ریاحین صحرائے بدرجہ شگفتہ بود کہ بر سہر طرف کہ نظری افتاد عالم عالم سبزہ و گل مشاہدہ میگشت یک پہر از شب گذشتہ بدو شمشیر
بماہون داخل گشت چون مکررند کہ میشند کہ از کیلہ صحرائے یک قسم شیرینی بہم میرسد کہ اکثر درویشان و ارباب اجیلج آزاتوت
خودی سازند در حد و نفوس آن شدم ظاہر شد کہ میوہ آن خیرے ز تخت بے حلاوت است غایتا در بابان طرف صنوبری شکل
کہ اصل میوہ کیلہ از آن بردن بر می آید یک پارچہ شیرینی بنہ کہ بعینہ طعم دغزہ و توام پاودہ دارد و ظاہر میگردد کہ مردم آزاتادل
می نمایند و ذائقہ از ادراک لذت آن بسیار محفوظ میشود در باب کبوتر نامہ بر سخنان نیز گوش رسیدہ بود کہ در زمان خلغای نبی عباس
کبوتران بغداد سے ساگنامہ بر میگوبند و الحق کہ از کبوتران صحرائے دہ پانزدہی کلان پر ہستند آموختہ میکردند بہ کبوتر بازان فرمودم
کہ اینہارا آموختہ کنند و این کبوتر بازان چند جفتی را چنان آموختہ کردند کہ در اول روز کہ از ماندہ پر دازانہای نمودیم اگر کثرت باران
بسیار می شد نہایتش تا دہیم پہر بلکہ تا یک دہیم پہر بہر با پور میرسیدند و اگر جو بغایت صاف می بود اکثرے در یک پہر میرسیدند و بعضی
کبوتران در چہار گھڑی ہم میرسیدند و در سوم عرضداشت بابا خرم مشعر بر آمدن افضل خان و اسے رایان رسیدن ایچان خان
و آوردن پیشکش ہاے لائق از جواہر و مرصع آلات و نیلان و اسپان کہ در بیج حد سے و عصرے انجین پیشکش نیامدہ بود و ظاہر شد کہ
بسیار سے از خدمات و دولت خواہی خان مشارایمہ و وفا بقول و عہد خود نمودن و اتہاس فرمان عنایت عنوان در بارہ او مزین
بخطاب مستطاب نرزد سے و دیگر عنایات کہ تاحال در شان او صادر نہ گشتہ بود رسید چون خاطر فرزندند کہ رغابت عزیز و اتہاس او
بجا بود حکم فرمود کہ نشان عطار در رقم فرمائے با سم عادل خان مرقوم ساختند مبنی بر انواع شفقت و مرحمت و در تعریف القاب

اوده دوازده هراچه درایام سابق نوشته میشد افروند و قید شد که او را در فرامین مطاعه فرزند می نوشته باشند و در صدر فرمان بقلم خاص این بیت مرقوم گردید +

بفرزند می مامشور عالم

شدی از التماس شاه خرم

در روز چهارم فرمان مذکور با نقل فرستاده شد تا فرزند شاه خرم نقل را ملاحظه نموده اصل را روانه سازد و در مبارک شنبه نهم با اهل محل بخانه آصف خان رفتم منزل او در حوالی دره واقع بود در نهایت لطافت و صفاد چندی دره دیگر با طرافت دارد و چند جا آبشار جاری و درختان انبه و غیره در نهایت سبزی و خرمی سایه افکن گشته قریب بدو سست دسی صد گیل کیوژره در یک دره رسته است مجملاً روز مذکور در نهایت شگفتگی و خرمی گذشت و مجلس شهربان شد و شکیش آصف خان بنظر درآمد اکثر نفایس بود آنچه پسند خاطر افتاد برداشته تنه را با دو عنایت کردم در همین روز و خواجه میر ولد سلطان خواجه که از خدمت بنکش موجب طلب آمده بود ملازمت نمود یک قطعه لعل و دو دانه مروارید و یک زنجیر فیل شکیش گذرانید و خواجه بهیم زاین زمیندار ولایت گدیه به منصب بهزاری ذات و پانصد سوار سرافراز گردید و حکم شد که جاگیر جم از وطن او تنخواه دهند و دوازدهم عرضداشت فرزند خرم رسید که راجه سراج ولد راجه باسو که زمین و ولایت او متصل به قلعه کانگڑه است تعهد بنماید که در عرض یک سال آن قلعه را به تصرف او بیاورد و دولت قاهره در آورد و دو خط تعهد او را نیز فرستاده بود حکم شد که مطالب و دعا عباتی که دارد بنماید و خاطر نشان خود ساخته راجه مذکور را روانه ملازمت سازد تا سرانجام مہمات خود نموده بخجاست مذکور متوجه گردد و در همین روز که کیشنبه دوازدهم باشد مطابق غره رمضان بعد از گذشتن چهار گھڑی و بوقت پیل صبیحه فرزند مذکور از مادرش ازاد باے دیگر که دختر آصف خان باشد تولد یافت و سسی به روشن آرا بیگم گردید و زمیندار جیت پور که در حوالی ماند و واقع است چون به تقضای بی سعادتها و ادراک آستانه سسی نه نمودند اسنے خان را فرمودم که با چند س از منصبداران و چهار صد پانصد نفر برقی انداز بر سر در فته ولایت او را بتا زنده در سیر دهم یک فیل به فد اسنے خان و یک فیل به میر قاسم ولد سید مراد مرحمت شد در شانزدهم بجے سنگه دلدر راجه مها سنگه که در سن دوازده سالگی بوده باشد به منصب بهزاری ذات و پانصد سوار سرافراز گردید میر میران ولد میر خلیل الله یک زنجیر فیل که خود پسند نموده شد و یک فیل به ملا عبدالستار عنایت کردم بهوج پسر راجه بکر ما جیت بهمنیکه بعد از فوت پدرش از صوبه دکن آمده ملازمت نمود و یک صد مرند گردانید در مقتد هم بعرض رسید که راجه کلیان از ولایت اڈر سیه آمده اراده آستانه سسی دارد چون در باب او حکایات نا خوش بعرض رسید بود حکم شد که او را با پسرش به آصف خان به سپارند تا تحقیق سخنانے که در باب او مذکور شده است نماید در روز دهم یک زنجیر فیل بجے سنگه مرحمت شد و در سیم دویست سوار به منصب

گیشو مار و مرحمت گردید کہ منصب اوزار اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و ہزار و دوست سوار بودہ باشند در بست و سوم امداد
 و فغان را بخطاب رشید خانی امتیاز دادہ پرم نرم خاصہ عنایت نمودم فیلان شیکش راجہ کلیان سنگھ کہ ہر روزہ زنجیر فیل بود از نظر
 گذشتہ شانزدہ زنجیر فیل داخل فیل خانہ خاصہ شدہ و زنجیر را با و مرحمت کردم چون از ولایت عراق خبر وفات والدہ میر میران
 و خورشاہ اسمعیل ثانی از طبقہ سلاطین صفویہ رسیدہ بود خلعت بخت او فرستادہ اورا از لباس تغریب بر آوردم در میت و خیم
 فدائے خان خلعت یافتہ با اتفاق برادرش روح امد و دیگر منصب ابران بہ تنبیہ زمیندار حبت پوری مرخص گشتند در بست و ششم
 بہ قصد تماشا کے نہاد و شکار آئندہ و از قلعہ فرود آمدہ با اہل محل متوجہ گشتم و بدو منزل کنار آب مذکور محل نزول اجلال گشت
 چون پشہ و یکک بسیار داشت زیادہ از یک شب توقف نیفتاد روز دیگر بہ تاراپور آمدہ روز جمعہ سی و یکم مراجعت واقع شد
 در غرہ ہمراہ بہ محسن خواجہ کہ در نیولا امداد را از النہر آمدہ خلعت و پنجزار روپیہ مرحمت شد در دوم بعد از نفیض تقدما تیکہ در باب
 راجہ کلیان بعض رسانیدہ بودند و اصفت خان بہ نفیض آن مامور بود چون بیگناہ ظاہر گشت سعادت آستانہ موسی و ریافتہ یکصد
 مہر و یکزار روپیہ نذر گذاریند و شیکش او کہ یک سلک مرادید بود متوجہ مشاد دانہ و دو قطعہ لعل و یک پہونچی کہ یک قطعہ لعل و دو دانہ
 مرادید داشت و صورت اسب طلا مرصع بجاہر از نظر گذشت عرضداشت فدائے خان رسید کہ چون افواج قاہرہ ولایت
 حبت پور در آمدند زمیندار آنجا فرار برقرار اختیار نمودہ تاب مقاومت نیاورد و ولایت او بتاراج حادثات رخت الحال از
 کہ دہ خود پیشان بست دارادہ دارد کہ بدرگاہ جہان پناہ آمدہ طریقہ بندگی و اطاعت اختیار نماید روح امد را با فوجی بہ عقب
 او فرستادہ شد کہ اورا بدست آوردہ بدرگاہ آبدیا آدرہ وادی ابدار ساند و زندان و متعلقان ادا کہ بمیان ولایت زمینداران آسمانی
 در آمدہ اند بہ بندہ را آورد در ہشتم خواجہ نظام چارہ عدہ دانا کہ از بندہ موخا بود آوردہ گذاریند از بندہ کور بہ سورت در عرض چارہ
 روز آوردہ بودند و از سورت بماند و بہ ہشت روز آمدہ بود کلائے انارند کور برابر انارٹھٹہ است غایتاً انارٹھٹہ ہیدانہ و این اناربادانہ
 و ناز کے دار در شادابی بر انارٹھٹہ زیادتی میکند در نہم خبر رسید کہ روح امد بدیہی از دیہات آن نواحی میرسد و بدو خبر میرسانند
 کہ زنان و متعلقان حبت پوری دین دیہہ است بہ قصد نفیض در بردن دیہہ فرود آمدہ کسان میفرستد و مردے را کہ دین دیہہ بودہ اند
 حاضر میسازد در اثنائے تحقیق و نفیض یکے از قدویان زمیندارند کور بہ میان مردم دیہہ در حینیکہ مردم جا بجا فرود آمدہ بودند
 و روح امد با چندے رخت بر آوردہ بر بالائے قالیچہ نشستہ بودہ است آن فدوی خود را بہ عقب سر اور رسانیدہ بر چہ باد میرسانند
 و آن بر چہ کارگر افتادہ سر از سینہ او برمی آورد و کشیدن بر چہ و اصل گشتن روح امد مقارن یکدیگر واقع میگردد و چندے کہ حاضر

بودند آن مردک را به جنم میفرستند و مجموع مردی که متفرق فرد آمده بودند سلاح پوشیده بر سر دیبه روانه میشوند آن خون گرفتار
 به شامت جادادن مخالفان دشمنان در یک ساعت نجومی به قتل میرسند زنان و دختران آنها به بند گرفتار میگرددند و آتش در دیبه
 زده چنان میکنند که بجز قتل خاکسری بنظر نمی آید و تمامی آن مردم جسده روح الله را بر داشته خود را به فدائے خان طغی می سازند و طغی
 و کار طلبی روح الله سخن نمود غایتاً غفلت این شعبده انگخت چون آثار آبادانی در آن ولایت نمائند زمیندار آغا به کوه جنگل آمده
 خود را پنهان و گنایم ساخت دیبه فدائے خان کس فرستاده التماس عفو گناهان خود نموده حکم شد که او را قتل داده بدرگاه آورد و منصب
 مردت خان از اصل و اخوانه بشرط نیست و نابود ساختن هر بیان زمیندار چند رکوٹ که مشردین از و آزار تمام می یابند به دویزاری ذات
 و هزار پانصد سوار مقرر گشت در سیزدهم راجه سو بچ مل به همراهی تقی بخشی ملازم بابا خرم آمده ملازمت کرد مطالبه که داشت مجموع بعرض
 رسانید سرانجام خدمتیکه تعبد نموده بود به واجبی شد حسب التماس فرزند شتار ایله به عنایت علم و تقاره سر بلندی یافت به تقه که
 همراهی او معین بود و کچوه مرصع شفقت شد و مقرر گشت که سرانجام کار خود نموده بزودی روانه گردد و منصب خواجه علی بیگ میرزا که بحفظ
 و حراست احمد نگر تعین یافته بود و پنجزاری ذات و سوار حکم شد بنور الدین قلی و خواجگی طاهر رسید خان محمد و مر نضی خان دولی بیگ
 بهر که ام یک زنجیر فیل مرحت نمودم در هفدهم منصب حاکم بیگ از اصل و اخوانه دویزاری ذات و دوست سوار مقرر گردید و در هجدهم روز راجه
 سو بچ مل را خلعت و فیل و کچوه مرصع و تقی را خلعت داده بخدمت کا نگره مرخص ساختم چون فرستاده های فرزند بلند اقبال شاه
 خرم با ایچیان عادل خان و پیشکشهاییکه فرستاده بود داخل بر پا نور شدند و خاطر آن فرزند بالکلیه از مهات صوبه دکن جمع گشت حسب
 صوبگی برادر خاندیس و احمد نگر به سپه سالار خانان التماس نموده شانهو از خان پسر او را که در حقیقت خانخانان جوان ست باد و او
 هزار سوار موجود به ضبط ولایت مفتوحه فرستاد و هر جاد هر محل را بجا گیری که از معتبران قرار داده بند دبست آنجا بردش که لائق و مناسب
 بود سرانجام نموده و از جمله لشکر که به همراهی آن فرزند مقرر بود دویزاری سسی هزار سوار بهفت هزار پیاده برق انداز در آنجا گذاشته تتر مردم
 را که بیست و پنج هزار سوار و دو هزار توپچی بود همراه گرفته روانه ملازمت شد و بتاریخ روز مبارک شنبه بیستم مهر ماه اتمی سنه دوازده جلوس
 موافق یازدهم شهر شوال ۱۲۸۶ هزار بست و شش سحری بعد از گذشتن سه پیردیک گهری در قلعه ماند و به مبارکے و فرخی سعادت ملازمت
 دریافت مدت مفارقت پانزده ماه و یازده روز کشید بعد از تقدیم آداب کورنش و زمین بوس بالاسے جهر و که طلبیدم و از غایت محبت
 و شوق بے اختیار از جاسے خود برخاسته در آغوش عاطفت گرفتیم چند آنکه او در آداب و فرد تنی بماند نمودن در عنایت و شفقت افزودم
 و نزدیک بخود حکم نشستن فرمودم هزار اشرفی و هزار روپیه به صیغه نذر و هزار اشرفی و هزار روپیه برسم تصدیق معروض داشت و جواب

مقتضی آن نبود که پیشکش با س خود تمام به نظر در آورد فیل سرناک را که سر حلقه فیلان پیشکش عادل خان بود با صند و قچ از جواهر
نفس درین وقت گذرانید بعد از آن به بخشیان حکم شد که امرائے که همراه آن فرزند آمده اند به ترتیب منصب ملازمت نمایند
اول خان جهان به سعادت ملازمت سرفرازی یافت او را بالا طلبیده بدولت قدبوس امتیاز بخشیدم هزار مهر و هزار روپیه
ده رو صند و قچ پرازد جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و از پیشکشها س ادایچه مقبول افتاد چهل و پنج هزار روپیه قیمت شد بعد از آن
عبدالعزیز خان آستانخوس نموده صد مهر نذر آورد و آنگاه مهابت خان بزین بوس سر بلندی یافت صد مهر و هزار روپیه نذر در گری
از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید یک لک و بیست و چهار هزار روپیه قیمت آن شد از آنجمله علی سست بوزن یازده مثقال که
ساگندشته در اجیر فرنگی بحیث فردغن آورده بود و دو لک روپیه بهایمیکرد و جوبریان هشتاد هزار روپیه قیمت می نمودند بنا بر این سودا
راست بنام بادگر دانیده بر د چون به بر با نوز میرسد مهابت خان یک لک روپیه از دین خود جدا نهاد که راجه بهاد سنگه ملازمت
نموده هزار روپیه نذر و قدری از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و همچنین داراب خان پسر خانخانان و سردار خان برادر
عبدالعزیز خان و شجاعت خان عرب دیانت خان و شهباز خان و محمد خان بخشی و او دارام که از سرداران عمده نظام الملکی بودند
بقول فرزند شاه خرم آمده در سلک دو تنخواهان فتنم گشته و دیگر امرای ترتیب منصب ملازمت نمودند بعد از آن دلا س عادل خان
دولت زمین بوس دریافت عرصه داشت و اگر گذرانید پیش ازین بجله دے فتح رانا منصب بیست هزار روپیه دده هزار سوار به فرزند
اقبال مند مرحمت شده بود چون به تسخیر و کن شنافت بخطاب شاهی اختصاص یافت الحال بجله دے این خدمت شایسته منصب
سی هزار روپیه و بیست هزار سوار و خطاب شاه جهان عنایت فرمودم و حکم شد که بعد ازین در مجلس بیست آئین صندلی نزدیک به تخت
می نهاده باشند که آن فرزند نشیند و این عنایت بیست مخصوص بآن فرزند که پیش ازین در سلسله مارسم نبود و خلعت خاصه با چار قب
زربفت و دوز گریبان و سر آستین و حاشیه دامن مردارید و دخت که پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و شمشیر مرصع با پر و مرصع و خنجر مرصع
مرحمت شد بحیث سرفرازی او خود از جهر و که پائین آمده و آنچه از جواهر و خونی زر بر سر او تار کردم و فیل سرناک را نزدیک طلبیده دیدم
بے تکلف آنچه از تعریف و خوبی این فیل شنیده شد بجای خود است در کلانے آراستگی و جمال و خوش فعلی تمام چهار است و باین
خوبی فیل کنز دیده شد از بسکه در نظر م مقبول افتاد خود سوار شده تا درون و دو تن خانه خاص به و بجله دے زر بر سر او تار کردم و حکم
فرمودم که درون دولت خانه می بنده باشند و باین نسبت نور بخت نام او نهاده شد روز جمعه بیست و چهارم راجه پیر جیو زمیندار بکلان
آمده ملازمت نمود نام او پرتابست و راجه آنهارا هر کس که بوده باشد بر جیو بیگویند قریب هزار روپیه نقد سوار واجب خوار است

در وقت کارنامه هزار سوار هم سامان می‌تواند کرد ولایت بگلانه در میان گجرات و خاندیس و دکن واقع است و دقلعه مستحکم دهد و سایر و
 سایر چون مالیر در میان معموره است خود را بنجایب باشد ملک بگلانه چشمه‌های خوش و آب‌های روان دارد و آنجا بقایای طبع
 و بالیده بشود از ابتدا غورگی تا آخر بنه ماه می‌کشد انگور و شکر و انار است اما فردا علی نیست راجه مذکور با حکام گجرات و
 دکن و خاندیس سر رشته مدارا و ولایت از دست نداده غایتاً خود بدیدن هیچکدام نمی‌رفتند و چون ازینها خواستی که دست تهرت
 به ملک او دراز سازد به حمایت دیگر از آسیب دیگر محفوظ ماندی بعد از آنکه ولایت گجرات و دکن و خاندیس تهرت حضرت
 عرش آشیانه در آمدند به برهان پور آمده سعادت زمین بوس دریافت و در سلک بنده با نظم گشته به منصب سه هزار سوار شد
 در نیولا که شاهجهان به برهان پور رسید یازده زنجیر فیل بشکیش آورد و ملازمت نمود در خدمت آن فرزند بدرگاه آمد و در غور اخلای
 و بندگی بخواطه و مراحم خسروان سر بلندی یافت و به عنایت شمشیر مرصع ذیل و اسب خلعت ممتاز گشته بود از چند روز به انگشتری
 از یاقوت و الماس و لعل بدو مرحمت نمود روز مبارک شبیه میست و بنفتم نوید جهان حکیم جشن فتح فرزند شاه جهان کرده به شاه جهان
 خلعت‌های گران بها بآورد که به گل‌های مرصع و مروارید های نفیس آراسته بود و سرخ مرصع بکواهر نادر و دستار با طره مروارید
 و کمر سبیل مروارید و شمشیر با پرده مرصع با پهل کتاره و هدیه مروارید و اسب که یک زین مرصع داشت
 ذیل خاصه با دو ماده ذیل عنایت نمودند و همچنین بفرزندان و اهل حرم او خلعت‌های و تنویر های آتشه با قسام
 زرین بخشیدند و بنده‌های عمده او را اسب و خلعت و خنجر مرصع انعام فرمودند همه جهت سه ملک و روپیه صرفت این جشن
 شده باشد در همین روز عبدالعزیز خان و سردار خان برادر او را خلعت و اسب عنایت نموده بکراچی که بجایگاه آنها
 مقرر شده بود رخصت فرمود و شجاعت خان را نیز بجایگزینش که در صوبه گجرات تنخواه یافته رخصت داده خلعت و ذیل
 مرحمت شد و سید حاجی را که جایگزین او در بهار بود اسب بخشیده رخصت نمود چون مکرر بفرستید که خاندان پیر و ضعیف
 شده چنانکه باید تاب قطره و تردد ندارد و صوبه کابل و بنکش سرزمین فتنه خیز است و محبت استیصال افغانان پیوسته
 سواری و حرکت لازم دارد از آنجا که احتیاط شرط جهاندار است مهانت خان را بصاحب صوبگی کابل و بنکش تسلیم
 فرموده خلعت عنایت کرد و خاندان بکومت ولایت طه سرفرازی یافت ابراهیم خان فتح جنگ چیل و نه زنجیر فیل
 از بهار بشکیش فرستاده بود بنظر گذشت درین ایام محبت بن سون کیده آوردند تا امروز ازین قسم کیده خورده نشده بود
 و در کانی مقدار یک انگشت بوده باشد خیل شیرین و راست مزه است هیچ نسبت بدیگر اقسام کیده ندارد و غایتاً خال

از شطرنج نیست چنانچه دو عدد از آن من خوردم اثر گرانی در خود یا قلم و دیگران میگویند که تا هفت و هشت میتوان خورد و اگر چه کیک در اصل قابل خوردن نیست اما از اقسام او آنچه توان خورد همین است و پس اسبالتا بیست و سوم ماه هر مقرر بخان ابنه گجرات را بزرگ چوکی رسانید درین تاریخ شنیده شد که محمد رضا یلچی برادرم شاه عباس در آگره بمرض اسهال و دلیعت حیات سپرد و محمد قاسم سوداگر را که از پیش برادرم آمده بود و وصی خود ساخته حکم فرمودم که بوجوب وصیت اسباب و اشیای او را بخدمت شاه رساند تا ایشان در حضور خود بفرشته مرحوم لطف نمایند بید کسیر و بخت حسان و کلاسه عادل خان خلعت و فیل مرحمت شد روز مبارک شنبه سیزدهم آبان ماه آلی جهانگیر قلی بیگ ترکمان که بخطاب جانسپار غانی سرفراز است از دکن آمده ملازمت نمود پدرش در سلک احرار ایران انتظام داشت در زمان عرش آشیانی از ولایت آمده بود منصب عنایت نموده بصوبه دکن فرستادند و در آن صوبه نشو و نما یافت اگر چه غایتاً مکرر مجرای خدمت او شده بود درینولکه فرزند شاه جهان بملازمت رسید و از اخلاص و جانپاری او معروض داشت حکم فرمودم که جریده بدرگاه آمده سعادت ملازمت در یابد و باز مراجعت نماید درین روز او دارام را بمنصب سه هزاری و هزار پانصد سوار سرفراز ساختم ذات او بر همین است و پیش عنبر اعتبار تمام داشت در وقتیکه شاهنواز خان پسر عنبر میرفت آدم خان حبشی و جاوور اے و بابور اے کایتیه و او دارام و چندی از سرداران نظام الملک جدا شده نزد شاهنواز خان آمده بودند و بعد از شکست عنبر باز بملانتهای عادل خان و فریب عنبر از راه رفته ترک بندگی و دولخواهی نمودند عنبر بآدم خان سوگند مصحف خورده او را غافل ساخت و بفریب گرفته در قلعه دولت آباد محبوس گردانید و آخر او را کشت بابور اے کایتیه و او دارام بر آمده بسرحد عادل خان رفتند عادل خان در ملک خود راه نداد و در همان چند روز بابور اے کایتیه بفریب و عذری که از آشیانان نقد بستی و در باخت و عنبر فوجی بر سر او دارام فرستاد و جنگ خوب کرده فوج عنبر را شکست داد بعد از آن در آن ملک نتوانست بود خود را بسرحد ولایت بادشاهی انداخت و قول گرفته با ابل و عیال خویش و پیوند بخدمت فرزند شاه جهان آمد و آن فرزند او را با انواع عنایت و اقسام رعایت سرفراز ساخت و منصب سه هزار نیات و یک هزار سوار امیدوار گردانیده همراه بدرگاه آور و چون بنده کار آمدنی بود پانصد سوار دیگر اضافه مرحمت نمودم و شهباز خان را که منصب دو هزار نیات و هزار و پانصد سوار داشت پانصد سوار دیگر افزوده بفرجیاری سرکار ساز نیکو رو بعضی از صوبه ماهه تعیین فرمودم بخان جان اسپ خاصه و فیل مرحمت شد روز مبارک شنبه دهم ماه

مذکور فرزند شاه جهان پیشکشهای خود را بنظر در آورده و جواهر و مرصع آلات و نقشه نفیسه و دیگر نفایس و نوادر تمام در صحن جبرو که تدریجاً چیده میدان و اسبان را با سازها و طلا و نقره آراسته و برابر داشته بود بجهت خاطر جوئی او خود از جبرو که پائین آمده تفصیل دیده شد از آنجمله عسل است نفیس که در بندر کوه بخت آنفرزند مبلغ دو لک روپیه اتباع نموده اند و زرش نوزده تانک که هفتده شقال و پنج و نیم سرخ باشد و در سرکار سن لعل از دوازده تانک بیشتر نبود و جوهریان نیز هشتاد و نیم تانک و شش است از بابت پیشکش عادل خان شش تانک و هفت سرخ یک لک روپیه قیمت شده تا حال باین کلاس و نقاست و خوشترنگی و شادابی نسیم در نظر نیامده و دیگر الماس جکوره است از بابت عادل خان وزن یک تانک و شش سرخ چهل هزار روپیه بها کرده اند و وجه تسمیه جکوره آنکه در دکن سبزی است که آن را ساگ جکوره میگویند و در وقتیکه مرتفعه نظام الملک برادر افخ کرد روزی با اهل حرم خود بسیر باغ رفته بود یکی از عورات در میان ساگ جکوره این الماس را یافته پیش نظام الملک برد و از آن روز با الماس جکوره شهرت گرفت و در فقرات احمد نگر تبصره ابراهیم عادل خان که الحال هست در آمد به دیگر زمره نیست هم از پیشکش عادل خان اگرچه از کان نواست اما بغایت خوشترنگ و نفیس چنانچه تا حال این طور دیده نشده و دیگر در مردارید سیکی بوزن شصت و چهار سرخ که دو شقال و یازده سرخ باشد بمیت و پنج هزار روپیه قیمت شد و دهم شانزده سرخ در نهایت غلطانی و لطافت دوازده هزار روپیه قیمت نمودند و دیگر الماسی است از بابت پیشکش قطب الملک بوزن یک تانک سی هزار روپیه قیمت نمودند یکصد و پنجاه فیل از آن جمله سه فیل با سازها سه طلا از زنجیر و غیره و نه فیل با ساز نقره اگرچه بمیت فیل داخل حلقه خاصه شد اما پنج فیل بغایت کلان و ناسی است اول نور بخت که آن فرزند روز ملازم است گذرانید یک لک و بمیت و پنج هزار روپیه قیمت قرار یافت و دیگر هویت از بابت عادل خان یک لک روپیه قیمت نموده و در حین سال نام نهادم و دیگر پنج بلند هم از پیشکش او یک لک روپیه قیمت نمودند چنانچه گرانبار نام نهادم دیگر فیل قد و سخا و فیل امام رضا از بابت قطب الملک اینها را نیز هر کدام یک لک روپیه بها شد و دیگر یکصد و اسب عربی و عراقی که اکثر اسپها خوب بود از آن جمله سه اسب زینها مرصع داشت اگر پیشکشهای آن فرزند آنچه از خاصه خود داد و دنیا داران دکن گرفته است تفصیل مرقوم گردد و بطول نماند بجز آنچه از پیشکشهای او مقبول افتاد موازی بمیت لک روپیه می شود و سوا این قریب به دو لک روپیه بوالده خود نور جهان بیلم پیشکش نمود و شصت هزار روپیه بدیگر والد و بیگمان گذرانید مجموع پیشکش آنفرزند بمیت و دو لک و شصت هزار روپیه

که هفتاد و پنج هزار تومان راجی ایران و شصت و هفت لک و شصت و هزار خانی راجی توران باشد چنین پیشکش درین دولت
ابد پیوند از نظر گذشته بود توجه و عنایت بسیار بد و نمودم در حقیقت غرض ندی که شایان لطف و شفقت باشد دست
نهایت رضامندی و خوشنودی از و دارم اسر تعالی او را از عمر و دولت برخوردار گرداند چون در مدت عمر شکار فیل نموده
بودم دلیل دیدن ولایت گجرات و تاشا س دریا س شور هم داشتیم و مکرر قراولان رفته فیلماسه صحرای دیریه جاسه شکار
قرار داده بودند بخاطر رسید که سیر احمد آباد و تاشا س دریا نموده وقت برگشتن که هوا گرم شود و موسم شکار فیل شود شکار
کرده متوجه باران الحافه اگر شوم باین عزیمت حضرت مریم الزمانی و دیگر یگان و اهل محل را با سباب و کارخانه خات زیادت
روانه اگر ساخته خود با جمعی که از همراهی آنها گزیر نیست برسم سیر شکار متوجه صوبه گجرات شدم و شب جمعه آبان ماه بمباری
و فرخی از ماند کوچ کرده در کنار تال علم فرود آمده شد صبح بشکار رفته یک نیله گاؤ به بندوق زدوم شب شنبه هاجان
بر اسپ فیل خاصه عنایت نموده بخدست صوبه کابل و بکش رخصت فرمودم بالتماس او رشید خان را خلعت و اسپ
وفیل و مخمر صحر محبت نموده بگلک اوتین کردم ابراهیم حسین را بخدست بخشگری دکن سر فر از ساختم و میرک حسین بواقع
نویسی صوبه مذکور مقرر شد راجه کلیان پسر راجه ثور دل که از صوبه او رسیه آمده بود بجهت تقصیرات که بای نسبت می کردند
روزی چند از سخاوت کورنش محرومی داشت بعد از تحقیق یگناسه اظفار شد اسپ و خلعت عنایت نموده همراه
مهابت خان بخدست بنگلش تعیین نمودم روز دوشنبه بکلا س عادل خان طره اسه مرصع بطرح دکن مرحمت شد
کعبه پنج هزار روپیه و دیگر چهار هزار روپیه قیمت داشت چون افضل خان و اسه رایان و کلا س قرزند شاه جهان
این خدمت را چنانچه شرط بندی است و خدمتگاری بتقدیم رسانیده بودند هر دو را بزیادتی منصب سر فر از فرموده اسه
رایان را خطاب بکرماجیت که در هندوان خطاب عمده است ممتاز ساختم و الحن بنده شائسته قابل تربیت است روز
شنبه دوازدهم بشکار رفته دو نیله گاؤ داده را به بندوق زدوم چون ازین منزل شکار دور بود روز دوشنبه چهار و نیم کرده
کوچ فرموده در موضع کید حسن فرود آمد روز شنبه پانزدهم سه نیله گاؤ زدوم یک از آنها که کلان تر بود دوازده سن بوزن دوازده
درین روز از میرزا رستم غریب خطا گذشت ظاهرا بندوق را به نشان سر راست کرده اول یک تیر می اندازد باز بندوق را
میرسیکنند چون جرش بسیار روان بوده بندوق را بر سینه خود کیه داده غلور را زیر دندان می کند که درست شود و اگر شکلی
داشته باشد قضا را درین وقت قلیله یا تشنه میرسد و بالاسه سینه جابیکه سر بندوق نهاده بود مقدار کف دست س سوزد

چنانچه ریزه های دار و در پوست و گوشت فرو می نشیند و خیلی جراحت می شود و الم بسیار بسیار رسید روز یکشنبه شانزدهم
چهار نیکه شکار شد سه ماه نیکه گاؤ و یک بکره نیکه گاؤ روز مبارک شنبه بیدر کوه است که آبشاری داشت و
نزدیک به آرد و واقع بود رفته شد اگر چه درین ایام آب کمتر داشت اما چون دوسه روز پیشتر محراب آب از بالا بسته
بودند و نزدیک رسیدن من گذاشتند بغایت خوب میرنجت ارتقا عش بست گز بوده باشد از فراز کوه جدا شده
بیریز و درین قسم سر راهی غنیمت است پالماست معقار را بر لب آب و سایه کوه خورده شب به آرد و آدم درین
روز زمیندار حیات پوری که بالتاس فرزند شاهجهان گناه او بخشیده شده بود دولت آستانوس دریافت روز جمعه
هزدهم یک نیکه گاؤ و کلان یک بکره و روز شنبه نوزدهم دو ماده شکار شد چون قرارداد آن عرض کردند که در پرگنه
حاصلپور شکار فرادانست اردوی کلان را درین منزل گذاشته روز یکشنبه بیستم با جمعی از بنده های نزدیک با حاصلپور
که سه کرده مسافت داشت شتاقم میرحسام الدین ولد میرجمال الدین حسین انجو که بخطاب عقد الدوله اختصاص دارد
بمنصب هزاریدات و چهار صد سوار از اصل و اضافه سرفرازی یافت یادگار حسین قوش بیگی و یادگار تورچی را که
بخدمت بگلش تعیین شده اند فیل مرحمت نمودم درین تاریخ انگور حسینی بیدانه از کابل رسید بغایت تروتازه آمده بود
زبان این نیازمند درگاه ایزدی از ادای شکر نعمتهاست او قاصر است که با وجود سه ماه مسافت راه انگور کابل در
دکن تازه بتازه میرسد روز دوشنبه بست و یکم سه راس نیکه گاؤ خورد روز شنبه بست و دویم یک نیکه گاؤ نر دوسه
ماده و روز یکم شنبه بست سویم یک ماده شکار شد روز مبارک شنبه بست و چهارم در کنار تال حاصلپور نریم پیا
ترتیب یافت بفرزند شاهجهان و چندی از امرای عظام و بنده های خاص پیا له عنایت شد یوسف خان پسر حسین خان را که از خانزادان لائق
ترتیب است منصب سه هزاریدات و هزار و پانصد سوار از اصل و اضافه مرحمت نمودم و بفرجیاری گونیزدانه رخصت نمودم و بانعام خلعت و
فیل سرفرازی یافت راسی بهاری داس دیوان صوبه دکن بسعادت آستانوس ممتاز گشت روز جمعه جانشینار خان را بغایت علم
سر بلند ساخته اسپ و خلعت مرحمت نموده به صوبه دکن رخصت فرمودم امروز بندوق نایابی انداختم قنار اور درون دولت خانه و رخت
کمرنی واقع شده بود و قریشی آمده بر سر شلخ بلندی نشست و همین میان سینه اش بنظر درمی آمد بندوق را بردی و دست
گرفته در میان سینه او زد و از جایکه ایستاده بودم تا سر شاخ بست و دگر بود روز شنبه بست و ششم قریب بدو کرده
کچ کرده در موضع کمال پور منزل شد یک نیکه درین روز به بندوق زد و رستم خان که از بنده های عمده مسند زنده

شاه جهان ست و از برهان پور با جمعه از بند و پاس درگاه بر سر زمین باران گونده و آن تعیین نموده بود صد و ده زنجیر نعل و یک لک و بیست هزار روپیه پیشکش گرفته درین تاریخ آستانه بنوس رسید از هر ولد شجاعت خان بمنصب هزار زیات و چهار صد سوار از اصل و اصنافه سرفراز شد روز یکشنبه بخت و بهنتم شکار باز و جره کردم روز دوشنبه نیله گاؤ کلان و یک بوکره شکار شد نیله دوازده من و نیم بوزن در آمد روز سه شنبه بخت و بهنتم یک نیله شکار شد بابلول سیاه و اله یار کوکه از خدمت گونده و آن آمده سعادت ملازمت دریافت بابلول خان پسر حسین میانه است و میانه الوشی است از افغانان در مبادی حال حسن بوکره صادق خان بود اما لا که باد شاه شناس و آخر در سلک بنده پاس باد شاه ای نظام یافت و در خدمت دکن فوت شد بعد از و پسرانش بمنصب سرفراز گشتند اگر چه بیست و پسر داشت اما دو پسرش هر دو بچو شمشیر و شناس آمدند برادر کلان در آغاز جوانی و دلالت حیات سپرد بابلول رفته رفته بمنصب هزار سی سر ملندی یافت درین وقت فرزند شاه جهان به برهان پور رسیده او را قابل تربیت دانسته بمنصب هزار و پانصدی ذات و هزار و سیصد و سی ساخت و چون تا حال مرا ملازمت نکرده بود و بسیار آرزوی آستانه بنوس داشت بدرگاه طلب فرمودم به کلان خوب خانزادی است همچنانکه باطنش بحسن شجاعت آراستگی دارد و ظاهرش هم خالی از نمودی نیست منصبی که فرزند شاه جهان بخواهد بود با تمنا او مرحمت شد و بخطاب سر بلند خانی سرفراز گشت اله یار کوکه نیز جوان مردانه و بنده لائق تربیت است او را بخدمت مناسب و چسبان یافته بدرگاه طلب فرمودم روز یکشنبه غره ماه آذر بشکار رفته یک نیله گاؤ به بندوق زدیم درین تاریخ واقعات کشمیر بعرض میرسد که در خانه ابرشیم فروشی دو دختر دندان دار بود و آمده که پشت تا کمر بهم متصل بود اما سر و دست و پاس هر کدام جدا اندک زلف زده بوده فوت شدند روز مبارک شنبه دویم در کنار تالای که دیره شده بود بزم پیاله ترتیب یافت لشکر خان را خلعت و فیل مرحمت نموده بخدمت دیوانی صوبه دکن سرفراز ساختم منصب از اصل و اضافت و هزار و پانصد زیات و هزار و پانصد سوار حکم شد بکلاسه عادلخان مهر کوکب طالع که هر کدام بوزن پانصد هر دستوری میشود افعام شد بسلطان خان اسپ خلعت عنایت نمودم چون از آله یار کوکه هم خدمات غایسته و ترادوات پسندیده بوقوع آمده بود بخطاب بهمت خانی سرفراز گشته خلعت مرحمت شد روز جمعه سه چهار کرده و یکپا کوکچ نموده پرگنه و کنان محل نزول را یات اقبال گشت روز شنبه نیز چهار کرده و یک پاؤ کوکچ نموده در قصبه و حار منزل شده و حار از شهر پاس قدیم است و راجه بھوج که از راه پاس معتبر هندوستان است درین شهر می بود و از عهد او هزار سال گذشته در زمان سلاطین مالوه نیز مدام حاکم نشین بوده و قتیکه سلطان محمد تغلق بعزم تسخیر دکن می رفت

جائز نیست و در اکثر آبها سهند وستان می باشد و بغایت کتان می شود این چندان کتان نبود مگر مچچ و بدنه شدیم شست
 گز پیل و یک گز عرض داشته روز یکشنبه چهار و نیم کرده کوچ کرده سعد پور منزل شد درین موضع رودخانه ایست که
 ناصرالدین خلجی بالاسه آنرا پل بسته و نشیمنها ساخته است از عالم کالیا ده جائی است و هر دوازده ساله و اثرهای
 اوست اگر چه عمارتش قابل تعریف نیست چون در میان رودخانه ساخته شده جوئیهای و حوضها ترتیب داده اند
 یک طوری بنظر در می آید شب فرمودم که بر دوران جوئیها و آبها چراغان کردند روز مبارک شنبه نهم بزم پیاپی ترتیب یافت
 درین روز بفرزند شاه جهان یک قطعه لعل یک رنگ بوزن نه تا نیک و پنج سرخ که یک لک و بیست و پنج هزار روپیجه
 داشت باد و مر و درید انعام شد و این لعلی است که در زمان ولادت من حضرت مریم مکانی والدہ حضرت عرش آیشانی
 برسم رونما بمن التفات نموده بودند و سالها در سر بیخ خاصه آنحضرت بود بعد از ایشان من هم تبرک کا خود در سه بیخ میداشتم قطع
 نظر از مالیت و نفاست چون بحسب شگون برین دولت آمد مقرون مبارک و جایون آمده بآنفرزند مرحمت شد مبارک خان
 را بنصب هزار و پانصد یزات و سوار از اصل و اضافه سر بلند ساخته بفرجباری سرکار میوات تعیین فرمودم با انعام خلعت
 و شمشیر و فیصل ممتاز گشت بهمت خان و لدرستم خان شمشیر مرحمت شد کمال خان قراول که از خدمتگذاران قدیم است و همیشه در شکار یا
 حاضر می باشد خطاب شکار خانی عنایت نمودم و او دارام بنجدست صوبه دکن تعیین شد و با انعام خلعت و فیصل و باد و پایان
 عراقی سرفرازی یافت و خنجر زر نشان خاصه مصحوب او سپه سالار خانخانان آتالیق مرحمت شد روز جمعه دهم مقام سرمدوم روز
 شنبه یازدهم چهار کرده پا و کم کوچ نموده در موضع خلوت نزول اقبال افتاد و روز یکشنبه دوازدهم پنج کرده کوچ کرده و
 برگشته مذکور منزل شد این برگشته از زمان پدرم بجایگیر میشو داس مار و مقبره است و در حقیقت طور وطن ادشاه عمارات و بناها
 ساخته از جمله باوسه در سر راه اساس نهاده بغایت خوش طرح و اندام بخاطر رسید که اگر در جائی باوسه در سر راه ساخته
 شود بهین طرح باید فرمود که بسازند اما اقلاد و برابرین باید ساخت روز دوشنبه سیزدهم بشکار رفته یک نیله گاؤ به بندوق زوم
 از تارینگی که فیصل نور بخت بفیل خانه خاصه آمده حکم است که در دو تخانه خاص و عام می بسته باشد چون از حیوانات فیصل را آب
 افست تمام است با وجود زمستان و سردی هوا از و آمدن آب مخطوظ میشود و اگر آبی نباشد که تواند برآمد آب را از مشک بخوروم
 گرفته بر بدن خود میریزد بخاطر رسید که هر چند فیصل از آب مخطوظ است و بالطبع بآن مجبور اما یقین که در زمستان از آب سرد متاثر
 خواهد بود فرمودم که آب را شیر گرم کرده در خوروم او میرغیته باشد روز باوسه دیگر که آب سرد بر خود میرغیت اثر عشته دلزده

برو ظاهر می شد و از آب گرم بخلاف آن آمده و مخطوط میگشت و این تصرف خاصه نیست روز سه شنبه چهاردهم ششش کرده کوچ کرده در مقام سیلکده منزل شد روز کم شنبه پانزدهم از دریا به می گذشته نزدیک رام گدو منزل گشت ششش کرده کوچ واقع شد روز مبارک شنبه شانزدهم مقام نموده در سرآبشاری که قریب بارو واقع است بزم پیاله ترتیب یافت سر بلند خان را بعنایت علم ممتاز ساخته و قیل بخشیده بخدمت صوبه دکن رخصت فرمود و منصب او از اصل و اضافه هزار و پانصد نیاات و هزار دو صد سوار حکم شد راجه بهیم زائن زمیندار که به منصب هزار و سیست رخصت جاگیر یافت راجه بهوجو زمیندار بکلانه را بمنصب چهار هزار و سیست سوار ساخته و بطن او رخصت فرمود و حکم شد که چون ملک خود برسد سپر کلان را که جانشین اوست بدرگاه فرستد که در خدمت حضور می بوده باشد حاجی بلوچ که سردار قزاقانست و نسبت سبقت و بندگی قدیم دارد خطاب بلوچ خانی سرسند را گشت روز جمعه هفت و دهم پنج کرده کوچ نموده در موضع دهاول نزول فرمود روز شنبه هزدهم که عید قربان بود بعد از فراغ قربانی دلوازم آن سه گروه و یکپا و کوچ نموده در کنار تال موضع ناگور منزل شد روز یکشنبه نوزدهم قریب پنجگوده مسافت طی نموده در کنار تال موضع سمریه رایات اقبال برافراشت روز دوشنبه بیستم چهار گروه و یکپا و کوچ نموده برگشته و در محل نزول رایات حلال گشت این برگشته سرحد است میان ولایت مالوه و ملک گجرات تا از بدو عبور واقع شد تمام راه جنگل و انبوهی درخت و زمین سنگ لایخ بود روز سه شنبه بیست و یکم مقام کردیم روز کم شنبه بیست و دوم پنج کرده و یکپا و کوچ نموده در موضع رنیا و نزول نمود روز مبارک شنبه بیست و سوم مقام نموده در کنار تال موضع مذکور بزم پیاله ترتیب یافت روز جمعه بیست و چهارم و دهم کرده کوچ نموده در موضع جالوت رایات اقبال برافراشت درین منزل باز یکران ملک کرنا ملک ده قنون بازی خود نمودند سیکه از آنها زنجیر آهنی را که پنج و نیم گز طول و یک سیر و دو دام وزن داشت یکسر آنرا در حلق نهاده آهسته آهسته تمام را بعد از آب فرو برد و ساعته و ششگم او بود بعد از آن بر آورد و روز شنبه بیست و پنجم مقام شد روز یکشنبه بیست و ششم پنج کرده کوچ نموده بوضع بنده فرود آمدیم روز دوشنبه بیست و هفتم نیز پنج کرده کوچ کرده در کنار تالابی نزول فرمود روز سه شنبه بیست و هشتم چهار گروه و یکپا و کوچ نموده نزدیک بقصبه صحرا در کنار تال و رود رایات اقبال اتفاق افتاد گل نیلوفر را که بزبان هندی کودنی گویند به رنگ میشود سفید و کبود و سرخ پیش ازین کبود و سفید دیده شد اما سرخ تا حال بنظر در نیامده بود درین تال سرخ گل تازه و سبز رنگ مشاهده شد به حکمت گلست بنایت نادر و لطیف چنانچه گفته اند *

زسرخ و تری خواہد چکیدن

گل کنول از کودنی کلان تری باشد رنگش سرخ چہرہ است و من در کشمیر کنول صد برگ ہم بسیار دیدہ ام و مقرر است کہ
 کنول روزے شگفتہ و شب غنچہ میشود و کودنی بجلافت آن روز غنچہ میگردد و شبے شگفتہ و زنبور سیاہ کہ اہل ہند آنرا بکدوا
 میگویند ہمیشہ برین گلہاے نشیند و بجبت خوردن شیرہ کہ در میان این ہر دو گلست بدرون سیرود و بسیار زمین واقع میشود کہ
 گل کنول غنچہ میگردد و تمام شب بھو زرا در ان غنچہ میاند و بہین طور در گل کودنی ہم بعد از شگفتن از میان برآمدہ پرواز میکنند و
 چون زنبور سیاہ ملازم دایمی این گلہا است شعراے ہند آنرا چون بلبل عاشق گل اعتبار نمودہ مضامین عالی در سلاک نظم
 کشیدہ اند از جملہ تان سین کلاوت کہ در خدمت پدرم بے نظیر زمان خود بودہ بلکہ در بیچ عہد و قرن معنی مثل او نگذشتہ
 در یکے از نقشہا روے جوازا بافتاب و چشم کشودن او را بشگفتن گل کنول و بر آمدن بھو زرا از میان آن تشبیہ دادہ
 و در جابے دیگر بگوشتہ چشم نگریستن محبوب را بگرفت گل کنول و در ہنگام شستن بھو زرا نسبت کردہ درین منزل انجیر
 از احمد آباد رسید اگرچہ انجیر برہان پور ہم شیرین و بالیدہ می شود اما این انجیر کم داند و شیرین تر است و دوازدہ بہتر توان
 گفت روز کم مشنبہ بست و نہسم و مبارک شنبہ سیم مقام شد درین منزل سرفراز خان از احمد آباد آمدہ سعادت
 آستانوس دریافت از پیشکشہاے او تسبیح مرواریدی کہ بہ یازدہ ہزار روپیہ خریدہ بود باد و فیل و دوا سپ و
 ہفت راس گاؤ و بیل و چند تغور پارچہ گجراتی مقبول افتاد تتمہ را با و بخشیدم سرفراز خان بنیرہ مصاحب بیگ است کہ
 از امرائے حضرت جنت آشیانی بود حضرت عرش آشیانی او را بنام جدش مصاحب بیگ میخواندند و من در آغاز خلوس
 منصب او را افزودہ بصوبہ گجرات تعین فرمودم چون نسبت خانہ زاد می موروئی باین درگاہ داشت و در خدمت صوبہ
 گجرات ہم خود را نغزک ظاہر ساخت لایق تربیت دانستہ بختاب سرفراز خانی در عالم سر بلند گردانیدم و منصب او
 بدو ہزاری ذات و ہزار سوار رسیدہ روز جمعہ غرہ دیار چار کردہ پا و کم کوچ نمودہ در کنار تال جسود نزول فرمودم و بہین
 منزل را سے مان سردار پیادہ ہاے خدیقہ ماہی رو ہوشکار کردہ آورد چون طعم گوشت ماہی رغبت تمام و در خصوصاً
 ماہی رو ہو کہ بہترین اقسام ماہی ہندوستان است و از تانچ عبور کانی چند تا حال کہ یازدہ ماہ گذشتہ با وجود دنیا
 تخلص ہم نرسیدہ بود امروز بدست آمد بقایت مخطوطا شدم و اہی براے مان عنایت فرمودم اگرچہ پرگنہ و وحد داخل
 سرحد گجرات است غایتاً ازین منزل در ہمہ چیز اختلاف صریح ظاہری شود صحرا و زمین نوعی دیگر مردم بوضع دیگر زبانہا

بروش دیگر جنگلی که درین راه بنظر در آمد درخت میوه دار مثل انبه و کرنی و تخم پندری داشت و مدارم فطرت زراعت برقرار بست
 ز قوم است مزارعسان بر دور مرزعه خویش ز قوم نشایند هر کدام قطعه زمین خود را جدا ساخته اند و در میان کوچه
 راه تنگ بجست آمد و شد گذارشته اند چون تمام این ملک ریگ بوم است باندک تر و دواژ و حامی که واقع شود و چندان گردد
 و غبار بهم میرسد که چهره آدم بدشواری بنظر و رمی آید بخاطر رسید که احمد آباد را بعد ازین گرد آباد باید گفت نه احمد آباد و در شنبه
 دوم چهار کرده پاؤکم کوچ کرده در کنار و ریاسه می منزل شد روز یکشنبه سویم باز چهار کرده پاؤکم کوچ نموده و در موضع
 بردن نزل نمودم درین محل جمعی از منصبداران که بخدمت صوبه گجرات تعین بودند سعادت آستانه بوس دریافت روز
 و شنبه چهارم پنجگده کوچ کرده چتر سیا نزل را یات اجلال اتفاق افتاد و روز سه شنبه پنجم پنج ونیم کرده مسافت طی نموده و پرگنه
 موده را یات اقبال برافراشت درین روز سه نیکه گاو شکار شد یک از همه کلان تر بود و سیزده سن و ده سیر بوزن و آمد روز
 کم شنبه ششم شش کرده کوچ فرموده و پرگنه نیلا نزل شد و از میان قصبه گذشته سوازی یک هزار و پانصد روپیه نثار
 کردم روز مبارک شنبه هفتم شش ونیم کرده کوچ نموده و پرگنه نیلا ب نزل فرمودم و در ملک گجرات کلان تر ازین پرگنه
 نیست هفت لک روپیه که بست دسه هزار تومان راج عراق باشد حاصل دارد و مهوره قصبه مذکور هم خیلک است در وقت
 آمدن از میان قصبه گذشته هزار روپیه نثار کردم بکے هست معروف بران است که بهو بنانه فیضی بخلق خدا برسد چون مدار
 سواری مردم این ملک به عرابه است مراهم میل سواری عرابه شد تا دو کرده بر عرابه بنشستم اما از گرد و غبار بسیار آزار
 کشیدم بعد از آن تا آخر منزل بر اسب سواری کردم در اثنای راه مقرب خان از احمد آباد رسیده سعادت ملازمت
 دریافت و یک دانه مراد یکدسی هزار روپیه خریده بود پیشکش گذرانید و در جمعه هفتم شش کرده و نیم کوچ نموده محل
 در ریاسه شود محل نزل بارگاه اقبال گشت به کنه بایت از بندر ریاسه قدیم است بقول برهمنان چندین هزار سال
 از بناسه این گذشته در ابتدا نامش تر بناوتی بوده و راجه تر بنک کنوا حکومت این ملک داشته اگر تفصیل احوال
 راجه مذکور بشرحی که برهمنان میگویند نوشته شود بطول میکشد بجزا چون نوبت ریاست راجه ابهی کمار که از بنایر او بود
 میرسد بقصه آسانی بلاسه درین شهر نازل می شود چندان گرد و خاک میریزد که تمام منازل و عمارات شهر در زیر
 این خاک پنهان میگردد و دنیا و حیات بسیاری از مردم زیر و زیر میگردد و غایتا پیش از نزل بلاسته که راجه آنرا پرتش
 میکرد و بخوابش آمده ازین حادثه آگاه میسازد و راجه با عیال خود بجایز در می آید و آن بت را با ستونی که در پس بت بجست تکیه

داشته بودند با خود همراه سیر و قضا را جہانم از طوفان بلا می شکند چون مدت حیات راجه باقی بود بعد و همان ستون کشتی
وجودش بساحل سلامت میرسد و بازار اراوه تعمیر این شهر می نماید و آن ستون را بحجت علامت آبادانی و فراہم
آمدن مردم نصب میکند چون بزبان ہندی ستون را استھنپ و کھنپ ہر دو سگویند باین نسبت استھنپ نگری و
کھنپاوتی می گویند و گاہ بناسبت نامش تر بناوتی نیز می گفتند و کھنپاوتی رفته رفته بکثرت استعمال کھنپایت شد
و این بند را از اعظم بنا در ہندوستان ست متصل بجوبی از جوبہاے دریائے عمان واقع شدہ عرض جو بہفت کردہ
و چل قریب پھل کردہ تخمیناً مقرر کردہ اند بہا ز بدرون جو در نمی آید و در بندر کوکہ کہ از توابع کھنپایت است و نزدیک
بدریا واقع گشتہ لنگری گفتند و از انجا اسباب را بخراب ہا انداختہ بہ بندر کھنپایت می آرند و همین طور در وقت پر ساختن
جہاز اسباب را در غرابہا کردہ می برند و بجای در می آرند پیش از ورود موکب منصور چند غراب از بنا و فرنگہا بکھنپایت
آمدہ خرید و فروخت نمودہ اراوہ مراجعت داشتند روز یکشنبہ دہم غرابہا را آراستہ بنظر در آوردند و رخصت گرفتہ
سوجہ مقصد شدند روز دوشنبہ یازدہم سن خود بر غراب نشستہ تخمیناً یک کردہ بروئے آب سیر کردم روز سہشنبہ
دوازدهم بشکار یوز رفتہ دو آہو گیرانیدہ شد روز کم شنبہ سیزدہم بتماشائے تال تارنگ سرسوار شدہ از میان راستہ
و بازار گذشتیم و قریب بیچ ہزار روپیہ تار کردم در زمان حضرت عرش آشیانی انار اسد بر بانہ کلیان را سے مقصدی بندر
مذکور حکم آنحضرت حصار ی نچتہ از خشت و آہک برد و در شہر ساختہ و سوداگر بسیار از اطراف آمدہ درین شہر توطن گزیدہ اند و خانہا
بصفو متال نیک اساس بناوہ و مرفہ الحال روزگار بہر میر بند بازارش اگرچہ مختصر است غایتاً پاکیزہ و پر جمیعت و کثرت
است در زمان سلاطین گجرات تمغائے این بندر ببلغے کلے بودہ و الحال درین دولت حکم است کہ از چل یک زیادہ نگیند
در دیگر بنا و در عشور گویان وہ یک دہشت یک سیکرند و انواع محالیف و مزاحمت تجار و متردین میرسانند و در جہدہ کہ بندر
کہ است چار یک می گیرند بلکہ بیشتر ہم و از نیجایاس می باید نمود کہ تمغائے بنا و گجرات در زمان حکام سابق چہ مبلغ بودہ و
لہ الحمد کہ این نیازمند در گاہ ایزدی توفیق بخشایش تمغائے کل مالک محروسہ کہ از حساب و شمار بیرون است یافتہ
و نام این تمنا از قلم و من اقتادہ بہ در نیولا حکم شد کہ ٹنکہ طلا و نقرہ وہ بست وزن مہر و روپیہ معمول سکہ کنند سکہ ٹنکہ طلا یک
طرح لفظ (جہانگیر شاہی شٹلہ) و جانب دیگر (عرب کھنپایت سٹلہ جلوس) مقرر شد و سکہ ٹنکہ نقرہ یکرو در میان ٹنکہ لفظ
(جہانگیر شاہی شٹلہ) و بر دو را این مصرع -

بزرگوارین سکه زو شاه جهانگیر ظفر پر تو

و بروی دیگر در میان سکه (حزب کنبایت سلسله جلوس) و بر دو مصرع دوم -

پس از فتح دکن آمد چو در کجرات از ماندو

در هیچ احدی سکه غیر از سن سکه نشده و سکه طلا و نقره اختراع ننست تا مش سکه جهانگیری فرمودم روز مبارک شنبه چهارم ششک امانت خان متصدی بندر کنبایت در محل بنظر گذشته منصب او از اصل و اضافت هزار و پانصد نیت و چهار صد سوار حکم شد نورالدین قلی بنصب سه هزار نیت و شش صد سوار از اصل و اضافت سرفرازی یافت روز جمعه پانزدهم بر فیل نورنجبت سوار شده بر اسب دو اینهم بغایت خوب دیده در وقت نگاه داشتن هم خوب استاد این مرتبه سویم است که سن خود سوار می شوم روز شنبه شانزدهم را مداس دل جیسنگه منصب هزار و پانصد نیت و هفتصد سوار از اصل و اضافت سرفراز شد روز یکشنبه هفتم مدار باب خان و امانت خان و سید بانزید بار سهیل عنایت شد درین چند روز که ساحل دریای شور معسکر اقبال بود از سوداگر و اهل حرفه و ارباب استحقاق و سایر متوطنان بندر کنبایت را بنظر آورده فراخور حال هر کس خلعت و اسب و خرجی و مدد معاش مرحمت فرمودم دهم درین تاریخ سید محمد صاحب سجاده شاه عالم و فرزندان شیخ محمد غوث و شیخ حیدر بنبره میان وجیه الدین و دیگر مشایخ که در احمد آباد و تون دارند باستقبال آمده ملازمت نمودند و چون غرض تماشای دریاد و جزایر بود ده روز مقام نموده روز سه شنبه نوزدهم رایت عزیمت بصوب احمد آباد و برافراشت بهترین اقسام ماهی که در اینجا هم میرسد نامش عربیت و ماهی گیران مکرر بجبت من گرفته آوردند بجهت تکلیف نسبت دیگر اقسام ماهی که درین ملک میشود لذیذ تر و بهتر است اما بلذت ماهی بهی نیست ده بلکه ده هشت توان گفت و از غذاها که مخصوص اهل کجرات است کپڑی با جره است و آنرا لذیذ نیز میگویند از اقسام ریزه غله آنست و این غله غیر از هندوستان و ردیار دیگر نمی شود و نسبت بسایر بلاد هند و کجرات بیشتر است و از اکثر جو بات ارزان تر چون برگزیده بودم فرمودم که تیار ساخته آورند خالی از لذت نیست مرا خود یکی در افتاد حکم کردم که در ایام صوفیانه که التزام ترک حیوانی نموده ام و طعامهای بگوشت می خورم اکثر ازین کپڑی می آورده باشند روز سه شنبه مذکور شش کرده و یکپا و کوچ نموده و موضع گوساله منزل شد روز یکشنبه بستم از پرگنه باره گذشته و در کنار دریا فرود آمدم این منزل شش کرده بود روز مبارک شنبه بستم و یکم مقام نموده بزم پیاله ترتیب یافت و همین آب ماهی بسیار شکر کرده بجهت از بند حاکم ذیل

مجلس بودند قسمت شد روز جمعہ بستی و دہم چهار کدہ مسافت طے نموده در موضع باریجہ سعادت نزول اتفاق افتاد و دین
 راہ دیوار ہا بنظر درآمد و نویم گز تا سہ گز بعد از تحقیق معلوم شد کہ مردم بقصد ثواب ساختہ اند کہ چون ہماسے در راہ ماندہ شود
 بار خود بران دیوار ہا نہادہ نفسے راست سازد و باز بے مدد غیر بغراغت برداشتہ متوجہ مقصد گردد و این تصرف خاصہ
 اہل گجرات است بسیار مرا این دیوار ساختن خوش آمد فرمودم کہ در جمیع شہر ہا بے کلان ہمین دستور دیوار ہا از طرف
 بادشاہی بسازند روز شنبہ بستی و سویم پنج کدہ پاؤ کم کوچ نمودہ کنار تال کا کریم محل نزول اُردوے گیہان شکوہ شد
 این تال را قطب الدین محمد بنیرہ سلطان احمد بانی شہر احمد آباد ساختہ و بر دوریش زینہ پایا از سنگ و آہک بستہ اند و
 در میان تال باغچہ مختصر و یکدست عمارت بنا نہادہ و از کنار تال تا عمارت میان پل بستہ اند کہ راہ آمد و شد باشد و چون
 مدتہا برین گذشتہ اکثر از ہم ریختہ و ضائع شدہ و جائیکہ قابل نشستن باشد ماندہ بود و در نیولا کہ موکب اقبال بصوب احمد آباد
 توجہ فرمود صفی خان بخشی گجرات از سرکار بادشاہی شکست و ریخت آزار مست نمودہ و باغچہ را صفا دادہ عمارتی تو مشرف
 بر تال و باغچہ ساخت بے تکلف منزلیست بغایت مطبوع و دلنشین طحش مرا خوش در افتاد و در ضلعے کہ پل واقع است
 نظام الدین احمد کہ در زمان پدرم یک چندی بخشی گجرات بود باغے ساختہ بر کنار تال مذکور و برین وقت بعرض رسید کہ
 عبداللہ خان بجبت نراسے کہ با عابد سپہ نظام الدین احمد داشتہ درخت ہاسے این باغ را بریدہ است و نیز شنیدہ
 شد کہ در ایام حکومت خود در مجلس شراب مرد نامرادوی را کہ خالے از طغلی و مضحکی بودہ مجبور آنکہ درستی و بے شعوری مرتج
 نا طایم از روے مطایبہ گفتہ بے طریق شدہ بیکے از غلامان خود اشارت کرد کہ در ہان مجلس گردش زدہ است از
 شنیدن این دو مقدمہ خاطر عدالت آئین بغایت آشفٹہ گشت و حکم فرمودم کہ دیوانیان عظام ہزار سوار دو اسب و
 سہ اسبہ اورا موافق یک اسبہ مقرر داشتہ تفاوت آنرا کہ ہنقاد کلام میشود از محال جاگیر او وضع نمایند چون درین
 منزل مزار شاہ عالم بر سر راہ واقع بود فاتحہ خواندہ گذشتہ تخمیناً یک لک روپیہ خرج عمارت این مقبرہ شدہ با سبب
 شاہ عالم سپہر قطب عالم است و سلسلہ ایشان بخدمت جہانیاں منتہی می شود و مردم این ملک را از خاص و عام غریب
 اعتقاد ی بایشان است چنانچہ می گویند کہ شاہ عالم احیاے اموات می کرد و بعد از آنکہ چندین مردہ را زندہ ساختہ
 بود پدرش بر نیعنے و قوت یافتہ مانع آمدہ است کہ دخل در کار خانہ الہی گستاخے است و شرط بندگی نیست قصداً شاہ عالم
 خادے داشت و اورا فرزند نمی شد و بدعاے ایشان حق تنالے پسری باو کر است فرمود چون بہ بستی و ہفت سالگی

رسید در گذشت و آن خادم گریه و زاری کنان بخدمت ایشان آمده معروض داشت که پسر من فوت شده و مرا همین یک
فرزند بود چون توجه شما حق تعالی را است فرموده بود امیدوارم که بدعا شما زنده شود شاه عالم لحظه متفکر گشته بدین
حجره رفتند و خادم مذکور بخدمت پسر ایشان که او را بسیار دوست میداشت رفته الحاح نمود که شما از شاه التماس کنید که
فرزند مرا زنده سازند و پسر ایشان چون خرد سال بود بدرون حجره در آمده درین باب مبالغه میکند شاه عالم می گوید که اگر
راضی باشید عوض او جان بخت تسلیم کنید شاید التماس من قبول افتد و او عرض کرد که در آنچه رضا شما و خواست
خدا باشد عین رضا شما شاه عالم دستهای پسر خود را گرفته از زمین برداشته رو به سوی آسمان کرده
گفت که بار خدا یا عوض آن بزرگال این بزرگال را بگیر در ساعت پسر جان بخت تسلیم کرد و شاه او را برابر بالای پانگ خود
خوا بانیده چادر بر روی او پوشانید و خود از خانه برآمده بآن خادم گفته اند که بخانه برو و از پسر خود خبر بگیر شاید سگته
کرده باشد و نمرده باشد چون او بخانه آمد پسر را زنده می بیند محملاً در ملک گجرات این قسم حرفهای بسیار بشاه عالم
نسبت می کنند و من خود از سید محمد که صاحب سجاده ایشان است و خال از فضیله و عقولیت نیست پرسیدم که این حرف
چه صورت دارد گفت من هم از پدر و جد خود همین طور شنیده ام و بتواتر رسیده و العلم عنده اگر چه این مقدمه از آئین
خود دور است غایتاً چون در مردم شهرت تمام داشت بحجت عزابت نوشته شد و رحلت ایشان ازین سرای فانی
بعالم جاودانی در سنه هشت صد و هشتاد و پنج شده در زمان سلطنت سلطان محمود بیکره و عمارات مقبره ایشان از آثار
تاج خان ترابانی است که از امرای سلطان مظفر ابن محمود بوده چون روز دوشنبه ساعت بحجت در آمدن شهر اختیار
شده بود روز یکشنبه بیت و چهارم مقام فرمودم درین مقام خرپزه کاریز که قصبه ایست از توابع هرات رسید و مقرر است که
در خراسان بیج جا خرپزه بخوبی کاریز سنی شود با آنکه یک هزار و چهار صد کرده مسافت داشت و قافله به پنج ماه می آمد
بسیار درست و تازه آمده و آنقدر آورو و ند که بجمع بندها کفایت میکند و مقارن این کونله از بنگال رسید و با وجود هزار کرده مسافت
اکثر تر و تازه آمده چون بغایت میوه لطیف و نازک است همانقدر که بحجت خالصی کفایت باشد پیاده اسکی و کچو کی دست
بدست میرسانند زبان از آدای شکر آبی قاصر است -

شکر نعمتهای تو چند آنکه نعمتهای تست

درین تاریخ امانت خان دو دندان فیل گذرانید بغایت کلان که یکی از آن سه درج و هشت طسوط و شانزده

طوبہ صحت و اشتیاق من و دو سیر بوزن در آمد که بیت و چارونیم من عراق باشد روز دوشنبه بیت و پنجم بعد از
گذشتن شش گھڑی در ساعت مسعود مبارکی و فرسخ متوجه شهر شدم و بر فیصل صورت گنج که از فیسلان دوستدار است
و در صورت و سیرت تمام عیار با آنکه مست بود چون اعتماد بر سواری خود و خوش جلوی او داشتم سوار گشتم خلقه انبوه
از مردوزن در کوچه و بازار و در و دیوار بر آید منتظر بودند تفریق شهر احمد آباد چنانکه شنیده و خنده بودند نظر در نیکو اگر چه
میان راسته بازار را عرض و وسیع گرفته اند غایتاً دکانها را در خور وسعت بازار ساخته اند عمارتش همه از چوب است و
ستون دکانها باریک و زبون و کوچه بازار پر گرد و غبار از مال کاگریه تا درون ارک که با صطلح این ملک بدر گویند
نثار کنان ششتم و بدر پیچ مبارک است منازل سلاطین گجرات که در درون بدر واقع بود درین پنجاه شش سال
خراب شده و اثری از آنها نمانده غایتاً جمیع از بندهاے ماکر بجو مست این ملک تعین بودند عمارت ساخته اند ورنیولا
که از ماند و متوجه احمد آباد شدم مقرب خان منازل قدیم را از سر نو تعمیر نموده نشینماے دیگر که ضروری بود مثل جبر و عام و
خاص و غیره ترتیب داد چون امروز مبارک و زن فرزند شاه جهان بود برسم معهود او را بطلا و دیگر اجناس و زن فرمودم
و سال بیت و هفتم از سولود مسعود و بخرمی و نشاط آغاز شد امید که حضرت و اسباب العطا یا و را باین نیازمند درگاه خود
ارزانی دارد و از عمر و دولت خود بر خوردار کند و همدین روز ولایت گجرات را بجایگزین آن فرزند مرحمت فرمودم از قلعه ماند
تا بندر کنبایت بر اهی که آیدیم یک صد و بیست و چهار کرده است بیت و هشت کوچ و سی مقام واقع شد و در کنبایت
تا ده روز مقام اتفاق افتاد و از اینجا تا شهر احمد آباد بیت و یک کرده بود و پنج کوچ و ده مقام طے شد مجلاً از ماند و تا کنبایت
و از کنبایت تا احمد آباد بشرحی که گذارش یافت یک صد و چهل و پنج کرده مسافت بدو ماه و پانزده روز آیدیم ورنیت
هنگی سے دس کوچ و چهل و دو مقام شد و روز سه شنبه بیت و ششم بدین مسجد جامع که در میان بازار واقعست رفته
پنجمی از فقر که در اینجا حاضر بودند قریب پانصد روپیه بدست خود خیرات کردم این مسجد از آثار سلطان احمد بانی شهر احمد آباد
است مثل بر سه در و در هر طرف بازاری و مقابل و ریکه بجانب مشرق واقع شده مقبره سلطان احمد مذکور است و در آن
گنبد سلطان احمد و محمد پسر او و قطب الدین نبیره او آسوده اند طول صحن مسجد غیر از مقصوره یک صد و سه در عست و عرض ششاد
و نه درع و دو در آن ایوان ساخته اند بعضی چهار درع دس پا و فرش صحن از خشت تراشیده و ستونهاے ایوان از سنگ
خشت و مقصوره مثل است بر سیصد و پنجاه و چهار ستون و بالاے ستونها گنبد زده اند طول مقصوره بقاد و پنج درع و عرض

سے و ہفت درع است از فرش مقصورہ و محراب و ممبر از سنگ مرمر ترتیب یافته است و بر دو بازو سے پیشاق و دینار بر کار
از سنگ تراشیدہ مثل بر سر آشیانہ در غایت اندام نقاشی و نگارے کردہ اند و بجانب دست راست ممبر متصل بکنج مقصورہ
شاہ نشینے جدا کردہ اند و از میان ستونہا بہ تختہ سنگ پوشیدہ اند و در آن را تا سقف مقصورہ بہ پنجہ و سنگ نشانیہ اند و غرض
آنکہ چون بادشاہ بنما از جمیع و عید حاضر شود با جمیع از مخصوصان و مقربان خود بران بالا رفتہ اداے صلوات نماید و آنرا اصطلاح
این ملک ملوکچانہ گویند و ہما کہ این تصرف و اعتیاد بچند ہجوم عام شدہ باشد و الحق این مسجد بناے ایست بنایت عالی
روز یکشنبہ بست و ہفتم بخانقاہ شیخ و بیہ الدین کہ نزدیک بدو خانانہ بود رفتہ بر سر مزار ایشان کہ در حین خانقاہ واقع است فاتحہ
خواندہ شد این خانقاہ را صادق خان کہ از امرائے عمدہ پدرم بود ساختہ است شیخ از خلفائے شیخ محمد غوث است اما خلیفہ
کہ مرشد بخلافت او مساجات کند و ارادت ایشان برہانی است روشن بر بزرگی شیخ محمد غوث و شیخ وجیہ الدین بفضائل صدیقی و کمالات معنوی آراستگی و شہادت
پیش ازین سبے سال درین شہر و دیست حیات سپردہ بعد از ان شیخ عبدالعزیز وصیت پدر بر سندان شاہ شہستہ بنایت در ویشی متراض بود چون
مشاہد الیہ بجا رحمت ایزدی پیوست زانش شیخ اسد اللہ جانشین گشت و ہمدان زدوی بجا لہ نقاشافت و بعد از وہرا درش شیخ حیدر صاحب سجادہ شد و
احمال در قید حیات است و بر سر مزار جدہ آبائی خود بخدمت در ویشان و بیمار حال ایشان مشغول و از مصالح از انصاریہ روزگارش ظاہر چون عرس شیخ
وجیہ الدین در میان بود یکمزار و پانصد روپیہ بکبت خرچ عرس شیخ حیدر عنایت شد یکمزار پانصد روپیہ دیگر جمعے از فقر کہ و خانقاہ
ایشان حاضر بودند بدست خود خیر کردم و پانصد روپیہ بہ برادر شیخ وجیہ الدین لطف نمودم ہمچنین بہر کدام از خویشان فہو بان ایشان
در خور استحقاق خرچی و زمین مرحمت شد شیخ حیدر فرمودم کہ سببے از در ویشان و مستحقان را کہ معرفتے بجال آنها داشتہ باشند
بمصور آوردہ خرچے و زمین التماس نمایند روز مبارک شنبہ بیست و ہفتم بسیر رستم خان باڑی رفتہ یکمزار و پانصد روپیہ بہ
راہ تار کردم باڑی با اصطلاح اہل ہند باغ را گویند و این باغیت کہ برادرم شاہ مراد بنام پسر خود رستم ساختہ بود یک
جشن مبارک شنبہ درین باغ کردہ بچندے از بندہ ہاے خاص پایا عنایت کردم و آخر روز باغچہ حویلی شیخ سکندر گذر
جو از این باغ واقع است و انجیرش بنایت خوب رسیدہ بود رفتہ شد چون سیوہ را بدست خود چیدن لذتی دیگر دارد و من تا حال
انجیرے بدست خود پیچیدہ بودم درین ضمن سرفرازی و ہم منظور بود بے تکلفانہ رقم شیخ سکندر بگجراتی الاصل است و خالصے از
معتوقیتے نیست و براحوال سلاطین گجرات استخار تمام دارد و مدت ہشت نہ سال است کہ در سلک بندہا منتظم است چون
فرزند شاہ جهان رستم خان را کہ از عمدہ بندہ ہاے اوست بحکومت احمد آباد مقرر فرمودہ بود بالتامس آن فرزند رستم باڑی را

بناست اسے باد بخشدم درین روز راجہ کلیان زمیندار ولایت ایدر سعادت آستانہ نوی در یافتہ یک زنجیر فیل و نہ اسب
 پیشکش گزرا نید فیل را باد بخشدم این از زمینداران بقبر سرحد گجرات است و ملک او متصل بکوهستان را نا واقع شد و سلاطین
 گجرات پیوستہ بر سر راجہ انجا لشکر کشیدہ اند اگرچہ بعضے اطاعت گوئی کرده اند و پیشکش میدادہ نایا خود بدین بیج
 کدام زلفتہ اند بعد از آنکہ حضرت عرش آشیا سنہ فخر گجرات فرمودہ اند افواج منصورہ بر سر او تعین شد چون خلاصی خود را منحصر
 در اطاعت و فرمان پذیرے یافت تا گزیر بندگی و دو تخواہی اختیار نمودہ سعادت آستانہ نوی شافت و از ان تاریخ در ملک
 بندہ با منظم است و ہر کس بجاکوست اسما آباد تعین می شود بدین او آمدہ در وقت کار و خدمت با جمعیت خود حاضرے شود
 روز شنبہ غلامان سنہ چندین کہ از عمرہ زمینداران این ملک است دولت آستانہ نوی در یافتہ نہ اسب پیشکش گزرا نید و زکشیفہ دوم بر راجہ کلیان
 زمیندار ایدر و رسید مصطفیٰ و میر فاضل فیل عنایت شد و شنبہ لشکار باز جہ سوار شدہ قریب بہ پانصد روپیہ در راہ تار کردم و درین تاریخ
 ناشیاتی از بدخشان رسید روز مبارک شنبہ ششم سیر باغ فتح کہ در موضع سیر خروقت شافتہ کنزار و پانصد روپیہ در راہ تار کردم چون مزار
 شیخ احمد کٹو بر سر راہ واقع بود تخت بدانجا رفتہ فاتحہ خواندہ شد کٹو نام قصبہ ایست از سرکار ناگور و مولد شیخ از انجا است شیخ در عہد سلطان احمد کہ بانی شہر احمد آباد
 بودہ اند و سلطان احمد بایشان ارادت و اخلاص تمام داشت و مردم این ملک را با غریب اعتماد است ایشان را از اولیائے کبار می دانند و در ہر شب
 جمعہ خلق انبوه از وضع و شریف بزیارت ایشان حاضرے شوند سلطان محمد پسر سلطان احمد مذکور عمارات عالی از مقبرہ
 مسجد و خانقاہ بر سر مزار ایشان بنا نمادہ و متصل بمقبرہ در ضلع جنوب تالی کلان ساختہ و دور آن را سنگ و آہک ریختہ بر آورودہ و
 با تمام این عمارات و در زمان قطب الدین ولد محمود مذکور شدہ مقبرہ چندی از سلاطین گجرات بر کنار تال در طرف پاسے شیخ واقع
 است و دوران کنند سلطان محمود بیکرہ و سلطان مظفر پسر او و محمود شہید بنیرہ سلطان مظفر کہ آخرین سلاطین گجرات است آسودہ
 اند بیکرہ بزبان اہل گجرات بروت برگشتہ را گویند و سلطان محمود بروت ہائے کلان برگشتہ داشت باین نسبت بیکرہ میگفتہ اند
 و متصل بمقبرہ ایشان گنبد خوانین آنهاست و بے تکلف مقبرہ شیخ بنایت عمارت عالی و جائے نفیس است و از رویے
 قیاس تخمیناً پنجہک روپیہ صرف این عمارت شدہ باشد و اسرار علم بالصواب بعد از فراغ زیارت بہ باغ فتح رفتہ شد

۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

این باغ در زمین واقع است که سپه سالار خانان آتالیق بانو که خود را بمظفر خان مخاطب ساخته بود جنگ صفت کرده شکست داده ازین جهت باغ فتح نام نهاده و اهل گجرات فتح باطری می گویند و تفصیل این اجمال آنکه چون بمیان اقبال حضرت عرش آشیانه ملک گجرات مفتوح گشت و بنوبست افتاد و اعما و خان بعض رسائید که این پسر بلبا نیست و چون از سلطان محمود فرزند نامد و از اولاد سلطین گجرات نیز هیچ کس نبود که بسلطنت بر داریم ناگزیر صلاح وقت را منظور داشته چنین ظاهر ساختیم که این پسر محمود است و سلطان مظفر نام کرده بسلطنت بر داشتیم و مروم بنا بر ضرورت قبول این حسنه کردند چون آنحضرت قول اعما و خان را درین سواد محترم پیدا نداشتند و را وجودی نهاده و مدت ها در میان خواصان خدمت میکرد و توجه بجالاوی فرمودند بنا برین از فتوح و گرجات آمده چند سال در پناه زمینداران روزگار بسر برد با آنکه شهاب الدین احمد خان را از حکومت گجرات معزول ساخته اعما و خان را بجای او تعیین فرمودند جمعی از نوکران شهاب الدین خان که دل نهاد گجرات بودند از وجدائی گزیده بامید نوکری اعما و خان در احمد آباد ماندند بعد از آن که اعما و خان بشهر درآمد بدو رجوع آورده اقبال از جانب او نیافتند و به رفتن نزد شهاب الدین خان داشته اند و را که ماندن در احمد آباد چون از همه جهت ناامیدی دست داد چاره کار منحصر بر آن دیدند که خود را به بنور ساینده و را دوست آورفته و فساد سازند و باین عزیمت مشغول شدند و مقصد سواران جماعت نزد بنورفته و را با لوبند کاتمی که بنور پناه او بود برداشته متوجه احمد آباد شدند و تا رسیدن بجای شهر بسیاری از بید و لمان واقع طلب با و پیوستند و قریب هزار سوار از مغول و اهل گجرات جمع شدند چون اعما و خان ازین سانحه و قوت یافت شیر خان نام پسر خود را در شهر گذاشته خود بطلب شهاب خان که متوجه درگاه شده بود شتافت تا با و او تسکین این شورش دهد با آنکه اکثر از مردم خوب از وجدان شده بودند از نقوش پیشانی باز ماند جانیر حرف بیوفائی میخواند تا چار بر فاقه اعما و خان عطف عنان نموده قضا را پیشتر از رسیدن اینها بنور حصار احمد آباد در آورده بود و ولتخواهان در سواد شهر به ترتیب صفوف پرداختند و مفسدان از قلعه برآمده به بعضی کارزار شتافتند و چون فوج اهل ادبار نمودار شدند بچ از نوکران شهاب خان باز مانده بودند همه یکبار راه حقیقه سپرده بغنیم پیوستند و شهاب خان شکست خورده بصوب بلین که در تصرف بند عباس بادشاهی بود شتافت حشم و نگاه او بگارت رفت و بنو باین مفسدان منصبها و خطاها داده بر مقتضای الدین محمد خان که در پرگنه برده بود رفت و نوکران مشارالیه نیز بروش نوکران شهاب خان طریق بیوفائی سپرده جدائی اختیار نمودند چنانچه شرح این وقایع در اکبرنامه تفصیل مسطور است آخر قطب الدین محمد خان را قول داده بدرجه شهادت رسانید و مال و اموال او که در برابر

خزانہ مروی باشوکتے پوز بتا مارچ حادثات رفت و تفریق کچل پنج ہزار سوار در اندک مدت برگرد آئند چون صورت وقوع
بعض شخصیت عرش آشیا نے رسید میرزاخان خان صاحب جرم خان را با بجهت از بہادران زرم جوئے بر سر او تعین فرمودند و روزیکہ
میرزاخان کوالی شہر رسیدہ منووت اقبال آراستہ تختہ نشین داشت نہ ہزار سوار داشت و جو با سہ ہزار سوار در برابر آمدہ عساکر او بار
اثر و در تریب داد و بعد از قتال اقبال بچال بسیار تیر تیر و غیر وزی بر علم و لتجہ اہلان و زید و نوشکتہ خوردہ بحال تباہ راہ او بار
پیش گرفت پریم بچاروسے این پنج شخصیت پنج ہزاری و خطاب خان خانی و حکومت ملک گجرات میرزاخان عنایت نمودند باقی
کہ خان خاناتان در عرصہ کارزار ساختہ بر کنار دریا سہ سامتری واقع است و عمارت عالی با صنف در خور آن مشرف بر دریا
بنانماہ و اطراف باغ را دیوار سہ از سنگ و آہک در غایت استحکام کشیدہ و این باغ یکصد و بیست جریب است و تکلف
سیرگاہ خوشی است لکن کہ دولک رو بہ خروج شدہ باشد مرا خود نیکے را و فتاد توان گفت کہ در تمام گجرات مثل این باغے نباشد
جشن مبارک شنبہ کردہ بہ بندھا سہ خاصہ پیاز عنایت نمود و شب در آنجا بسر بردہ آخوھاے روز جمعہ شہر و آدم قریب ہزار
روپیہ در راہ تبار شد و رین وقت باغبان امراض رسانید کہ چند درخت گل چنیہ از بارائے عصفہ کہ مشرف بر دریا است نوکر مقرب خان
بریدہ از شینہ این حریف خاطر آزر دہ گشت و خود متوجہ حقیقت و از خواست شرم چون ثبوت پیوست کہ این نعل زشت از سوزد
حکم فرمود کہ ہر دو انگشت ابہام او را قطع کردند تا موجب عبرت دیگران شود و ظاہر اینست کہ مقرب خان را ازین معنی اطلاعی
بنودہ والا در بہان وقت بسزا میرزا بند روز سہ شنبہ پانزدہم کووال شہر دوسے را گرفتہ آورد کہ پیش ازین چند دفعہ ادرابزدی
گرفتہ ہر بار عضو سہ از اعضایش بریدہ بود کہ تیرہ دست راست و بار دوم انگشت ابہام دست چپ و دفعہ سوم گوش چپ
و نوبت چہارم پے ہر دو پا و بار آخر بینی و معذرت کہ کار خود نکر دہ دوش بخانہ گاہ فروشی برزدیدن آمدہ بود و قضا را صاحب خانہ
خبردار شد و او را گرفت و زو چند زخم کار و بگاہ فروش زدہ و او را ہلاک میا زد و درین شور و غوغا خویشان او ہجوم آوردہ دزد
را می گیرند فرمود کہ دزد را بخویشان مقتول کوال نہایت از او را قصاص رسانند۔

ہم در سہ آن روسے کہ در سرداری

روزکم شنبہ دوازہم مبلغ سہ ہزار روپیہ بخلعت خان توتقد خان سپہرہ شد کہ فردا بر سر مزار شیخ احمد کھٹور رفتہ بہ فقرادار باب استحقاق کہ
در آن بقعہ توطن دارند قسمت نمایند روز مبارک شنبہ سیزدہم بمترل فرزند شاہجہان فتح جشن مبارک شنبہ در آنجا ترتیب یافت و مجمعے از
بندہ مالے خاص پیار محبت شد و قبل سدر متمن را کہ در فیلان خاصہ بجلدی و سبک پائی و خوش جلوی امتیاز تمام داشت و بہ سہ

هم خوب میدیدند و از فیلمان اول اول بود و حضرت عرش آشیانی بغایت این را دوست میداشتند چون فرزند شاه جهان بسیار مایل بود و مکرر التماس نمود بچاپاره شده با ساز طلا از زنجیر و غیره با یک ماده فیل درین روز بآن فرزند مرحمت فرمودم و یک لک و رب و کلای عادل خان انعام شد و درین دلا بعضی رسید که مکرم خان و معظم خان کل صاحب صوبگی ارژومیه سرفراز است فتح ولایت خورده کرده و راجه آنجا گر بنیته براج مندره رفته است و چون از خانزادان لایق تربیت بود منصب او را از اصل و اضافه سه هزار نیت و دو هزار سوار حکم فرمودم و بغنایت نقاره واسپ و خلعت سرفراز ساختم در میان سرحد ولایت او دیسه و کو لکنده و وزمیندار واسطه بودند یک راجه خورده دوم راجه مندره و ولایت خورده خود تبصره بندها درگاه و درآمد بعد ازین نوبت راج مندره است بکرم آئی امید جهان است که قدم همت پیشتر هم بگذرد و درین وقت عرض داشت قطب الملک بفرزند شاه جهان رسید که چون ملک من بسرحد بادشاهی قریب شده و مرا نسبت بندگی باین درگاه است امید دارم که بکرم خان فرمان شود که دست نصرت ملک من دراز سازد و این دلیله است بر جرات و جلالت او که شل قطب الملک همسایه از دور حسابست و درین تاریخ اگر ام خان پسر اسلام خان به فوجداری قفقور و نواحی آن سرفراز ساخته خلعت و فیل مرحمت نمودم چند رسیدن زمیندار بلو و خلعت واسپ و فیل متازگشت و بلاچین قاقشال فیل عنایت شد و هم درین وقت مظفر پسر سیرز باقی ترخان سعادت آستان بنوس دریافت والد او و دختر بار هم زمیندار کج بود چون میرزا باقی رحمت حق پیوست و ریاست طمعه میرزا جانی رسید از تو هم میرزا جانی پناه زمیندار مذکور برده از طفولیت تا حال در آن حدود گذرانیده و در نیولا که نزدل سوکب اقبال با حمد آباد اتفاق افتاد آمده ملازمت نمود اگر چه در میان مردم صحرائی نشو و نما یافته و از رسم عادت بیگانه است غایتاً چون سلسله اینها را نسبت خدمتگار رسد و حقوق بندگی از زمان حضرت صاحبقران ثانی انارالند بر پادشاه باین و دودمان عالیشان ثابت است رعایت احوال او لازم شمرده بالفعل و دوازده رویه خرچ و خلعت عنایت فرمودم و منصبی که درخور حال او باشد مرحمت خواهم شد شاید که در سپاه بکریا خود را خوب ظاهر سازد و در مبارک شنبه بستان دوم باغ فتح رفته سیر گل سرخ کرده شد یک تخمه خوب شکفته بود و درین ملک گل سرخ کمتر میشود در باب جانیت قدر غنیمت بود شقایق تراش هم بدیند و انجیر با سب رسیده هم داشت چند انجیر بدست خود چیدم آنکه از همه گلان تر بود و وزن فرمودم هفت و نیم توله وزن در آمد و درین تاریخ هزار و پانصد خرپزه کاریز که خان غظم پیشکش فرستاده بود رسید هزار خرپزه به بند با سب که در رکاب بودند انعام شد و پانصد خرپزه با بل محل و چهار روز درین باغ بعیش و کامرانی گذرانیده شب دوشنبه بستان دچهارم بشهر آمدم ازین حسنه پزه چند سببشایخ احمد آباد عطا شد و باعث تعجب آنها گشت که در ملک گجرات خرپزه بغایت زیاده دیده میشود

از خوردن این خیزه صیران مانند که در عالم چنین نعمتی هم بوده است روز مبارک شنبه بست و هفتم در باغچه بکینه نام که در درون
 دولتخانه واقع است و آنرا یکی از سلاطین گجرات ساخته اند بزم پیاله ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های لبریز عنایت
 سرخوش گشتند یک تخمه انگور درین باغچه به کمال رسیده بود حکم فرمودم که جمعی از بندوها که پیاله خورده اند خوشه های انگور بدست
 خود چیده مزه سازند و روز دوشنبه غره اسفندارند از احمد آباد کوچ فرموده رایات مراجعت بصوب مالوه برافراشت و تادوتخانه
 که در کنار تال کا که به ترتیب یافته بود شاکر کنان شافتم سه روز درین منزل مقام واقع شد روز مبارک شنبه چهارم شیکش مقرب خان
 بنظر گذشت تخمه که نفاست داشته باشد و خاطر بآن رغبت کند نبود و از بهین خجالت شیکش را از فرزندان خود داده که در درون محل
 گذرانند از جواهر و مرصع آلات و اتمشه موازی یک لک روپیه را قبول نموده تتمه را با و بخشیدم از اسپان کچی هم قریب بعصر راس گرفته شد
 اما سپهر جسته نبود که تعریف توان کرد روز جمعه پنجم شمش کرده کوچ کرده برکنار رویا های احمد آباد نزول اجلال اتفاق افتاد چون فرزند
 شاه جهان رستم خان را که عمده بند های اوست بکومت گجرات میگذاشت بالتماس آنفرزند علم و تقاره و خلعت و خنجر مرصع عنایت
 فرمودم تا حال درین دولت رسم نبود که بنوکر شاهزاده با علم و تقاره مرحمت شود چنانچه حضرت عرش آشیانی با کمال شفقت و مهربانی که بمن داشتند
 تجویز خطاب و علم و تقاره بامراسه من فرموده بودند چون توجه و التفات من نسبت بآنفرزند نه بدیست که در هیچ مرتبه از مراتب غلط جوی
 او را از دست تو انم داد و در واقع فرزند نیست شایسته و بهمه عنایتی زمینده و در عنفوان عمر و دولت بهر جانب که روئے هست نهاده
 آن هم را خاطر خواه من صورت داده و بهرین روز مقرب خان رخصت وطن یافت چون مزار قطب عالم پدر شاه عالم بخاری که در موضع
 بنوه واقعت بر سر راه بود خود با بخارفته پانصد روپیه بمقیان آنتقام خیر کردم روز شنبه ششم در رویا های محمود آباد بکشتی لشسته شکار
 ماهی کرده شد برکنار آب مذکور مقبره سید مبارک بخاری واقعت که از امرای عمده گجرات بوده و این عبارت را بعد از وفاتش سید
 میران ساخته و بنایت گنبد نیست عا لے بر دور آن حصار نیست از سنگ و آجر در نهایت استحکام ترتیب یافته تخمیناً از دولک روپیه بیشینج
 شده باشد مقبره های سلاطین گجرات که بنظر درآمده هیچکدام ده یک این نیست هر چند آنها صاحب ملک بوده اند و این نوکر غایتاً همت و توفیق
 خدا داد است هزار آفرین بر فرزندی که مقبره پدر خود را چنین ساخته -

گزو مانده بستی یا دگارسه *

روزی شنبه مقام فرموده شکار ماهی کرده شد چهار صد ماهی بدام اوقتا دوازده یک ماهی بے پولک بنظر درآمد که آن را سنگ ماهی گویند شیکش
 بنایت کلان در آب می نمود فرمودم که در حضور چاک کردن از میانش ماهی پولک داری برآمد که تازه فرو برده بود و هنوز تغییر در گرفته

حکم کردم که هر دور اوزن کنند سنگ ماهی شش و نیم سیر بنظر درآمد و آنرا که فرد بوده بود قریب بدو سیر ظاهر شد روز دوشنبه ششم چهار کرده
 و یک پاؤ کوج فرووده در موضع بوده منزل شد مردم اینجا تفریت برسات گجرات میگردند قضا را شب گذشته و امروز تا چاشت خیلکے باران
 شد و گردو خاک فرو نشست چون این ملک ریگ بوم است یقین که در برسات گردو خاک نباشد و گل و لاله نشود صحراها سبز و خرم
 گردو خوب ابر بهر حال نمونه از برسات هم دیده شد روز شنبه پنج و نیم کرده کوج نموده در کنار موضع جرسیما نزل اقبال افتادین
 منزل خبر رسید که مانسنگه سیوڑه جان بالکان جنم سپرده تفصیل این اجمال آنکه سیوڑه گروهی ماند از ملاحدہ هنوز و همیشه سرد پا برهنه می باشند
 جعبے سوسے سرویش و برتے کنند و بعضے تراشد و لباس و وقتہ نمی پوشند و مدار اعتقاد آنها برین است که هیچ جاندار را آزرده
 بناید ساخت و طایفه بانیہ آنها را پیر و مرشد خود میدانند لک سجدہ و پرستش می نمایند و این سیوڑه با دو فرقه اندیکے راپتا گویند و دیگر
 کرکھل مانسنگه مذکور سردار طایفه کرکھل بود و بالچند کلان کرده پتا هر دو پیوستہ در خدمت حضرت عرش آشیانی می بودند چون آنحضرت شتقلہ
 شدند و خسرو گرخت دمن از پے او ایلغار کردم راسے سنگه بریثہ زمیندار بیکانیر که بزمین تربیت و نوازش آنحضرت مبرجہ امارت رسید و بود
 از مانسنگه مذکور مدت سلطنت و پیش آمدن احوالی مرا می پرسید و آن سیاه زبان که خود را در علم نجوم و تسخیرات ماہر میگفت باومی گوید که
 نہایت سلطنت ایشان تا دو سال است و آن خوف مہووت با اعتماد این سخن بیز خصت بوطن خود رفت و بعد ازان کہ حق جل سبحانہ این
 نیازمند را بکرم و لطف خود برگزیدہ پیمغان فتح و فیروزی بستمقر خلافت متکمن گشتم شرمندہ و سرافکنندہ در گاہ آمد و خاتمت احوال او در
 جاسے خود گذارش بافتہ آنقصہ مانسنگه مذکور در پتان سہ چار ماہ بعلت جذام مبتلا شد و اعضائش از ہم رخت تا حال بنزدگانی کہ مرگ
 ازان براتب بہتر است در بیکانیر روزگار بسر می برد و در نیولا اورا بیا د آورده حکم طلب فرمودم در اثنا سے ماہ کہ بدرگاہ می آوردند
 از غایت توہم زہر خورده جان بالکان جنم سپرد و ہر گاہ نیت این نیازمند در گاہ ایزدی مصروف بر عدالت و خیر باشد یقین کہ ہر کس کہ در
 حق من بداندیشہ در نوریت خود خواہ یافت طایفہ سیوڑہ در اکثر بلاد ہندی باشد غایتا در ملک گجرات چون مدار سودا و خرید و فروخت
 بر بانیانست سیوڑہ بیشتری باشد و غیر از تجانہ منازل بحجت بودن و عبادت کردن آنها ساخته اند کہ در حقیقت دارالفساد است نزن
 و دختر خود را پیش سیوڑہ ہائے فرستند و اصلاحا و ناموس در میان نیست و انواع فساد و بیباکے از آنها توہمے آید بنا برین حکم
 باخرج سیوڑہ ہا فرمودم و فرامین باطراف فرستادہ شد کہ ہر جا سیوڑہ باشد از قلمرو من بر آوردند روز کم شنبہ دہم بشکار رفت
 و ونیلہ گاؤں کے نزدیکے اودہ بہ بندوق زدم درین روز پسر دلاور خان از پٹن کہ بجایگیر پیش تنخواہ بودہ آمدہ سعادت زمین بوس
 دریافت و اسب کچی پیشکش گذرانیدہ نہایت خوش شکل است و خوش سواری تا ببلک گجرات در آمدہ ایم باین خوبی اسب پیشکش

نیاورده قیمتش هزار روپیه حکم شد روز مبارک شنبه یازدهم در کنار تال مذکور بزم پیاپی ترتیب یافت و جمعی از بندها س در گاه را که بخدمت این صوبه تعیین شده بودند مشمول عواطف و نوازش بیدین ساخته رخصت فرمودم از جمله شجاعت خان عرب را بمنصب دودنار و پانصد یزات و دودنار سوار از اصل و اضافه سرفراز فرموده تقاره و سپ و خلعت عنایت شد و همت خان را بمنصب هزار و پانصدی و هشتصد سوار سرفراز ساخته خلعت و نایل لطف نمودم کفایت خلن که بخدمت دیوانی صوبه مذکور اختصاص دارد و هزار و دویست و سیصد سوار از اصل و اضافه ممتاز گشت عفی خان بخشی با سپ و خلعت سرفراز شد و حاجه عاقل را بمنصب هزار و پانصدی و ششصد و پنجاه سوار از اصل و اضافه اختصاص بخشید و بخدمت بخشی گری احدیان تعیین فرمودم و بخلاب باقل خانے ممت از یافت و سه هزار و رب وکیل قطب الملک که پیشکش آورده بود انعام مرحمت شد و درین تاریخ فرزند شاهجهان اتاروبه که از فرزند بخت او آورده بودند بنظر گذرانید که تا حال باین کلاسه دیده نشده بود فرمودم که وزن کنند بقی میست و نه ماشه و اتاروبل و نیم توله یوزن در آرد و در جمعه دوازدهم بشکار رفته و دینله گاوی که نزدیکی کرده شکار شد در روز شنبه سیزدهم سینه گاؤ و دوزر و کی که ماده به بندوق زوم روز یکشنبه چهاردهم بشیخ اسمعیل و شیخ محمد غوث خلعت و پانصد روپیه خراج عنایت فرمودم روز و دو شنبه پانزدهم بشکار رفته و ماده دینله گاؤ به بندوق زوم روز سه شنبه شانزدهم مشایخ گجرات را که بکشت ابعث آمده بودند مرتبه دیگر خلعت و خرمی بار ارمی مدو معاش داده رخصت فرمودم و به هر یک از آنها کتابی از کتاب خانه خاصه مشتمل تفسیر کشاف و تفسیر حسینی در و ضلحی با مرحمت شد و بر پشت آن کتب تاریخ آمدن گجرات و مرحمت نمودن کتاب مرقوم گشت درین مدت که شهر احمد آباد از نزول رایات جلال آراستگی داشت شغل شبان روزی سن این بود که از باب استحقاق را بنظر آورده زو زمین عنایت فرمایم و با آنکه شیخ احمد مدد و چند س از بندها س مزاجدان تعیین شده بودند که در ویلن و مستحقان را بلا زمستی آورده باشند و با فرزند آن شیخ محمد غوث و نمیره شیخ وجیه الدین و دیگر مشایخ نیز حکم فرموده بودم که از از باب استحقاق هر جا گمان داشته باشند بخدمت حاضر سازند و همچنین در محل چند س از عورات بهمین خدمت مقرر بودند که ضعیف بار بنظر بگذرانند و سکه بهت مصروف آن بود که چون بعد از سالها مثل من بادشاهی بطالع فخرای این ملک آمده باشد باید که هیچ احدی محروم نماند و حق تعالی شاهاست که درین غریمت کوتاهی نکرده ام و هیچ وقت ازین شغل فارغ نبوده ام اگر چه از آمدن احمد آباد اصلا محظوظ نشده ام غایتا خاطر حقیقت شناس را باین نوعی دارم که آمدن من موجب رفاهیت حال جمعی کثیر از درویشان شد و خلقی بنوار سید روز سه شنبه شانزدهم کوکب پسر قمر خان را که در بر بانور بلباس فقر در آمده سر لیسرا غریب نهاده بود گرفته آوردند و شرح این برسم اجمال آنکه کوکب نمیره میر عبد الطیف قزوینی

است که از سادات سیفی بوده و نسبت خانزادی موروثی باین درگاه دار و از تعینات لشکر دکن بود گو یار و زبے چند و روان لشکر به ننگدستی و پریشانی میگذرانید و چون دستے بود که باضافه منصب سر فرازی نیافته بود تو هم بے عنایتی من علاوه آن میشود و از آشوب خاطر و تنگ حوصلگی بلباس تجرد در آمده سر بصرای آوارگی می نمود و در عرض شش ماه تمام ملک دکن را از دیلت آباد و سید رو بجا پور و کرناٹک و گل کنده سیر کرده به بندر دایل میرسد و از آنجا بکشتی نشسته در بندر کوه می آید و بندر سورت و بروج و دیگر قصبات را که در سیر راه واقع بود سیر نموده با حمد آبا و میرسد درین وقت زاهد نام یکی از نوکران فرزند شاه جهان او را گرفته بدرگاه آورد حکم فرمودم که باین بزرگان بجنور آورده و چون بنظر درآمد پسیده شد که با وجود حقوق خدمت پدید و بعد و نسبت خانزادی گشت این بے سعادتے چه بود عرض کرد که در خدمت قبل و مرشد حقیقی دروغ نمی توان گفت راستی آنکه پیش ازین امیدوار مرحمت بودم و از نیک طالع موافقت نکردم و ترک تعلقات ظاهری نموده سر اسیمه رو بادی غربت نهادم چون از گفتارش آثار صدق ظاهر بود و در دلم اثر کرد و از ان شدت فرو آمدم و پرسیدم که درین گشتگی عادل خان و قطب الملک و علینر بیج کدام را دیده معروض داشت که هرگاه طالع من درین درگاه مدون کرده باشد و ازین دولت که بحریست بیکران لب نشنه مراد مانده باشم حاشا که بحشمه سارا آنالاب بهمت ترم سازم و بریده باد سرے که بسجود این درگاه رسیده باشند بدگرے فردا آید از روز یکم قدم بادی غربت نهاده ام تا حال و قایل خود را بطریق روزنامه بر بیاضی ثبت نموده ام حقیقت احوال من از آنجا ظاهر خواهد بود این حرف بیشتر موجب ترحم گشت و مسودات او را طلبیده خواندم معلوم شد که درین گشتگی و غربت محنت و ریاضت بسیار کشیده و اکثر پیاده گردیده و بقوت ناگزیر عاجز گردیده ازین جهت خاطر من با و مهربان شد و روز دیگر بجنور طلبیده بند از دست و پائش فرمودم که بر دارنده خلعت واسپ و هزار روپیہ خرچے عنایت شد و منصب ادا نچه بوده پانزده اضافه مرحمت نمود و چندان اظهار لطف و عنایت فرمودم که هرگز در محله او نگذشته بود بزرگان حال این بیت میگفت -

اینکه می بینم به بیدار است یارب یا نجواب	خویشتر را در چنین نعمت پس از چنین غلاب
<p>روز کم مشبه به قدیم شش کرده کوچ فرموده در مقام باره سید نور زول اقبال اتفاق افتاد پیش ازین مذکور می گشت که در کشمیر اثر و بایه ظاهر شد و درین تاریخ عرض داشت واقعه نویس آنجا رسید نوشته بود که درین ملک علت و باشته اتمام یافته و کس بسیار تلف میشود باین طریق که روز اول در دسروپ بهم میرسد و خون بسیار از بینی می آید روز دوم جان بحق تسلیم می کند و از خانه که یک کس فوت شد تمام مردم آن خانه در معرض تلف اند و هر که نزد بیماری یا مرده بر دو بهان حال بتلامی گرد و از حمله شخصی مرده بود او را</p>	

بربالا سے کاه انداختہ شستہ اند افتا کا گاوے آمدہ ازان کاه می خورد می میرد و بعد ازان سگے چند از گوشت آن گاو خوردہ تمام مردہ اند و کار تا بجای رسیدہ کہ از تو ہم مرگ پدر نزد یک پسر و پسر نزد یک پدر نمی رود و از غریب آنکہ در محلہ کہ ابتدا سے بیماری از آنجا شدہ بود آتشی در گرفتہ قریب بسہ ہزار خانہ در آن محلہ می سوزد و در آشنای طغیان این حادثہ صبحی کہ اہل شہر و مواضع و نواحی برمی خیزند شکل مستدیری بر درہائی خانہ ظاہر شدہ می بینند سہ دایرہ کلان بر روی ہم دود دائرہ اوسط و یک دائرہ خرد و دیگر دائرہ کہ میان آن بیاض ندارد و این اشکال در ہمہ خانہا بہر سیدہ و در مساجد نیز ظاہر میگردد و از روز یکم آتش افتادہ و این اشکال نمایان گشتہ فی الجملہ تحقیقی در وبامیگویند کہ شدہ است چون این مقدمہ غرابت تمام داشت نوشتہ شد غایتاً بقانون خرد راست نمی آید و عقل من قبول این معنی نمی کند و العلم عندہ امید کہ حق جل سبحانہ تعالیٰ بر بندہ ہائے گناہ کار خود مہربان گردد و ازین بلیہ بالکلیہ نجات یابد روز مبارک شنبہ ہشودیم و ونیم کردہ کوچ نمودہ در کنار آب نہی منزل شد درین روز زمیندار جام دولت زمین بوس دریافتہ پنجاہ راس اسب پیشکش و صد مرد و صد روپیہ نذر گذر آیند نامش حساب است و جام تقب است ہر کس کہ جانشین شود و راجام میگویند و این از زمینداران عمدہ ملک گجرات است بلکہ از راجہاے نامی ہندستان است ملکش بدریایے شور متصل است پنج شش ہزار سوار ہمیشہ میدارد و در وقت کار تاودہ دوازده ہزار سوار ہم سلمان میتوانند داد و ولایت ادا سپ بسیار ہم میرسد چنانچہ تاودہ ہزار روپیہ اسب کچی خرید و فروخت میشود بر اہم مذکور خلعت عنایت فرمودہ و ہمدین روز یکمی زائن راجہ ولایت کوچ کہ در اقضاے بلاد بنگالہ واقعت سعاد آستان بوس دریافتہ پانصد ہند در گذر آیند و بقایب خلعت و خنجر مرصع سرفراز گشت نوازش خان پسر سعید خان کہ بجاوست ولایت چونکہ تعیین بود بدولت زمین بوس استسعاد یافت روز جمعہ نوزدہم مقام شد روز شنبہ بستم چار کردہ پاکو کم کوچ نمودہ بر کنار تال ہنود نزول نمود روز یکشنبہ بست و یکم چار کردہ ونیم کوچ کردہ در کنار تال بدروال فرد آمدہ شد درین روز خبر فوت عظمت خان گجراتی کہ بجهت بیماری در احمد آباد مانده بود بمساح جلال رسید و از بندھاے مزاحدان بود و خدمات نیک ازوے می آمد و از حقیقت ملک دکن و گجرات وقوف تمام داشت خاطر حق شناس از خبر فوت او گرانی پذیرفت در تال مذکور گیا سہ بنظر درآمد کہ بچہ در سیدن انگشت و پاسر چوبے برگمائش نیز ہم می آورد و بعد از زمانے باز شگفتہ میگردد و در گیش از عالم برگ درخت ترہندی است نامش بعلی شجر الحیاء است و ہندی لختی میگویند و لاج بعنے حیا است چون از رسیدن دست و انگشت سر ہم می آرد و ازین جهت بہ حیا نسبت کردہ اند بے تکلف خالی از غرابی نیست و نامش را ہم نقرک یافتہ اند و میگویند کہ در خشکی ہم میشود روز دوشنبہ بست و دویم مقام شد قراولان خبر

آوردند که درین نزدیکی شیریت که بمردم را بگذری مزاحمت و آسیب میرساند در پیشه که میباشند کله و استخوان چندے از آدمیان که تازه خورده بود دیده شد بعد از دو پھر روز بشکاران شیر سواری نموده بیک زخم بدوق کارش ساقتم اگر چه شیر کلان بود غایتا از نیمسم کلان تر بار بار زده شد از حباب شیرے که در قلعه ماند زده بودم هشت و نیم من بود این هفت و نیم من بوزن درآمد مگین از آن کمتر و رسته بنه بیست و سویم سه و نیم کرده و کسرے کوچ نموده برب آب بایب نزول نمودم روزم شنبه بیست و چهارم قریب بشتش کرده طے نموده در کنار تال همد منزل شد روز مبارک شنبه بیست و پنجم مقام فرموده بزم میالہ ترتیب یافت و بندهاے خاص سباغ غایت خوش گشتند نوازش خان را بمنصب سه هزار و دو هزار سوار که اصنافه پانصدی ذات باشد سرفراز ساخته و خلعت و میل مرحمت نموده رخصت جاگیر فرمودم و محمد حسین سبزک را که بجت اتباع اسپان را وارد بلخ فرستاده شده بود درین تاریخ بدرگاه رسیده سعادت زمین بوس دریافت از اسپان آورده او یک اسپ ابرش بغایت خوش رنگ و خوش بست است تا حال باین رنگ ابرش دیده نشده بود و چند راه دارد دیگر خوب آورده بود بنا بران او را خطاب تجارت خانی سرفراز فرمودم روز جمعه بیست و هشتم بیج کرده و یک پاو طے نموده در موضع جالو منزل شد و راجه بی نرائن عمومی راجه کوچ که الحال ملک گجرات را با و غایت فرموده ام اسپ غایت کردم روز شنبه بیست و نهم کرده کوچ کرده در مقام بوده نزول اجلال اتفاق افتاد روز یکشنبه بیست و هشتم بچکره طے نموده کنار قصبه و حد که این قصبه سرحد گجرات و مالوه است محل نزول رایات جلال گشت پهلوان بهادار مین برق اندازید لنگوری را با بزی به ملازمت آورده عرض نمود که در راه یکے از تو بچیان این بنده لنگور ماده را که بچه خود را در سینه گرفته بر بالاس درختی نشسته بود میدید و آن سنگ دل رحم نکرده ماده لنگور را به بندوق میزند بجز در سیدن بندوق بچه را از سینه جدا کرده بر شاخه میگذارد و خود بر زمین افتاده جان می سپارد و درین اثنا سے من رسیدم و آن بچه را فرود آورده بجت شیر خوردن نزدیک این بزرگم و قتالی بزرگ و مهربان ساخته شروع در رسیدن و مهربانی کرد و با وجود عدم خفیت با هم چنان الفت گرفته اند که گویا از شکم او برآمده فرخوم که بچه را از وجود اسانزد بجز و جدا ساختن بزرگ آغاز فریاد و بیطاعتی کرد و بچه لنگور نیز بے تابے بسیار نمود اما الفت بچه لنگور بجت شیر خوردن چندان تعجب ندارد و مهربانی بزرگان بچه جابے تعجب بسیار است لنگور جانور است از عالم میمون غایتا موے میمون بزرگ و میمون درویش سرخ و موے لنگور سفید و درویش سیاه و دم لنگور دو چندان از دم میمون دراز است بنا بر غایت این مقدمه نوشته شد روز دوشنبه بیست و نهم مقام نموده بشکار نیلہ گاؤں رفته و دو نیلہ گاؤں یکے نزدیکه اوده بنده وقت روزم روز شنبه سے ام نیز مقام واقع شد ۴

تمام شد جلداول تورک جهانگیر

حکم جهانگیر

حکم فرمودم کہ این دوازده سالہ احوال را یک جلد ساختہ نسخہ ہائے متعدد ترتیب نمایند کہ بہ بندہ ہائے خاص عنایت فرمایم و بسایر بلاد فرستادہ شود کہ از باب دولت و اصحاب سعادت دستور العمل روزگار خود سازند



شب کیشنبہ بیت وسوم ربیع الاول سالہ ہجری بعد از گذشتن چارہ نیم ہجری تحویل آفتاب بیست و نہ حضرت نیر عظم عظیم بخش
عالم بہ برج عمل اتفاق افتاد و تا این نوروز جهان افروز دوازہ سال از جلوس ہمایون این نیازمند درگاہ الہی بخیر و خوبے
گذشتہ سال نو مبارکے و فرخے آغاز شد روز مبارک شنبہ دویم ماہ فروردی ماہ الہی جشن وزن قمری النجمن افروز گشت سال بجاہ و یکم
از عمر این نیازمند درگاہ ایزدی مبارکے آغاز شد امید کہ مدت حیات در مرضیات الہی صرف شود و نفسی بے یاد او نگزد و بعد
از فراغ وزن تازہ بتازہ بزم نشاط ترتیب یافت و بندہ ہاسے خاص بساغر بیز عنایت سرخوش گشتند و رین روز آصف خان
کہ بمنصب پنج ہزاری ذات و سہ ہزار سوار سرفرازی داشت بعنایت چار ہزار سوار دو اسب و سہ اسب ممتاز شد و ثبات حسان
بخدشت عرض کرد سرفرازی یافت خدمت تو بہ خانہ بمقتدر خان مرحمت نمودم و اسب کچی کہ پسر دلاور خان پیشکش آیدہ بود با لگہ
تا در ولایت گجرات نزول موکب اقبال اتفاق افتادہ مثل این اسب بسہ کار نیامدہ چون میرزا رستم بسیار انہار میل و خوش
نمود خاطر اورا عزت میداشتیم باد عنایت نمودم بجام چار انگشتی از الماس و یاقوت و زمرد و نیلم و دو دست بازو مرحمت شد و برابرہ
کچھی نرائن نیز چار انگشتی از نعل و عین الہرہ و زمرد و نیلم نیز عنایت شد مروت خان از بنگالہ سہ زنجیریل مشکیش فرستادہ بود و دو نیل ظلمہ
شد شب جمعہ فرمودم کہ دو رتال را چراغان کردند بنایت خوب شدہ بود روز یکشنبہ حاجی رفیق از عراق آمدہ سادات آستان بوس
و دریافت و مکتوبے کہ برادر مرثاہ عباس مصحوب او ارسال داشتہ بود گذرانید رشار الیہ غلام میر محمد امین خان قافلہ باشی ست و سیراد
از عالم فرزندان تربیت کردہ و واقع خوب خدمتگار ریت مکر بعراق آمد و رفت نمودہ بہ برادر مرثاہ عباس آشنا شدہ درین دفعہ از
اسپان بچاق و اقمشہ نفیسہ آوردہ بود چنانچہ از اسب ہاسے او چندان سب و اخل طوایل خاصہ شد چون بندہ کار آمدنی و خدمت گاہ لایق
عنایت است بختاب ملک التجار سرفراز ساختم روز دوشنبہ برابرہ کچھی نرائن شمشیر خاصہ و تسبیح مرصع و چار دانہ مروارید بحبت حلقہ گوش مرحمت
نمودم روز مبارک شنبہ میرزا رستم کہ بہ منصب پنج ہزاری ذات و سہ ہزار سوار سرفراز بود باضافہ پانصد سوار استیاز یافت اعتقاد خان بمنصب

چهار هزاری و هزار سوار ممتاز شد سرفراز خان به منصب دو هزار و پانصدی و هزار و چهار صد سوار سرفراز گشت معتمد خان به منصب هزاری و
 صد و پنجاه سوار سرفزندی یافت به اینرا سکه بدین و فدائی خان اسپ صد مری عنایت شد چون صوبه پنجاب بحفظ و حراست
 اعتماد الدوله مقرر است حسب المائتاس او میر قاسم بخشی احدیان را که نسبت و سلسله ایشان دارد و حکومت صوبه مذکور سرفراز فرمودم
 و منصب هزار زیات و چهار صد سوار و خطاب قاسم خانی مرحمت کردم پیش ازین بر اجهلگی نرائن اسپ عراقی عنایت نموده بودم
 درین تاریخ فیل و اسپ ترکے بخشیده رخصت بنگال فرمودم جام بانعام کمر شمشیر مرصع و شمع مرصع و اسپ یکے عراقی دیگرے ترکے
 و خلعت سرفرازی یافته رخصت وطن شد صالح برادرزاده آصف خان مرحوم را به منصب هزاری و سیصد سوار ممتاز ساخته رخصت صوبه
 بنگال فرمودم و اسپ بمشارالیه مرحمت شد و درین تاریخ میر حله از عراق آمده دولت زمین بوس دریافت مشارالیه از سادات مستبر
 اصقان است و سلسله اینها در عراق همیشه حمت داشته اند و الحال برادرزاده او میر رضی در خدمت برادرش شاه عباس به منصب
 صدارت اختصاص دارد و شاه صبیح خود را با نسبت کرده میر حله پیش ازین بمبارده سال از عراق برآمده نزد محمد قلی قطب الملک
 بنگال و رفته بود و نامش محمد امین است و قطب الملک او را میر حله خطاب داده بود و در حدود سال مدار علیه او بوده و صاحب سامان شده
 بعد از آنکه قطب الملک مذکور و ولایت حیات سپرده و نوبت ریاست به برادرزاده او رسید میر سلوکی که خاطر خواه او باشد نکرده و میر
 رخصت گرفته بطن تشافه و شاه بنا بر نسبت میر رضی و عنایتی که مرحوم صاحب سامان را در نظر داری باشد میر مذکور توجه و شفقت
 بسیار ظاهر فرموده و او نیز پیشکشهای لایق گذرانیده مدت سه چهار سال در عراق بسر برده و ملک با هم رسانیده چون مکرر معروض
 گشت که او اراده خدمت این درگاه دارد و فرمان فرستاده بدرگاه طلب فرمودم و مشارالیه بجز در سیدن فرمان ترک تعلقات نموده جریه
 روسے اخلاص بدرگاه نهاد و درین تاریخ بغیر سباط بوس مفتخر گشته و از ده راس اسپ و نه تلو و قماش و دو و انگشتی پیشکش گذرانید
 چون از روسے عقیدت و اخلاص آمده مشمول عواطف و مراحم ساخته بالفعل بیست هزار درپ خرچے و خلعت عنایت شد و درین
 روز خدمت بخشے گرمی احدیان را از تغیر قاسم خان بنایت خان مرحمت فرمودم و خواجه عاقل را که از بنده ماے قدیم است ب خطاب
 عاقل خانے سرفراز فرموده اسپ عنایت نمودم و روز جمعه و ملا در خان از دکن آمده سعادت آستان بوس دریافت صد مهر و هزار روپیہ
 نذر گذرانید باقر خان فوجدار صوبه ملتان به منصب بهشتی ذات و بهیصد سوار سرفراز گشت تجارت خان و با هوے زمیندار صوبه
 ملتان بانعام فیل ممتاز شدند و در شنبه یازدهم بزم شکار فیل از دوحه کوخ فرموده در موضع کرده باره نزول اجلال اتفاق افتاده و در یکشنبه
 دوازدهم موضع سجار محل و رود موکب منصور گشت اندر اینجا دوحه بهشت کرده است و تا شکارگاه یک و نیم کوه صبلج روز و شنبه سیزدهم

با جمعی از بنده های خاصه اشکافیل متوجه شدم چراگاه فیل در کوپستانی واقع است و فراز و نشیب بسیار گذار سیاده بصورت میسرست
 پیش ازین جمعی کثیر از سوار و پیاده بطریق قمرغه دو جنگل را احاطه نموده بودند و بیرون جنگل بر فراز درختی بجبت نشستند من سختی از چوب
 ترتیب داده در اطراف آن بر چند درخت دیگر نشیمن باجبت امر ساخته بودند و دست فیل زبانه ها را میساختم و بسیاری از ماده فیلان
 آماده داشته و بر فیل و دو نفر فیلان از قوم جرگه که شکار فیل مخصوص آنهاست نشسته و مقرر شده بود که فیلان صحرائی از اطراف
 جنگل بحضور بیارند تا ماشای شکار آنها کرده شود و قضا را در وقتیکه مروم از اطراف جنگل درآمدند از انبوهی درخت و پست
 و بلند بسیار سلسله انتظام از هم گسیخت ترتیب قمرغه بر جانماذ فیلان صحرائی سر اسیمه بر طرف رودی نهادند و دو از ده زنجیر فیل
 از نزد ماده باین ضلع افتادند چون بیم آن بود که مبادا در روز فیلها را خائنی را بیشتر از ماده هر جا یافتند بکشتند اگر چه فیل بسیار
 بدست نیامدند غایتا دو فیل نفیس شکار شدند باین خوب صورت و صیل و تمام عیار چون گوشت را که در میان جنگل واقع است
 داین فیلان در آن جنگل می بودند را کس بهای می گویند یعنی دیو که باین نسبت را در آن سر و پا و سر که نام دیو هاست این هر
 دو فیل را نام کردم روز سه شنبه چهارم و کم شنبه پانزدهم مقام فرمودم شب مبارک شنبه شانزدهم کوچ نموده بمنزل که به باره نزول
 اجلال اتفاق افتاد حاکم بیگ که از خانزاده درگاه است بخطاب حاکم خانی سرفراز گشت و مبلغ سه هزار روپیه بنگرام زمیندار
 کوپستان پنجاب انعام شد چون گرمانایت اشتداد داشت و سواری روز متعذر بود کوچ شب قرار یافت روز شنبه بیستم و در پکنه
 و دو حد منزل شد روز یکشنبه نوزدهم حضرت نیر عظم علیه بخش عالم در شرف خانه حمل جلوه جهان افروزی فرمود و درین روز جشن عالی
 ترتیب یافته بر تخت مراد جلوس فرمودم شهنواز خان را که بمنصب پنج هزار ذوات سرفرازی داشت بعنایت دو هزار سوار و دو سپه
 سه اسپه تاناز ساختم و حاجه ابوالحسن میر خجسته بمنصب چهار هزار ذوات و دو هزار سوار اصل و اضافه سرفرازی یافت چون
 احمد بیگ خان کابلی که بجکومت کشمیر سرفرازی داشت تعهد نموده بود که در عرض دو سال فتح ولایت ثبت و کشتوار نماید و آن
 وعده منقضی گشت و این خدمت از و بانصرام نرسید بنا برین او را معزول ساخته و لا در خان کاکر را به صاحب ضوگی کشمیر سر بلندی
 بخشیدم و خلعت و فیل مرحمت نموده رخصت فرمودم و او نیز خط تعهد سپرد که در عرض دو سال فتح ثبت کشتوار نماید بدیع الزمان
 پسر شاه پنج میرزا از جاگیر خود که در سلطان پور داشت آمده سعادت آستانوس دریافت قاسم خان را بعنایت خجمر صغ
 و فیل سرفراز ساخته بجکومت صوبه پنجاب رخصت فرمودم شب سه شنبه بیست یکم از منزل مذکور کوچ فرموده عنان موکب
 اقبال بصوب احمد آباد معطوف داشتم چون از شدت گرما و عفونت هوا محنت بسیار کشیدند و تا رسیدن باگه مسافت

بعد یا سب سے پہلے پنجاطرم گذشت کہ ایام تابستان یعنی ہمہ دار الخلافہ توجہ فرمائیم چون تعریف برشکال ملک گجرات بسیار شنیده میشد و شهرت احمد آباد را نسبتے نامانده بود قصد گجرات بخمال گذشت آخر راے بودن احمد آباد قرار گرفت و از انجا که حمایت و حراست از در حق سبحانہ ہمہ جادہمہ وقت حافظ و ناصر این نیاز مند است مقارن این حال خبر رسید کہ باز در آگرہ اثر و باعظا ہر شد و مردم بسیار تلف میشوند بنا برین فسخ غریمت آگرہ کہ بالہام غیبی در خاطر پر تو افکنده بود مصمم گشت جشن مبارک شنبہ بیست سویم بمنزل جالود ترتیب یافت پیش ازین ضابطہ سکہ چنان بود کہ یک روے زر اسم مرا نقش می کردند و بر روے دیگر نام مقام و ماہ و سنہ جلوس در نیولا بخاطر رسید کہ بجای ماہ صورت بر جے را کہ آن ماہ منصوب باشد نقش بکنند مثلاً در ماہ فروردی صورت برہ و در اردی بہشت شکل نذر و چون همچنین در نہر ماہ کہ سکہ شود یک طرف صورت آن برج را بنوعی نقش کنند کہ حضرت نیر غظم از ان طالع باشد و این تصرف خاصہ من است و تا حال نشدہ بود

درین روز اتفاقاً خان بے نایت علم سرفرازی یافت بہ مروت خان کہ از تعینات صوبہ بنگالہ است نہر علم رحمت شد و شب شنبہ بیست و ہفتم در موضع بدروالہ از پرگنہ مہرا نزل اقبال اتفاق افتاد و درین منزل آواز کوئل شنیدہ شد کوئل مرغی است از عالم زاغ غایتاً در جنبہ خرد تر ہر دو چشم زاغ سیاہ می باشد و از کوئل سترخ ماہہ او خالہاے سفیدی دارد و ز سیاہ یک رنگ است زاو بے نایت خوش آوازے باشد بلکہ آواز او را ہیچ نسبتے با آواز ماہہ او نیست کوئل در حقیقت بلیل ہندی است بچنان کہ مستے و شورش بلیل در بہار می باشد آشوب کوئل در آمد برسات کہ بہار ہندوستان است می شود و مالاش بے نایت دلنشین و منور است و آغازستی او مقارن است بر سیدن انہ اکثر بر درخت انہ می نشیند و از رنگ و بوے انہ محفوظ است و از عرایب آنکہ کوئل خود یکے از بیضہ برنی آرد و در وقت بیضہ ندادن ہر جا آشیانہ زاغ را خالی می یابد بیضہ آن را بہ مقدار شکستہ بیرونے اندازد و خود بجایے آن بیضہ می نهد و می پرد و داغ آن را بیضہ خود تصور کردہ یکے بہے آرد و پرد و ریش میدہد و این امر غریب را من خود در آلہ آباد مشاہدہ کردہ ہم شب کم شنبہ بیست و نہم کنار دریاے مے منزل شد و جشن مبارک شنبہ در ان محل ترتیب یافت دو چشمہ در کنار دریاے مے ظاہر شد بے نایت آب صاف داشت چنانچہ کہ اگر دانہ خشکاش ہم در او افتد تمام ظاہری شود تمام آن روز ہمراہی اہل محل گذرا میدہ شد چون سیر منزل و لکش بود فرمودم کہ بر لب ہر چشمہ صفاتی از روز جمعہ در دریاے مے شکار ماہے کردہ شد و ماہی ہاے کلان پولک دار بدام افتاد و سخت بفرزند شاہ جہان شد کہ شمشیر نمہ و بیازنہ بعد از ان بامراستہ فرمودم کہ شمشیر ہاے کہ در کمر بستہ اند منبذ از نہ شمشیر آن فرزند بہتر از نہر بود

انیمت نقش ہائے سکہ عمد جہانگیری کہ یک طرفت آن شکل بر موج دوازده گانہ نقش
می شد و من لسی بسیار اصل آن سکہ ہائے دوازده گانہ را بہر سانیدہ نقل
آن ہا بعینہ درین مقام نقش کسم

نقش سکہ صورت ثور مطابق ماہ اردی بہشت



نقش سکہ صورت حمل مطابق ماہ فروردین



نقش سکہ صورت سرطان مطابق ماہ تیر



نقش سکہ صورت جوزا مطابق ماہ خرداد



نقش سکہ صورت سنبلہ مطابق ماہ شہریور



نقش سکہ صورت اسد مطابق ماہ مرداد



نقش سکه صورت میزان مطابق ماه مهر



نقش سکه صورت عقرب مطابق ماه آبان



نقش سکه صورت توس مطابق ماه آذر



نقش سکه صورت جلدی مطابق ماه دی



نقش سکه صورت دلوفی مطابق ماه بهمن



نقش سکه صورت حوت مطابق ماه اسفند یار



ماهی پانجمی از بند حا که حاضر بود و قسمت نموده شب شنبه غره اردی بهشت ماه از منزل مذکور کوچ فرموده به سیادلان
 و تو اچیان حکم کردم که از مواضع که بر سر راه و نزد یک براد واقع است بیوه و بیجاره آنجا را جمع ساخته بجنور بسیارند که دست
 خود خیر کنم که هم باعث مشغولیت و هم نامزدان بغیض میرسد کدام مشغول به ازین خواهد بود و روز دوشنبه سویم شجاعت خان
 عرب و همست خان و دیگر بنده با س که از تعلیمات صوبه دکن و گجرات بودند دولت آستان بوس دریافتند مشایخ و ارباب معلوت
 که در احمد آباد وطن دارند ملازمت نمودند و روز سه شنبه چهارم کنار دریا سیمو دآباد محل نزول عساکر اقبال گشت رستم خان را
 که فرزند شاه جهان بکومت گجرات گذاشته بود و سعادت زمین بوس سرفراز شد جشن مبارک شنبه ششم در کنار تال کاکریه ترتیب
 یافت نا هر خان حسب الحکم از صوب دکن آمده سعادت کورنش فرق عزت برافراخت بفرزند شاه جهان انگشتری الماس از
 بابت پیشکش قطب الملک که هزار قیمت داشت مرحمت شد اتفاقاً دران الماس سه خط در برابر یکدیگر و خط حرکت در زیر
 آن واقع بود چنانچه نقش صدها هر میشد این الماس را از نو آور و در نگار دانسته فرستاده بود حالانکه رگ و تراش در جوهر عیب
 است لیکن بظاهر عام فریب بود و معذرت از سعدی که معتبر است نبود چون فرزند شاه جهان می خواست که از غنائم فتح دکن
 یا بود و به بخت برادر م شاه عباس فرستد این الماس را با دیگر تحفه با بخت ایشان ارسال میداد و درین روز هزار روپیه
 و روجه انعام بر کمر اس با فروش عنایت فرمودم مشارالیه گجراتی الاصل است و از نقل و سرگذشت احوال این ملک
 استحضار تمام دارد و نامش بونه بود یعنی نهال بخاطر رسید که پیر مردی را بونه گفتن به نسبت است خصوص الحال که بحساب بکرم
 ماسر سبزو بار و ر بوده باشد بنا بران حکم فرمودم که بعد ازین او را بر کمرای میگفته باشند بر کمره بزبان هندی و رخت را میگویند روز
 جمعه هفتم ماه مذکور موافق غره جمادی الاولی در ساعت مسعود مختار بسیار که و فرخه بشهر احمد آباد و درآمد وقت سواری فرزند
 بلند اقبال شاه جهان بیست هزار چرن که پنج هزار روپیه باشد بخت نشان آورده بود و تا در دو تختانه نشان کنان شتافت چون
 بدو تختانه نزول اقبال فرمودم طره مرصع که بیست و پنج هزار روپیه قیمت داشت برسم پیشکش گذاریند و از بنده با س که ادک دین
 صوبه گذاشته بود نیز پیشکشها آور و ند به بهت قریب بچهل هزار روپیه شده باشد چون بعرض رسید که خواجه بیگ میزرا س
 صفوی در احمد نگر بجوار سفرت ایزدی پیوسته خنجر خان را که بفرزند می برگزیده بود بلکه از فرزند صلیبی گرامی تر میداشت و حقیقت
 جوان رشید خدمت طلب و بنده قابل تربیت است بمنصب دو هزار و سیصد و شصت و شش و اضافت سرفراز ساخته حراست قلعه
 احمد نگر بعد از او مقرر فرمودم درین ایام از شدت گرما و عفونت هوا بیماری در میان مردم شایع شده و از اهل شهر دارد و کم کسی باشد

کہ دوسرے روزے باین بلا متلا نشدہ باشند تپ محرق یا درواغصابهم میرسد و در عرض دوسرے روز از تمام میرساند چنانچه بعد از صحت
 مدستے اثر ضعف و سستی باقی می ماند غایتا عاقبت بخیر است و حذر جانے بکسے کم میرسد و از مردم کمین سال که درین ملک
 توطن دارند شنیده شد که پیش ازین به سالی چنین قسم تپ بهم رسیده بود و بخیر گذشت بهر حال در آب و هوا سبب گجرات
 زبونی ظاهر شد و ازین آمدن بغایت پشیمانم امید که حق جل و علی بفضل و کرم خویش این گران را که سبب نگرانی خاطر
 است از میان مردم بردارد و روز مبارک شنبه سیزدهم بدیع الزمان پسر میرزا شاهرخ بمنصب هزار و پانصدی ذات و سوار
 و عنایت علم سرفراز سبب یافتند خدمت فوجداری سرکار شین آتین شد سید نظام فوجدار سرکار لکنو بمنصب هزار و پانصدی ذات و هفتصد
 سوار ممتاز گشت منصب علی قلع درمن که از تعینات صوبه قندهار است بالتماس بهادر خان صاحب صوبه قندهار هزار و پانصدی ذات
 و هفتصد سوار حکم شد سید هزار بر خان باره بمنصب هزار و پانصدی ذات و چهار صد سوار سرملندی یافتند بر دست خان را بمنصب شصت و شصتی
 ذات و سبب و پنجاه سوار سرفراز فرمودم و درین ملا قاسم خواجه ده بندی پنج دست باز تو بون از ما و از التمر بصوب یک از
 اقوام خود برسم نیاز از سال داشته بود یک دست در راه ضایع شد چهار دست سلامت در او چین رسیدند حکم فرمودم که مبلغ
 پنج هزار روپیہ حواله کس ایشان نمایند که از هر قسم متاع که بر من می خواهد و انداخته اند از آنجا که روپیہ بمشار الیه انعام شد
 و بهدین وقت خان عالم که نزد دار اسے ایران باطلی گرمی رفته بود یک دست باز آشیانی که بزبان پارسی اکنه سے گویند
 پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت بطاهر علامتے که از باز دمی تمیز توان کردند و بعد از پرانیدن تفاوت ظاهر میشود و روز
 مبارک شنبه سیزدهم میر ابو الصالح خویش مرحومی میرزا یوسف خان حسب الحکم از دکن آمده سعادت آستان نبوس دریافت صد مهر
 نذر و کلگی مرصع پیشکش گذرانید میرزا یوسف خان از سعادت رضوی شہد است و سلسله انبیا و در خراسان همیشه معزز و مکرم
 بوده اند و بالفعل برادرم شاه عباس صدیہ خود را به برادر خرد میر ابو الصالح مذکور نسبت کرده پدرش مرزا اتق خادم با شہ
 روحند رضیہ امام هشتم است و میرزا یوسف خان بیامن تربیت حضرت عرش آشیانی نے بمرتبہ امارت و منصب پنج هزار و پانصدی رسیده بود
 بے تکلف خوب میرے بود و نوکر را بسیار بزرگ میداشت و بسیاری از خویشان او برگردا و فراہم آمده بودند در صوبه دکن بر حمت
 حق پیوست اگر چه فرزند بسیار از او ماند و نظریہ حقوق قدیم رعایا یا فتنہ خصوص و تربیت پسر کلانش نهایت توجہ مبذول گشت و در اندک
 مدت بمرتبہ امارت رسانیدم غایتا از او تا پدر فرق بسیارے است و روز مبارک شنبه سبت و هفتم حکیم سیح الزمان بیست هزار در بل انعام
 مرحمت شد و حکیم روح الله صد مهر و هزار روپیہ عنایت فرمودم چون مزاج مرا بسیار خوب دریافتند بود دید که بواسطے گجرات بغایت

ناسازگار است حکیم ندکو گفت همین که شما در شراب و افیون معتاد اندک کمی خورید فرمود تمام این کوفت شما بیکبارگی برطرف خواهد شد و همین که من در یک روز هر دو از اینها کم کردم در جهان روز اول بسیار فائده کرد و روز مبارک شنبه سویم خور و او ماه قمری باش خان منصب هزار و پانصد بذات و هزار و دوست سوار از اصل و اصنافه سرفرازی یافت و عرض داشت کجاست خان دار و نه قیل خانه و بلوچ خان قزاق سگی رسید که تا حال شصت و نه زنجیریل از زرماده شکار شده بود و بعد ازین هر چه شود عرض داشت خواهد شد حکم کردم که قیل پیر و آنچه خرد باشد ز نهار نگیرند و غیر ازین دو قسم از زرماده هر چه بنظر در آید شکار کنند روز دوشنبه چهارم و هم مبلغ دو هزار روپیة کجاست عرس شاه عالم بسید محمد صاحب سجاده ایشان عنایت نمود و اسب خاصگی کچی که از اسپان سره جام بود پیشکش نمود و در بر اجه ز سنگو دیوم حمت شد هزار روپیة به بلوچ خان قزاق سگی که بخد مت شکار قیل تعین است انعام فرمودم روز سه شنبه پانزدهم از گرگانی در دسر در خود یافتیم آخر به تب منجر شد شب پیا له باے معتاد را بخوردم و بعد از نیم شب آذرخار بر محنت تب افزودم و تا دم صبح بر بستره طپیدم آخر روز کم شنبه شانزدهم تب تحقیق یافت و باستصواب حکما شب ثلثان معاد پیا له خورده شد و بجهت خوردن شور باے ماش و برنج هر چند تکلیف میکردند و مبالغه می نمودند تا توانستم بخورده قرار داد تا بحد نمیز رسید ام یاد ندارم که هرگز شور باے بوغان خورده باشم امید که بعد ازین هم حاجت نه افتد چون درین روز غذا آوردند طبیعت رغبت نه نمود مجلا سه روز و دو شب بفاقد گذشت با آنکه یک شبان روز تب کشیده ام و ضعف و بیطایقه بعدیست که گویا مدت ها صاحب فراش بوده ام اشتها مطلق نمانده و بطعام رغبت نمی شود و در حیرتم که بانی این شهر راجه لطافت و خوبی منظور بوده که در چنین سرزمین بے فیض شهر ساخته بعد از و دیگران نیز عمر عزیز خود را درین خاکدان بر سه چرخ گذرانیده اند و بایش مسوم و زمینش کم آب و رنگ بوم و گرد و غبار بحدی که پیش ازین شرح داده شد آب بغایت زبون و ناگوار و در و خانه که در کنار شهر واقع است غیر از ایام برسات همیشه خشک می باشد چاهها اکثر شور و تلخ تا لا ابا که در سواد شهر واقع است بصوابون گاواران و غاب شده مردم اعیان که بقدر سامان دارند در خانه باے خود بر کما ساخته اند و در ایام برسات از آب باران پرمی سازند و تا سال دیگر از آن آب میخورند و مضرات آبی که هرگز هوا با و نرسد و راه بر کد بخار نداشته باشد ظاهراست بیرون شهر کجا بے بنره و یا حین تمام صحرا قوم زار است و نسیمی که از روی قوم و زوفیض او معلوم مصرع

ای تو مجوعه خوبی بحیبه نامست خوانم

پیش ازین احمد آباد را گرد آباد گفته بودم الحال نمی دانم که سموتان نام نم یا بیارستان خوانم یا ز قوم زار گویم یا جنم آباد که شامل جمیع صفات است اگر موسم برسات مانع نبوده یکر و زورین محنت سرا توقف نمی فرمودم و سلیمان دار بر تخت با و نشسته بیرون میشتانم و خلق خدا را

ازین پنج و محنت خلاص میساختم چون مردم این شهر بنایت ضعیف دل و عاجزان و بخت احتیاط که سبب بعضی از اہل اردو بہ تعدی و تمسک در خانہ کلمے آنها فرود آیند و مزاحم احوال فقر و مساکین شوند و قاضی و میر عدل بخت رودیدگی مداسنت نمایند تا نتوانند بآن ستم پیشیا پس آمد از تاریخے کہ درین شهر نزول سعادت اتفاق افتاد با وجود جدت و حرارت ہوا ہر روز بعد از فراغ عبادت دو پہر بکبر و کہ طرف دریا کہ ہیکچونہ حایلے و مانعے از درو و دیوار و سیاول و چوہدار ندارد برآمدہ دوسہ ساعت نجومی مے نشینم و بمقتضائے عدالت بفریاد داد خواہان رسیدہ ستم پیشیہ ہارادر غور جہایم و تقصیرات سیاست میفرمایم حتی در ایام ضعف با کمال درد و الم ہر روز بہ دستور مہود بکبر و کہ بر آفتاب آسانی بر خود حرام داشتہ ام

برنگہائی حسیق حسدا | شب نغمہ دیدہ بخواب آشنا | از پے آسودگی جسد تن | پنج پسندم بہ تن خوشیشتن |
 بکرم الہی عادت چنان شدہ کہ در میان شبانہ روزی پیش از دوسہ ساعت نجومی نقد وقت بتاراج خواب نیرود و درین ضمن دو فائدہ منظور است یکے آگاہی از ملک و دوم بیدار دلی بیاد حق و حقیقت باشد کہ این عمر چند روزہ بلفظت بگذرد چون خواب گرانی در پیش است این بیداری را کہ دیگر در خواب نخواہم دید غنیمت شمرده یک چشم زدن از یاد حق غافل نباید بود

باش بیدار کہ خوابے عجبے در پیش است

و ہمان روز کہ تپ کردم فرزند بجان پیوند شاہ جان تپ کردم و گوشت او با مقدار انجامید و تادہ روز بکورتش نتوانست رسید روز سہاگ شنبہ بیت و چارم آمدہ ملازمت نمود بنایت ضعیف و ناتوان بنظر درآمد چنانچہ اگر کسی نگوید تو ان فہید کہ این کس بیاری یک ماہ بلکہ بیشتر ہم کشیدہ باشد شکر کہ عاقبت بخیر گذشت روز مبارک شنبہ سے و یکم میر حلقہ کہ درینولا از ایران آمدہ مجملے از احوال و رفوزہ ملک و قالیچ نگار شدہ بمنصب ہزار و پانصد نذات و دو لیست سوار فرق عزت برافراخت درین روز بخت ضعیفے کہ کشیدہ ام یک زنجیر فیل و یک راس اسب و اقسام چار پایہ با مقدار سے از طلا و نقرہ و دیگر اجناس برسم تصدق بمستحقان عنایت شد اکثر از بندہ ہا در غور سرمایہ خویش تصدقات آوردہ بودند فرمودم کہ اگر غرض اظہار اخلاص و مہراست مقبول نیست و اگر از صدق حقیقت است چہ حاجت با آوردن حضور غایبانہ خود و فقر و ارباب استحقاق قسمت نمایند روز مبارک شنبہ ہفتم تیس ماہ الہی صادق خان بخشے بمنصب دو ہزاری ذات و سوار از اصل و اصنافہ سرفرازی یافت ارادت خان میر سامان بمنصب دو ہزاری و ہزار سوار ممتاز گشت میر ابو صالح رضوی بمنصب دو ہزاری : ہزار سوار بخطاب رضوی بخانے و عنایت علم و فیل سرفراز شدہ بصوبہ دکن رخصت یافت درینولا بعرض رسید کہ سپہ سالار تالیق خان خانان در نتیجہ این صرع مشہور کہ سع

بہر یک گل ز حمت صد خار می باشد کشید

غزلی گفته و میرزا رستم صفوی و میرزا مراد پسر او نیز طبع آزمائی نموده اند مطلع دریدیه بخاطر رسید

ساغری بر رخ گلزاری باید کشید

اے بسیار است می بسیار می باید کشید

از ایستادها بزم حضور هر که طبع لطیفی داشت غزل گفته گذرا نید این مصرع ظاهر شد که از مولانا عبدالرحمن جامی است غزل
او تمام بنظر در آمد غیر از آن مصرع که بطریق مثل زبان زور و زکار شده و دیگر کار بے ساختہ بغایت سادہ و ہموار گفته درین تالیخ خبر
فوت احمد بیگ خان حاکم کشمیر رسید پسران او کہ از خانہ زادان این درگاہ اند و اثر رشد و کار طلبہ از ناصیہ احوال آنها ظاہر بود
بناصب مناسب سرفرازی یافتہ بخدمت صوبہ بنگش و کابل تعین شدند منصب او و ہزار و پانصدی بود پسرکان او بمنصب
سہ ہزاری و سہ پسر دیگر منصب ہندی ممتاز گشتند روز مبارک شنبہ چار و ہم خواجہ باقیخان کہ بجوہر اصالت و شرافت و نجابت
و شجاعت آراستگی دارد و یکے از نہا نجابت ملک برار بعدہ اوست بمنصب ہزار و پانصدی و ہزار سوار از اصل و اضافہ و بختاب
باقیخانہ علم عزت برافراختہ اسے کہنہ کہ سابق دیوان صوبہ گجرات بود بدیوانی صوبہ مالوا ممتاز گشت در غولہ جفت شدن سارس
کہ تا حال دیدہ نشدہ بود و در مردم شهرت دارد کہ ہرگز بچکیں ندیدہ بنظر در آمد سارس جانور نیست از عالم کلنگ فایتا از کلنگتہ و دماغ
برکان تر و بیان سر بہ نہار و پوستے است بر استخوان سر کشیدہ و از پشت چشم تا مقدار شش انگشت از گردن او سرخ می باشد کثرت
در صحرای جفت بہری برد و اچانیا غل خیل ہم بنظر در می آیند و جفت آن را از صحرای آوردہ در خانہ بانگاہ می دارند و با مردم نہ
می گھرنہ القصہ جفت سارے است در سرکار من کہ لیلے و مجنون نام نہادہ ام روز بے سیکے از خواجہ سربان عرض کرد کہ در حضور من
اینما با ہم جفت شد نہ حکم فرمودم کہ ہر گاہ بازارادہ جفت شدن داشتہ باشد مرا گاہ سازند و ہنگام سفیدہ صبح آمدہ عرض کرد کہ بازی
خواہند کہ جفت شوند در لحظہ خود بخت تماشا شافتہ ماہہ پارسے خود را راست گذارشتہ اند کہ خم کرد و نزل یک پاسے خود را از
زمین برداشتہ بر پشت او نہاد و بعد از آن پاسے دوم را و لحظہ بر پشت او نشستہ جفت شد اگاہ فرو آمد و گردن را و از ساختہ
نزل را بر زمین رسانیدہ یک مرتبہ برگرداودہ گشت یکمن کہ بیضہ نہادہ بچہ ہم بر آرد و از الفت و محبت سارس با جفت خود
تعلما غریب و عجیب بسیار شنیدہ شد چون بتواتر رسیدہ و عزابت تمام دارد نوشتہ می شود از جملہ قیام خان کہ از خانہ زادان این بانگاہ
است و در فن شکار و قراولی و قوت تمام دارد و عرض کرد کہ روز بے لیلکار رفتہ بودم سارے نشستہ یافتہ چون نزدیک تر
نشافتم از جاے خود برخاستہ روان شد و از رفتن او غریضہ واسلے یافتہ شد جاے کہ نشستہ بود رفتہ استخوانے چند با شستہ بر بنظر

درآمد که در زیر خود گرفته نشسته بود و در آن دام چیده خود را بگوشه کشیدم خواست که بجای خود آمده بنشیند پایش بدام مضبوط شد پیش رفته گرفتم بنایت سبک به نظر درآمد چون نیک دیدم در سینه و شکم اصلاً پرنمانده گوشت و پوست از هم ریخته و گرم افتاده بلکه در تمام اعضا اثری از گوشت نمانده شست پری با استخوانی چند پرست در آمد ظاهر شد که جفتش مرده و از فراق او باین روز نشسته

بگذاخت من از بپردل افزود مرا | افزود چو شمع آه جانسوز مرا | روز طربم سیاه شد چون شب غم | بنشاند فراق تو بدین روز مرا

هست خان که از بنده های خوب من است و سخن او اعتماد را می شناید عرض کرد که در پرگنه دو حد جفت سارے بر کنار تال بنظر در آمد از بند و قچیان من کیے راز و جهان جاسرش بریده پاک ساخت قنار او را در آن منزل دوسه روز مقام واقع شد جفت او پیوسته در آن گرد و پیش میگشت و فریاد و فغان میکرد و مرا از بقراری او دل بدروسی آمد و غیر از ندامت چاره نبود چون از آن منزل کوچ شد بحسب اتفاق بعد از صیبت و پنج روز جهان مقام عبور افتاد از متوطنان آنجا مال و حال و خاست احوال آن سارے پرسیدم گفتند که در همان روز جان داد و هنوز اثر سے از استخوان و پروبال او بر جاست من خود با آنجا رفته دیدم بنوعی که گفته بودند نشان یافتن این عالم قتلها و در میان مردم بسیار است نوشتن آنها طوطی دارد و روز شنبه شانزدهم خبر فوت راوت شنیدم که از تعینات صوبه بهار بود بعضی رسید و مانسنگه پسر کلان او بمصب و دویزاری ذات و شش عدد سوار سرفراز گشت و دیگر فرزندان و اقوام او باضافه منصب سرفراز شدند و بتابعیت او مامور گشتند روز مبارک شنبه بست و یکم نیل باون سرشکار خاصه که بجبت رام شدن در پرگنه دو حد گذاشته شده بود بهرگاه رسید حکم فرمودم که نزدیک بجزو که طرف دریای نگاه دارند که همیشه در مد نظر باشد و رفیل خانه حضرت عرش آشیانی کلان تر از رفیل در جبال که مدتها سر حلقه فیلمان خاصه بود بنظر من در نیامد ارتفاع آن چهار درع و سه نیم پاگز آتی بود که هشت درع و سه انگشت شرعی باشد و بالفعل در فیلمان سرکار من از سیه کلان تر بهلوان عالم گرج است که عرش آشیانی خود بدولت شکار فرمود، بودند و سر حلقه فیلمان خاصه مست ارتفاعش چهار درع و سه نیم پاگز است که هفت درع و هفت انگشت شرعی باشد که شرعی بعضی بست و چهار انگشت آدم متساوی الحلقه قرار یافته و اگر آتی بعضی چهل انگشت است و درین تاریخ مظفر خان که بنجد مست صاحب صوبگی ولایت ٹھٹھ سرفراز شده بود سعادت آستانوس دریافت صدهر و صدهر و پیه نذر و موازی یک لک روپیه از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید در نیولا خبر رسید که حق سبحانه تعالی بفرزند پرویز پسر سے از صلیبه مغفوری شاه مراد کرامت فرمود امید که قدش برین دولت مبارک باشد و روز یکشنبه بست و چهارم راسے بهاره دولت آستانوس دریافت و در ملک گجرات کلان تر ازین زمینداری نیست ملکش

سورت

بدریا کے شور پیوستہ است بہارہ و جام از یک حد اند و بدہ پشت بالاتر ہم میرسند غایتاً بجبت ملک جمعیت اعتبار بہارہ از جام
 بیش است مے گویند کہ بدین پنج یک از سلاطین گجرات نیامدہ سلطان محمود فوجی بر سر او فرستادہ بود جنگ صفت کرد و شکست
 بر فوج محمود افتاد القصد در وقتہ کہ خان اعظم بہ تسخیر قلعہ جونا گڑھ ملک سورتہ شتافت تنو کہ مخاطب سلطان مظفر بود و خود را
 وارث ملک میگرفت بحال تباہ و در پناہ زمینداران روزگار بسر می برد بعد از ان جام با فوج منصورہ جنگ صفت کردہ شکست خورد
 و تنو بہ پناہ را سے بہارہ در آمد خان اعظم نور از را سے بہارہ طلب نمود مشارالیه چون تاب مقاومت با شکر منصور نہ داشت
 نور اسپرہ باین دو تنخواہی از خدمات افواج قاہرہ محفوظ ماند در ان وقت کہ احمد آباد پورہ در کبہ اقبال آراستگی یافت و بزودی
 کوچ شد بلزمست نرسید زمین او ہم خجلہ راہ بود و فرصت نیز متفقہ تعین افواج نمود چون سبب اتفاق باز مراجعت واقع شد وین
 دفعہ فرزند شاہجہان راجہ بکرماجیت را با فوجی از بندہ ہا سے در گاہ تعین فرمود و نجات خود را منحصر در آمدن دانستہ خود بسعادت
 آستانوس شتافت و دوست مہر و دو ہزار روپیہ نذر و صداسپ پیشکش گذرانید غایتاً از اسبان او کیے انجمن نبود کہ خاطر پسند
 باشد عمرش از ہشتاد زیادہ بنظر مے درآمد و خود میگوید کہ نود سال دارم کہ در حواس و قوای ظاہر فتور سے زفتہ از مردم او
 پیری بنظر در آمدہ موسے ریش و بروت و ابرو سے اوسیفہ شدہ میگوید کہ ایام طفولیت مرا را سے بہارہ یاد دار و در پیش او
 از خردی کلمان شدہ ام درین تاریخ ابو الحسن مصور بختاب نادر الزمانی سرفراز گشت مجلس جلوس مرا در دیباچہ ہانگی نامہ کشیدہ
 بنظر در آورد چون سزاوار تحسین و آفرین بود و اور والطف سیکر ان گشت کارش بعبار کامل رسیدہ و تصویر او از کارنامہ ہا سے
 روزگار است درین عصر نظیر عدیل خود ندارد اگر درین روز او ستاد عبدالحی و استاد بہزاد در صفحہ روزگار می بودند انصاف کار
 او سے دادند پدرش آقا رضائی مروی در زمان شاہزادی من بخدمت من پیوستہ اورا نسبت خانزادی باین در گاہ است غایتاً
 اورا پنج آشنائی و مناسبت بکار پدرش نیست بلکہ از یک عالم نمیتوان گفت و من نسبت با و حقوق تربیت بسیار است من من
 تا حال خاطر ہمیشہ متوجہ تربیت او بودہ تا کارش بدین درجہ رسیدہ الحق ناوردہ زمان خود بودہ و همچنین استاد منصور نقاش کہ بختاب
 ناورد العصری ممتاز است و در فن نقاشی یگانہ عصر خود است و در عمد دولت پدر من و من این دو من ثالث خود ندانم مرا و ذوق
 تصویر و ہمارت تمیز او بجائے رسید کہ از استادان گذشتہ و جلال کار ہر کس بنظر در مے آید بے آنکہ نامش مذکور شود بدیہہ دریا ہم کہ
 کار فلان است بلکہ اگر مجلیہ باشد مشتمل بر چند چہرہ و ہر چہہ کار کیے از استادان باشد می توانم یافت کہ ہر چہہ کار کیست و اگر در یک
 صورت چشم و ابرو را و گیرے کشیدہ باشد در انصورت می فہم کہ اصل چہرہ کار کیست و چشم و ابرو را کہ ساخت شب یکشنبہ سے و یکم

تیسرے روز باریان عظیم شد تا روز سہ شنبہ غڑا مرداد ماہ الہی بشت ہرچہ تمام تر بارید و تاشا نرودہ روز پوستانہ ابر و باران بود چون
 این ملک رنگ بوم است و بنا باش در غایت زبونے عمارات بسیار و قفا و اساس حیات جمعی از پا در آمد از متوطنان این شهر
 شنیدہ شد کہ مثل باریان امسال یاد نداشتند کہ در هیچ منہ شدہ باشد رودخانه ساہرستہ اگرچہ بظاہر بر آب می نماید غایتاً اکثر
 جاپایا بسط فیل خود ہمیشہ آمد و رفت میکنند همین کہ یکروز اساک باریان شد اسب و آدم نیز پایا میگذازند سرخسہ این رودخانه در
 کوہستان در ملک رانا واقع است از کرویہ کوکرہ برمی آید و یک ونیم کروہ طے نمودہ از تہ میر پور میگذرد و در انجا این رودخانه را
 دریاسے واکل میگویند چون سہ کروہ از میر پور گذشت ساہرستہ منہ نامند روز مبارک شنبہ دہم را و بہار و بغایت فیل نرود
 فیل و خمر مرغ و چار انگشتی از یاقوت سرخ و یاقوت زرد و نیلم و زمر و سرفرازے یافت میش ازین انالیق جان سپار خان خانان
 سپہ سالار حسب الحکم فوجے بسر کردے پس خود امر اللہ بجانب گوڈوانہ بخت گرفتن کان الماس کہ در تصرف پنجوز میندار خانہ یس است تعیین
 نمودہ بود درین تاریخ عرض داشت اور سید کہ زمیندر مذکور مقاومت بالشرک منصور زیادہ از اندازہ و مقدار خویش دانستہ کان را
 پیشکش نمود و داروغہ بادشاہی بضبط آن مقرر گشت الماس آنجا باصالت و نفاست از سایر اقسام الماس امتیاز تمام دارد و نزد
 جوہریان بغایت معتبر و ہمہ نیک اندام و بہتر تر و برتر میشوند و دوم کان کوکرہ کہ در حدود ملک بہار واقع است و الماس آنجا از کان
 برہمی آید رودخانه ایست کہ در ایام برسات سیل از فراز کوہ می آید و پیش آن رانی بندند و چون سیل از روے بند گذشت و آب کم
 شد جمعی کہ درین فن مہارت دارند و مخصوص این کار اند برودخانه درآمدہ الماس می آرند و الحال سہ سال است کہ این ملک
 بتصرف اولیاسے دولت ابد قرین درآمدہ و زمیندار آنجا مجوس است غایتاً آب آنسر زمین بغایت مسہوم است و مردم بیگانہ
 در انجا نمی توانند بسر برد و سویم در ولایت کرناٹک متصل بسرحد قطب اللک در پنجاہ کروہ مسافت چہار کان واقع است و در
 تصرف زمینداران است و الماس آنجا اکثر پنچتہ ہم میر سرد روز مبارک شنبہ دہم ناہر خان بمنصب ہزار و پانصدی ذات و مہزار سوار
 سرفراز گشت و یک زنجیر فیل با و عنایت شد کہ کتب خانہ داروغہ کتب خانہ بمنصب ہزار و پانصدی ذات سر ملندی یافت چون حکم
 فرمودہ بود کہ شب برات بر دو رتال کا کر یہ چراغان ترتیب نمایند آخر ماہے روز دو شنبہ چہار دہم ماہ شعبان بقصد تماشای
 آن توجہ فرمودم اطراف تال را با عمارت میان بقانوس الوان و اقسام صنایع کہ در چراغان مقرر است آراستہ آتش بازی بہ ترتیب
 دادہ بودند بغایت چراغان عالی شد و آنکہ درین مدت پوستانہ ابر و باد و باران بود بغایت الہی از اول شب ہوا صاف شد و
 اثرے از ابر نا نمود و بر حسب دلخواہ تماشای چراغان میر گشت و بندہ ہاے خاص بساغر نشاط و خوشوقت گردیدند حکم کردم کہ

شب جمعه باز بهین دستور چراغان کنند از غریب اتفاقات آنکه آخر روز مبارک شنبه مقدم متصل باریدگی بود و در وقت روشن شدن
چراغ باران استاد و تماشاگر چراغان خاطر خواه شد درین روز اعتماد الدوله بقطعه نیکم قطب در غایت نفاست و یکروزه فیصل
بیدندان بایراق نقره شکیش نمود چون خوب صورت و خوش ترکیب بود داخل فیضان خاصه مقرر شد و رکنا زمان کار به مناسبه که از مضافان
طایفه هندواند کلبه درویشان ساخته منزوی بود چون خاطر همواره صحبت درویشان راغب است بکلفانه ملاقات او شاقم و
زمانه مستد صحبت او را در یافتن خالی از آگاهیه و معقولیت نیست و آبکین دین خود از مقدمات صوغیه و قیود تمام دارد و ظاهر
خود را بردش اهل فقر و تخریب موافق ساخته و خود را از طلب و خواهش گذرانیده توان گفت که ازین طایفه بهتر از و س به نظر
نیامده روز دوشنبه سبت و یکم سارسه که جفت شدن آنرا در اوراق سابقه ثبت کرده ام در باغچه خس و خاشاک فراهم آورده
اول یک بیضه نهاده روز سوم بیضه دوم نهاده این جفت سارس را در یک ماهی گرفته شده بود و پنج سال در سرکار مانده و بیضه
بعد ازین پنج و نیم سال جفت شدند و تا یک ماه جفت میشدند و در بیست و یکم ماه امر داد که با صلیح اهل هند ماه ساون گویند بیضه
نهاده ماده تمام شب تنها بر بیضه می نشیند و ز نزدیک ماده استاده پاس میدارد و چنان آگاه می باشد که هیچ جانماری را مجال آن
نیست که نزدیک او بتوان گذشت یکمرتبه را سوکلاسه نمودار شد بشدت هر چه تمام تر بجانب او دیده تارا سو خود را بسور اخ
نرسانید دست از او باز نداشت چون نیر اعظم جهان را بنور خویش نوری ساختی ز بر سر ماده آمده بمنقار پشت او را سینه خار و
و بعد از آن ماده بر سر خیزد و نمی نشیند و باز ماده نیز بهین دستور آمده او را برمی خیزاند و خود می نشیند و مجمل تمام شب ماده تنها بر بیضه
نشسته پرورش می دهد و در روز زاده به نوبت می نشیند و در وقت نشستن و برخاستن نهایت احتیاط بجای آورد که سباده
آسیبه بر بیضه رسد در هنگام مراجعت از شکار فیل چون موسم شکار باقی بود گچیت خان دار و جبه و بلوچ خان قراول بیگ را
گذاشته شده بود که تا ممکن و مقدور باشد فیل بگیرند و همچنین جمعی از قراولان فرزند شاه جهان نیز باین خدمت مامور تعیین شده
بودند درین تاریخ آمده ملازمت نمودند بیگ یکصد و هشتاد و پنج زنجیر فیل از زاده شکار شده هفتاد و سه زنجیر و یکصد و دوازده ماده
ازین جمله چهل و هفت زنجیر و هفتاد و پنج ماده که یکصد و بیست و دو زنجیر باشد قراولان و فوجداران باو شاه بی شکار کردند و بیست و
شش زنجیر و سه و هفت ماده که شصت و سه زنجیر باشد قراولان و فیل بانان فرزند شاه جهان گرفتند روز مبارک شنبه بیست و چهارم
بسیار باغ فتح رفته دور در آنجا بعیش و نشاط گذرانیده شد آخر روز شنبه بدو تخته معاودت اتفاق افتاد چون حضرت خان
بعض رسانید که باغچه حویلی بنده بغایت سبز و خرم شده انواع گل دریا حین شگفته حسب الاکتمس مشارالیه روز مبارک شنبه سی و یکم

بمنزل اور رقم الحق خوب سرمنزل بہ نظر در آمدہ و خوش وقت گشتم از جوہر مرصع آلات واقمشہ ہوا زے سے و پنج ہزار روپیہ پیشکش و قبول افتاد مظفر خان بغایت خلعت و فیل سرفرازی یافتہ بدستور سابق خدمت حکومت صوبہ ٹھٹہ بعدہ او مقرر شد خواجہ عبدالکریم گیلانی کہ برسم تجارت از ایران آمدہ بود برادر مر شاہ عباس مکتوبے با محقر تحفہ مصحوب او ارسال داشتہ بودند درین تاریخ مشارالیه را خلعت و فیل عنایت نمودہ رخصت الخطاف از زانی فرمودم و جواب کتاب شاہ بابا دہودے مرسل گشت و خان عالم نیرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصہ سرفرازی یافت روز جمعہ غرہ شہر یورماہ شد از روز یکشنبہ سویم تاشب مبارک شنبہ باران بارید از غریب آنکہ روز ہاے دیگر جفت سارس پنج شش مرتبہ بنوبت بالاے بیضہ می نشیند درین شبانہ روز کہ پیوستہ باران بود و ہوا بقدر برودت داشت بجهت گرم داشتن بیضہ ہا از اول صبح تا نصف النہار متصل زرخشت و ازین روز تا صبح روز دیگر بے فاصلہ مادہ نشست کہ مبادا از برخاستن و نشستن بسیار برودت ہوا تاثیر کند و نم بہ بیضہ ہا رسد و ضایع شوند بچنانکہ آدمی برہنہ نمونے عقل و ادراک نمی کند و حیوان بمقتضای حکمت از لے مجبول بآن شدہ و غریب تر آنکہ در اوایل بیضہ ہا را متصل ہم در زیر سینہ نگاہ میداشت بعد از آن کہ چارہ پانزدہ روز گذشت در میان بیضہ ہا بقدرناصلہ گذاشت کہ مبادا از اتصال آنها حرارت بافراط شود از گرمی بسیار فاسد گردند روز مبارک شنبہ ہفتم مبارکی و خیری پیشخانہ بجانب اگرہ برآوردہ شد پیش ازین نمجان و اختر شانسان بجهت کوچ ساعت مذکور اختیار نمودہ بودند چون باران بافراط شد از روزخانہ محسود آباد دریاے می عبور لشکر منصور متعذر بود ناگزیر درین ساعت پیشخانہ را برآوردہ روز بہت و یکم شہر یور ساعت کوچ مقرر گشت چون فرزند شاہ جهان خدمت فتح قلعہ کاکڑہ کہ کند تسخیر بیچ یک از سلاطین والا شکوہ بر فرار لنگرہ آن نرسید بر دست بہت خویش لازم شمرده فوجی بسبر کردگی راجہ سورجبل پسر راجہ باسو و نقی کہ از بندہ ہاے روشناس دوست پیش ازین فرستادہ بود و ریولا ظاہر شد کہ فتح آن حصن متین بحجے کہ پیش ازین تعیین فرمودہ صورت پذیر نیست بنابرین راجہ بکراجیت را کہ از بندہ ہا می عمدہ دوست باد و ہزار سوار موجود از ملازمان خاصہ خود و جمعے از بندہ ہاے جاگیر می شل شاہباز خان لودی دہروی ازین حاوا در اے پرتھی چند و پسران رام چند و دوست فقر برق انداز سوار و پانصد نفر توپچی پیادہ سواے فوج کہ سابقا فرستادہ تعیین فرمودند و چون ساعت رخصت او درین روز مقرر گشتہ بود مشارالیه تسبیح زمرہ کہ وہ ہزار روپیہ قیمت داشت برسم پیشکش گذرانیدہ بغایت خلعت و شمشیر سرفرازی یافتہ با نخدمت رخصت شد چون در انصوبہ جاگیر نہ داشت فرزند شاہ جهان پرگنہ برہانہ را کہ بہت دولتمت و دام جمع دارد و خود بانعام التماس نمود کہ بجای گیر او مقرر دارد و خواجہ نقی دیوان بیوات کہ بخدمت دیوانی صوبہ کون مقرر گشتہ بود بخلاف بمعتمد خانے

وفیل دخلعت ممتاز شد و بهت خان را به فوجداری سرکار بهرونج دکن حدود ریخت فرموده اسب و پریم نرم خاصه عنایت نمودم
 و پرگنه بهرونج بجای گیرا و مرمت شد و راه پستی چند که بجزست کانگروه مقرر گشته بمنصب بهنقد می و چهار صد و پنجاه سوار غرضی غوث
 چرا فراخت چون عرس شیخ مهر غوث در میان بود هزار و رب بجهت خروج آن بفرزند آن ایشان لطفت شد مظفر ولد بهادر الملک که از
 اعیان صوبه دکن است بمنصب هزار می ذات و پلنصد سوار سر بلندی یافت چون وقایع دوازده سال از جهانگیری نامه به بیاض
 برده شده بود بمقتضایان کتاب خان خاصه حکم فرمودم که این دوازده ساله احوال را یک جلد ساخته نسخه های متعدد ترتیب نمایند
 که به بنده های خاص عنایت فرمایم و بسایر بلاد فرستاده شود که از باب دولت و اصحاب سعادت دستور العمل روزگار خود سازند
 روز جمعه هشتم سیکه از فاقه نویسان تمام را نوشته و جلد کرد و بنظر در آور و چون اول نسخه بود که ترتیب یافته به فرزند شاه جهان
 که او را در همه چیز از همه فرزندان خود اول میدانم مرمت نمودم و بر پشت کتاب بخط خاصم تو مگشت که در فلان تاریخ و فلان مقام آن
 فرزند عنایت شد امید که توفیق در یافتن این مطالب که باعث رضا جوئی خالق و دعا گوئی خلق است نصیب در روزگار باد
 روز سه شنبه دوازدهم سحان قلی قراول سیاست رسید تفصیل این چمال آنکه اول سپر حاجی جمال بلوچست که از قراولان خوب
 پدرم بود و بعد از شفا رفتن آنحضرت نوکر اسلام خان شده همراه او به بنگلارفته بود و در اسلام خان بنا بر نسبت خان زادگی
 این درگاه مراعات احوال بواسطه نموده و محل اعتماد دانسته پیوسته در سواری و شکار نزدیک بخود می داشت عثمان افغان که سالها
 به ترم و عصیان در آن صوبه گذرانیده و خاتمت احوال او را و اراق گذشته گذارش یافته چون حراس بقیاس از اسلام خان
 داشت کس نزد این بے سعادت فرستاده بجهت قتل تعیلات می نماید و او تعیلات کار کرده و در کس دیگر را با خود مشتاق می سازد و قضا را
 پیش از آنکه اراده باطل این حق ناشناس از حیرت و بغض آید سیکه از آنها آمده و در آگاه میکند اسلام خان در لحظه آن حرام حکم را گرفته
 متعبد و مجوس می گرداند و قصه بعد از فوت مشاور الیه بدرگاه آمد چون برادران و خویشان او در سلک قراولان اشتغال داشتند حکم شد
 که او نیز در زمره قراولان شتلم باشد درین وقت پسر اسلام خان بطریق معاصرین کرد که لایق خدمت نزدیک من نیست بعد از
 شکار فتن ظاهر شد که چنین مقدمه با نسبت کرده بودند معذرا چون برادرانش بمبالغه عرض نمودند که محض تمت بوده و بلوچخان
 قراول بگیه عناصن شد از قتل و سیاست او در گذشته و حکم فرمودم که همراه بلوچ خان خدمت می کرده باشد باین کرامت و جلان
 بخش بے سبب و جهت از درگاه گریخته بجانب آنکه و آن خود در رفت به بلوچ خان حکم شد که چون ضامن بود اول او
 را حاضر سازد و او کسان به تفحص فرستاده و در سیکه از مواضع آگاه که خاصه از ترموی نیست و جنده نام دارد و برادر

بلوچ خان کہ بہ تفصیل اور فتنہ بود اور ادب یافت ہر چند ہلاکت خواست کہ بدرگاہ آور و بھیج وجہ راضی نشد و مردم بحالت برخواستند تاگزیر نزد خواجہ جان باگرہ رفتہ حقیقت را باز نمود مشارالیه فوجے بر سر آن دہ تعین فرمود کہ جبراً و قہراً اور اگر فتنہ بیا رند مردم آن موضع چون ویرانی و خرابی خود را در آئینہ محل مشاہدہ نمودند اور ابدست او دادند درین تاریخ مقید و مسلسل بدرگاہ رسید حکم بقتل او فرمود میر غضب بسرعت ہرچہ تمام ترا و را بیاست گاہ برو بعد از زمانے بشفاعت یکے از نزدیکان جان بخشی فرمودہ حکم بہ بریدن پاسے او شد و بحسب سر نوشت پیش از رسیدن حکم بیاست رسیدہ بود ہر چند آن خون گزفتہ استحقاق کشتن داشت مہمذا خاطر حق شناس نہ است گزیدہ مقرر فرمود کہ بعد ازین حکم بقتل ہر کس شود با وجود تاکید و مبالغتہ تا وقت غروب آفتاب عالمتاب نگاہدارند و نکشند و اگر تا آن وقت حکم نجات نرسد ناگزیر بیاست رسانند روز کیشنبہ در پاسے می عظیم طغیان نمود و موج ہائے کلان کلان بنظر درآمد باوجود بارانہائے گذشتہ ہرگز باین شدت بلکہ نصف این نیامدہ بود از اول روز آغاز آمدن سیل شد و آخر روز رو بہ یکے نہاد مردم کہن سال کہ درین شہر توطن دارند عرض کردند کہ یک مرتبہ در ایام حکومت مرتضیٰ خان جنین جلویز سیل آمدہ بود و غیر از ان بخاطر نمیرسد درین ایام یکے از تصادف مغری کہ مداح سلطان سنجو ملک الشعراء او بود و شماع افتاد بقایب سلیس و ہموار گفتہ مطلعش اینست۔

ای آسمان منہر حکم روان تو	کیوان پیر بندہ نخت جوان تو	
سعد از زرگر باشی کہ طبع نظمی داشت قصیدہ مذکور را قیغ نمودہ بعض رسانید خوب گفتہ بود این چند بیت از ان قصیدہ است		
اے فلک کہ تو از آستان تو	دوران پیر گشتہ جوان در زمان تو	نخستہ دل توفیق و تجوید سبب چو مسر
جانہا ہمہ فداے دل مہربان تو	از باغ قدرت است فلک یک تیغ سہر	انداختہ بروے ہوا باغبان تو
یار بچہ گوہری تو کہ افروخت در ازل	جان ہائے قدسیان ہمہ از نور جان تو	باد اہان بکام تو اے بادشاہ عہد
در سایہ تو خرم شاہ جان تو	اے سایہ خدا ز تو پر نور شد جہان	بادا ہمیشہ نور خدا ساسیان تو
روز مبارک شنبہ چار دہم بصلہ این قصیدہ حکم فرمود کہ سعید را بزر و زن کنند آخر روز بسیر باغ رستم باڑی رفتہ شد بحالت سہر و خرم بنظر درآمد وقت شام بر کشتی نشستہ از راہ دریادہ و لتجانہ معاودت نمودم روز جمعہ پانزدہم لامیری نام پیر مردی از طون ماہرا آمد و سعادت آستانہ بوس و ریامت و جنین بعض رسانید کہ از قدیان عبداللہ خان اوزبک بودم و از ایام جوانی و عنوان نشوونما تا وقتے کہ خان شہنشاہ شدہ نزد سلک خدمتگاران قدیم و نزدیک امتیاز داشتہ در خلا و ماحرم بودہ و بعد از گذشتن خان تا حال دران		

ملک آبرو گذرانیدہ وینولا بقصد زیارت خانہ مبارک از وطن مالومہ برآمدہ خود را بلا زمست رسانیدم اورا در بودن و رفتن مختار ساختم عرض نمود کہ روزے چند در خدمت خواہم بود ہزار روپیہ خرچہ و خلعت مرحمت شد بنایت پیر شگفتہ دوستے پر نقل و سخن است فرزند شاہجہان نیز پانصد روپیہ و سر و پا لطف کرد در میان باغچہ دولتخانہ خورم صفہ و جوئے واقع است و یک ضلع آن صفہ درخت موہرست کہ پشت بران دادہ می توان نشست چون یک طرف تنہ او مقدار سہ ربع گز کاواک شدہ بد نما بود فرمودم کہ لوح سنگ مرمر تراشیدہ در انجا مضبوط سازند کہ پشت بران نہادہ می توان نشست درین وقت بیتے بدیہ بر زبان جاری گشت و سنگ تراشان حکم شد کہ دران لوح نقش کنند تا بطریق یادگار در صفحہ روزگار بماند و آن بیت اینست - بیت

نشین گاہ شاہ ہفتہ کشور | جہانگیر این شاہ ہند شاہ اکبر

شب سہ شنبہ نوزدہم در دولتخانہ خاص بازار ترتیب یافت پیش ازین ضابطہ چنان بود کہ ہر چند گاہ اہل بازار و محضرہ شہر حسب الحکم در صحن و دولتخانہ دکان ہا آراستہ از جواہر مرصع آلات و انواع اقمشہ و اقسام متعہ انچہ در بازار ہا بفروخت میرود حاضر ساختہ بنظر در آرد و ند بخاطر رسید کہ اگر در شب این بازار ترتیب نیابد و خانوس بسیارے در پیش دکانہا چیدہ شود بطور نمودی خواہد داشت بے تکلف خوب برآمد و غیر مکرر بود کجج دکانہا سیر کردہ انچہ از جواہر و مرصع آلات و ہر قسم چیزے خوش آمد خریدم از ہر دکان متاعے بلا امیری النام شد و چندان جنس باورید کہ از ضبط آن عاجز آمدہ بود روز مبارک شنبہ بیست یکم شہر پور ماہ آلمی سنہ ۱۰۳۱ جلوس مبارک مطابق بیست و دوم رمضان سنہ ہزار و بیست و ہفت بھری بعد از گذشتن دو نیم ساعت نجوی مبارکی و فرنیہ رایات عزیمت بصوب دارالخلافہ اگرہ برافراشتہ شد و از دولتخانہ تا تال کا کہ یکہ محل نزول رایات اقبال بود بدستور معہود شاہ کنان شتافتم در ہین روز جشن وزن شمس معقد گشت و بجاہ سنہ شمس سال پنجاہم از عمر این نیازمند در گاہ ایزدی مبارکے آغاز شد و بضابطہ مقرر خود را بظاہر و دیگر اجناس وزن نمودہ مروارید و گل زرین نثار کردم و شب تماشاے چراغان نمودہ در حرم سرے دولت بایش و عشرت گذرانیدہ شد روز جمعہ بیست و دوم حکم کردم کہ جمع مشائخ و ارباب سعادت را کہ درین شہر توطن دارند حاضر سازند کہ در ملازمت افکار نمایند و سہ شب برین وتیرہ گذشت و ہر شب تا آخر مجلس خود بر سر پا ستادہ بزبان حال میگفتم - ۵

خداوندگار تو نگر توئے	تو انا و درویش پر توئے	نہ کشور کشایم نغمہ زمان دہم	یکے از گدایان این در گم
تو بر خیر و نیکی دہم دسترس	و گر نہ چہ خیر آید از من کبس	منم بندگان را خداوندگار	خداوند را بندہ حق گذرا

جمعے از فقرار کہ تا حال بلا زمت نرسیدہ بودند التماس مدد معاش داشتند در خور استحقاق ہر یک زمین و خرچے مرحمت شدہ

کامیاب خواہش گردانیدم شب مبارک شنبہ بیست و یکم سارس یک بجہ برآورد و شنبہ و شنبہ بیست و یکم یک بجہ بعد از نماز چار روز
دوم بعد از نماز شش روز برآمد و رجبہ از یکچہ تازوہ یازوہ کلان تر یا برابر یکچہ طلاس یک ماہ تو ان گفت پشمن نیلہ رنگ است روز
اول پنج نخورد از روز دوم مادرش ملکہ خرد را بہتکار گرفتہ گاہ مثل کبوتری خورایند گاہ بردش مرغ پیش بجہ سے
انداخت کہ خود بچیند اگر ملکہ ریزہ بود درست میگذاشت و اگر کلان تر بعضی را دو پارہ و بعضی را سه پارہ سے کرتا بغایت بچای
او تواند خورد چن بیا بیمل دیدن آنها داشتہ حکم فرمودم کہ با احتیاط تمام چنانچہ آزاری دآسیبہ بآنها نرسد بحضور بیارند و بعد از
دیدن باز فرمودم کہ بہان باغچہ درون دو تخانہ بردہ بجا فطرت تمام گاہ دادند ہر گاہ نقل و حرکت توان فرمود بلا زنت خواہند آورد
درین روز حکیم روح اللہ بانعام ہزار روپیہ سرفراز شد بدیع الزمان پسر میرزا شاہر رخ از جاگیر خود آمدہ ملازمت نمود روز
سہ شنبہ بیست و ششم از تال کا کہ یہ کیچ کردہ و ہوضہ کچ منزل گزیدم روز کم شنبہ بیست و ہفتم برکنار دریائے محمود آباد کہ ایزک نام دارد
نزول اقبال اتفاق افتاد چون آب و ہوا سے احمد آباد و بسا از بون بود محمودہ بیکرہ باستصواب حکما بر ساحل دریائے مذکور
شہری اساس نہادہ اقامت گزیدہ بود بعد از ان کہ جاپانیر رائج کرد ان جا را دارالملک کرد و تا زمان محمود شہید حکام گجرات اکثر
اوقات در انجائے بودند محمود مذکور کہ آخرین سلاطین گجرات است باز در محمود آباد شصین گاہ خود قرار و ثواب بکلفت آب و ہوا سے
محمود آباد را بیچ لبتی با احمد آباد نیست بخت امتحان فرمودم کہ گو سفندے را پوست کندہ در کنارتال کا کہ یہ بیا ویزند و چہنیں
گو سپندے را در محمود آباد اتفاقا ہوا ظاہر گرد اتفاقا بعد گذشتن ہفت گھڑی روز در انجا گو سفندی را آویختند چون سہ
گھڑی از روز ماند بزمہ متعفن و متغیر گشت کہ عبور از حوالے آن دشوار بود در محمود آباد وقت صبح گو سفندہ را آویختند تا وقت شام ہلا
متغیر نشد و بعد از گذشتن یک و نیم ہزار شب تعفن پیدا کرد و مجملہ در سواد شہر احمد آباد بعد از شبت ساعت نجومی متعفن گشت در محمود آباد
بعد از چاروہ ساعت روز مبارک شنبہ بیست و ششم رستم خان را کہ فرزند اقبال مند شاہجہان بکومت و حراست ملک گجرات مقر
نمودہ بنایت اسپ و فیل و پریم نرم خاصہ سرفراز ساختہ رخصت فرمودم و بندہ ہا سے جہانگیری کہ از تعینات صوبہ مذکور اند
در خور رتبہ و پایہ خویش با سپ و خلعت متنازع گشتند روز جمعہ بیست و نہم شہر یوہ مطابق غرہ شوال را سے بارہ خلعت و شمشیر صغیر و
اسپ خاصہ فرق عزت را برابر افراختہ بوطن خود منخص گشت و فرزند ان او نیز با سپ و خلعت سرفرازی یافتند روز شنبہ بسید محمد نبیرہ
شاہ عالم فرمودم کہ ہر چہ میخواستہ باشد بے حجابانہ التماس نماید و بر طبق این سوگند مصحف داوم موسے الیہ عرض کرد کہ چون
بمصحف قسم میدہند التماس معصنہ می نمایم کہ پیوستہ با خود داشتہ باشم و از تلاوت ثواب بجنرت رسد تا برین مصحف بخط

یا قوت لقطع مطبوعه مختصر که از تفایس و نوادر روزگار بود میرزا کور عنایت شد و بر پشت آن بخط خاص مرقوم گشت که در فلان تاریخ و فلان مقام بسید محمد این کرامت بظهور رسید پس الامر آنکه میرزا بایت نیک نهاد و معتنم است با نجابت ذاتی و فضائل کسی با خلاق حمیده و اطوار پسندیده آراسته بسیار شگفته رود و کثاده پیشانی است و از مردم این ملک بخوش ذاتی میر کس دیده نشد بمشارالیه فرمودیم که مصحف بعبارت سلیس خالی از تکلف و تصنیع ترجمه نماید و اصلاً بشرح و بسط و شان نزول آن مقید نشده بلغات ریخته قرآن را لفظ بلفظ فارسی ترجمه کند و یک حرف بر معنی تحت اللفظ نیفزاید و بعد از تمام آن مصحف مصحوب فرزند خویش جلال الدین سید روانه درگاه سازد و فرزند میرزا جوآنکے است بغنون ظاهری و باطنی آراسته آثار صلاح و سعادت مندی از ناصیه احوالش ظاہر و میرزا فرزند می اومی ناز و والحق شایستگی این دارد و نذرک جوآنکے است با آنکه مکرر بمشایخ کجرات موہبتہا بظہور رسیده بود و مجدداً در غور استحقاق ہر یک از نقد و جنس رعایتہا کرده رخصت الغلات ارزانی داشتیم چون آب و ہواے این ملک بمزاج من ناسازگار بود حکما جنین صلاح دیدند کہ قدرے از مقدار پیالہ کم باید کرد بصواب دیدہا شروع در کم ساختن پیالہ نموده شد و در عرض یک ہفتہ بوزن یک پیالہ کم کردیم اول ہر شب شش پیالہ بود و ہر پیلہ ہفت و نیم تولہ کہ مجموعہ آن چیل و پنج تولہ باشد شراب معزج مقدار بود و الحال شش پیالہ ہر پیالہ شش تولہ و سہ ماشہ کہ در کل سی و ہفت نیم تولہ باشد خورده نمی شود از بدایع و قالیح آنکہ پیش ازین بشانزودہ و ہفتہ سال درالہ آباد با خدای خود عہد کردہ بودیم کہ چون سنین عمرم بہ خمسین رسد ترک شکار تیر و بندوق نمودہ بیچ جاندارے را بدست خود آزرده نسا زم و مقرب خان کا از منظوران محفل قدس بود ازین نیت آگاہے داشت القصہ و برین تاریخ کہ عمرم بہ سن مذکور رسیده آغاز سال پنجاہ است روزے از کثرت دود و بخار نفسم تنگے کرد آزار بسیار کشیدم در آن حالت بالہام غلبی از عہدی کہ با خدایے خود کردہ بودم بیادم آمد و غزیت سابق در خاطرم تصیم یافت و بان خود قرار دادم کہ چون سال پنجاہم باختر رسیده مدت وعدہ بسر آید بتوفیق اللہ تعالیٰ روزے کہ سعادت زیارت حضرت عرش آشیانی انا را باند برعائے مشرف گردم استمداد ہمت از بواطن قدسی موطن آنحضرت جستہ دل را از ان شغل باز دارم بجزو خطور این نیت در خاطر آن کلفت و آزر دگی رفع شد خود را خوش وقت و نازہ یافتہ و زبانی را بحد و سپاس پس از وجہ شانه و شکر مواہب ادجاشنی بختیدم امید کہ توفیق میسر گردد۔

چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد | کہ رحمت بران تربت پاک باد | میا زار مورے کہ دانہ کش است | کہ جاندار و دجان شیرین خوش است |
روز مبارک مشنبہ چارم ماہ الہی سید کبیر و بخترخان و کلاے عادل خان را کہ پیشکش او بدرگاہ والا آورده بودند رخصت الغلات

ازانی داشتیم سید کبیر خلعت و خنجر مرصع و اسب سرفرازے یافت و مختار خان با اسب و خلعت و اوربسی مرصع کہ اہل آن ملک در گرون می آویزند ممتاز گشت و مبلغ شش ہزار درہم خیرے بہر دو انعام شد و چون عادل خان مکرر بوسیلہ فرزند اقبال منہ شاہجہان التماس شبیہ خاصہ شریفیہ نمودہ بود شبیہ خود را با یک قطعہ لعل گران بہا و فیل خاصہ بمشارالیہ عنایت فرمودم و فرمان جمیت عنوان صادر گشت کہ از ولایت نظام الملک و قطب الملک ہر جا و ہر قدر تواند تصرف نمود بانعام او مقرر باشد و ہر گاہ کمک و مدد یخواستہ باشد شاہ نواز خان فوجے آراستہ کمک او تعیین نماید در زمان سابق نظام الملک کہ کلان ترین حکام دکن بود و ہمہ در بگلانے قبول داشتند و برادر ہمین میدانستند در نیولا عادل خان مصدر خدمات شایستہ گشت و خطاب والاے فرزند می شرف اختصاص یافت اورا بسر داری و سری تمام ملک دکن بلند مرتبہ ساختیم و بحبت شبیہ این رباعی بخط خاص مرقوم گشت ۔

اے سوے تو دایم نظر رحمت ما	آسودہ نشین بسایہ دولت ما
سوے تو شبیہ خویش کردیم روان	تاسنے ما بہ بیسنی از صورت ما

و فرزند شاہجہان حکیم خوش حال پسر حکیم بہام را کہ از خانہ زادان خوب این درگاہ است و از صغرسن در خدمت آن فرزند کلان بودہ بحبت رسانیدن نوید مراحم جاگیریں بمراقت و کلاے عادل خان تہذیب و فرستاد و ہمدین روز میرجلہ بخدمت عرض مکر فرق عزت برافراخت چون کفایت خان دیوان صوبہ بگوات را در ہنگامیکہ بدیوانی صوبہ بگلانہ اختصاص داشت بعضے حوادث روے دادہ بود از سامان اقتادہ بنا برین مبلغ پانژدہ ہزار روپہ بانعام او مرحمت شد و در نیولا دو جلد جاگیر نامتہ قریب پانچہ بنطہ گذشت یکے را چند روز پیش ازین بمدرارالملکی اعتماد الدولہ لطف فرمودم و درین تاریخ دیگرے بفرزند می آصفخان عنایت نمودم روز جمعہ پنجم بہرام پسر جاگیر قلی خان از صوبہ بہار آمدہ دولت زمین بوس دریافت و الماسے چند از حاصل کان کوکرہ آورده گذرانید چون دران صوبہ از جاگیر قلی خان خدمت شایستہ بطور رسیدہ بود مبعہ ذلک بعرض مکرر رسید کہ چندے از برادران و خویشان او دران ملک دست تسلط و تعدی دراز ساختہ بندہ ہاسے خدا را مزاحمت و آزار میرسانند و ہر یکے خود را حاکمی تراشیدہ جاگیر قلیخان را تمکین نمی نهند بنا برآن مقرب خان کہ بندہ قدیم الخدمت مزاجبان است فرمان بتخط خاص صادر گشت کہ بصاحب صوبگی بہار سرفراز ممتاز بودہ بچہ در سپدن فرمان قضا جہان بدانصوب شتاب از الماس ہای کہ ابراہیم خان فتح جنگ بعد از فتح کان مذکور بدرگاہ ارسال داشتہ بود چند قطعہ بحبت تراشیدن حوالہ حکاکان سرکار شدہ بود و در نیو وقت کہ بہرام ناگاہ باگرہ رسید بعد از درگاہ سے شد خواہ جہان چندے را کہ طیار شدہ مصحوب او بدرگاہ فرستاد یکے از انہا بانقش است و بظاہر از نیلم قیسز

نمی‌توان کرد تا حال الماس باین رنگ دیده نشده چند سرخ بوزن در آمده جوهریان سه هزار روپیه قیمت کردند و عرض کردند که اگر
سفید و تمام عیار می بود بیست هزار روپیه می ارزید اما سال تا پنج ششم همراه ابنه خورده شد و درین ملک لیمون فراوان است
و بالیده می شود و از باغ کا کونام هند و سه چند لیمون آورده بودند بنایت لطیف و بالیده یکے را که از همه کلان تر بود فرمودم که وزن
کنند هفت توله برآمد روز شنبه ششم جشن و سهره ترتیب یافت اول اسپان خاصه را آراسته بنظر در آوروند بعد از آن فیلمان خاصه
را آراسته گذرانیدند چون در یامی می هنوز پایاب نشده بود که اردو کے گیهان شکوه عبور توان نمود و آب و هوا کے محمود آباد در آن
پیچ نسبتی دیگر منازل نمود باز ده روز درین سر منزل مقام واقع شد روز دو شنبه هشتم از منزل مذکور کوچ کرده در موده نزول اقبال
افتاد و خواجہ ابوالحسن بخشے را که با جمعی از بنده های کارگذار ملاح و خادہ بسیار پیشتر فرستادم که در یامی می را پل بندند که انتظار
پایاب بناید کشید و اردو کے ظفر قرین بسبب ولایت عبور توان نمود و روز سه شنبه نهم مقام شد روز کم شنبه دهم موضع این محل نزول را ایات
جلال گشت در اوایل سارس زربای بچہ خود را مبنقا گرفته سزگون آویران می ساخت و بیم آن میشد که مبادا از اثر بیمی باشد و
صانع سازد بنا بران حکم فرموده بودم که نمر را جدا نگاه دارند و پیش بچہ بمانند از اند در نیو لا بجیت امتحان فرمودم که نزدیک بچہ با
بگذارند تا حقیقت بیمی و محبت ظاهر گردد و بعد از گذشتن بنایت تعلق و مهر دریافت شد و محبت او پیچ کتر از محبت ملوہ نیست
و معلوم می شود که آن ادا هم از رو کے دوستی بوده روز مبارک شنبه یازدهم مقام شد و آخر به زبشار ریوز رفته سه آهوی سیاه
و چهار ماده آهو و چکاره بیوز گیرانیده شد روز یک شنبه چهاردهم تیر بشکار ریوز رفته باز زده راس آهو از نو ماده گیرانیده شد
بسیز ارستم و سهراب خان پسر او حکم فرموده بودم که بشکار نیندگاه و رفته هر قدر که توانند با بندوق بزنند هفت راس از نو ماده پرور
بشکار کردند چون بعض رسید که درین نواحی شیر می است مردم آزار که گوشت آدم عادت کرده و آسیب او خلقت خدا میرسد بغیر از
شا بهجان حکم شد که شر او را از بنده های خدا کفایت کند آن فرزند حسب احکم بندوق زده شنبه بنظر در آورده فرمودم که در حضور پوست
کنند اگر چه بظاہر پر کلان می نمود چون لاغر بود از شیر های کلان که من خود انداخته ام در وزن کمتر برآمد روز دو شنبه پانزدهم و
روز سه شنبه شانزدهم بشکار نیندگاه و شتافته هر روز دو نیندگاه و ب تنگ زده شد روز مبارک شنبه پشیر دهم برکتا رتالے که مخیم بارگاه قبال
بودیم پالہ آراشگی یافت گلهای کنول بر رو کے آب نوزک شکفته بود بنده های خاص بساغر شادمان خوشوقت گشتند جابگیر قلیخان
بست زنجیر فیل از صوبہ بہار و مروت خان ہشت زنجیر از بنگالہ پیشکش ارسال داشته بود بنظر گذشت یک فیل از جابگیر قلیخان و دو فیل از
مروتخان داخل فیلمان خاصه شد و ستمہ بملفا تقسیم یافت میرخان پسر میرزا ابوالقاسم تمکین کہ از خان زادان ملتان در گاہ است منصب

هشت صدی ذات و ششصد سوار از اصل و اضافی سرفرازی یافت قیام خان بخدمت قراول بیگی و منصب ششصدی ذات و
صد پنجاه سوار تا زکشت عزت خان که از سادات بارهه و بزمی شجاعت و کار طلبی امتیاز دارد از تعینات صوبه بنگلش است حسب التماس
مهابت خان صاحب صوبه مذکور منصب هزار و پانصدی ذات خاصه و هشت صد سوار فرق عزت برافراخت کفایت خان دیوان صوبه بجات
بغایت فیل سرفراز شده مخص گشت بعضی خان بختی صوبه مذکور شمشیر محنت نمود روز جمعه نوروز و عظم بشکار رفته یک نیکه گاو زرد دم در
مرت العریبا و ندایم که تیر بندوق از نیکه گاو نر کلان پران گذشته باشد از ماده بسیاری گذر و درین تاریخ با آنکه چل و پنج قدم مسافت بود
از دو پوست آزاد گذشت به مطلق اهل شکار قدم عبارت از دو گام است که پیش و پس نهاده شود روز یکشنبه بست و یکم خود بشکار باز
و جره خوشوقت گشته بمیرزا رستم و داراب خان و میر سیران و دیگر بنده با حکم فرمودم که بشکار نیکه گاو رفته هر قدر توانند به بندوق بزنند
نوروزده راس از نر و ماده شکار کردند و ده راس آجور هر کس از هر قسم بوزگیرانیده شد ابراهیم خان بخشی صوبه دکن حسب التماس
خان خانان سپه سالار منصب هزار و دو صدی سوار سرفرازی یافت روز دوشنبه بیست و دوم از منزل مذکور کوچ واقع شد
روز سه شنبه بست و سوم باز کوچ فرمودم قراولان عرض کردند که درین نواحی ماده شیرے با سه بچه بنظر آورده چون نزدیک
براه بود خود بقصد شکار متوجه گشته هر چهار رابه تفنگ زدیم و از آنجا بمنزل پیش نشانیه ایست که بر بالاسی می بسته شده بود عبور
فرمودم با آنکه درین دریا کشتی نبود که پل توان بست و آب بغایت عمیق بود و نرسید گشت بحسن اهتمام خواجه ابوالحسن میر بخشی پیش از
دو سه روز پل در نهایت استحکام که طول یکصد و چهل درعه و عرض چهار درعه است مرتب گشته بحجت امتحان فرمودم که فیل کن بند
خاص را که از فیلمان کلان قوی تر است با سه ماده فیل از روی پل گذرانیدند بنوعی مستحکم بسته شده بود که توانیم اواز با فیل
کوه پیکر اصلا متزلزل نگشت از زبان معجز بیان حضرت عرش آشیانی انار آمد بر بانه شنیده ام که میفرمودند که روزی در عنوان
جوانی دو سه پیاله خورده بودم و بر فیل مست سوار شده با آنکه هشیار بودم و فیل در غایت خوش جلوی بار آورده و اختیار من می گشت خود
بیوش و فیل را بدست و سرکش و اندوه بجانب مردم میدوانیدم بعد از آن فیل دیگر طلبیده هر دو را بجنگ انداختم و آنها جنگ کنان
تا سر پل که بر دریایه جنبایه شده بود تا فتنه قنار را آنفیل گرخت و چون از طرف دیگر راه گریز نیافت ناگزیر بر بست پل روان
شد و فیل که من پرده سوار بودم از پل او شافت هر چند غمان او بدست اختیار من بود و بانکه اشارت می ایستاد و بخاطر رسید که اگر فیل
را از رفتن بالاسی پل باز دارم مردم آن ادا می ستانند را محمول بر خاشکی خواهند داشت و ظاهر خواهد شد که نه من مست بخود
بوده ام نه فیل بدست و خود سرو این ادا را از بادشاهان ناپسندیده است لاجرم بتایید ایند سحانه استعانت جسته فیصل خود را

از تقاب ادباز نداشتیم و هر دو بر روی پل روان شدند چون پل بکشتی ترتیب یافته بود هرگاه فیصل دستهای خود را بر کنار کشتی می نهاد و نصف کشتی بآب فرو می رفت و نصف دیگر بلند می ایستاد و هر کدام گمان آن سینه شد که چون کشتی با از هم گسخته گردد و مردم از مشاهد این حال عریق بجز اضطراب و شورش می بودند چون حمایت و حراست حق جل و علا همه جا و همه وقت حاصل حاضری این نیازمند است هر دو فیصل در زمان سلامت ازان پل عبور نمودند روز مبارک شنبه بخت و پیچ بر کنار آب می بزم پیاله ترتیب یافت و چندی از بنده های خاص که درین قسم مجالس و محافل راه دارند بسیار که بمرز و عنایت باست سرشان یکام دل برگرفتند بکلفت مترس است بنایت دل نشین بدو وجه دران منزل چهار مقام واقع شد یکم خیمه جا و دوم آن که مردم در گذشتن اضطراب نمایند روز یکشنبه بخت و پیچ بر کنار آب می کمرچ فرمودم روز دوشنبه باز اتفاق کوچ افتاد و درین روز غریب تماشا شایه مشاهده شد جفت سارس که بچه کشیده بود روز مبارک شنبه از احمر آباد آورده بودند و صحن دولت خانه که بر کنار تال ترتیب یافته بود با بچه های خود سینه کشند اتفاقاً نزد او آمده و او اندک و اندک جفت سارس صحرائی آواز اینها را شنیده ازان طرف تال فریاد بر آورده و بر اثر آن پرواز کنان آمده و بزبان زود و با او جنگ افتاد و با آنکه چند کس ایستاده بودند صلا حباب و ملاحظه مردم نکردند و خواجه سرایانی که محافطت آنها مقصد گرفتن شتافته سیکه بر زور او نجات و دیگری با ده آنکه نزد گرفته بود بتلاش بسیار نگاه داشت و آنکه با ده دست انداخته نتوانست نگاه داشت و از جنگ او بدر رفت سن بدست خود حلقه در بینی و پا های او انداخته آنها و ساختمان و هر دو بجای مقام خویش رفته قرار گرفتند غایتا هر دو فعه که سارس های خانه فریاد میکردند آنها نیز در برابر آواز می دادند و هم ازان عالم تماشا می آهوس صحرائی دیده شد و بر گنه کر نال بشکار رفته بودم قریب به سی کس از اول شکار و خدمت گار در ملازمت حاضر بودند آهوس سیاه با باد آهوس چند بنظر در آن یک مرتبه آهوس آهوس گیر راجبگ ادسردادیم و دوسه شاخ جنگ کرده پس پا برگشته آمد و فعه دیگر خواستم که بپاند بر شاخ آهوس آهوس گیر بسته بگذاریم تا گرفتار شود و درین اثنا آهوس صحرائی از شدت غضب و غیرت هجوم مردم را و نظر آهوس بآهوس دیدم آمد و دوسه شلخ با آهوس خانگی جنگ در گریز کرده از میان بدر رفت درین تاریخ خبر فوت عنایت خان رسید او از خدنگاران و بنده های نزدیک بود با آنکه آهون میخورد و هنگام فرصت مرکب پیاله هم میشد رفته رفته شیفته شرب گشت چون ضعیف می بود زیاد و عاز حوصله و طاقت خویش از تکاب می نمود و مرض اسهال مبتلا شد و درین ضعف دوسه فعه از عالم صحرایی بریزش ستولی گشت حسب الحکم حکیم که با سالی و پر خست هر چند تدبیرات بکار بردن نفی بران مرتب نگشت مع ذلک غریب جوئی مبر ساند و با آنکه حکیم مبالغه و تاکید می نمود که در شبان روز سست

بیش از یک نوبت مرکب غذا شود و مضطرب احوال خود کے توانست کرد و دیوانہ وار خود را بر آب و آتش سے زود تا آنکہ بسور القینہ و سستقا
مخبر شد بسیار زبون و ضعیف گشت چند روز پیش ازین التماس نمود کہ خود را پیشتر با گروہ رساند حکم فرمود کہ کہ جنہو را آمدہ رخصت شود
و رہا لگی انداختہ آوردند بعدی نجیف و ضعیف نظر در آمد کہ موجب حیرت گشت سع

کشیہ پوستے براستخوانے

بلکہ استخوان ہم بہ تحلیل رفتہ با آنکہ مصوران در کشیدن شبیہ لاغر نہایت اعراق بکار می برند اما ازین عالم بلکہ نزدیک باین ہم نظر
درینامہ سبحان اللہ آدم زادہ باین ہیات و ترکیب ہم میشود این دو بیت اوستا درین مقام مناسب افتادہ ہے

سایہ من گرم نگیرد پاسے | اما قیامت نثار دم بر جاے | ناله از بسکہ ضعف دل بیند | تا بلب چند جاے بشیند

از غایب عزائب فرمودم کہ مصوران شبیہ اور اکشد القصہ حال اور بسیار متغیر یافتیم گفتیم کہ زہنا رو در چنین وقت نفسی از یاد حق غافل
بناید شد و از گرم او نا امید بناید شد اگر مرگ امان بخشد آن را و تنگاہ مغذرت و فرصت تدارک بادیہ شمر دو اگر مدت حیات بسر آمدہ
ہر نفس کہ بیاد او بر آید غنیمت باید دانست از باز ماند پاسے خویش دل مشغول مباش کہ اندک حق خدمت پیش ما بسیار است چون
از پریشانی او بعض رسیدہ بود و ہزار روپیہ خرج راہ با دوادہ رخصت کردم روز دوم مسافر راہ عدم گشت و در سہ شبہ سے ام کار
آب مانب محل نزول اُردو کے گہان پوسے گردید جشن نوروز مبارک شبہ دوم ابان ماہ الہی درین منزل آراستگی یافت امان اللہ
پہرہ مات خان حسب لالتماس او بمنصب ہزاری ذات و سیصد سوار سرفراز شد کہ دھردلہ را سے سال بمنصب ہزاری ذات و سیصد
سوار سربندی یافت عبداللہ سپہر خان عظم ہزاری ذات و سیصد سوار ممتاز گشت دلیر خان کہ از جاگیر داران صوبہ گجرات است
برحمت اسپ و فیل سرفراز نمودم رہناز خان سپہر شہباز خان کنبو حسب الحکم از صوبہ دکن آمدہ بخدست بخشگاری و واقعہ نویسی
لشکر بخش سرفراز گشت و منصب او بہشتقدی ذات و چہار صد سوار مقرر شد روز جمعہ سویم کوچ فرمودم درین منزل شاہزادہ
شجاع جگر گوشہ فرزند شاہجہان کہ در دامن حصمت نور جہان بگیم پرورش سے یا بد زمران نسبت باو تعلق خاطر و دل بستگی بر تہ
ایست کہ از جان خود عزیز میدارم بیاری کہ مخصوص اطفال است و آنرا ام الصبیان میگویند بہرسانید و زمانے تمتد از خوش رفت
ہر چند اہل تجربہ تدبیرات و معالجات بکار بردند سود نداد و بیوشی او ہوش از من رہود چون از تداوی ظاہری ناہمدی دست واداز
روی خضوع و خشوع فرق نیاز بدرگاہ کریم کار ساز و رحیم بندہ نواز سودہ صحت اورا مسألت نمودم درین حالت بخاطر گذشت کہ
چون با خدای خود عهد کردہ بودم کہ بعد از تمام سن خستین از عمر این نیازمند ترک شکار تیر و بندوق نمودہ بیچ جاندار سے را بدست

خود آزرده نسازم اگر به نیت سلامتی او از تانیخ حال دست ازان کار باز دارم مکن که حیات او وسیله نجات چندین جاندار شود
حق سبحانه تعالی اورا باین نیازمند از لای دار و القعه بغرم و درست و اعتقاد صادق با خدا حمد کردم که بعد ازین هیچ جاندار سے را
بدست نیاز دارم بکرم الهی کوفت او تخفیف تمام یافت و دوران هنگام که این نیازمند در بطین والده بود بدستور کسی که دیگر اطفال در شکم
حرکت می کنند و نفس اثر حرکت ظاهر نشد پرستاران مضطرب و متلاطم گشته صورت حلال را بعضی حضرت عرش آشیانی رسانیدند
و ران ایام پریم پیوسته شکار یوز سیر فرمودند چون آنروز جمعه بود به نیت سلامتی من نذر فرمودند که در مدت عمر روز جمعه شکار یوز
نکنند تا آنها سے حیات برین عزیمت ثابت قدم بودند و من نیز متابعت آنحضرت نموده تا حال شکار یوز روز جمعه نکرده ام محلاً بحسب
ضعف و زحمتی شاه شجاع سه روز و درین منزل توقف واقع شد امید که حق تعالی او را عمر طبعی کرامت فرماید روز سه شنبه هفتم کوچ
اتفاق افتاد و روز سه پسر حکیم تعریف شیر شتر میگرد و بخاطر رسید که اگر روز سه چند بدن ما دست نمایم مکن که نفقه داشته باشند و براج من
گوارا باشد اصفت خان ماده و لایته شیر دار داشت قدری ازان شیر تناول کردم بخلاف شیر دیگر شتران که خالے از شورے نیست
بذاق من شیرین و لذیذ آمد و الحال قریب یکماه است که هر روز پایا که مقدار نیم کاسه آن بخورم باشد ازان شیر می خورم و نفی ظاهر
شده رافع تشنگی است غریب آنکه دو سال پیش ازین اصفت خان این مایه را خرید بود و دوران وقت بچه نداشت و اصلاً اثر شیر ظاهر
نمود و درین ایام بحسب اتفاق از پستان او شیر برآمد هر روز چهار سیر شیر کا و پنج سیر گندم و یک سیر قند سیاه و یک سیر بادبان بخورد
اومی دهند که شیرش لذیذ و شیرین و مفید باشد به تکلف بذاق من خیلکه در افتاد و گوارا آمده و بحسب امتحان شیر کا و شیر پیش را
طلبیده هر سه را چشیدم و در شیرینی و عذوبت شیر این شتر را نسبتی نیست فرمودم که چند مایه دیگر را بهم ازین قسم خوراک بدهند تا ظاهر
شود که از اثر غذا اے لطیف عذوبت است یا در اصل شیر این شتر شیرین است روز یکم شنبه هفتم کوچ فرمودم روز سبک شنبه
نهم مقام واقع شد دولت خانه بر مقام تال کلاسه ترتیب یافته بود فرزند شاه جهان کشتی طرح کشمیر که نقشین گاه آن را از فقر و ساخت
بودند پیشکش نمود و آخر هاسے آن روز بران کشتی نشسته سیر تال کرده شد عابد خان بخشی بنگش را که بدرگاه طلبیده شده بود و درین روز
سعادت آستانه بوس دریافت بخدمت دیوانی بیوتات سرفراز گشت سرفراز خان که از گلکیان صوبه گجرات است بعنایت علم و
اسپ پنجاق خاصه و فیل فرقی عزت برافراخته رخصت یافت عزت خان که از تعینات شکر بنگش است بعنایت علم سر بلند
گردید روز جمعه دهم کوچ فرموده شد میر میران بمنصب دو هزاره ای ذات و شش صد سوار سرفرازی یافت روز شنبه یازدهم
پرگنه دو محل در و دهم کب مسو و گشت شب یک شنبه دوازدهم آبان ماه الهی سنه سیزده جلوس مطابق پانزدهم ذیقعه هزار

و هیست و هفت بھری بطالع نوزده درجه میزان بخشده بے منت بفرزند اقبالند شاهان از صیغه آصف خان گرامی فرزند کرمست
فرمود امید که قدمش برین دولت ابد قرین مبارک و فرخنده باد و سه روز در منزل مذکور مقام ننوده روز یکشنبه پانزدهم و در موضع
غریب نزول اقبال اتفاق افتاد چون التزام شده که جشن مبارک شبته تا مقدر و ممکن باشد در کنار آب و جابے بصفا ترتیب یابد
درین نزدیکی سرزمینی که قابلیت آن داشته باشد نبود ناگزیر قریب نبی از شب مبارک شبته شانزدهم گذشته باز سواری فرمودم
و هنگام طلوع نیز اعظم فروغ بخش عالم در کنار تال پاکو نزول اجلال واقع شد آخر باے روز بزم پایال آراسته بچندی از بنده های
خاص پایال عنایت نمودم روز جمعه هفدهم کوچ فرمودم کیشود اس مار و جاگیر دار آن نواحی است حسب الحکم از دکن آمده بسعادت زمین
بوس سر بلندی یافت روز شبته سیزدهم حوالے رام گڑھ معسکر اقبال گشت چند شب پیش ازین سه گڑھی بطالع مانده بود در کره و او
ماده بخار و دخانی تشکیل عمودے نمودار شد و هر شب یک گڑھی بیشتر از شب دیگر ظاهر میگشت و چون تمام نمود صورت حرب پیدا کرد و هر دو
سرباد یک و میان گنده خمدار مانند دھره پشت بجانب جنوب و دروے بسوے شمال الحال یک پر بطالع مانده ظاهری گرد و بجمان و
اختر شناسان قد و قامت او را با مطلاب معلوم کردند که بست و چهار درجه فلکی را با خباثات منظر ساز است و بجزکت فلک عظم متحرک و
حرکت خاصه نیز در جهت حرکت فلک عظم درو ظاهری شود چنانچه اول در برج عقرب بود آنرا گذاشته میزان رسید و حرکت عرض
در جهت جنوب بیشتر دارد و انا یان فن نجوم در کتب این قسم را حرب نامیده اند و نوشته اند که ظهور این دلالت میکند بر ضعف ملوک
عرب و استیلا دشمنان ملوک عرب بر ایشان و العلم عند الله تا ما یخ مذکور بعد از شانزده شب که علامت ظاهری شده بود در بهان
سمت ستاره نمودار گشت که سرش روشن داشت و تا دوسه گزوم او درازی نمود و اما دروم اصلا روشن نشد و درخشندگی نبود
الحال قریب هشت شب است که نمودار شده هرگاه که منتفی گردد مرقوم خواهد نمود و از آثار او آنچه بطور رسد نوشته خواهد شد روز
یکشنبه نوزدهم مقام کرده روز دوشنبه در موضع سیتل کبیره نزول فرمودم روز سه شبته بست و یکم باز مقام شد بر شید خان افغان
خلعت و فیاسحب رنبا ز خان مرحمت نموده فرستادم روز که شبته بست و دوم برگند پور مخیم اردوی گیهان شکوه گشت روز مبارک شبته
بست و سیوم مقام کرده بزم پایال ترتیب یافت و در آب خان غلعت نادری سرفراز شد روز جمعه مقام ننوده روز شبته بست و پنجم
برگستند از ای مخیم معسکر اقبال گشت روز یکشنبه بست و ششم در کنار آب چنبل نزول فرمودم و روز دوشنبه بست و هفتم بر لب
آب کنر منزل شد روز سه شبته بست و هشتم سواد بلده اجمین مورورایات فیروزی گردید از احمد آباد تا اوچین نود و هشت
کرده مسافت را به بست و هشت کوچ و چهل و یک مقام که دو ماه و نه روز باشد آمده شد روز که شبته بست و نهم با جدر و پ

که از مرغان کیش هندو است و تفصیل احوال او در اوراق سابق نگاشته کلک قالیچه نگار گوید صحبت داشته بسیر و تماشا که کایاده توجیه
فرمود بے تکلف صحبت او از مقدمات است درین تاریخ از مضمون مرض داشت بهادر خان حاکم قندهار بوضوح پیوست که
در سنه هزار و سبست و شش هجری که عبارت از سال پارس باشد در قندهار فواید آن کثرت موش بحدی رسید که جمیع محصولات و
غلات و مزرع و دوی و سرور خیمه های آن ولایت را صنایع ساخته اند تا زراعت در و نشده بود خوشه بار را بریده میخورد و چون رسایا
مزروعات خود را بخرن در آورده و نذاتا کوفتن و پاک ساختن نصف دیگر تلف شده بود چنانچه ربعی از محصولات شاید بدست در
آمده باشد و همچنین از فالین با و از باغات اثر نماند مگر در چند آواره و معدوم شدند چون فرزند شاه جهان جشن ولادت پسر خود
را نکرده و را و چین که محال جاگیر دست التماس نمود که بزم روز مبارک شبیه سی ام در منزل او آراستگی یابد لاجرم آن فرزند را
کامرواے خواہش ساخته در منزل او بعیش و طرب گذرانیده شد و بنده های خاص که درین قسم مجالس و محافل باری یا بند
بسا غریبے لبریز عنایت سرغوش گشتند و فرزند شاه جهان آن مولود و مسود را بہ نظر در آورده خوانے از جواهر و مرصع آلات و
پنجاه زنجیر فیلی سی نزد بیست و دہ برسم پیشکش گذرانیده التماس نام نمود انشا اللہ بسعادت نیک نماندہ خواہد شد و از فیضان او
ہفت زنجیر فیلی داخل حلقہ خاصہ شد تہ بہ فوجداران تقسیم یافت و در کل آنچه از پیشکشهاے او مقبول افتاد و ولکٹ پیہ خواہد بود
درین روز عضد الدولہ از جاگیر خود رسیدہ سعادت آستان بوس دریافت ہشتاد و یک عدد مہر بصیغہ نذر و فیلے برسم پیشکش
گذرانیدہ قاسم خان کہ از حکومت بنگالہ معزول ساختہ بہر گاہ طلب داشتہ شدہ بود بدولت زمین بوس مستعد گشتہ ہزار ہر نذر
گذرانیدہ و زجبعہ غرہ آفرماہ بشکار باز و جرحہ خاطر را رغبت افزود و در اثناے سواری بقطع زراعتی از جوار گذار اقاد با آنکہ ہر تنہ
یک خوشہ باری آوردن تہ بنظر درآمد کہ دوازده خوشہ داشت موجب حیرت گشت و درین حال حکایت بادشاہ و باغبان بخاطر گذشتہ

حکایت بادشاہ و باغبان

یکی از سلاطین در ہواے گرم بدر باغی رسید پیر باغبانے دیر بردار ستادہ پرسید کہ درین باغ انار ہست گفت بہت سلطان
فرمود کہ قدحی آب انار بیا رہا باغبان را و ختر بود بحال صورت و حسن سیرت آراستہ با و اشارت کرد تا آب انار حاضر سازد و دختر رفت و
فی الحال قدحی پر آب انار بیرون آورد و برگی چند بر روی آن نماندہ سلطان از دست او گرفت و در کشیدہ انگاہ از دختر رسید کہ متعجب و از گزشتہ
این بر گمار روی آب چہ بود دختر زبان فصیح و اداسی طبع معروض داشت کہ در چنین ہواے گرم غرق از عرق قطرہ و سواری رسیدن آب را بیکدم در کشیدن فی

حکمت است بنابرین احتیاط بر گمارا بر روی آب و قدح نهادم تا آب هتگی و تانی نوش جان فرماید سلطان را این حسن ادب بابت خوش آمد و بخاطر گذار نیک که این دختر را داخل خدمه محل خود سازم بعد از آن از باغبان پرسید که هر سال حاصل تو از این باغ چیست گفت سیصد دینار گفت بدیوان چه میدی گفت سلطان از سر درختی چنبره نمی گیرد بلکه از زراعت عشره می ستاند سلطان را بخاطر گذشت که در ملک من باغ بسیار و درخت بشمار است اگر از حاصل باغ نیز عشری و ده مبلغ کفایت می شود و رعیت را چندان زیان نمی رسد بعد از این بفراهم که خراج از محصول باغات نیز بگیرند پس گفت قدری آب دیگر هم از انار بیا و دختر فرست و بعد از ویری آمد و قدری آب انار آورد و سلطان گفت که آن نوبت که رفتی زود آمدی و بیشتر آوردی و این مرتبه انتظار بسیار دادم و کمتر آوردی دختر گفت که آن نوبت قدری را از آب یک انار مالامال ساخته بودم و درین دفعه پنج شش انار افشردم و آنقدر آب حاصل نشد سلطان را حیرت افزود باغبان معروض داشت که برکت محصول از آخر نیت نیک بادشاه است مرا بخاطر میرسد که شما بادشاه باشید و در وقت که حاصل باغ را از من پرسیدید نیت شما دیگر گون شده باشد لاجرم برکت از میوه رفت سلطان متاثر گشت و آن اندیشه از دل برآورد پس گفت یک نوبت دیگر قدری از آب انار بیا و دختر باز رفت و بزودی قدح را بالالب برون آورد و خندان می شادان بدست سلطان داد و سلطان بر خیزد باغبان آفرین کرده صورت حال ظاهرا ساخت و آن دختر را از دور خواست و خواستگاری نمود این حقیقت از آن بادشاه حقیقت آگاه بر صفحہ روزگار یادگار ماند القصه ظهور این امر و سینه آنا نیت نیک و ثمرات عدالت است هرگاه بنگه همت و نیت سلاطین معدلت آئین مصروف و معطوف بر آسودگی خلق و رفاهیت رعایا باشد ظهور خیرات و محصول زراعت و باغات مستبعد نیست و شاهد الحمد که درین دولت ابد قرین بر سر درختی هرگز محصول رسم نبوده است و نیست و در تمام ممالک محروسه یکدام و یکجبه باین صیغه داخل خزانه عامره و دواصل دیوان اسطغی نمی شود بلکه حکم است که هر کس در زمین مزرعی باغ سازد حاصل آن معاف باشد امید که حق سبحانه این نیازمند را همواره بر نیت خیر موافق دارد

چونیت بخیر است و خیرم ده

روز شنبه دوم بار صحبت جد روپ خاطر شوق افزود و بعد از فراغ عبادت نیمروز بکشتی نشسته بقصد ملاقات او شافتم که در آخر روز در گوشه انزوای او دیده صحبت داشتم بسا سخنان بلند از حقایق و معارف استماع اقتاد بے اغراق مقدمات تصوف منقح بیان می کند و از صحبت او محظوظ میتوان شد شصت سال از عمرش گذشته است و دو ساله بود که قطع تعلقات ظاهری کرده است و همست بشا همراه تجرید نهاده و سه و هشت سال است که در لباس بے لباسی بسر میرود و در وقت رخصت گفت که شکر

این موہبت الہی بکدام زبان ادا نمایم کہ در عہد دولت چنین بادشاہ عادل جمعیت وقت و آرامش خاطر بعبادت معبود خود مشغول
 و از هیچ رگہ ز غبار تفرقہ برداشتن غزیت من نمی نشیند روز یک شنبہ سویم از کالیادہ کوچ فرمودم در موضع قاسم کیرہ نزول واقع
 شد در اثنائے راہ بشکار باز و جہ مشغولے داشتم اتفاقاً کاروانگی برخاست باز تو بغون را کہ نہایت توجہ بآن دارم از پی
 او پانیدم کاروانک از چنگ او بدر جست و باز ہوا گرفتہ بمرتبہ بلند شد کہ از نظر ما غائب گردید ہر چند قراولان و میر شکاران از پی
 او با طراف تا ختند اثرے از دنیا قند و محال نمود کہ در چنین صحرائی باز بدست آید و لشکر میر کشمیری کہ سردار میر شکاران کشمیر
 است و باز مذکور حوالہ او بود و سراسیمہ بے سراغ و نشان در اطراف صحرائے شتافت ناگاہ از دور درختے دید چون نزدیک
 رسید باز را بر سر شاخ نشستہ یافت مرغ خانگی را نمودہ باز را طلبید سہ گھڑی بیشتر گذشتہ بود کہ گرفتہ بحضور آورد و این موہبت غیبی
 کہ در گمان و خیال سچکس نبود مسرت افزائے خاطر گشت بانعام این خدمت منصب او را افزودہ اسب و خلعت مرحمت نمودم
 روز دوشنبہ چارم دسہ شنبہ پنجم و کم شنبہ ششم پے در پے کوچ واقع شد روز مبارک شنبہ ہفتم مقام نمودہ در کنار تال حش نشاط
 آراستگی یافت نور جان بگیم بیاری داشت کہ مدتہا بران گذشتہ بود و اطباء نے کہ بعبادت خدمت اختصاص دارند از مسلمان و
 ہند و ہر چند تدبیرات بکار بردند سودمند نیقاد و از تدوی آن عجز معترف گشتند در نیولاک حکیم روح اللہ بخدمت پیوست و تصدی
 علاج آن شد بتایید ایزد عزا سہ در اندک مدت صحت کامل رونمود و بعد از این خدمت شائستہ حکیم را بمنصب لائق سرفراز
 ساختہ سہ موضع از وطن او بطریق ملکیت عنایت فرمودم و حکم شد کہ مشارالیه را بنقرہ وزن کردہ و در وجہ العام او مقرر دارند روز جمعہ
 ہشتم تاروز یکشنبہ سیر و ہم پے در پے کوچ اتفاق افتاد و ہر روز تا آخر منزل بشکار باز و جہ مشغول بودہ و راج بسیار گیرانزدہ شد
 روز یکشنبہ گذشتہ کنور کرن پسر رانا امر سنگہ بدولت زمین بوس سرفراز گذشتہ تسلیمات مبارک با دفتح و کن تقدیم رسانیدہ صد ہزار
 روپیہ بصیغہ نذر و موازی بست و یک ہزار روپیہ از قسم مرصع آلات با چند اسب و فیل شیکش گذرانید انچہ از قسم فیل و اسب بود باو
 بخشیدم و تتمہ بمعرض قبول مقرون گشت و روز دیگر باو خلعت مرحمت شد میر شریف کیل قطب الملک یک زنجیر فیل و باراد خان
 میر سامان نیز یک زنجیر فیل عنایت شد سید ہزبر خان بغوجباری سرکار میوات سرفراز شد منصب او از اصل اضافہ ہزار نیات
 و پانصد سوار مقرر گشت سید مبارک راجہ است قلعہ رہتاس ممتاز ساختہ منصب پانصدی ذات و د صد سوار مرحمت فرمودم روز
 مبارک شنبہ چارم دہم در کنار تال موضع سندھارا مقام کردہ بزم پیالہ ترتیب یافت دہندہ ہائے مخصوص بساغر ہای نفاذ خوشوقت
 شدند جانوران شکاری کہ در آگرہ بکریہ بستہ بودند خواجہ عبداللطیف قوش بیگی درین روز آوروہ بنظر گذرانید انچہ لائق سرکار

خاصہ بود انتخاب نموده تتمہ را بامراد دیگر بندہ ہانچشیدہ شد و رین تایخ خبر بے و کافر نعتی راجہ سورجمل ولد راجہ با سو بسامع جلال
رسید راجہ با سو چند سپرد داشت مشارالیه اگرچہ بسال از ہمہ کلان تر بود و غایتاً بد و بخت بد اندیشی و فتنہ جوئی پیوستہ اورا محبوس
و مضبوط میداشت ہجنان از دنا راعن و آزر وہ خاطر گذشت بعد از فوت او چون این بے سعادت از ہمہ کلان تر بود دیگر فرستند
قابل در شیدہ نداشت حقوق خدمت راجہ با سو ملحوظ و منظور فرمودہ بخت انتظام سلسلہ زمینداری و محافظت ملک و وطن او
این بیدولت را بخطاب راجگے و منصب دو ہزاروی سر فرما ساخته جاوہاگیر پیش را کہ بسی خدمت و دولخواہی بدست آورده
بود و مبلغاے کلے از نقد و جنس کہ بسالہاے دراز اندوختہ بود با و از زانی داشت و در ہنگامیکہ مرحومے مرتضیٰ خان بخدمت
فتح کاگرہ دستورے یافت چون این بیدولت زمیندار عمدہ آن کو ہستان بود بطا ہر تہمد خدمات و دولت خواہی ہانود بکمالت شایہ
مقرر گشت و بعد از آن کہ بمقصد پیوست مرتضیٰ خان محاصرہ را براہل قلعہ تنگ ساخت و این بدسگال از صورت حال دریافت
کہ عنقریب مفتوح خواہد شد و در مقام ناسازی و فتنہ پردازے درآمدہ پردہ آزر م از پیش رو برگرفت و با مردم مشارالیه کار را
بنازعہ و مخالفت رسانید مرتضیٰ خان نقش بید و ستلے و او بار از صفحہ جبین آن برگشتہ روزگار خواندہ شکایت اورا بدرگاہ
والاعرض داشت نمود و لکہ صریح نوشت کہ آثار بے و نا و دولت خواہی از احوال اظہار است و چون مثل مرتضیٰ خان سردار عمدہ
بالشکر گران دران کو ہستان بود آن بے سعادت وقت را بمقتضیٰ ترتیب اسباب شورش و آشوب نیافتہ بخدمت فرزند شاہجہان
عرض داشت نمود کہ مرتضیٰ خان تحریک ارباب غرض با من سوی مزاجی ہجر ساینده در مقام خراب ساختن بر انداختن من شدہ
بہ حصیان و بغی شہمی سازد امید کہ سبب نجات و باعث حیات من گشتہ مرا بدرگاہ طلب فرمایند ہر چند کہ برعن مرتضیٰ خان نہایت
اعتماد داشت غایتاً این کہ او التماس طلب خود بدرگاہ نمودہ شبہ بخاطر رسید کہ مبادا مرتضیٰ خان بہ تحریک ارباب فساد و شورش درآمدہ
و غور ناکردہ اورا شہم میساختہ باشد بھما بالتماس فرزند شاہجہان از تقصیرات او گذشتہ بدرگاہ طلب فرمود و مقارن این حال مرتضیٰ خان
بجوار رحمت از دی پیوست و فتح قلعہ کاگرہ تا فرستادن سردار دیگر در عقدہ توقف او قیام و چون این فتنہ سرشت بدرگاہ والا رسید
نظر بطا ہر احوال او انگندہ دران زودی مشغول و مشغول عواطف بیدریغ ساختہ در ملازمت شاہ جہان بخدمت فتح و کن نصرت نمود و کاشد
بعد از آن کہ ملک و کن بہ نصرت اولیاے دولت ابد قرین و درآمد در خدمت آن فرزند و سائل برانگیختہ مقصدی فتح قلعہ کاگرہ گشت
ہر چند این بے حقیقت حق ناشناس را باز دران کو ہستان راہ داوون از آئین حرم و احتیاط دور بود لیکن چون این خدمت را آن فرزند
بہرہ خویش گرفتہ بود ناگزیر برارادہ و اختیار او گذاشتہ شد و فرزند اقبال مند او را بالقی نام بہ یکے از بندہ ہاے خود و نوبے شایستہ از

منصبداران و احدیان و برق اندازان بادشاهی تعیین فرمود چنانچه این احوال برسم جمال در اوراق گذشته سمت ذکر یافته چون بمقصد پیوست باقی نیز آغاز خصوصیت و بهانه جوئی نموده جوهر ذاتی خود را ظاهراً ساخت و مکر رشکایت او را عرض داشت نمود حتی که صریح نوشت که صحبت من با و راست نمی آید و این خدمت از و متمشئ نمی شود اگر سردار دیگر مقرر نمایند فتح این قلعہ بزودی خواهد شد ناگزیر تلقی را بحضور طلب داشته راجه بکرماجیت را که از بنده های عمده اوست با نوبت از مردم تازه درود باین خدمت رخصت نمود چون این بے سعادت دریافت که زیاده برین حیلہ و تدویر از پیش نخواهد رفت تا رسیدن بکرماجیت محبے از بنده های درگاه را به بهانه آنکه مدت های ساق کشیده بے سامان شده اند رخصت نمود که بجایگیر های خود شافیه تا آمدن راجه بکرماجیت بسان خود پردازند چون بظاہر تفرقه در سلسلہ جمعیت و ولتخواهان راه یافت و اکثر بے جمال جایگزین خود رفتند و معدودے از مردم روشناس و رانجامانند تا بودانسته آثار بے فساد ظاہر ساخت سید صفی بار به که بمزید شجاعت و جلالت اختصاص داشت با چندے از برادران و خویشان پائے بہت افشردہ شربت خوشگوار شادانیت و چشید و بعضے را به زخمهای کاری که پیرایہ شیران کارزار است آن بد ذات از عرصہ بنزد برگرفته بکجاست سراسے خود بردجے از جادو دوستی یہ تگ پا خود را بگوشہ سلامت کشیدند و آن بد بخت دست تعدی و تصرف بہ پرگنات دامن کوه که اکثر از ان بجایگیر اعتماد الدولہ مقرر است در از سانس از تاخت و تاراج سر بونے فرو نگذاشت امید که سہم برین زودے بسزای اعمال و جزای افعال قبل از گرد و دھمک این دولت کار خود بکنند انشاء اللہ تعالیٰ روز یکشنبہ ہفتم از گھاٹی چانڈا عبور واقع شد روز و شنبہ سہم اتالیق جان سپار خانخانان سپاہ بہ سوات آستان بوس منجر گشت چون مدتہای مدید از حضور دور بود و موکب منصور او نواحی سرکار خاندیس و برہانپور عبور میفرمود التماس دریافت ملازمت نمود حکم شد کہ اگر خاطر او از سہم جہت جمع باشد جریدہ آمدہ بزودی معاودت نماید بنا برین حسب الحکم بسرعت تا متر شافیتہ درین تاریخ دولت زمین بوس دریافت و با انواع نوازش خسروانہ و اقسام عواطف شاہانہ فرق عزت برافراختہ ہزار ہزار روپیہ بصیغہ نذر گذرانید چون اُردو در گذشتن گھاٹی صعوبت بسیار کشیدہ بود بکجاست رفاہیت احوال مردم روز سہ شنبہ نوزدہم مقام فرہوم روز کشنبہ بیستم کوچ کردہ روز مبارک شنبہ بیست و یکم باز اتفاق مقام افتاد در کنار دریایے کہ بہ سندھ منظر دار و بزم پالہ مرتب گشت اسب سمنہ خاصہ سیر نام کہ از اسپان اول بود بنجائخانان عنایت نمود سیر باصطلاح اہل ہند کوه طاراکویند و بکجاست مناسب رنگ و کلائے جتہ باین اسم موسوم گشتہ روز جمعہ بیست و دوم و شنبہ بیست و سوم پے در پے کوچ شد درین روز عجیب البشارے مشاہدہ افتاد آبے در غایت صفایر جوش و خروش از جاسے مرتفع می ریزد و بر اطراف نشیمن ہای خدا فرین بے محکف درین نزدیکی

باین خوبے آبشاری بنظر درینا مدنا در سیرگا ہے است لحظہ از تماشاے آن محفوظ گشتم روز یک شنبہ بیست و چارم مقام نمونہ و تالابی
 کہ پیش دو تکانہ واقع شد بر کشتی نشسته تکار مرغابی کردہ شد روز دوشنبہ بیست و پنجم و سہ شنبہ بیست و ششم و کشتنبہ بیست و ہفتم پے
 در پے کوچ افتاد بخانخانان پستین خاصہ کہ در برداشتم لطف نمود و ہفت راس اسب از طویلیہ خاصہ کہ بر بہر کدام سواری کردہ
 شد نیز بآن اتالیق مرحمت نمود روز یک شنبہ دوم و یاہ الکی قلعہ رن تہنور محل را یات جلال گشت این قلعہ از اعظم قلاع ہندوان
 است در زمان سلطان علاء الدین خلجی راے تپہر دیو متصرف بود سلطان مد تھاے مدید محاصرہ نمودہ بجنبت و ترود و بسیار
 مفتوح ساخت و در آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار اللہ بر جانہ راے سرحن پاڈا در تصرف داشت و پویشہ شش ہفت
 ہزار پورٹازم اومی بودند و آنحضرت بمیاسن تائید ایزد سبحان در عرض یکماہ و دو روز فتح کردند و راے سرحن بر ہمنوی بخت عادت
 آستانوس دریافتہ در سلک دولتخواہان منتظم گشت و از امر اے معتبر و بندہ ہاے معتمد شد بعد از دلپیش رای ہوج نیز در
 زمرہ امر اے عظام انتظام داشت الحال بنیرہ او سر بلند راے داخل بندہ ہاے عمدہ است روز دوشنبہ سوم بعزم تاشای
 قلعہ توجہ نمود و کوہ در برابر یکدگر واقع است یکی را رن میگویند و دیگری را تہنور قلعہ بر فراز تہنور اساس یافتہ و این ہر دو
 اسم را ترکیب دادہ رن تہنور نام کردہ اند اگرچہ قلعہ در غایت استحکام است و آب فراوان دارد غایتاً کوہ رن حصے است قوی و
 فتح این حصار بخصر است از ان جانب چنانچہ والد بزرگوارم حکم فرمودند کہ توپ ہا را بر فراز کوہ رن بر آوردہ و عمارات درون
 حصار را بجز گیرند اول توپے را کہ آتش دادند بچوکنڈی محل راے سرحن رسید و از افتادن آن عمارت زلزلہ در بناے بہت
 اورہ یافتہ و توہم عظیم بر باطن او مستولی گشتہ و نجات خود را منحصر در سپردن قلعہ دانستہ فرق عبودیت و خاکساری بدگاہ شہنشاہ
 جرم بخش عذر پذیر سو و القصد قرار داد و خاطر چنان بود کہ شب در بالاے قلعہ گذرانیدہ روز دیگر بار و دو مراجعت فرمایم چون منازل
 و عمارات درون حصار بر دوش ہندوان اساس یافتہ و خانہ را بے ہوا و کم فضا ساختہ اند و نشین نیفتاد و خاطر نیز توہمت ماضی نشا
 حامی بنظر در آمدہ کہ یکے از نوکران رستم خان متصل بحصار قلعہ ساختہ باغچہ و نشینی مشرف بر صحرای خالی از فضاے و جوانی نیست و در
 تمام قلعہ بہ ازین جانی نہ رستم خان از امر اے حضرت عرش آشیانی بودہ از صغرن در بندگی آنحضرت تربیت یافتہ نسبت
 محرمیت و قرب خدیشی داشتہ از غایت اعتماد این قلعہ را حوالہ با و فرمودہ بودند بعد از فراغ تماشاے قلعہ و منازل آن حکم شد کہ جبے از بھر
 را کہ درین حصار محمود از حاضر سازند تا بحجبت حال و حقیقت احوال ہر یک واریدہ بمقتضای عدالت حکم فرمودہ شود مجلاً غیر از
 معاملہ خون یا شفعہ کہ از ہاے او فتنہ و آشوب در ملک راہ می یافت دیگر ہمہ را آزاد ساختم و بہر کہ ام در خور سال او

خبرچه خلعت عنایت شد و شب سه شنبه چهارم بعد از گذشتن یکپرسه گهری بدولت خانه مراجعت فرمودم روز یکشنبه پنجم قریب
به پنج کرده کوچ نموده روز مبارک شنبه ششم مقام واقع شد درین روز خانخانان پیشکش خود بنظر در آورده از قسم چهارم جمع
الآت و اقمشه و قیل آنچه پسند افتاد برگزیده تتمه را بمشاورالیه مرحمت فرمودم مجموع پیشکش و آنچه بدرجه قبول رسید موازی یک لک
پنجاه هزار و دویست قیمت شد روز جمعه هفتم پنج کرده کوچ نمودم پیش ازین سارس را به شاهین گیرانیده بودم لیکن شکار و رناتماطل
تماشا نکرده بودم چون فرزند شاه جهان ذوق شکار شاهین بسیار دارد و شاهین های او خوب رسیده حسب التماس آن فرزند
صبح بگاه سوار شدم یک درنا بدست خود گیرانیدم و درنا دیگر را شاهین که آن فرزند در دست داشت گرفت بے تکلف از
شکار راس خوب خوب است بغایت الغایت مخلوط هشتم اگرچه سارس جانور کلان است غایتا سست پر کاواک واقع شد
شکار و درنا را هیچ نسبتی بآن نیست باز مایل و جگر شاهین را که این قسم جانوران قوی جثه را سیگه و دوز و سر نخیه بهت زبون
میسازد حسن خان قوشچی آن فرزند بجلدوی این شکار بغایت فیل واسپ و خلعت سرفرازی یافت و پسرش نیز با سپ خلعت
فتماز گشت روز شنبه هشتم چهار کرده و یکپا و کوچ کرده روز یکشنبه نهم باز مقام نمودم درین روز خانخانان سه سالار خلعت خاصه و کتیر شیر
مرصع و فیل خاصه با تالار فرق عزت برافراخته مجدداً البصاحب صوبه گنج ملک خاندیس و دکن سر بلندی یافت منصب آن کن به اعلی
از اصل و اضافه هفت هزار ذوات و سوار مرحمت شد چون صحبت او بالشکر خان راست نیامد حسب التماس مشاورالیه عابد خان
دیوان بیوتات را بخدمت دیوانی بیوتات مقرر فرمودم و منصب هزار ذوات و چهار صد سوار عنایت شد واسپ و فیل و خلعت
مرحمت نموده بدان صوب فرستادم و سوارین روز خاندوران از صوبه کابل رسیده دولت زمین بوس دریافت هزار مهر و هزار پیر
بصیغه نذر گذرانید و سیج مرورید بانجاه راس اسپ و ده قطار شتر نو ماده و ولایتی و چند دست جانور شکاری و چینی و خطائی غیره
برسم پیشکش معروض داشت روز دوشنبه دهم سه کرده و یکپا و روز سه شنبه یازدهم پنج کرده و سه پا و کوچ شد درین روز خاندوران
مردم خود را آراسته بنظر در آورد و هزار سوار مغل که اکثر اسپ ترکی و بعضی عراقی و محلی داشتند بشمار داد بآنکه جمعیت اکثر متفرق گشته
بعضی ملازم هما تجمان شده در همان صوبه مانده اند و جمیع از لا بهور جدائی گزیده با طراف مالک رفته اند انیقدر سوار خوش پیشه نیست نمود
بے تکلف خاندوران در شجاعت و دلادری و جمعیت آری از یکتایان روزگار است اما افسوس که پیر منحنی شده و کبرین او را دریافته و
باصره اش بسیار ضعیف و زبون گشته و دلپسرجان و رشید دارد خالی از معقولیتی نیستند غایتاً خود را در برابر خاندوران نمودن کاری است مشکل و
عظیم درین روز بمشاورالیه و فرزندان او خلعت و شمشیر مرحمت شد روز یکشنبه دوازدهم سه نیم کرده و در نور دیده برکنار تال ماند و نزد

سعادت اتفاق افتاد در میان تال نشین از سنگ واقع است بر یکی از ستونهای این رباعی شخصی ثبت نموده بود بنظر در آمد و مرا از جا دور آورد و الحق از شعر اے خوب است - رباعی

یاران موافق همه از دست شدند | در دست اجل یگان یگان پست شدند | بود تنگ شراب در مجلس سمر | یک لحظه را با پیشتر گشت شدند

درین وقت رباعی دیگر هم ازین عالم شنید و شد چون بسیار خوب گفته آن را نیز نوشتم - رباعی

افسوس که اهل خود و هوش شدند | از خاطر بهمان فراموش شدند | آنان که بصد زبلی سخن میگفتند | آیا چه شنیدند که خاموش شدند

روز مبارک شنبه سیزدهم مقام کرده شد حبه العزیز خان از صوبه بنگش رسید سعادت آستان بنوس دریافت اگرام خان که بفرموداری فقور و اطراف آن متعین بود بدولت ملازمت سر بلند گشت خواجه ابراهیم خان بخشی صوبه دکن بخطاب عقیدت خانے سر فرار شد میر حلج از کومکین صوبه مذکور از جوانان مروانه است بخطاب شوره خانی و علم سر بلندی یافت روز جمعه چهاردهم پنج کرده و یکپا و کوچ شد روز شنبه پانزدهم سه کرده طے نموده در سوادیان نزل اجلال اتفاق افتاد خود با اهل حرم به تماشای بالای قلعه شافتم محمد بخشی حضرت جنت آشیانی که حراست قلعه بهمه او مقرر بود منزله ساخته مشرف بر صحرایبایت مرتفع و خوش هوا و مزار شیخ بهلول نیز در جوار آن واقع است و خالی از فیضی نیست شیخ برادر گلکان شیخ محمد غوث است و در علم دعوت اسما بدو طے داشته و جنت آشیانی را شیخ مذکور را بطه محبت و حسن عقیدت بر وجه کمال بوده در هنگامیکه آنحضرت تسخیر ولایت بنگاله فرموده یک چندی در آن ولایت اقامت گزیدند مرزا بهندال حکم آنحضرت در آگره مانده بود جمعی از قلعچیان زربنده که سر شبت آنها به فتنه و فساد مجبول است راه بیوفائی سپرده از بنگاله نزد سیرا آمدند و سلسله جنبان حبش باطن سیرا شده به لغی و کافر عتیه و ناحق شناسی سپهونی کردند و سیرا سبے عاقبت خطبه بنام خود خوانده صریحا اعلام لغی و عناد مرتفع گردانید چون صورت واقعه از عرضداشت دولتخواهان بمسامع جلال رسید آنحضرت شیخ بهلول را بجهت نصیحت فرستادند که سیرا را از اراده باطل گردانیده بشا هراه اخلاص و اتفاق ثابت قدم سازد چون آن بید و تمان فتنه سرشت چاشنی سلطنت را در کام میرزا شیرین ساخته بودند سیرا با ندیشه باطل خام طمع شده بموافقت و متابعت راضی نگشت و تخریک از باب فساد شیخ بهلول را در چار باغ که حضرت فردوس مکانی با بر باد شاه بر لب آب چون ساخته اند به تیغ میاکی شهید گردانید و چون محمد بخشی را شیخ مذکور نسبت را و ت بود نقش او را در قلعه بیان برده مدفون ساخت روز یک شنبه شانزدهم چهاردهم کرده طے نموده در منزل بره رسیده شد چون باغ و باولی که بحکم مریم زمانی در پرگنه جوست اساس یافته و سر راه واقع بود تماشای آن توجه فرمودم بی تکلف

باولی عمارتی است عالی و بغایت خوب ساخته اند از کار فرمایان تحقیق شد که مبلغ بست هزار روپیه صرف این عمارت شد و چون
 درین حوالی شکار خیلک بود روز دوشنبه هفت و هم مقام فرمودم روز سه شنبه سیزدهم سه کرده و یک نیم پاؤ گذشته در موضع دایره سوز
 و رود سوکب سعود اتفاق افتاد و روز کم شنبه نوزدهم دو کرده و نیم طی نموده در کنار کول فچور را یات منصور برافراشت و چون هنگام
 غریمت فتح دکن ازین تنبور تا او جین آسامی منازل و بعد مسافت آنها نوشته شده بود درین مرتبه به تکرار نوشتن مناسب نرید
 و از راه رن تنبور تا فتح پور براسه که آمده شد و بیست و سی و چهار کرده مسافت به شخصت و سه کوچ و پنجاه و شش مقام که
 مجموع یکصد و نوزده روز بوده باشد طی نموده شد بحساب شمس چهار ماه و یک روز کم گذشته و قمری چهار ماه کامل و از تاریخی که سوکب
 اقبال بزم فتح رانا و تسخیر ملک دکن از مستقر الخلافه حضرت فرموده تا حال که رایات جلال بهمنان نصرت و اقبال باز بر کز سلطنت
 قرار گرفت پنج سل و چهار ماه شد بخان و آخر شش سال و روز مبارک شنبه بیست و هشتم دیماه اسی سنه سیزدهم مطابق سلخ محرم
 سنه یک هزار و بیست و هشت بھری ساعت در آمدن بدار الخلافه اگره اختیار فرموده بودند و درینو لا کمر از اعلیض و دلتخواهان معین
 گشت که علت طاعون در شهر اگره شایع است چنانچه در روزی قریب بعد کس کم و زیاده و در زیر بغل و پاکش ران یا در نه گلو و آن
 بر آورده ضائع می شوند و این سال سیوم است که در موسم زمستان طغیان میکند و در آفتاب تابستان معدوم میگردد و از غرائب آنکه
 درین سه سال جمیع تصبات و قریات نواحی اگره سرایت کرده و در فچور اصلا اثر این ظاهر نشده حتی در آمان آباد تا فچور و در نیم
 کرده مسافت است مردم آنجا از بیم و با ترک وطن داده بدگر مواضع پناه برده بودند تاگزیر مراعات خرم و احتیاط از ضرر پنا
 دانه مقرر شد که درین ساعت سعود بهایر که دفرخه و زمزمه فچور نزول سوکب منصور اتفاق افتد و بعد از تخفیف بیماری و گرانی سلامت
 دیگر اختیار نموده بدولت و سعادت و رود رایات جهان کشا بمستقر الخلافه ارزانی فرمایم انشاء الله تعالی و تقدس جشن مبارک شنبه در
 کنار کول فچور ترتیب یافت چون ساعت داخل شدن بمعموره بست و هشتم قرار یافته هشت روز در بهمن منزل توقف مقرر گشت
 حکم فرمودم که در در تال را پیچیدند هفت کرده برآمد درین منزل غیلا حضرت مریم الزمانی که بقدر تکسر میداشته اند دیگر جمیع بیگمان و
 غلبت نشینان سعادتی عفت و سایر برنده های درگاه دولت استقبال در یافتند سببیه آصفهان مرحوم که در خانه عبداللہ خان پسر
 خاعظم است نقل عجیب و غریب که زانیده نهایت تاکید در هیچ آن نمود بجهت غرابت مرقوم گشت گفت روزی در محن خانه موشی
 بنظر درآمد سر اسیمه اقدان و خیزان بطرزستان هر سو میرفت و نمی دانست که کجا میرود و یک از کنیزان گفتم که دهم آن را
 گرفته پیش گر به انداخت گر به بشوق و میل از جا بستم موش را بدهن گرفت و فی الفور گذاشت نفرت ظا هر ساخت

رفته رفته آثار ملال و اندوهی از چهره او پیدا شد روز دیگر نزدیک مردن رسید بخاطر گذشت که آنک تر یاق فاروق باید داد چون دهانش کشوده شده کام و زبان سیاه منظره آید تا سه روز بحال تباه گذرانیده در چهارم مهبوش آمد بعد از آن کنیز کے را دانه طاعون ظاهر شد و از افراط سوزش و فزونی در و آرام و قرار و روانه و زلزلش تنگی گشت زردی بسیار بی مایل و تب خرق کرد روز دیگر از پایان اطلاق شده و رگ گشت و همین روش هفت و هشت کس در انخانه صنایع گشتند و چندی بیمار بودند که از آن منزل برآمده بباغ رفتیم آنها نیکه بیماری داشتند و رباع فوت شدند و در اینجا دیگرے دانه بر نیامد و مجمل در عرض هشت و نه روز هفتده کس مسافر راه عدم شدند و تیر گشت آنها که داخل آورده بودند اگر آب جبت خوردن یا غسل کردن از دیگرے طلبیدندے فی الفور در بهم سرایت کردے و آخر چنان شد که از غایت توهم بیکس نزدیک آبنامی گشت روز شنبه ببت دوم خوابه جهان که بخواست آگره مقرر بود سعادت آستانوس دریافتہ پانصد مصلیغه نذر و چهار صد روپہ بسم تصدق گذرانید روز و شنبه ببت و چهارم بشار الیه خلعت خاصه مرحمت شد روز مبارک شنبه ببت و هشتم بعد از گذشتن چهار گھڑی که قریب بدو ساعت نجومی باشد س ع

بسا سخته که تو لاکنده بد و تقویم

مبارکی و فرستے ریایات منصور و مجبورہ فتحپورہ نزول سعادت ارزانی فرمود در همین ساعت جشن فرزند ارجمند اقبالند شاه جهان ترتیب یافت و اورا بطلا و دیگر اجناس وزن فرمود و سال ببت و هشتم بحساب ماه ہائے شمسی مبارکی آغاز شد امید کہ بمرطبی رسد و ہدیرین تاریخ حضرت مریم از زانی از آگرہ تشریف گرامی ارزانی فرمودند و بد ریافت دولت ملازمت ایشان سعادت جاوید اند و ختم امید کہ ظل تربیت و شفقت ایشان بر سر این نیازمند مخلص با و چون اکرام خان پسر اسلام خان خدمت فوجہاری این حدود را چنانچہ باید بقید ضبط در آورده بود منصب او را از اصل و اضافہ ہزار و پانصد غنات و ہزار سوار مرحمت شد سہراب خان پسر میرزا رستم صفوے بمنصب ہزار غنات و سیصد سوار ممتاز گشت و درین روز عمارت و دو تخانہ حضرت عرش آشیانی را بہ تفصیل سیر کردہ بفرزند شاہ جان نمودہ شد و درون آن حوض کلانی از سنگ تراشیدہ در غایت صفا ترتیب یافتہ کہ تو ملاذ نام سی و شش درعہ و شش و شش ربع و شش و شش یکم آنحضرت متصدیان خزائن نامہ اغلوس و روپہ ملو ساخته بودند سی و چار کرو و چیل و ہشت لک و چیل و شش ہزار و دہم کہ خزانہ لک و ہشتاد و نہ ہزار و چار صد روپہ باشد کہ مجموع یک کرو و دہ لک بحساب ہندوستان و سیصد و چیل و دہ ہزار تومان مطابق ایران بودہ باشد متماثل شہ بان با دیہ طلب را از آن چشمہ سار کمر مت سیراب امید می ساختند روز یک شنبہ غرہ ہمین ماہ بحافظہ یاد علی گویندہ ہزار و رب الفاضل محمد علی پسر بدغمان چکنی و ابوالقاسم خان جیلانی کہ داراے ایران چشمہ جان بین آنها را سیل کشیدہ سحر صبحاے آوارگے دادہ مدے است

که در پناه این دولت روزگار بفریغ خاطر بسر می برند و هر کدام در خور حال آنها وجه معیشت مقرر گشته درین تاریخ از آگره آمده سعادت آستانوس دریافتند و هر یک هزار روپیه انعام شدین مبارک شنبه پنجم در دولتخانه بآراستگی ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های نشاط و شوق گشتند نصرا اللہ که فرزند سلطان پرویز بود دل کوه دمان را مصحوب او بدرگاه فرستاده بود و خدمت معاودت یافت جلد جاگیر نامه با اسپ پنجاق خاصه حمایت شد که بجهت آنفرزند به برادر وزیر شنبه ششم بکنور کن پسر رانا امر سنگم اسپ وفیل خلعت و کپورہ مرصع با پول کٹارہ مرحمت نموده شد و بجای جاگیرش رخصت فرمودم و مصحوب او اپسی برانا فرستاده شد و ہمدین روز بفرم شکار امان آباد توبہ نمودم چون حکم بود کہ آہوان آن سرزمین را بیکس شکار نکند درین شش سال آہو بسیار فراہم آمدہ و بغایت رام شدہ اند تا روز مبارک شنبہ دوازدهم بدولتخانہ معاودت نمودم و روز مذکور بدستور محمود بزم پالہ ترتیب یافت شب جمعہ سیزدهم بروضہ غفران پناہ شیخ سلیم حقیقی کہ شہ از محمد ذات و محاسن صفات ایشان در ویاجہ این تہا ثبات ثبت افتادہ رفتہ فاتحہ خواندہ شد ہر چند اظہار کرامات و خوارق عادات نزد برگزیدہ ہاے درگاہ ایزدی پسندیدہ نیست بدرون مرتبہ خود دانستہ از اظہار آن اجتناب می نمایند لیکن رستہ از اوقات در خدمت بی بی ارادہ و اختیار یا بقصد ہدایت شخصی ظاہر شدہ جلد آن کہ پیش از ولادت من حضرت عرش آشیانی را بنویسد و من این نیازمند و دوزخ را و دیگر امیدوار ساختہ بودند دیگرانکہ نوی بتقریب حضرت عرش آشیانی پرسیدند کہ عمر شایعہ است و زمان ارتحال بدار الملک بقا کی خواہد بود در جواب گفتند کہ حق جل و علی عالم السرائع و الخفیات است و بعد از سالفہ و اغراق اشارت باین نیازمند فرمودند کہ ہر گاہ شاہزادہ بتعلیم معلّم یا دیگر چیزی یاد گیرند و بآن تعلیم می شوند نشان وصال است لاجرم آنحضرت مجمعی کہ در خدمت من مقرر بودند تاکید فرمودند کہ بیکس بشاہزادہ از تعلیم و شری چیز تعلیم نکند تا آنکہ دو سال و ہفت ماہ گذشت و روزی یکے از عورات مستحقہ کہ در آن محلہ بود اسپند ہیشہ بجهت دفع عین الکمال سے سوخت باین بہانہ در خدمت من راہ داشت و از خیرات و تصدقات بہرہ مندی شد مرا تنها یافتہ فاضل ازان مقدمہ این بیت را بمن تعلیم نمود۔ بیت

آئی غنچہ آسید بکشاے | گلے از روضہ جاوید بناے

من بخدمت شیخ رفتہ این بیت را خواندم شیخ بی اختیار از جاے خود برجستہ بلازمست حضرت عرش آشیانی شافقتند و از ظہور این واقعہ چنانچہ بود آگاہے بخشیدند تھارا بہان شب آثار تب ظاہر شد و روز دیگر کس بخدمت آن حضرت فرستادہ تانسین کلا لوت را کہ از گویندہ ہاے بنیظیر بود و طلب داشتند تانسین بلازمست ایشان رفتہ آغاز گویندگی نمود بعد ازان کس بطلب حضرت عرش آشیانی

فرستادند چون آنحضرت تشریف آوردند فرمودند که دعه وصال رسید و از شما وداع می شویم و دستار از سر خود برداشته بر سر من
 نهادند گفتند که ما سلطان سلیم را جانشین خود ساختیم و او را بجای حافظ و ناصر سپردیم و زنان و بچگان ضعیف ایشان امتداد می یافت و اثر
 گذشتن بیشتر ظاهر میشد تا بکمال محبوب حقیقی پوستاندگی که از اعظم آثار که در عهد دولت و زمان خلافت حضرت عرش آشیانی
 بطور آرمه این مسجد و روضه است بے اغراق عمارتی است نهایت عالی نمکین که مثل این مسجد در هیچ بلادی نیست عمارتش همه
 از سنگ و کمال صفا اساس نهاده پنج لک روپیه از خزانه عامه صرف شده تا با تمام رسیده و آن که قطب الدین خان کوکلتاش مجر
 و دور روضه و فرش گنبد و پیشطاق مسجد را از سنگ مرمر ساخته سواے این است این مسجد مشتمل است بر دو دروازه کمان برست
 جنوب واقع است در غایت ارتفاع و نهایت تکلف پیشطاق و دوازه در عرصه و شانزده طول و نیجاه و دو در ع اقلع دارد
 بے و دوزنیه بالا باید رفت تا با آنجا رسید و در دیگر خردتر ازین رو بمشرق واقع است طول مسجد از مشرق و بمغرب با عرض دیوارها
 دو صد و دوازده در ع است از آنجه مقصود نیست و پنج و نیم در ع پانزده در پانزده در ع گنبد میان است و هفت در ع عرض و
 چهارده طول و بست و پنج در ع ارتفاع پیشطاق است و بر دو پیلوی این گنبد کمان دو گنبد دیگر در هفت در ع در ده در ع
 تته ایوان ستون دار ساخته اند و عرض مسجد از شمال جنوب یک صد و هفتاد و دو در ع است و بر اطراف آن دیوان و هشتاد و چهار
 حجره است عرض حجره چهار در ع و طول پنج در ع است و ایوان بعرض هفت و نیم در ع است و صحن مسجد سواے مقصود رده و ایوان
 و در یک صد و شصت و نه در ع طول و یک صد و چهل و سه در ع عرض است و بالای ایوان با دو رو بالای مسجد گنبد هاسه خرو
 ساخته اند که در شب بے عرس و ایام متبرکه که شمع در آن میان نهاده دور آن را با چراغ ایوان میگیرند و از عالم فانوس می نماید و زیر صحن مسجد
 را بر که ساخته اند که باب باران ملو میسازند و چون فچو در کم آب و بد آب است و یا بل این سلسله و در پیشانی که چو سته مجاور این مسجد اند
 تمام سال کفایت می کند و در مقابل دروازه کمان برست شمال مایل بمشرق روضه شیخ است میان گنبد هفت در ع و دور
 گنبد ایوان سنگ مرمر که پیش آنرا نیز حجره سنگ مرمر ساخته اند در غایت تکلف و مقابل این روضه برست مغرب باند که فاصله گنبد
 دیگر واقع است که خویشان و فرزندان شیخ در آنجا آسوده اند از عالم قطب الدین خان و اسلام خان و معظم خان و غیره که
 همه نسبت این سلسله و مراعات حقوق برتبه امارت و پایه عالی رسیده اند چنانچه احوال هر یک در جاسے خویش مذکور گشت
 الحال پسر اسلام خان که بن خطاب اکرام خانے سرفرازی دارد و صاحب سجاده است و آثار سعادت مندی از احوال او
 ظاهر و خاطره تربیت او متوجه بسیار است روز مبارک شنبه نوزدهم عبد العزیز خان را بنصب دو هزار ری ذات و هزار سوار

سرفراز ساخته بخدمت فتح قلعه کاکلکوه و استیصال سور جبل کا فر نعمت تعیین فرمودم و قیل و اسب و خلعت بشار الیه مرحمت شد
 ترسون بهادر نیز بهان خدمت دستوری یافت و منصب او هزار و دویست و صدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار مقرر گشت و اسب
 عنایت نموده رخصت فرمودم چون منزل اعتماد الدوله در کنارتال واقع بود و بغایت جاے بصفا و مقام و نشین تعریف می نمودند
 حسب الاتماس آن مشار الیه جشن روز مبارک شنبه بستم و ششم در آنجا ترتیب یافت و آن رکن السلطنت بلوازم پاسے
 انداز و پیشکش پرداخت و مجلس عالی آراست و شب بعد از خوردن طعام بدو تنجانه معاودت واقع شد روز مبارک شنبه
 سویم ماه اسفند از اندک سید عبدالوهاب بارهه که در صوبه گجرات خدمت و ترو دات از و لظهور رسیده بود بمنصب هزاری ذات و
 پانصد سوار سرفرازی یافته بخطاب دلیر خانی فرق عزت برافراخت روز شنبه دوازدهم بقصد شکار مان آباد و نضت موکب اقبال
 اتفاق افتاد تا روز یکشنبه با اهل محل به نشاء شکار مشغول بوده شب مبارک شنبه بستم و بنفتم بدولت خانه مراجعت
 واقع شد قضا را روز سه شنبه در اثناے شکار عقده مروارید و علی که نور جهان بیگم در گردن داشت گیسویه یک قطعه لعل که بده هزار
 روپیه می ارزید یا یکیدانه مروارید که هزار روپیه بها داشت گم شد روز یکشنبه هر چند قراولان تفحص و محسوس نمودند بدست نیقاد
 بخاطر رسید که هرگاه نام این روز یکشنبه است پیدا شدن آن درین روز از محالات است بخلاف آن چون روز مبارک شنبه همیشه
 بر من نجسته و مبارک آمده است باندک تفحص قراولان هر دو را در آن صحراے بے سرو بن یافته بملازمست من آوردند و اتفاقات
 حسیه آنکه درین روز فرخنده جشن و زن قمری و بزم بسنت بارے آراستگی یافت و بشارت فتح قلعه مؤشکت سور جبل سیاه بخت
 تیر رسید تفصیل این اجمال آنکه چون راجه بکر حاجیت با افواج منصور بدان حدود پیوست سور جبل برگشته روز خواست که روزے
 چند به تنبال و یاوه و رانی بگذرانند مشار الیه که از حقیقت کار آگهی داشت بسخن او نه پرداخته قدم جرات و جلالت پیش نهاد و آن
 مندر دل العاقبت سر رشته تربلزدست داده نه بچنگ صفت پای بهمت قایم داشت و نه بلوازم قلعه داری بهمت گماشت باندک زود و خورده
 کس بسیار بکشتن داده راه آوارگی پیش گرفت و قلعه مؤشکر که اعتضاد قوی آن برگشته بخت بود بے محنت و تعب هر دو مفتوح گشت و لکی
 که با عن جد در تصرف داشت پامال عساکر اقبال شد و آن سرگشته با دی ضلالت و ادبار بحال تبا و پناه بگریوه پاسے دشوار گذار برده
 خاک مذلت و خواری بر فرق روزگار خویش بخت راجه بکر حاجیت ملک او را پس سرگذاشته با فوج قاهره بتعاقب و شتافت چون صورتحال
 بمسامع جلال رسید بجلد وے این خدمت شایسته تقاره بر راجه مرحمت فرمودم و فرمان قضا جو یان از قمران جلال شرف از قلع یافت که
 قلعه و عماراتی که ساخته و پراخته او و پرا و با شد از بنج و بنیاد بر انداخته اثرے ازان بر روی زمین نگذارند و از غایب آنکه سور جبل برگشته روزگار

برادری داشت جگت سنگه نام چون او را بختاب راجگی و پایہ امارت سر بلند ساختم و ملک رانا را و ساان و شتم و خدم بے شریک و
 و سیم بشار الیہ عنایت نمودم بحجت مراعات خاطر او جگت سنگه را کہ با او سر سازگاری نداشت منصب قلیله تجویز فرموده بصوبہ بنگالہ
 فرستادہ بودم و آن بجایہ در راز وطن در غربت روزگار بے بخواری دشمن کامی گذرانیدہ انتظار لطیفہ غیبی داشت تا آنکہ بطالع او چنین
 منصوبہ نشست و آن بے سعادت تیشہ بر پاسے خود و جگت سنگه را بسرعت ہرچہ تا متر بدربگاہ طلب داشتہ بختاب راجگے
 و منصب ہزاری فات و پانصد سوار سرفراز ساختہ بہت ہزار در ب مد و خرچ از خزائن عامرہ عنایت شد و کچھوہ مرصع و خلعت اسپ
 و فیل مرحمت فرمودہ نزد راجہ بکر حاجیت فرستادم و فرمان گیتی مطاع شرف صدور یافت کہ اگر مشارالیہ بر ہمنوی طالع مصدر
 خدمات شایستہ گردد و دولت خواہی از دلہور رسد و ست تصرف او را در ان ملک قومی مطلق گردانہ چون تعریف بلغ نور منزل
 و عمارتہ کہ بتارگے احداث یافتہ مکرر بعرض رسیدہ بود روز دوشنبہ بہ بارگی شوق سوار شدہ در باغ بوستان سرا
 منزل گزیدم و در روز شنبہ در ان مجلس دلکشاییش و فراغت گذرانیدہ شب کم شنبہ باغ نور منزل بور و دو کوکب مسعود آراستگی یافت
 این باغے است مشتمل بر سیصد و سے جویب بہ گز آبی و دوران را دیوار حلیض رفیع از خشت و آہک ریختہ بر آورده در غایت
 استحکام و در میان باغ عمارات عالی و نشین گاہ بہ تکلف و حوضہاے لطیف ساختہ شدہ و در بیرون دروازہ چاہ کلانی ترتیب
 یافتہ کہ سے و دو حجت کا و متصل آب بے کشند و شاہ جوئی در میان باغ درآمدہ بخوضا سہریزہ و غیر ازین چندین چاہ دیگر است
 کہ آب آنها بخوضا چمن با تقسیم یا بد بالولع و اقسام فوارہ و آبشار زینت افزودہ و تالابی در میان حقیقی بلوغ واقع است کہ آب باران پر میشود اگر اعیانہ
 در شدت گرما آب آن رو بکمی نہاد از آب چاہ مدیر ساندکہ پیوستہ لبریز باشد قریب یک لک و پنجاہ ہزار روپیہ تا حال صرف این باغ شدہ و ہنوز ناتمام
 است و مبلغا بساختن خیابانہا و نشاندن نہالہا صرف خواہد شد و نیز قرار یافتہ کہ میان باغ را از سر نو حصر نمودہ راہ داخل و خارج آب را
 بنوسے استحکام بخشند کہ ہمیشہ پر آب باشد و آب آن از بیج را سے بہ زبرد و نقصان نہ پذیرد لیکن کہ قریب بدولت و پیہ
 بہ بہت صرف شود تا با تمام رسد روز مبارک شنبہ بیست و چہارم خواجہ جهان پیشکش کشید از جواہر و مرصع آلات و اقمشہ
 و فیل و اسب موازی یک لک و پنجاہ ہزار روپیہ انتخاب نمودہ تمہ بشار الیہ عنایت نمودم تا روز شنبہ در ان گلزار نشا طبعشت
 و انبساط گذرانیدہ شب یکشنبہ بہت و ہفتم بہ فقیر عنان مراجعت معطوف داشتیم و حکم شد کہ امر اعظام بدستور ہر سال
 و ولخانہ را آئین بندہ نماید روز دوشنبہ بہت و ہفتم بقدر آشوبی و چشم خود یا قتم چون از غلبہ خون بودنی انور علی اکبر جراح
 فرمودم کہ قصد گیرد و روز دوشنبہ نفع آن ظاہر شد و ہزار روپیہ با و مرحمت شد روز سہ شنبہ بہت و نہم مقرب خان از وطن

خود آمده سعادت آستانوس دریافت و بانواع مراسم سرفراز ساختم

جشن چهاردهمین نوروز از جلوس بهایون

صبح مبارک شنبه چهارم شهر ربیع الآخر سنه هزار و بیست و هشت هجری حضرت نیر عظم فروغ بخش عالم بهیت الشرف
حل شرف و سعادت تحویل ارزانی داشت و سال چهار و هم از سباده جلوس این نیازمند مبارکی و فرخی آغاز شد و در روز
مبارک شنبه غره نوروز گیتی فروز فرزند اقبال مندر شاه جهان که غره ناصیه مرادات و فروغ جبهه سعادات است جشن عالی ترتیب
داده و منتخب تحف روزگار از نفایس و نوادر هر دیار برسم پیشکش معروض بساط اخلاص گردانید و از آن جمله یاقوتی است بوزن
بیست و دو سرخ خوش رنگ و آبار و با بندام جوهریان چهل هزار روپیه قیمت نمودند دیگر قطعه است قطعه که وزن آن سه ٹانگ
بغایت نفیس قیمت آن نیز چهل هزار روپیه شد دیگر شش دانه مروارید یکیک از آنها یک ٹانگ و هشت سرخ وزن دار و قطعه
آن فرزند در گجرات به بیست و پنج هزار روپیه اتباع نمودند و پنج دانه دیگر بے وسه هزار روپیه و یک قطعه الماس که هر دو
هزار روپیه ارزش آن شده و همچنین پر دله مرصع با قبضه شمشیر که در زرگر خانه آن فرزند با تمام رسید و اکثر جواب آن را تراشیده
نشانده اند و آن فرزند نهایت دقت تصرف طبیعت بکار برده پنجاه هزار روپیه قیمت قرار یافته و این تصرفات خاصه اوست
که تا حال بخاطر هیچکس نرسیده بود و بے تکلف خوب یافته یک جفت نقاره مرسل نواز را از طلا ساخته همه کور که و نقاره و کرنا
و سسنا و غیره آنچه لازم نقاره خانه بادشاهان ذی شوکت است تمام را از نقره ترتیب داده در ساعت فرخنده و مسعود که بر تخت مراد
جلوس نمودم به نوازش در آورند مجموع به شخصت و پنج هزار روپیه برآمده دیگر تخت سوار می فیل که اهل زمان هووه گویند از طلا
ساخته بے هزار روپیه مرتب گشته دیگر وزیر خیر فیل کلان با پنج زنجیر طلا و از بابت پیشکش قطب الملک حاکم گوگندة فیل اول
و ادالهی نام داشت چون در نوروز داخل فیلیانه خاصه شد نوروز نام کردم الحق فیل است بغایت عالی در کلانی و
جمال و شکوه هیچ کاسته ندارد چون در نظم خوش نمود خود سوار شده در صحن دولتخانه گردانیدم قیمت این فیل هشتاد هزار روپیه متعقد گشت
و بهای شش زنجیر دیگر بیست هزار روپیه درخت طلا از زنجیر و غیره که بحبت فیل نوروز نوروز آن فرزند ترتیب داده بود بیسی هزار روپیه
قیمت شد و فیل دوم بارخوت نقره گذشت و ده هزار روپیه دیگر از جواهر متفرقه برگزیده شد و از پارچه های نفیس گجرات که گرگان
آن فرزند ترتیب داده فرستاده بودند اگر تفصیل مرقوم گردد بطول می انجامد القصد مجموع پیشکش او چهار لک و پنجاه هزار روپیه شد

امید کہ از عمر و دولت برخوردار و زوجه دوم شجاعت خان عرب و نور الدین قلی کو تو ال پیشکش گذرانیدند روز شنبه سیوم داراب خان
پسر خانخانان روز یکشنبه چهارم خانجمن التماس ضیافت نمود از پیشکشها سه او یک مروارید که بابت هزار روپہ خریدہ بود
با دیگر نقایس کہ مجموع آن یک لک و سہ ہزار روپہ قیمت شد قبول افتاد تمہ بشار الیہ بخشیدہ شد روز و شنبه پنجم راجہ کشنداس
و حاکم خان روز سہ شنبه ششم سردار خان روز کم شنبه ہفتم مصطفیٰ خان و امانت خان پیشکش گذرانیدند از ہر کدام اقلیہ بخت
سرفرازے آنها قبول نمودہ شد روز مبارک شنبه ہشتم مدار الملکی اعتماد الدولہ در منزل خویش جشن ملوکانہ آراستہ التماس ضیافت
نمود مقبول این متمس پایہ قدر او افزودہ شد الحق در آراستن مجلس و افزایش پیشکش نہایت اغراق و تکلف بکار برودہ اطراف
تال را تا جائیکہ چشم کار میکرد و کوچاہے کہ از دور و نزدیک می نمود باقسام چراغان و فالوس الوان زینت بخشیدہ بود و از جسدہ
پیشکشهاے آن مدار السلطنت تختہ است از طلا و نقرہ و نہایت تکلف و تصنع و پاپیایے آن را بصورت شیر نمودہ کہ تخت
را برداشته اند و مدت سہ سال با ہتمام تمام با تمام رسیدہ بود و بچار لک و پنجاہ ہزار روپہ مرتب گشت و این تخت ہنرمند نام
فرنگی ساختہ کہ در فنون زرگری و حکاکی و انواع ہنرمندی عدیل و نظیر خود ندارد و بغایت خوب ساختہ و این خطاب را من
با و عنایت فرمود و سواے آن پیشکشی کہ بخت من آوردہ موازی لک روپہ از مرصع آلات و اقمشہ بہ بیگیان و اہل محل گذرانید
بے اغراق از ابتداے زمان دولت حضرت عرش آشیانی انا را سہ ہزار تا حال کہ سال چار و دہم از عہد سلطنت این نیازمند است
بسیچکے از امرایان عظام چنین پیشکشے نکشیدہ الحق اورا بدیگران چہ نسبت درین روز اکرام خان پسر اسلام خان منصب دو
ہزار زیات و ہزار سوار اصل و اضافہ سرفرازے یافت و اسنے راے سنگدن منصب دو ہزاری ذات و ہزار و ششصد سوار
از اصل و اضافہ سرفرازی یافت روز جمعہ ہم اعتبار خان پیشکش گذرانید و ہمدین تانچ خان دوران بغایت اسپ و فیل سرفراز
شدہ بہ ایالت ولایت طنہ رخصت یافت و منصب او بدستور سابق شش ہزار زیات و پنج ہزار سوار مقرر گشت روز شنبه دہم
خان خان روز یکشنبه یازدہم میر میران روز و شنبه دوازدهم اعتقاد خان روز سہ شنبه سیزدہم تاتار خان و اسنے راے سنگدن روز
کم شنبه چار و دہم میرزا راجہ بجا و سنگہ پیشکش کشیدند و از ہر کدام انچہ نقایس و تازگی داشت برگزیدہ تمہ با ہنا حرمت فرمود و روز مبارک شنبه
پانزدہم آصف خان در منزل خود کہ بغایت جلے بصفا و دلنشین بود مجلس عالی و جشن بادشاہانہ آراستہ التماس نیافت نمود متمس و راپایہ
قبول بخشیدہ با اہل محل تشریف بردہ شد و آن رکن السلطنت این عطیہ را از مواہب غلبی شمرودہ در افزونی پیشکش و ترتیب مجلس غایت
اغراق بکار بردہ بود از جواہر گران بہا و زلفیت ہاے نقیس و اقسام تحف انچہ پسند افتاد برگزیدہ تمہ بشار الیہ عنایت فرمود و از جملہ پیشکشهاے

اولی است بوزن دوازده ونیم تانک که یک لک و بیست و پنج هزار روپیه خرید و بدو قیمت مجموع پیشکش ادا پنجه مقبول اتا دیک لک و شصت و هفت هزار روپیه شده درین تاریخ خواجه جهان بمنصب پنج هزاری ذات و دو هزار و پانصد سوار سرفراز شد لشکرخان حسب الحکم از دکن آمده بدولت ملازمت سریندی یافت چون در خاطر قرار گرفته که بعد گذشتن ایام برسات در آغاز غولی هاسه هوا بفضل ایزد جل و علی موکب گیمان نظیر سیر گلزار همیشه بهار کشمیر منصف فرماید لاجرم محفط و محارست قلعه و شهر آگره و فوجدارای طرف و لواحق بدستور که خواجه جهان داشت بشکرخان مناسب دیده او را بنیادین مرحمت ممتاز ساختن امانت خان بخدمت دار و سنگه داغ و گذرانیدن سواران خود و محله سرفراز گشت روز جمعه شانزدهم خواجه ابوالحسن میرنجشی و روز شنبه هفدهم صادق خان نجشی و روز یکشنبه هشتدهم ارادت خان میرسامان و روز دوشنبه نوزدهم که جشن روز شرف بود عضدالدوله پیشکش گذرانیدند و از هر کدام پنجه پسند افتاد و بجیت سرفرازی آنها پای قبول یافت و درین نوروز قیمت پیشکشها که بنده هاسه درگاه گذرانیده اند و بمعرض قبول افتاده است لک روپیه شده روز شرف بفرزند سعادت مند شاهزاده سلطان پرویز منصب بیست هزاری ذات و ده هزار سوار از اصل و اضافت مرحمت نمود و عمادالدوله بمنصب هفت هزاری ذات و سوار شرف اختصاص یافت عضدالدوله را بخدمت اتالیقی قره العین خلایف شاه شجاع امتیاز بخشیدم امید که بعمر طبعی برسد و از اهل سعادت و اقبال با وقاسم خان منصب هزار و پانصد نیک و پانصد سوار و باقر خان بمنصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز شدند چون هما بت خان التماس کمک نموده بود پانصد سوار احدی بصوبه ننگش تعین فرمودم و عزت خان را که و ران صوبه مصدر خدمات شائسته شده بود بعنایت فیل و کپوره مرصع سرفراز ساختم در نیولا عبدالستار مجموعه بخط خاص حضرت جنت آشیانی انار آمد بر بانه مشتمل بر بعضی از دعوات و مقدمه از علم تجیم و دیگر امور غریبه که اکثری را آفروده و بحقیقت دارسیده و ران جویده ثبت فرموده اند برسم پیشکش گذرانید بعد از زیارت خط مبارک ایشان ذوقی و نشاطی در خود مشاهده نمودم که خود را کم بآن حال ایل دوایم بنایت النایت محظوظ گشتم بخدا که هیچ تنه پیش من آبانها نمیرسد بجلد و سکه این خدمت منصب ادا از پنجه در تمجید او نگذاشته بود افزوده هزار روپیه انعام فرمودم بهر مند فنگی که تحت مرصع را ساخته بانعام سه هزار و رب و اسب فیل سرفراز شد بخواجه خاند محبوبه که سالک طریق خواجهاست و خالی از درویشی و نامرادی نمی نماید هزار روپیه لطف فرمودم لشکرخان بمنصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار سریندی یافت معمور خان بمنصب نه صدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار و خواجگی طاهر بیست صدی ذات و سه صد سوار و سید احمد قادری بیست صدی و شصت سوار سرفراز گشتند براج سارنگی و منصب هفت صدی ذات و سه سوار میرخلیل الله پسر عضدالدوله بمنصب شش صدی ذات و دو صد و پنجاه سوار

فیروز خان خواجہ سرانم نصب ششصدی و یکصد و پنجاه سوار و خد متجان بمنصب پانصد و پنجاهی و یکصد و سی سوار و مخرخان
پانصدی و یک صد و بیست سوار عزت خان بمنصب ششصدی ذات و یکصد سوار رے نیوالید اس مشرف قیل خان بمنصب
ششصدی ذات و یکصد و بیست سوار و رے مانید اس مشرف محل بمنصب ششصدی ذات و یکصد سوار سرتندی یافتیل
جگل پسران کشتن سنگ هر کدام بمنصب پانصدی و دود صد و بست و پنج سوار امتیاز یافتند اگر اصفافه منصب داری آنها که از
پانصدی کمتر اند گماشته شود بطول انجا به خضر خان متعینه خاندیس دو هزار و پیر انعام شد روز کم شنبه بیست و یکم بقصد شکار متوجه
امان آباد گشتم پیش ازین بنجید روز حسب الحکم خواجہ جهان و قیام خان قراول باشی بجبت شکار قمرغ فضاے وسیعی اختیار
نموده بر دور آن سراپردہ کشیده آهوی بسیار از اطراف صحرا رانده بدرون سراپردہ آورده بودند چون حمد کردہ ام کہ بعد ازین
بچ جاندارے را بدست خود دنیا زارم بخاطر رسید کہ ہمہ را زندہ گرفته در میان چوکان فچور گذاشته شود کہ ہم ذوق شکار دریافته
باشم و هم آسبہ آہنا نزد بنا برین ہفتصد راس در حضور گرفته بہ فچور فرستاده شد چون ساعت در آمدن بدار الحلا و منز و یک و
برائے مان خد تہیہ حکم فرمودم کہ از شکار گاہ تا میدان فچور دور و پیش کوچہ سراپردہ می کشیدہ باشند و آہوان را از انجا رانده
بمیدان رسانند و قریب ہشتصد آہو باین طریق فرستاده شد کہ مجموع یکہزار و پانصد راس بودہ باشد شب کم شنبه بیست و ہشتم
از امان آباد کوچ فرمودہ در بوستان سرے منزل گزیدہ شد و از انجا شب مبارک شنبه بیست و نہم باغ نور منزل نزول
اقبال اتفاق افتاد و در جمعہ سی ام والدہ شاہجہان بجا رحمت ایزدی پیوست روز دیگر خود بمنزل آن فرزند گرامی رفتہ با انواع
واقسام دلنوازی و خاطر جوئی اوریدہ ہمراہ خود بدولت خانہ آوردم روز یکشنبہ غرہ اردی بہشت ملہ الی بساعت سعادت قرین کہ
منجان و اختر شناسان اختیار نمودہ بودند بر فیل خاصہ دلیر نام سوار شوہما ر کے و فرسخے بشرد را دم خلق انہو از مرد و زن و کوچہ
و بازار و در و دیوار فراہم آمدہ انتظار داشتند بآئین مہود تا درون دولت خانہ شارکنان شاقم از تارخیکہ نوک مسعود باین سفر
عاقبت نمود و نہضت فرمودہ تا حال کہ قرین سعادت و اقبال مراجعت نمودہ پنج سال و ہفت ماہ و نہ روز است و ریولا بفرزند
سلطان پرویز فرمان شد کہ چون مدتہاے مدید گذشتہ کہ از خدمت حضور محروم است و باوراک سعادت زمین بوس مستعد نگشتہ اگر
آرزو من از دست باشد بوجہ حکم متوجہ در گاہ شود و بعد از ورود فرمان مرحمت عنوان آن فرزند محروم این کمرست را از مواہب غیبی دانستہ
روے امید بدر گاہ سپہر اشتباہ نہاد درین شمال بفقرا و ارباب استحقاق چیل و چہار ہزار و ہشتاد و شش بگیہ و دو دیہہ در دست
و سیصد و بست خردار غلہ از کشمیر و ہفت قلمہ زمین از کابل مدومعاش لطف نمودم امید کہ ہوا رہ توفیق کام بخشے و خیر سگالے

نصیب و روزی باد از سوانح این ایام باغی شدن اله و او پسر جلال افغان است تفصیل این احوال آنکه چون مهابت خان بعبط
نگش و استیصال افغانان و ستوری یافت گمان آنکه شاید این بے سعادت در برابر مراحم و لوازش مامصد رخصتی تواند شد التماس نموده
همراه بر و چون سرشت این کافر نعمتان حق ناشناس بنفاق و بداندیشی مجبول است بنا بر حرم و احتیاط مقرر شد که فرزند و برادر
او را بدرگاه فرستد که بطریق یرغمال در خدمت حضور باشد و بعد از آنکه پسر و برادر او بدرگاه رسید بجهت تسکین دولا ساسی او با انواع مرحمت
و لوازش سرفراز ساختم لیکن از آنجا که گفته اند —

گلیم نخت کسے راکہ بافتند سیاہ | آباب زمزم و کوثر سفید توان کرد

از تازیانی که بآن سرزمین پیوست انار بی دولتی و حق ناشناسی از وجبات احوال او ظاہر شدن گرفت و مهابت خان بجهت نظام
کا در سرشته مدارا از دست نیندا تا آنکه در نیولافوجی بسرداری پسر خود بر سر طایفه از افغانان فرستاده بود او را همراه ساخت چون
بمقصد پیوستند از نفاق و بداندیشی مومی الیه آن یورش خاطر خواه با انجام نرسید و بے حصول مقصود مراجعت نمودند اله و او بدیناد
توهم آن که مباد و دین مرتبه مهابت خان ترک مدارا نموده در مقام تحقیق و باز پرس درآمده به پاداش کردار خود گرفتار شود پره آذر
از میان برگرفته بغی و حرام نمکی راکہ درین مدت پوشیده میداشت بے اختیار ظاہر ساخت و چون حقیقت حال از عرض داشت
مهابت خان بمساع جلال رسید حکم فرمودم که پسر او را با برادرش در قلعه گولیار محبوس دارند اتفاقاً پدر این بے دولت نیز از خدمت
حضرت عرش آشیانے گریخته بود و سالها بدزدی و راهزنی روزگار بسر می برد تا بمنزله کدوا ز رشت خود گرفتار شد امید هست که
این بی سعادت هم درین زودی بیاداش احوال خویش متبلا گردد و روز مبارک شنبه پنجم مانسنگه ولد را دت شنکر که از ملکبان صوبه بهار
است بمنصب هزاری ذات و ششصد و اربعه سرفرازی یافت عاقلان راجبت دیدن محله و تحقیق جمعیت منصب دارانی که بخدمت نگش متعلقند
رخصت فرمودم و فیله بمشار الیه عنایت شد مهابت خان خنجر خاصه طرح ماژندران مصوب دوست بیگ مرحمت نموده فرستادم بشکیش
روز و شنبه بمجمود آبدار که از زمین شاهزادگی و ایام طفولیت بلد انوم زندگی و خدمتگاری اشتغال دار و انعام مقرر شد بیزن خویش
پایند خان مشول بمنصب هفت صدیات و چهار صد و پنجاه سوار ممتاز گشت محمد حسین برادر خواجه جهان راکہ بخدمت بخشگیری کا نگار متعلقند
و از منصب ششصدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار مرحمت نمودم درین تاریخ تربیت خان که از خانزادان مورد وثی این گاه بود و مین نیست رست
در سلک امرالانعام داشت و دویعت حیات سپرد خالی از نامرادی و سلامت نفس بنو جوانی عیاش طبیعت بود تمامی عمر خود را میجوست
که بغارت بگذراند بغمه بندی بسیار ایل داشت و بدین منغمه مرد بے بدی بود و راجه سور جنگ بمنصب دو هزار یات و سوار سرفراز شد

بکرم اللہ ولد علی مردان خان بہادر و باقر خان فوجدار ملتان و ملک محب افغان و مکتوب خان فیل مرحمت شد سید بازید بخاری کہ
 حراست قلعه بہکروہ و فوجداری آنچہ و دہلہ اوست نیز بغایت فیل سرفرازی یافت امان اللہ سپہرہایت خان بانجام خیر مرصع ممتاز گشت
 بشیخ احمد حافی و شیخ عبد اللطیف سنبل و فراست خان خواجہ سراے و راے کنور چند ستونی فیل مرحمت نمود محمد شفیع بخشی صوبہ
 پنجاب بمنصب پانصدی ذات و سید سوار فرق عزت برافراخت ہونس سپہرہایت خان کہ حراست قلعه کالنجہ دہلہ اوست منصب
 پانصدی ذات و یکصد و پنجاہ سوار عنایت شد درین تاریخ خبر فوت شاہ نواز خان سپہرہ سالار خان خانان سبب گرانی خاطر گشت
 در ہنگامیکہ آن تالیق از ملازمت رخصت می شد بتاکید تمام فرمودہ شدہ بود کہ چون مکرر بمساح جلال رسیدہ کہ شاہ نواز خان شفیع
 شراب گشتہ و پیالہ با فراطیخورد اگر در واقعہ این سخن فرغ صدق دار و حیث باشد کہ درین سن خود را ضایع سازد و باید کہ او را بطور او
 نگذارد و ضبط آن احوال بواسعہ نماید اگر خود از عمدہ او بیرون نتواند آمد صریح عرض داشت نماید کہ بخود طلب داشتہ با صلح حال او
 توجہ فرمایم چون بہ برہانپور رسید شاہ نواز خان را بغایت ضعیف و زبون دریافتہ تبدبیر علاج او پرداخت قضا را بعد از روزی
 چند صاحب فراش گشتہ بر بستر تاوانے افتاد ہر چند اطباء معالجات و تدبیرات بکار بردند سودمند نشد در عین جوانی و دولت و رسد
 سے و سہ سالگی با جہان جہان نگرانی و حسرت بجا رحمت و مغفرت ایزوی پیوست از شنیدن این خبر ناخوش تا سفت بسیار
 خوردم الحی خوب خانہ زاوے رشید بود بلیتے درین دولت مصدر خدمات عمدہ شدی و اثر ہائے عظیم ماندے اگرچہ ہمہ را این شاہ
 در پیش است و از فرمان گیتی مطاع تھا و قدر بچکس را چارہ و گریزے لیکن باین روش رفتن گران می نماید امید کہ از اہل آمزش
 باوراجہ سار نگدیور کہ از خدمتگاران نزدیک و بندہ ہائے مزاجدان است نزد آن تالیق فرستادہ با نواع مراحم و نوازش پریش و
 دلجوئی فرمودم و منصب پنج ہزاری شاہ نواز خان را بر منصب برادران و فرزندان او افزودہ شد و ارباب خلق برادر خورد و بر منصب
 پنج ہزاری ذات و سوار از اصل و اضافہ سرفراز ساختہ بغایت خلعت و فیل و اسب و شمشیر مرصع امتیاز بخشیدم و نزدیکترین شخصیت
 فرمودم کہ او را بجائے شاہ نواز خان سپہرہایت صوبہ برادر احمد نگر مقرر نماید رحمن داد برادر و گیرش بمنصب دو ہزاری و ششصد
 سوار سرطبندی یافت منوچہر سپہرہ شاہ نواز خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار و ششصد طغرل ولد شاہ نواز خان بمنصب
 ہزار ذات و پانصد سوار ممتاز شد روز مبارک شنبہ دوازدهم قاسم خان خولیش اعما و والدولہ بہ عنایت علم فرق برافراخت ہند
 سپہرہ حاجی را کہ بارادہ بندگی و خدمت آمدہ بود منصب پانصدی ذات و یکصد و اعنایت شد صدر جہان خولیش مرحومے
 مرتضی خان بمنصب ہفت صدی ذات و ششصد سوار بخدست فوجداری سنبل سرفرازی یافت فیصل مرحمت نمودہ رخصت

فرمودم بهارچه بندلیه را بمنصب ششصدی ذات و چهارصد سوار امتیاز بخشیده فیل عنایت شد بنگرام راجه جو نیز فیل مرحمت شد در
احمدآباد و دو بکه مار خور همراه داشت چون ماده در سرکار نبود که جفت توان کرد بخاطر رسید که اگر با نیز بر بری که در عربستان مخصوص
که از بندر شهر و خاری آزند جفت کرده شود اما نتاج آنها آنچه شکل و شمایل بهر صد القصد با هفت بر بری ماده جفت فرموده شد
و بعد از انقضای مدت ششماه در پنجور بهر کدام یک بچه آوردند چهار ماده و سه نر و بقایت خوش صورت و خوش ترکیب و خوش رنگ
و درین رنگها آنچه بکه مشابعت و مناسبت دارد مثل سمنه خطا لے سیاه و ریشته داشته باشد و سرخ نیز از دیگر الوان خوشترنگ
و خوشتری نماید و اصلت در و بیشتر ظاهری شود و از شوخ و دیگر آدای مضحک و الزاح جست و خیز چه نویسد آدای
چند مشاهده می شود که بے اختیار خاطر را بتماشای آن رغبت افزاید و اینکه در مردم شهرت گرفته که مصور آدای بکے جست و خیز
بزغال خوب نمی تواند کشید اینجا یقین شد اگر حیانا آدای بزغال را یک طریقه تواند کشید و در کشیدن آدای فریب و الزاح جست و خیز و شوخیهای این
شک نیست که بجز اعتراض خواهد نمود از جمله بچه یکماه بکے بست روزه بنوعی از جای مرتفع حسته خود را بر روی زمین میگیرد که اگر غیر بزغال بکے یک عضو
درست نخواهد ماند از بسکه مرا خوش آمده فرمودم که همیشه نزدیک نگاه دارند و هر کدام را نامی مناسب آنها نموده شد بقایت مخطوظم
و در فراهم آوردن بکه مار خور و بزاصل نهایت توجه دارم و می خواهم که نتاج اینها بسیار شود و در مردم انتشار یابد بعد از آن
که نتاج اینها را با یک دیگر جفت کرده شود ظن غالب آن است که نفیس تر بهر صد و یک از خصوصیات و امتیازات اینها
نسبت به بزغال آنکه بزغال بجز زائیدن تا پستان بدین نگیرد و شیر نخورد و فریاد و اضطراب بسیار ظاهر می کند و این بخلات
آن اصلا آواز بر نمی آرد و در غایت استغناء بے نیازی استاده می باشد شاید که گوشت اینها در غایت خوش مزگی بوده
باشد قبل ازین فرمان شده بود که مقرب خان بصاحب صوبگی بهار سرفراز گشته بدانصوب شایسته مشارالیه خود را بدرگاه
رساند که زمین بوس نموده متوجه مقصد گردد و بنا برین روز مبارک شنبه دوم خرداد و فیل با تملایر و دواسپ و کچپوه مرصع
عنایت نموده رخصت فرمودم و پنجاه هزار روپیه برسم مساعدت مرحمت شد و بهرین تاریخ سردار خان بخلعت و فیل و
اسپ سرفراز گشته بجایگاری سرکار منگیر که در ولایت بهار و بنگاله است رخصت یافت میر شریف وکیل قطب الملک
که در درگاه بود رخصت شد و فرزند اقبال مند شاه جهان برادر افضل خان دیوان خود را بمراقت او تعیین نموده چون
قطب الملک اظهار اخلاص و ارادت نموده مکرر التماس شبیه کرده بود حسب التماس مشارالیه شبیه خود را با کچپوه مرصع و
چهل کتاره مرحمت فرمودم و بست و چهار هزار در ب و خنجر مرصع و اسپ و بخلعت بهر شریف مذکور عنایت شد فاضل خان

دیوان بیوتات بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز شہ حکیم رگناتھ بمنصب مستشصدی ذات و شصت سوار سرفراز شہ چون درین
ایام عرس حضرت عرش آشیانی بود پنج ہزار روپیہ حوالہ چندی از بندہ ہائے معتبر شد کہ بقدر او را باب استحقاق قسمت نمایند جنعلیخان
را کہ جاگیر دار سرکار شکر بود بمنصب دو ہزار و پانصدی ذات و سوار افتخار بخشیدہ بکمال ابراہیم خان فتح جنگ صاحب صوبہ ولایت
بنگالہ مقرر فرمود و شمشیری بمشار الیہ عنایت شد چون میرزا شرف الدین حسن کا شغری در خدمت بگش جان نثار گشت ابراہیم حسین
سیرا و را بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم در نیولا ابراہیم خان دو منزل کشتی کہ باصطلاح آن ملک گوشہ گویند نشین گاہ
یکے را کہ از طلا و دوم را از نقرہ ساختہ برسم پیشکش ارسال داشتہ بود از نظر گذشت بے تکلف در قسم خود از فردا علی است یکے را
بفرزند شاہجہان لطف نمودم روز مبارک شنبہ ہم سادات خان بمنصب ہزاری ذات و شصت سوار سربندی یافت درین تاریخ
عضد الدولہ و شجاعت خان عرب بحال جاگیر خود رخصت شدند روز مبارک شنبہ آہستہ خان کچھہ مرصع معہ پھول کٹارہ عنایت
فرمودم چون فرزند سعادت مند سلطان پرویز متوجہ در گاہ والا شدہ التماس خلعت نادری خاصہ نمودہ بود کہ در روز ملازمت مبارکی
پوشیدہ سعادت زمین بوس دریا بد حسب التماس و خلعت نادری و چیرہ و فوطہ خاصہ حوالہ شریف وکیل آن فرزند فرمودم کہ نزد
روانہ ساز و روز مبارک شنبہ بست و سویم میرزا والی سپہر عمرہ این نیازمند حسب الحکم از صوبہ دکن آمدہ دولت آستانہ بوس دریافت
پدرش خواجہ حسن نالدار از خواجہ زادہ ہائے نقشبندی است عم من میرزا محمد حکیم بشیرہ خود را خواجہ نسبت کردہ بودند تعریف خواجہ
از مردم بسیار شنیدہ شد حسب و نسب با ہم جمع داشت و مدتہا حل و عقد سرکار میرزا محمد حکیم عموی من بقبضہ اختیار خواجہ بود و مراعات
خاطر خواجہ بسیاری فرمودند پیش از شفق شدن میرزا و ولایت حیات سپردا و دو پسر ماند میرزا بدیع الزمان و میرزا والی سیدنا
بدیع الزمان بعد از فوت مرزا اگر بختہ با و را انہر رفت و در ان غربت مسافر راہ عدم شد و بگیم با میرزا والے بدرگاہ آسمان جاہ پیوست
و حضرت عرش آشیانی مراعات خاطر بگیم بسیاری فرمودند میرزا ہم جوان سنجیدہ آرمیدہ است خالی از معقولیت و فہمیدگی نیست از
علم موسیقی و قوت تمام دار و در نیولا بخاطر رسید کہ صبیہ شاہ زادہ مرحوم و انیال را میرزا نسبت فرمودہ شود و باعث طلب میرزا
بدرگاہ ہین بود این صبیہ از دختر قلیچ محمد خان است امید کہ توفیق رضا جوئی و خدمتگاری کہ وسیلہ سعادت مسندی و
برخور داری است نصیب و روزی باد درین تاریخ سربندی را سے کہ بخدست صوبہ دکن معین است بمنصب دو ہزاری
و پانصدی ذات و ہزار و پانصد سوار سرفراز شد درین ایام بحرین رسید کہ شیخ احمد نام شہادے در سہرند و ام
زرق و سا بوس غر و چیدہ بسیار سے از ظاہر ہر پرستان بے معنی را صید خود کردہ و بہر شہر سے و دیار سے یکے از مردیان

خود را که آئین دکان آرائی و سعادت فردشی و مردم فریبی را از دیگران بختی و بخت خلیفه نام نهاده فرستاده و مژ خزانے که بمریدان و معتقدان خود نوشته کتابی فراهم آورده مکتوباتی نام کرده و در آن جنگ و ملات بسا مقدمات لاطایل مرقوم گشته که بکفر و زندقه و سحر و جادو و خود ازانجمله در مکتوبی نوشته که در اثنا رسلوک گذارم بمقام ذی النورین افتاد مقامی ویدم بغایت عالی و خوش بصفا از انجساور گذشتم بمقام فاروق پیوستم و از مقام فاروق بمقام صدیق عبور کردم و هر کدام را تعریفی و درخور آن نوشته و از انجا بمقام محبوبیت واصل شده مقامی مشابه افتاد بغایت منور و طون خود را با انواع انوار و الوان منعکس یافتیم یعنی استغفر الله از مقام خلفا و گذشته بجا لیرتبت جوع نمودم و دیگر گستاخیا کرد که نوشتن آن طوسه دارد و از ادب و دراست بنا برین حکم فرمودم که بدرگاه عدالت آئین حاضر سازند حسب الحکم بلا زست پیوست و از هر چه پرسیدم جواب معقول نتوانست سامان نمود و با عدم خرد و دانش بغایت مغرور و خود پسند ظاهر شد صلاح حال او منحصر درین دیدم که روزی چند در زندان ادب محبوس باشد تا شوریدگی مزاج و اشتیاق دماغش قدری تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرو نشیند لاجرم بانے راے سنگدلان حواله شد که در قلعه گوالیار مقید و او روز شنبه بخت و تخم خور داد فرزندان جبهه شاهزاده سلطان پرویز از آله آباد رسیده بسج و آستان خلافت حسین اخلاص نورانی ساخت بعد از ادای رسوم زمین بوس بنوازش بیکران مخصوص گشته حکم نشستن فرمودم دو هزار مهر و دو هزار روپیه بصیغه نذر و الماسه برسم پیشکش وقت ملازمت گذرانید چون فیلماسه او هنوز نرسیده بود وقت دیگر بنظر خواهد گذشت راجه کلیان زمیندار رتنبور را که آن فرزند حسب الحکم فوج بر سر او فرستاده هشتادفیل و یک لک روپیه پیشکش گرفته همراه بدرگاه گیتی پناه آورده بود و دولت آستان بوس دریافت و در یغلان دیوان آنفرزند که از قدیم بنده ماسه این درگاه است بسعادت کورنش سرفراز شده بخت و هشتادفیل با نر و ماده پیشکش گذرانیده از انجمله نه زنجیر فیمل مقبول افتاد تتمه بمشارالیه عنایت شد چون بعرض رسید که مروت خان پسر افتخار خان که از خانان داندان و تربیت یافته ماسه این درگاه است و راقصاے بلا و بنگاله با طایفه تگه جنگ کرده جان نثار شده یا برادر او را بمنصب هزاروی ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم برادر دیگرش بمنصب چهارصد یزات و سوار سربلندی یافت تا باز ماند حاکمرا گنده نشدند روز دوشنبه سوم تیر ماه آملی در سواد شهر چهار آهوسه سیاه و یک ماده و یک آهوبره تسکار شدند چون از پیش منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز عبور اتفاق افتاد و زنجیر فیمل و دندان دار با تلمایر برسم پیشکش گذرانید هر دو زنجیر داخل فیلمان خاصه حکم شد روز مبارک شنبه سیزدهم سید حسن الحبی برادر کامکار شاه عباس فرمان روا ماسه ایران سعادت آستان بوس دریافت مرا سله آن برادر گرامی را با سیاله آنجوری بلورین که لعلی برپوش آن نشانیده بودند گذرانید چون از فرط محبت و واد و خلوص مودت و اتحاد و دوستی و ارتباط گشت درین روز زنده انجان

بمنصب ہزاری ذات دپانصد سوار سر بلندی یافت نصر اللہ ولد فتح اللہ کہ محافظت و محارست قلعہ انبر بعدہ دوست بمنصب ہزار و پانصدی ذات و چار صد سوار سر فراز شد روز مبارک شنبہ سہم امان اللہ سپہ ہما بت خان بمنصب ہزار و پانصدی ذات و ہشتصد سوار سر فراز شد وزیر خان را بنجد دست دیوانی صوبہ بنگالہ اختصاص بخشیدہ اسپ دخلعت و خجمر صرع مرحمت فرمود بمیر حسام الدین وزیر دست خان فیل عنایت شد وین تاریخ حافظ حسن ملازم خان عالم باکتوب مرغوب گرامی برادر م شاہ عباس و عرض داشت آن رکن السلطنت بدرگاہ پیوست و خجرقبضہ و ندان مایہی جوہر در سیاه البلق کہ برادر م بجان عالم لطف نموده بودند چون نفاس تمام داشت بدرگاہ فرستادہ بود از نظر گذشت بغایت پسندیدہ افتاد الحق تحفہ ایست تا در تاحال اصدا البلق دیدہ نشدہ بود و بسیار خوش آمد روز مبارک شنبہ سہم میرزا والے بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سر بلندی یافت سہم و چارم ہزار در ب و روجہ انعام بسید حسن الہی عنایت شد بعد اللہ خان بہادر فیروز جنگ فیل مرحمت نمود روز مبارک شنبہ دوم امرداد ماہ الہی باعتبار خان اسپ عنایت شد عاقل خان بمنصب ہزاری ذات و ہشتصد سوار سر فرازے یافت شب شنبہ چارم امرداد ماہ الہی مطابق با نزد م شعبان جشن شب برات بود حسب الحکم لب دریا کے کشتی بار با انواع چراغان و اقسام آتش بازی آراستہ بنظر در آورند الحق چو انعامے ترتیب یافتہ بودند بغایت خوش می نمودند مدت متداویر و تماشا کے آن محظوظ شدم روز سہ شنبہ سیرن پسر ناد علی میدانی کہ از خانہ زادان قابل تربیت است بمنصب ہفتصدی ذات دپانصد سوار امتیاز یافت بخواجه زین الدین منصب ہفت صدی ذات و سید سوار مرحمت فرمود و خواجہ محسن بمنصب ہفتصدی ذات و یکصد سوار سر فراز گشت روز مبارک شنبہ نہم بشکار موضع سمونگر رفتہ شد تا روز و شنبہ در ان صحراے دلکش اسیر و شکار خوشوقت بودہ شب سہ شنبہ بدولت خانہ معاودت اتفاق افتاد و در مبارک شنبہ شانزدہم بشوقن بنیرہ شیخ ابو الفضل بمنصب ہفتصدی ذات و سید صد و پنجاہ سوار سر فرازی یافت روز مبارک شنبہ بسیر باغ گل افشان کہ بر لب آب جمہ واقع است رفتہ شد و را شلے راہ باران فردرخت و خوب بارید حسین را بتازگی طرادت و لغارت بخشید اناس کمال رسیدہ بود و سیر مستونی کردہ شد از عماراتی کہ مشرف بر دریا اساس یافتہ چندان کہ نظر کار می کرد غیر از سبزہ و آب روان ہیچ محسوس نمی شد این ابیات انوری مناسب مقام افتاد۔ ابیات

روز ہمیش و طرب بستان است	روز بازار گل و ریحان است	تودہ خاک عمیر کیست است
و امن باد گلاب افشان است	از ملاقات صبا روے غدیر	راست چون آرزو سہان است
چون باغ مذکور بعدہ تربیت خواجہ جان مقرر است پارچہ طح تازہ کہ درینولا از عراق بحبت او آورده بودند		

برہم شیکش گذرانید انجہ پسند افتاد برگزیدہ تمہ باو مرحمت فرمودم باغ راہم خوب ترتیب داده بود منصب او از اصل واصف نہ
 پنج ہزاری ذات و سہ ہزار سوار حکم شد از اتفاقات غریبہ آنکہ باخان عالم خیر قبضہ دندان البق جوہر دار کہ از پیش برادر کا مکار عالی مقدار
 شاہ عباس یافتہ فرستادہ خاطر بحدے راغب مایل دندان البق شدہ کہ چندے از مردم صاحب وقوف بجانب ایران و توران تعین
 فرمودم کہ در نقض و تبس کوشیدہ از ہر جا و ہر کس بہر روش و ہر قیمت کہ بدست افتد تقصیر نکنند بسیارے از بندہ ہاے مزاجدان
 و امراء و ایشان بجهت مجرا خود پیوستہ در طلب و نقض می باشند قضا را در زمین شریکے از مردم اجنبی بیوقوف دندان البق در غایت
 لطافت و نفاست بقلیلے در سر بازار می خورد و اعتقادش اینکہ مگر در وقتے از اوقات در آتش افتادہ و سیاہی اثر سوختن است بعد
 از مدتے بیکے از بخاران سرکار فرزند اقبال مند شاہ جهان می نماید کہ یکپارچہ ازین دندان بجهت سستی بالیدر آورد و چنان باید کرد کہ اثر تنگی
 سیاہی نماند غافل از آن کہ سیاہی قدر قیمت سفیدی را افزودہ و این خال و خط است کہ مشاطہ تقدیر پیرایہ جمال او نمودہ بخار فی الفور
 نزد داروغہ کارخانہ خود شناختہ این مژدہ را باو میرساند کہ چنین جنبی کیاب و تحفہ و نادر کہ خلقے در طلب او سرگردانند و مسافتمار
 بعید طے نمودہ و باطراف و اکناف بلا و شناختہ اند و مفت و رایگان بدست بیکے از مردم مجہول افتادہ قدر قیمتش نمی شناسد سہل و آسان
 از توان گرفت مشارالیه بمرافقت او رفته و رساعت بدست می آرد و روز دیگر بخدست آنفرزند می گذرانند چون فرزند شاہ جهان
 بہار دست پیوست نخست اظہار شگفتگی بسیار نمود بعد از آنکہ دماغ از نثار بادہ آراستگے یافت بنظر در آور و بجایت مرا
 خوش وقت گردانید۔ ع

اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

پندان و جا۔۔۔ خیر و رحق او کروم کہ اگر از صد یک آن با جابت مقرون گرد و بجهت برخورداری دین و دولت او کافی است
 درین تاریخ بہلیم خان یکے از نوکران عمدہ عادل خان آمدہ ملازمت نمود چون از روے اخلاص اختیار بندگی نمودہ بود بمبرام بیدریغ
 اختصاص بخشیدہ خلعت و اسب و شمشیر و دہ ہزار دروب الغام شد و منصب ہزاری ذات و پانصد سوار عنایت فرمودم در نیولاعرض داشت
 خان دوران رسید نوشتہ بود کہ آنحضرت از کمال مرحمت و قدر دانی پیر غلام خود را باوجود کبر سن و ضعف باصرہ بجلو مست ملک عٹٹہ
 سرفراز فرمودہ بودند چون این ضعیف بغایت نخبت پیرو منحنے شدہ و در خود قوت و مددست تر و دوسواری نمی یابد التماس دارد کہ از
 سپاہ گری معاف نمودہ و رسلک لشکر دعا انتظام بخشد حسب التماس و حکم شد کہ دیوانیان عظام پرگنہ خوشاب را کہ سے لک و ام جمع
 اصلی اوست و مدتهاست کہ در وجہ جاگیر مشارالیه نخواہد است و بغایت مہمور و موزوع شدہ بجهت مدد فرج او مقرر دارند کہ آسودہ و

مرده الحال روزگار بسر برد و پسر کلان او شاه محمد نام منصب هزاری ذات و ششصد سوار سرفرازی یافت و پسر دوم یعقوب بیگ
 بمنصب هفت صدی ذات یکصد و پنجاه سوار فرق عزت برافراخت سویم اسد بیگ بمنصب سیصدی ذات و پنجاه سوار ممتاز گشت و در
 شب غزه شهر یو راه آلی بجهت اتالیق جانسپار خان خانان سپهسالار و دیگر امرای عظام که بخدمت صوبه دکن مقرر اند خلعت بارانے
 مصحوب یزدانی عنایت فرمودم چون عزیمت سیر کلزار همیشه بهار کشمیر و در خاطر تصیم یافته نورالدین قلی رخصت شد که پیشتر شتافت
 نشیب و فراز راه پونج راحتی الامکان علاج نماید و نوے ساز و که عبور چار و اهاکے بار بردار از کرپه هاسے دشوار گذار بسببیت
 میسر شود و مردم محنت و تعب نکشند و جمع کثیر از علمه و فعله انیکار شل سنگتراش و نجار و بیلدار و غیره بهماهی اذینصت یافتند و فعلی بمشارالیه
 عنایت شد شب مبارک شب سیزدهم ببلغ نور منزل رفته تا روز یکشنبه شانزدهم در ان گلشن نشاط بعیش و انبساط گذشت راجب
 بکرامیت بهگید از قلعه ماند پور که وطن ما لوفه اوست آمده سعادت آسا بنوس دریافت فیله و کله مرصع برسم پیشکش گذرانید
 مقصود خان بمنصب هزاری ذات و یکصد و سی سوار سرفراز گشت روز مبارک شب بستم فرزند شاه پرویز و دو زنجیر نعل پیشکش آورد
 و داخل حلقه خاصه حکم شد تباریخ بست و چهارم ماه مذکور در دولت خانه حضرت مریم زمانی جشن وزن شمس انجمن افزو گشت سال
 پنجاه و یکم بحساب ماه هاسے شمس بفرخه و فیروزی آغاز شد امید که مدت حیات در مرصیات این دجل سبانه مصروف باد سید جلال
 خلف سید محمد نیر شاه عالم بخاری را که محلی احوال او و ضمن وقایع سفر کرامت مرقوم گشته رخصت انعطاف ارزانی داشتیم ماده فعلی
 بجهت سواری او با خرج راه عنایت شد شب یکشنبه سی ام مطابق چهاردهم شهر شوال که قرص ماه بعبار کامل رسیده بود در عمارات
 باغ که مشرف بر دریاهے جمنا واقع است جشن ماہتابی ترتیب یافت و بقایات مجلس آرمیده و بزم پسندیده گذشت غزه ماه آلی باز
 دندان ابلق جوهر دار که فرزند سعادت مند شاه جهان پیشکش کرده بود فرمودم که مقدار دو قبضه خنجر و یک ششست ازان بریدند
 بقایت خوش رنگ و نفیس برآمد با ستاد پورن و کلیان که در فن خاتم بندی عدیل و نظیر خود ندارند حکم شد که قبضه خنجر را باندامی که در نیوای پسند
 افتاده و بطرح جانیگری شهرت یافته بسازند همچنین تیغه و غلاف گیری و بند و بان را با ستادانے که هر کدام در فن خود از یکتایان
 روزگار اند فرموده شد الحق چنانچه خاطر میخواست ترتیب یافت یک قبضه خود انطور ابلق برآمده که از دیدنش حیرت افزد و از جمل
 هفت رنگ محسوس میشود و بعضی گها چنان می نماید که گوی نقاش صنع بکلک بدایع نگار از خط سیاه بر دور آن تحریر کرده نفس الامر آنکه
 بحدے نفیس است که یک نفس نمی خواهیم که از خود جدا سازم و از جمیع جواهر گران بها که در خزانه است گرامی تر میدارم روز مبارک شب
 مبارکے و فرخے در کمرستم و استادان نادره کار که در تمام آن نهایت صنعت و وقت لعل آورده کارنامه ظاهر ساخته بودند

تعلق سفینه ۲۰۰



نقشه کوس منامه که بحکم جهانگیر پادشاه از آگره تالار هفتوازشده است
واقع بر وزن شهر چلی

بالغات سرفراز گشتند استاد پور بن بنایت فیل و خلعت و حلقه طلا بجست سردست که اهل هندان را که طوطی گویند و کلیان خطاب عجائب
 دست و اضافت و خلعت و پوچی مرصع و همچنین هر کدام در نور حال و دهنر مندی خود نوازشات یافتند چون بعرض رسید که امان الله پسر
 مهاست خان به احد او بدینا و جنگ کرده فوج او را شکست داده بسیار از افغانان سیاه رو و باطن را علف تیغ خون آشتام ساخته شمشیر
 خاصه بجست سرفرازی او فرستاده شد روز شنبه پنجم خبر فوت راجه سور جنگ رسید که در وکن باجل طبعی در گذشت او نیره مالدی است
 که از زمینداران عمده هندوستان بود و زمینداری که باران ادم از تقابل و مساوات میزد این است بلکه در یکی از جنگها بر رانا
 غالب آمده و احوال او در اکبر نامه شرح و بسط مذکور است راجه سور جنگ بمیان تربیت حضرت عرش آشیانی و این نیازمند
 درگاه سجانی بمراتب بلند و مناصب ارجمند رسید ملکش از پدر و جد در گذشت پسرش گنجنگه نام دارد و پدرش در زمان حیات همت
 ملکه دلی خود را بقبضه اقتدار او سپرده بود چون قابل تربیت و نوازش دانستم او را بمنصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار و علم
 و خطاب راجه و برادر خردش را بمنصب پانصدی ذات و دو صد و پنجاه سوار سرفراز ساخته جاگیر در وطن مرحمت فرمودم روز مبارک شنبه
 دهم همراه حسب التماس آصف خان بمنزل او که در کنار جنانا اساس یافته رفته شد جماعی ساخته در نهایت صفا و نفاست بنایت
 محظوظ گشتم بعد از فراغ غسل بزم پیاله ترتیب یافت و بنده با سه خاص بساغر با سه نشاط خوشوقت شدند از پیشکشها سه او
 آنچه پسند افتاد برگزیده تمه بشار الیه بخشیدم قیمت مجموع پیشکش او که گرفته شد مبلغ سه هزار روپیه بوده باشد باقر خان فوجدار
 ملتان بنایت علم سر بلندی یافت پیش ازین حسب الحکم از دار الخلافه اگره تادریا سه انگ و دو طرفه درخت نشایند خیابان تربیت
 داده اند و همچنین از اگره تانگاله و در نیولا حکم کردم که از اگره تالا هو بر سر هر گروه سیله بسازند که علامت گروه باشد و بفاصله سه گروه
 چاه آب تا متر دین آسوده و مرفه الحال آمد و رفت نمایند از تشکی و تابش آفتاب محنت و صعوبت نکشند روز مبارک شنبه
 بیست و چهارم همراه حش و سمره ترتیب یافت بآیین هند اسپان را آراسته بنظر در آورند و بعد از دیدن اسپان چند بخیر
 فیل بنظر گذشت چون معتمد خان در نوروز گذشته پیشکش نگذاریده بود درین حش تخت طلا بایک انگشتری یا قوت و یک بسد
 دیگر جزویات پیشکش کرد و تخت نغزاک ساخته شده قیمت مجموع آن شانزده هزار روپیه باشد چون از صدق عقیدت و اخلاص
 آورده بعرض قبول مقرون گشت درین روز زبردست خان بمنصب هزاریدات و چهار صد سوار سرفرازی یافت چون
 ساعت کوح روز دهم مقرر شده بود وقت شام مبارکی و فرخی بر شتی نشسته متوجه مقصد گشتم و هشت روز در منزل دلالت
 افتاد تا مردم بفراغ خاطر سامان نموده بر آیند ما بتخان از انگش طلا کوچکی سیب فرستاده بود بسیار تر و تازه آمد لطافت تمام داشت از

از خورشیدش مخطوط گشتیم سبب خوب کابل کہ در ہما نجا خورده شد و سبب سمرقندی کہ ہر سال می آرند طرف منی تون مناد و ریشہ نری و
 نزاکت و راست مزگی هیچ نسبت با نہا ندارد اما حال باین نفاست و لطافت سبب ندیدہ شدہ بودمی گویند کہ در نگلش بالا متصل
 بشکر درہ وہی است سیوران نام دران تودہ سہ درخت ازین سبب است و ہر چند سعی نمودند جاے دیگر باین خوبی نشد بسید حسن
 ایچی برادر م شاہ عباس ازین سبب الوش عنایت کردم تا معلوم گردد کہ در عراق بہتر ازین می شود یا نہ عرض کرد کہ در تمام ایران
 سبب اصفہان ممتاز است نہایتش بہین قدر خواہد بود روز مبارک شبہ غرہ ماہ آبان الی زیارت روضہ حضرت عرش آشیانے
 انار انشر برمانہ رفتہ فرق نیاز بر آستان ملائک آشیان سودہ صد مرتبہ رگزرا نیدم جمیع بیگمان و اہل محل بطوان آن آستان ملائک
 مطاف استسجاد جتہ نذر و رات گذاریدند شب جمعہ مجلسے عالی آراستہ شد از مشایخ و ارباب علم و حفاظ و اہل نعمہ بسیارے فراہم
 آورده وجد و سماع کردند و ہر کدام در خور استحقاق و استعداد آہنا از خلعت و فرجی و شال عنایت شد عمارات این روضہ بہتر کنایات عالی
 اساس یافتہ درین مرتبہ باز بخاطر رسید از انچہ بود بسیار افزو و شب سویم بعد از گذشتن چار گھڑی از منزل مذکور کوچ اتفاق افتاد و
 منج و نیم کر وہ براہ دریا نور ویدہ چار گھڑی از روز برآمدہ بود کہ بمنزل رسیدہ شد بعد از دوپہر روز از آب گذشتہ ہفت دراج شکار کریم
 آخر ہاے روز بسید حسن ایچی بیست ہزار روپیہ انعام شد خلعت طلا ووز با جیفہ مرصع و فیل مرصع نمودہ رخصت انعطاف ارزانی
 داشتیم و بحبت برادر م صراحی مرصع کہ بشکل خروس ساختہ بودند و مقدار معتاد من شراب درومی گنجید برسم ارغوان فرستادہ شد آمد
 کہ سلامت بمنزل مراد برسد لشکر خان را کہ بجلو مست و حراست دار الخلافہ اگرہ اختصاص یافتہ خلعت واسپ و فیل و نقارہ و خنجر
 مرصع عنایت نمودہ رخصت فرمودم اکرام خان بنصب دو ہزاری قوت و یک ہزار و پانصد سوار و خدمت فوجداری سرکار دیوات
 سرفرازی یافت پسرا سلام خان است و او نبیرہ صاحب سجادہ خفران پناہ شیخ سلیم است کہ محامد ذات و محاسن صفات و نسبت
 دعا گوئی ایشان باین دودمان والا در اوراق گذشتہ نگاشتہ کلک صداقت رقم گشتہ در نیولا از شخصے کہ سخن او بغرور صدق آراستہ شد
 استماع افتاد کہ در زمانے کہ مرا بقدر تکسری و ضعفی در اجبیر دستداد پیش از انکہ این خبر ناخوش بولایت بنگالہ رسد روزے
 اسلام خان در خلوت نشستہ بود ناگاہ اورا بخودی دست میدہد چون بخودی آید بیکے از معتدان خویش کہ بھیکن نام داشت و از
 محران او بودہ می گوید کہ از عالم غیب مرا چنین نمودند کہ پیکر مقدس حضرت شاہنشاہی بقدر گرانی دار و علاج آن منحصر و رندا
 ساختن چیزے است بغایت عزیز و گرامی نخست بخاطرش گذشت کہ فرزند ہوشنگ را فداے فرق مبارک آنحضرت سازم لیکن
 چون خرد سال بود و ہنوز تہمتے از حیات نیافتہ و کام دل بر نگرفتہ مرا بر حال او رحم آمد خود را فداے صاحب و مربے خود کردم امید

که چون از عیسم القلب و صدق باطن است بدرگاه الکی مقبول افتد فی الفور تیر دعا بدهد و اجابت رسد و در بهان زود سے اثر منعقد و عارضه بیاری در خود احساس نمود آنرا فائز مرض اشتداد می یافت تا بجوار رحمت ایزدی پیوست و حکیم علی الاطلاق صحت عاجل و کامل از شما خانہ غیب باین نیاز مند گرامت فرمود اگر چه حضرت عرش آشیانی انار شد بر بانه با ولاد و احداث شیخ الاسلام توجه فرما داشتند و هر کدام را در غور قابلیت و استعداد تربیت با در عایت فرموده بودند لیکن چون نوبت سلطنت و خلافت باین نیاز مند رسید بحکمت ادبے حقوق آن بزرگوار رعایتهاے عظیم یافتند و اکثر از ایشان بجای مرتبه امارت رسیدند و بصاحب صدیقی با ترقی و تصاعد کردند چنانچه احوال هر کدام در جای خود گذارش نمود چون درین موضع بلال خان خواجه سمر که از خدمتگاران زمان شاهزادگی است سمره و بلبلے ساخته بود پیشکش گذرانید بحکمت سرفرازی او قلیله گرفته شد ازین منزل بچهار کوچ در ظاهر متهرا و روه و یک مسعود اتفاق افتاد و روز مبارک شنبه ششم تها شایے بندراین و دیدن تجا نهاے آنجا رفته شد اگر چه در عهد سلطنت حضرت عرش آشیانی امر اسے راجعوت عمارات به طرز خود ساخته و از بیرون به تکلفات افزوده غایتاً در ورون چندان شیر و ابا بیل و روخانه ها کرده که از بوسے بر آنا یک نفس بند نمی تواند شد

از بیرون چون گور کا مندر بر محل | از ورون قمر خداے عزوجل

درین روز مخلص خان حسب الحکم از بنگال آمدہ سعادت آستا بنوس دریافت صد مهر و صد روپیہ بصیغہ نذر و لعل و طوطی برسم پیشکش گذرانید و ز جمعه نهم شش لک روپیہ خزانہ بحکمت ذخیرہ قلعه آسیر نزد سپهسالار خانانان فرستاده شد در اوراق گذشته تقریبات از کیفیات احوال گسائین چه روپ که در ادجین گوشه انزو داشت مرقوم گشته درینو لا از ادجین بتهر که از اعظم معابر هندو است نقل مکان نموده بر کنار دریاے جتنا لعبادت مسعود حقیقی اشتغال دارد چون صحبت او پیرامون خاطری گشت بقصد ملاقات او شتافتم و زمانے ممتد در غلوت بیزحمت غیر صحبت داشته شد الحق که وجودش بغایت مغتنم است در مجلس او محظوظ و مستفید می توان شد روز شنبه و هم قراران بعرض رسانیدند که درین نزدیکی شیرے است که آزار و آسیب از دبر علایا و مترودین میرسد فی الفور حکم فرمودم که فیل بسیار برده میشه رانیک محاصره نمایند و آخر باے روز خود با بل محل سوار شدم چون عهد کرده ام که هیچ جاندارے را بدست خود نیارم بنور جهان بیگم فرمودم که بنندوق بیندازید با آنکه فیل با بوسے شیر قرار و آرام نیگیرد و پیوسته در حرکت است از بالای عمارای تنگ بے خطا انداختن کار نیست عظیم مشکل چنانچه میرزا رستم که در فن بندوق اندازی بعد از من شل و دوئی نیست کرچان شده که سه تیر و چهار تیر از بالاے فیل خطا کرده نور جهان بیگم تیر اول چنان زد که بهمان زخم تمام شد روز و شنبه و واز و هم باز خاطر را

بلاعات گسائین چدر و پ رغبت افزو و بے تکلفانه بکلبه او شتافته صحبت داشته شدن خان بلند در میان آمدن حق جل و علی غریب توفیق کرامت فرموده فهم عالی و غطرت بلند و در که تندر را بادانش خدا و اد جمع و دل از تعلقات آزاد ساخته پشت پا بر عالم وافیها زده و در گوشه تخرید مستغنی و بے نیاز نشسته از اسباب دنیوی نیم گز کمنه کر پاس که ستر عورت شود و پارچه از سفالین که دم آبی توان خور و اختیار نموده در زمستان و تابستان و برسات عریان و سر و پا برهنه بسر می برده سوراخی که بصدر محنت و شکنجه توان گردیده در آمد بنوعی که طفل شیر خواره را بر حمت توان در آور و بجبت بودن قرار داده این دوسه بیت حکیم ثنائی علیه الرحمه مناسب حال افتاده

داشتن آفتاب کی کریمه تنگ	چون گلگاه نای و سینه چنگ	با الفضولی سوال کرد از وی	چسبست اینجا به کشش برست دوی
	بادم گرم و چشم گر یان پیر	گفت هذا لمن یوت کثیر	

روز کم شنبه چهاردهم باز بلاعات گسائین رفته از دودار و شدم بے تکلف جدائی از صحبت او بر خاطر حقیقت گزین گرانی نمود روز مبارک شنبه پانزدهم کوچ فرموده در برابر بندر این منزل گزیدم درین منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز رخصت شده باله آباد و محال جاگیر خود شتافت اراده خاطر چنان بود که او درین یورش به عادت همراهی اختصاص یا بد چون پیش ازین اظهار پریشانی نمود ناگزیر بجدائی از رخصت و اوم و اسب پنجاق و کمر خنجر و شسته البتی جوهر دار و شمشیر خاصه و سپر خاصه مرحمت شد امید که باز بروی و خوبی دولت حضور یا بد چون مدت جس خسرو بطول انجامیده بود بنحاط صواب اندیش رسید که پیش ازین او را محبوس داشتن و از سعادت خدمت محروم داشتن از مرحمت و در راست لاجرم بحضور طلبیده حکم کورنش کردم مجدداً نقوش جلایم او برلال عفو مشست و شویافت و غبار نجالت و زلات از ناصیه او زدوده شد امید که توفیق رعنا جوئی و سعادت بندگی نصیب و روزی او باد روز جمعه شانزدهم غلام خالص خان را که بجیت خدمت دیوانی سرکار فرزند شاه پرویز طلبیده بودم در خدمت آن مستخدم رخصت یافت و منصب او بدستوری که در بنگاله داشت دو هزار ری ذات و به قصد سوار مرحمت فرمودم روز شنبه هفتم هم مقام شده درین منزل سید نظام پسر میر سیران صدر جهان که بفرج داری سرکار قنوج اختصاص داشت دولت ملازمت دریافت و زنجیر فیل و چند دست جانور شکاری پیشکش گذرانید یک زنجیر و دودست باز گرفته شد روز یکشنبه سیزدهم کوچ اتفاق افتاد و در نیولا دار لای ایران مصوب پری بیگ سیر شکار یک دست شتقار خوش رنگ فرستاده بود و یک دست دیگر خان مالک داده مشارالین نیز با شتقار شاهی که بدرگاه ارسال داشته خود در راه ضایع می شود و شتقار شاهی نیز از غفلت میر شکار بجنگ گری می افتد اگر چه زنده بدرگاه رسانیدند لیکن یک هفته پیش نماند و تلف شد چه نویسم از حسن و رنگ این جانور خالما لای سیاه بر هر بال و بر پشت پهلوی

بسیار خوشنما بود و چون خالی از غریب نبود بآستانه منصور تقاش که بخطاب نادر العصر سرفراز است فرمودم که شبیه آن را کشیده و نگا هزار و دو هزار روپیه میر شکار مذکور لطف نموده رخصت فرمودم در عهد دولت حضرت عرش آشیانی انا را اندر بر بانه وزن سیر سے دام بود مقدار این حال بخاطر گذشت که خلاف ضابطه ایشان چرا باید کرد ادلی آنکه بدستور سابق سی دام باشد و وزی گسائین جدید و پ تبقری گفت که در کتاب پیدا که احکام دین ما در اینجا مثبت است وزن سیر راسی و شش دام نوشته اند چون از اتفاقات فیعی حکم شما بانچه که در کتاب ما است مطابق اقتاد اگر همان سی و شش دام مقرر فرمایند بهتر خواهد بود حکم شد که بعد ازین در تمام مالک سی و شش دام معمول باشد و روز دوشنبه نوزدهم کویچ شد راجه به اسونگر را بکلیک لشکر و کن تعیین فرمودم اسب و خلعت مرحمت نموده شد ازین تاریخ تا روز یکم شنبه بست و هشتم پے در پے اتفاق کویچ واقع شد روز مبارک شنبه بست و نهم دارا البرکت دہلی بود و دو کواقبال آراشگی یافت نخست با فرزند ان و اہل محل زیارت روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی انا را اندر بر بانه شتافتہ نذورات گذرانیدہ شد و از اینجا بطواف اندر روضہ متبرکہ سلطان المشایخ شیخ نظام الدین چشتی رفته استمداد بہت نمود و آخر ہائے روز بدولت خانہ کہ در سلیم گدہ ترتیب یافته بود نزول سعادت اتفاق افتاد روز جمعہ سی ام مقام شد چون درین مدت شکار گاہہ پرگنہ پالم را حسب الحکم محافظت نموده بودند بعضی رسید کہ آہو بسیار جمع شدہ روز شنبہ غزہ آذر ماہ آہی بعزم شکار یوز سواری نموده شد آخر ہائے روز در اثنا شکار ڈالہ با فرط بارید در کلانی مقدار سیسی بود و ہوا را بغایت سرد ساخت و درین روز سہ آہو گیرانیدہ شد و در یک شنبہ دوم چل و شش آہو شکار کردیم روز دوشنبہ سویم بست و چارہ آہو بیوز گیرانیدہ شد و دو آہو فرزند شاہجہان بہ بندوق نزد روز سہ شنبہ چارم پنج آہو گیرانیدہ شد روز یکم شنبہ پنجم بست و ہفت آہو شکار شد روز مبارک شنبہ ششم سید بہوہ بخارے کہ کو حکومت و حراست دارالملک دہلی اختصاص داشت سہ زنجیر فیل و ہمیزوہ راس اسب و دیگر جزویات برسم پیشکش گذرانیدہ یک زنجیر فیل و دیگر جزویات مقبول ما قناتتمہ باونجشیدیم ہاشم خوشی فوجدار بعضے پرگنات میوات بسعادت آستان ہوس سرفرازے یافت تا روز مبارک شنبہ سیزدہم در حد و پالم بشکار یوز مشغول بودم و در عرض دوازہ روز چار صد و بست و شش آہو گیرانیدہ بدہلی مراجعت واقع شد و در خدمت حضرت عرش آشیانہ شنبہ بودم کہ آہو را کہ از چنگ یوز خلاص سازند بآنکہ آسیبہ از ناخن و دندان نا و زسیدہ باشد زندہ ماندن آن از محالات است و درین شکار بجهت مزید احتیاط آہوے چہند مخصوص قلمی جفہ پیش از آن کہ زخمی از دندان و ناخن بآنا برسد خلاص ساختہ فرمودم کہ در حضور نگاہ داشتہ نہایت محافظت نماید و بکار بند یک شبانروز بحال خود بودہ آرام و قرار داشتند روز دہم تغیر فاحش در احوال آنها مشاہدہ رفت از عالمستان و ست و پارسیجا و

بے قانون انداخته می افتادند و برینجا ستند هر چند تریاق فاروقی و دیگر دواهای مناسب داده شد تا شیز نکر و تا یک پاس باین کیفیت گذرانیده جان دادند و برین تاریخ خبر ناخوش رسید که فرزند کلان شاه پرویز در آگره و دیعت حیات سپرد چون گلزننگ شده بود و آن فرزند نهایت تعلق و لبستگی داشت ازین ساخته و لحراش بنایت متاثر و آزرده خاطر گشته اضطراب و بیطاعتی بسیار ظاهر ساخته است بجهت و لنوازی و خاطر جوئی او عنایت نامه با فرستاده ناسور درونی او را برهم لطف و عاطفت دوا فرمودم امید که حق جل و علاه صبر و شکیب کر است کند که درین قسم تضایا بهتر از تحمل و بردباری غمگساری نمی باشد روز جمعه چهار دهم بالتاس آغائی آغامان بمنزل اورفته شد و او را بنسب سبقت خدمت و طریق بندگی موردی باین دو دمان رفیع الشان ثابت است و حضرت عرش آشیانی انار الله بر مانده و هنگامیکه مراکتز اساختند آغائی آغامان را از بهشیره من شاه زاده خام گرفته بخدمت محل من مقرر فرمودند از ان تاریخ سی و سه سال است که در خدمت من می باشد و خاطر ایشان را بنایت عزیز و گرامی میدارم و ایشان با خلاص خدمت سلسل ماکر و اندر هیچ سفره و یورشی باراده و اختیار خویش از ملازمت من محروم نمانده اند چون کبرن ایشان را در یافت التماس نمودند که اگر حکم شود در دلی اقامت گزیده آنچه از عمر باقی باشد بدعا گوئی صرف سازم که دیگر مرا طاعت نقل و حرکت نمانده و از آمد و شد محنت و صعوبت می کشم و از سعادت مندیها ای شان آنکه بخدمت عرش آشیانی همسال واقع شده اند بمجا آسودگی ایشان را منظور داشته حکم فرمودم که در دلی توقف نمایند و در انجا بجهت خود باغی و سرا و مقبره ساخته اند و من است که تمهید آن مشغول اند انقصه مراعات خاطر آن قدیم الخدمت را مطلع نظر داشته بمنزل ایشان رسیده شد و بسید بهوه حاکم شهر تاکید فرمودم که در لوازم خدمتگاری و پاس خاطر ایشان چنان تاکید نماید که از هیچ رگدز غبار کلفتی بر حواشی خاطر ایشان نه نشیند و برین تاریخ راجه کشند اس بمنصب دوهزاری ذات و سیصد سوار از اصل و اضافه سر بلندی یافت چون سید بهوه خدمت فوجداری دلی را چنانچه باید تقدیم رسانیده بود و مردم آنحد و از حسن سلوک او نهایت رضامندی داشتند بدستور سابق محافظت و محارست شهر دلی و فوجداری اطراف آن بشار الیه مقرر فرموده بمنصب هزارری ذات و ششصد سوار از اصل و اضافه سرفراز ساخته فیل مرحمت نموده بخدمت نمودم روز شنبه پانزدهم میرزا داس را بمنصب دوهزاری و هزار سوار و عنایت علم و فیل امتیاز بخشیده بصوبه دکن تعین فرمودم شیخ عبدالحق دلهوی که از اهل فضل و ارباب سعادت است و برین آمدن دولت ملازمت و ریافت کتابی تصنیف نموده بود و مستملر احوال مشایخ هند بنظر در آمده خیلکه زحمت کشیده مدتهاست که در گوشه دلی بوضع توکل و تجرید بسر نه بود و در گرامی است صحبتش بے ذوق نیست با انواع مراحم و لنوازی که در خدمت فرمودم روز یک شنبه شانزدهم از دلی کوچ کرده شد

روز جمعه بست و یکم برگشته کرانه نزول سعادت اتفاق افتاد برگشته مذکور وطن مالوف مقرب خان است آب و هوایش معتدل و زمینش قابل مقرب خان در انجا باغات و عمارات ساخته چون مکر تعریف باغ او بعرض رسیده بود خاطر البیر آن رغبت افزود روز شنبه بیت دوم با اهل حرم از سیر آن باغ مخطوط گشتم به تکلف باغی است بغایت عالی و دلنشین آنچه دیوار بخت دور آن بر کشیده و خیابانها را فرش بسته یکصد و چهل بیگانه است و در میان باغ حوضی ساخته است طول و دو لیست و بیست و سه عرض و دو لیست و سه و در میان حوض صفه مائتبی بیست و دو در عرض مربع و بیست و دو درخت گرم سیر و سرد سیر نیست که در آن باغ بنا شد از درختهای میوه دار که در ولایت میشود حتی نهال پسته سبز شده سرو های خوش قد با نام دیده شد که تا حال باین خوبی و لطافت سرو بنظر در نیامده باشد فرمودم که سرو های را بشمارند سیصد درخت بشمار و در اطراف حوض عمارات مناسب اساس یافته هنوز در کارند روز دوشنبه بست و چهارم خنجر خان که حراست قلعه احمد نگر بعد از دست بنصب دو هزار و پانصدی فات و هزار و ششصد سوار متماز گشت روز یکم شنبه بست و ششم حضرت و اهب العطا یا فرزند شاه جهان نالپیر از صبیحه اصغت خان که است فرمود هزار هزاره را گذرانیده التماس نام نمود امید بخش نام کردم امید که قدش برین دولت مبارک و فرخنده با و روز مبارک شنبه بست هفتم مقام شد درین چند روز از لشکر جزو توغذری مخطوط بودم جزو بور را فرمودم که دزن کردند و سیر و یک پاژ جهانگیری برآمد و ابلق و دوسیر و نیم پاژ توغذری کلان یک پاژ از جزو بور کلان تر شد روز مبارک شنبه پنجم و پناه آلمی در مقام اکبر پور از کشتی برآمد و براه خشکی بنصرت موکب اقبال اتفاق افتاد و از اگر تا منزل مذکور که در و در و برگشته بود و واقع است یکصد و بیست و سه کوه براه در پاکه نو و یک کوه براه خشکی است بجه و چار کوه و هفده مقام طی منزل شد سواست این یک هفته در بر آمدن شهر و دوازده روز در پالم بجهت شکار توقف نموده بودم که گنگی بنقدار و وزیر باشد درین تاریخ جهانگیری علی خان از مبار آمده دولت زمین بوس دریافت صدر و صدر و پیریم نذر گذرانیده از روز مبارک شنبه گذشته تا روز یکم شنبه یا زدهم پیر و پیر کوه واقع شد روز مبارک شنبه دوازدهم از سیر باغ سهرند خوش وقت گشتم از باغهای قدیمی است و درخت های سال رسیده دارد و طراوتی که پیش ازین داشت نمانده بعد از غنیمت است خواهی و ایسی که از زراعت و عمارت صاحب و توقف است محض بجهت مرست این باغ او را کردی سهرند ساخته پیش از ساعت کج از دارا خلافت اگر خست فرموده بودم و بقدر ترتیب و مرست نموده مجدداً تأکید کرده شد که اکثر درختهای کهنه بے طراوت را و در ساخته نهالهای تازه بنشان و علق نبوی را از سر و نو نهاد و عمارات از حمام و غیره در جای مناسب حکم شد که اساس نهالین تاریخ دوست بیگانه

که از کمکیان عبداللہ خان است بمنصب ہفتصدی ذات و پنجاہ سوار سرفراز گشتہ مظہر حسین سپروزیر خان بمنصب ششصد و بیست و سیصد سوار متماز گشتہ شیخ قاسم نجدست حدود دکن رخصت شد روز مبارک شنبہ نوزدہم حسب التماس فرزند سعادت مند شاہجہان بہنزل او تشریف از رانی فرمود و محبت و ولادت فرزند کی کہ حق جل و اعلیٰ کرامت فرمودہ جشن عالی آراستہ پیشکش کشید ازان جملہ شمشیر نیمہ یک آویز کہ کارزد بکیت و قبضہ و بند باز آن از نیلم فرنگ تراش ترتیب یافتہ الحق پاکیزہ و مطبوع ساختہ شدہ دیگر فلیت کہ راجہ بکلاہ و برہان پور بآن فرزند گذرانیدہ بود چون آن نیل خوش صورت و خوش فعل است داخل فیلان خاصہ حکم شد مجموع قیمت پیشکش آنچه قبول و مقبول افتاد یک لک و سہ ہزار روپیہ باشد و قریب بچہل ہزار روپیہ بوالدہ ماہولی نعمت ہا سہ خود گذرانیدہ و رین ایام سید بایزید بخاری نو چندار صوبہ بکریک اس رنگ کہ در خر دی از کواہ آورده در خانہ پرورش دادہ پیشکش فرستادہ گشتہ بود و بنظر گذشت بغایت خوش آمد از قسم مار خور و قوچ کوی بسیار دیدہ شد کہ در خانہ پرورش یافتہ اما رنگ بنظر در نیامدہ بود فرمودم کہ باز بربری کیجا بنگاہ دارند تا جفت شود و نتاج ہم رسد بے تکلف نسبتی بار خور و قوچا رندار و سید بایزید بمنصب ہزار و بیست و ہفتصد سوار سرفراز شد روز دوشنبہ بہست و سوم مقیم خانہ انجلیعت واسپ فیل و کبوتر مرغ سرفراز ساختہ بصوبہ بہار تہنیں سوم روز یک شنبہ بہست نہم بر لب آب بیاہ جشن فرزند اقبال مند شاہجہان ترغیب یافت و ہمدین روز راجہ بکر حاجت کہ محاصرہ قلعہ کانگرہ اشتغال دار و بکیت عرض یعنی مدعیات حسب الحکم بدرگاہ آمدہ سعادت آشا بنوس در یافتہ روز دوشنبہ سہم فرزند شاہجہان بکیت دیدن عمارات دولت خانہ کہ تبارگی احداث یافتہ وہ روز رخصت گرفتہ بلا ہور شتافت و راجہ بکر حاجت بغایت خنجر خامہ و خلعت واسپ سرفراز گشتہ نجدست محاصرہ قلعہ کانگرہ مراجعت نمودہ روز کم شنبہ دوم مہین ماہ الکی باغ کلا نور پور و موکب مسعود آراستگی یافت درین زمین حضرت عرش آشیانے بر تخت خلافت جلوس فرمودہ اند چون خبر نزدیک رسیدن خان عالم بدرگاہ رسید ہر روز یکے از بندہ ہا را بکیت سرفرازی او برسم استقبال فرستادہ با انواع و اقسام مراحم و نوازش پایہ عزت و منزلت او افزودم و عنوان فراہم را بمصرعی یا بتی بدیہ مناسب مقام زینت بخشیدہ بہ عنایت ہا سہ سرشار مخصوص ساختہم از جملہ یک مرتبہ عطر جاگیر فرستادہ این مطلع بر زبان قلم آمد۔

بہویت فرستادہ ام بہے خویش	اگر آرم تر از دتر سہے خویش
<p>روز مبارک شنبہ سوم در باغ کلا نور خان عالم سعادت آشا بنوس سرفرازی یافت صد و ہزار روپیہ بصیغہ نذر آورد و پیشکش خود را بہر خواہ گذرانید زنبیل بیگ ایچی برادر م شاہ عباس با مرسلہ شاہی و نقایس آن دیار کہ بہم سوغات ارسال داشتہ اند متعاقب می رسد از</p>	

شبهه شاه برادر را بسیار بسیار خوب کشیده بود چنانچه بهر کس از بندها که ایشان نمودم عرض کردند که بسیار خوب کشیده بهرین تاریخ قاسم خان بادلیان و بخشی لاهور دولت زمین بوس دریا قندیشند اس مصور بغایت فیل سرفراز شد بابا خواج که از لکیان صوبه قندهار است بنصب هزاری ذات دپانصد و پنجاه سوار ممتاز گشت روز سه شنبه ششم دارالمهامی اعتماد الدوله لشکر خود را با امانت صوبه پنجاب بعد از وکلا که ایشان مقرر است و در هندوستان نیز جاگیر متفرقه دارند پنج هزار سوار بنظر در آورده چون دست کشمیر آفتاب نیست که محصولش بجای که همواره ملازم موکب اقبال اند و فاکند و از طغنه نهضت رایات جلال نیک غلات و جو بات به تغیر اعلیٰ رسیده بود بجهت رفاهیت عامه خلایق حکم شد که بندها که در رکاب اند سامان مردم خود نموده معذوری که ناگزیر اند همراه گرفته تتمه بحال جاگیر خود را خصصت نمایند و همچنین در تخفیف دادن چارواها و شاگرد و پیغمه نهایت تاکید و احتیاط مری دارند روز مبارک شنبه دهم فرزند اقبال سند شاه جهان از لاهور آمده سعادت قد بوس دریافت جاگیر قلچان را بجلعت سپ و فیل سرفراز ساخته با برادران و فرزندان بصوبه دکن رخصت فرمود و درین تاریخ طالب آسے بخلاب ملک الشعرا خلعت امتیاز پوشیده اهل او از امل است یک چندی با اعتماد الدوله می بود چون رتبه سخنش از همگنان در گذشت در ملک شعرا پای تخت منتظم گشت این چند بیت از دست -

ز غارت چنیت بر بهار ختم است	اگر گل بدست تو از شلخ تازه برانند	لباز گفتن چنان بستم که گوئی	درمان بر چه زخمی بود و ببرد
عشق در اول و آخر همه ذوق است و سماع	این شرابے است که هم بچته و هم خام خوش است		
گرسنجای جوهر آئینه بودی	بے رونما تر اتوبه کی می نمودی	دولب دارم کی در می پرستی	کی در عذر خواهی ای لایستی
روز دوشنبه چهارم حسین پسر سلطان قوام رباعی گفته گذرانید *			
گرسے که ترا ز طر دمان ریزد	آب از رخ سر سیه سلیمان ریزد	اگر خاک درت با متحان بشارند	از دی عشق جبین شاهان ریزد
مستخران در نیوقت رباعی خواند مر بغایت خوش آمد و در بیاض خود نوشت -			
نهرم بفراق خود چشائی که چه شد	خون ریزی و ستم فشان که چه شد	ای غافل از آنکه تیغ بجز توجیه کرد	خاکم بشارت تابانی که چه شد
طالب مقامے الاصل است در عفو ان شباب لباس تجرید و قلندر ی گذارش بکشمیر افتاد و از خوبے جا و لطافت آب هوا دل نهادن ملک شده توطن و تامل اختیار کرد بعد از نفع کشمیر بخدمت عرش آشیا نے پیوسته در ملک بندها که در گاه انتظام			

گشت بصوبہ دکن تعین شد خواجہ عبداللطیف قوش بیگی نیز بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار سرفرازی یافت درین نثرین
گلے نظر درآمد درون سفید و بیرون سرخ و بعضے درون سرخ و بیرون زر و بفراسی لاله بیگانه میگوبند و بھندی تہل بمعنی
زمین است چون گل کنول مخصوص آب است این را تہل کنول نامیدہ اند یعنی کنول صحرائی روز مبارک شنبہ نہم عرض شد
ولا در خان حاکم کشمیر نوید رسان فتح کشنوار گشت تفصیل این اجمال بعد از رسیدن او بپایہ سریر جاہ و جلال رقمزدہ
کلاک و قالیچ نگار خواجہ شد فرمان مرحمت عنوان با خلعت خاصہ و خنجر مرصع فرستادہ محصول یکسالہ ولایت مفتوحہ بجلدوی
این پسندیدہ خدمت عنایت شد روز سہ شنبہ چار و دہم مقام حسن ابدال محل نزول رایات جلال گشت چون کیفیات راہ و
خصوصیات منازل در ضمن و قالیچ پورش کابل مرقوم شدہ بہ تکرار پیرداخت ازین جا تا کشمیر منزل بمنزل نوشتہ خواہد شد
انشاء اللہ تعالیٰ از تاریخہ کہ بمنزل اکبر پور مبارکی و خیریت از کشتی برآمدہ تا حسن ابدال یکصد و ہفتاد و ہشت کردہ سافت
در عرض شصت و نہ روز بچل و ہشت کوچ و یک مقام طوشہ چون درین منزل چشمہ پر آبے و آبشاری و حوضی در قایت
لطافت واقع است دو روز مقام فرمودہ روز مبارک شنبہ شانزدہم جشن و زن قمری ترتیب یافت سال پنجاہ و
سویکم بحساب شہور قمری از عمر این نیازمند در گاہ مبارکی آغاز شد چون ازین منزل کوہ کوتل و نشیب و فراز بسیار در پیش
بودہ بیک دفعہ عبور آرد و گے گیہان پوے دشواری نمود مقرر گشت کہ حضرت مریم زمانے با دیگر بیگان روزی چند
توقف فرمودہ با سودگی تشریف آرند مدار الملک اعما و الدولۃ الخاقانی و صادق خان بخشی و ارادت خان میر سامان با علمہ
بیوتات و کارخانجات بمرد و عبور نمایند و همچنین رستم میرزاے صفوی نھان اعظم و جمعی از بندہ ہا براہ پوچ رخصت یافتند
و موکب اقبال جریدہ با چندے از منظور ان بساط قرب و خدمتکاران ضروری روز جمعہ ہفتدہم سہ و نیم کردہ کوچ نمود
در موضع سلطان پور منزل گزید درین تاریخ خبر فوت رانا امر سنگہ رسید کہ در او دیو پر با جل طبعے مسافر راہ عدم شد جلالت سنگہ
نیرہ و بیجم پسرا و کہ در ملازمت می باشند بجلالت سرفرازی یافتند و حکم شد کہ راجہ کشد اس فرمان مرحمت آئینہ با خطاب
رانا و خلعت واسپ و فیل خاصہ بھبت کنور کرن برودہ مراسم تعزیت و تہنیت بتقدیم رساند از مردم این مرز و بوم ستیاع
افتاد کہ در غیر ایام برسات کہ اصلاً اثرے از ابر و صاعقہ نباشد آوازے مانند بصدائے ابرازین کوہ بگوش میرسد و این
کوہ را گرج می نامند بعد از یک سال و دو سال البتہ چنین صدائے ظاہری شود و این حرف را مکرر خدمت حضرت
عرش آشیانے نیز شنیدہ بودم چون خالی از غائبے نیست نوشتہ شد و العلم عند اللہ روز شنبہ ہینزدہم چار کردہ و نیم

گذشته در موضع سنجی نزول اجلال واقع شد ازین منزل داخل پرگنه هزاره اتار لغست روز یکشنبه نوزدهم سه کرده دسه پاؤ در
نور دیده موضع نوسهره منزل شد ازینجا داخل دهنقور است چند آنکه نظر کار میکرد و چاک باسه سبز در میان گل تهل
کنول و قطعه گل سرشت شگفته بود و بغایت خوش می نمود روز دوشنبه بستم سه ونیم کرده کوچ کرده در موضع سلور و رود
موکب مسعود اتفاق افتاد و مهابت خان از قسم جواهر و مرصع آلات موازیه شصت هزار روپیه پیشکش گذرانید
درین سرزمین گلی بنظر درآمد سرخ آتشین با ندام گل ختمی اما از خوردن و چندین گل یکجا نیک بیکدیگر شگفته از دور
چنان نماید که گویا یک گل است درختش مقدار درخت زرد آلودی شود و درین دامن کوه خود و نیز بسیار بود و بغایت
خوشبوئی رنگش از بنفشه کمتر و از سه شنبه بست و یکم سه کرده طے نموده در موضع ملکه نزول اقبال واقع شد درین
روز مهابت خان را بنجد مست بنگش رخصت فرموده اسپ و فیل خاصه و خلعت با پستین مرحمت نمودم امروز تا آخر
منزل تقاطر بود شب کم شنبه بست و دوم نیز باران شد و وقت سحر برف بارید و چون اکثر راه بسته بود از باران لغزیدگی
بهر سائید چارواکے لاغر جا افتاد برخواست بست و پنج زنجیر فیل از سرکار خاصه شریفه تصدق شد بجهت باریدگی
دور و مقام فرمودم روز مبارک شنبه بست و سوم سلطان حسین زمیندار بگلی دولت زمین بوس دریافت اینجا داخل
ملک بگلی است از غریب اتفاقات آنکه در وقتیکه حضرت عرش آشیانی میرفتند درین منزل برف باریده بود و
الحال نیز باریده درین چند سال اصلا برف نبارید ملک باران هم کم شده بود روز جمعه بست و چهارم چار کرده
طے نموده در موضع سوادنگر محل نزول موکب منصور گشت درین راه هم آنچه بسیار بود و درخت زرد آلود و شفا لوله
صحرا صحرای شگفته کرده سراپا در گرفته بود و درختها صحرای چون سرد دیده را قریب میداد روز شنبه بست و پنجم
قریب بسه ونیم کرده در نور دیده ظاهر بگلے بود و موکب مسعود آراشگی یافت روز یکشنبه بست و ششم بشکار
کبک سوار شده آخر باسه روز بالتاس سلطان حسین بمنزل او تشریف برده پای عرش در اشال و اقران اقوام
حضرت عرش آشیانی نیز بمنزل او تشریف برده بودند از قسم اسپ و خمر و بازو جبه پیشکش کشید اسپ و خمر با و بخشیده
فرمودم که بازو جبه را کمر بسته آنچه بر آید بنظر خواهد گذرایند سرکار بگلے سے و پنج کرده در طول و بست و پنج در عرض
است مشرق رویه کوستان کشمیر و بر سمت مغرب اٹک بیارس و بجانب شمال گنور و بجانب جنوب گلهر واقع است
وزمانے که صاحبقران گیتی ستان فتح هندوستان نموده بدارالملک توران عنان اقبال معطوف داشته اند میگویند

که این طایفه را که ملازم رکاب نصرت قباب بودند درین حدود مقام مرحمت گذاشته اند میگویند که ذات اقدس را شخص
 نمیدانند که در آن وقت کلان ترانیا که بود و چه نام داشته الحال خود را هوری محض اند و زبان چنان تنگم و حقیقت مردم و هفتاد و نه برین
 قیاس است و زمان عرش آشیانی شاه رخ نامی زمیندار و هفتاد و نه برین قیاس است و چه نام داشته الحال بهادر سپهسالار است اگر چه با هم نسبت خویشی و پیوند دارند
 لیکن نزاعی که لازم از زمینداران است همیشه بسرحد و حد و میباشند آنها پیوسته و لخواه آمده اند سلطان محمود پدر سلطان حسین شاه رخ
 هر دو در وقت شاهزادگی در ملازمت سن رسیده بودند با آنکه سلطان حسین هفتاد و نه ساله است و در قوامی ظاهری او اصلا فتوری راه
 نیافته و تاب و طاقت سواری و تردد چنانچه باید دارد درین ملک بوزه می سازند از زنان و برنج که آن را سر میگویند غایتا
 از بوزه بسیار تند تر و در خور اک این مردم بر سر است و هر چند گفته تر باشد بهتر است و این سر را در خرم کرده و سر خرم را
 محکم بسته و دو سال و سه سال در خانه نگاه می دارند و بعد از آن زلال روغن خرم را گرفته آنرا آنچه می نامند و آنچه ده ساله
 هم می باشد و پیش آنها هر چند کن سال تر بهتر و اقل مدت یک سال است سلطان محمود کاسه کاسه ازین سر می گرفت و لاجرم
 می کشید سلطان حسین هم ملغم است و بجهت سن از فردا علایش آورده یکبار برای امتحان خوردم پیش ازین هم خورده شده
 بود کفش مشی است اما خاله از کف نسته نیست معلوم شد که اندک بنگی هم همراه می سازند در خمارش غلبه میکند اگر شراب
 نباشد بالضرورت بدل شراب تواند شد از میوه باز رد آلود و شفا بود و امر و می شود چون تربیت نمی کنند همه خود دوست و
 همه تیرش دنا خوش می باشد از سر شگوفه آنها مخطوط می توان شد خانه و منازل هم از چوب است بردش اهل کشمیر می سازند
 جانور شکاری هم میرسد اسب و استروگا و گاو میش می دارند و بز و مرغ فراوان است استریش ریزه می شود و بجهت
 بارگران بکار نمی آید چون بعضی رسید که چند منزل پیشتر آبادانی که غله آنجا بار و دو سه طفر قرین کفایت کند نیست حکم شد
 که پیشخانه مختصر بقدر احتیاج و کار خانجات ضروری همراه گرفته فیلان را تخفیف دهند و سه چهار روز آنوقت برگیرند از ملازمان
 رکاب سعادت چند بهرایی گزیده بقیه مردم بسر کردگی خواجه ابوالحسن بخشی چند منزل عقب می آمده باشند و با کمال
 احتیاط و تاکید هفتصد و پنجاه فیل بجهت پیشخانه و کار خانجات ناگزیر نمود و منصب سلطان حسین چهار صدی ذات و سیصد
 سوار بودند درین وقت بمنصب ششصدی ذات و سیصد و پنجاه سوار سرفراز می یافت و خلعت و خنجر مرصع و فیصل
 مرحمت فرمودم بهادر و هفتاد و نه برین قیاس است منصب او را از اصل و اضافه دو صدی ذات و یک صد
 سوار حکم شد و روزگرم شنبه بیست و نهم پنج کرده و یکپاؤ کوچ نموده از پل رودخانه نین سکته گذشته منزل گزیدم این نین سکته

از طرف شمال بجانب جنوب میرو و این رودخانه از میان کوه دارو که مابین ولایت بدخشان و تبت واقع است برآمده
 چون در نیجا آب مذکور دو شاخ شد بجهت عبور لشکر منصور حسب الحکم دو پل از چوب مرتب ساخته بودند یکے در طول پشروہ
 در عہد دوم چاروہ و در عرض ہر کدام پنج ورع و درین ملک طریق ساختن پل آن کہ در ختہاے شاخدار بروی آب
 می اندازند و ہر دو سر آن را بسنگ بستہ استحکام میدہند و تختہ چوب ہاے سطر بروی آن انداختہ بخیج و طناب توے
 مضبوط می سازند و باندک مرتے سالہا سال بر جاست القصہ فیلان را پایاب گذرانیدہ سوار و پیادہ از روی پل
 گذشتہ سلطان محمود نام این رودخانہ را نین سکھ کردہ یعنی راحت چشم نام نہادہ روز مبارک شنبہ سے ام قریب
 و نیم کردہ در نور دیدہ بر لب رودخانہ کشن گنگا منزل شد درین راہ کوتلے واقع است بغایت بلند ارتفاع آن یک ونیم
 کردہ سر نشیب یک ونیم کردہ و این کوتل را پیم در رنگ می نامند و جہ تسمیہ آن کہ زبان کشمیری پنہ را پیم میگویند
 چون حکام کشمیر داروغہ گماشتہ بودند کہ از بار پنہ تمغا بگیرند درین جا بجهت گرفتن تمغا در رنگ می شد بنا برین پیم
 در رنگ شہرت یافتہ و از گذشت پل آبشار سے است در نہایت لطافت و صفا پیالہ ہاے معاد را بر لب آب
 و سایہ درخت خوردہ وقت شام بتزل رسیدم برین رودخانہ پہلے بود از قدیم نیجاہ و چار و در عہد در طول و یک نیم
 در عرض کہ پیادہ می گذشتند حسب الحکم پل دیگر در محاذی آن ترتیب یافتہ طول نیجاہ دسہ درعہ و عرض سہ درعہ
 چون آب عمیق و تند بود فیلان را برہنہ گذرانیدہ سوار و پیادہ داسپ از روی پل گذشتہ حسب الحکم
 حضرت عرش آشیائے سرائے از سنگ و آہک در غایت استحکام بر فراز پشتہ مشرف بر آب اساس یافتہ
 یک روز بہ تجویل ماندہ معتمد خانرا پیشتر فرستادہ شدہ بود کہ بجهت تخت نشستن و آراستن جشن نوروز
 سرزینے کہ ارتفاع و امتیاز داشتہ باشد اختیار نماید اتفاقاً از پل گذشتہ مشرف بر آب
 پشتہ واقع بود سبز خرم بر فراز آن سطحے نیجاہ درعہ گویا کار فرمایان قضا و قدر بجهت چنین روز سے مہیا
 داشتہ بودند مشا را الیہ لوازم جشن نوروز سے را بر فراز آن پشتہ ترتیب دادہ بود بغایت مستحسن اتفاقاً معتمد خان
 مورد تحمین و آفرین گشت رودخانہ کشن گنگا از طرف جنوب سے آید و بجانب شمال میرو و آب بہت از سمت مشرق
 آمدہ برودخانہ کشن گنگا پیوستہ بطرف شمال جاری است۔

جشن پانزدہمین نوروز از جلوس ہمایون

تخیل نیر عظم مراد بخش عالم بشرت خانہ چل روز جمعہ پانزدہم شہر ربیع الثانی سنہ یکہزار و بست و نہ ہجری بعد انقضاے دوازده و نیم گھڑی کہ پنج ساعت بخوبی باشد اتفاق افتاد و سال پانزدہم از جلوس این نیاز مند درگاہ آہی بمبارکی و فرخی آغاز شد روز شنبہ دوم چار کردہ و نیم پاؤ کوچ نمودہ در موضع بکر منزل گزیدیم درین راہ کوتل بود بقدر سنگلاخ داشت طاؤس و دراج سیاہ و لنگور کہ در ولایت گرم سیر می باشد دیدہ شد ظاہر در سرد و سیم ہسم می تواند بود از نیجا تا کشمیر ہر جا راہ بر کنار دریا کے بہت است دو جانب کوہ واقع شد و از تہ درہ آب غایت تند ی پر جوش و خروش میگزد و ہر چند فیل کلان باشد نمی تواند پا کے خود را قایم ساخت فی الفور می غلط و سے بر دو سگ آبی ہم دار در وزیکشنبہ سیکوم چار کردہ و نیم طی نمودہ در سوسران نزول فرمودہ شب جمعہ سوداگران کہ در پرگنہ بارہ مولہ توطن دارند آمدہ ملازمت نمودند و جبہ تسمیہ بارہ مولہ پر سیدہ شد عرض کردند کہ بارہا بزبان ہندی خوک را میگویند و مولہ مقام را ایچنے جائے بارہا و از جلہ اوتار کہ در کیش ہنؤ و مقرر است یکے اوتار بارہا است و بارہا مولہ بکثرت استعمال بارہا مولہ شدہ روز و شنبہ چارم و نیم کردہ گذشتہ در بہولباس منزل گزیدیم چون این کوہہا را بجا سیت تنگ و دشوار نشان می دادند و از ہجوم مردم عبور بصعوبت و زحمت میسر میشد بمعتمد خان حکم فرمودم کہ غیر از آصفخان و چندی از خدمتکاران ضروری ہیچ کس را نگذارند کہ در رکاب سعادت کوچ کنند و آوردہ را ہم یک منزل عقب سے آوردہ باشند اتفاقاً مشاور الیہ دیرہ خود را پیش ازین حکم روانہ ساختہ بود بعد از ان بمردم خود می نویسد کہ در باب سن چنین حکم شدہ شاہر جا کہ رسیدہ باشید توقف نمایند برادران اودر پا کے کوتل بہولباس این خبر را شنیدہ ہمایون دیرہ خود را فرود می آرند و روز مانیکہ موکب اقبال قریب بمنزل اودر سید برفت و باران باریدن آغاز کرد ہنوز یک میدان راہ طے نشدہ بود کہ دیرہ او نمایان شد ظہور این موہبت را از اتفاقات غیبی شمر دہ با اہل محل بمنزل مشاور الیہ فرود آمدہ از آسیب سرما و برفت و باران محفوظا ماندیم برادران اوحسب الحکم کس بطلب دو ایند

در دقتیکہ این مژده باو میرسد کہ فیلمان و پیشخانہ بر فراز کوتل برآمده راہ را تنگ ساخته اند چون سوار گشتن متعذر نبود از غایت شوق و ذوق پیاده سراز پانٹاختہ در عرض دو ساعت و دو نیم کر وہ مسافت طے نموده خود را بہلاز مست رسانید و بزبان حال این بیت میخواند۔

آمد خیالت نیم شب جان دادم گشتم ببل | انجلیت بود در ویش مرا تا کہ چو همان دور رسد

انچہ در بساط او بود از نقد و جنس و مناطق و مسامت تفصیل کر وہ برسم پانڈاز معروض داشت ہمہ را با و بخشیدم و فرمودم کہ متاع دنیا در چشم ہمت ماچہ نماید جوہر اخلاص را بہاے گران خریداریم این اتفاق را از اصل اخلاص و تائیدات طالع او با بد شمر د کہ مثل سن بادشاہی با اہل حرم خود یک شبان روز و رختا کہ او براحت و آسودگی بسر برد و او را در اشال و اقراں و اہناے جنس سر فرازے نصیب شود روز سہ شنبہ پنجم دو کر وہ گذشتہ در موضع کمائی نزول اجلال اتفاق افتاد سر دیاے کہ در برداشتم بہ معتد خان مرحمت فرمودم و منصب او اصل و اضافہ ہزار و پانصدی ذات و ہزار و پانصد سوار حکم شد و ازین منزل داخل سرحد کشمیر است و در ہمین کوتل بہو لباس یعقوب پسر یوسف خان کشمیری با فواج منصورہ حضرت عرش آشیا نے کہ راجہ بگلوان داس پدر راجہ مان سنگھ سردار بود جنگ کر وہ اند درین روز خبر رسید کہ سہراب خان پسر رستم میرزا و آب بہت غریب بجز فغان گشت تفصیل این اجمال آنکہ او حسب الحکم یک منزل عقب می آید و در راہ بخاطرش میرسد کہ بدریا در اندہ غسل کند با آنکہ آب گرم میسر بود ہر چند مردم مانع آمدند و گفتند کہ درین قسم ہواے سرد بے ضرور در چنین دریاے زخار خوشخوار کہ فیل مست راستے فطاند در آمدن از آئین حرم و احتیاط دور است بجز آنہا مقید نمی شود و چون وقت ناگزیر در رسیدہ بود از غایت خود رانی و غرور و جہالت با اعتقاد و اعتماد شاور می خود کہ درین فن بے نظیر بود بجد ترمی شود و با یک نفر خدمتیہ و یک کس دیگر کہ شاورے میدانستند بر فراز سنگے کہ برب آب بود برآمده خود را بدریائی انداز و بجزد افتادن از تلاطم امواج نمی تواند خود را جمع ساخت و بشاورے پرداخت افتادن ہمان بود و رفتن ہمان سہراب خان با خدمتیہ خست حیات بسیل فنا و در او دشتی گیر بعد جان کنڈن کشتی و جو بساحل سلامت رسانید میرزا رستم را غریب الفتی و تعلق و محبتے باین فرزند بود و در راہ پونچ از شنیدن این خبر جہانگاہ جامہ شکیبائی چاک زوہ بتیا بے واضطراب بسیار ظاہری ساز و با جمیع متعلقان خویش لباس ماتم پوشیدہ سرو پا برہنہ متوجہ ملازمت می شود و از سوز و گداز مادرش چہ نویسند اگر چہ میرزا دیگر فرزندان ہم دارد و غایت پیوند

دل باین فرزند داشت عمر آن بیست و شش ساله بود در بندوق اندازی شاگرد رشید پدرش بود سواری فیل و ارابه خوب
 میدانست در یورش گجرات اکثر اوقات حکم می شد که در پیش فیل خاصه سوار شود و در سپاه گمری خیل چسپان می بود روز
 کم شنبه ششم سه گروه طی نموده در موضع ریوند منزل شد روز مبارک شنبه هفتم از کوتل کواریست عبور فرموده در موضع دجه نزول
 اقبال اتفاق افتاد مسافت این منزل چهار گروه و یک پاؤ است کوتل کواریست از کوتل هاسے صعب است و آخرین کوتل
 این راه است روز جمعه هشتم قریب بجایار گروه طی نموده در موضع بلتا منزل شد درین راه کوتل بنو و بقدر وسعت
 داشت صحرا صحرای چین شگوفه و الزاع ریاحین از نرگس و بنفشه و گلهاے غریب که مخصوص این ملک است به نظر درآمد
 از جماعلی دیده شد که به هیات عجیب پنج شش گل نارنجی رنگ سرنگون شکفته و از میان گلهاے برگی چند
 سیفر برآمده از عالم انناس نام این گل بولانیگ است گل دیگر مثل پوی بردور آن گلهاے ریزه با ندام یا سن
 رنگ و بعضی بود و بعضی سرخ و در میان نقطه زرد بغایت خوشنما و موزون نانش له و پوش و پوش علی العموم رامی گویند زغوان
 زندهم درین راه فراوان است گل کشمیر از حساب و شمار بیرون است کدام بارانوسیم و چند توان نوشت آنچه امتیازی
 و بار در قوم می گردد درین راه آبشارهے بر سر راه واقع است بغایت عالی و نفیس از جاے بلندی ریزد درین راه
 آبشارهے باین خوبی دیده نشده لحظه توقف نموده چشم و دل را از جاے بلند به تماشاے آن سیراب ساختم روز شنبه
 نهم چهار گروه و سه پاؤ کوچ فرموده باره موله عبور موکب منصور اتفاق افتاد باره موله از قصبه هاسے مقرر کشمیر است و از اینجا
 تا شهر چاروه گروه مسافت است و برب آب بهت واقع شده جمعی از سوداگران کشمیر درین قصبه توطن گزیده مشرف
 برب آب منازل و مساجد ساخته اند آسوده و مرفه الحال روزگار بسر می برند حسب الحکم پیش از ورود موکب مسعود
 کشتی هاسے آراسته درین مقام مهیا داشته بودند چون ساعت درآمدن روز دوشنبه اختیار شده بنا برین دوپهرا از
 روز یکشنبه و هم گذشته بشهاب الدین پور درآمد درین روز دلاور خان کاکر حاکم کشمیر از کشتوار رسیده دولت آستانوس دریافت
 بفضیون عواطف روز افزون بادشاها و گوناگون لوازش خسروانه سرفرازی یافت الحق این خدمت را چنانچه باید تقدیم
 رسانیده امید که حضرت و اهب العالیایا جمیع بندهاے با خلاص را جبین افزوز عزت گردانا و کشتوار برست جنوب کشمیر واقع
 است از معوره کشمیر تا منزل الکه حاکم نشین کشتوار است شصت گروه مسافت پیوده آمد بتایج دهم شهر پور راه آلی سته چهار دهم دلاور خان
 باوه بزار نفر سوار و پیاده جنگی عزیمت فتح کشتوار پیش نهاد بهت ساخته حسن نام میسر خود را با گرد و علی میر بحر بجا قفلت شهر و حراست

سرحد ہا مقرر داشت و چون گوہر چک و ایبہ چک بدعوی وراثت کشمیر در کشتوار و نواحی آن سرگشتہ وادی ضلالت و اوبار
بودند ہیبت نام کی از برادران خود را با جمعی در مقام دیسوکہ متصل بکوئل پیرنچال واقع است بجت احتیاط گذشت
و از منزل مذکور تقسیم افواج نموده خود با فوجی براہ سنگین پور شتافت و جلال نام پسر رشید خود را با انصاری و عرب و سلع
ملک کشمیری و جمعی از بندہ های جاگیر برآہ دیگر تعین فرمودہ و جلال نام پسر کلان خود را با گروہی از جوانان کار طلب
بہر اولی فوج خود مقرر نموده بچنین دو فوج دیگر بدست راست و چپ خود قرار دادہ کہ میرفتہ باشند چون راہ برآمد اسب
نہود چند ایسی بجت احتیاط ہمراہ گرفتہ اسپان سپاہی را در کل باز گذرانیدہ کشمیر فرستاد و جوانان کار طلب کہ بہ دست
بیان جان بستہ پیادہ بر فراز کوہ برآمدند و غازیان لشکر اسلام با کافران بدسرا انجام منزل بمنزل جنگ کنان تازہ کوٹ کہ یکی از
محکمہائے غنیم بود شتافتہ در انجا فوج جلال و جلال کہ از راہبہائے مختلف تعین شدہ بودند با ہم پیوستند و مخالفان برگشتہ
روزگار تاب مقاومت نیاوردہ راہ فرار پیش گرفتند و بہادران جان نثار شیب و فراز بسیار پیامدی بہت پیمودہ تا
در یاسے مرد شتافتند و بر لب آب مذکور آتش قتال اشتعال یافت و غازیان لشکر اسلام تر و دات پسندیدہ بطور
رسا بندہ و ایبہ چک برگشتہ بخت با بسیارے از اہل اوبار بقتل رسید و از کشتہ شدن ایبہ راجہ بے دست و دل شدہ
راہ فرار پیش گرفت و از پل گذشتہ در ہند رکوٹ کہ بران طرف آب واقع است توقف گزید جمعی از بہادران تیز
جلو خواستند کہ از پل بگذرند بر سر پل جنگ عظیم واقع شد و چندے از جوانان بشہادت رسیدند و بچنین مدت ہیست
شبان روز بندہ ہائے درگاہ سعی در گذشتن آب داشتند و کافران تیرہ بخت ہجوم آوردہ بدافہ و مقابلہ تقصیری نہ کردند تا آنکہ
حلا در خان از استحکام محاصرات و سرا انجام آذوقہ خاطر جمع نمودہ بہ لشکر فیروزی اثر پیوست و راجہ از حیلہ سازی و روباہ بازی
و کلار خودمانند دلاور خان فرستادہ التماس نمود کہ برادر خود را با پیشکش بدرگاہ میفرستم چون گناہ من بعفو مقرون گردد و
بیم و ہراس از خاطر من زایل شود و خود نیز بدرگاہ گیتی پناہ رفتہ آستانہ بنوس نمایم دلاور خان بسخن فریب آمیز گوش نینداختہ
نقد فرصت را از دست ندادہ فرستادہ ہائے راجہ را بے حصول مقصود و خصت فرمودہ در گذشتن از آب اہتمام شایستہ کار
بر جلال پسر کلان او با جمعی از ہنگام بھر شجاعت و جلاوت بالاے آب رفتہ بشہادری و دلاوری از ان در یاسے زخار خو نخواستہ و
نمودند و با مخالفان جنگ سخت در پیوست و بندہ ہائے جانباز از ان طرف ہجوم آوردہ کار بر اہل اوبار تنگ ساختند آنہا چون طلب
مقاومت در خود نیافتند تختہ پل را شکستہ راہ گریز پیش گرفتند و بندہ ہائے نصرت قرین با پل را استحکام دادہ و بقیہ لشکر را گذرانیدند

دلاور خان در بهند رکوت مسکراقبال آراست و از آب مذکور تا در پاسبی چناب که اعتضاد قوی این سیاه بختان است و تیر انداز
مسافت بوده باشد و در کنار آب چناب کوهی است مرتفع عبور از آن آب بر شواری میسر و بخت آمد و رفت پیاده با طنابها
سبط تعجیه نموده در میان دو طناب چوب با مقدار یک یک دست پهلوی یک دیگر مستحکم بسته یک سر طناب را بقله کوه و سر دیگر
را بدو طرف آب مضبوط میسازند و دو طناب دیگر یک گز از آن بلند تر تعجیه می نمایند که پیاده با پاسبی خود را بران چوب با نهاده
بر دو دست طنابها به پاسبی بالا را گرفته از فراز کوه بنشیند میرفته باشند تا از آب بگذرند و این را با اصطلاح مردم کوستان زم زم
گویند هر جا مظنه بستن زم زم داشتند به بند و قچی و تیر انداز و مردم کار سعی محکام داده خاطر جمع نمودند دلاور خان جاله با ساخته شبی
بهشتا و نفر از جوانان دلیر کار طلب بر جاله نشانیده میخواست که از آب بگذراند چون آب در غایت تنیدی و شورش میگذشت جالبیل
فانیت شصت هشت نفر از آن جوانان عزیمت بجز عدم شدند و آب روئے شهادت یافتند و ده نفر بدست و بازو و
شناوری خود را با محل سلامت رسانیدند و دو کس بر آن طرف آب افتاد و در جنگ ارباب ضلالت اسیر شدند و آن قصه
دلاور خان تا چهار ماه و ده روز در بهند رکوت پاسبی همت افشاده سعی در گذشتن داشت تیر تیر میرسد و مقصد
نمیرسید تا آنکه زمینداری راه بری نمود از جاسی که مخالفان را گمان گذشتن بنود زم زم پسته و رول شب جلال پسر دلاور خان
با چند کزانه پاسبی درگاه و جمعی از افتادگان قریب بدو لیست نفر از آن راه بسامت گذشته هنگام سحر بلی خبر بر سر راه
رسیده کزانه فتنه بلند آوازه ساختند چندی که برگرد و پیش راجه بودند در میان خواب و بیداری سر اسیمه برآمده اکثری علت
تغیخ خون آشام گشتند بقیه السیف جان سبک پا از آن در طحله بلا بر آوردند در آن شورش کی از سپاهیان بر راجه رسیده خواست که بنظم شیر
کاوش با تمام رساند راجه فریاد بر آورد که من راجه ام مرا زنده نرود دلاور خان برید مردم بر سر هجوم آورده و شکر ساختند بعد از گرفتار شدن
راجه از منتسبان او هر کس که بود خود را بگوشه کشید دلاور خان از شنیدن این فرد فتح و فیروزی سجدات شکر آلی بقدیم رسانیده بالشکر منصور از
آب عبور نموده بمبدل بدر ملک که حاکم نشین آن ملک است درآمد از کنار آب تا آنجا سه کوه مسافت بوده باشد و خبر نگرام راجه جو و دختر بیل
مرد و پسر راجه با سو در خانه راجه است و از دختر سنگرام فرزند آن وارد پیش از آن که فتح شود و عیال خود را از روی احتیاط به پناه راجه
جسوال و دیگر زمینداران فرستاده بودند چون موکب منصور نزدیک رسید دلاور خان حسب الحکم راجه را همراه گرفته متوجه آستانوس گشت و همراه
عرب را با جمعی از سوار و پیاده بجا است این ملک گذشت و اگر گندم وجود عدس و ماش و ارزن فراوان میشود بخلاف کشمیر شالی کمتر دارد و
اعزازش از زعفران کشمیر بهتر و قریب به صد دست از باز جره گرفته می شود نانچ و تسنچ و هندوانه از فردا علی بهم میرسد خبر پزده اش از عالم

خرپزه کشمیر است و دیگر سیوه با از انگور و شفتالو و زرد آلو و امرود و ترش می شود اگر تربیت کنند لیکن که خوب شود سنسے نام زرد
 مسکوک که از حکام کشمیر مانده یک و نیم آن را بیک روپیه میگیرند و در سواد او معامله پانزده سنسے که ده روپیه باشد بیک
 هزار و شاهی حساب کنند و دو سیر بوزن هندوستان را لیکن ناسند و رسم نیست که از محصول زراعت راجه خراج بگیرد و بر سر
 هر خانه در سال شش سنسے که چهار روپیه باشد میگیرد و زعفران را در کل بلوفه جمعی از راجپوتان و به مقصد نفرتوچی که
 از قدیم نوکرانند تنخواه نموده غایتاً در وقت فروختن زعفران از خریدار بر سر سنی که عبارت از دو سیر باشد چهار روپیه میگیرد
 و کلیه حاصل راجه بر جریمه است و باندک تقصیر سے مبلغ کلی می ستاند و هر کس را استمول و صاحب جمعیت یافتند بهانه
 انگخته آنچه دارد پاک میگیرند همه جهت لک روپیه تخمیناً از حاصل حصه او باشد و در وقت کارشش هفت هزار پیاده جمع
 می شود و اسب در میان آنها کم است قریب پنجاه اسب از راجه و عهده های او بوده باشد محصول یک ساله در وجه
 انعام دلاور خان مرحمت شد از روئے تخمین جاگیر هزار می ذات و هزار سوار بضابطه جاگیر می بوده باشد چون دیوانیان
 عظام و کرام نسق بسته جاگیر و از تنخواه نمایند حقیقت باز قرار واقعی ظاهر خواهد شد که چه مقدار جاست روز و شبینه یا زدهم
 بعد از دوپرو چهار گطی مبارکی و فرخندی و عمارت است که مجدداً بر کنایه رتال احداث یافته و رود مرکب مسعود اتفاق افتاد
 بحکم حضرت عرش آشیانی قلعه از سنگ و آهک و رعایت استحکام احداث یافته غایتاً هنوز ناتمام است یک ضلع آن مانده امید
 که بعد از این با تمام رسد از مقام حسن ابدال تا کشمیر بر آبی که آمده شد بهفتاد و پنج کوه مسافت به نوزده کوچ و شش مقام که
 بست و پنج روز باشد قطع شد و از دار الخلافه اگر تا کشمیر در عرض صد و پنجاه و هشتاد و نه روز سه صد و هفتاد و شش کوه مسافت
 به یکصد و دو کوچ و شصت و سه مقام طے شده و بر آه خشکی که ممر عام و راه متعارف است سیصد و چهار و نیم کوه است روز شش و نیم
 دوازدهم دلاور خان حسب الحکم راجه کشتوار را اسلسل بخصر آورده زمین بوسی فرمو و خالی از راجه است نیست پوشش بروش
 اهل هند و زبان کشمیری و هندی هر دو میدانند بخلاف دیگر زمینداران این حدود و فی الجمله شهری ظاهر شد حکم فرمودم که با وجود
 تقصیر و گناه اگر فرزندان خود را بدرگاه حاضر سازد از حبس و قید نجات یافته در سایه دولت ابد قرین آسوده و فارغ البال
 روزگار بسر خواهد برد و الا در یک از قلاع هندوستان بحسب مخلصه گرفتار خواهد بود و عرض کرد که اهل و عیال و فرزندان خود را
 بلا زست می آرم امید دارم محنت آنحضرت ام بهر چه حکم شود اکنون مجلاً از احوال و اوضاع و خصوصیات ملک کشمیر مرقوم میگردد
 کشمیر از اقلیم چهارم است عرض از خط استوا سی و پنج درجه است و طولش از جزایر سیفید مد و پنج درجه از قدیم این ملک در تصرف

راجہ ہا بودہ مدت حکومت آنا چار ہزار سال است و کیفیت احوال و آسائی آنها در تاریخ راجہ ترنگ کہ حکم حضرت عرش آشیانی
 از زبان ہندی بفارسی ترجمہ شدہ است۔ تفصیل مرقوم است و در تاریخ سنہ ہفتصد و دوازدہ ہجری بخوراسلام رونق دہان پذیرفتہ
 سی و دو نفر از اہل اسلام مدت دو لیست و ہشتاد و دو سال حکومت این ملک داشتند تا آنکہ بتلیخ نہصد و نو و چار
 ہجری حضرت عرش آشیانی فتح فرمودہ اند از ان تاریخ تا حال سی و پنجاہ سال است کہ در تصرف اولیائے دولت ابد قرین
 ماست ملک کشمیر در طول از کوتل ہبلو لباس تا فروتر پنجاہ و شش کروہ جاگیر است و در عرض از بستی و ہفت کروہ
 زیادہ نیست و از دہ کم نیش ابوالفضل در اکبر نامہ بتخمین و قیاس نوشتہ کہ طول ملک کشمیر از دریائے کشن گنگا تا فرد تریک صد
 و بستی کروہ است و عرض از دہ کم نیست و از بستی و پنج زیادہ نہ من بخت احتیاط و اعتماد جمعے از مردم معتد کار دان معتبر
 فرمودم کہ طول و عرض را طاب بکشند تا حقیقت از قرار واقع نوشتہ شود بالجملہ انچہ شیخ یکصد و بستی کروہ نوشتہ بود شصت و
 ہفت کروہ برآمد چون قرار داد است کہ حد ہر ملکہ تا جائے است کہ مردم بزبان آن ملک متکلم باشند بنا برین از ہبلو لباس کہ
 یا زدہ کردہ ازین طرف کشن گنگا است سرحد کشمیر مقرر شد باین حساب پنجاہ و شش کروہ باشد و در عرض دو کروہ بیش تفاوت
 ظاہر نگشت و کردہی کہ در عہد این نیازمند محمول است موافق ضابطہ ایست کہ حضرت عرش آشیانی نسبتہ اند ہر کردہی پنجاہ
 درع و یک ربع و درع شرعے بشود کہ ہر درع بستی و چار انگشت باشد و ہر جا کردہ یا گزند کوگرد و مراد از ان کردہ و گنو محمول است
 و نام شہر سری نگر است و دریائے بہت از میان ہمورہ میگذرد و سر چشمہ آنرا ویرناک میگویند از شہر چار دہ کردہ بر سمت
 جنوب واقع است و حکم این نیازمند بر سر آن چشمہ عمارتے و باغے ترتیب یافتہ در میان شہر چار پل از سنگ چوب در غایت استحکام بہتہ
 شدہ کہ مردم از روئے آن تردد می نمایند پل را اصطلاح این ملک کنڈل میگویند در شہر مسجدے است بغایت عالی از آثار سلطان سکندر
 در ہفتصد و نو و پنج اساس یافتہ بعد از مدتی سوختہ و باز سلطان حسین تعمیر نمودہ ہنوز با تمام زسیدہ بود کہ قصر حیات او از پایا
 در افتاد و در نہصد و نہ ابراہیم باکرے وزیر سلطان حسین جن انجام و آراستگی بخشید از ان تاریخ تا حال یکصد و بستی سال
 است کہ برجاست از محراب تا دیوار شرقی یکصد و چہل و پنج درع و عرض یکصد و چہل و چار درع است شتمیر چار طاق
 و بر اطراف ایوان و ستونہائے عالی نقاشی و نگارے کردہ الحق از حکام کشمیر اثرے بہتر ازین نماندہ میر سید علی ہمدانی قدس سرہ
 روزے چند درین شہر بودہ اند خانقاہے از ایشان یادگار است متصل شہر دو کول بزرگ واقع است کہ ہمہ سال پرب آب
 مے باشد و طمش متغیر نمی گیرد و مدار آمد و رفت مردم و نقل و تحویل غلہ و ہبیمہ بر کشتی است در شہر و پر گنگات پنج ہزار و ہفتصد

کشتی است هفت هزار و چهار صد ملخ بشمار آمده ولایت کشمیر سے و هشت پرگنه است آنرا دو نصف اعتبار کرده اند
بالاے آب را آمراچ گویند و پایان آب را کامراچ نامند ضبط زمین و داد و ستد زر و سیم درین ملک رسم نیست مگر جزوی
از سایر جهات و نقد و جنس را بخوار شالی حساب کنند هر فردا سه سمن و هشت سیر وزن حال است کشمیر بیان دو سیر را
یکم اعتبار کرده اند چهار سمن را که هشت سیر باشد یک ترک و جمع ولایت کشمیر سے لک و شصت و سه هزار و پنجاه خرد و اریاز
ترک است که بحساب نقدی هفت کرو و چیل و شش لک و هفتاد هزار دام سے شود و بصنا بطه حال جاے هشت
هزار و پانصد سوار است راه و درآمد کشمیر متعذر بهترین راه با بھیر و گچھے است اگر چه راه بھیر نزدیک تر است لیکن اگر کسی
خواهد که بهار کشمیر را در یا بدین شهر در راه بچھے است و دیگر راهها درین موسم از برف مالا مال سے باشد اگر به تعریف و
توصیف کشمیر پردازد دفتر باید نوشت ناگزیر بچھے از اوضاع و خصوصیات آن رقمزده کلاک بیان می گیرد و کشمیر باغی
است همیشه بهار یا قلعه ایست آهینین حصار با و شاهان را گلشن است عشرت افزا و در ایشان را خلوتکده و دلکشا چنها سے
خوش و آبشار باے دلکش از شرح و بیان افزون آجاے روان و چشمه سار با سے از حساب و شمار بیرون چند آنکه نظر کار
کند سبز است و آب روان گل سرخ و بنفشه و زنگس خود و صحرای انواع گلها و اقسام ریاحین از آن بیشتر است که بشمار
در آید در بهار جان نگار کوه و دشت از اقسام شکوفه مالا مال در و دیوار و صحن و بام خانها از شعل لاله زم افروز و چلکامه سے
سطح و سه برگلها سے مبروج را چه گوید - **منظم**

شده جلوه گر ناز نینان باغ	رخ آراسته هر یکے چون چراغ	شده مشکبو غنچه در زیر پوست
چو تعویذ شکین ببار وے دوست	غزلخانی لبیل صبح خیزند	تنناے می خوارگان کرده تیسند
بهر چشمه منقار بط آب گیر	چو مستراحن زرین بقطع حریر	بساط گل و سبزه بگشای شده
چراغ گل از با و روشن شده	بنفشه سوزن زلف را حشم زده	گره در دل غنچه حکم زده *

بهترین اقسام شکوفه با دام و شفا لواست برون کوستان ابتدا سے شکوفه در غره اسفندار ندمی شود و در ملک
کشمیر اوایل فردر دین و در باغات شهر در نیم و دهم ماه مذکور و انجام شکوفه تا آغاز یا سمن کبود پیوسته است و در خدمت
والد بزرگوارم مکرر سیر زعفران زار و تماشا سے خزان کرده شده بود بجهت اندر درین مرتبه جو انیها سے بهار را دریافت
خوبیها سے خزان در مومش نوشته خواهد شد عمارات کشمیر همه از چوب است دو آشیانه و سه آشیانه و چهار آشیانه می سازند

و باش را خاکپوش کرده پیا زاله چو غاشی می نشانند و سال بسال در موسم بهار می شگفتد و بغایت خوشنماست این تصرف مخصوص
اہل کشمیر است امسال در باغچہ دو تنخانہ و بام مسجد جامع لالہ بغایت خوب شگفتہ بود یا سمن کہو و در باغات فراوان است و یا سمن
سفید کہ اہل ہند چنبیلی گویند خوشبوی شود قسم دیگر صندلی رنگ است آن نیز در غایت خوشبوی و این مخصوص کشمیر است
گل سرخ چند قسم بنظر در آمدہ غایتاً یکے خوشبو است دیگر گللے است صندلی رنگ و بویش در غایت لطافت و زینت
از عالم گل سرخ و تنہ اش نیز بہ گل سرخ متشابہ و گل سوسن دو قسم مے باشد انچہ در باغات است بسیار بالیدہ و سبز
رنگ و قسم دیگر صحرانی است اگرچہ کم رنگ است غایتاً خوشبو است گل جعفری کاوان و خوشبوی شود تنہ اش از قاصت
آدمی میگزد و لیکن در بعضی سالہا وقتے کہ کلان شد و گل رسید و گل کرد کرمی پیدامی شود و برگلش پرودہ از عالم عنکبوت
می تند و ضایع می سازد و تنہ اش را خشک میکند و امسال چنین شد و گلہا مے کہ در ایالات کشمیر بنظر در آمدہ از حساب شمار بیرون
است انچہ ناوار العصری اوستا و منصور نقاشش شبید کشیدہ از یکصد گل متجاوز است پیش از عہد دولت حضرت عرش آشیانی
شاہ آلو مطلقاً نبود محمد قلی افشار از کابل آورودہ پیوند نمودہ تا حال وہ پانزدہ درختے بار آورده زرد آو پیوندی نیست
درخت چند معدود بود و مشارالیه پیوند را درین ملک شایع ساخت و الحال فراوان است الحق زرد آلو کے کشمیر خوب می شود
در باغ شہر آراے کابل درختے بود میرزائی نام کہ بہتر ازان خوردہ نشدہ بود و در کشمیر چندین درخت شل آن در باغہا
است ناشیاتی فرداے شلے شود از کابل و بدخشان بہتر نزدیک ناشیاتی سمرقند سیب کشمیر بخوبی مشہور است و امرود
وسطے مے شود انگورش فراوان است اکثرش ترش و زبون انارش آلفندہ ہا نیست تر بزر فرداے شلے ہم میرسد خبر بزرہ بغایت
شیرین و شکنندہ مے شود لیکن اکثر آنست کہ چون بہختگی رسد کرمی در میانش ہم میرسد و ضایع می سازد اگر اچاناً از
آسیب محفوظ ماند بغایت لطیف مے شود شاہ توت مے باشد و توت سائر صحرایست و از پائے ہر درخت توت تاک
انگوری بالا رفتہ غایتاً توتش قابل خوردن نیست مگر درختے چند کہ در باغ ہا پیوند کردہ باشند برگ توت بہت کرم پیلہ بکار
مے رود و تخم پیلہ از گل کنت و تیت مے آرد شراب و سیرکہ فراوان است اما شرابش ترش و زبون و بزبان کشمیر مے گویند
بعد ازان کہ کاسہ ہا ازان در کشند بقدر مے سرگرمی ازان ہم می رسد از سرکہ اقسام آچاری سازند چون سیرکہ کشمیر خوب مے شود
بہترین آچار شہر است انواع فلہ بغیر از نخود اکثری دارد اگر نخود بکارند سال اول می شود سال دوم زبون می شود
سال سوم بشتک متشبہ مے شود بیخ از ہمہ بیشترین کہ سہ حصہ برنج و یک حصہ سائر حبوبات بودہ باشد در نورش اہل کشمیر

برنج است اما زبون می شود و خشک تر می پزند و می گذارند که سرد شود بعد از آن می خورند و آنرا بجته می گویند طعام گرم خوردن رسم نیست بلکه مردم کم بضاعت حصه ازان بجته شب بنگاه میدارند و روز دیگری خورند نمک از هندوستان می آرند و بجته نمک انداختن قاعده نیست سبزی در آب می جوشانند و اندک نمک بجبت تغیر ذائقه در آن می اندازند و با بجته می خورند و جمیع که خواهند تنعم کنند در آن سبزی اندک روغن چار مغز می اندازند و روغن چهار مغز زرد تلخ و بے مزه می شود بلکه روغن گاو نیز مگر انگاه که تازه بتازه از مسکه روغن گرفته در طعام بیندازند و آنرا سدا پاک ناسند بزبان کشمیر و چون هوا سرد و نمناک است بجز آنکه سه چهار روز بماند متغیر می گردد و گاو میش نمی باشد گاو نیز خرد و زبون می باشد گندمش ریزه کم مغز است نان خوردن رسم نیست گوشت بے دنبه می باشد از عالم کوسه هندوستان آن را هندو می گویند گوشتش خلط از زراکت و راست مزگی نیست مرغ و قاز و مرغابی و سب و غیره فراوان می باشد ماهی همه قسم پولک دار و بی پولک می باشد اما زبون طبوسات از پشمینه متعارف مردوزن کرت پشمین می پوشند و آنرا پٹو گویند و فرضاً اگر پٹو پوشند باعتبار دشان اینکه بواسطه صفت می کنند بلکه مضطرب طعام بے این ممکن نیست شال کشمیر را که حضرت عرش آشیانی پرم نرم نام فرموده اند از قضا اشتها را حاجت به تعریف نیست قسم دیگر نر مه است از شال جسیم نر و ملایم می باشد و دیگر در مه است از عالم جل خرو سگ بر روی فرش می انگشتان غیر شال دیگر اقسام پشمینه در تبت بهتری شود با آنکه پشم شال را از تبت می آرند و را بنجا بجل نمی توانند آورد پشم شال از بزم بهم میرسد که مخصوص تبت است و در کشمیر از پشم شال پٹو هم می بافند و در شال را با هم رفو کرده از عالم سفر لاطمی مانند بجبت لباس بارانی بد نیست مردم کشمیر سری تراشند و دستار گرد می بندند و عورات عوام را لباس پاکیزه و شسته پوشیدن رسم نیست یک کرت پٹو سه سال و چهار سال بکار میبرند تا شسته از خانه بافنده آورد و کرت میدورند و تا پاره شدن بآب نمی رسد از آن پوشیدن عیب است کرت دراز و فراخ تا سرو پا افتاده می پوشند و کمری بندند با آنکه اکثر در خانه بر لب آب دارند یک قطره آب بپدن آنها نمی رسد مجملاً ظاهراً آنها همچو باطن آنها چرکین است بے صفا و بآب صنایع در زمان مرزائی حیدر بسیار بیش آمدند و سیتی را رونق افزود و کمانچه و جترو قان و چنگ و دف و نعل شایع شده در زمان سابق سازه از عالم کمانچه میداشتند و نفسها بزبان کشمیری در مقامات هندی می خواندند و آنهم منحصر بر دوسه مقامی بود بلکه اکثر بیک آهنگ می سر میزدند الحق مرزا حیدر را در رونق کشمیر حقوق بسیار است پیش از عهد دولت حسنیه عرش آشیانی مدبر سوارزی مردم اینجا بر گونف بود اسب کلان نمی داشتند مگر از خارج اسب عراقی و ترکی برسم تحفه جبت کسان

آوردند سے گوشت عبارت از یا بے ست چار شانہ زمین نزدیک در سایہ کوہستان ہند نیز قراقرم می باشد اکثر جگرہ
 ریش جلوبی شود بعد از آنکہ این گلشن خدا آفرین بتائید دولت ولین تربیت خاقان سکندر آئین رونق جاوید یافت بسیار
 از ایامات را درین صوبہ جاگیر مرحمت فرمودہ گاہے اسب عراقی و ترکی حوالہ شد کہ گرہ بگیرند و سپاہیان از خود نیز بلخی
 سامان نمودند و در اندک فرصت اسبان بہم رسیدہ چنانچہ اسب کشمیر بادولیت و سیصد روپیہ بسیار خرید و فروخت مشدہ
 و احیاناً ہزار روپیہ بہم رسیدہ مردم این ملک آنچہ سوداگر و اہل حرفہ اند اکثر سنی اند و سپاہیان شیعہ امامیہ و گروہی نور بخشی
 و طایفہ فقرامی باشند کہ آنہا را ریشی گویند اگرچہ علمی و معرفتی ندارند لیکن بہ بے ساختگی و ظاہر آرائی میزنند و بیچکس را بدنی
 گویند زبان خواہش و پائے طلب کوتاہ دارند گوشت نمی خورند وزن نمی کنند و پیوستہ درخت میوہ دارد و صحرای نشانند
 باین نیت کہ مردم از ان بہرہ ور شوند و خود انان متبع برنی گیرند قریب دو ہزار کس ازین گروہ بودہ باشند جمع از برہمنان اند
 کہ از قدیم درین ملک می باشند و مانده اند و زبان سائر کشمیریان منکلم ظاہر شان از مسلمانان تمیز نتوان کرد لیکن کتابا زبان
 شنسکرت دارند و میخوانند و آنچہ شرائط بت پرستی است بفعل می آرند و شنسکرت زبانے است کہ دانشوران ہند کتابہا
 بدان تصنیف کنند و بغایت معتبر دارند اما بتخانہا سے عالی کہ پیش از ظہور اسلام اساس یافتہ بر جاست و علماء آتش بہمہ از سنگ
 و از بنیاد تا سقف سنگہا سے کلان سی منی چیل منی تراشیدہ و بر روی بک دیگر بناوہ متصل بشہر کوہچہ ایست کہ آن را کوہ بالان
 گویند و ہری پربت نیز نامند و بر سمت شرقی آن کوہ ڈل واقع است و مسافت دورش شش و نیم کروہ دسری پیوہ شدہ
 حضرت عرش آشیانی انا را صدر بہانہ حکم فرمودہ بودند کہ درین مقام قلعہ از سنگ و آہک در غایت استحکام اساس ننند و
 عمد دولت این نیاز مند قریب الاختتام شدہ چنانچہ کوہچہ مذکور در میان حصار اقتادہ و دیوار قلعہ بر دور آن گشتہ کول
 مذکور بحصار پیوستہ و عمارات دولتیانہ مشرف بر آن آب است و در دولتیانہ باغچہ واقع است و مختصر عمارتی در وسط آن کہ والد
 بزرگوارم اکثر اوقات در آنجامی نشستند درین مرتبہ سخت ببطاوت و افسردہ بنظر درآمدہ چون نشیمن گاہ آن قبلہ حقیقی و خدای
 مجازی در حقیقت سجدہ گاہ این نیاز مند است بر خاطر حق شناس ناپسندیدہ افتادہ بعتد خان کہ از بندہا سے مزاج دانست
 حکم فرمودم کہ در ترتیب باغچہ و تعمیر منازل غایت جد و جد بتقدیم رساند در اندک فرصت بحسن اہتمام رونق دیگر یافت در
 باغچہ صفہ عالی سے دو درہہ مربع شتلمبرہہ قطعہ آراستہ شدہ و عمارات را از سر نو تعمیر فرمودہ بہ تصویر اوستادان ناوہ کار
 رشک نگار خانہ چین ساخت و درین باغچہ را نور افروز نام کردم روز جمعہ پانزدہم فروردی ماہ الہی دو گاہ و قاسل ریشکشا

زمیندار تہمت بنظر درآمد و صورت و ترکیب بگاومیش بیشتر شایست و مناسبت دارد اعضائش پریشم است و این لائسہ
 حیوانات سرد سیر است چنانچہ نرنگ از ولایت بکوکوستان گرم سیر آورده بودند بغایت خوب صورت و کم ہشتم بود و انچہ
 درین کوستان بہمی رسد بہت شدت سرما و برف پر موی و بدہیئات است و کشمیریان نرنگ را کپل گویند و ہم درینولا
 آہوے شکیلین پیشکش آورده بودند چون گوشتش خورده نشدہ بود فرمودم کہ طعام با پختند سخت بے مزہ بد طعام ظاہر شد از
 حیوانات چارپائی صحرائی گوشت ہیچ یک بزبونی و بدطعمی این نیست نافہ در تازگی بوسے نداشتہ بعد از ان کہ چند روزے
 ماند و خشک شد خوشبوے شود و مادہ نافہ ندارد و درین دوسہ روز اکثر اوقات بر کشتی نشستہ از سیر تماشائے شگوفہ
 بجاک و شالماہ محفوظ گشتیم بجاک نام برگنہ ایست کہ بر اطراف کوہ ڈل واقع است و ہمچنین شالماہ نیز متصل آن دھوے
 آب خوشی دارد کہ از کوہ آمدہ بکول ڈل میریزد بہ فرزند خرم فرمودم کہ پیش آن را بستند آبشاری بہم رسیدہ کہ از سیر
 آن محفوظ توان شد و این مقام از سیر گاہ ہے مقرر کشمیر است روز یکشنبہ ہفتدہم غریب واقعہ روے نمود شاہ شجاع
 در عمارات دولتانہ بازسے می کرد اتفاقاً در یکجہ بود بجانب دریا پردہ بیروے آن انگندہ دروازہ نہ بستہ بودند
 شاہزادہ بازسے کنان در جانب در یکجہ میرود کہ تماشائے کجہ رسیدن سرنگون بزیر اقدار اقصا را پلاسے کردہ در
 دیوار نہادہ بودند و فراش متصل آن نشستہ بود سردابین پلاس میرسد پامہ بر پشت و دوش فراش خورہ بر زمین می افتد
 با آن کہ ارتفاعش ہفت درعہ است چون حمایت ایند جل سجانہ حافظ و ناصر بود و جو و فراش و پلاس واسطہ حیات
 آدمی شود عیاذا باللہ اگر چنین نبود می کار بر شواری کشیدے در اوقت راسے مان کہ سردار پیادہ ہاسے خدمتہ بود
 در پاسے چہرہ کہ ایستادہ فی الفور دوبدہ او را برمی دارد و در آغوش گرفتہ متوجہ بالامی شود در آنجا در ان حالت ہمین قہر
 می پرسد کہ مرا کجائی بری او میگویی کہ بلا زمت حضرت دیگر ضعف بروستوے لے می شود و از حرف زدن بازمی ماند من
 در استراحت بودم کہ این خبر محش بگو شتم رسید سر اسیمہ بیرون دویدم چون او را بدین حال دیدم ہوشم از سر رفت و زمان
 ممتد در آغوش شفقت گرفتہ محو این سوہبت آئی بودم در واقع طفل چہا رسالہ از جاکے کہ دہ گز شری ارتفاع داشتہ
 باشد سرنگون بیفتد و اصلاً عبا را سببہ بر اعضائش نہ نشیند جاسے حیرت است سجدات شکر این سوہبت تازہ بتقدیم
 رسانیدہ تصدقات دادہ شد و فرمودم کہ از باب استحقاق و قہر اسے کہ درین شہر توطن دارند بنظر درآمد و رندتا در نور آنہا وجہ
 معیشت مقرر شود از غریب آنکہ سہ چارہا ہمیش ازین واقعہ جو تک راے بنجم کہ در مہارت فن نجوم از پیش قدماں

این طائفہ است سبب واسطہ بین عرض کردہ بود کہ از زائچہ طالع شاہزادہ چنین استخراج شدہ کہ این سہ چار ماہ برایشان
گران است لیکن کہ از جاے مرتفع بزیافتہ وغبار آسبے بردامن حیات نہ نشیند چون مکرر احکام او بصحت پیوست
سہوارہ این توہم پیرامون خاطری گشت و درین راہماے خطرناک و کردہاے دشوار گذار یک چشم از آن نوبہال چمن
اقبال غافل نمود ہمیشہ اوراد و نظر می داشتند نہایت محافظت و غایت احتیاط بجای آمد تا بکشمیر رسیدہ شد چون
این سانچہ ناگزیر بود انکما و دایماے او چنین غافل می شوند لہذا الحکمہ کہ اخیر گذشت در باغ عیش آباد و درختہ نظر
در آمد کہ شکوفہ صد برگ داشت بغایت بالیدہ و خوشنما غایتا سید او ترش نشان میدادند چون از دلاور خان کا کمر خدمت
شناختہ بطور آردہ بود بمنصب چار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار سرفراز فرمودم و پسران او را نیز بمنصب اختیار بخشیدم
شیخ فرید ولد قطب الدین خان بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار نوازش یافت منصب سربراہ خان بقصدی
ذات و دو صد و پنجاہ سوار حکم شد نور آمد گر گیران را بمنصب شش صدی ذات و یک صد سوار سرفراز ساختم
و خطاب تشریف خانی عنایت فرمودم پیشکش روز مبارک شنبہ بیست و یکم در وجہ انعام قیام خان قراول باشی مرحمت شد
چون الہ داد خان سپہ باریکی بر کردار زشت خویش نہایت گزیدہ بدرگاہ آمد حسب التماس اعتماد الدولہ گناہ او بعتقون
گشت آثار خجالت و شرمساری از ناصیہ احوالش ظاہر بود بدستور سابق منصب دو ہزار و پانصدی و یک ہزار و دویست
سوار عنایت نمودم میرک جہا پر از گلکیان صوبہ بنگالہ بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار سرفرازی یافت چون بعرض
رسید کہ لالہ چوغاشی در پشت بام مسجد جامع خوب شگفتہ روز شنبہ بیست و سوم بسیر و تماشاے آن رفتہ شد الحی یک
ضلع آن گلزار خوشی شدہ بود پرگنہ بود ہری کہ پیش ازین بر اجہ باسو عنایت بود بعد از و سپہا و سوار حمل مقہور داشت و در نیلا
بجگت سنگہ برادر او کہ ٹیکہ نیافتہ بود بطلعت نمودم و پرگنہ جوہر اجہ سنگرام مرحمت شد روز و شنبہ غزہ آمدی بہشت بمنزل
خرم رفتہ بجام او در آمد بعد بر آمدن پیشکش کشیدہ قلیے بجست خاطر او پذیرفتم روز مبارک شنبہ چارم میر حبلہ بمنصب
دو ہزار ذات و سیصد سوار سرفراز شد روز یکشنبہ ہفتم بقصد شکار کبک بوضع چار دورہ کہ وطن حیدر ملک است سوادہ
شد الحق سز دین خوشی پیر گاہ و لکشی است آبہاے روان و درختای پنجاہ عالی دار حسب التماس او نور پور نام ہنواوم و سربراہ درختہ است
بل تھل نام کہ چون کی از شاخہاے آن را گرفتہ جنبانند مجموع درخت در حرکت می آید عوام باین اعتقاد کہ این حرکت مخصوص بہان خیرت
است اتقا و در بہ مذکور از ان قسم درخت دیگر بنظر درآمد کہ بہان از طریق متحرک بود معلوم شد کہ باین حرکت لازم نوع و درخت

است نہ مخصوص یک درخت و در موضع را و پورا از شهر و نیم کرده بہمت ہندوستان درخت چناری واقع است میان سوختہ
پیش ازین بیست سال کہ من خود براسے سوار با تیغ اسپ زین دار و دو خواجہ سرا بدرون آن در آمدہ بودم و مسرگاہ
بتقریبی این حرف مذکور میشد مردم استبعاد می نمودند درین مرتبہ باز فرمودم کہ چندی بدرون آن در آیند بہمان دستور کہ در خاطر
داشتم ظاہر شد در اکبر نامہ مسطور است کہ حضرت عرش آشیانی سے و چار کس را بدرون آن در آورده متصل یکدیگر نشاندہ
بودند درین تاریخ بعض رسید کہ پرتھی چند پسر را سے منوہر کہ از گلیان لشکر کا نگڑہ بود با مخالفان جنگ بے صرفہ کردہ
جان نثار گشت روز مبارک شبہ یازدہم برین موجب بندہ اسے در گاہ باضافہ منصب سرفراز گشتند تا تار حنہ ان
و ہزاری ذات و پانصد سوار عبدالعزیز خان دو ہزاری ذات و ہزار سوار و دیبی چند گوالیاری ہزار و پانصدی ذات
و پانصد سوار میر خان پسر ابوالقاسم خان یکے ہزاری ذات و ششصد سوار مرزا محمد ہفت صدی ذات و سے صد
سوار لطف اللہ سیصد ذات پانصد سوار نصر اللہ عرب پانصدی ذات و دو بیست و پنجاہ سوار تہور خان بغوجداری سرکار
میوات تعیین شد روز مبارک شبہ بیست و پنجم سید بایزید بخاری فوجدار سرکار بھکر بصاحب صوبگی ولایت ٹھٹھہ فرق عزت
برافراخت و منصب او اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار حکم شد و علم نیز مرحمت فرمود شجاعت خان عرب
بنصب دو ہزار و پانصدی ذات و دو ہزار سوار عزرائیہ یافت وانی را سے سنگدن حسب التماس مابست خان بعدو بہ
بگش تعیین شد جانپا رخا بنصب دو ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار سرفراز گشت و ریولا از عراقض سپہسالار خان
خانان و سایر دولتموالان ظاہر شد کہ عنبر سیاہ نخت باز قدم از حد ادب بیرون نہادہ فتنہ و فساد کہ لازمہ سرشت زشت
آن بہ ذات است نبیا ذکر دہ و ازان کہ موکب منصور بولایت و در دست نہضت فرمودہ فرصت منتقم شمر دہ عمد و پیاپی
کہ با بندہ ہا سے در گاہ بستہ بود شکستہ دست تصرف بملک بادشاہی دراز ساختہ امید کہ عنقریب بشامت اعمال خویش
کر قمار گرد و چون التماس خزانہ نمودہ بود حکم شد کہ مبلغ بیست لک روپیہ متصدیان دارالخلافہ اگرہ نزد سپہسالار روانہ سازند
و مقارن این خبر رسید کہ امرا تھانجات را گذاشتہ نزد داراب خان فراہم آمدہ اند و ترکیان بہ دور لشکر صفت بستہ می گردند و خیر ظن
در احمد مگر متحصن شدہ تا حال دوسہ دفعہ بندہ ہا سے در گاہ را با مقهوران مبارزت اتفاق افتاد و ہر مرتبہ مخالفان شکست
خوردہ جمعی را بکشتن دادند و در مرتبہ آخر داراب خان جوانان خوش اسے را ہمراہ گرفتہ بر بگاہ مقبوران تاخت و جنگ
سخت در پیوست و مخالفان شکست خوردہ رو سے ادبار و اود سے فرار نہادند و بگاہ آنہا بتاراج رفت و لشکر ظفر اثر

سالماً و غنائماً بار دوسے خود مراجعت نمود چون عسرت و گرانی عظیم در لشکر منصوب و رسید و لخواہان کنگاش در ان دیدند کہ از
 کرپوہ رو ہنگڑہ فرود آمدہ در پایان گھاٹ توقف باید نمود تا رسد غلہ بہولیت میرسیدہ باشد و مردم محنت و تاب نکشند
 ناگزیر در بالا پور معسکر اقبال آراستند و مقہوران سیاہ بخت شوخی و شامی بکینی نمودہ در طرف بالا پور نمایان شدند راجہ نرسنگدیو
 با چند سی از بندہ ہائے جان نثار بہدافتہ غنیمت گماشتہ بسیارے را بقتل آورد و منصور نام حبشی کہ در سپاہ مقہوران بود
 زندہ بدست افتاد ہر چند خواستند کہ بزیر فیصل اندازند را مضمی نشد پای جہالت افشرد راجہ نرسنگدیو فرمود کہ سرش از تن جدا
 سازند امید کہ فلک دوار سزائے کردار ناہنجار در دوا من روزگار سایر حق ناشناسان نند و رسیدم اردی بہشت بہ تماشای
 سکہ ناک سواری شد بقایت تیلان خوشی است و این آبشار در میان درہ واقع است و از جاے مرتفع میریزد ہنوز بر
 اطراف آن برت بود جشن سبارک شنبہ در ان گلزمین آراستہ پیالہ ہائے مقلد را بر لب آب خورده محفوظ گشتم درین جدول
 آب جاؤرے بنظر درآمد از عالم ساج سلج سیاہ رنگ است و خالہاے سفید دارد و این ہم رنگ بلبل است با
 خالہاے سفید و غوطہ در آب مے خورد و زمان ممتد در زیر آب می باشد و از جاے دیگر سر بر مے آورد فرمودم کہ دو
 سہ جاؤر از ان گرفتہ آرند تا معلوم شود کہ از بابت مرغابی است پوست در میان یا دارد و باہم پیوستہ با از عالم جاؤران
 صحرائی کشادہ است دو قطعہ از ان گرفتہ آوردند یکے فی الفور مرد دیگر یک روز ماند پنجہ اش مثل مرغابی پیوستہ بنود بہادر اللہ
 استاد منصور نقاش فرمودم کہ شبیہ آن را بکشند کشمیر یاں گلگرمی نامند یعنی ساج آبی در نیولا قاضی و میر عدل معروض
 داشتند کہ عبد الوہاب پیر حکیم علی بجمے از سادات متوطن لاہور ہشتاد ہزار روپیہ دعوی می نماید خطی بہ سہ قاضی نور اللہ
 ظاہر ساختہ کہ پدرین زر مذکور را برسم امانت بسید ولی پدر اینہا سپردہ و سادات منکر اند اگر حکم شود حکیم زادہ بجمت احتیاط
 سوگند صحیف خوردہ حق خود را از انہا بگیرد فرمودم انچہ مطابق احکام شریعت است عمل آورند روز دیگر معتمد خان بعرض رسانید
 کہ سادات خضوع و خشوع بسیار ظاہر می سازند و معاملہ کلی است ہر چند در تحقیق تفحص این قضیہ بیشتر تامل بکار رود بہتر خواہد
 بود بنا بر ان فرمودم کہ آصف خان تحقیق این قضیہ نہایت وقت و دور اندیشی بکار برودہ نوعی نماید کہ اصلاً منطوقہ و شبہ و شک
 ظاہر با وجود این اگر خوب و اشگافہ نشود در حضور خود باز پرس نمودہ خواہد شد بجز دشیندن این حرف حکیم زادہ رادل
 دوست از کار رفتہ و جمے از آشنایان شفیع ساختہ حرف آشتی بہ میان آورد و عرض آنکہ اگر سادات باز پرس این قضیہ
 را با آصف خان بہ اندازند خط ابرامی سپارم کہ مرا با ایشان من بعد حقی و دعوی نہ باشد ہر گاہ آصف خان کس طلب

اوی فرستاد از ان جا کہ خاین خالیت می باشد بہ بہانہ وقت می گذرانید و حاضر نمی شد تا آنکہ خط ابراہیم یکے از دوستان خود سپرد و حقیقت با صفت خان رسید جبراً او را حاضر ساختند در مقام پیش در آمد ناگزیر اعتراف نمود کہ این خط را یکے از ملازمان من ساخته و خود گواہ شدہ مرا از راہ برودہ بود ہمین مضمون نوشتہ داد چون آصف خان حقیقت را بعین رسائیہ منصب و جاگیر اورا تغییر ساختہ از نظر انداختم و سادات را بہزت و آب و رخصت لاہور از رانی داشتہ روز مبارک شنبہ ہفتم خور داد و اعتقاد خان بمنصب چارہزاری ذات و ہزارہ پانصد سوار سرفرازے یافت و صادق خان بمنصب دوہزاری و پانصدی ذات و ہزار و چار صد سوار ممتاز گشت زین العابدین پسر آصف خان مرحوم بخدمت بخشگیری احادیان سرفراز گشت راجہ نرسنگد یو بندیلہ بالا پایہ پنج ہزاری ذات و سوار فرق عزت برافراخت در کشمیر پیشترس ترین میوہ ہا اشکن بہت می خوش می باشد از آلو بالو خورد ترغایتاً در چاشنی و نرکت بہار بہتر و در کیفیت شراب سہ چار آلو بالو پیشتر نمی توان خورد و ازین در شبان روزے تا صد ہم مجزہ می توان کرد کہ در خصوصاً از قسم پیوندیش حکم فرمودم کہ بعد ازین اشکن را بخورن سے گفتہ باشند ظاہراً و کہ ہستان بدخشان و خیاسان می شود مردم آنجا بجز می گویند آنچه از ہمہ کلان تراست نیم مثال بوزن در آمد شاہ آلو و چارم اردے بہشت مقدار بخودے نمایان شد و بہت و ہفتم رنگ گردانید در پایتزدہم خور داد و کمال رسید و نوبر کردہ شد شاہ آلو بدلیقہ من از اکثر میوہ ہا خوشتر سے آمد چار درخت در باغ نور اقرار جاہ آوردہ بود یکے را شیرین بار نام کردم و دوم را خوشگوار و سوم را کہ از ہمہ بیشتر بار آوردہ بود پر بار و چارم کہ کتر بار داشت کم بار و یک درخت در باغچہ حسوم بار آوردہ بود آن را شاہ وار نام نهادم نوہالی در باغچہ عشرت افراہود آن را لوبار خواندم ہر روز ہمان قدر کہ بہت مزہ پیالہ کفایت کند بہت خودے چیدم اگرچہ از کابل ہم بڈاک چوکی سے رسانیدند لیکن از باغچہ خانہ تازہ تازہ چیدن بہت خود و لطف دگر دار شاہ آلو کے کشمیر از کابل کتر نمی شود بلکہ بالیدہ تراست آنچه از ہمہ کلان تر بود یک ٹانک و پنج سترخ بوزن در آمد روز شنبہ بہت یکم بادشاہ با نوبیگم جملہ نشین ملک بقا شد و الم این واقعہ و لحراش بارگران بر خاطر منہاد امید کہ اللہ تعالیٰ اورا در جوار مغفرت خویش جاے دہا و از غریب آنکہ چوٹکے سے بنجم پیش ازین بدو ماہ بعضے از بندہ ہا سے نزدیک را آگاہ ساختہ بود کہ یکے از صدر نشینان حرم سراے عفت بہا ٹخانہ عدم خواہد شتافت و این را از زانچہ طالع من دریافتہ بود مطابق افتاد و از سوانح شہادت یافتن سید غر خان و جلال خان گکر در لشکر بنگش تفصیل این اجمال آنکہ چون ہنگام رفع محمول شد مہابت خان لشکر تعین نمود کہ بہ کوہستان

در آمده نذر اعراف افغان را بخوراند و از تاخت و تاراج و کشتن و بستن و قتل و غارت و تاخت و تاراج را چون بنده با سینه و درگاه
 سپاسه کوه می رسند افغانان برگشته روزگار از اطراف هجوم آورده سر کوه را می گیرند و استحکام میدهند جلال خان که
 مرد کار دیده و پیر محنت کشیده بود صلاح وقت در آن می بیند که دوسه روزی توقف کرده شود تا مقهوران آذوقه
 چند روزی که بر پشت بار کرده آورده اند صرف نموده لاچار خود بخود ویران شوند انگاه بسهولیت مردم ما ازین کرپه
 دشوار خواهند گذشت چون ازین کوه بگذریم دیگر کار نمی توانست ساخت و مالش بسزا خواهند یافت عزت خان
 که شعله بود و زرم افروز و برق دشمن سوز لب و ابدید جلال خان پیرداخته برهنه با چندی از سادات بارهه توس بهت بگنجست
 و افغانان مانند مور و کبک از اطراف هجوم آورده او را در میان گرفته با آنکه زمین معرکه اسپ تاز بود بهر طرف که حسین
 غضب می افروخت خرمین هستی بسیار می باتش تیغ می سوخت در اثنای زد و خورد و اسپش را سپی که دند پاده
 تار می داشت تقصیر نکرد عاقبت بار فغانی خویش مروانه فرو شد و در پهنکامیکه عزت خان می تاز و جلال خان کله و
 مسعود پسر احمد بیگ خان و بیزن پسر ناد علی میدادند و دیگر بنده با غنائ شتاب از دست داده بے اختیار از هر
 طرف کوه می جنبند و مقهوران سر کوهها گرفته بسنگ و تیر کار زاری نمایند جوانان جانباز چه از بنده ها
 درگاه چه از تابینان محبت خان و ادجرات و جلالت داده بسیار از افغانان را بقتل می رسانند درین داگیر
 جلال خان و مسعود با بسیار از جوانان جان نثار می گردند بیگ تند خوئی و تیز جلویی عزت خان چنین چشم زخمی بشکر
 منصور رسید و محبت خان از شنیدن این خبر وحشت اثر فوجی از مردم تازه زور بکمر فرستاده تهاجمات را از سر نو
 استحکام می دهد و هر جا اثر می ازان سیاه بختان می یابند در کشتن و بستن تقصیر نمی نمایند چون این واقعه بعضی رسید اکبر قلی
 پسر جلال خان را که بخدمت فتح قلعه کاغذ مقرر بود و بجنوب طلب داشته منصب هزار می ذات و هزار سوار لطف فرمودم و ملک
 سور وئی او را بدستور قدیم در وجه جاگیر او مقرر داشته اسپ خلعت داده بکمر لشکر نیش فرستادم با آنکه از عزت خان فرزند
 مانده بود بنایت خرد سال جانفشانی او را در پیش نظر حقیقت بین داشته منصب و جاگیر عنایت شد تا باز ماند با او
 از هم نپاشند و دیگران را امید داری افزایش درین تاریخ شیخ احمد سمرندی را که بجهت دکان آرائی و خود فروشی و بی صرفه گوئی
 روزی چند در زندان ادب محبوس بود و بجنوب طلب داشته خلاص ساختم خلعت و هزار روپیه خرچ عنایت نموده در فتن
 و بدون مختار گردانیدم او از روی انصاف معروض داشت که این تنبیه و تادیب در حقیقت هدایتی و کفایت بود و نقش مراد

در ملازمت خواهد بود دست و هفتم خوردا و زرد آلو رسید خانه تصویر سه که در باغ واقع است و حکم به تمیز آن شده بود و در غیاب
تصویر استادان نادره کلا را استگلی یافت در مرتبه بالا شبیه جنت آشیانی و عرش آشیانی در مقابل شبیه مرا و بهادر و شاه عباس
را کشیده اند بعد از آن شبیه میرزا کامران و میرزا محمد حکیم و شاه مراد و سلطان دانیال و در مرتبه دوم شبیه امرا و پنده با سه
خاص را تصویر کرده اند و در اطراف بیرون خانه سواد منازل راه کشیده به ترتیبی که آمده شده و محاسنه اندکی از شعرا
این مصرع را تارخ یافته - ع

مجلس شایان سلیمان هشتم

روز مبارک شنبه چهارم تیر ماه آبی جشن بزرگ آبی گرفته درین روز شاه آلو به کشمیر با خبر رسید از چهار درخت بلخ
نوز افزایک هزار و پانصد عدد و از سایر درختها پانصد عدد دیگر چیده شد بمقتضای آن کشمیر تا کید فرمودم که درخت شاه آلو
در اکثر باغات پیوند کنند و فراوان سازند و در تیولاجیم پسر را تا امر سنگ خطاب راجی سرفرازی یافت و و لیرخان بلند رشید
عسکرت خان بمنصب هزاری ذات و هشتصد سوار گشت و محمد سید پسر احمد بیگ خان بمنصب شش صدی ذات
و چهار صد سوار و مخلص احمد برادر او پانصدی ذات و دو سوار و پنجاه سوار نوازش یافتند سید احمد صدر منصب هزاری غلبه
شد بهیز را حسین پسر میرزا رستم صفوی منصب هزاری ذات و پانصد سوار محبت فرموده بخدست دکن رخصت کردم روز
یک شنبه چهارم تیر ماه آبی حسن علی خان ترکمان بصاحب صوبگی او دیسه فرق عزت برافراخت و منصب ذات و سوار
سه هزاری حکم شد درین تاریخ بهادر خان حاکم قندهار نه راس اسب عراقی و چند تغور اقمشه زر لفت و نخل زر لفت و دانه های
کیش و غیره بهرم پیشکش ارسال داشته بود به نظر که گشت روز دوشنبه پانزدهم بسیرایاق قوسی مرک سوار شد به کوچ و بیابان
کوئل رسیده روز کم شنبه هفتم هم بفرز کر یوه برآمده و که ده سافت در غایت ارتفاع بصوبت تمام قطع شد از فراز کوئل
تا ایلاق یک کرده دیگر زمین پست و بلند بود اگر چه قطعه قطعه گلهای الوان شکفته بود لیکن آن قدر که تعریف می کردند و در خاطر
نقش بسته بود به نظر در نیامد شنیده شد که درین نزدیکی دره ایست که بنایت خوب شکفته روز مبارک شنبه هیز و هم تباشیر
آن رفته بے تکلف هر گونه اعزاق که در تعریف آن گل زمین کرده شود گنجایش دارد و چند آنکه نظر کار می کرد گلهای الوان
شکفته بود و پنجاه قسم گل در حضور خود چیده شد لیکن که چند قسم دیگر هم بوده باشد که بنظر در نیامده آخر با سه روز همان مراجعت
معلوف داشتیم امشب در حضور به تقریری حرف محاصره احمد نگر نگر کور می شد خانجهان غریب نقطه گذرانید پیش ازین

ہم مکرر بگوش رسیدہ بود بنا بر غایت مرقوم میگردد و در ہنگامی کہ برادر م شاہزادہ و انیال قلعہ احمد نگر را محاصره کرده بود روز سے اہل قلعہ توپ ملک میدان را بجانب اردو سے شاہزادہ مجر اگر فتنہ آتش دادند گولہ قریب دایرہ شاہزادہ رسید از آنجا باز گنبد بستہ در خانہ قاضی بایزید کہ از مصاحبان شاہزادہ بود رفتہ افتاد اسب قاضی بقاصد سہ چار گز بستہ بودند بمجرور رسیدن گولہ بر زمین ران اسب از پنج برکنده بر زمین افتاد و غلولہ از سنگ بود و وزن وہ من متعارف ہند کہ ہشتاد من خراسان باشد توپ مذکور بشاہ کلان است کہ آدم در میان درست سے تواند نشستہ بین تاریخ خواجہ ابوالحسن میر بخشی را بمنصب پنج ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز ساختم مہار خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و ہفتصد سوار سر بلندی یافت بیزن پسر تادعلی بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار ممتاز گشت آمانت خان بمنصب دو ہزار ذات و چار صد سوار سرفراز شد روز مبارک شنبہ بست و پنجم نوازش خان پسر سعید خان را بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار و بہت خان را بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار و سید یعوب خان پسر سید کمال بخاری را بمنصب ہشت صد ذات و پانصد سوار امتیاز بخشیدم تیسرے عسکر پسر میر علی اکبر موسوی بقطاب موسوی خانی نوازش یافت چون تعریف ایلاق کوری مرک مکرر شنیدہ شدہ بود در نیوالا خاطر بہ تماشا کے آن بسیار رغبت افروز روز شنبہ ہشتم امر داد بران صوب سوار شد از تعریف آن چہ نوید چند آنکہ نظر کار می گرد گماستہ الوان شگفتہ و در میان سبزہ دگل جدول ہائے آب روان در غایت لطافت و صفا گوئی صفحہ ایست از تصویر کہ نقاش قضا بقلم صنع نگاشتہ غیچہ دہا از تماشا ہی آن مے شگفت بے تکلف آن ایلاق را نسبت بدیگر ایلاقات نیست و بہترین سیرگاہ ہائے کشمیری توان گفت در ہندوستان پہا نام جانور سے است خوش آواز کہ در موسم برسات نالہ ہائے جان سوز می کشد چنانچہ کوئل بیضہ خود را و آشیان زانمی نند و زانچہ اورامی کشد می پردرد در کشمیر دیدہ شد کہ بیضہ خود را در آشیان غوغائی نہادہ بود غوغائی بچہ آن را پرورش میداد روز مبارک شنبہ ہفتم ہم ذاتیان بمنصب ہزار و پانصد ذات و ہفتصد سوار سرفراز گشت درین تاریخ محمد زاہد نام لہجی عزت خان حاکم اورنگ بد رگاہ رسید عریضہ با محقر تحفہ او سال دانستہ سلسلہ جناب نسبت ہای سوری شدہ بود بنظر عاطفت مخصوص دانستہ عجلت الوقت وہ ہزارہ در ب بانام الہی مقرر شد و تصدیق بیوتات حکم فرمودم کہ از اقسام اجناس انچہ او التماس نماید بچیت فرستادن ترتیب دہند در نیوالا فرزند خان جان را غریب توقیفی نصیب شدہ از شفقتی بادہ نہایت ناز و نوازش گشتہ بود از استیلا بر این نشانہ مردان کن نزدیک بآن رسید کہ جاگرمی در

سر این کارکنان گاه بخود پرداخت و حق بجا نداد و موافق ساخت و عهد کرد که بعد ازین دامن لب بشراب نیالاید و آوده نسا زده هر چند نصیحت کردم
 که بیک باز ترک کردن خوب نیست از روی حکمت و تدبیر مجبور باید گذاشت راضی نشد و مردانه گذاشت تا پنج بیست و پنجم مرداد بهادر خان
 صاحب صوبه قندهار بمصب پنج هزار نجات و چهار هزار سوار سرفراز گشت و در دوم شهر یو راه آبی بان سنگه پسر راوت شکر بمصب هزار و
 پانصدی و بیست صد سوار و میرحام الدین هزار و پانصدی پانصد سوار و کرم الله پسر علی مرد بخان بهادر بخش صدی و سیصد سوار نوازش
 یافتند چون درینوالاتوجه خاطر بدانان ابلق جوهر دار بسیار است امرای عظام و در نقص و تحس غایت سعی و اهتمام بقدم
 رسانیدن از ان جمله عبدالعزیز خان نقشبندی عبدالصنام ملازم خود را نیز و خواجه حسن و خواجه عبدالرحیم پسران خواجه کلان
 جویمباری که امروز مقتدا سے ولایت ما و را انهر اند فرستاده مکتوبی مشتمل بر اظهار این خواهش ارسال داشته بود اتفاقاً خواجه حسن
 و ندانی درست در کمال لطافت داشته فی الفور بموجب مومی الیه روانه و رگه ساخت و درین تاریخ بحضور رشید بموجب تسلط
 خاطر گشت فرمودم که موزی سے هزار روپیہ را از نقایس استعجبیت خواجه بار وانه سازند و میرترکه بخاری بدین خدمت
 مامور گشت روز مبارک شنبه دوازدهم شهر یو میر میران بنو جداری سیرکار میوات و ستوری یافت و منصب او از اصل و
 اضافه دو هزار و یک هزار و پانصد سوار حکم شد و اسب خاصه با خلعت و شمشیر عنایت فرمودم و درینوالاتعرض داشتند
 بوضوح پیوست که جوهر مل متهور جان بالکاکان جهنم سپرد و نیز بمرض رسید که فوجی بر سر یکے از زمینداران فرستاده طریق
 احتیاط از دست داده است بے آنکه راه در آمد را استحکام دهند و سر کو بهار را بگیرند و در تنگانی کوه در آید و جنگ
 بے صرفه کرده اند چون روز باختر رسیده بود کارنا ساخته و عطف عنان نموده اند و در برگشتن جلور یزان شده کس بسیار
 بکشتن داده اند خصوصاً جمعی که عار گریختن بخود نپسندیده اند شهادت را بجان خریده اند از جمله شهباز خان دولامانی که
 طایفه است از گروه افغانان بودی با جمعی از نوکران و اقوام جان نثار گشت الحق خوب بنده بود شجاعت با خود و آزر
 جمع داشت دیگر جمال خان افغان درستم برادر او سید نصیب بار به و چند سے دیگر زخمی بر آسند و نیز نوشته رسید که
 محاصره تنگ شده و کار بر متحصنان بدشواری کشیده و مردم را در میان انداخته زنهار خواسته اند امید که درین زودی بدین
 اقبال روز افزون قلعہ مفتوح گردد و روز کم شنبه پیردم ماه مذکور دلا در خان کاکرد باجل طبع و ولایت حیات سپرد از امر
 صاحب الوش شجاعت با سرداری و کاروانی داشت از زمان شاهزادگی بخدست من پیوسته و بحسن اخلاص و جوهر رش
 از یمنان گوے سبقت ر بوده بوالا پایہ المیوت رسیده بود و در آخر عمر حق تعالی توفیق حق گذاری نصیب کرد و فتح کشتوار

کہ خدمتے بود نمایان بہت او میسر شد امید کہ از اہل آمرزش باد فرزند ان و باز ماندہ ہاے اور ابا نواح مراحم و نوازش
سرفراز ساختم و از مردم او چندے کہ لایق منصب بودند در سلک بندہ ہاے درگاہ انتظام بخشیدہ دیگران را حکم فرمودم
کہ بدستور سابق با فرزند ان او بودہ باشند تا جمیعت او از ہم پناشد درین تاریخ قورسیا دل با قطعہ الماس کہ ابراہیم خان
فتح جنگ از حاصل کان بنگالہ فرستادہ بود آمدہ ملازمت نمود وزیر خان دیوان بنگالہ کہ از قدیان این درگاہ بود با جملہ طبے
در گذشت شب مبارک مشنبہ ہفت و ہم کشمیر بان کنار دریاے بہت را دورویہ چراغان کردہ بودہ اند و این رسمی است
پاستانی کہ ہر سال درین تاریخ از غنی و فقیر ہر کس کہ خانہ و در کنار دریا و دار و شل شب برات چراغان روشن می کند از بہیمان
سبب آن را پریدہ شد گفتند کہ درین تاریخ سر چشمہ دریاے بہت ظاہر شدہ و از قدیم این رسم آمدہ کہ در ان روز جشن
دہتہ تر وادہ است و دہتہ بمعنی بہت است و تر وادہ سیزدہ رانی گویند چون درین تاریخ سیزدہم شوال چراغان مے کنند
باین اعتبار دہتہ تر وادہ امید اند بے تکلف خوب چراغانی شدہ بود بر کشتی نشستہ سیر و تماشا کردہ شد درین تاریخ جشن
وزن شمس آراشگی یافت و بضابطہ معمولہ و بظاہر اجناس دیگر وزن کردہ در وجہ ارباب استحقاق مقرر فرمودم سال پنجاہ
و یکم از عمر این نیازمندہ درگاہ الٰہی بانجام رسید و سیر آغاز سال پنجاہ و دویم چہرہ مراد افروخت امید کہ مدت حیات در
رضیات ایزدی مصروف باد و جشن روز مبارک مشنبہ بہت و ششم در منزل آصف خان ترتیب یافت و آن
حدۃ السلطنت بپوازم نیاز و پیشکش پرداختہ سعادت جاوید اند وخت و در غرہ شہر پور مرغابی در تال الہ نمایان شد
و در بیت و چارم ماہ مذکور در کول دل نمودار گشت جا فوران پرندہ کہ در کشمیر مے باشند بدین تفصیل است کلنگ سہس
طاس جز کلنگ تغیری تغداغ کرد انگ زر و طلک فقرہ با چرم لیلورہ حوصل مکشہ قلعہ قاز کو کولہ و راج شارک نو نسج
بویچہ ہر بل و ہیک کویل شکر خوارہ ہو کہ مرلات ہنس کلچری میثیری کہ من اورا بد آواز نام کردہ ام چون اسامی بعضی از نیالغاری
معلوم بود بلکہ در ولایت نمی باشد ہندی نوشتہ شد و اسامی جانوران کہ در کشمیر نمی باشند از درندہ و چرندہ بدین تفصیل شیر زرد
بوز گرگ گاوش صحرائی آہوے سیاہ چکارہ کوتہ پاچہ نیلہ گاؤر و خرگوش سیاہ گوش گرہ صحرائی موشک کہ بلائی سوسار خا پشت
درین تاریخ شفق لالہ از کابل بڈاکچوکی رسید انچہ از ہمہ کلان تر بود بیت و شش تولہ بوزن در آمد کہ شخصت و پنج شغال بودہ
باشد تا موسم شفق لالہ بود و آنقدر می رسید کہ اکثر امر او بندہ ہاے خاص الوش عنایت می شد و وزجہ بہت و ہفتم بقصد سیر و
تماشا ویرناک کہ سر چشمہ دریاے بہت است سواری شد و پنج کردہ ہاے آب بکشتی رفتہ در ظاہر موضع پانیور نزول

فرمود درین روز خیرناخوش از کشتوار رسید تفصیل این اجمال آنکہ چون دلاور خان فتح کردہ متوجہ درگاہ شد نصر اللہ عرب را با چندی از منصب داران بجا قفلت آنجا گذاشت اورا در اسے دو خطا افتادیکے آنکہ زمینداران و مردم آنجا را تنگ گرفت و سلوک نامالایم در پیش داشت دوم آنکہ جمعے کہ بلک مقرر بودند بہ طبع اضافہ منصب از درخصت خواستند کہ بدرگاہ رفتہ ہمسازی خود کنند و آن تجویز این معنی نمودہ اکثرے را بمرورخصت داد چون پیش ادجمیعت کم ماند زمینداران آنجا کہ زخمہا از دور دل داشتند و درکین شورش بودند فرصت یافتہ از اطراف ہجوم آوردند پل را کہ عبور لشکر و ملک منحصر دران بود سوختہ آتش فتنہ و فساد افروختند و نصر اللہ متحصن گشتہ دوسہ روزے خود را بہ زار جان کندن نگاہ داشت چون آذوقہ نمود و راہ را نیز بستہ بودند ناگزیر شہادت قرار دادہ مردانہ با چندی کہ ہمراہ بودند داد شجاعت و جلالت داد تا آنکہ اکثرے از ان مردم شہادت رسیدند و بعضے خود را اسیر سرنبیہ تقدیر کردند چون این خبر بمساع جلال رسید جلال پسر دلاور خان کہ آثار رشد و کار طلبی از نا صبیہ احوال او ظاہر بود و در فتح کشتوار ترددات پسندیدہ از او بطور آمدہ بود بمنصب ہزاری ذات و ششصد سوار سرفراز ساختہ و ملازمان پیر اورا کہ در سلک بندہ اسے درگاہ انتظام یافتہ بودند و فوجی از سپاہ صوبہ کشمیر بسیارے از زمینداران و پیادہ اسے بر قنداز بلک او مقرر داشتہ باستیصال ان گروہ عاقبت مخذول تعین فرمود و نیز حکم شد کہ راجہ سنگرام زمیندار جمبو با مردم خود از راہ کوہ جمبو در آید امید کہ درین زدوے بمنزاسے کردار خویش گرفتار آیند و در شبنبہ بست ہشتم چار دہیم کردہ کوچ شد از موضع کا کا پور یک کردہ گذشتہ برب آب فرود آمد بنگ کا کا پور مشہور است بر کنار دریا صحرا صحرا خود و واقعاہ روز یکشنبہ بیست و نہم موضع پنج ہزارہ منزل شد این موضع بفرزند اقبال مند شاہ پرویز عنایت شدہ است و کلاے او مشرف بر آب باغچہ و مختصر عمارتی ترتیب دادہ بودند و حوالی پنج ہزار چلکہ واقع است در عنایت صفا و نہر بہت و ہفت درخت چنار عالی در وسط چلکہ و جوی بے برد و گشتہ کشمیر یان ستہا یولی مے گویند یکے از سیرگا ہاسے مقرر کشمیر است درین تاریخ خبر فوت خاندوران رسید کہ در لاہور باجل طبعی در گذشت عمرش قریب بہ ہفتاد رسیدہ بود از بہادران مقرر و وزگار و دلیران عرصہ کار زار بود شجاعت را با سرداری جمع داشت درین دولت حقوق بسیار دار د امید کہ از اہل آمرزش با د چار پسر از د ماند لیکن بیچ کدام لیاقت فرزندی او ندارد قریب چار لک دہیم نقد و جنس از ترکہ او برآمد بفرزندانش عنایت شد و زدو شبنبہ سے ام نخست تماشا سے سر چشمہ انچ نمودہ شد این موضع را حضرت عرش آشیانی بہرامد اس کچواہہ محبت نمودہ بودند و او در داسن کوہ و فراز چشمہ عمارات و حوضہا ساختہ بے تکلف سرمترنی است در عنایت لطافت و نفاست آتش د کمال صفا و عذوبت ماہی بسیار درو شناد و شعر

در تہ آبش ز صفا ریگ حسد بد کور تواند بدل شب شمر و

چون این موضع بفرزند خانجہان عنایت فرمودم مشارالیه ترتیب ضیافت نمودہ پیشکش کشیدہ بجهت خاطر او گرفتہ شد ازین چشمہ نیم کردہ پنجمی بھون نام سرچشمہ ایست کہ راے بہاری چند از بند ہاے عرش آشیانی بت خانہ بفرز آن ساختہ آب این چشمہ از ان بیشتر است کہ توان گفت و درختاے کمان کہن سال از چنار و سفیدار و سیاه بید و دروآن رستہ شب درین مقام گذرانیدہ روز سہ شنبہ سی و یکم بسرچشمہ اچول منزل شد و آب این چشمہ از ان فرزون تراست بشار خوشی دارد بر اطراف و درختاے چنار عالی و سفیدار ہاے متوزون سرہم آوردہ نشیمن ہاے دلکش بموقع ترتیب دادہ بودند در مد نظر باغچہ با صفا گلہاے جعفری شکفتہ کوئی قطعہ ایست از بہشت روزگم شنبہ غرہ ہمراہ از اچول کوچ فرمودہ قریب بہ چشمہ ویرناک منزل شد روز مبارک شنبہ دوم برچشمہ مذکور بزم پیالہ ترتیب یافت بند ہاے خواص را حکم شستن نمود پیالہ سرشار پیمودہ از شفق تا لوے کابل الوش گزک عنایت فرمودم و ہنگام شام مستان بخانہ خود ہا بازگشتند این چشمہ منبع دریائے بہت است و در دامن کوہے واقع است کہ از تراکم اشجار و ابنوبہی سبزہ و گیاہ بوش محسوس نمی شود و در زمان شاہزادگی حکم فرمودہ بودم کہ بر سر این چشمہ عمارتی کہ موافق آن مقام باشد اساس بنند و در نیو لا با انجام رسید حوض شمن چہل و دو درع و چارہ گز عمق و آبش از عکس سبزہ دریا حین کہ بر کوہ رستہ زنگاری رنگ و ماہی بسیار شناور و پرور حوض الوانہاے طاق زدہ و باغی در پیش این عمارت و از لب حوض تا در باغ جوئی چار گز و در عرض دیک صد و ہشتاد گز در طول و دو گز و در عمق و بر اطراف جوئی خیابان سنگ بست و آب حوض بہت بہ صاف و لطیف کہ با وجود چار گز و در عمق اگر نخودے در زیر آب افتادہ باشد بنظر درے آید و از صفائی جوے و سبزہ و گیاہ کہ در زیر آن چشمہ رستہ چہ نویسند اقسام سبزہ و دریا حین در ہم رستہ از جملہ تہ نظری آمد بعینہ مانند دم طاووس نقاشانہ و از موج آب متحرک و یکہ گل جا بجا شکفتہ و نفس الامر آنکہ در تمام کشمیر باین خوبی و دلفریبی سیر گاہے نیست معلوم شد کہ بالائے آب کشمیر را ہیچ نسبت بیابان آب نیست و بائستہ روزے چند درین حدود سیر مستوفی کردہ و ادعیش و کامرانی میدادم چون ساعت کوچ نزدیک رسیدہ بود و در سرتل رفت شروع در باریدن کردہ و فرصت توقف بر سخی تافت تاگزیر عنان ہجرت بجانب شہر معطوف داشتیم و حکم شد کہ بر کنار جوے مذکور و دروہیہ درخت بنشانند روز شنبہ چارم برچشمہ لکابھون منزل شد این سرچشمہ ہم قابل بہت است اگر چہ الحال در برابر آنا نیست لیکن اگر مرمت کنند جاے خوب خواهد شد فرمودم کہ مناسب این مقام عمارتے بسازند و حوض بیش چشمہ را مرمت نمایند در اثنا راہ برچشمہ عبور واقع شد کہ اندہ ناک نامند مشہور است کہ

ماہی این چشمہ نامینامی باشد لحظہ بر چشمہ مذکور توقف نموده دام انداختم و دوازده ماہی بدام افتاد از انجمله سه ماہی نابینا بودند نہ ماہی چشم داشت ظاہر آب این چشمہ را تاثیر است کہ ماہی را کور می سازد بہر حال خالی از غرابت نیست روز یک شنبہ پنجم باز چشمہ چمنی بہون و اینچ عبور نموده متوجہ شہر شدم روز یکم شنبہ ہشتم خبر فوت ہاشم پسر قاسم خان رسید روز مبارک شنبہ نہم ارادت خان بساحب صوبگی کشمیر سرفراز شد میرجلہ از تئیرا و بج دست خانسانانی امتیاز یافت و معتمد خان بخدمت عرض مکہ رفرق عزت برافراخت و منصب میرجلہ دوہزاری ذات و پانصد سوار حکم شد شب شنبہ یازدہم بشہر نزول اجلال اتفاق افتاد اصصفت خان بخدمت دیوانی صوبہ گجرات ممتاز شد سنگرام راجہ جو منصب ہزار و پانصد نیات و ہزار سوار سر بلندی یافت درین روز غیر مکرر شکار سے از ماہیگیران کشمیر شاہد قناد در جائیکہ آب تا سینہ آدمی باشد کشتی پہلو سے یک دیگر می برزند بہستوریکہ کیسہر باہم پیوستہ باشند و دیگر از ہم دور بفاصلہ چارودہ پانزدہ درعہ و دو ملاح بر کنار طرقت بیرون کشتی پہلو بہ دراز در دست گرفته می نشینند تا فاصلہ زیادہ و کم نشود و در برابر سر فرستہ باشند و دوازده ملاح در تہ آب در آنگہ سر را سے کشتی را باہم پیوستہ بہست گزفتہ با ہا بر زمین کوفتہ سے روند ماہی کہ در میان ہر دو کشتی در آمدہ خواہد کہ از تنگی بگذرد پیاسے ملاحان میرسد و ملاح فی الفور غوطہ خورده خود را بقعر آب میرساند و ملاح دیگر بہ پشت او حمل انداختہ بہ دست پشت او را زیر می کند تا آب او را ببالا نیار و او ماہی را بہست گزفتہ سے آرد و بعضی کہ درین فن ہمارت تمام دارند و ماہی بہ دست گرفته بر سے آرد از جملہ پیر ملاحے بود کہ در ہر غوطہ زدن اکثر دو ماہی میگیرفت داین شکار در پنج ہزارہ سے شود و مخصوص دریای بہت است در گولابا و دیگر رودخانہ نمی شود و منحصر در موسم بہار است کہ آب سرد و گزندہ نباشد روز دہم شنبہ سیزدہم جشن دسہرہ ترتیب یافت بہستور ہر سال اسپان را از طویل خاصہ و انچہ حوالہ امر اشدہ آراستہ بنظر در آرد و دند در نیولا اکثر کوتاہی دم و تنگی نفس در خود احساس کردم امید کہ عاقبت بخیر مقدون باد انشاء اللہ تعالیٰ روز یکم شنبہ پانزدہم بقصد میر خزان بجانب صفا پور و در کہ لا کہ پایان آب کشمیر واقع است متوجہ گشتم در صفا پور تالابے خوش است و بہ سمت شمالی آن کوہے افتادہ پر درخت با آنکہ آغاز خزان بود عجب نمودی داشت عکس در قہارے الوان از چار و زرد آلود غیر آن میان تالابے خوش می نمود بے تکلف خوبیا سے خزان او بہار بہچ کمی ندارد۔

دوق فتنہ یافت کہ در نہ در نظر
از نیک تر از بہار بود جلوه خزان

چون وقت تنگ بود و ساعت کوچ قریب شد سیرا جہالی کردہ مراجعت نموده شد درین چند روز پیوستہ شکار مرغابی خوش وقت بودم روزے در اثنا سے شکار ملاحے بچہ قرقرہ گرفته آورد در غایت لاغرے و زبونی بود یک شب بیشتر زندہ

نماند قرقرہ در کشمیری باشد ظاہر اور ہنگام گذشتن و رفتن ہندوستان الالغری و بیاری افتادہ باشد ورنیولا روز جمعہ خبر فوت سیزدہمین داو
 پسر حسان خانان رسید کہ در بالا پور باجل طبعی در گذشت ظاہر روزی چند تپ کردہ بودہ در ایام نقابست روزی دکنیان فوج بستہ
 نمایان مے شوند برادر کلانش و ارباب خان بقصد جنگ سواری بھی نماید چون خبر بر حمن داو میر سدا رعایت جرأت و جلاوت با وجود
 ضعف و کمسوار شدہ خود را بہ برادری رساند بعد ازان کہ غنیم را زیر کردہ مراجعت مے نماید در بر آوردن جبہ شرط احتیاط بجائی آورد
 فی الفور ہوا تصرف می کند و تشنج مے شود و زبان از گویائی می ماند و سرفہ مے باین حال گذرانیدہ و دلیت حیات مے سپارد خوب
 خوانے رشید بود ذوق شمشیر زدن و کار طلبی بسیار داشت و ہمہ جا قصدش این بود کہ جوہر خود را در شمشیر نماید اگرچہ آتش تر و خشک
 را یکسان مے سوزد لیکن بر من گران و سخت مے نماید تا بر پدر پیر دل شکستہ او چہ رسیدہ باشد ہنوز زخم مصیبت شاہ نواز خان
 القیام نیافتہ بود کہ این جراحت تازہ نصیب او شد امید کہ اللہ تعالیٰ در خور آن صبر مے و حوصلہ کراست کند و روز مبارک شبہ
 شانزدہم خجہ خان بمنصب سہ ہزاری ذات و سوار سرفراز شد قاسم خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار متنازگشت محمد حسین
 برادر خواجہ جہان را کہ بخدمت بخشگیری لشکر کانگرہ مقرر است منصب ہشت صدی ذات و سوار عنایت فرمود شب دو شبہ
 بست و ہنم مہرہ آہی بعد گذشتن یک پیر و ہفت گھڑی بمبارکی دفرخی رایات اقبال بصوب ہندوستان ارتفاع یافت چون
 زعفران گل کردہ بود از سواد شہر کوچ فرمودہ بموضع پیر شافت در تمام ملک کشمیر زعفران بغیر ازین وہ جانی دیگر نی شود روز
 مبارک شبہ سہ ام در زعفران زار بزم پیالہ ترتیب یافت چمن چمن و صحرا صحرا چند انکہ نظر کار کند شگفتہ بود ہمیش در انجامد ماغما
 را معطر ساخت تنہ اش بزین پیوستہ مے باشد گلش چہا رنگ دارد و منفشہ رنگ است بگلانے گل چنیہ و از میانش سہ
 شاخ زعفران رستہ پیازش را مے نشانند و در سالی کہ خوب مے شود چہا ر صدین بوزن حال مے آید کہ سہ ہزار و دو دین
 بوزن خراسان بودہ باشد نصف حصہ خالصہ و نصف حصہ رعایا سہول است و سیری بدہ رو پیہ خرید و فروخت مے شود
 احیاناً نرخ کم و زیادہ ہم می شود و رسم مقرر است کہ گل زعفران را چیدہ مے آرند و موافق رے مے کہ از قدیم بستہ اند نیم وزن
 نمک در وجہ اجورہ مے گیرند و نمک در کشمیر مے باشد از ہندوستان مے برند دیگر از تھہ ہاسے کشمیر بر کلکی است و جانور
 شکاری در سالی تا وہ ہزار و ہفتصد پر ہم میرسد و باز جودہ تا دیست و شخصت بام مے افتد و آشیان باشد ہسم دارد
 و باشد آشیانی بدنی شود روز جمعہ غرہ آبان ماہ آہی از پیر کوچ فرمودہ در مقام خان پور منزل شد چون بعرض رسید کہ
 زنبل بیگ ایچی برادر م شاہ عباس بجوالے لاہور رسیدہ مصحوب میر حسام الدین پسر عہد الدولہ انجو خلعت و سے

ہزار روپیہ خرچے عنایت شد حکم کردم کہ انجہ او بمشارالتہ کلیف نماید وجہ قیمت آنرا تا پنج ہزار روپیہ دیگر از خود بطریق ضیافت
بفرستد پیش ازین فرمودہ بودم کہ از کشمیر تا اتھما کے کہستان در ہر منزل عمارتی بجست نشین خاصہ و اہل محل اساس نهند کہ در
سرا و برف درخیمہ بناید گذرانید اگرچہ عمارات این منزل باتمام پیوستہ بود چون ہنوز غم داشت و بے آہک می آمد درخیمہ
استراحت نمودہ شد روز شنبہ دوم در کلپور منزل شد چون مکر بعض رسیدہ بود کہ در حوالے ہیراپور آبشارے واقع است
بغایت عالی و نادر با آنکہ سہ چار کر وہ از راہ بجانب دست چپ بود و بیدہ بقصد تماشا شای آن شتا فتم از تعریف و توصیف
آن چہ نوشتہ آید سہ چار مرتبہ آب بر روی ہم میریزد و تا حال باین خوبی و لطافت آبشارے بنظر ورنیادہ بے تکلف
نظر گاہے است بغایت عجیب و غریب تا سہ پیر روز آنجا بعیش و کامرانی گذرانیدہ چشم و دل را از تماشا شای آن سیراب
ساختم لیکن در وقت ابر و باران خالی از وحشتی نیست بعد از سہ پیر روز سوار شدہ ہنگام شام ہیراپور رسیدہ شب و منزل
مذکور گذرانیدہ شد روز دوشنبہ چارم از کوتل باڑی بر آری عبور نمودہ بر فراز کوتل پیر پنجبال منزل گزیدم از صوبت
این گریوہ و دوشواری این راہ چہ نویسکہ اندیشہ را بحال گذرنیست وین چند روز مکر برف باریدہ بود و کوہ ہما سفید شدہ
در میان جادہ نیز بعضے جا باخ بستہ بود چنانچہ سم اسب گیرائی نہ داشت و سوار سختی می گذشت اللہ تعالیٰ کرم خویش از زانی
داشت کہ درین روز بارید طرفہ آنکہ بیشتر گذشتہ بودند و آنہا کہ متعاقب آمدند ہمہ باریدن برف را در یافتند روز سہ شنبہ
پنجم از گریوہ پیر پنجبال گذشتہ در پوشانہ منزل شد با آنکہ ازین طرف نیز نشیب است لیکن از بسکہ بلند است اکثر مردم پیادہ
گذشتند روز کم شنبہ ششم بیرم کلہ محل نزول اجلال گشت قریب موضع مذکور آبشارے واقع است و چشمہ بغایت نفیس است
حسب الحکم صفہ را بجست نشین ترتیب دادہ بود و نہایت نظر گاہ خوشے است فرمودم کہ تا پنج عبور مرا بر لوح سنگ کنندہ بر فراز صفہ
نصب کنند و بے بدل خان بیتے چند گفتہ و بر سبیل نظم این نقش دولت بر لوح روز گایا دگار است دوز میستہ اردین راہ
میباشد کہ آمد و رفت و بند و بست بقضہ اختیار آناست و در حقیقت کلید ملک کشمیر اندیکے را ہمدی نایک نام و دیگری حسین
نایک گویند از ہیراپور تا بیرم کلہ ضبط راہ بعدہ انہماست پدر ہمدی نایک بہرام نایک در آیام حکومت کشمیر بیان عمدہ بود
چون نوبت حکومت بہ بندہاے در گاہ رسید میرزا یوسف خان در آیام حکومت خویش بہرام نایک را مسافر ملک نیستی گردانید
الحال در تصرف و دخل ہر دو برابر ہم اند اگرچہ بظاہر با ہم مدارائے دارند لیکن باطن در نہایت عداوت اند و درین روز
شیخ ابن یمن کہ از خدمتگاران قدیم اعتمادی عمدہ بود بچار رحمت از دی پوست چون نیک ذات بے بدل بود از غایت

اعضا و ایفون خاصہ و آب حیات حوالہ او بود شبے کہ بر بالاسے کوتل پیر نیچال منزل شد چون نیمه و اسباب ز سیدہ بود بقدر وضع منہم
داشت سیر با تصرف نمود و تشیخ کرد و زبان از گویائی ماند و روز تا بحال زنده بود و در گذشت ایفون خاصہ بنحو اصخان سپرد و
خدمت آبدار خانہ بموسو نیخان حوالہ شد و در مبارک شنبہ ہفتم موضع ٹھٹھہ مسکرا اقبال شد اکثر در سیرم کلمہ میمون بسیار بنظر درآمدہ
بود اما ازین منزل در ہوا و زبان و لباس و حیوانات و انچہ مخصوص ولایت گرم سیر است تفاوت فاحش ظاہر شد مردم این جا
بزبان فارسی و ہندی ہر دو متکلم اند ظاہر از زبان اصل اینہا ہندی است زبان کشمیری بجهت قرب و جوار یاد گرفته اند مجملہ از نیچا
داخل ہند است عورت لباس پشمینہ نمے پوشند و بدستور زنان ہند حلقہ و ریشی می کنند روز جمعہ ہفتم راجو رحل نزول رایات
عالیات گردید مردم آنجا در زمان قدیم ہند و بودہ اند و زمینداران اینجا راجہ مے گفتند سلطان فیروز مسلمان کردہ و مع ذالک
خود را راجہ مے گویانند و ہنوز بدعتہا مے ایام ہمالت در میان آنہا مستمر است از جملہ چنانچہ بعضی از زنان ہند و باشوہر خود
مے سوزند اینہا را زندہ باشوہر در گور مے آرنڈ شیندہ شد کہ در بہین ایام دختر مے دہ و از دہ سالہ باشوہر خود کہ ہمسال با بود زندہ
بقبر در آورند و دیگر آنکہ بعضی از مردم بے بضاعت را کہ دختر بوجہ دی آید خنہ کردہ می کشند با ہنوو پیوند خویشی می کنند ہم دختر میدہند
دی گیرند کہ فتن خود خوب اما دادن لغو بالقدفرمان شد کہ بعد ازین پیرامون این امور نگردد و ہر کس کہ متکب این بدعتہا شود
اورا سیاست کنند در راجو رہ و خانہ ایست آتش در برسات بغایت مسموم می شود اکثر مردمش را در زیر گلو بونمہ بر مے آید
وزر و وضعیف می باشند برنج راجو رہتر از برنج کشمیر است بنفشہ خود و دو خوشبودرین دامن کوہ می باشند روز یک شنبہ دہم
در نوشہرہ منزل اتفاق افتاد و درین مقام بچکم حضرت عرش آشیانی قلعہ از سنگ ساختہ اند و پیوستہ جمعہ از حاکم کشمیر درین جا
بطریق تھانہ می باشند روز دو شنبہ چوکی ہتی محل نزول موکب اقبال گشت عمارات این منزل را مراد نام چلیہ اہتمام نمودہ
حسن انجام بخشیدہ بود در میان دولت خانہ صفہ بصفاء راستہ نسبت بدیگر منازل اقلیاز داشت منصب اورا افزودم روز
سہ شنبہ دو از دہم در مقام تھتھر منزل واقع شد امر دواز کوئل و کوہ گذشتہ بسعت آباد ہندوستان در آدمیم پیشتر قراولان
بجست قمرخہ دستوری یافتہ بودند کہ در تھتھر و کرچاک دگتھا لجر کہ ترتیب دہند روز کم شنبہ و مبارک شنبہ شکار مے رازندہ آوردند
روز جمعہ بہ نشاٹ شکار خوش وقت شدیم قحطاکوہ و غیرہ پنجاہ و شمش راس شکار شد درین تاریخ راجہ سازنگ دیو کہ از
خدیو نگاران نزدیک است بمنصب ہشت صدی ذات و چار صد سوار سرفراز مے یافت روز شنبہ شانزدہم بجای کرچاک
متوجہ شدم و بیخ کوچ کنار دریا مے بہت مسکرا اقبال گردید روز مبارک شنبہ بسف و یکم در جگر کہ کرچاک شکار کردم نسبت بدیگر

بارہا شکار گستر آمدہ چنانچہ دل می خواست مخطوطہ نشدیم روز دوشنبہ بہشت و پنجم در جگر نگہا بہ نشاط شکار کردم و از آنجا بہ منزل شکار گاہ جہانگیر آباد مخیم بارگاہ دولت گردیدم و در زمان شاہزادگی این سر منزل زمین شکار گاہ من بود و بنام خود ہی آباد ساخته و مختصر عمارتی بنا نمادہ بسکندر بسین کہ از قراولان نزدیک بود حوالہ نمودم و بعد از جلوس پرگنہ ساختہ بجایگیر مومی الیہ لطف فرمودم و حکم کردم کہ عمارتی بحسب دولت خانہ و تالابی و منارہ اساس نهند و بعد از فوت او این پرگنہ بجایگیر ارادت خان مقرر شد و سربراہی عمارت بمشار الیہ بازگشت و در نیو لاسن انجام پذیرفتہ بے تکلف تالابی شدہ بغایت وسیع و در میان تال عمارت و نشین ہمہ جہت یک لک و پنجاہ ہزار روپیہ صرف عمارات این جاشدہ باشد الحق بادشاہانہ شکار گاہ ہیست روز مبارک شنبہ و جمعہ مقام کردہ از انواع شکار مخطوطہ شدیم قاسم خان کہ بچراست لاہور سر فرازست دولت زمین بوس دریافتہ پنجاہ ہزار گز را بندہ ازین جایک منزل در میان باغ مومن عشق باز کرد و کنار دریائے لاہور بہت نزول اقبال اتفاق افتاد و درختاے چنار عالی و سرو ہائے خوش قد دار و بے تکلف لغزک باغچہ ایست روز دوشنبہ نیم آذر ماہ الٰہی مطابق پنجم محرم سنہ یکہزار و سہ دیک از باغ مومن بر فیل اندر نام سوار شدہ شاکر کنان متوجہ شہر گردیدم و بعد از گذشتن سہ پیر و دو گھڑی از روز در ساعت مسعود و مختار بدولت خانہ درآمدہ در عماراتی کہ مجدداً باہتمام معمر خان حسن انجام پذیرفتہ مبارکی و فرخے نزول فرمودم بے تکلف منازل دلکش و نشین ہائے روح افزا در غایت لطافت و زراعت ہمہ نقش و مصور بعمل او ستادان ناوہ کاآراستگی بافتہ باغ ہائے سبز خرم با انواع واقسام گل و ریاحین نظر فریب گشتہ۔

از فرق تا بعت دم ہر کجاکہے نگرم | اگر شہدہ دامن دل می کشد کہ جا این جاست

بالجملہ مبلغ ہفت لک روپیہ کہ بہشت و سہ ہزار تومان رایج ایران باشد صرف این عمارت شدہ و درین روز بحسب افراد مزبورہ فتح قلعہ کانگڑہ مسرت بخش خاطر اولیائے دولت گشت و بشکر این موسبت عظمی و فتح بزرگ کہ از عطایات مجبورہ و اہیب العطیات است سرنیا ز بدرگاہ کریم کار ساز فرود آوردہ کوس نشاط و شادمانی بلند آوازہ گردید کہ کانگڑہ قلعہ ایست قدیم شمال روید لاہور در میان کوہستان واقع شدہ باستحکام و دشوار کشائی و متانت و محکمہ معروف و مشہور از تاریخ اساس این قلعہ جز خداے جہان آگاہ نیست اعتقاد و زمینداران ولایت پنجاب آنست کہ درین مدت قلعہ مذکور بقومی دیگر انتقال ننمودہ و دیگر میگاہ برو دست تسلط نیافتہ العلم عند اللہ بالجملہ از ان ہنگام کہ حصیت اسلام و آوازہ وین مستقیم محمدی بہندوستان رسید ہیچ یک از سلاطین والا شکوہ رافتح میسر نشدہ است سلطان فیروز شاہ با این ہمہ شوکت و استعداد خود رفتہ بہ تسخیر قلعہ پرداخت و

مدتها محاصره داشت چون دانست که استحکام و متانت قلعه بحدیست که تا سالان قلعهداری و آذوقه با متحصنان بوده باشد ظفر بشیران
 نتوان یافت کام و ناکام آمدن راجه و ملازمت نمودن خرسندی نموده دست ازان باز داشت گویند راجه تریب بشکیش و ضیافت
 نموده سلطان را با التماس اندرون قلعه برد سلطان بعد از سیر و تماشا شایسته قلعه بر راجه گفت که مثل من بادشاهی را بدرون
 قلعه آوردن از شرایط خرم و احتیاط دور بود و جمعی که در ملازمت اند اگر قصد تو کنند قلعه را به تصرف در آورند چه می توانی
 کرد راجه بجانب مردم خود اشارت نمود در لحظه نوبی از دلاوران مسلح و مکمل از نهانخانه برآمدند و سلطان را کور نشاندند
 سلطان از دیدن هجوم آن مردم متوهم و متفکر گشته از غدر اندیشید راجه پیش آمده زمین خدمت را بوسه داد و گفت ما راجه
 اطاعت و بندگی در سر نیست لیکن چنانچه بر زبان مبارک گذشته احتیاط و ورع بینی را پاس میدارم که همه وقت یکسان نیست
 سلطان آفرین گفت راجه منزلی چند در رکاب بوده رخصت معاودت یافت بعد ازان هر که بر تخت دلی نشست شکر
 به تسخیر کانگودا فرستاد و کارهای از پیش زلفت پدر بزرگوار من هم یک مرتبه لشکری عظیم بسرداری حسین قلیخان که بعد از خدمات
 پسندیده بخطاب خانجانی شرف اختصاص پذیرفته بوده تعیین فرمودند در اثنا محاصره شورش ابراهیم حسین میرزا شد
 و آن حق ناشناس از گجرات گریخته بصوب پنجاب علم قلعه آشوب برافراشت و خانجانی ناگزیر از گرد قلعه برخاسته متوجه
 اطفا نایره قلعه و فساد او گشت و تسخیر قلعه در عقد توقف افتاد پیوسته این اندیشه ملازم خاطر اشرف بود شایسته مقصود
 از نهانخانه تقدیر چهره کشانی شد چون بکرم ایزد جل جلال حق سبحانه تخت دولت بوجود این نیازمند آراستگی یافت از جمله
 غزاهای که بر دست همت لازم شمرده میگردید این بود تخت مر قلع خان را که ایالت صوب پنجاب داشت با فوج از بهادران
 بیروست به تسخیر قلعه مذکور رخصت فرمود و هنوز آن هم بالنصرام نرسیده بود که مرتضی خان بر حمت ایزدی پوست بعد ازان بهرل
 پسر راجه با سوتعهد این خدمت نمود و او را سردار لشکر ساخته فرستاد آن بدست در مقام بدی بونی و کافر نعته و آمده عصیان
 و زریده و تفرقه عظیم در آن لشکر راه یافت و تسخیر قلعه در عقد تعویق و توقف افتاد بجهت بر نیامد که آن ناحق شناس بسزای عمل
 خویش گرفتار گشته بجز رخت چنانچه تفصیل آن در مقام خویش گذارش یافته بالحمد درینو لا خرم تعهد خدمت مذکور نموده سندر ملازم
 خود را باستعداد تمام فرستاده بسیار از امرای بادشاهی بکام اردو ستوری یا قند و بتایخ شان نزد هم شهر شوال سنه یک
 هزار و بیست و نهم هجری شکرها به در قلعه پیوسته موزیل با قیمت شد داخل و مخارج قلعه را بنظر احتیاط ملاحظه نموده راه آمد و شد
 آذوقه را مسدود ساختند و در وقت کار بشواری کشید و بعد از آنکه از قسم غله آنچه غذا تواند شد در قلعه مانده چهار ماه دیگر غله باقی

خشک را بنمک جوشانیده خوردند چون کار به ملک رسید و از راه اسید نجات ماند ناگزیر امان خواسته قلعه را سپردند و در مبارک
 شنبه غره شهر محرم سنه یک هزار و سیصد و یک (یک) هجری فتحی که هیچیک از سلاطین و الاشکوه را میسر نشده بود و در نظر کوهت بینان
 ظاهر ازین دور می نمود الله تعالی بحضرت لطف و کرم خود باین نیازمند کرامت فرمود و جمعی که درین خدمت ترددات
 پسندیده نموده بودند در خور استعداد و شایستگی خویش باضافه منصب و مراتب سرفرازی یافتند روز مبارک شنبه یازدهم
 حسب التماس خرم بمنزل او که نوساخته بود رفته شد از پیشکشهای او آنچه خوش آمد برداشتم سه زنجیر فلز داخل حلقه خاصه شد و درین
 روز عبدالعزیز خان نقشبندی را بنفوذ داری نواحی قلعه کانگراه مقرر فرمودم و منصب او دو هزار و سیصد و پنجاه سوار حکم
 شد فیصل خاصه با اعتقاد خان عنایت نمودم الفتن خان قیام خان بجر است قلعه کانگراه دستور یافت و منصب او از اصل و اضافه
 هزار و پانصد و سی و دو و هزار و سیصد و یک حکم شد شیخ فیض الله خویش مرقد خان نیز بموافقت او مقرر شد که بالاس قلعه بوده باشد شب
 شنبه سیزدهم ماه مذکور حضور شد شرائط نیازمندی بدرگاه ایزد متعال و قادر پر کمال ظاهر ساخته مناسب وقت از نقد جنس
 بزرگ خیرات و تصدقات بقرا و مساکین و از باب استحقاق قسمت شد درین روز نیکو دارا اعلی ایران سعادت آستان بوس
 دریافت پس از ادا کسب کوبش و زمین بوس رقیمه کریمه آن برادر والا قدر که مشتمل بر اتمار و انب کجتهی و کمال محبت بود گذرانید و
 دوازده عباسی نذر و چهار راس اسب بایراق و سه دست باز تو افنون و پنج ستر و پنج نفر شتر و نه قبضه کمان و نه قبضه
 شمشیر پیشکش گذرانید و از ابر فاقه خان عالم رخصت فرموده بودند جهت بعضی ضروریات همراهی نتوانست کرد و درین
 تاریخ بدرگاه رسید خلعت فاخره با جیفه و طره مرصع کاری و خنجر مرصع با و مژمت شد وصال بیک و حاجی نعمت که همراه او
 آمده بودند ملازمت نموده سرفرازی یافتند امان الله پسر نبات خان بمنصب دو هزار و سیصد سوار معادل
 و اضافه سر بلند گردید حسب التماس نبات خان سیصد سوار بمنصب مبارز خان افغان افزوده اصل و اضافه دو هزار و
 سیصد و سیصد سوار مقرر گشت حد سوار دیگر بمنصب کبک نیز اضافه فرموده شد خلعت زمستانی عبید الله خان
 و لشکر خان مژمت نموده فرستادم بالتاس قاسم بیاض او رفته شد که در سودا و شرواق است در سرفرازی ده هزار چمن نثار
 کردم از پیشکشهای او یک قطعه لعل و یک قطعه الماس و برخی از اقمشه آنچه خوش آمد برداشتم شنبه یک شنبه بست و یکم
 اعتباری و غیره و می پیش خانه بصوب دار الخلافه اگر برآمد بر قند از خان بدار و علی توپ خانه لشکر دکن مقرر گردید شیخ اسحق بخدست
 کانگراه سرفراز شد برادر الله و افغان را از جنس بر آورده ده هزار روپیه الغام شد و یک دست باز تو افنون بخرم التفات فرمودم

روز مبارک شنبہ بست و ششم بطنالطہ مقرر جشن ترتیب یافت سوغات تہاے دار لے ایران کہ مہجوب رنیل بیگ ارسال داشتہ
بودند از نظر گذشت سلطان حسین نیل عنایت نمودم جلا محمد کشمیری ہزار روپیہ انعام شد منصب سردار افغان بالتماس و با تبحر
ہزاری ذات و چار صد سوار مقرر گشت چون راجہ روچند گوئیری در خدمت کا نگڑہ ترو دوات پسندیدہ نمودہ بود بدیوانیان
عظام حکم شد کہ نیمہ وطن او را در وجہ انعام اعتبار نمایند ذمیمہ دیگر بہ جاگیر او تنخواہ دہند بتاریخ سیوم نواسہ مدارا الملکے اعتماد الدلہ
راجہ بت پسند نہ شہر یار خواستگار ری نمودہ یک لک روپیہ از نقد و جنس برسم ساحق فرستادہ شد امر اے عظام و بندہ ہاے
عمدہ اکثرے ہمراہ ساحق بمنزل مشارالیمہ رفتہ بودند ایشان مجلس عالی آراستہ درین جشن تکلفات فراوان ظاہر ساخت امید
کہ مبارک باشد چون آن عمدۃ السلطنت عمارات عالی و نشیمن ہاے بس تکلف در منزل خود اساس نہادہ بود التماس
ضیافت نمود با اہل محل بمنزل او رفتہ شد بغایت جشن عالی ترتیب دادہ پیشکش ہاے لائق از ہر قسم بنظر در آورد رعایت
ظاہر او نمودہ انچہ پسند افتاد بر گرفتہ درین روز پنجاہ ہزار روپیہ رنیل بیگ ایچی مرحمت شد منصب زبردست خان اصل
و اضافہ ہزاری ذات و پانصد سوار مقرر گشت مقصود برادر قاسم خان بمنصب پانصدی و سیصد سوار و مرزا دکنی پسر
میرزا ستم پانصدی و دو بیست سوار سرفرازے یافت درین ایام سعادت فرجام کہ رایات فتح و فیروزہ در ولایت ہیشہ بہار
کشمیر بدولت و بہر دوزی بسیر و شکار خوش وقت بود و عرض متصدیان مالک جنوبی بتواتر رسید شکر آنکہ چون رایات
ظفر آیات از مرکز خلافت دور تر شتافتہ دنیا داران دکن از بے دوائے دکم فرصتہ نقض عہد نمودہ سر بقتلہ و فساد برداشتہ
و پائی از حد خویش برتر نہادہ بسیارے از مضائق احمد نگر و برابر را متصرف گشتہ اند چنانچہ مکرر عرض رسیدہ کہ سداکار
آن شہر بخت و تاراج و آتش زدن و ضایع ساختن کشتہا و علت زاریا است چون در مرتبہ اول کہ رایات جہانکشا
بہ سیمہ مالک جنوبی و استیصال آن گردہ مخدول العاقبت حضرت فرمودہ و دوم بہر اولے لشکر منصور سرفراز گشتہ بہ برہان پور
رسید از کرپت و حیلہ سازی کہ لازمہ ذات فتنہ سرشت آنہا است اورا شفیع ساختہ ولایت بادشاہی را و اگذاشتہ و ملطہا برسم
پیشکش از نقد و جنس بہر گاہ ارسال داشتہ قہد نمودند کہ بعد ازین سررشتہ بندگی از دست نہ ہند و پائی از حد ادب بیرون
نہند چنانچہ در اوراق گذشتہ نگاشتہ کلک سوانح نگار گشتہ بالتماس خرم و قلعہ شادی آباد ماند و در وندے چہند
توقف اتفاق افتاد باستشفاع او بر تضرع و زاری آنہا بخشودہ آمد الحال کہ از بد ذاتی و شورہ ہشتی نقض عہد نمودہ از شہوہ
اطاعت و بندگی انحراف در زیدہ اند باز عسا کہ اقبال بسیر کردگی او تدبیر نمودم کہ تا سراسے ناسپاسے و بد کرداری خود

دریافتہ موجب عبرت سایر تیره بختان غیره سر شود لیکن چون ہم کا نگڑہ بچہ آید بود اکثر مردم کار آمدنی خود را بآن خدمت فرستاده
بود روزے چند در انصرام این اندیشہ کوشش زلفت با آنکہ درینو لا عراض پے در پے رسید کہ غنیمت تو ت گرفته قریب شصت ہزار
سوار و باش گرد آورده اکثر ملک بادشاہی را متصرف شدہ اند و ہر جا کہ تہانہ بود برداشتہ در قصبہ ہیکر پیوستند مدت سہ ماہ
در آن جا با مخالفان سیہ روزگار و در رزم و پیکار بودند و درین مدت سہ جنگ حسابے شد و ہر بار بندہاے جان شمار
بر مقہوران تیرہ روزگار آثار غلبہ و تسلط ظاہر ساختند چون از کچج راہ غلہ و آذوقہ بار دو نمیرسید و آہنا بر اطراف معسکر اقبال
بتاخت و تاراج مشغول بودند عسرت غلہ بہ نہایت انجامید و چار و یا زبون شدہ ناگزیر از بالا گھاٹ فرو آمدہ در بالا پور تو
گزیدند آن مقہوران بہ تعاقب دلیر شدہ در حوالے بالا پور آمدہ بقزاقی و ترمکے گری پرداختند بندہاے در گاہ شش ہفت
ہزار سوار از مردم گزیدہ و خوش اسپہ انتخاب نمودہ بر سر نگاہ مخالفان تا خنند آہنا قریب شصت ہزار سوار بودند مجملہ جنگ عظیم
شد و نگاہ آہنا تاراج رفت و بسیارے راکشتہ و بستہ سالما و غانا مراجعت نمودند در وقت برگشتن باز آن بید و لٹان از اطراف
ہجوم آوردہ جنگ کنان تا آورد آمدند از جانبین قریب ہزار کس کشتہ شدہ باشند برین حملہ مدت چار ماہ در بالا پور توقف نمودند
چون عسرت غلہ بہ نہایت انجامید بسیارے از قلعچیان از بندہ گرختہ بمخالفان پیوستند و پیوستہ جمعے راہ بے حقیقتی سپردہ و در
نزد مقہوران منتظمے گشتند بنا برین صلاح در توقف ندیدہ بہ برہا پور آمدند باز آن سیہ بختان از پے در آمدہ بر ہا پور را محاصرہ
نمودند مدت شش ماہ در گروہر بان پور بودند اکثر پرگنات ولایت برابر و خاندیس متصرف گشتند و دست تطاول و تعدی
بر رعایا و زبردستان در از ساختہ بہ تحصیل پرداختند چون لشکر محنت و تاب بسیار کشیدہ بود و چار و یا زبون گشتہ نمی توانستند
از شہر بر آمدہ تنبیہ بر اسل نمایند و این سبب افزونی غرور و نخوت و زیادتی پندار و جرأت کوتاہ اندیشان کم فرصت گشت بمقارن
این حال نصرت رایات اقبال بستمقر سریر خلافت اتفاق افتاد و نیز بنایت ایزد سبحانہ کا نگڑہ مفتوح گشت بنا برین روز جمعہ
چہارم و یابہ حسد رم را بدان صوب رخصت نمودم و خلعت و شمشیر مع وفیل مرحمت شد ہوز جان بیگم نیز فیلے مرحمت نمودند حکم
فرمودم کہ دو کروہ دام بعد از تسخیر ملک دکن از ولایت مفتوحہ در وجہ انعام خود متصرف گردوششصد و پنجاہ منصب دار و یک
ہزار احدی و یک ہزار برق انداز رومی و یک ہزار توپچی پیادہ سواے سے و یک ہزار سوار کہ در انصوب بودہ و ہست
باتوپ خانہ عظیم وفیل بسیارے ہمراہی او مقرر گشت و یک کروہ رویہ بخت مدد خرج لشکر منصور لطف فرمودم بندہاے
کہ بخد مت مذکور مقرر شدہ اند و در خور پایہ خویش ہر کدام بانعام اسپ وفیل و سرو پا سرفرازے یافتند در پین ساعت مسعود

زمان محمود ریایات عزیمت بصوبہ اراک خانہ آگرہ انعطاف یافت و در نوشہرہ نزول اقبال اتفاق افتاد محمد رضاے جابری بدیوانی صوبہ بنگالہ و خواجہ ملکی بخشیکری صوبہ مذکور متنازع گشتہ باضافہ منصب سرفراز شد نہجکست سنگھ ولد رانا کرن از وطن آمدہ سعادت آستان بوس دریافت در ششم ماہ مذکور رضاے کنار تال راجہ توڈر مل محل نزول بارگاہ دولت گردید چار روز و درین منزل مقام شد در نیولا چندے از منصب داران کہ بخدمت فتح دکن دستورے یافتہ بودند برین موجب باضافہ منصب سرفراز شدند زاهد خان ہزاری و چار صد سوار بود ہزارے و پانصد سوار شد ہروی نراین ہاڈوہ را از اہل و اضافہ نہصدی و ششصد سوار سرفراز ساقم یعقوب پسر خاندوران ہشت صدی و چار صد سوار شد و پچھن جمعے کثیر از بندہا در غور شالیستگی خوش باضافہ منصب سرفرازے یافتند معتمد خان بخدمت بخشیکری و واقعہ نویسی لشکر فیروزے اثر سربلند گشتہ عنایت توغ متنازع گردید پیشکش پچھمی چند راجہ کماؤن از بازو جہرہ و دیگر جانوران شکاری بنظر گذشت جگت سنگھ ولد رانا کرن بکبک لشکر دکن رخصت یافت اسب خاصہ معہ زین با و مرحمت شد راجہ روپ چند عنایت فیل واسپ سرفراز گشتہ بجاکیر خود رخصت یافت بتایخ دوازدهم فرزند خانجہان رایہ صاحب صوبگی ملتان سرفراز گردانیدہ رخصت فرمودم سروبا با نادری و خجھر صرع و فیل خاصہ با یراق و یک ماوہ فیل واسپ خاصہ خدنگ نام و دو دست باز عنایت شد سید ہر خان ہزاری و چار صد سوار منصب داشت پانصدی و دو بیست سوار افزودہ ہمراہ خانجہان رخصت فرمودم محمد شفیع بخدمت بخشیکری و واقعہ نویسی صوبہ ملتان سرفراز گشت ہوال کہ از بندہاے قدیم بود با شرافت و پ خانہ و خطاب راستے امتیاز یافت در سیزدهم کنار دریاے گوہند وال معسکر اقبال گشت چار روز و درین منزل مقام شد فیل خاصہ سبے سنگھ نام با ماوہ بہایت خان عنایت شدہ مصحوب صفیا ملازم او فرستادم و بلہری صوبہ بنگش غلظت مصحوب عیسے بیگ فرستادہ شد و در نہشت ہم جشن وزن قمری آراستگی یافت چون معتمد خان بخدمت بخشیکری لشکر دکن دستوری یافت خدمت عرض کرد راجہ قاسم فرمودم میر شرف بخشیکری احدیان و فاضل بیگ بخشیکری صوبہ پنجاب سرفراز گشتند چون بہادر خان حاکم قندھار از بیماری و در چشم خود عرض داشت کردہ التماس آستان بوسے کردہ بود در نیولا حکومت و حراست قندھار بعد العزیز خان مفوض داشتہ بہ بہادر خان فرمان صادر شد کہ چون مشارالہ برسد قلعہ را با و سپردہ خود روانہ در گاہ شود بیست و یکم ماہ مذکور نواز سرامحل در و سعادت گشت درین سہرزمین دکناسے نورجان بیگم سراسے عالی و باغی بادشاہانہ اساس نہادہ بودند در نیولا با تمام رسید بتا برین بیگم التماس نہ یافت نمودہ مجلس عالی ترتیب دادہ و در تکلفات افزودہ از ازلع و اقبام نفایس و نوادر بسم پیشکش گذرانید بحجت و بکونی ایچہ پسند افتاد و گرفتہ شد و در درین منزل مقام شد و مقرر گردید

که مقصدیان صوبه پنجاب و ولایت روپیه دیگر سواست شصت هزار روپیه که سابق حکم شده بود بجهت آذوقه قلعه قندهار روانه سازند
 میر قوام الدین دیوان صوبه پنجاب رخصت لاہور شد و خلعت یافت و قاسم خان را بجهت تنبیه و تادیب سرشان حوالے
 کاغذ و ضبط آنچہ در رخصت فرمودم نادری خاصہ داسپ و پنجسہ ذیل مرحمت نمودم منصب اوزار اصل و اضافہ دو ہزاری ذات دہزار
 و پانصد سوار مقرر گشت راجہ سنگرام را با التماس مشارالیه رخصت آنچہ و دہنودہ سر و پا داسپ و ذیل عنایت شد ورنیولا بافرخان از
 ملتان آمدہ سعادت آستان بوس دریافت غره بہمن ماہ الہی روز مبارک شنبہ ظاہر بلبلہ سہرزد منزل اقبال گشت یک روز
 مقام کردہ بسیر باغ خوش وقت شدم روز یک شنبہ چارم خواجہ ابوالحسن بخدمت فتح دکن رخصت یافت خلعت با نادری
 و شال خاصہ و صبحدم نام ذیل و توغ و نقارہ بمشارالیه عنایت نمودہ بمحمد خان خلعت داسپ خاصہ صبح صادق نام مرحمت
 فرمودہ رخصت کردیم ہفتم ماہ مذکور کنارہ آب سرتی نواحی قصبہ مستطیفاً بامنتزل دولت گردید روز دیگر باکبر پور نزل فرمودم
 از انجا در آب چون کشتی نشسته متوجہ بمقصد گشتم درین روز عزت خان چاچے با فوجدار آنچہ و دولت آستان بوس دریافت
 محمد شفیع را بہلتان رخصت فرمودہ داسپ و خلعت و ہزار شاہی عنایت فرمودم و چیرہ خاصہ مصحوب او بفرزند خانجہان فرستادہ
 شد از انجا بہ پنج کوچ حوالے برگنہ کرانہ کہ وطن مقرب خان است محل نزول بارگاہ دولت گشت و کلاہ او نود و یک قطعہ باقوت
 و الماس چار قطعہ برسم پیشکش و ہزار گز نمل بصیفہ پا انداز با عرض داشت او گذرانیدہ و صد نفر شتر برسم تصدق معروض داشتند حکم
 فرمودم کہ بہ مستحقان تقسیم فرمائید از انجا بہ پنج کوچ دارالملک دہلی مورد رایات اقبال گشت اعتماد راے را نزد فرزند اقبال
 شاہ پرویز فرستادہ فرجے خاصہ بجهت آنفرزند ارسال داشت و مقرر شد کہ در عرض یکماہ برگشتہ خود را بہلازمست رساند و روز در
 سلیم گڑھ مقام فرمودہ روز مبارک شنبہ بہست و بیوم بغرم شکار برگنہ پالم از میانہ معمورہ و ذلی گذشتہ برکنار حوض شمسی محل نزول
 دولت گشت در اثنا راہ چار ہزار چرن بدست خود شاکر کردم بہست و دو زنجیر ذیل از نوادہ پیشکش الہ یار ولد افتخار خان
 از بنگالہ رسیدہ بود و بنظر درآمد ذوالقرنین بفقہ جہادری ساہنہر دستوری یافت او پسر اسکندر ارمنی است پدرش در خدمت
 عرش آشیانی سعادت پذیر بود آنحضرت صبیہ عبدالحی ارمنی را کہ در بستان اقبال خدمت مے نمود با و نسبت فرمودند از و
 دو پسر بوجود آمدہ یکے ذوالقرنین کہ بقدر نشاء آگاہ ہے و خدمت طلبی داشت و در عہد دولت سن دیوانیان عظام خدمت
 خالصہ نمکسار اہل عہدہ از مقرر نمودند و آنخدمت را لفرک سر و سامان می کرد ورنیولا بفقہ جہادری آن حد و سر فراز گشت بہ نغمہ
 ہندی سرے وار و سلیقہ اش درین فن درست رفتہ و تصنیفات او مکرر بعرض رسیدہ و پسند افتاد و لعل بیگ بخدمت

داروغه‌ی دفتر از تغییر نورالدین قلی ممتاز گشت چار روز بنواحی پالم بشکار خوش وقت گشته به سلیم گطه مراجعت نمودم در بستان و بنهم
نوروز به بنخیر نیل دو نفر خواجه سرا و یک نفر غلام و چهل و یک قطعه خروش جنگی و دوازده راس گاو و هفت شاخ گاو میش و بیشک
ابراهیم خان فتح جنگ بنظر گذشت روز مبارک شبانه سی ام مطابق بستان و پنجم ربیع الاول مجلس وزن قمری منعقد
گشت که خان رانزد خانان فرستاده بعضی پیغام بقریه احواله فرموده بودم درین دلا عرض داشت او رسیده ملازمت
نمود و میر میلزاکه بقوه جدارنی صوبه میوات فرستاده بودم درین تاریخ آمده ملازمت کرد از تغییر سید بهود بحکومت دارالملک دلی
سرفراز گشت چه درین تاریخ آقا بیگ و محب علی فرستاده های دارای ایران آستان بوس دریافت نمود و مکتوب
محبت سلوب آن بلاد عالی قدر گذرانیدند و کلی التفت فرستاده بودند بنظر درآمد جوهریان پنجاه هزار روپیه قیمت کردند علی بوزن
دوازده تانک از جوهر خانه میرزا آغ بیگ خلعت میرزا شاهرخ بمرور روزگار و گردش اددار بلسله صفویه منتقل
شده بود و در آن لعل بنظر شمع ثبت شده آغ بیگ بن میرزا شاهرخ بهادر بن میر تیمور گورکان و برادر مر شاه عباس
فرمودند که در گوشه دیگر بنظر استعلیق -

بند شاه ولایت عباس

کنند و این لعل را بر جبهه نشاند بطریق یاد بود بمن فرستاده بودند چون نام اجداد من در آن ثبت بود و تیمنا و تبرکات
بر خود مبارک گرفته بسجده ای داروغه زرگر خانه فرموده که در گوشه دیگر جهانگیر شاه بن اکبر شاه و تاریخ حال رقم گردد و بعد از
روز چند که خبر فتح دکن رسید آن لعل را بنجرم عنایت نمودم و فرستادم روز شنبه غره اسفند از نواز سلیم گطه که کرج شد
نخست بروضه منوره حضرت جنت آستانی انا را الله بر بانه رسیده آداب نیاز مندی بتقدیم رسانیده دو هزار چهره
بزا و نشینان آن روضه مقدسه لطف فرمودم دو منزل بر کنار آب جون در سواد شهر اتفاق افتاد سید هزار خان که بکاشان نهبان
مقرر گشته بود بخلعت واسپ و شمشیر و خنجر و عنایت علم سرفرازی یافته رخصت شد سید عالم سید عبدالهادی برادران او نیز با اسپ
و خلعت سرفراز گشتند و بر بک بخاری بیاورد و الله رخصت شده هزار روپیه با و حواله فرمودم که پنج هزار روپیه بخواجه صالح
ده بندی که اباعن جد از دعاگویان این دولت ابد پیونداست رسانیده پنج هزار روپیه دیگر منصوبان و مجاوران روضه
مقدسه حضرت صاحب قرانی انا را الله بر بانه تقسیم نماید چهره خاصه مصحوب ادبهاست خان عنایت نموده فرستادم و فرمودم
که در بهر ساینده دندان ماهی ابلق نهایت سعی و اهتمام بتقدیم رساند و از هر جا که میسر شود بدست آورد از کنا شهر دلی

در کشتی نشسته بشش کوچ فضا سے بند رہا بن سورد آرومی گیہان پوسے گردید میر میران فیل عنایت فرمودہ رخصت و پہلے
 نمودم زبردست خان بخدمت میر توذکی از تغیر فدایت خان ممتاز گشت پرم نرم خاصہ باو لطف نمودم روز دیگر حوالی گوگل
 محل نزول را یات عالمیات گردید درین منزل لشکر خان حاکم دارالخلافہ آگرہ و میر عبدالوہاب دیوان و راجہ تہل و خضر خان
 فاروسے حاکم اسپر در جہان پور و احمد خان برادر او و قلصے و مفتی و دیگر اعیان شہر سعادت ملازمت در یافتند و تبارخ یا زوہم
 ماہ مذکور در باغ نور افشان کہ آن روزے آب جوئی واقع است بمبارکے نزول فرمودم چون ساعت درآمدن شہر چاروہم
 ماہم مذکور شدہ بود سہ روز درین منزل مقام نمودہ در ساعت مسعود و فتح را متوجہ قلعہ شدہ بہ فرسخے و فیروزسے بدولت خانہ
 درآمدم این سفر مبارک اثر از دار السلطنت لاہور تا دارالخلافہ آگرہ در مدت دو ماہ دو روز و یکچل و نہ کوچ و بہت و یکسہ شام
 بانجام رسید ہیچ روزسے در کوچ و مقام در ششک و تری بے شک و نگذشت یک صد و چاروہ راس آہو پنجاہ و یک سہ قلعہ
 مرغابی چار قلعہ کاروانک وہ دراج و ویست قطعہ بود و درین راہ شکار شد چون لشکر خان خبر مت آگرہ را حسب الامر سے
 سامان نمودہ بود ہزاری ذات و پانصد سوار بنصب او فرزدہ از اصل و اضافہ بچار ہزاری و دو ہزار و پانصد سوار سرفراز
 ساختہ بخدمت ملک لشکر و کن تعین فرمودم سعید اسے داروغہ زرگر خانہ ب خطاب بے بدل خانی سرفراز گشت چار راس
 اسپ دپارہ از فقرہ آلات و اقمشہ کہ دار اسے ایران مصحوب آقا بیگ و محمد محب سے فرستادہ بود در نیولا از نظر اشرف
 گذشت جشن روز مبارک شنبہ بستم در باغ نور منزل منعقد گشت یک لک روپیہ بفرزند شہر یار انعام شد مظفر منان
 بموجب حکم از ٹھٹہ رسیدہ سعادت ملازمت دریافت یک صد ہر و صد روپیہ نذر گذرانید لشکر خان یک قطعہ نعل پیشکش آورد
 چار ہزار روپیہ قیمت شد اسپ خاصہ صاحب نام عبید اللہ خان عنایت نمودم عبدالسلام ولد معظم خان از او دیسہ آمدہ
 دولت ملازمت دریافت یک صد ہر و صد روپیہ نذر او نظر گذشت منصب دوست بیگ ولد تو لکمان از اصل و اضافہ
 ہندوی ذات و چار ہزار مقرر شد جشن روز مبارک شنبہ بست و ہفتم در باغ نور افشان ترتیب یافت خلعت خاصہ
 بمیرزا رستم و اسپ بہ پسر او دکنی نام و اسپ خاصہ دیک زنجیر فیل بلشکر خان مرحمت شد و ہر جمعہ بست و ہفتم بغزیت
 شکار بطرف موضع سہونگر توجہ نمودہ شہب مراجعت نمودم ہفت راس اسپ عراقی بایراق پیشکش آقا بیگ و محب سے
 بنظر درآمد یک صد و ہر نور جہانی بوزن صد تولہ برنیل بیگ ایچی عنایت کردم قلم دان مرصع بصادق خان میخشی لطف
 نمودم یک موضع از دارالخلافہ آگرہ در وجہ انعام خضر خان فاروقی مرحمت فرمودم درین سال ہشتاد و پنج ہزار بگیہ زمین

دسہ ہزار سے صد و بیست و پنج خروار و چار دہیہ و دو قلیہ و یک قطعہ باغ و دو ہزار و سہ صد و بیست و ہفت عسدر
روپیہ و یک ہر و شش ہزار و دو بیست و رب و ہفت ہزار و ہشت صد و ہشتاد و چہرین و یک ہزار و پانصد و دو و اڑوہ تولہ
طلا و فقرہ و دہ ہزار دام از خزائن و زن تصدق در حضور اشرف بقرا دار باب استحقاق عنایت شدہ سے و ہشت زنجیر فیل
کہ دو لک و چہل و یک ہزار روپیہ قیمت آنها شدہ اند و جبہ پیشکش داخل فیل خانہ خاصہ شریف گشتہ پنجاہ و یک زنجیر فیل
بامر اسے عظام و بندہ ہاے درگاہ بخشیدم۔

جشن شانزدهمین نوروز از جلوس ہمایون *

روز و شنبہ بیست و ہفتم ربیع الآخر سنہ ہزار و سی و چہری نیز اعظم عطیہ بخش عالم دولت سر اسے حاصل را بنور
جہان فرزند خوش منور ساختہ عالم و عالمیان را شاد و کام و بہرہ و در گردانید سال شانزدهم از جلوس این نیازمند درگاہ الہی لغرضی
د فیروزے آغاز شدہ در ساعت مسعود و زمان مجہود و دروار الخلافہ اگرہ بر تخت مراد جلوس فرمودم درین روز بخت انہ روز
فرزند سعادت مند شہر یار بمنصب ہشت ہزاری و چار ہزار سوار فرق عزت برا فراخت پیر بزرگوارم نیز مرتبہ اول بہین منصب
بہ برادران سن لطف فرمودہ بودند امید کہ در سائے تربیت و رضا جوئی سن بہ منتہا سے عمر و دولت بر ساد درین تاریخ باقر خان
جمعیت خود را آراستہ توڑک از نظر گذرانید ہزار سوار و دو ہزار پیادہ بخشیان عظام بقلم در آورده معروض داشتند بمنصب
دو ہزاری ذات و ہزار سوار سرفراز ساختہ خدمت فوجدارئی اگرہ بعدہ او فرمودم روز چہار شنبہ با اہل محل کشتی نشستہ بلخ
نور افشان رفتہ شد و شب در انجا استراحت کردم چون باغ مذکور بسیر کار نور جہان بیگم متعلق است روز مبارک شنبہ چہام
جشن بادشاہانہ آراستہ پیشکش عالی کشید از جواہر و مرصع آلات و اقسام آلات و امتعہ نفیس انچہ پسند افتاد انتخاب کردم و نازی
یک لک روپیہ قیمت آنها شد درین ایام ہر روز بعد از دوپہر کشتی نشستہ بہت شکار سمونگر کہ از شہر تا آنجا چار کردہ
مسافت داشت رفتہ شب بدو تھانہ می ایم را چہ سازنگد یور از فرزند اتہال مند شاہ پرویز فرستادہ خلعت خاصہ بکر مرصع شملہ یک قطعہ یا قوت
کہود و چند قطعہ یا قوت سنج نفیس ارسال داشتہم چون صوبہ بہار از تغیر مقرر جان بآن فرزند مرحمت شدہ سزا دی نمودہ از صوبہ الہ آباد بہ بہار را ہی سارڈ
میزرا بخوش مظفر خان از خطہ آمدہ ملازمت نمود میر عرضہ اللہ چون بسیار سیر و سخی شدہ از عمدہ سامان لشکر و جاگیر نمی تواند بردارد و از

تکلیف خدمت و تردد معاف داشته حکم فرمودم که هر که بهر ماه چهار هزار روپیه نقد از خزانه عامه می گرفته باشد و در اگره و لاهور
 بهر جا مرضی او بوده باشد اقامت گزیده آسوده و مرفه الحال بسر برده بدو علی از دیار عمر و دولت اشتغال نماید و در نیم
 فروردین ماه پیشکش اعتبار خان بنظر درآمد از قسم جواهر و اقمشه و غیره موازی بنقد هزار روپیه معروض قبول اقتادتمه را با و
 بخشیدم محب علی و آقا بیگ فرستاد هاسه دارا ای ایران بیست و چهار راس اسپ و دو استر و سه قطارشتر و هفت
 قلاده سگ تازیه و بیست و هفت طاق زر و بفت و یک شامه عنبر اشهب و دو زوج قالی و دو نمد تکیه برسم پیشکش گذرانیدند
 و دو راس مادیان مع کره که برادر هم مصحوب آنها فرستاده بود نیز بنظر درآمد روز مبارک شبته التماس مصحف خان با اهل محل
 بر منزل او رفته شد جشن عالی ترتیب داده بسیار از نفایس جواهر و نواد را اقمشه و غریب تحت بنظر درآمد موازی یک
 لک و سه هزار روپیه از هر قسم برگزیده تکه را با و بخشیدم و دو زنجیر نعل از نواده مکرم خان حاکم او دیسه برسم پیشکش
 فرستاده بود پایه قبول یافت و در نیولا گورخری بنظر درآمد بنایت غریب و عجیب بعینه مانند بهر سیاه و زر و است این سیاه
 و سفید از سربینی تا انتها می دم و از نوک گوش تا سرسم خطا سیاه مناسب جا و مقام کلان و خود بقبرینه افتاده و بر گرد چشم خطی
 سیاه در غایت لطافت کشیده گوی نقاش تقدیر بقلم بدایع نگار کار نامه در صحیفه روزگار گذاشته از بسکه محب بود بعضی را گمان
 بود که شاید رنگ کرده باشند بعد از تحقیقات به یقین پیوست که از خداوند جهان آفرین است چون ناد و رود داخل سوغات
 هاسه برادر شاه عباس نموده شد بهادر خان اوزبک از اسپان نچاق و اقمشه عراق برسم پیشکش فرستاده بود بنظر درآمد
 زمستانی بجهت ابراهیم خان فتح جنگ و امرای بنگاله مصحوب مومن شیرازی فرستاده شد در پانزدهم پیشکش صادق حسنان
 گذشت از هر قسم موازی پانزده هزار روپیه گرفته تکه با و بخشیدم فاضل خان نیردین روز پیشکشه فراخور حالت خویش گذرانید
 قلیله گرفته شد روز مبارک شبته که این جشن شرف آراستگی یافت و دو پیر و یک گھڑی از روز گذشته بر تخت مراد جلوس نمود
 حسب التماس مدارالسلک اعتماد الدوله جشن شرف در منزل او منعقد گشت پیشکش نمایان از نواد و نفایس هر دیار ترتیب
 داده در تکلفات افزوده بود بهمه جهت موازی یک لک و سه و هشت هزار روپیه برداشته شد درین روز یک عدد مهر
 بوزن دو سیت توله برنیل بیگ ایلمچی عنایت نمودم در نیولا ابراهیم خان خواجه سراسه چند از بنگاله برسم پیشکش فرستاده بود یک
 از آنها خفته ظاهر شد هم آلت مردی و هم عمل مخصوص زنان دارد اما خصیه ظاهر نیست از جمله پیشکش اشاریه در منزل کشتی است
 ساخت بنگاله نهایت لطیف اندام موازی ده هزار روپیه صرف زینت آنها نموده بود به تکلیف بادشاهانه

کشتی ہاست خج قاسم را صاحب صوبہ آلاہاس ساختہ بخطاب محتشم خانے و منصب پنج ہزارے امتیاز بخشیدم و حکم کردم کہ دیوانیان جاگیر اصفانہ اور از محال غیر علی تخواہ نمایند را چہ شام سنگہ زمیندار سرے نگر بعنایت اسب و فیل سرفرازی یافت و ریوالا عرض رسید کہ یوسف خان ولد حسین خان در لشکر ظفر اثر دکن بمرگ مفاجات و دلالت حیات سپرد چنین شنیدہ شد کہ درین مدت کہ در جاگیر بود چنان فرہ شدہ بود کہ باندک حرکتی و ترددی نفسش کو تاہے نے کہ در روزے کہ خرم را ملازمت مینمود و درآمد و رفت نفسش می سوز و چنانچہ در وقتے کہ سرد پادادہ بود در پوشیدن و تسلیم کردن عاجز شدہ بود و تمام اعضایش رعشہ افتادہ بعد محنت و جان کندن تسلیم کردہ خود را بیرون انداخت و در پناہ سراپردہ افتادہ از ہوش رفتہ کو کراش برپا لگی انرا تہ نجات را سبب شد و در سیدین پیک اجل در رسید و فرمان یافت و این خاک تودہ گران بار را بجا کدان فانی گذشت در غرہ اردن بہشت باد بہشت ایک ایچی خج خاصہ عنایت نمودم تا ریخ چہارم ماہ مذکور جشن کار خیر فرزند شہر یار نشاط افزاے خاطر گردید بلبس خانہ بدی در دولت خانہ مریم الزمانی آراستگی یافت جشن نکاح در منزل اعتماد والدہ منعقد گشت و من خود با اہل محل بدانجا رفتہ بزم نشاط آراستم بعد از گذشتن ہفت گھڑی از شب جمعہ بہار کے نکاح شد امید کہ برین دولت روز افزون فرخندہ و میمون با و روزہ شنبہ نو زد و ہم در باغ نور افشان بفرزند شہر یار جارتب مرصع باد ستار و دگر بند و و در اسب سپیکے عراقی با زین طلا و دیگر سے ترکی با زین نصتاشی عنایت شد درین ایام شاہ شجاع آبلہ بر آوردہ و بجدی شدت کردہ کہ آب از گدولیش فروئے رفتہ و امید از حیاتش منقطع گشت چون در زانچہ طالع پدرش ثبت افتادہ بود کہ درین سال پسر او فوت شود ہمہ بجمان اتفاق داشتند برینکہ او نخواہد ماند و جو تکرارے بخلاف مے گفت کہ غبار آسیبے بر دامن حیاتش نخواہد نشست پرسیدم کہ بچہ دلیل گفت کہ در زانچہ طالع حضرت نوشتہ شدہ کہ درین سال از ہیچ رہگذر کلفتہ و گران بنظر مبارک راہ نیابد و توجہ خاطر اشرف بسیار است درین صورت مے باید کہ آسیبے با و نرسد و فرزندے دیگر از وفات شود و قصار را چنانچہ گفتہ بود بظہور آمد و این از چنان مملکہ جان برو و پسرے کہ از صبیہ شہنواز خان داشت در برہان پور فوت شد غیر ازین بسیارے از احکام او مطابق افتادہ کہ خالے از غزابت نیست و درین واقعات بتقریبات ثبت شدہ - بنا برین فرہوم کہ او را بزر کشیدند شش ہزار و پانصد روپیہ بر آمد بانعام او مقرر گشت محمد حسین جابر ہی بخدمت بخشیدگی و واقع نویسی صوبہ او ڈیہ سرفرازے یافت منصب لاجپن پنجم قاتشال با تھاس مہابت خان از اصل و اصفانہ ہزاری ذات و پانصد سوار مقرر شد محمد حسین برادر خواجہ از کا نگڑہ آمدہ ملازمت نمود بہ بہادر خان او را بکفیل عنایت نمودہ مصحوب وکیل او فرستادم

ہرمزد ہوشنگ بنایر غفران پناہ مرزا محمد حکیم بنا بر حرم و احتیاط کہ از لوازم پاس سلطنت و جہان داری است و قلعہ گاہ الیا محبوس
بودند ورنیولا ہر دورا بحضور طلب داشتہ حکم فرمود کہ در دار الخلافہ اگر ہے بودہ باشند روزنہ کہ با نرا جات ضروری کفایت کند
مقرر گشت درین ایام رود در بھٹا چارج نام برہمنی کہ از دانشوران این گروہ است در سارس با فادہ استفادہ منتقل
داشت دولت ملازمت دریافت الحق مطالب عقلی و نقلی را خوب و زیریدہ در فن خود تمام است از غرائب سوانح کہ
در نیولا بطور پیوستہ آنکہ در سے ام فروردے ماہ سنہ حال دریکے از موضع پرگنہ جالندہ شہنام صبح از جانب مشرق
غوغائے عظیم مہیب برخاست چنانچہ نزدیک بود کہ ساکنان آن از ہول آن صدائے وحشت افزا قائلہ سانی کنند وراثت
این شور و شغب روشنے از بالا بر زمین افتادہ و مردم را منظر آن شد کہ مگر از آسمان آتش میبارد و بعد از لحظہ کہ آن شورش
تسکین یافت و دہائے آشفته از سر اسبیکے دہول باز آمد قاصد تیز رو نزد محمد سعید عامل پرگنہ مذکور فرستادہ این سانچہ
اعلام نمودند و در لحظہ سوار شدہ خود را بمقصد میرساند و بر سر آن قطعہ زمین رفتہ بنظر در سے آر مقدار دہ دوازده گز زمین
در عرض و طول بنوعی سوختہ بود کہ اثرے از سبزہ و گیاه نماند ہنوز اثر حرارت و تفسیدگی داشت فرمود کہ آن قدر زمین را بکنند
ہر چند بیشترے کنند بدین حرارت و پیش بیشتر ظاہری گشت تا بجایے رسید کہ پارچہ آہن تفتہ نمودار شد بمرتبہ گرم بود کہ گویا از
کورہ آتش بر آورده اند بعد از زمانے سرد شد و آن را برگرفتہ بمنزل خود آورده و در خراطہ نہادہ و نہر کورہ بدرگاہ فرستاد فرمود
کہ در حضور وزن کنند یک صد و شصت تولہ برآمد با ستاد و او حکم کرد کہ شمشیرے و خنجرے و کارے ترتیب دادہ بنظر در
آورد و عرض کرد کہ در زیر تپک نمے ایستد و از ہم میریزد فرمود کہ درین صورت با آہن دیگر مومع ساختہ نعل آورد و چنانچہ
فرمودہ بودم سہ حصہ آہن برق و یک حصہ دیگر آئینختہ و دو قبضہ شمشیر و یک قبضہ کار و یک قبضہ خنجر ساختہ بنظر در و از آمیزش
آہن دیگر جوہر بر آورده بود بدستور شمشیر بیانی و جنوبی میل ختمے شد و اثر خم نے ماند فرمود کہ در حضور آر مودند بقایت خوب
برید برابر شمشیر حائے میل اول یکے را شمشیر قاطع دیگرے را برق سرشت نام کردم بے بدل خان رباعی کہ افادہ
این مضمون نماید گفتہ معروض داشت ۔

از شاہ ہباگیر جهان یافت نظام	افتادہ بعد از برق آہن خام
زان آہن شد بحکم عالمگیر شش	یک خنجر و کار و باد و شمشیر تمام

و شعلہ برق باد شاہی تارنج یافتہ در نیولا راجہ ساز نگد یو کہ نزد فرزند اقبال مند شاہ پرویز رفتہ بود آمدہ ملازمت نمود

عرض داشت کردہ بود کہ این مرید حسب الحکم از آلہ اباس متوجہ صوبہ بہار گردید امید کہ از عمر خود برخوردار باشد تقاسم خان بنیادیت
نقارہ سر بلندی یافت درین تاریخ عظیم الدین نام ملازم خرم عرض داشت اورا شتمبر نوید فتح با شصت مرصع کہ بطریق نذر
فرستادہ بود آدرودہ گذرانید خلعت بخت اوار سال داشتہ رخصت فرمودم امیر بیگ برادر فاضل بیگ خان بدلو انگی
سرکار فرزند شہر یار و محمد حسین برادر خواجہ جہان بخشگیری و معصوم بخدمت میر سامانی او مقرر گشتند سید حاجی بکبک لشکر
ظفر اثر دکن دستوری یافت واسپ باو عنایت کردم و مظفر خان بخدمت بخشگیری سرفرازے یافت + چون در نیولا
والدہ امام قلی خان دلی اوران مکتوبے شمل بر اہل رنسبت اخلاص و مراسم آشنائی بہ نور جہان بیگم فرستادہ و از تحفہ ہائے
آن دیار برسم سوغات ارسال داشتہ بود بنا برین خواجہ نصیر را کہ از بندہ ہائے قدیم و خدمتگاران زمان شاد زادگی من است
از جانب نور جہان بیگم برسم رسالہ و مکتوبے بانفائیس این ملک مصحوب اوار سال داشتہ شد درین ایام کہ باغ نور نشان
محل نزول بارگاہ اقبال بود بچہ رنگ بہشت روزہ از بالا سے بام و دولت خانہ کہ بہشت گزار تفاع داشت جستی
زودہ خود را بر زمین گرفت و بخت و خیر و آمد و اصلا اثر آسیب در رخ در ویدید نیامد + در چارم خرداد ماہ الہی افضل خان
دیوان خرم عرض داشت اورا شتمبر نوید فتح و فیروز سے آدودہ آستان بوس نمود تفصیل این اجمال آنکہ چون لشکر منصور
بحوالے اوجین رسید جمعی از بندہ ہائے درگاہ کہ در قلعہ ماندہ و بودند نوشتہ فرستادند کہ نوبے از مقہوران قدم جسرات و
میا کے پیش نہادہ از آب زردہ گذشتند دو سے چند کہ در زیر قلعہ واقع است سوختہ بتاخت و تاراج آن مشغولند مدار المہامی
خواجہ ابوالحسن با پنج ہزار سوار برسم منتقلے تعین شد کہ گرم و چپان شتافتنہ سزائے آن کردہ باطل نیز بدہر خواجہ شبگیر زودہ
ہنگام طلوع صبح بلب آب زردہ رسیدہ بود کہ آنہا آگہی یافتند لحظہ پیشتر آب در زودہ خود را بساحل سلامت رسانیدہ
بودند کہ بہادران تیز جلو بہ تعاقب شتافتنہ قریب چار کردہ دیگر آنہا را را ندند و بسیاری را بہ شمشیر انتقام مسافراہ عدم
گردانیدند مقہوران برگشتہ روزگار تا بہ برہان پور عیان مساعت باز نکشیدند نوشتہ خرم بخواجہ ابوالحسن رسید کہ تا آمدن دوران
طرف آب توقف نہاید و مقارن با عساکر اقبال بغوج منتقل پوست و کوچ بہ کوچ تا برہان پور شتافت و ہنوز آن
مخدولان بے عاقبت پاسے او بار بر فرار داشتہ ہر دور شہر شستہ بودند چون مدت دو سال بندہ ہائے درگاہ بآن
مقہوران در زودہ خورد بودند بالواقع و اقسام رنج و تعب از بیجاگیری و عسرت غلہ کشیدہ بودند از سواری دایمی اسپان
زبون شدہ بنا بران نہ روز و نہ سراجام لشکر توقف افتاد و درین نہ روز سے لک روپیہ و چہ بسیار بہ سپاہ منصور قسمت

نموده و سزا دلان گماشته مردم را از شهر بر آورده اند و هنوز بهادران زرم دوست دست بجار نبوده بودند که آن سیه بختان تاب مقاومت نیاورده مانند نبات انقش از غم پاشیدند و جوانان نیز جلوار عقب در آمده بسیاری را به تیغ انتقام بر خاک هلاک انداختند و همین دستور فرصت نداده زده و کشته تا کمبری که جلای قاست نظام الملک و غیره مقهوران بود بر وندیک روز پیشتر آن بر اختر از سیران افواج قاهره گماهی یافته نظام الملک را بابل و عیال و احوال و احوال بقلعه دولت آباد برده بود جان که در پیش چله و نیم داشت پشت قلعیه داده نشست و بیشتر از مردم او بر اطراف ملک پراکنده شدند سران لشکر ظفر اثر باسیا کینه خواه سه روز در بلده کمبری توقف نموده شهری را که در مدت بیست سال تعمیر یافته بود بنوعی خراب ساختند که در بیست سال دیگر معلوم نیست که برواق اصلی باز آید مجمل بعد از اتمام آن بناها را سه باران قرار یافت که چون هنوز فوجی از مقهوران قلعه احمد نگر را محاصره دارند یک مرتبه تا آنجا رفته ارباب فتنه را تنبیه بر اصل نموده از سر نو سامان آذوقه کرده کمک گذاشته باید برگشت و باین عزیمت روانه شده تا قصبه شین فتنه و غیره مقهور مزدور حیل ساز و کلا و امر فرستاده شروع در عجز و زاری نمود که بعد از این سرشته بندگی و دولت خواهی از دست ندیم و از حکم قدم بیرون نهیم و آنچه فرمان شود از پیشکش و جریمه منت داشته بسرکاری رسانم اتفاقاً درین چند روز عسرت تمام از گرانای غله در آرد و راه یافته بود و تیر خنجر رسید که جمعی از مقهوران که قلعه احمد نگر را محاصره داشتند از طعنه منصفیت لشکر ظفر اثر ترک محاصره نمودند و از دور قلعه برخاستند بنا برین فوجی که یک تخریخان فرستاده سبله برسم مدد خرج ارسال داشتند و خاطر از همه جهت پرداخته دولت خواهان منظر و منصور باز مراجعت نمودند و بعد از عجز و زاری بسیار مقرر گشت که سوائے ملکه که اندر قدیم در تصرف بند هاس درگاه بود موازی چهارده کرده دیگر از محال که متصل بسرحد های بادشاهی است و اگر اندر پنجاه لک روپیه برسم پیشکش بخزان عاصره رسانند فضل خان را نصبت نموده کلکه لعلی که دارا است ایران فرستاده بود و تعریف آن در جای خود نوشته شده بجهت خرم عنایت نموده فرستادم بمشارالیه خلعت و فیسل و دوات و قلم مرصع مرحمت شد خنجر خان که در محارست قلعه احمد نگر مصد ر خدمات پسندیده و ترددات شایسته شده بود بمنصب چهار هزاری ذات و هزار سوار سرفراز را یافت مکرّم خان حسب الحکم از صوبه اودیسه آمد و با برادران بدولت ملازمت مستعد گشت عقد مرواریدی برسم پیشکش گذرانید منظر الملک و لد بهادر الملک بخطاب نصرت خانی سرفراز گردید با و دی را ام و کنی علم عنایت شد و عزیز الله ولد یوسف خان بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار ممتاز گشت روزنه مبارک شنبه سبت و یکم مقرب خان از صوبه بهار رسیده دولت ملازمت دریافت درینو لا آقا علی و محب علی بیگ جانی بیجا

و فاضل بیگ فرستادہاے داراے ایران را کہ بدفعات آمدہ بود نزد حضرت فرمودم با قبا بیگ سردار و خیر و جیفہ مرصع و چیل
ہزار روپیہ نقد انعام شد و محب علی بیگ بخلعت دسے ہزار روپیہ سرفراز گشت و بہمن دستور بدیگران نیز در غور شایستگی
خود انعام ہا شد و یاد بودے مناسب وقت بخت برادر و الا قدر مصحوب نام بردہا فرستادہ شد درین تاریخ مکرم حنان
بصاحب صوبگی دار الخلافہ دہلی و خدمت فوجدار می میوات سرفراز شد شجاعت خان عرب بمنصب سہ ہزاری ذات
و دو ہزار و پانصد سوار اصل و اضافہ عزائم یافت شہزہ خان بمنصب دو ہزاری و ہزار سوار و گردہر ولد رای سال
چو اہم ہزار و دو صدی و ہصد سوار ممتاز گشتند در میست و ہم قاسم بیگ نام فرستادہ داراے ایران آمدہ ملازمت
نمود و مکتوب آن برادر عالی قدر متکبر مراتب محبت و یک جتے گذرانیدہ انچہ برسم سوغات فرستادہ بود بنظر در آورده
غزہ تیراہ الہی فیل خاصہ گج رتن نام بخت فرزند خان جہان فرستاد و نظر بیگ ملازم حرم عرض داشت او آورده
گذرانیدہ التماس اسپ بخشی نمودہ بود بر اجہ کشن و اس مشرف فرمودم کہ ہزار اس اسپ از طویل سرکار
در پانزدہ روز سامان نمودہ ہمراہ روانہ سازد و اسپ روپ رتن نام کہ داراے ایران از غنائم لشکر روم ارسال داشتہ
بود بخرم عنایت نمودہ فرستادم درین روز غیاث الدین نام ملازم ارادت خان عرض داشت اورا متکبر نوید فتح آورده بود
گذرانیدہ در اوراق گذشتہ از شورش و فتنہ انگیزی زمینداران کشتیوار و فرستادن جلال پسر دلاور خان بگاشتہ کلک بیان
گشتہ بود چون این ہم از و سر و سامان پسندیدہ نیافت بارادت خان حکم شدہ بود کہ خود بآن خدمت شایستہ شتافتہ
مفسدان بد سر انجام را تنبیہ و تاویب بر اصل دہر و نبوغ ضبط آن کوہستان نماید کہ غبار فقر و آشوب بر حواشی آن
ملک نہ نشیند مومی الیہ بموجب فرمودہ شتافتہ بہت شایستہ ظاہر ساخت و اہل فتنہ و فساد و بصر اے آوارگی سر نہادہ
نیم جانی بدر رفتند و مجد و آخر شورش و آشوب از ان ملک برکنندہ شد و مردم کاری استحکام دادہ و ضبط تہا نجات نمودہ
بکشیر مراجعت کرد بجلدی این خدمت پانصد سوار بمنصب ارادت خان و فرودم چون خواجہ ابوالحسن بر ہم دکن مصدر
تردات شایستہ و خدمات پسندیدہ شدہ بود ہزار سوار بمنصب مشارالیہ اضافہ فرمودم بہ اہم بیگ برادر زادہ ابراہیم خان
فتح جنگ بصاحب صوبگی او ڈیہ سرفراز گشتہ بقطاب خانی و علم و تقارہ بلند مرتبہ شد و منصب او از اصل و اضافہ دو
ہزار سوار پانصد سوار حکم فرمودم چون مکرر از فضایل و کمالات قاضی نصیر برہانپوری استماع اقتادہ بود و خاطر حقیقت جوے
را بصحت مشارالیہ و غبت افزود و در نیو لا حسب الطلب بدرگاہ آمد عزت دانش اورا پاس داشتہ با کرام و احترام دریا فتم

فماضے در علوم عقلی و نقلی از یکتایان عصر است و کم کتابے باشد کہ بطالعہ او نرسیدہ لیکن ظاہریش را بباطن آشنائی کمتر است و از صحبت او مخطوطاتی توان شد چون بدرویشے و زاویہ گزینی بغایت راغب و مائل یا فتم پیردی خاطر او نمودہ تکلیف ملازمت نکردم و پنج ہزار روپیہ عنایت فرمودہ رخصت دادم کہ بوطن خود شافقہ آسودہ خاطر روزگار بسر برد و در غرہ امروا دو ماہ آہی با قرقخان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و دو سبت سوار سرفراز گشت و از امرا و بندہ ہائے بادشاہی کہ در قیام دکن ترددات شایستہ بتقدیم رسانیدہ بودند سے دو نفر باضافہ ہائے لایق عز اختصاص یا فتمند عبدالعزیز خان نقشبندی کہ بحکومت قندھار تعیین شدہ حسب الاتماس فرزند خانجہان بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز شدہ در غرہ شہر پورشمیر مرصع برنیل بیگ ایلچی عنایت نمودم و یک دمیہ از اعمال دارالخلافہ کہ مبلغ شانزدہ ہزار روپیہ جمع داشت تیر باد لطف شدہ در نیو لاکھیم رکن را بحجت شورش مزاج و بد خوئی و عدم وقوف لایق خدمت ندانستہ رخصت فرمودم کہ بہر جا خواہد برود چون بعرض رسید کہ ہوشنگ برادر زادہ خان عالم خون ناحق کردہ و در حضور طلب داشتہ باز پرس کردم و بعد از ثبوت حکم بقصاص او شدہ حاشاکہ درین امور رعایت خاطر شاہزادہ نکردہ تا ماہرا و سایر بندہ ہا چہ رسد امید کہ توفیق رفیق باد غرہ شہر پور ماہ حسب الاتماس آصف خان بمنزل اورفتہ در جمائے کہ بتازگی ساختہ بود غسل کردہ شدہ بتکلف بسیار نفیس و مکلف حمائے است بعد از فراغ غسل پیشکش لایق بنظر در آورد و آنچه پسند افتاد برگزیدہ تتمہ با و بخشیدم و خلیفہ خضر خان خاندسی از اصل و اضافہ ہزار روپیہ مقرر شدہ درین ایام بعرض رسید کہ کلیان نام آہنگری بر زلفے ہم از صنف خود عاشق زار است و پیوستہ سردر پے او دارد و اظہار شیفگی می نماید آن ضعیفہ با وجودیکہ بیوہ است اصلاً با شنائی او تن نمی دہد و محبت این بیچارہ دل دادہ در باطنش سرایت نمی کند بہر دورا بحضور طلب داشتہ باز پرس نمودم و ہر چند آن عورت را بہ پیوند او ترغیب و تکلیف دادہ شد اختیار نکرد درین وقت آہنگر مذکور گفت کہ اگر یقین دانم کہ او را بمن عنایت فرمایند خود را از بالائے شاہ برج قلعہ اندازم من از روی مطایبہ گفتم کہ شاہ برج موقوف اگر دعوی محبت تو از صدق فرستہ دار و خود را از بام این خانہ اندازی من اورا حکمی بتومی و ہم ہنوز سخن تمام نشدہ بود کہ برق آسا دویدہ خود را بزیارت بجز و افتاد و از چشم و دھانش خون جاری شد من ازان ہزل و مطایبہ ندامت بسیار کشیدم و آرزوہ خاطر گردیدم با صفت خان فرمودم کہ او را بخانہ بردہ تمیاداری نہاید چون پیمانہ حیاتش بہرگز شدہ بود بہسان آسیب در گذشت ۔

عاشق کہ جان شارب ان آستانہ ساخت | از شوق جان سپرد و اجل را بہانہ ساخت

حسب التماس مہابت خان منصب لایچین قاتشال از اصل و اصنافہ ہزاری ذات و پانصد سوار مقرر شد و رسول گزشتہ ایامی بران رفتہ کہ روز جشن دسہرہ در کشمیر اثر گزشتہ نفس و کوتاہی دم در خود احساس نمود مجملہ اکثرت باریدگی و طوبت ہو اور مجرا سے نفس بجانب چپ نزدیک بدل گرانی و گرفتگی ظاہر شد رفتہ رفتہ بامتداد داشتہ ادانجا مید از اطباء نے کہ در ملازمت بودند نخست حکیم روح اللہ متصدی علاج گشت و یک چندی بدوا ہائے گرم ملایم تدبیرات بکار برد و بظاہر اندک تخفیفی شد چون ازان گریوہ بر آدمم باز شدت ظاہر ساخت و دین مرتبہ روزے چند بشیر نزد باز بشیر شتر پرداخت از ہچ کد ام فائدہ بر محل نیافتہ مقارن این حال حکیم رکن کہ از سفر کشمیر معاف داشتہ در آگرہ گذشتہ بودم خدمت پیوست و از روئے دلیری و اطہار قدرت ترکیب معالجہ شد و مدار براد و یہ گرم و خشک نہاد از تدبیرات او تیر فائدہ مرتب نگشت بلکہ سبب افزونی حرارت و خشکی دماغ و مزاج شد و بغایت ضعیف گشت و مرض رو باشتہ ادانجا و محنت بامتداد ادانجا مید درین قسم دقت و چنین حاصل کہ دل سنگ بر من می سوخت صدر اہل حکیم مرزا محمد کہ از اطباء عمدہ عراق بود در عہد دولت پدر بزرگوارم از ولایت آمدہ بود بعد از انکہ تخت سلطنت بوجود دین نیازمند آراستگے یافت چون بجوہر استعداد و تصرف طبیعت از ہمکنان امتیاز داشتہ در مقام تربیت او شدہ بخطاب مسیح الزمانی امتیاز بخشیدم و پایہ اعتبار از دیگر اطباء کہ در ملازمت بودند برافزودم بگمان آنکہ شاید وقتے از اوقات مصدر خدستہ تواند شد آن حق ناشناس باوجود چندین حقوق و منت در عایت مرابین روز ویدہ و بچنین حال پسندیدہ اصلا بدوا و علاج خود را آشنا نمی ساخت با آنکہ از جمیع اطباء کہ در ملازمت حاضر بودند تقدیر امتیازی داشتہ متصدی علاج نمی شد ہر چند عنایت و التفات ظاہر ساختہ مدارا و مواسات تکلیف می نمودم بیشتر صلب شدہ در جواب می گفت کہ برداش و مذاقت خود این قدر اعماد ندارم کہ متصدی علاج تو انم گشت و همچنین حکیم ابوالقاسم پسر حکیم الملک باوجود نسبت خانہ زادگی و حقوق تربیت متوہم و متوحش خود در اطہار می ساخت کہ از رویت خاطر مستفرد متاذی می شد تا بحالچہ رسد ناگزیر دست از ہبہ باز داشتہ از تدبیرات ظاہری دل برکنندہ خود را بحکیم علی الاطلاق سپردم چون در نشانہ پیالہ تخفیفی می شد روز ہسم بخلاف غنا بلفہ و مستاد ارتکاب می نمودم رفتہ رفتہ بافراط کشید و مقارن گرم شدن ہو حاضر آن محسوس گشت ضعف و محنت رو بفرزونی نہاد و نوز جان بیکم کہ تدبیر و تجربہ ادا زین اطباء بیشتر است خصوص کہ از روئے ہربانی و دلسوزی باشد در

مقام کم کردن پیاله و تند بیراتی که مناسب وقت و ملایم حال باشد شد اگر چه پیش ازین هم علاجی که اطبا میکردند بصلاحت و
صواب بدیده بود و لیکن درین وقت مدار بر مهربانی او نهادم و شراب را بتدریج کم کرد و از چیزهای نامناسب و غذاها بے
ناموافق محظوظ نمود امید که حکیم حقیقی از شفاخانه غیب صحت کامل نصیب کند در روز دوشنبه دوازدهم ماه مذکور مطابق بیست
و نهم شهر شوال سنه یک هزار و سی و سه هجری جشن وزن شمس بمبارک کے دفتر نے آراستگی یافت چون در سال گذشته بیماری
صعب کشیده پیوسته در محنت و آزار گذرانیده بودم بشکر آنکه چنین سلسله بخیریت و سلامت بانجام رسید در سر آغاز سال حال
اثر صحت بر چهره مراد بدیده آمد نور جهان بیگم التماس نمود که و کلاسه او متصدی این جشن عالی باشند الحق مجلس ترتیب نموده
که حیرت افزای نظارگیان گشت از تارنجی که نور جهان بیگم در عقد از دواج این نیازمند در آمده اگر چه در همه جشن های
وزن شمسی و قمری لوازم آن را چنانچه لائق این دولت بوده باشد ترتیب نموده سرایه اسباب سعادت و نیک بختی دانسته
است لیکن درین جشن بیش از پیش در تکلفات افزوده در آراستن مجلس و ترتیب بزم نهایت توجه بکار برود و سعی از
بند های پسندیده خدمت و خواصان مزاجدان که درین ضعف از روی اخلاص و جانفشانی پیوسته حاضر بوده پروانه
صفت برگرد سرمی گشتند بنواز شات لائق از خلعت و کمر کشید و صاع و خمر مرصع و اسب و فیل و خوانها پرواز زر و هر
کدام در خور پایه خویش سرفراز سده یا فتنه بآنکه از اطبا خبر دست شایسته بنظر نیامده بود باندک خفته که دوسه روز
دست میداد تقریبات بر اینجمله انواع و اقسام مراسم نظیر آمده درین جشن بایون نیز بانعامات لائق از نقد و خمس
کام دل بر گرفتند بعد از فراغ جشن مبارک خوانهای جوهر در زر بطریق نثار در دامن امید اهل نشاط و از باب استحقاق ریخته
شد و چون تکراره بنجم که نوین بخش صحت و تندرستی بود بمهرور و پیه وزن نموده مبلغ پانصد هفت هزار روپیه باین صیغه در
وجه انعام او مقرر شد در آخر مجلس پیشکشهای که بجهت من ترتیب داده بودند بنظر در آورند از جوهر مرصع آلات و
آتش و اقسام نفایس آنچه خاطر پسند افتاد برگزیدم بالجمله موازی دولک روپیه صرف این جشن عالی بابت انعاماتی که
نور جهان بیگم کرده بقام در آمد سواے آنچه برسم پیشکش گذرانید در سنوات گذشته که من صحت داشتم سه من و یک درسیه
بیشتر یا کمتر بوزن در سه آدم امسال بنا بر ضعف و لاغرے دو من و بیست و هفت سیر شدم روز مبارک شنبه غره ماه الهی
اعتقاد خان حاکم کشمیر بمنصب چهار هزار و پانصد سوار سرفراز سیاهفت راجه گجنگ بمنصب چهار هزار و سه
هزار سوار ممتاز گشت چون خبر بیماری من بفرزند شاه پرویز میرسد بفرمان طلب مقید نشده بے تابانه متوجه ملازمت میگردد

بتاریخ چار دہم ماہ مذکور در ساعت مسعود و زمان محمود آن فرزند سعادت مند بدولت آستان بوس مستعد گشته سه بار بر دور
تخت گردید ہر چند مبالغہ نموده سو گنہ سے و ادم و منع میفرمودم او در ناز سے و تصرع افزوده بیشتر اغراق بکار سے برو
دست او را گرفتہ جانب خود کشیدم و از روستے شفقت و عاطفت در آغوش عزت تنگ در آورده التفات و توجہ بسیار ظاہر
ساقم امید کہ از عمر و دولت برخوردار باشد درینو لا بیست لک روپیہ خزانہ مصحوب الہد او خان بجیت صرف فرمایات لشکر دکن نزد
خوم فرستاد شدہ مشارالیه بعنایت فیل و علم سرفراز سے یافت در بیست و ہشتم قیام خان قراول سیکے بمرض طبعی و دیعت
حیات سپرد از خد شگاران مزاجدان بود و قطع نظر از فنون شکار و مہارت او درین فن از اکثر جزویات خبردار بود و پیرو سے
مزاج من بسیار کردہ بود با بھلہ ازین سانحہ خاطر سخت گرامی پذیرفت امید کہ ایزد تھالے اورا بیا مرزا د بتاریخ نسبت
و نهم والدہ نور جان بگیم بھوار رحمت آہی پیوست از صفات حمیدہ این کہ بانو سے خاندان عفت چہ نویسم بے اغراق
و بر پاکی طینت و دانائی بسایر خوبیا سے کہ زیور عورات است مادر و ہر ہمتا سے او نزادہ و مادر او را از مادر حقیقی خود کمتر نے
دانستم نسبت تعلق و رابطہ محبت کہ اعتماد الدولہ را با بود یقین کہ بیچ شوہر سے را با ہمسر خود بنودہ ازین جا باید قیاس کرد
کہ بران پیر غم زدہ چہ گذشتہ باشد و بچنین از نسبت تعلق نور جان بگیم با چنین والدہ چہ توان نوشت فرزند سے مثل صفخان
با نہایت خرد مندی و دانائی جامہ شکیبائی چاک کردہ از لباس اہل تعلق برآمدہ پدر مجرد و خاطر را از مشاہدہ حال گرامی
فرزند غم بر غم دور و دور و فرزند ہر چند بے نصیحت پرداخت سودمند نیامد روز سے کہ من بہ پیش رفتن چون ابتداء سے
شورش مزاج و آزر دگی خاطر او بودہ از روستے شفقت و مرحمت حرفے چند نصیحت آمیز فرمودہ بجز نگوئم و دانگدا شتم تا
آن آشوب فرو نشیند بعد از روز سے چند جراحت درونی اورا بمرہم التفات علاج کردہ باز بلباس اہل تعلق می آورم
اگر چہ اعتماد الدولہ بعبت رضا جوئی و پیروی خاطر من بظاہر خود را ضبط می کرد و اظہار حوصلہ می نمود لیکن باین نسبت الفتی کہ
او را بود و حوصلہ چہ ہمراہی تواند کرد غرہ آبان ماہ الہی سر بلند خان و جانسپار خان و با تے خان بعنایت نقارہ سر بلند می یافتند
عبداللہ خان بے رخصت صاحب صوبہ دکن بجال جاگیر خود آمدہ بدیوانیان عظام فرمودم کہ جاگیر اورا تغییر نمایند اعتماد
را سے حکم شد کہ سزاوارے نمودہ اورا بصوبہ مذکور رساندہ پیش ازین مجملے از احوال مسیح الزمان نسبت افتاد کہ با وجود چنین
حقوق تربیت و نوازش درین قسم بیاری توفیق خدمتگاری نیافت غریب تر آنکہ بیکبار پردہ آزدیم از پیش برگرفتہ التماس
سفر حجاز و زیارت خانہ مبارک نمود از اسباب کہ در ہمہ وقت در ہمہ کار با توکل این نیاز مند بذات خداوند بے نیاز و کمر کار

است کشاوره پیشانی رخصت فرمودم با آنکه از همه قسم سامان داشت بست هزار رد پیم بخت مدو مخرج انعام شد امید که
 حکیم علی الاطلاق سبب وسیله اطبا و سبب و دوا این نیازمند را از شفاخانه کرم خود صحت عاجل و شفا کامل گرامت کناد
 چون بواسطه آگره از مرشدت حرارت و افراط که با مزاج من سازگار نبود بتایخ میرد هم روز دوشنبه آبان ماه الهی سنه
 شانزده ریات عظمت بر سمت کوهستان شمالی برافراشته شد که اگر بواسطه تاحیت با اعتدال قریب باشد برکنار آب گنگ
 سرزمین خوشی اختیار نموده شهره بنا نهاده شود که در موسم تابستان محل اقامت باشد والا بجانب کشمیر عنان عزیمت معطوف
 گردد و منظر خان را بحفظ و حراست دارالخلافه آگره گذاشته به تقاره واسطه ذیل سر فراز فرمودم میرزا محمد برادرزاده
 او را بفرجاری نواحی شهر مقرر داشته بخطاب اسدخانی و اضافت منصب ممتاز گردانیدم و باقرخان را بنجد سمت صوبه داری
 صوبه او و سر فراز ساخته رخصت فرمودم و بست و ششم ماه مذکور از ذوالحجه شهر افروزند اقبال مند شاه پرویز بصوبه
 بهار و محال جاگیر خودش دستورے یافت سرد پاسبان خاصه بانادری و خجمر مع واسطه ذیل لطف فرموده رخصت
 نمودم امید که از عمر بخور و دار باشد مکرم خان حاکم دهللی بدولت زمین بس سر فراز شد و ششم ماه بدر الملک دهللی نزول
 اتفاق افتاد و در روز در سلیم گداه مقام فرموده به نشاء شکار مشغول گشتم درینوال بعض رسید که جادو راسے که اتمه که از هزاران
 عده دکن است برهمین سعاد و بدرقه توفیق دولت خواهی اختیار نموده در سلک دولت خواهان و بندها منتظم گردید
 فرمان مرحمت عنوان با خلعت و خجمر مع مصحوب نراین داس را تھور عنایت نموده بخت او فرستادم غزه دیماه الهی
 مطابق به مقام شهر حفر سلطانیه بجوی مقصود برادر قاسم خان بخطاب هاشم خانی و هاشم بیگ خوشی خطاب جان شاخانی
 سر فراز گشتند هفتم ماه مذکور در مقام هر دو که برکنار گنگ واقع است نزول سعادت اتفاق افتاد هر دو از مستند
 معا بد مقرر منو و است و بسیارے از برهمنان و تھور گزینیان و رین مقام گوشه اند و اختیار نموده بآیین دین خویش
 یزدان پرتی نمایند بهر کدام در خور استحقاق از نقد و جنس تصدق لطف فرمودم چون آب و هوا سے این دهن گوه پسند خاطر
 نیفتاد و سرزینے که اقامت در آن توان کرد و منظر درینا بد برست و امن گوه جمود کا نگرا نهفت فرمودم درینوال
 بعض رسید که راجه بهاؤ سنگ در صوبه دکن مسافر ملک عدم گشت از افراط شراب بنایت ضعیف و زبون شده بود ناچار خوشی
 بروستولے مے گرد و هر چند اطبا تدبیرات بخار برده داغما برفق سمری سوزند بوش نمی آید یک شبان روز بے شور
 افتاده روز دیگری گذرد و درین و هشت کینز خود را باتش و فاسے او سوختند جگت سنگ برادر کلانش و مها سنگ برادرزاده

ادب و نقد حیات در کار شراب کرده بودند مشارالیه از آنها عبرت نگرفته جان شیرین بآب تلخ فروخت بعنایت و جسود
 نیکوالت و سنجیده بود از ایام شاهزادگی بخدایت من پیوسته بهیمن تربیت من بوالا پایه پنج هزار ری رسیده بود چون از وفروندی
 نمانده نیره برادر کلانش را با وجود صغر سن خطاب راجلی سرفراز ساخته منصب دو هزار ری ذات و هزار سوار عنایت فرمود
 برگشته انبر که وطن آنهاست بدستور سابق بجایگزید و مقرر شد تا جمیعت او متفرق نشود اصالتان پسر خانبهان بمنصب هزار ری ذات و پانصد سوار
 سرفراز ششم ماه مذکور در سراسر آلتوه منزل شد چون پیوسته به نشاط شکار مشغول و طبیعت بخوردن گوشت جانورانی که بدست خود شکار
 میکنم بیشتر راغب است بنا بر وسواس و احتیاط که درین امور است و حضور میفرمایم که پاک سازند و خود مقید شده چینه دانه آنها را خط
 میکنم که چه خورده و خوراک این جانور چیست اگر ایضا چیزی که کراست و آشته باشد بنظر درمی آید ترک خوردن آن نمی کنم
 پیش ازین اقسام مرغابی بغیر از سونه میل نمی فرمودم در هنگامیکه دارالبرکت اجمیر محل نزول رایاست اقبال بود سونه
 مرغابی خانگی را دیدم که کوههای کرده می خورد از مشاهد آن طبیعت را نفرت بهم می رسد از خوردن سونه مرغابی
 خانگی ترک دادم تا آنکه درین تاریخ مرغابی شکار شد فرمودم که در حضور پاک گردند از چینه دان اول پاهنگ خورد
 برآمد بعد از آن بقه کلاسنه ظاهر شد بمرتب کلان بود که تا پیشم خود دیده نشود قبول نتوان کرد که باین کلانی تواند فرو برد و مجلاً
 از امروز بخود قرار دادم که در اکل مرکب مرغابی نشوم خان عالم معروفی داشت که گوشت عقاب سفید بغایت لذیذ
 و نازکی می باشد بنا بر آن عقاب سفید را طلب داشته فرمودم که در حضور پاک ساختند اتفاقاً از چینه دان آن ده بقه برآمد
 بنوعی کرده طبیعت افتاده که از یاد آن خاطر متنازی و متنفر می گردید در بریت و یکم باغ سهند مسرت افزای
 خاطر گشت و در روز مقام نموده از سیر و تماشا به آن مخطوط گشتم درینو لا خواجه ابوالحسن از صوبه دکن آمده سعادت
 ملازمت دریافت و مورد عنایات روز افزون گردید غره بهمن ماه الهی در نور سرامنزل اتفاق افتاد منصب معتمد خان
 از اصل و اخلاف دو هزار ری ذات و شش صد سوار حکم شد خان عالم بصاحب صوبگی آد اباس سرفراز به یافت
 اسپ و سربا و شمشیر مرصع عنایت نموده رخصت فرموده مقرب خان بمنصب پنج هزار ری ذات و سوار ممتاز گشت
 روز مبارک شبیه که کنار آب بیاه منزل شد قاسم خان از لاهور آمده دولت ملازمت دریافت با شتم خان برادر او با
 زمینداران دامن کوه سعادت آستان بوس سرفراز شد با سوس زمیندار بلواره جانور به بنظر در آورده که مردم کوستان
 آن را جان بهن خوانند مانند قر قاول است که تدر و نیز گویند رنگش بعینه برنگ ماده قر قاول است لیکن در جنبه قر قاول

سفید با سوسه مذکور معروض داشت که این جانور بر کوه برف می باشد و خوراکش علف و سبزه است و در درختان نگاه داشته
 بچه از درخت شده و گوشت آن را از جوانه و کلان مکرر خورده شد توان گفت که گوشت تدور را با گوشت جانور مذکور نسبتی
 نیست گوشت این جانور بر آب لذیذ ترست از جانورانی که درین کوهستان بنظر آید کیچول پیکار است کشمیر بایان بول
 می گویند از طاؤس ماده نیم سوانی خرده ترمی باشد پشت و دم و هر دو باز و بسیار بی مائل از عالم بالهائے چیز و خالها
 سفید و دانه شکم تایش سینه سیاه با خالها سفید و بعضی خالها سفید سرخ نیز دارد و پرهای باز و سرخ آتشین
 در نهایت بر است و خوبی و از سر نزل تا پس گردن نیز سیاه براق و بالاه سفید و سر و شاخ و گوشش فیروزه رنگ و بر دور
 چشم و دهنه پوست سرخ و در زیر حلقوم پوستی گریخته و مقدار دو کف دست و در میان آن پوست مقدار یک دست
 بنفشه رنگ است و در میان آن خالها فیروزه رنگ افتاده بر دور آن هر خط فیروزه رنگ کشیده و شش پرست کنگره و بر دور
 آن خط فیروزه بعضی دو انگشت سرخ گل شفا لود باز برگردن آن خط فیروزه رنگ و پایانش نیز سرخ رنگ زنده را
 که وزن فرموده شد یک عدد و پنجاه و دو و تولد برآمد بعد از کشتن و پاک ساختن یک عدد و سه و نه تولد شد و دیگر مرغ زرین
 است که ساکنان لاهورشن گویند کشمیر بایان پوطا مانند رنگش از عالم سینه طاؤس و بالاه سر کاکل و دمش مقدار چهار
 پنج انگشت زرد مانند شمیر طاؤس و جبهه برابر تا غایت گردن قاز و دراز بے اذام است و ازین کوتاه و با اذام برادر م شاه
 عباس مرغ زرین خواسته بود چند قطعه مصحوب ایچی او فرستاده شد روز دوشنبه جشن وزن قری آراشکی یافت و درین
 جشن نور جهان بیگم بچل و پنج کس از امرای عظام و بنده هائے نزدیک خلعت داد چهار دهم ماه مذکور موضع بهسلون از
 مضافات سیما محل نزول اردو و گیهان پوی گردید چون هوا سیرکانگروه و کوهستان مذکور پیوسته مرکز خاطر بود
 اردو و کلان را درین مقام گذاشته با جمعی از بنده هائے مخصوص و اهل خدمت متوجه تاشائے قلعه مذکور شدم چون
 اعتمادالدوله بپیار بود در اردو گذار شتم و صادق خان میر بخشی را بحجت محافظت احوال مشارالیه و محارست اردو نگاه
 داشتم روز دیگر خبر رسید که حال اعتمادالدوله متغیر گشته و علامت یاس از چهره احوالش ظاهر است از اضطراب نور جهان بیگم
 و نسبت التماسه که مرا با او بود تا بپیار و در مراجعت نمودم آخر هائے روز بدیدن او رفتم وقت
 سکرات بود نگاه از هوش می رفت و نگاه هوش می آمد نور جهان بیگم بجانب سن اشارت کرد و گفت می شناسید در چنان
 وقتی این بیت انور سے را خواند -

آنکہ نابیناے مادر زاد اگر حاضر شود	در چنین آرائش عالم بہ بسند مہتری
------------------------------------	----------------------------------

دو ساعت بر بالین او بودم ہر گاہ ہوش می آمد ہر چہ می گفت از روئے آگاہی و نمیدگی بود القصہ شب ہفتم ماہ مذکور بعد انقضائے سہ گھڑی بر حمت جاوید پیوست چہ گویم کہ ازین واقعہ وحشت افزا برین چہ گذشتہ ہم وزیر عاقل کامل بود وہم مصاحب دانائے مہربان -

از شمار دو چشم یک تن کم	در حساب خرد ہزاران بیش
-------------------------	------------------------

با آنکہ بارچین سلطنتی بر دوش اختیار او بود و این ممکن و مقدور بشر نیست کہ در دخل و تصرف ہمہ را از خود راضی توان داشت بچکس بجهت عرض مطلب و ہم سازی خود نزد عتاد الدولہ زلفت کہ از پیش او آزرہ برگشتہ باشد ہم دولت خواہی و کفایت صاحب امر احاطت سے نمود ہم را باب حاجت را خرد سند و امید داری داشت الحق این شیوہ مخصوص او بود از روزیکہ مصاحب او بجوار رحمت این روی پیوست دیگر بخود نہ پرداخت روز بروز می گذاخت اگرچہ در ظاہر بجهت سرانجام ہم سلطنت و تمشیت امور دیوانی محنت و خرد قرار دادہ دست از کار نمی داشت لیکن در باطن آتش جدائی اومی سوخت تا آنکہ بعد از سہ ماہ دست روز در گذشت روز دیگر بہ پرسش فرزندان و خویشان او رفتہ چہل و یک تن از فرزندان و اقوام و دوازده نفر از مستبان او را سر و پا عنایت نمودہ از لباس ماتم بر آوردم روز دیگر بہان غنیمت کوچ نمودہ متوجہ تماشائے قلعہ کا نگڑہ شدم بچار منزل دریاے مان گنگا مورد آورد و سہ میلے گشت الف خان و شیخ فیض اللہ محارسان قلعہ مذکور سعادت زمین بوس در یافتند درین منزل پیشکش را چہ چیتا بہ نظر درآمد ملک و بست و بیچ کردہ از کا نگڑہ دور تر است درین کوہستان از وعدہ ترز میندارے نیست گریز گاہ ہمہ زمینداران ملک ملک دست و عقبہاے دشوار گزار دار و تاحال اطاعت ہیچ بادشاہے نکرودہ پیشکش نفرستادہ بود برادر او نیز ہلازمست سرفراز گشتہ از جانب او مراسم بندگی و دولت خواہی ظاہر ساخت خیلک شہری و معقول بنظر درآمد با نواع مراحم و نوازش سرفرازے یافت بہ تاریخ بست و چہارم ماہ مذکور متوجہ سیر قلعہ کا نگڑہ شدم و حکم کردم کہ قاضی و میر عدل و دیگر علماء اسلام در رکاب بودہ انچہ شعار اسلام و شرائط دین محمدی است در قلعہ مذکور جعل آوردند با جملہ قریب یک کردہ طے نمودہ بر فراز قلعہ برآمدہ شد بتوفیق ایزد سبحان بانگ نماز و خواندن خلبہ و کشتن گاو و غیرہ کہ از ابتداے بنا بر این قلعہ تاحال نشدہ بود ہمہ را در حضور خود جعل آوردم سجدات شکر این موہبت عظمی کہ ہیچ بادشاہے توفیق بران

نیافته بود بتقدیم رسانیده حکم فرمودم که مسجد عالی درون قلعه بنامند قلعه کا نگڑه بر کوه بلند واقع است و دو استحکام و متانت
 بجای است که اگر آذوقه و لوازم قلعه از بی برجا باشد دست زور بدامن آن نمی رسد و کمندند بسیار تسخیر آن کوتاه است
 اگر چه بعضی جاسر کو بهادار و قلوب و تفنگ می رسد اما حصار یان را زیان ندارد و می تواند که بجای دیگر نقل مکان نموده
 از آسیب آن محفوظ ماند قلعه مذکور بیست و سه برج و هفت دروازه دارد و درون آن یک کوه و پانزده طناب است
 طول پا کوه و دو طناب و عرض از بیست و دو طناب زیاده و از پانزده کم نه و ارتفاع یک صد و چهارده درجه و عرض
 درون قلعه دارد یک و دو طناب و در عرض یک و نیم طناب و دویم نیز برابر آن بعد از فراغ سیر قلعه تنها شایسته
 بت خانه درگاه که به بیون مشهور است توجه فرمودم عالی سرگشته بادیه ضلالت شده قطع نظر از کفار که بت پرستی آیین آنها
 ست گروه کرده از اهل اسلام مسافت بعید طی نموده نذورات می آرند و پرستش این سنگ سیاه می نمایند نزد یک بخانه
 مذکور در دامن کوه ظاهرا کان گوگرد است و از اثر حرارت و تابش پیوسته آتش شعله می کشد آنرا احوالاموکی نام نهاده اند
 و یکی از کرامات بت قرار داده و فی الواقع هندو اعتقاد درست و راست داشته عوام الناس را فریفته اند هندو می گویند
 که چون زن هماد یو را عمر سپر آمد و شربت مرگ چشید همدیو از غایت محبت و تعلق که با او داشت مرده او را بدوش کرده سرور
 جهان نهاد و ولادت او را با خود می گردانید چون مدتی برین گذشت ترکیب او متلاطم گشت و از هم فرو ریخت هر عضو
 در جائی افتاد و در خورشید شرافت و کرامت هر عضو آنجا را عزت و حرمت داشتند چون سینه که نسبت با اعضا دیگر شریف
 تر است درین مقام افتاد این جا را نسبت بجای دیگر گرامی تر داشتند و بعضی برانند که این سنگ که الحال موجود و
 منصوب کفار شقاوت آثار است آن سنگ نیست که در قدیم بوده بلکه سنگی که در قدیم بود لشکر از اهل اسلام آمده
 سنگ مذکور را برداشته و در قعر دریا انداختند بدستور که به چکس پله بدان نیارست برود و تمام این غوغا که کفر و
 شرک از عالم بر افتاده بود تا آنکه برهنه مژور بجهت کان آرائی خویش سنگ را در جائی نهان ساخته نزد راجه وقت آمده
 گفت که من در گارای نجواب دیدم که بمن می گفت که در فلان مقام مرا انداخته اند زود مرا دریا بید راجه از ساداه لوسه و
 طبع زر که در نذورات خواهد آمد سخن بر من را معتبر داشته جمعی را بمرای فرستاد آن سنگ را آورده درین مقام بجهت تمام
 بگذاشته اند و از سر نو کان ضلالت و گمراهی فرو چیده اند و العلم عند الله از بت خانه مذکور بسیار دور که کوه در شهرت یافته
 عبور اتفاق افتاد و جانی نفیس است از روی آب و مواد طراوت سبز و لطافت مقام نظرگاه خوشی است و آثار

در ان مقام واقع شده که از فراز کوه آب فردمی ریزد حکم فرمودم که عمارات موزونے در خور این مقام اساس نهند در بیست و پنجم ماه مذکور رایات مراجعت محکومت داشته العن خان و شیخ فیض السمر را بنایت اسپ و قیل سرفراز ساخته بجا فطرت قلعه محکومت فرمودم روز دویم قلعه نور پور محل نزول اردو سے معلی گردید بعرض رسید که درین نواسے مرغ جنگلی بسیار است چون تا حال شکار مرغ مذکور نکرده بودم روز دیگر مقام فرموده به نشاء شکار خوش وقت گشتم چهار قطعه شکار شد در جبهه و رنگ و صورت از مرغ خانگی تمیز نمی توان کرد و از خصوصیات مرغ مذکور آن است که از پا گرفته سرنگون سازند تا هر جا که برند آواز بر نمی آرد و خاموش می باشد بخلاف مرغ خانگی که فریادی کند مرغ خانگی را تا در آب گرم غوطه ندهند پر با سے آن بسهولت گسترده نمی شود جنگلی از عالم دراج و پودنه خشک کننده می شود از اقسام آن فرمودم که طعام بچند و کباب کردند بد طعام ظاهر شد هر چه کلان است گوشتش در نهایت بے مزگی و تشکی است جو انداش فی الجمله رطوبتی دارد اما بد طعام است زیاده از یک تیر انداز پرواز نمی تواند کرد و خودش اکثر سرخ سے باشد و مکیان سیاه و زرد درین جنگل نور پور بسیار است نام قدیم نور پور و محلیست بعد از آنکه راجه با سو قلعه از سنگ و منازل و بساتین طرح افگند بنا سبت نام من نور پور گویند تخمینا سے هزار رو پیه صرف این عمارت شده باشد فانیان حمار سے که بنده ان بسلیقه خود بسیارند هر چند تکلفات بکار برند و نشین نیست چون چا سے قابل و سر منزل و لکشا بود حکم فرمودم که یک لک رو پیه از خزانه عامره بجهت عمارات آنجا نخواه نمایند و منازل عالی در خور آن سرزمین اساس نهند در نیولا بعرض رسید که سنا سے موتی درین نواسے سے باشد که مطلق اختیار از خود دور کرده حکم فرمودم که بجنور بسیارند که بحقیقت اودا رسیده شود عابدان و مترضان جنود را سرب با سے سے گویند و محسنی سرب بهی جنگ تا یک همه چیز و بکثرت استعمال سنا سے شد تفصیل مراتب اینها بسیار است و در طایفه سرب با سے چند گروه اند و از انجمله یک موتی است که از خود سلب اختیار می کنند و خود را تسلیم می سازند چنانچه مطلق زبان را بگویای آشنائی سازند اگر ده شبان روز یک جای تاده باشند قدم پیش و پس نمی نهند مجمل حرکت با اختیار آنها سرنمی زند و حکم جهاد دارند چون بجنور آورده تفحص احوالش نموده شد استقامت عجبه در حالش مشاهده افتاد بخاطر رسید که در حالت سست و بے خبر سے و بے خودی ادا سے خارجی از و سرزند بنا بران چند پیاله عرق دو آتش با و خورانیده شد بنوسے ملکه این کار بهم رسانیده بود که سر موتی تغییر نیافت و همان استقامت بود تا از جوش رفت شل مرده با و را برداشته بر دند حق تقا سے رحمی کرد که منزعجانه با و رسید حصه در مرتبه خود غریب استقامت داشت در نیولا سے بدل خان تایخ فتح کا نگره و تایخ بنا مسجد که در قلعه مذکور

فرمودہ شدہ معروض داشت چون خوب یافته بود نوشته شد -

شہنشاہ زمان شاہ جہانگیر ابن شاہ اکبر	کہ شد برہفت کشور بادشاہ از حکم تقدیری
جہانگیر و جہان بخش و جہان دار و جہان دارا	کہ از نخت جوان او جہان امین شد از پیری
بشمیر غزا این قلعه را بکشود تا رنجش	خرد گفتا کشود این قلعه اقبال جہانگیری

تاریخ بنائے مسجد را چنین گفتہ

نور دین شاہ جہانگیر بن شاہ اکبر	بادشاہے است کہ در دہر نزار دہانی	قلعہ کا نگرا بگرفت بتائید آلہ
ابرنیش کہ کند قطرہ او طوفانی	شد چو از حکم دے این مسجد پر نور بنا	کہ منور شود از سجدہ او پیشانی
ہاتق از غیب بگفت از پے تاریخ بنائش	مسجد شاہ جہانگیر بود نورانی	

در عہد اسفندارند ماہ الکی جاگیر و حشم و اسباب ریاست و امارت اعتماد الدولہ بنور جہان بیگم ارزانی داشتیم و حکم فرمودم کہ تقارہ و نوبت او را بعد از نوبت بادشاہے می خوانختہ باشند چارم ماہ مذکور حوالے پر گنہ کشوہ محل نزول موالکب والاگشت بہ درین روز خواجہ ابوالحسن بعالی منصب دیوانی کل سرفراز گردید بے و دو نفر از امرار دکن خلعت عنایت شد ابو سعید نمیرہ اعتماد الدولہ بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سربلندی یافت + درینولا عرض شد خرم رسید مشتمل آنکہ خسرو در ہشتم ماہ بعارضہ درد تونج و دلعت حیات سپردہ بجوار رحمت رب العالمین پیوست نوز و ہم ماہ مذکور در کنار بہت نزول دولت اتفاق افتاد قاسم خان بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز شد راجہ کشد اس بخدمت فوجداری دہلی متنازع گشت و منصب او اصل و اضافہ دو ہزار ذات و پانصد سوار مقرر شد پیش ازین قراولان دیسا دلان تعیین شدہ بودند کہ در شکار گاہ کرچاک جرگہ ترتیب نمایند چون بعرض رسید کہ شکارے بشا خبندہ در آمدہ بیست و چارم ماہ مذکور باچندے از بندہاے خاص لغزم شکار توجہ فرمودم و از قحطار کوہے و چکارہ یک صد و بیست و چار راس شکار شد درین روز بعض رسید کہ ظفر خان پسر زین خان برحمت حق پیوست سعادت امید پسر او را بمنصب ہشت صدی ذات و چار صد سوار سرفراز ساختم -

جشن هفتمین نوروز از جلوس همایون

شب دوشنبه شهر جمادی الاول سنه هزار و سی و یک هجری بعد از گذشتن یک پیر و پنج گطری و کسری نیز عظم
 فروغ بخش عالم دولت سراسر محل را بنور جهان افروز خویش منور گردانید و سال هفتم از جلوس این نیازمند بفرخی
 و فیروزه آغاز شد وین روز بخت افروز آصف خان بمنصب شش هزار و سی و یک و سوار سرفراز گردید و قاسم خان را بکومت
 صوبه پنجاب رخصت فرموده اسپ و فیل و سرو پا عنایت نمود و هشتاد و هزار و سی و یک الچی دارای ایران انعام شد
 و ششم ماه مذکور مقام راول پندی مورد عساکر منصور گردید و فاضل خان بخدمت بخشگیری سرفراز یافت و برنیل بیگ
 حکم شد که تا هنگام مراجعت موکب منصور از سیر کشمیر در دار السلطنت لاهور آسوده بسربرد و با کبرلی خان لنگر فیل عنایت شد
 چون در نیولا مکر استماع یافت که دارای ایران از خراسان بغرم سنجیدند و هشتاد و یک نفر بکوتهاست سابق
 و حال بغایت بعید می نمود و از حساب دور بود که این قسم بادشاه بزرگ خیالات بکی و بی حوصلگی بکار برد و بر سر ادنی بنده
 از بند هاستی که با سه صد چهار صد نوکر در قندهار باشد خود بیاید اما از آنجا که حرم احتیاط از شرائط جهان داری و لوازم
 سلطنت است زمین العابدین بخشی احدیان را با فرمان مرحمت عنوان نزد حرم فرستاده ام که با عساکر فیروزی اثر و فیلان
 کوه شکوه و توپ خانه عظیم که در آن صوبه بلک او مقرر بود بساعت هر چه تمام تر خود را بملازمت رساند که اگر اخیرت مقرون تصدیق
 شد و در باب لشکری از حساب و شمار بیرون و خزانه از حد و اندازه افزون فرستاده شود تا نتیجه عهد شکنی و حق ناشناسی را
 در یابد ششم ماه مذکور در سر شیمه حسن ابدال منزل شد فدائی خان بمنصب دو هزار و سی و یک و سوار سرفراز گردید و بعلی الزمان
 بخدمت بخشگیری احدیان مقرر گشت و در دوازدهم ماه مذکور روز جمعه مهابت خان از کابل آمده ملازمت نموده سعادت
 زمین بوس دریافت و مورد الطاف روز افزون گردید و صد مهر بصیغه نذر و ده هزار روپیه برسم تصدق گذرانید و اهل کونین
 تا میان خود را آراسته به نظر گذرانید و دو هزار و پنجاه سوار خوش اسپه بقلم در آمد که از آن جمله چهار صد سوار برقی انداز
 بودند در منزل مذکور شکار قمره طرح افکنده سه و سه راس از قنچار کوهی و غیره به تیر و تفنگ انداختند و در نیولا حکیم موسی
 بوسیله رکن السلطنت مهابت خان دولت ملازمت دریافت از روی قدرت و ولیری متصدی علاج شد امید که قدم

او مبارک باشد منصب امان الله سپهر مهابت خان دو هزار و دویست صد سوار مقرر شد و دهم ظاهری کجی مورود
 بارگاه اقبال گردید و جشن شرف در آنجا آراستگی یافت مهابت خان را رخصت کابل فرموده اسب و فیل و خلعت مرحمت
 فرمود و منصب اعتبار خان پنج هزار و دویست صد سوار حکم شد چون بنده قدیم الخدمت و بسیار بیاضیت شده بود بصاحب صوبگی
 اگره سرفراز ساختیم و حراست قلعه و خزاین بعهده او مقرر داشتیم بعبادت فیل و اسب و خلعت ممتاز ساخته رخصت
 فرمود و بیست و نهم در کمالی کنوار ارادت خان از کشمیر آمده سعادت آستان بوس دریافت دویم اردو بهشت ماه آملی
 در خطه و لکشا کشمیر نزول اقبال اتفاق افتاد و میر میران بمنصب دو هزار و پانصدی ذات و چهار صد سوار سرفراز
 گردید و درینولاجبت رفاهیت احوال رعایا و سپاهی مرسوم فوجداری را بر طرف ساخته فرمان شد که در کل مالک محروسه
 بعلت فوجداری مزاحمت نرسانند و بر دست خان میر توکلی بمنصب دو هزار و دویست صد سوار ممتاز گشت و در تاریخ
 سیزدهم بصواب دید اطبا بخصوص حکیم مومنا از بازو چپ قصد نموده سبک شدم بمقرب خان سرد پانچکیم مومنا ده
 هزار و رب انعام شد حسب التماس خرم منصب عبداللہ خان شش هزار و دویست صد سوار ممتاز گشت سرفراز
 گردید و بادر خان اوزبک از قندهار آمده دولت زمین بوس دریافت صد و بیست و چهار هزار و دویست صد سوار
 گذرانید مصطفی احاکم طه شاه نامه و خمسة شیخ نظامی مصور بعل استادان بادگیر تحفه ها برسم پیشکش فرستاده بود و بنظر درآمده
 خرد و ماه آملی لشکر خان بمنصب چهار هزار و دویست صد سوار سربلندی یافت بمیر جلد منصب دو هزار و پانصدی ذات
 و هزار سوار عنایت شد از امر اوصوبه دکن برین موجب باضافه منصب سرفراز گردید و سوار خان سه هزار و
 دو هزار و پانصد سوار سربلند خان دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار و دویست سوار باقی خان دو هزار و پانصدی و
 دو هزار سوار شریزه خان دو هزار و پانصدی و هزار و دویست سوار جان سپار خان دو هزار و دویست سوار مرزا
 والی دو هزار و پانصدی و هزار سوار مرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاه هر خ هزار و پانصدی ذات و سوار ازاد خان هزار و پانصدی
 و هفت صد سوار عقیدت خان هزار و دویست صد سوار ابراهیم حسین کاشغری هزار و دویست صد سوار
 ذوالفقار خان هزار و دویست صد سوار راجه گنج سنگه و هشت خان بعبادت لغاره ممتاز گردیدند و دویست تیر ماه آملی سید بایزید
 بخطاب مصطفی خانی سرفراز گردید و لغاره نیز مرحمت شد و درینولاتھور خان که از خدمتگاران نزدیک است با فرمان مرحمت
 عنوان بطلب فرزند اقبال مندر شاه پرویز رخصت شد پیش ازین بچند روز عراض متصدیان صوبه قندهار شکر غزیت دارا

ایران بہ تسخیر قندھار رسیدہ بود و خاطر صداقت آئین نظر بہ نسبت ہائے گذشتہ و حال تصدیق این معنی نمی نمود تا آنکہ عرض داشت
فرزند خان جہان سید کہ شاہ عباس بالشکر ہائے عراق و خراسان آمدہ قلعہ قندھار را محاصرہ نمود حکم فرمود کہ ساعت بچست
بر آمدن از کشمیر مقرر نمایند خواجہ ابوالحسن دیوان و صداوق خان بخشی پیشتر از موکب منصور بلا ہور شتافتہ تا رسیدن شاہ زاد ہائے
عالی مقدار بالشکر دکن و گجرات و بنگالہ و بہار و جمیع از امرائے کہ در رکاب ظفر قرین حاضر اند و انچہ پے در پے از محال جاگیر
خود ہر سند نزد فرزند خان جہان بملتان روانہ سازند بچنین توپ خانہ و حلقہ ہائے مست فیلان خزانہ و سلاح خانہ سامان نوہ
فرستد چون مابین ملتان و قندھار آبادانی کمتر است بے تہیہ آذوقہ فرستادن لشکر گران صورت پذیر نہ بنا برین مقرر شد کہ
غلہ فروشان را کہ باصطلاح ہند بنجارہ گویند دلاسا نوہ زردادہ مقرر فرمائید کہ ہمراہ لشکر ظفر اثر باشند تا از مراد و قہ تنگی نکشند
انجا بنجارہ طایفہ ایست مقرر بعضی ہزارگا و بعضی بیشتر یا کمتر بہ تفادیت می دارند غلہ از بلوکات بشہر ہا آوردہ می فروشند و در
لشکر ہا ہمراہ می باشند و در چنین لشکرے اقلًا صد ہزار گا و بلکہ بیشتر ہمراہ خواہد بود امید کہ توفیق کریم کار ساز لشکرعبادت و آلات
سامان شود کہ تا اصفہان کہ پائے تخت اوست پہنچ جاتامل و توقف روند بد بخان جہان فرمان شد کہ ز ہمارا رسیدن عساکر
منصور از ملتان قصد آن جانب نماید و اضطراب نکند و گوش بر حکم دارد بہا در خان از بک بنایت اسپ و سہر و ہار ہر غلہ
گشتہ بک لشکر قندھار مقرر شد فاضل خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہفت صد و پنجاہ سوار ممتاز گردید چون بعرض رسید کہ
فقرا کشمیر در زمستان از شدت سرما محنت می کشند و سختی و دشواری می گذرانند حکم فرمود کہ قریہ از اعمال کشمیر کہ سہ چار
ہزار روپیہ حاصل آن بودہ باشند حوالہ ملاطالب اصفہانی نمایند کہ در وجہ لباس فقرا و گرم کردن آب بچست و خصوصاً ختن در
مساجد باید کہ صرف نماید چون بعضی رسید کہ زمینداران کشتوار باز سرگرد و عصیان برداشتہ بہ قلعہ و فساد پرداختہ اند بہ
ارادت خان حکم شد کہ گرم و چسپان شتافتہ پیش از آنکہ خود را قائم سازند تنبیہ بر اصل نمودہ پنج فساد آنها بر کندہ و دین تلخی
زین العابدین کہ بطلب خرم رفتہ بود آمدہ ملازمست نمود و معروض داشت کہ قرار داد او این است کہ ایام برنگال را و قطعہ
ماند و گذرانیدہ متوجہ درگاہ شود عرض داشت او خواندہ شد از فحوائے مضمون و متمسائی کہ کردہ بود و بے خیر نمی آید بلکہ
آثار بید و لے ظاہری شد لاجرم فرمان شد کہ چون او را رادہ آن دارد کہ بعد از برسات متوجہ درگاہ شود باید کہ اہل
عظام و بندہ ہائے درگاہ کہ بک و مقرر اند خصوصاً از سادات بارہہ و بخاری و شیخ زادہ و افغان و راجپوتان تمام را بدین
روانہ سازد بمیزارستم و اعتقاد خان حکم شد کہ پیشتر بہ لاہور رفتہ استعداد لشکر قندھار نمایند بمشار الیہ یک ملک روپیہ

برسم مساعدت عنایت شد و به عنایت خان و اعتقاد خان تقاره مرحمت فرمودم بدارادت خان که به تنبیه و تادیب بستان
کشتوار شتافته بود بسیاری را بقتل رسانیده از سر نو غبط نموده و استحکام داده بخدمت پرداخت معتمد خان که بخیرت بخشگی
شکر و کن اختصاص داشت چون آن هم بانجام رسید حسب التماس مشارالیه طلب شده بود درین تلک آمد و آستانپوس
نموده از غرائب آنکه چون در حرم سراسر عصمت دانه مروارید که چهارده پانزده هزار روپیه قیمت داشت کم
شده جو تکرارے منجم بعض رسانید که درین دوسه روز پیدای شود و صادق خان رمال معروض داشت که در هین دو
سه روز از جلای بهم می رسد که بصفا و پاکیزگی متصف باشد مثل عبادت خانه و جای که مخصوص نماز و تسبیح و اشغال
باشد عورت رمالی عرض کرد که درین زود و پید خواهد شد و عورت سفید پوست از روئے شفق آوروه بدست حضرت
خواجہ داد قنار اردز سویم یکے از کینران ترک در عبادت خان یافته بخوشحالی تمام تبسم کنان بدست من داد چون سخن
هر سه کی نشست هر کدام بانعام خاطر خواه سرفراز گردید چون خالی از غزابت بود نوشته شد و ریولا گوکب و خدمتکار خان
و غیره دوازده نفر از بند هاسے نزدیک را بسزا ولی امراء صوبه دکن تعیین فرمودم که اہتمام شایسته نموده بسرعت هر چه
تما ستر بدرگا حاضر سازند که بشکر فیروزی اثر قدما فرستاده شود چون درین ایام مکر بعض رسید که خرم به بعضی از حمال جاگیر
نور جهان بیگم و شهریار بے حکم دست تصرف در از ساخته از جمله برگنه و طوپور که در جاگیر فرزند شهریار از دیوان اعلا
تخواه شده بود در میان نام افغان را از نوکران خود با جمعی فرستاده داد با شریف الملک ملازم شهریار که بقوجداری آن حدود مقرر بود
جنگ کرده و کس بسیاری از طرفین بقتل رسیده اند اگر چه از توقف او در قلعه ماند و متمسکات دور از حساب و نامعقول که در
عرض داشت خود با ظهار آن جرأت نموده بود و ظاہری شد که عقل او برگشته است لیکن از اجتماع این اخبار متیقن گشت که
وصله او را گنجائش این همه عنایت و تربیت که در حق او شده نیست و دماغش خلل پذیرفته بنا بران راجع روز افزون را که
از خدمتکاران قدیم است و نزدیک بود نزد او فرستاده ازین جرأت مبالغی باز پرس فرمودم و فرمای شد که بعد ازین ضبط جوان
خود نموده قدم از جوبه معقول و شاهراه ادب بیرون نہ نهد و بحال جاگیر خود که از دیوان اعلا تخواه یافته خرسند باشد و زنده
اراده اعلان بازمنت نماید و جمعی از بند با که بحبت یورش قند حار طلب شده زود روانه درگاه والا سازد اگر خلاف حکم مظهر
رسید نداشت خواهد کشید و ریولا میر ظہیر الدین نبیره میر میران پسر شاه نعمت اللہ مشہور از ایران آمده ملازمت نمود خلعت پوشست
ہزار درپ انعام شد و آجالہ دکنی با فرمان عنایت عنوان نزد راجہ نرسنگد یو رخصت یافت که سزا ولی نموده حاضر ساز و قبل

ازین بنا بر رعایت بسیار و محنت سرشار که به خرم و فرزندان او داشتیم در هنگامی که پسرش را بیماری صعب دست داده بود
 بخود قرار داده بودم که مگر خداست تعالی او را به بخشید دیگر شکار بندوق نه کنم و هیچ جان داری را بدست خود آزرده نسام با
 این میل و هوس که مرا با شکار است خصوص به شکار بندوق مدت پنج سال پیرامون آن گشتم درینو لاکه خاطر از کردار نا ملائیم او
 گرانی پذیرفت باز شکار بندوق توجه فرمودم حکم کردم که هیچ کس را بے بندوق دولت خانه نگذارند و راندک مدت اکثری از بندها
 را ذوق بندوق اندازے شد و ترکش بندان بجهت مجرای خود بر پشت اسب و رزش رسانیدند در لبست و پنج ماه مذکور
 مطابق هفتم شوال در ساعت مسعود و مختار از کشمیر متوجه لاهور شدم بهاری داس بهمن را با فرمان مرحمت عنوان نزد لاکان
 فرستادم که پسر او را با جمعیت سلازمت بیاورد و میر ظهیر الدین بمنصب بهزاری ذات و چهار صد سوار سرافراز شد چون بعرض رسید
 که قرض دار است ده هزار روپیه انعام فرمودم غره شهر لور ماه آبی سر چشمه اچھول منزل نشا ط گردید روز مبارک شنبه در سرناک
 بزم پیاله ترتیب یافت و رین روز میمون فرزند سعادت مند شهر یا تسلیم خدمت قندهار و تسخیر آن دیار نمود بمنصب و از ده بهزاری
 و هشت هزار سوار سرافرازے یافت خلعت خاصه بانادری تکمیه مرادید عنایت شد درینو لاسوداگری و ودان مرادید کلان
 از آنکه روم آورد و دیکی ازان یک شقال و ربع دویم یک سرخ از و کمتر هر دو به شصت هزار روپیه نور جهان میگم
 حنیده درین روز پیشکش کرد و در جمعه دهم بصلاح دید حکیم مومنا از دست فصد نموده سبک شدم مقرب خان که
 درین فن ید طولے دار و همیشه ا و قصد سن کرده یکمن که هرگز خطا نکرده باشد و بار خطا کرد و بعد ازان قاسم برادر زاوه
 ا و فصد کرد خلعت و دو هزار روپیه بمشارالیه داده هزار در ب حکیم مومنا انعام شد میر خان حسب التماس خان جهان
 بمنصب هزار و پانصدی و هصد سوار سرافراز گشت و در بیست و یکم ماه مذکور جشن وزن شمسی آراستگی یافت سال پنجاه و
 چهارم از عمر این یارمند درگاه آبی مبارکی و فرخی آغاز شد امید که مدت عمر در رضیات ایزدی مصروف باد و در بیست و
 هشتم بمیر آبشار او هر رفته شد چون چشمه مذکور بخوبی و گوارائی مشهور بود آب گنگ و آب دره لار در حضور وزن فرمودم
 اب او هر از آب گنگ سه ماشه گران آمده آب گنگ از آب دره لار نیم ماشه سبک تر شد در سیوم مقام هیبه پور نزول
 بارگاه اقبال گشت با آنکه ارادت خان خدمت کشتوار را خوب کرده چون رعایا و سکنه کشمیر از طرز سلوک او شکوه
 نمودند اعتقاد خان را بصاحب صوبگی کشمیر سرافراز ساخته اسب و خلعت و شمشیر خاصه دشمن گذار با و عنایت فرمودم و از آنجا
 راجه دست لشکر قندهار تعین نمودم کنور سنگم راجه کشتوار را که در قلعه گوالیار مقید بود از حبس برآورد و کشتوار با و عنایت کردم

واسپ خلعت و خطاب راجہ باو عنایت شد حیدر ملک را کشتی فرستادم کہ از درہ لار جوے آب بباغ نورافزا بسیار دسی
 ہزار روپیہ بکبت مصالح و اجورہ آن حالہ شد و از دہم ماہ مذکور از کوہستان جوہر آمدہ در بہتر نزول افتادہ روز دیگر
 شکار قمر فہ کردم و اورنجش پسرخسر در منصب پنج ہزاری ذات و دو ہزار سوار عنایت شد در بیست و چہارم از آب چناب
 عبور فرمودم میرزا رستم از لاہور آمدہ ملازمت نمود ہمہ رین تارنج فضل خان دیوان خرم عرض داشت اورا آوردہ
 ملازمت نمود بے اعتدال ہماے خود را لباس معذرت پوشانیدہ اورا فرستادہ کہ شاید بہ تیتال و چرب زبانیہ کاری از
 پیش تواند برد و اصلاح نامہواری او تواند نمودن خود صلا توجہ فرمودم و روز دہم خواجہ ابوالحسن دیوان و صادق خان
 بخشی کہ بکبت سامان لشکر قندھار پیشتر بلاہور رشتافتہ بود سعادت آستان بوس دریافتند غرہ آبان ماہ الہی امان اللہ پسر
 مہابت خان بمنصب سہ ہزاری ذات و ہزار و ہفتصد سوار سرفراز گردید فرمان مرحمت عنوان بطلب مہابت خان فرستادہ
 شد درینو لا عبد اللہ خان را کہ بکبت خدمت قندھار طلب فرمودہ بودم از محال جاگیر خود آمدہ زمین بوس نمود چہارم ماہ
 مذکور بمبارکے و فرخے داخل شہر لاہور شدم الف خان بمنصب دو ہزاری و ہزار و پانصد سوار سربلندی یافت و بدیوانیان
 عظام حکم فرمودم کہ جاگیر ہماے خرم را کہ در سرکار حصار و میان دو آب و این حدود تنخواہ دارند در طلب جمعے از بندہ حاکم
 بخدمت قندھار مقرر شدہ اند تنخواہ نمایند و از عیوض این محال از صوبہ مالوہ و دکن و گجرات ہر جا کہ خواستہ باشند تصرف کردہ
 و الف خان را خلعت دادہ و رخصت نمودم و فرمان شد کہ صوبہ گجرات و مالوہ و دکن و خاندیس باو عنایت شدہ از پنج ہر ہا
 خواہد محل اقامت قرار دادہ بضبط آنحدود پر فاد جمعے از بندہ ہا کہ بجنور بکبت پوش قندھار طلب شدہ سزا دلان بہ آوردن
 آنہا تعین شدہ رفتہ اند زود بد رگاہ فرستد و بعد ازین ضبط احوال خود نمودہ از فرمودہ در گذرد و دلانداست خواہر کشید درین
 روز اسپ پنچاق اول کہ در طویل خاصہ امتیاز داشت بعد اللہ خان عنایت شدہ در سبت و ششم ماہ مذکور حیدر بیگ
 دولی بیگ فرستاد ہماے دارای ایران دولت باری یافتند بعد از ادائے مراسم کورنش و تسلیم نوشتہ شاہ را بنظر داوران
 فرزند خانجہان حسب الحکم جریدہ از ملتان رسیدہ ملازمت نمود ہزار و ہزار روپیہ و سہ ہزدہ اسپ پیشکش گذرانید
 مہابت خان بمنصب شش ہزاری ذات و پنج ہزار سوار سرفراز شد بمیرزا رستم فیل عنایت نمودم راجہ سازنگے یو
 بسزادلی راجہ ز سنگد یو تعین فرمودم کہ اورا بسرعت ہر چہ تمام تر بد رگاہ حاضر سازد و ہفتم آذر ماہ الہی ایچیان شاہ عباس
 را کہ بدفعات آمدہ بود بد خلعت و فرچی دادہ و رخصت فرمودم کتابتی کہ در معذرت قندھار مصوب حیدر بیگ ارسال داشتہ بود

با جوابی که نوشته شده درین اقبال نامه ثبت افتاد -

نقل نامه دارای ایران *

نمایم دعوائی که از نجات اجابت آن غنچه مراد شگفته نکست افزای مشام یگانگی باشد و لوازم مدحاته کازلمات خلوص انجمن اتحاد منور گشته ظلمت زوای غایبه بیگانگی گردد عطر بزم خلعت و ولای علی حضرت ظل الکی و شمع جمع صدق و صفائی آن نور پرورد آبی گردانیده مشهور در اسرار نور و مکشوف ضمیر منیر ضیا گستری گرداند که بر دل دانش پسند و خاطر آسمان پیوند آن برادر بجان برابر که آئینه چهره دانش و پیشتر و مرآت جمال حقایق آفرینش است عکس پذیر خواهد بود که بعد سنوح قضیه ناگزیر نواب شاه جنت مکان علیین آشیانی انار الله بر هانه چه قسم قضایا در ایران رود داده بعضی مالک از تصرف مسو بان این دو دمان ولایت مکان بیرون رفته چون این نیازمند درگاه سبب نیاز مقلد امور سلطنت شد بهین توفیقات ربانی و حسن توجه دوستان انتزاع جمیع مالک موردی که در تصرف مخالفان بود نمود چون قندهار در تصرف گماشتگان و بلاد دومان بود ایشان را از خود دانسته متعرض آن نشده از عالم اتحاد و برادری مترصد بودیم که ایشان نیز بطریق آباد اجداد عظام جنت مقام خود در توفیقات آن توجه مبذول فرمایند چون بغافل گذرانیدند مکرر بنامه و پیغام و کنایت و صریح تبصیح طلب آن نمودم شاید که در نظر هست ایشان این محقر ملک قلیل مضایقه بنود مقرر فرمایند که در تصرف اولیا و این خاندان داده رفیع ظن دشمنان و بدگویان قطع زبان درازی حاسدان عیب جویان گردد و جمیع پیشتر این امر را در عقده تعویق انداختند چون حقیقت این مقدمه در میان دوست و دشمن اشتها یافت و از انجا نوب جوابی مشعر بر رد قبول نرسیده بنحاطر عطر رسید که طرح سیر و شکار قندهار را اندازیم که شاید بدین وسیله گماشتهای آن برادر نامدار کامکار از روی روابط الفت و خصوصیت که در میان سلوک است موکب اقبال را استقبال نموده بخدمت اشرف قایم گردند و مجدداً بر عالمیان رسوخ قواعد یگانگی طرفین ظاهر گردیده باعث زبان کوتاهی حاسدان و بدگویان شود بدین عسسه میت سبیل ارق قلعه گیری متوجه شده چون بالوکاسی فراهم رسیدیم مشور عاظفت مبنی بر اظهار سیر و شکار قندهار بجا کم آنجا فرستادیم که همان پذیر باشد عزت آثار خواهد باقی کر اراق را طلب فرموده بجا کم و امرا که در قلعه بودند پیغام دادیم که میان عالی حضرت بادشاه ظل الله و نواب بهایون ماحداتی نیست و آگاهی که هست از بهد گیری و انیم و ما بطریق سیر متوجه آن صدایم

نوعے نکلند کہ کلفت خاطر ہم رسد ایشان مضمون حکم و پیغام مصلحت انجام را بگوش حقیقت نبوش نشیندہ مراسم الفت و اتحاد جانین را منظور نہ داشتہ اظهار تمرد و عنفیان نمودند تا بجوانی قلعه رسیدہ باز غرت آثار مشارالیه را طلب فرمودم و انچہ لوازمہ نصیحت بود با و گفتہ فرستادیم تادہ روز دیگر عسا کہ منصور را قدغن فرمودیم کہ پیرامون حصار نگردد و نصایح سودمند نیامد و در مخالفت اصرار نمودند چون بیش ازین مصلح گنجایش نہ داشت لشکر قزلباش با وجود عدم اسباب قلعه گیری بہ تسخیر قلعه مشغول شد و لاندک مدت برج و بارہ را با زمین یکسان ساختہ کار بر اہل قلعه تنگ شد اما ان خواستند ما نیز را بطسہ محبت کہ از قدیم الایام فی ما بین این دو سلسلہ رفیعہ مسلوک بودہ طریقہ برادری کہ مجددًا از زمان میرزائی آن اورنگ نشین بارگاہ جاہ و جلال میان ایشان و نواب بہاؤن ما بنوعی استقرار یافتہ کہ رشک افزائے سلاطین روسے زمین شدہ است منظور داشتہ بمقتضائے مروت جبلی تقصیرات و زلات ایشان را بہ عفو مقرون فرمودہ و مشمول عنایت ساختہ سالما و غائما باتفاق حیدر بیگ کورباشی کہ از صوفیان صادق این خاندان است روانہ درگاہ معلی گردانیدم حقا کہ بنیاد و داد و اتحاد موروئی و مکتبسی از جانب این ولاجوی نہ بمرتبہ مشید و مستحکم است کہ بحبت صد و بعضی امور کہ بحسب تقدیر از ممکن کل ممکن بمبصہ طور آمدہ باشد خلل پذیر گردد و

میان ما و تورسم جفا نخواہد بود

بجز طریقہ مہر و وفا نخواہد بود

مرجو آنکہ از ان جانب نیز ہمین شیوہ مرضیہ مسلوک بودہ بعضی امور غریبہ را منظور آنظار حجتہ آثار فرمودہ اگر خدشہ بر عارض الفت ظاہر شدہ باشد بحسن عطف و ذاتی و محبت ازلی و رازالہ آن کوشیدہ گل ہمیشہ بہار یکدلی و یگانگی را سہن و خرم داشتہ ہمگی ہست گردون اساس بتاکید سبانی وفاق و تصفیہ مناہل اتفاق کہ نظام بخش النفس و آفاق است مصروف نمایند و کل ممالک محدودہ ما را بنحو متعلق دانستہ بہر کس خواہند شفقت فرمودہ اعلام بخشند کہ بلا مضائقہ با و سپردہ میشود این جزئیات را خود چہ اعتبار باشد امرار و حکامیکہ در قلعه بودند اگر چہ مرتکب امرے چند کہ منافی مراسم دوستی باشد شدند اما انچہ واقع شدہ از جانب ماست و ایشان انچہ لازمہ نوکری و شرط جان سپاری بود بہ تقدیم رسانیدند یقین کہ آن حضرت نیز شفقت شایانہ و مرحمت بادشاہانہ شامل حال آنها فرمودہ ما را از ایشان شرمندہ نخواہند ساخت زیادہ چہ اطنا بہ نماید بہوارہ لواے فرق دان سائے ہم آغوش تابیدات غیبی باد و



جواب نامہ شاہ عباس

سپاس معرا از ملابس حد و قیاس و ستایش سہرا از آلالیش تشبیہ والتباس یگانہ معبودی را در خورد و سزا است کہ استحکام
عمود و موثیق بادشاہان عظیم الشان را موجب انتظام سلسلہ آفرینش و التیام و فرمان روایان جہان را باعث رفاهیت
و آسائش و سبب امنیت و آرامش خلایق و عباد کہ در ادایع ہر اربع حضرت آفرینندہ اند گردانیدہ مصداق این بیان دوم
این برہان موافقت و اتحاد و مرابطت و داد است کہ فیما بین این والد و دامن ربیع الشان تحقیق پذیرفتہ و در زمان دولت
روز افزون ما تجسد ید بشارت بہ مہر کہ و مشید گشتہ کہ محسود سلاطین زمان و خواقین دوران است آن شاہ جم جاہ ستارہ سپاہ
فلک بارگاہ دارا گر وہ گردون شکوہ زمینہ افسر کیانی شایستہ تخت خسروانی شجرہ بر و مندریا من سلطنت و اہبت نسل
بوستان نبوت و ولایت نقادہ و دودمان علوی خلاصہ خاندان صفوی بے سبب و باعثہ در صد و افسردگی گلزار محبت و دوستی و
اخوت و یکتا دلی کہ تا انقضای زمان و اختلاف ادوار و دوران امکان نشستن غبار خلل بر ساحت بیاض آن نبودہ
شد نذاہر رسم اتحاد و یگانگی فرمان روایان این جہان بودہ باشد کہ در عین استحکام و اخوت و دوستیکہ قسم بسریک دیگر
میخوردہ باشند و با کمال موافقت روحانی و مصداقت جسمانی کہ فیما بین بجان مضائقہ نباید تا بلکہ مال چہ رسد باین ش
بسیر و شکار آیند۔

سجیف بر محبت بیش از قیاس ما

از درود مکتوب محبت طراز کہ در معذرت سیر و شکار قندہاں محبوب سعادت نصا بان حیدر بیگ و ولی بیگ رسل
داشتہ بود مذشر بر محبت ذات ملائک صفات بود کلمہ انشا ہر روزے روزگار بختہ آفا شگفت بر راے گیتی آرای آن
برادر کا مکار عالی مقدار مخفی و محتجب نہ اند کہ تا رسیدن رسول فرخندہ پیام ربیل بیگ بدرگاہ آسمان جاہ اطہاری ہر سلم
و پیغام در باب خواہش قندہاں نشدہ بود در حینیکہ ما بسیر و شکار خطہ دلکشائے کشمیر مشغول بودیم دنیا داران و کن از کو تہ اندیشی
قدم از جاہ اطاعت و بندگی بیرون نہادہ طریقی عسیان پیو دندہاں! بر ذمت ہمت بادشاہانہ تنبیہ و تاویب کوتاہ اندیشان
لازم شد و آیات نصرت آیات ہزار السلطنت لاہور نزول اجلال فرمودہ فرزند بر خوردار شاہ جہان را با لشکر ظفر اثر بر سران
بے سعادتان تعیین فرمودیم و خود متوجہ دارالخلافہ اگرہ بودیم کہ ربیل بیگ رسید و مراسلہ محبت افزائے زینت بخش از نگشتی

رسانید آن تعویذ دوستی را بر نمود شگون گرفته بقصد دفع شر دشمنان و مفسدان متوجه دارالخلافه اگر گشتم در قیامه برادر
 در زشار اظهار خواهش قندهار نشاء بود و رنل بیگ زبانی ظاهر نموده در جواب او فرمودیم که ما را بآن برادر کا مگار بهیچ چیز
 مضایقه نیست انشاء الله تعالی بعد از سرانجام مهم دکن بنوعی که مناسب دولت باشد شمارا رخصت خواهیم ساخت فرمودیم
 که چون طے مسافت و در دراز کرده آمد و چند روز در دار السلطنت لاہور از کوفت راه آسوده شود که ترا طلب خواهیم فرمود
 بعد از رسیدن به آگره که مستقر الحاق است مشارالیه را طلبیدیم که رخصت فرمایم چون عنایت ایزدی توین حال این نیازمند
 درگاه الهی است خاطر انفع واپس رداخته متوجه پنجاب گشتم و در صدد آن شدیم که مشارالیه را روانه گردانیم بعد از سرانجام بعضی مهلت
 عنروری بجهت گرمی هوا متوجه خطه کشمیر جنبت نظیر که در لطافت و تراست آب و هوا مسلم الثبوت سیاحان بچ مسکون است
 شدیم بعد از رسیدن بآن خطه و لکشارنل بیگ را بواسطه رخصت طلبیدیم که خود سعادت متوجه شده سیرگاه باسے زمرت بخش
 فرح افزای آنجا را یک یک با و نمایم درین اثنا خبر رسیدن آن برادر کا مگار بغرم تسخیر قندهار که بهرگز در خاطر خطور نکرده
 بود رسید حیرت تمام دست و او که کوره دبی چه خواهد بود که خود سعادت تسخیر آن متوجه شوند و چشم از چنان دوستی و برادری و
 اتحاد پوشید دارند با وجود آنکه مستحضران راست قول درست گفتار ضری رسانیدند باور نمی کردیم بعد از آنکه این خبر محقق شد در
 ساعت بعبد العزیز خان حکم فرمودیم که از رضاے آن برادر کا مگار تجاوزه نماید تا حال سر رشته برادری مستحکم است مرتبه
 و درجه این الفت و یک جبهتی را برابر بعالم نمی کردیم و هیچ عطیه را بآن نمی سنجیدیم تا مالم لائق و مناسب برادری آن بود که
 تا آمدن ایچی صبر می فرمودند شاید بطلب و مدعاے که آمده بود کامیاب بجا رست می رسید قبل از رسیدن ایچی مرکب چنین
 خدشه شدن آیا اهل روزگار تقصیر پیرایه عهد و صداقت و سرمایه مروت و تقوت را که امام طرف راجع خواهند ساخت الله تعالی
 در جمیع آردان حافظ و ناصر و معین باد بعد از رخصت فرمودن ایچیان هگی همت به تنبیه لشکر قندهار مصروف داشته مندرند
 خانجهان را که بجهت بعضی مصلحتها طلب شده بود فیصل واسب خاصه با شمشیر و خنجر مرصع و خلعت عنایت نمود و بطریق منتقل
 رخصت فرمودم که تا رسیدن شاهزاده شهریار با عساکر طفر آثار در ملتان توقف نموده منتظر حکم باشد و باقر خان را که فوجدار
 ملتان بود بدرگاه والا طلب نموده شد علی قلی بیگ درین راه بمنصب هزار و پانصدی سرفراز ساخته بکام مشارالیه مقرر
 داشتیم و همچنین میرزا رستم را بمنصب پنج هزاری بلند مرتبه گردانیده در خدمت آن فرزند بشکر مذکور تعیین فرمودم لشکر خان از
 صوبه دکن آمده ملازمت نمود از تعیینات لشکر مذکور گشت الہداد خان افغان و میرزا عیسی ترخان و مکرم خان و اکرام خان و دیگر

امر کہ از صوبہ دکن و محال جاگیر خود آمدہ بودند اسب و جلعت لطف نمود و ہمراہی خان جہان رخصت فرمود و عمدۃ السلطنت
اصف خان را بدار الخلافہ اگرہ فرستادم کہ کل خزانہ مرور و پیہ را کہ از آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی امار اللہ بر پانہ تاحل
فراہم آمدہ بدرگاہ بار و اصالت خان پسر خان جہان بہ منصب دوہزاری و ہزار سوار سرفرازے یافت محمد شفیع بخشی صوبہ بلقان
بخطاب خانی سرفراز گشت بد شریف وکیل فرزند اقبال مند شاہ پرویز را رخصت فرمودم کہ بسرعت ہرچہ تمام تر رفتہ آن فرزند
را بالشکر صوبہ بہار بلا زمست بیاورد و فرمان مرحمت عنوان بہ خط خاص نوشتہ تاکید بسیار در آمدن او نمودہ شد درین تاریخ
میر میران بنیرہ شاہ نعمت اللہ بزرگ مفاجات و دیعت حیات سپرد امید کہ از اہل آمرزش باد مرزا بیگ قراول را فیل مست
زیر کرد و کشت خدمت او را با نام و ردی فرمودم چون از موضع فی کہ دو سال پیش ازین عارض شدہ بود و ہنوز ہست دل
و دملغ ہمراہی نمود کہ بمسودات سولخ و وقایع تو انم پرداخت در نیو لا کہ معتمد خان از خدمت دکن آمدہ سعادت آستانہوس
در یافت چون از نیدہاے مزاجدان و شاگردان سخن فہم بود و سابق نیز سر رشتہ این خدمت و ضبط وقایع بعدہ او بود
حکم فرمودم کہ از تاریخ کہ نوشتہ ام آیندہ مشار الیہ بخط خود نویسد و در ذیل مسودات من داخل سازد و انچہ بعد ازین سولخ شود
بطریق روزنامچہ مسودہ نمودہ بہ تصحیح من رسانیدہ بہ بیاض می سپردہ باشد

از نیجا مسودات نوشتہ معتمد خان است

درین ایام کہ بگی ہمت جہانکشایے بہ تہیہ لشکر قندہار و تدارک آن کار مصروف بود خبر ہاے ناخوش از تفرحال و
بے اعتدالیہاے خرم بعض می رسید موجب توحش و توزع خاطر می گشت بد بنا برین موسوخیان را کہ از بندہاے اخلص
مزاجدان بود بہ گزاردن پیغامہاے تہدید و ترغیب و بیان فصلیج ہوش افزانہ آن بے دولت فرستادم کہ بر ہنوں نے
سعادت او را از گران خواب غفلت و غرور بیدار سازد و نیز بر ارادہ ہاے باطل و مقاصد فاسد او وقوف حاصل نمودہ
بخدمت شتابد تا بہرچہ مقتضایے وقت باشد بعمل آید غرہ بہن ماہ آئی جشن ورن تفری آراستہ گردید درین جشن ہمایون
ہما بت خان از صوبہ کابل رسیدہ سعادت ملازمت دریافت و مورد عنایات خاص گشت یعقوب خان بخشی را
بہ عنایت تقارہ بلند پایگی بخشیدہ بصوبہ کابل تعیین فرمودم بد مقارن این حال عرض داشت اعتبار خان از اگرہ رسید
کہ خرم بالشکر نکبت اثر از ماند و روانہ این صوب شدہ ظاہر اخبار طلب خزانہ را شنیدہ آتش در نہادش افتاد و عنان قہقار

از دست داده بیتا بانه روانہ شدہ کہ شاید در اثنا سے راہ خود را بجزانہ رساندہ دست اندازے تواند کرد بنا برین
 سبب عیال و ماچنین اقتصاد فرمود کہ برسم سیر و شکار تا کنار آب سلطان پور نہشت اتفاق افتد اگر کن بے سعادت برہمنی
 بدو ضلالت قدم بہاد کیہ جلالت نہادہ باشد بیشتر شتافتہ سزاے کردار ناہنجار در دامن روزگار او نہادہ شود و اگر طور دیگر صورت
 بند در نور آن قبل آید بہ باین عزیت بقتد ہم ماہ مذکور ساعت مسعود و زمان محمود کوچ واقع شد مہابت خان لہنایت خلعت
 خاص سرفرازے یافت یک لک روپیہ بمرزا ستم و دو لک روپیہ بہ عبداللہ خان بصیفہ مساعدت حکم شد مرزا خان سپہ
 زین خان را با فرمان مرحمت عنوان نزد فرزند اقبال مند شاہ پرویز فرستادہ تاکید بیش از بیش در طلب او نمودہ شد راجہ
 سارنگد یوجہ طلب راجہ نرسنگد یورفتہ بود آمدہ ملازمت نمود و معروض داشت کہ راجہ با جمعیست مثالیست و فوج آراستہ
 در بلدہ تہا نیسر سعادت رکاب مفتخر خواہد گشت و درین چند روز مکرر علیض اعتبار خان و دیگر بندہ ہا از دارالخلافہ آگرہ رسید
 کہ خرم از برگشتگی و بید و لقی حقوق تربیت را بعقوق مبادل ساختہ پاسے ادا بار در دادی جہالت و ضلالت نہادہ روانہ
 این حدود است و ازین جہت بر آوردن خزانہ را صلح دولت ندانستہ باستحکام برج و بارہ و لوازم قلعداری پرداختہ و بچنین
 عرض داشت اصفت خان رسید کہ آن بید دولت پردہ آزر دم دریدہ روے بوادی ادا بار نہادہ از روش آمدن او بجے
 خیر نمی آید چون صلح دولت در آوردن خزانہ نبود بجز است ایزدی سپردہ خود متوجہ ملازمت است بنا برین از آب
 سلطان پور عبور فرمودہ بہ کوچ متواتر متوجہ تنبیہ و تادیب آن سیاہ نجت گردیم و حکم فرمودم کہ بعد ازین اورا بید دولت
 می گفتہ باشند درین اقبال نامہ ہر جا بے دولت مذکور شود کنایہ از و خواہد بود از تربیت با و مرحمت ہاکہ در حق او بظہور
 آمدہ می توانم گفت کہ حال ہیج بادشاہی بفرزند خود این قدر عنایت نکرده باشد انچہ پدر بزرگوارم بہ برادران ملطفت
 نمودہ بودند من بنو کران او مرحمت فرمودم و صاحب خطاب و علم و تقارہ ساختم چون در اوراق گذشتہ بتقریبات ثبت
 افتادہ و بر مطالعہ کنندگان این اقبال نامہ پوشیدہ نخواہد بود کہ چہ پایہ توجہ و تربیت در حق او مبذول گشتہ زبان قلم را از شرح
 آن کوتاہ داشتہ از کلام الم خود نویسم از کوفت و ضعف در چنن ہوا سبے گرم کہ مزاج من نہایت ناسازگاری دارد سواری
 و ترو باید کرد و باین حال بر سر چنن ناخلفی باید رفت بسیارے از بندہ ہا را کہ سالہا سے در از تربیت کردہ بہ مرتبہ
 امارت رسانیدہ کہ امروز باستی بنگ اذوبک یا قزلباش بجا آریند بہ شومی او سیاست فرمودہ بدست خود منابع ساخت
 مثلاً الحمد کہ ایزد جل سبحانہ آن قدر حوصلہ و بردباری کر است فرمود کہ این ہمہ را تاب می توان آورد و یک طوری می توان گذراند

و بر خود آسان گردانا آنچه بر دل گرانی می کند و مزاج غیرت را در آشوب دارد این است که در چنین وقتی بایستی که فرزندان سعادت گزین و امرای اخلاص آئین به تعصیب یک دیگر تلاش خدمت قندھار و خراسان که ناموس سلطنت است نمایند این بے سعادت تیشہ برپاے دولت خود زودہ سنگ راہ این عزیمت شد و ہم قندھار و عقدہ تعویق و توقف افتاد امید کہ حق تعالی این نگرانی ہمارا از پیش خاطر بردارد و درین وقت بعرض رسید کہ محترم خان خواجہ سرا و خلیل بیگ ذوالقدر و فدائی خان میر توڑک بآن بے دولت رابطہ اخلاص درست ساختہ ابواب مراسلات مفتوح دارند چون وقت مقتضی ہمارا و اغماض بنود ہر سہ را مقید فرمودم و بعد از تحقیق تفحص احوال چون در حرام نکی بداندیشی و بدسگالی خلیل و محترم شک و شبہہ نماد مثل میرزا رستم امرای بے اخلاصی و بدسگالی خلیل سوگند خورده ناگزیر آنہا را بسیاست رسانیدم و فدائی خان ا کہ غبار اخلاص او از آلائش تہمت و نقصان پاک بود از قید برآوردہ سرفراز ساختم راجہ روزافزون را برسم و کوچکی نزد فرزند اقبال مند شاہ پرویز فرستادم کہ سزا دی نمودہ ان فرزند را بالشرک ظفر اثر بسرعت ہرچہ تمام تر بہلا زمست رساند تا آن بے دولت چنانچہ باید بسزائے کردار ناپسندیدہ خود برسد جو ہر خان خواجہ سرا بخد مت اہتمام در بار محل سرفراز شد غرہ اسفندارند ماہ الہی نور سراسے مورد عساکر منصور گشت و درین روز عرض داشت اعتبار خان رسید کہ بید دولت بسرعت ہرچہ تمام تر خود را بنواحی دار الخلافہ اگرہ رسانیدہ بود کہ شاید پیشتر از استحکام قلعہ ابواب فتنہ و فساد مفتوح گردانیدہ کاری توان ساخت چون بہ فتح پوری رسید در دولت را بر روی خود مسدودی یا بدخلالت زدہ او بارگشتہ توقف می نماید خانخانان و پسر او بسیارے از امرای بادشاہی کہ در تعینات صوبہ دکن و گجرات بودند ہمراہ او آمدہ و رستنی راہ بغی و کافر نعمتے شدہ اند موسویخان اوراد فتح پور دیدہ تبلیغ احکام بادشاہی نمود و مقرر شد کہ قاضی عبد الغزیز ملازم خود را برفاقت او بدرگاہ والا فرستد کہ مطالب اورا بعرض رساند سندر نام نوکر خود را کہ سر حلقہ ارباب ضلالت و سرگروہ اہل فساد است باگرہ فرستادہ کہ خرائن و دنا این بندہ ہا را کہ در اگرہ دارند متصرف گردد از جملہ بخانہ لشکر خان در آمدہ نہ لک روپیہ را متصرف گشت ہمچنین بمتریل و گیر بندہ ہا ہر جا بگمان سامانے داشت دست تپاول دراز ساختہ آنچه یافت متصرف در آورد ہر گاہ مثل خان خانان امرای کہ منصب عالی اتالیقی اختصاص داشت در ہفتاد سالگی روی خود را بہ بے و کافر نعمتے سیاہ زد از دیگران خود چہ گلہ گو یا سرشت او بہ بغی و کافر نعمتے مجبول بود پدرش در آخر عمر بایر بزرگوار ہمین شیوہ ناپسندیدہ سلوک داشت او پیروی پدر نمودہ درین سن خود را مطعون و مردود ازل و ابد ساخت پند

عاقبت گرگ زاده گرگ شود | گرچه با آدمی بزرگ شود *

درین تاریخ موسوخیان با عبدالعزیز فرستاده بے دولت رسید چون مناسبات او معقولیت نداشت راه سخن نداده حواله
 مهابت خان نمودم که مقید دارد پنجم ماه مذکور کنار آب بود حیانہ مقروض معسکراقبال گردید خان عظم منصب هفت هزار می پونج
 هزار سوار سر بلندی یافت راجه بهارت بوند یله از دکن و دیانت خان از آگره رسیده ملازمت نموده گناه دیانت خان را
 بخشیده بهمان منصب که سابق داشت سرفراز ساختم راجه بهارت بمنصب هزار دپانصدی هزار سوار و موسوی خان
 هزار می و سوار ممتاز گشتند روز مبارک شنبه دوازدهم در ظاهر بر گنہ تہا نیسر راجه نرسنگد یو ملازمت نموده فوج
 آراستہ بتوزک عرض داده مورد تحسین و آفرین گردید راجه سارنگد یو بمنصب هزار دپانصدی و شش سوار سرفراز شد
 در حوالے کرناٹ آصف خان از آگره آمدہ بسعادت رکاب بوس فرق عزت برافراخت درین وقت آمدن ادعنوان فتوحات
 بود و از شہ خان پسر سعید خان از صوبہ گجرات رسیده زمین بوس نمود در ہنگامیکہ بے دولت در برہان پور بود حسب التماس
 او باقی خان را بصوبہ چونا گڑھ تعین فرمودہ بودم بمشارالایہ فرمان شدہ بود کہ بدرگاہ آید درینو لا خود را رسانید و شکر یک خدمت
 گشت چون از دار السلطنت لاہور بے سابقہ خبر کوچ اتفاق افتاد و فرصت مقتضی توقف و تامل نبود با معذور دے از
 اہرام کہ در رکاب منصور بودند و خدمت حضور اختصاص داشتند برآمدہ شد تا رسیدن بسہرند ملک مایہ مردم بسعادت ہمراہی
 سرفراز بودند بعد از گذشتن از سہرند فوج فوج و تشون تشون لشکر از اطراف وجواب آمدند تا دہلی آن قد جمعیت فراہم آمد
 کہ بہر جانب کہ نظری انداختم تمام روسے صحرا را لشکر فرا گرفته بود چون بعرض رسید کہ بے دولت از فتح پور برآمدہ روانہ
 اینصوب گشتہ بکوچ متواتر متوجہ دہلی شد بعد از نظر از حکم چلتہ پوشیدن فرمودم درین یووش مدارند بہر امور و ترتیب
 افواج منصور بصواب دید مہابت خان مفوض بود سرداری فوج ہراول بعبد اللہ خان مقرر داشتہ از جوانان چیدہ و گزیدہ و
 سپاہیان کار دیدہ ہر کس را کہ مشارالایہ التماس نمود در فوج او نوشته حکم فرمودم کہ یک گروہ پیشتر از دیگر افواج می رفتہ باشند
 خدمت رسانیدن اخبار و ضبط راہ ہمارا نیز او متہدد شد و ما غافل ازین کہ او بابے دولت ہمدستان است غرض صلی
 آن بد حاصل آنست کہ اخبار لشکر مارا با دوسان پیش ازین ہم خبر راست دد و روغ بر طوار ہاسے طولانی نوشتہ
 می آورده کہ جاسوسان من از انجا فرستادہ اند بعضی از بندہ ہاسے فدوی را ختم می داشت کہ بابے دولت اتفاق دارند و اخبار
 در بار باد می نویسند اگر بقتنہ سازی و در اندازی او از جارفتہ اضطراب و بیثباتی می نمودم درین طور شورشی کہ تند بافتہ میوزان

بلادر آشوب و تلاطم بود بسیارے از بندہای فدوی را بہ تمت اوصاف بالیست ساخت با آنکہ بعضی از دولت خواهان
 و رخلد ملا بکنایہ و صریح اندر بداندیشی و ناراستی او حرفہا راست بعرض می رسانیدند و تمت مقتضے آن نبود کہ دانشگاہ پرده
 از روی کار او برگرفتہ آید چشم و زبان را از اداسے کہ دشت خاطر شوم او باشد نگاہ داشتہ بیشتر از بیشتر در عنایت و التفات
 اغراق و افراط بکار می رفت کہ شاید مجلس زدہ از کردار ناہنجار خود گشتہ از بد ذاتی و قنہ پردازی باز آید آن مرد و وازل
 واد کہ سرشت زشت او بخت و اتفاق مجبول بود بخود بس نیامدہ کرد انچہ در خور او بود چنانچہ در جابے خود
 گزارش خواہد یافت۔

در از جوے خلش بہ ہنگام آب	گرش در نشانی بسبغ بہشت	در حقیقہ تلخ است او را سرشت
ہسان میوہ تلخ بار آورد	سرا انجام گوہر بہ کار آورد	بہ بیخ انگبین ریزی و شہد ناب

بالجملہ در حوالے دہلی میدہوہ بخاری و صدر خان دراجہ کشد اس از شہر آمدہ بسعادت رکاب بوس سرفراز
 شدند با قرخان فوجدار سرکار او و دہتیر درین تاریخ خود را بار دوے ظفر قرین رسانید بست و پنجہسم ماہ مذکور
 پیمورہ دہلی گذشتہ در کنار آب جمنہا معسکر اقبال آراستم گردہر ولد را سے سال در بازی از صوبہ دکن آمدہ بدولت
 زمین بوس ممتاز گردید بہ منصب دو ہزاری و ہزار دپانصد سوار سرفراز گشتہ بخطاب راجہ خلعت امتیاز پوشید زبردتخان
 میر توڑک بنایت علم فرق عزت برافراخت۔

جشن ہیر و مہین نوروز از جلو بس ہایون

شب سہ شنبہ بستم ماہ جمادی الاول سنہ ہزار و سے و دو ہجری نیز اعظم فروغ بخش عالم بہ بیت الشرف حمل سعادت
 تحویل ارزانی فرمود و سال سیزدہم از مبداء جلوس مبارکی و فرخے آغاز شدہ درین روز استماع افتاد کہ بے دولت
 بجوالے تہلر رسیدہ در پرگنہ شاہ پور لشکر ادبار اثر او فرو آمدہ بست و ہفت ہزار سوار دید امید کہ عنقریب مقہور و
 منکوب گردد راجہ جیسنگہ نیرہ راجہ مانسنگہ از وطن خود آمدہ سعادت رکاب بوس دریافت راجہ نرسنگہ دیوراکہ در طائفہ باجپوت
 از عمدہ ترہا سے نیست بخطاب ہمارا راجہ بلند مرتبہ گردانیدہ راجہ جوگراج پسر او را بہ منصب دو ہزاری و ہزار سوار سرفراز

ساختم سید بهوہ بنیادیت فیل ممتاز شد چون بعرض رسید کہ بیدولت کنار آب جمہ را گرفتہ می آید نہضت سوکب منصور نیز
 بہمان سمت مقرر گشت ترتیب افواج بحر سواج از ہر اول و چہر نوار بر نوار تہش و طرح و چند اول و غیرہ بآئینہ کہ این حال و
 مناسب مقام بود قرار یافت مقارن این خبر رسید کہ بے دولت با خانخانان بے سعادت از راہ راست عنان تافتہ
 بر پرگنہ کولکہ کہ بیست کردہ جانب چپ است شافقہ و سندر بہمن را کہ رہنما بادیہ ضلالت دگر اہی است با داراب
 پسر خانخانان و بسیارے از امر اسے بادشاہی کہ رفیق راہ بغی و حرام مکی شدہ اند مثل بہتخان و سر بلندخان و شہزاد خان و عابد خان و جادو خان
 وادیرام و آتش خان و منصور خان و دیگر منہدیان کہ اتعینات موبہ کن و گجرات و مالوہ بودند تفصیل آن طوے دار تمام نوکران خود را مثل راجہ بھیم پسر
 رانا و رستم خان و سیرم بیگ و دریاے افغان و قتی و غیرہ در برابر لشکر منصور گذاشتہ پنج فوج قرار دادہ اگرچہ بظاہر ہمت سردارے بہادر
 برگشتہ روزگار است لیکن در حقیقت معنی سرداری و مدار کار بر بسند زشت کردار است و تیرہ نجاتان بے عاقبت و در
 نواسے بلوچ پور نرول ادا بار نمودہ اند ششم ماہ مذکور قبول پور محسک ظفر گردید درین تاریخ نوبت چنداں بے باقر خان بود مثالیہ
 را از مہمہ عقب تر گذاشتہ بودیم محبے از متہوران در انشاے راہ خود را با عراق لشکر منصور رسا کردہ دست تطاول دراز
 ساختند باقر خان پاسے ہمت بر جا داشتہ بدافقہ آہنا پر داخت و خواجہ ابوالحسن خبر یافت و بگاہ عنان تافت تا رسیدن
 خواجہ مردودان تاب نیادردہ راہ گریز سپردہ بودند روز چہار شنبہ نهم ماہ مذکور بیست و پنج ہزار سوار بسرداری اسلخان
 و خواجہ ابوالحسن و عبداللہ خان جدا ساختہ بر سر مقہوران بے عاقبت تعین فرمودم قاسم خان و لشکر خان و ارادت خان
 و فدائی خان و دیگر بندہا موازی ہشت ہزار سوار در فوج آصف خان مقرر گشت باقر خان و نور الدین قلی و ابراہیم حسین
 کاشغری و غیرہ مقدار ہشت ہزار سوار بگاہ خواجہ ابوالحسن قرار یافت نوازش خان و عبد العزیز خان و عزیز اللہ و بسیاری
 از سادات بارہمہ و امر وہمہ بہمراہی عبداللہ نوشتہ شد درین فوج وہ ہزار سوار بقلم آمدند و مشہور لشکر ادا بار اثر
 ترتیب دادہ قدم بی آزر می پشینہا و درین وقت من ترکش خاصہ خود را مصحوب زہر دست خان سیر توڑک بہت
 عبداللہ خان فرستادم کہ موجب دلگیری او شود چون تلاقی قرعین اتفاق افتاد آن رو سیاہ ازل واد کہ سرشت
 زشتش بہ بغی و کفران نعمت مجبول بود راہ گریز سپردہ بہ مقہوران پیوست عبدالعزیز خان پسر خاندوران و عبداللہ
 اعلم دانستہ یا ندانستہ بہمراہی او شافت نوازش خان و زہر دستخان و شیر حملہ کہ در فوج آن بے حیست بود ندہای
 ہمت افشردہ از رفتن او دیران نشدند از انجا کہ تا میدانزد جل و اسطے ہمہ جا وہمہ وقت قرین حال این نیازمند

است در چنین هنگامیکه مثل عبداللہ خان سرداری فوج ده ہزار سوار را بر ہم زود و ویران ساختہ بلخیم پیوستہ و نزدیک بود کہ چشم زخم عظیم بہ لشکر منصور رسید تیر تفنگ از شصت غیب بمقابل ہند رسید از اقتادان او ارکان ہمت مقہوران تزلزل پذیرفت خواجہ ابوالحسن نیز فوج مقابل خود را از پیش برداشتہ در ہم شکست و آصفخان بوقت رسیدن باقرخان تردد نمایان کردہ کار را تمام ساخت و فتحی کہ طفلہ فوجات روزگار توانید خدا کہ غیب چہرہ پرواز مراد گشت زبردست خان و شیر حلہ و شیر بی سپر او بہر اسد خان معموری و محمد حسین برادر خواجہ جہان جمعی از سادات بارہہ کہ در فوج عبداللہ و سپاہ ہونہ شریعت خوشگوار شہادت چشیدہ حیات جاوید یافتند عزیز اللہ بنیرہ حسین خان زخم بندوق برداشتہ بسلامت ماند اگر چہ درین وقت رفتن آن منافق مزدوم از تائیدات غیبی بود لیکن اگر در عین جنگ این حرکت شنیع از دہطور رسیدی ظن غالب آنکہ اکثر سرداران لشکر عاصی گشتند و یا گرفتار شدی بحسب اتفاق در السنہ عوام باہفت اللہ اشتہار یافت چون نامی از غیب نامزد او شد ہود من ہم او را بہین نام خواندم بعد ازین ہر جالعت اللہ مذکور شود کنایہ از خواہد بود بالجملہ مقہوران بہ انجام کہ از عرصہ کارزار راہ گریز سپردہ بودند روئے بادی ادبار نہادند و دیگر خود را جمع نیارستند ساخت و لعنت اللہ با سایر مقہوران تائیش بیدلت کہ میت کردہ مسافت بود عنان باز نہ کشید چون خبر فتح ادلیاہ دولت باین نیازمند بنیاز رسید سبب اتشکران موہبت کار عنایات مجدودہ الہی بود تقدیم رسانیدہ و لتخو اہان شایستہ خدمت را بجنور طلب فرمودم روز دیگر سرسند را بجنور آوردند عنان ظاہر شد کہ چون بندوق باورسید جان ببالکان جہنم سپرد لاشہ اورا بہجت سوختن بھی کہ دران حواسے بودہ برودہ اند و تھے کہ خواستہ اند کہ آتش برافروزند فوجی از دور نمایان شد از بیم آنکہ مبادا گرفتار شوند ہر کرام بطرف گریختہ اند مقدم آن موضع سرش را بریدہ براسے مجرای خود نزد خان اعظم کہ در جاگیر او مقرر بود برودہ مشارالیہ بلازمست آورد و چہرہ شومش درست نمایان بود ہنوز تغیر نشدہ گوشہ اش را بہجت مرادید ہاسے کہ داشتہ بریدہ برودہ بودند اما ہیچ معلوم نشد کہ از دست کہ بندوق خوردہ از معدوم شدن او بے دولت دیگر کمر بستہ گویا دولت دہست و عقل را دآن سگ ہند برودہ بہر گاہ مثل من پیری کہ در حقیقت آفریدہ کار مجازی اودیم و در حیات خود اورا بالا پایہ سلطنت رسانیدہ بہ ہیچ چیز از دور یغ نہاشتہ باشم چنین کند جاسا از عدالت الہی کہ دیگر روئے بہبود نہ بنید جمعے از بندہا کہ درین یورش مقصد رخدات شایستہ شدہ در خور پایہ خویش بر اہم پیش سر فرار یافتند خواجہ ابوالحسن بمنصب پنج ہزاری از اصل داضافہ ممتاز شد و از اش خان بمنصب چار ہزاری و سہ ہزار سوار از باقرخان سہ ہزاری و پانصد سوار

و نقاره ممتاز گردید ابراهیم حسین کاشغری دو هزار و دو هزار سوار عزیر الله دو هزار و دو هزار سوار نورالدین قلی دو هزار و دو هزار سوار راجه رام داس دو هزار و دو هزار سوار لطیف الله هزار و پانصد و پانصد سوار پرورش خان هزار و پانصد سوار و اگر جمیع بندها مفصلاً نوشته آید بطول می انجامد بالجمله یک روز در منزل مذکور مقام فرموده روز دیگر کوچ کرد و دولت خان عالم از آله آباد کوچ کرده دولت آستان بوس دریافت و دوازدهم ماه مذکور در حوالی موضع جهانسه منزل شد درین روز سر بلند را سکه از دکن آمده ملازمت نمود و عنایت خجمر مرغ خاصه یا پهل کتاره سرفراز گردید عبدالغفر نیز خان و چند سکه که همراه لعنت الله رفتند بود و خود را از جنگ بگریخته دولت خلاص کرده ملازمت پیوستند و چنان نمودند که در وقتیکه لعنت الله تاخت مارگان آن شد که بقصد مبارزت اسب برانگیخته چون میان مقهوران درآمدیم بجز رضا و سلیم ندیم الحال قابو یافته خود را بسعادت آستان بوس رسانیدیم با آنکه دو هزار مهر برسم مدد خرج از بے دولت گرفته بودند چون وقت تقاضای باز پرس نمی نمودند آنرا را بر استی خریداری شد و در هم جشن شرف آراستگی یافت و بسیاری از بندها با صافه منصب و عنایات لایق سرفراز گردیدند میر محمد الله از آگره آمده ملازمت نمود و فرستاد که در وقت تقبیل داده بنظر در آورده و الحق محنت بسیار کشیده و خوب پیرودی ساخته و جمیع لغات را از اشعار علماء قدما مستشهد آورده و درین فن کتابی مثل این نمی باشد راجه عیسی که بمنصب سه هزار و دو هزار و چهار صد سوار سرفراز شده بفرزند شهریار فیض خاصه عنایت نمودم خدمت عرض مکرر بموسو بخان مقرر گشت امان الله سپهر مهابت خان بخطاب خانه زاد خانی و منصب چهار هزار و دو سوار لوازش یافته عنایت علم و نقاره بلند مرتبه گردید و غره اردوی بهشت ماه آبی برکنار کول فتح پور نزول اقبال اتفاق افتاد و اعتبار خان از آگره آمده ملازمت نمود و بنظر عاطفت مخصوص گشت ظفر خان و کرم خان و برادر مکرر محال نیز از آگره آمده سعادت ملازمت دریافتند چون اعتبار خان بجا قنط و محارست قلعه آگره چنانچه از حلال کلی مصدر مساعی جمیل و ترددات پسندیده گردیده بود و خطاب ممتاز خانی سر بلند گردانیده منصب شش هزار و دو سوار ذات پنج هزار سوار عنایت نمودم خلعت باقمشیر مرغ داس و فیض خاصه مرحمت فرموده بخد متصدد و محارست الطاعات ازرانی دایم سید هو به منصب دو هزار و دو هزار و پانصد سوار سرفراز شد کرم خان بمنصب هزار و دو هزار سوار و خواجه قاسم هزار و چهار صد سوار لوازش یافتند چهارم ماه مذکور منصور خان فرنگی که در اوراق گذشته احوال او بشرح مرقوم گشته با برادرش و نوبت خان و کنی برهنوی دولت از بے دولت جدا شده بخد متصدد پیوستند خواص خان را نزد فرزند اقبال

شاہ پرویز فرستادم میرزا عیسیٰ ترخان از ملتان رسیده سعادت آستان بوس دریافت بہابت خان شمشیر خاصہ عنایت شد دہم ماہ مذکور نوے پرگنہ ہندون مسکراقبال گردید منصور خان بمنصب چہار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار و نوبت خان بمنصب دو ہزاری و ہزار سوار اتیان یافتند یا زوہم مقام شد چون درین روز سعادت ملازمت فرزند اقبال منہ شاہ پرویز مقرر گشتہ بود حکم فرمودم کہ شاہزادہاے کامکار و امراے نامدار و سایر بندہاے جان سپار جوق جوق و قشون قشون باستقبال شتافتہ آن فرزند اقبال منہ را آیین لایق بملازمت آورند و بعد از گذشتن نیم روز کہ ساعت مسعود و مختار بود سعادت زمین بوس حسین اخلاص ذرائی ساخت و بعد از تقدیم لوازم کورنش و تسلیم واداسے مراتب تورہ و ترتیب فرزند اقبال منہ را بشوق و شفقت تمام در آغوش عزت گرفتہ نوازش و مہربانی بیش از پیش ظاہر ساختم و در نیولانجہ رسید کہ بے دولت در وقت عبور از جوالی پرگنہ انجیر کہ وطن مالوفہ راجہ مانسنگہ است جمعے ازاد باش را فرستادہ آن معمورہ را تاخت و تاراج نمودہ و دواز دہم ماہ مذکور ظاہر موضع ساروالی معسکراقبال گشت حبش خان راجت تعمیر منازل اجیر پیشترخصت فرمودم فرزند سعادت منہ شاہ پرویز را بمنصب والاے چہل ہزاری و سترے ہزار سوار بلند مرتبہ گردانیدم چون بعض رسید کہ بید دولت جگت سنگہ پسر راجہ با سورا تعین فرمودہ کہ بوطن خویش رفتہ در کوہستان صوبہ پنجاب ابواب فتنہ و فساد مفتوح گردانند صادق خان میرنجشی را بحکومت صوبہ پنجاب سرفراز ساختہ بہ تنبیہ و تادیب او زحمت فرمودم خلعت با شمشیر و فیل عنایت کردم و منصب اوزار حمل و اضافہ چہار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار مقرر داشتہ بغنایت توغ و تقارہ سرفراز گردانیدم در نیولانجہ بعض رسید کہ میرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاہ رخ را کہ بر فتح پوری اشتہار دار و برادران خود او بخیر بر سر اورینختہ اورا بقتل میرسانند متعارن این حال برادرانش بدرگاہ آمدہ زمین بوس نمودند و مادر حقیقی او تیز بخیمت پیوست لیکن چنانچہ باید مدعی خون فرزند نشد و بہ ثبوت شرعی نتوانست رسانید اگرچہ زشت خوئی او بمرتبہ بود کہ کشتہ شدن آن بے سعادت افسوس نہاشت بلکہ صلاح وقت و مناسب دولت باشد لیکن جو ازین بے دولتان نسبت بہ برادر کان کہ بمنزلہ پدر است چنین بے باکے بطور رسیده و عدالت مقتضی اغماض نگشت حکم فرمودم کہ بالفعل در زندان محبوس باشند بعد ازین انچہ سزاوار باشد عمل آید میت و یکم ماہ مذکور راجہ گجسنگہ و راے سورسنگہ از محال جاگیر خود رسیده دولت رکاب بوس دریافتند مگر الملک کہ بطلب فرزند خان جهان بملتان فرستادہ بودم درین تاریخ آمدہ ملازمت نمود و از صوبت ضعف و بیماری او معروض داشت اصالت خان پسر خود را با ہزار سوار بخد مت فرستادہ اظہار تاسف و آزر دگی

بسیار از حرمان ملازمت نموده بود چون عذر لغو رخ صدق آراستگی داشت مقبول اقتاد بست و پنجم ماه مذکور فرزند اقبال مند
شا هزاره پرویز با عساکر منصور بقا قب و استیصال بے دولت و محذول العاقبت تعیین شد عثمان اختیار شا هزاره کا
و مدار انتظام عساکر منصور ظفر آثار بید مومن الد و لیا القاهره مابیت خان حواله شد از امر اسے نامدار و بهادران جان نشان
که در خدمت شا هزاره بلند اقبال مقرر گشتند باین تفصیل است خا عالم مهاراجه گجسنگه فاضل خان رشید خان راجه
گرد بر راجه رام داس کچوا به خواجه میر عزیز الله اسد خان پرورش خان اکرام خان سید بنر بر خان لطف الله اسے
نران داس و غیر هم موازی چیل هزار سوار موجود و توپ خانه عالی بامیت لک روپیه خزانہ همراه نموده شد بساعت
سعادت قرین آن فرزند اخلاص گزین را بهمنان فتح و فیروزی رخصت نموده شد فاضل خان نجمت بخشگیری و
و قندی لشکر منصور مقرر گشت خلعت خاصه با نادر بی زربفت و در گریبان و دامان مروارید کشیده که مبلغ چیل و یک هزار
روپیه در سرکار ترتیب یافته بود و فیل خاصه رتن گج نام با دوداده فیل و اسب خاصه و شمشیر مرصع که قیمت جلد به نقاد و دهفت
هزار روپیه باشد بشا هزاره مرحمت فرمود و همچنین در جهان بیگم خلعت و اسب و فیل چنانچه رسم است به آن فرزند لطف
نمود و بمبابت خان و دیگر امداد در خود شاکستی اسب و فیل و سرو پا عنایت شد از ملازمان و شناس آن فرزند تیر بنایات
لائق سرفراز اسے یافتند درین تاریخ مظفر خان نجمت میر بخشی خلعت اقیاز یافت غره خور و دامه الی شاه هزاره
و او بخش سپهر خسر و را بصاحب صوبگی ملک گجرات سر بلند ساخته خان اعظم را ابو الا منصب اتالیقی او امتیاز بخشیدم به شا هزاره
اسب فیل و خلعت و خنجر خاصه مرصع و توغ و نقاره مرحمت شد خان اعظم و نوازش خان و دیگر بندها بنوازشات در خود
خود سرفراز اسے یافتند ارادت خان از تغیر فاضل خان نجمت بخشگیری ممتاز شده رکن السلطنت آصف خان بصاحب صوبگی
ولایت بنگاله و او لیسہ فرق عزت برافراخت خلعت خاصه با شمشیر مرصع بشارت عنایت شد ابو طالب سپهرا و به جلاهی پدر
مقرر گشت و منصب دوپڑی و هزار سوار سرفرازی یافت به روز شنبه نهم ماه مذکور مطابق نور و دم شهر حبيب سنه هزار و سیست
و دو پیری در ظاهر امیر بکنار تال آنا ساگر نزول سعادت اتفاق اقتاد شا هزاره و او بخش منصب بهشت هزاری و سه هزار
سوار سرفراز گردیده دو لک روپیه خزانہ بحبت مد و خرج لشکر به جلاهی او مقرر گشت و یک لک روپیه مساعده بجان اعظم
حکم فرمود الی ایا سپهرا افتخار بیگ که در خدمت فرزند اقبال مند شاه پرویزی باشد حسب الالتماس آن فرزند عنایت مسلم
سرفراز گردید تا تارخان بحر است قلعه گو الیا و دستوری یافت راجه گجسنگه به منصب پنج هزار و چهار هزار سوار سر بلند گشت

درینو از اگره خبر رسید که حضرت مریم الزمانی بقضائے ایزد سبحانه مجلوت سراسے جاودانی شاققند امید که الله تعالی ایشان را خلیق
بحر رحمت خویش گرداناد و جلالت سنگه پسر رانا کرن از وطن آمده دولت زمین بوس دریافت ابراهیم خان فتح جنگ حاکم بنگاله
سے و چهار روز بخیریل برسم پیشکش فرستاده بود بنظر در آمد باقر خان بفرج جدارى سرکار او و ده وسادات خان بفرج جدارى میان دو آب
مقرر گردیدند میر مشرف بخدایت دیوانی بیوتات سرفراز شد بد و از دهم تیر ماه الهی عرض داشت مقصد یان صوبه گجرات و فیض
فتح و فیروزی گردید تفصیل این اجمال آنکه صوبه گجرات را که جاے یکے از سلاطین والا شکوه است در جلد وی فتح رانا به سید دولت
عنایت فرموده بودم چنانچه در سوانح گذشته مشروح ثابت افتاد و سندر برہمن بوکالت او حکومت و حراست آن ملک می نمود
در ہنگامیکہ این ارادہ فاسد در خاطر حق ناشناس اور رسید آن سگ ہند و را کہ پیوستہ محرک سلسلہ نفاق و عناد و
مرتب اسباب قتنہ و فساد بود باہمت خان و شہزادہ خان و سرفراز خان و بسیارے از بندہ ہائے بادشاہے کہ جاگیر دار
آن صوبہ بودند بجنور خود طلب نمودہ کہتر برادر اور ابجائے او مقرر داشت بعد از ان کہ سند تقبل رسید و بے دولت بہریت
یا فتنہ عنان او بار بصوب ماند و تاقہ ملک گجرات را بہ قبول لعنت اللہ مقرر نمودہ کہتر مذکور را بہ آصف خان دیوان آنصوبہ
و خزائن تحت مرجع کہ پنج لک روپیہ صرف آن شدہ و پروکہ کہ بدولت روپیہ برآمدہ و اینہار البیضہ پیشکش من ترتیب دادہ بود طلب نمود صیفی خان
برادر جعفر سیگ است کہ در خدمت پدر من بختاب آصفخانی اختصاص داشت یک حبیبہ برادر نور جہان بیگم کہ بہ من تربیت من بختاب
آصفخانی سرفراز است در خانہ لوست و حبیبہ دیگر از وہ سال کلان تر بخانہ سید دولت است و ہر دو از یک والدہ اند بہ این نسبت سید دولت
از دو تنخ ہمسایہ و موافقت داشت لیکن چون در ازل قلم تقدیر بسعادت مندی او جاری شدہ بود مقرر گشتہ کہ بدولت و امارت برسد
حق سبحانہ تعالیٰ اور انوافی گردانیدہ و معدر خدمات نمایان شدہ چنانچہ نوشتہ می آید بالکل لعنت اللہ بر فادادار نام خواجہ سہری
خود را بکومت آن ملک فرستادہ او با سعد و دی سبے سرو یا با حمد آباد در آمدہ شہر گجرات را متصرف گشت چون صنی خان
ارادہ دو اتخا ای پیش نہاد خاطر اخلاص ماثر داشت و زنگا ہداشتن نوکر و فراہم آوردن جمعیت و صید و لہا ہمت گماشت روی
چند پیشتر از کہتر از شہر برآمدہ در کنار تال کا کر یہ منزل گزید و از انجا بہ محمود آباد شتافت و بطا ہر چنان نمود کہ نزد سید دولت
میر و م دور باطن باغا ہر خان و سید ولیر خان و نانو خان افغان و دیگر بندہ ہائے جان سپار و قدویان ثابت قدم با
اخلاص کہ در محال جاگیر خود توقف داشتند مراسلات و مراعات ترتیب مقدمات دولت خواہی نمودہ در انتظار فرصت
نشست صلح نام ملازم بے دولت کہ نو جدار سرکار پہلا دبو و جمعیت نیک ہمراہ داشت از فحوائی کار و دریافت کہ

صفی خان را اندیشہ دیگر پیش نہاد و خاطر است بلکہ کتر ہم این معنی را دریافتہ بود لیکن چون صفی خان جمی را دلا سا نمودہ شرائط حرم و احتیاط مرعی و مسلوک می داشت نتوانستند دست و پا زد و غفلت از توہم آنکہ مبادا صفی خان ترک محابا و مدارا نمودہ دست بخزانہ دراز سازد پیش بینی بکار برودہ با خزانہ پیشتر شافت قریب دہ لک روپیہ باندوبہ بے دولت رسانید و کتر نیز پولہ مرصع را گرفتہ از پے او روانہ شد اما تخت را بجهت گرانی نتوانست ہمراہ برو صفی خان قابو داشتہ از محمود آباد برگنہ کریم کہ از راء متعارف بر سمت چپ واقع است و نانو خان در انجا بود و نقل مکان نمودہ بانا بہر خان و دیگر دولت خواہان بکابنت و پیغام قرار داد کہ ہر کدام از محال جاگیر خود با جمعہ کہ دارند سوار شدہ ہنگام طلوع نیر عظم کہ صبح اقبال اہل سعادت است و شام او بار بار باب شقاوت از دروازہ کہ بر سمت آنها است بشہر در آیند و نہا سہے خود را در برگنہ مذکور گذاشتہ خود بانانو خان وقت سحر بسوا د شہر رسیدہ در باغ شعبان غلط توقف می نماید تا خوب روشن شود و دست و دشمن تمیز تان کرد و بعد از جان افروزی صبح سعادت چون در دولت را کشادہ یافت با آنکہ اثری از ناہر خان و دیگر دولت خواہان ظاہر نہ نمودہ توہم آنکہ مبادا مخالفان آگاہی یافتہ در ہائے قلعہ را بہم متحکم سازند توکل بتا عید این حضرت بخش نمودہ از دروازہ سازنگ پور شہر در آمدہ و متعارف این حال ناہر خان نیز رسیدہ از دروازہ آمدہ داخل شہر شد و خواجہ سراے لعنت اللہ از نیرنگی اقبال نیز وال توقف یافتہ بخانہ شیخ حیدر بنیرہ میان وجیہ الدین پناہ برد بند ہائے شایستہ خدمت شادمانہ فتح و نصرت بلند آوازہ ساختہ با شکام ہرج و بارہ پرداختند و چندے را بر سر خانہ محمد تقی دیوان بے دولت و حسن بیگ بخشی او فرستادہ آنها را بدست آوردند و شیخ حیدر خود آمدہ صفی خان را آگاہ ساخت کہ خواجہ سراے لعنت اللہ در خانہ من است اورا ہم دست بگردن بستہ آوردند و جمیع ملازمان و منتسبان بے دولت را محبوس و مقید ساختہ خاطر از ضبط و نسق شہر پر داخند و تخت مرصع با دو لک روپیہ نقد و اسباب داشیا یکک از بید دولت و مردم او در شہر و تبصرہ دولت خواہان در آمد چون این خبر بہ بے دولت رسید لعنت اللہ را با بہت خان و شہزہ خان و سر فزان خان و قابل بیگ و رستم سہادر و صالح بخشی و دیگر عاصیان تبعاقب چہ از بند ہائے بادشاہے و چہ از مردم خود قریب پنج و شش ہزار سوار موجود بر سر احمد آبادین نمود صفی خان و ناہر خان از آگاہی این پائے بہت افشردہ بدلا سہے نیابتی و فراہم آوردن جمعیت پرداختند و از نقد و جنس ہر چہ بدست آمدہ بود حتی تخت را شکستہ بجلوفہ مردم قدیم و جدید قسمت نمودند و از اجہ کلیمان زمیندار اند و در پسر لال گوپی و سایر زمینداران اطراف را بشہر طلبید جمعیت نیک فراہم آوردند و لعنت اللہ بیگ مقید نشدہ در عرض ہشت

روز خود را از ماندن بر روده رسانید و دولت خواهان برهنه می‌هست و بدرقه توفیق از شهر برآمده و کنار تال کانگری میسر اقبال
آراستند لعنت الله بر انجمنی که شاید از تیز جویی سرشته انتظام دولت خواهان از هم تواند گسخت چون از برآمدن بند حلسه
خدمت گذار آگاهی یافت و بر روده غلغلان او بار بار کشیده تا رسیدن کمک توقف گزید بعد از آن که عاصیان بدست انجام بان
سرقتنه بایام ملحق گشتند قدم ضلالت و گمراهی پیش نهاد و بند حلسه دولت خواه از کانگریه کوچ کرده و در ظاهر موضع نیوه
نزدیک بمرزا قطب عالم فرود آمدند لعنت الله بر روزه راه را بدور و پیچیده از بر روده به محمود آباد پیوست چون رسید
ولیر خان نسائی شتره خان را از بر روده گرفته بشهر آورده بود و نسائی سرفراز خان تیر در شهر بود صفی خان بهر دو مخفی کنی ستاده
پیغام داد که اگر برهنه می‌سازد و از غصیان از لوطه پیشانی عبودیت خود زود روده خود را در سلک سایر بنده حلسه دولت خواه
مقتل سازید عاقبت شما در دنیا و در عقبی مقرون بصلاح و سدا و خواهد بود و الا عیال و اطفال شما را متعرض ساخته انواع
خواری سیاست خواهیم کرد و لعنت الله ازین سینه آگاهی یافته سرفراز خان را به بهانه از خانه طلب داشته تعقیب گردانید و
چون شتره خان و بهمن خان و صلح بخشی با هم اتفاق داشتند و یکجا فرود می‌آمدند شتره خان را نتوانست بدست آورد و بالجمله
بیت و یکم ماه شعبان ۱۳۳۱ لعنت الله که جای که بود سوار شد عسا که نکبت مآثر را ترتیب داده و دولت خواهان نیز افواج
اقبال آراستند و مستعد جدال و قتال گردیدند لعنت الله بر انجمنی که از در آمدن من پاسبی است آنها از جا خواهد رفت
و کار جنگ نارسیده پریشان و متفرق خواهند گشت چون ثبات قدم دولت خواهان را مشاهده کرد تاب نیاورده و بجانب
دست چپ عنان ابدان لغت و بطاهر چنان نمود که درین میدان مار و سگ تنگ زیر خاک نهان ساخته اند مردم ماضی خواهند
شد بهتر است که در عرصه سرکج رفته جنگ اندازیم و این اندیشه فاسد و تدبیرات باطل از تالیفات اقبال بود چه از لفظ عنان او
آوازه هنریت بر زبانها افتاد و بهادران عرصه فیروزی گرم و گیر از پهلوی درآمد و آن سبب سعادت بسرکج نتوانست رسید
و در موضع بازیکه دایره که دولت خواهان و روده مالوده که قریب سه کروه فاصله بود و معسکر اقبال آراستند صبح روز دیگر
افواج ترتیب داده بآیین پسندیده متوجه کارزار گشتند و ترتیب افواج برین نقاط قرار یافت در هر اول ناهر خان و راجه کلیان مینداد
اند و دیگر بهادران جلالت آثار کار طلب گردیدند و در چرخار سید دلیر خان سید دو جمعه از بند حلسه اخلاص شعرا
مقرر شدند و در بر خوار نانو خان و سید یعقوب و سید غلام محمد و دیگر فدائیان جان شارق قرار گرفتند و در قول صفی خان و کفایت
خان بخشی بعضی از بند حلسه شایسته خدمت پاسبی است افشردند از اتفاقا حسن جانی که لعنت الله فرود آمده بود و زمین

پست و بلند بود ز قوم زار آلوده و کو چله تنگ داشت بنا برین سلسله افواج ادا تنظام شایسته نیافت اکثر مردم کاری خود را
 هر که رستم بهادر پیش کرده بود و جهت خان و صلاح بیگ نیز از پیش قدان ضلالت بودند سپاه نکبت آثار او را نخست جنگ با
 ناخران پنهان افتاد و چپقتش نمایان شد قضا را همت خان بزخم تنگ بر خاک پلاک افتاد و صلاح بیگ را با ناخران دیدن
 و سید غلام محمد دیگر بندها مبارزت دست داد و در عین زد و خورد میل مید فلام محمد رسیده او را از اسب جدا ساخت و بزخمهای
 کاری بر خاک افتاد و قریب صد کس او جان نثار گردیدند و درین وقت فیله که در پیش فوج عاصیان بود از آواز بان و صاعقه
 تنگ رو گردان شده بکوچه تنگ که از دو طرف زقوم زار داشت در آمده بسیار سے از مقهوران را با مال نیستی ساخت باز
 برگشتن نیل سر رشته انظام مخالفان از هم گسخت درین اثنا سید دلیر خان از دست راسخ در آمده کارزار کرد و لعنت الله
 از کشته شدن همت خان و صلاح آگاه شده غذا شست بقصد کمک آنها جلو تیز گرفته بارگی او بار برانگیخت چون بهادران فوج
 بهراول ترددات کرده اکثر زخمی شده بودند از رسیدن لعنت الله تاب نیاورده انحراف عیان نمودند و نزدیک بود که چشم زخم
 عظیمی رسد درین حال تا نید از دی ببلوه در آمد و معنی خان از قول بلک فوج بهراول فتافت مقارن این خبر کشته شدن
 همت خان و صلاح به لعنت الله رسید و از نمایان شدن فوج قول و آمدن معنی خان پاسبان همت انشوده و از جاسه
 رفته آواره دشت بهریمیت و ناکامی شد سید دلیر خان تا یک کرده تعاقب نموده بسیاری از بهریمیتان را لعنت تیغ انتقام
 ساخت قابل بیگ حرام نمک با جمعی از مقهوران بد فرجام اسیر سرخه مکافات گردید چون لعنت الله از سرفراز خان جمیع خاطر
 نداشت در روز جنگ او را سلسل بر خیل نشاند و یکی از غلامان خود را موکل ساخته بود که اگر شکست افتد او را قتل رساند
 همچنین بهادر سپه سلطان احمد را نیز با زنجیر بر یکی از فیلان سوار کرده اجازت قتل داده بود و در وقت که خنجر موکل سپه سلطان احمد
 او را بجهد هری کشد و سرفراز خان خود را از بالا فیله بر زیری اندازد موکل او در آن سراسیمگی از روسه اضطراب زخمی بادی زخم
 اما کارگر نمی افتد معنی خان او را به کارزار و یا نه بشهری فرستد و لعنت الله تا برده عیان او بار باز نکشید و چون نسا
 شمره خان در قید دولت خوابان بود ناچار آمده معنی خان را دید با کج لعنت الله از برده به برونخ شتافت فرزندان همت خان
 در قلعه مذکور بودند اگر چه او را در قلعه راه ندادند اما پنج هزار محمودی برسم اقامت فرستادند و او سه روز در بیرون قلعه برونج بحال بقاء
 گذراند روز چهارم از راه دریا به بندر سورت رخت او بار کشید و قریب دو ماه در بند مذکور بسر برده مردم پریشان خود را به
 ساخت چون سورت در جا گیر مید و قریب چهار لک محمودی از متعدد یان او گرفته آنچه بظلم و بیداد از هر جهت بدست آمد

متصرف شد و باز تخت برگشته با سه ستاره سوخته فراهم آورده در برهان پور خود را به بیدولت رسانید القصد چون از صفی خان و دیگر بندگان حق شناس که در صوبه گجرات بودند چنین خدمت شایسته بظهور پیوست هر کدام با انواع نوازش و مراسم سر بلند می یافتند صفی خان هفت صدی ذات و سه صد سوار منصب داشت سه هزار می و دو هزار سوار ساخته بخطاب سیف حسن جهانگیر شاه می و علم و تقاره سرفراز می بخشیدم ناهیر خان هزار می و دو بیست سوار داشت بمنصب سه هزار می و دو هزار سوار عزت اختیار یافته بخطاب شیرخان و عنایت اسپ و فیل و شمشیر جمع فرق عزت برافراخت و ادبیر نرسنگدیو برادر پورن تل بلو است که حاکم راسمین و چندیری بود چون شیرخان افغان قلعه راسمین را محاصره نمود مشهور است که او را قول داده بقتل رسانید و اهل حرم او با صطلاح بنود و جوهر کرده خود را در آتش غیرت و ناموس سوختند تلذست نامحرم بدامن عصمت آنرا سرافرازان و اقوام او هر کدام بطرفی افتادند پدر ناهیر خان که خان جهان نام داشت نزد محمد خان فاروقی حاکم اسیر و برهان پور رفته مسلمان شد و چون محمد خان و رعیت حیات سپرد حسن پسر او و صغیر بن بجایه پدر نشست راجه علیخان برادر محمد خان آن خرد سال را در قید کرده خود مقلد امور حکومت گشت بعد از چندگاه راجه علی خان خبر رسید که خان جهان و جمعی از نوکران محمد خان اتفاق نموده اند و قرار داده که قصد تو کینند حسن خان را از قلعه بر آورده بکومت پروانند راجه علی خان پیش دستی نموده حیات خان حبشی را با بسیاری از ابطال رجال بر سر خانه خان جهان فرستاد که یا او را زنده بدست آورند یا بقتل رسانند مشارالیه بر ناموس خود قدم غیرت افشرد بجنک استاد و چون کار بر و تنگ شد جوهر کرده از حیات مستعار در گذشت در آن وقت ناهیر خان بنایت خرد سال بود حیات خان حبشی از راجه علی خان التماس نموده او را بفرزند می برداشت و مسلمان ساخت بعد از فوت او راجه علی خان در مقام تربیت ناهیر خان در آمده رعایت احوال او بواسطه می نمودند چون پدر بزرگوارم انار احمد بر بانه قلعه اسیر افتاد و فرستاد مشارالیه بخدمت آنحضرت پیوست آثار رشد از ناصیه احوال او دریافتند بمنصب لائق سرفراز فرمودند و برگزیده محمد پور را از صوبه مالوه بجاگیره عنایت نمودند و در خدمت من بیشتر از پیشتر ترقی کرد بحال که توفیق حق گذاری نصیب او شد نتیجه آن چنانچه لائق بود دریافتند سید ولیر خان از سادات بارهه است سابق تاش سید عبدالوهاب بود بمنصب هزار می و بیست صد سوار داشت بدو هزار می و دو بیست سوار و علم سرفراز گشت بارهه بزبان هندی دوازه را گویند چون در میان دو آب دوازه دین نزدیک هم واقع است که وطن این سادات است بنا برین سادات بارهه اشتهار یافته اند بعضی مردم در صحت نسب اینها سخن ها دارند لیکن شجاع ایشان برهانی است قاطع بر سیادت چنانچه درین دولت هیچ معرکه نبوده که اینها خود را نمایان ساختند

باشند و چند سوار بکار نیامده باشند مرزا عزیز کو که همیشه می گفت که سادات باره به بلاگردان این دولت اند الحق چنین است از خان
افغان هشتصدی ذات و سوار منصب داشت هزار و پانصدی ذات و هزار و دویست سوار حکم شد همچنین دیگر بنده ای که درخواه
در خور خدمت و هانفشان بمراتب بلند و مناصب ارجمند کام دل برگزیدند در نیولا اصالت خان پسر خان جهان را که بکام فرزند
داود بخش بصوبه گجرات تعیین فرمودیم و نور الدین قلی را بصوبه مذکور فرستادیم که شریزه خان و سرفراز خان و دیگر اعیان لشکر مادی که
اسیر سرخچمکافات شده اند بخوبی سلسل بیدگاه بیارود و درین تاریخ بعضی رسید که سوز چهره شاه نوازین به یمنی سعادت از بید دولت جدا شده
بخدمت فرزند اقبالند شاه پرویز پیوست اعتقاد خان حاکم کشمیر منصب چهار هزاری ذات و سه هزار سوار سرفراز سب یافت چون قزاقان
خبر آوردند که درین ترویگی شیرین نمایان شده خاطر را بشکار آن غیبت شد بعد از در آمدن به بیشه شیر و لیر نمایان گردیدند هر چه را را
شکار کرده بدولت خانه مراجعت نمودم همچنان طبعیت بشکار شیر مائل است که تا شکار آن میسر باشد به شکار دیگر دستوری
نمی دهد سلطان مسعود پسر سلطان محمود انا را الله بر هانه نیز بشکار شیر رغبت مفرط داشته و از شیر کشتن او تا ناخریبه در تواریخ مذکور
مسطور است خصوص در تاریخ بهیمنی که مصنف او آنچه بر اسلیم العین مشاهده نموده بطریق روزنامه ثبت نموده از جمله آن می نویسم
که روزی در حدود هندوستان بشکار شیر رفت و فیل سوار بود شیر سخت بزرگ از بیشه برآمد و در فیل نهادن شسته بینداخت
و بر سینه شیر ز شیراز در دو چشم خیز زده بقفای فیل برآمده امیر بر زانو استاده چنان شمشیر زده که هر دو دست شیر قلم کرد
و شیر باز پس افتاد و جان داد و مراهم و ایام شاهزادگی چنین اتفاق افتاده بود که در حدود پنجاب بشکار شیر رفتم شیر قوی
جسته از بیشه برآمده نمایان شد از بالا فیل بند دتی بران زدم شیر از شدت غضب از جابر خاسته بقفای فیل برآمد و فرست
تقصی آن فش که بدوق را گذاشته شمشیر را که فرمایم سر بدوق را که اندیند بزناؤد لادم و بدو دست سر بدوق را چنان بر سر و روسه او زدم که از
آسیب آن بر زمین افتاد و جان داد و از غرائب آنکه در کوه کول من روزی بشکار بزرگ رفته بودم فیل سوار بودم گرگه از پیش برآمد تیری نزدیک
به بنا گوش زدم که قریب به یک جب فرست و بهان تیر افتاد و جان داد و بسیار بود که پیش من جوان سخت کمان بیست تیر و سه تیر زده
اند و زده چون از خود نوشتن خوشنایست زبان قلم را از عرض این وقایع کوتاوی دارم در میت دهم ماه مذکور عقد در آن یکجای شکر
پسر انا که نجات شد در نیولا بعضی رسید که سلطان حسین زمیندار بکلی و دیعت حیات سپرده منصب و جاگیر او را به شادمان پسر
کلان ادا لطف نمودم هفتم ماه امرداد ابراهیم حسین ملازم فرزند اقبال مند شاه پرویز از لشکر ظفر اثر رسیده بنوید فتح ساحه
افرونا و لیا س دولت ابدی اتصال گردید عرض داشت آن فرزند مشتکبر کیفیت جنگ و ترویات بهادران بانام و رنگ

گذرا ایند شکر این موهبت که از عنایات الهی بود و تقدیم رسیده و شرح آن مجمل آنکه چون عساکر منصور در موکب شاهزاده والا قدر
از گریه چاه و مجبور نموده بدولایت مالوه درآمد بے دولت بامیت هزار سوار و سه صد فیل جنگی و توپخانه عظیم از ماند و بعزم رزم
در آمد محببه از ترکیان و ابا جاد و راسه و ادوی رام و الش خان و دیگر مقهوران سیاه بخت پیش از خود گسیل نمود که بار دوی
تفر ترین بقزاقی بر آیند مهابت خان ترتیب تبرک شایسته نموده شاهزاده والا قدر را در قول حاسے داده خود و بیس فوج
واریسده و سوار شدن و فرود آمدن شرائط حزم و احتیاط بجای آورد و ترکیان از دور خود را نموداری گردانند و قدم جرأت و جلدات
پیش نمی نهادند روزی نوبت چند اولی منصور خان فرنگی بود و در وقت فرود آمدن اردو سه مهابت خان بکبت احتیاط
بیردن لشکر فوج بسته ایستادند تا مردم بفرار خاطر دگره کنند چون منصور خان در اثنا سه راه پیاله خورده سرست باده خور به
منزل می رسد بحسب اتفاق فوجی از دور نموداری شود و خیال شراب او را برین می دارد که باید تا بخت بے آنکه برادران و مردم
خود را خبر کنند سوار شده می تازد و دو سه ترکی را پیش از داخته تاج بے که جاد و راسه و ادوی رام با دو سه هزار سوار صف بسته ایستاده
نموده زده می برد چنانچه ضابطه اینهاست از اطراف هجوم آورده او را در میان می گیرند تا وقتی داشته دست و پا زده در راه انحصار
جلان سپاری می گرد و درین ایام مهابت خان پوسته برسل و رسائل صید و لہاسے رسیدہ جمعی که از روے احتیاط و اضطراب همراه
بیدولت بودند می نمود چون مردم آمیت یاس از صفحو احوال اومی خواندند از آن جانب نیز نوشتہ فرستاده قول خواسته بودند بعد
از آن که بے دولت از قلعه ماند و برآمدن جماعتی ترکیان را پیش فرستاد و از پس آنها رستم خان و تقی و بر قنداز خان را با گروه و پیمان
روانہ ساختند انگاه داراب خان و بھیم و بیرم بیگ و دیگر مردم کاری خود را روانہ گردانید و چون بخود فرار جنگ صف نئے
توانستند واد همیشه نظر بر تعداد داشتند فیلمان مسدود جنگی را با اربابے توپخانه از آب زبرده گذرانیدہ جریدہ از پے داراب
و بھیم خود ہم روے ادبار بعرصہ کارزار نهادہ روزی که حوالے کالیا دہ محسکرا تہال گردید بیدولت تمام لشکر نکبت اثر خود را به
تقابل فوج منصور فرستاده خود با خان خانان و متحد و دوسے یکس کردہ عقب ایستاده برق انداز خان که از بہا تخان قول گرفته کین
بود وقتی که لشکر با در برابر ہم صف کشیدہ اند قابو یافته با جماعتی برق انداز تاختہ و لشکر منصور رسیدہ و جاگیر بادشاہ سلامت گفته می آید تا بہا تخان
رسید مشارالیه بلا زمت فرزند قابال مند و پروریز برودہ بمراحم بادشاہی ستال و امیدوار گردانید و سابق بہاء الدین نام داشت و نوکر زین خان
بود بعد از فوت او در سلک توپچیان رومی منتظم گردید چون خدمت خود را گرم و چپان می کرد و جمعی با خود ہمراہ داشت لائق
ترتیب دانتہ بختاب بر قنداز خانی سرفراز ساختہ در وقتی که بیدولت را بدکن می فرستاد مشارالیه را میر آتش لشکر ساخته ہمراہ آفرین

ساختم اگرچہ در ابتدا سے داغ لعنت بر ناصیہ جو دیت نہاد لیکن عاقبت بخیر ظاہر شد و بوقت آمد بہان روز رستم کہ از نوکران عمدہ او
 بود و اعتماد تمام بر او داشت چون یافت کہ دولت از او برگشته است از مہابت خان قول گرفتہ بر مہنوی سعادت و بدرقہ توسنیت
 با محمد مراد بخشی و دیگر منصبداران کہ ہمراہ او بودند از لشکر نکبت اثر او بیرون تاختہ بموکب اقبال شاہزادہ والا ست رسید
 بیدلت را از شنیدن این اخبار دست و دل باز کار رفت و ہر تمام نوکران خود چہ جاے بندہ ہاے بادشاہی کہ ہمراہ او بودند
 بے اعتقاد و بے اعتماد شدہ از غایت توہم شباشب کس فرستادہ مردم پیش را نزد خود طلبیدہ فرار برقرار اختیار نمودہ سر اسید از آب
 زردہ عبور کرد و درین وقت باز چندی از ملازمان او قاپو یافتہ جدا شدند و بخدمت فرزند سعادت مند پیوستہ در خور حالت خویش
 نوازش یافتند و ہمدین روز کہ از آب زردہ می گذشت نوشتہ بدست مردم ادا افتاد کہ مہابت خان در جواب کتابت زاہد خان
 نوشتہ بخواط و مراحم بادشاہی مستمال و امیدوار گردانیدہ در آمدن ترغیب و تحریص بسیار نمودہ بود آن را بجنس نزد بیدلت
 بردند و از زاہد خان بدگمان و بے اعتماد شدہ اورا بہ سہ سپہر محبوس گردانید زاہد خان سپہر شجاعت خان است کہ از امر او
 بندہ ہاے معتمد پدر بزرگوارم بود و من باین بے سعادت را نظر بر حقوق خدمت و نسبت خانہ زادگی تربیت فرمودہ بخطاب خانی
 و منصب ہزار و پانصدی سر فراز ساختہ ہمراہ بیدلت بخدمت فتح دکن رخصت فرمودم ورنہ لاکہ امراسے آن صوبہ را بحسب
 مصلحت قندھار طلب فرمودم بآنکہ فرمان از روی تاکید خصوص باوصاد و رشد این بے سعادت بدرگاہ نیامدہ خود را از
 خدیوان و ہواخواہان بیدلت ظاہر ساخت و بعد از آنکہ از حویلی دہلی شکست خوردہ گشت بآنکہ عیال مندی نہشت توفیق نیافت
 کہ خود را بہلازمت رساند و غبار خجالت و داغ عصیان از لوح پیشانی پاک ساختہ مذرتقصیر گذشتہ در خواہد تا آنکہ مستحق
 اورا باین روز مبتلا ساخت و مبلغ یک لک و سی ہزار روپیہ نقد از اموال او بیدلت متصرف گشت۔

چو بد کردی سببش این ز آفات | کہ واجب شد طبیعت را مکافات

بالجملہ بے وادبیت بسرعت از آب زردہ گذشتہ تمام کشتیہار را با نظر کشید و گذر ہار با اعتقاد خود استحکام دادہ بزم بیگ
 بخشی خود را با فوجی از مردم معتمد خود و جمعی از ترکمان دکن و درکنار آب گذاشتہ ارا بہ ہاے توپخانہ در برابر نہادہ خود
 بجانب قلعہ اسیر و برہانپور عثمان ادبار مطوف داشتہ درین وقت ملازم او قاصدی کہ خان خانان نزد مہابت خان فرستادہ
 بود گرفتہ پیش بیدلت برد و در عنوان مکتوب این بیت مرقوم بود۔

و کیس نظر نگاہ — — — — — | ورنہ پیریمی ز سبے آراسے

بیدولت او را با ولاد از خانه طلبداشته نوشته را با و نمود و اگر چه عذر با گفت لیکن جوابی که سموع اخستد نتوانست
 سامان نمود و آلتقه او را با داراب و دیگر فرزندان متصل منزل خود نظر بند نگاه داشت و آنچه خود قال زده بود که صد کس بنظر
 نگاه می دارند پیش او آمد و درینو لا ابراهیم حسین ملازم فرزند اقبال مندر را که عرض داشت فتح آورده بود بختاب خوش خبر خانی
 سرفراز ساخته خلعت و فیل عنایت شد و فرمان مرحمت عنوان بشا هزاره و هجدها بت خان مصحوب خواص خان فرستاده پهلوانی
 گران بها بجهت فرزند اقبال مند و شمشیر مرصع به هجدها بت خان عنایت شد و چون از هجدها بت خان خدمات شاکسته بظهور پیوسته
 بود بمصوب هفت هزاری ذات و سوار سرفرازی پنجشیرم سید صلا بت خان از دکن آمده دولت ازین بوس دریافت مورد
 عنایات خاص گردید و مشارالیه از تعینات صوبه دکن بود چون بیدولت از حوالی دلی شکست خورده بماند و رفت او فرزندان
 خود را در حدود متعلقه غیر نصیبت ایزدی سپرده از راه نامتعارفت خود را بملازمست رسانید میرزا حسن پسر میرزا رستم
 صفوی بخدست فوجداری سرکار بهراج دستوری یانته بمصوب هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار از اصل و اصنافه سرفراز
 گشت لعل بیگ داروغه و دختر خانه را نزد فرزند اقبال مند شاه پرور فرستاده خلعت خاصه بانادری به آن فرزند و دستار
 بهجدها بت خان مصحوب او عنایت شد خواص خان که سابق نزد آن فرزند رفته آمده بود ملازمست نمود و شاکسته اخبار خوش آمد خانه زاده
 خان پسر هجدها بت خان را بمصوب پنج هزاری ذات و سوار سرفراز ساختم و درینو لا روزی بشکار نیکو کاوش وقت شدم در شکاری
 شکار ماری بنظر درآمد که طولش دو نیم دره و جسته او مقدار سه دست بود و نصف خرگوشی را فرو برده و نصف دیگر را در فرو
 بردن بود چون قزاولان بر داشته نزدیک آوردند خرگوش از دپانش اقتاد فرمودم که باز بد هانش در آوردند هر چند زور کردند
 نیارستند و آورد و چنانچه از زور بسیار کج دهانش پاره شد بعد از آن فرمودم که شکمش را چاک کردند اتفاقا خرگوش دیگر درست
 از شکمش برآمد این قسم مار را در هندوستان چپیل می گویند و بمرتبگی کلان می شود که کوه پاچه را در دست فرو می برد لیکن زهر و
 گزیدگی ندارد و در سه و هجدها بت خان یک ماده نیله گا و را به بندوق نزد من از شکمش دو بچه رسیده برآمد چون خمیده شده بود که
 گوشه بره نیله گا و لذت و لطیف می باشد به با و در چپان سرکار فرمودم که دو پیازه ترتیب داده آورده بکلف خالی از لذت و
 نزاکت نبود و در پانزدهم شهریور ماه الهی رستم خان و محمد مراد و چندی دیگر از نوکران بیدولت که به بهیونی سعادت از وجود داشته
 خود را بملازمست فرزند اقبال مند شاه پرور رسانیده بود و بحسب الحکم بهرگاه آمده دولت آستان بوس دریافتد رستم خان را
 بمصوب پنج هزاری ذات و چهار هزار سوار و محمد مراد را بمصوب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساخته و خلعت و رتبه و

ایستاد و از صاحبش بستم خان بخشی الاصل است نامش یوسف بیگ بود نسبت قرابت بجمشید قلی صفایانی دارد که وکیل و مدار
علیه مرزا سلیمان بوده است اول در سلک بندها به دگرگاه انتظام داشت و اکثر در صوبه بابل سر برده داخل منصبداران خود بود
به تقریبی جاگیر او تغییر شده نزد بیدولت آمده ملازم گشت از شیرکاری و قوف تمام دارد و در پیش او هم ترددات کرده مخصوص
در هم رانما و بیدولت او را از سائر نوکران خود برگزیده و بر مرتبه امارت رسانیده بود چون من عنایات بسیار با و کردم حسب التماس
او خطاب خانی و علم و تقاره بمشار الیه مرحمت فرمودم و یک چند بوکالت او حکومت گجرات داشت و بدینم نکرده بود محمد مراد و مقصود
میر آب است که از قدیمان و بابر یان مرزا سلیمان و مرزا شاه رخ بود درین تاریخ سید بهوه از صوبه گجرات آمده ملازمت نمود
نورالدین قلی چیل و یک نفر از مخدولان بے عاقبت را که در احمد آباد گرفتار شده بودند مقید و مسلسل بدرگاه آورده شهنشاه خان
و قابل بیگ را که سر کرده ارباب فساد بودند در پائے نیل بست انداخته بیاداش رسانیدم بستم ماه مذکور مطابق به شرم
شهر و قید فرزند شهریار را از نواسه اعتماد الدوله حق سبحانہ صبیحہ کرامت فرمود امید که قدش برین دولت فرخنده و بهایون
باد میست دوم ماه مذکور جشن و زن شمشیری آراستگی یافت سال پنجاه و پنجم از عمر این نیازمند به مبارکی و فرخندگی آغاز شد بدستور
هر سال خود را بطلا و اجناس وزن فرموده و در وجه مستحقان مقرر فرمودم از آنجمله شیخ احمد سهرندی دو هزار روپیہ عنایت شد
غره همراه آئی میر حمله بمنصب سه هزاره ذات و سید سوار ممتاز گشت متقیم بخشی گجرات خطاب کفایت خانی سر بلند
یافت چون بے گناهی سرفراز خان خاطر نشین گردید او را از بند برآورده مرتبه کورنش دادم حسب التماس فرزند شهریار به
منزل او رفت شهنشاه عالی آراسته پیشکشها لائق کشیده و با کثرت از بندها سر و پاداده در نیلوا عرض داشت فرمود
اجمال بند شاه پرویز رسید که بیدولت از آب برهان پور گذشته باو به ضلالت گشته تفصیل این اجمال آنکه چون از
آب زریه عبور نمود تمام کشتیها را به آن طرف برده کنار دریا و گذرها را به توپ و تفنگ استحکام داد و بزم بیگ را با بسیارے از
نخست برگشته با سه ستاره سوخته بر کنار آب گذاشته بجانب اسیر و برهان پور رفعت ادبار کشید و خان خانان و دارا ب را نظر بند
با خود همراه برد اکنون محل حقیقت قلعه اسیر بخت شادابی سخن ناگزیر است به قلعه مذکور و ارتفاع و استحکام و متانت از
غایت اشتها و محتاج تبصره و توصیف نیست پیش از رفتن بیدولت بدکن حواله خواجہ نصر الدود و خواجہ فتح الله بود که از نظامان
و خانه زادان قدیم الخدمت است ثانی الحال به التماس بیدولت حواله میر حسام الدین پسر میر جمال الدین حسین شد چون خیر
تفائی نور جهان بیگم در خانه اوست و قتی که بیدولت از حوالی دہلی شکست خورده بجانب مالوه و ماند و عطف عنان نمود

نور جهان بیگم میرند کور نشاها فرستاده تا کید فرمودند که زنهار الف زنهار بید دولت و مردم او را پیرامون قلعه نگذارند برنج و باره را استحکام داده او اسے حقوق لازم شناسده نوسے نکند که دغ لعنت و کفران نعمت بر ناصیه سیادت و عزت او نشیند الحق خوب استحکام داده و سامان قلعه مذکور نہ بمرتبہ ایست که مرغ اندیشه بید دولت بر جواشی آن تواند پروان کرد و تخیل آن بزدی ممکن و میسر باشد بالکل چون بید دولت شریفانام ملازم خود را نزد مشارالیه که فرستاده بہ ترتیب مقدمات بیم و امید از راه برده مقرر نمود که چون بگرفتن نشان و خلعت فرستاده بوده است از قلعه بزییر آید و دیگر او را بالاسے قلعه نگذارند آن بے سعادت بجزد رسیدن شریفان حقوق تربیت و رعایت را بر طاق نسیان نهاده بمحضائقه و مبالغه قلعه را بشرفا سپرده خود با فرزند ان بر آمده نزد بید دولت رفت بید دولت او را بمنصب چهار هزار سی ذات و علم و تقار و خطاب مرتضیٰ خانی بد نام ازل و ابد مطعونین و دنیا ساخت القعه چون آن نخت برگشته بپای قلع اسیر رسیده خان خانان و داراب و سایر اولاد بد نهاد او را با خود بالاسے قلعه برد و سه چار روز در آنجا بسر برده از آذوقه و سایر مصالح قلعه داری خاطر و اپرداخت قلعه را بگوپال و اس نام را بچوت که سابق نوکر سر بلند را اسے بوده و در هنگام رفتن دکن ملازم او شده بود سپرده عورات و اسباب زیادتی را که با خود گردانیدن متعذر بود در آنجا گذاشت و هر سه تنکو خود را با اطفال و کنیز چند ضروری همراه گرفت اول قصدش این بود که خان خانان و داراب را در بالاسے قلعه محبوس دارد و آخر را اسے او برگشت و با خود فرد آورده بہ برهان پور شتافت و در نیولا لعنت الله گمراه با جهان جهان ادا بار و نحوست از سورت آمده با و پیوست از غایت اضطراب سر بلند را اسے سپر را اسے بهوج ہلچہ را کہ از بندہا و راجپوتان مردانہ صاحب الوش است در میان داده برسل و رسائل حرف صلح مذکور ساخت مہابت خان گفت کہ تا خان خانان نیاید صلح صورت پذیر نیست ہنگی مقصدش آنکہ باین وسیلہ آن سرگردہ محال را کہ سر حلقہ ارباب فساد و عناد است از وجد اسازد بید دولت ناچار او را از قید بر آورده نہو گند مصحف الطمینان خاطر خود نموده بکیت دلجوئی و استحکام و عمدہ سو گند بر رون محل برده محرم ساخت و زن و فرزند خود را پیش او آورده انواع و اقسام الحاج و زاری بکار برد خلاصہ مقصودش آنکہ وقت ماتنگ شدہ و کار پر شواری کشیدہ خود را بشما سپردم خطا عزت و ناموس ما بر شماست کاری باید کرد کہ زیادہ برین خواری و سرگردانی نکشم خان خانان بفرست صلح از بید دولت جدا شدہ متوجہ لشکر ظفر اثر گردید مقرر یافت کہ مشارالیه در ان طرف آب بوده بمراسلات ترتیب مقدمات صلح نماید تقصیرا پیش از رسیدن خان خانان بکنار آب چندلی از بہادران جلاد تفرین و جوانان نصرت آئین شے قابو یافتہ از جایکہ مقهوران فائل بودند عبور نمودند از شنیدن این خبر ارکان نہمت تزلزل پذیر نہمت و بیرم بیگ نتوانست پاسے خلافت

و جهالت بر جا داشته بدافعه و مقابله پرداخت تا بر خود بچند کس از آب بسیار گذشته و در همان شب مفسدان سیاه نجت مانند بنات الفتن از هم پاشیده راه گریز سپردند خان خانان از نیرنگی اقبال بے زوال در ششدر حیرت افتاد و نه روئے فتن نه راه آمدن بدورین وقت مکر نوشته های فرزند اقبال مندبنی بر تنبیه و رهنمونی سعادت شملبر دلاسا و همتا ملت پے در پے رسید خان خانان از صفحہ احوال بیدولت صورت یاس و لقتش ادبار در یافتہ توسط مہابت خان نخدمت فرزند اقبال مند شتافت و بیدولت از رفتن خان خانان و عبور لشکر منصور از آب زبرہ و گرختن بیرم بیگ و قوت یافتہ دل پائے داو با وجود طغیان آب و شدت باران بحال بتاہ از راه بہت گذشتہ بجانب دکن روانہ شد درین ہرج مرج اکثر سے از بندہ سے بادشاہے و ملازمان او کام ناکام جدائی اختیار نموده از ہمراہی او باز ماندند چون وطن جادو را سے داد و سے رام و آتش خان در سر راہ بود بہت مصحلت خویش چند منزل رفاقت نمودند اما جادو را سے بار و سے ادنیاء و بافصل یک منزلی از پے میرفت و اسبابیکہ مردم درین اضطراب و ہول جان می گذاشتند او خاندندی می کرد و ز سے کہ از ان طرف آب روان می شد ذوالفقار خان نام ترکمان را کہ از خدمت گران نزدیک او بود اطلب سر بلند خان افغان فرستادہ پیغام گذارد کہ از نیک مرد سے در راست عہدی تو دور می نماید کہ تا حال از آب نگذشتہ آبرو سے مردان و فاسست مرا از بے وفائے پیچ کس چنان گران نمی آید کہ از تو مشارالہ در کنار آب سوار ستادہ بود کہ ذوالفقار خان رسیدہ تبلیغ رسالت می نماید سر بلند خان جواب مشخص نداد و در فتن و بودن متروک و متفکر بود در ان وقت از رو سے اعراض می گوید کہ جلوی اسب مرا بگذار ذوالفقار کشیر کشیدہ بر کرد و حوالہ میکند در خیال کی از افغانان نیزہ کوتاہ دستہ را کہ اہل ہند بر چہ سگونید در میان حائل میسازد و ضرب تیج بر چوب بر چہ خوردہ نوکشیر بر کمر بلند خان گذارہ نیزہ سرد و بعد از بر نہ شدن کشیر افغانان هجوم آوردہ ذوالفقار را پارہ پارہ میسازند پس سلطان محمد قزاقی کہ خواص بیدولت و بنیاد آشنائی و دوستی بے اجازت بیدولت ہمراہ او آمدہ نیزہ بقتل می رسد بالجلہ چون خبر آمدن او از بہ جان پور و درآمدن عساکر منصور بشہر مذکور استماع افتاد خواص خان را بر جملہ استحال نزد فرزند اخلص کشیش فرستادہ تاکید بیش از بیش فرمود کہ زمینہار بچہ کشائی این مرادات تسلی نگشتہ ہمت بران مصروف دارد کہ یا اور از زندہ بدست آرد یا از قلمر و بادشاہے آوارہ سازد چون مذکور می شد کہ اگر ازین طرف کار بر و تنگ شدہ غالب ظن آنست کہ از راہ الکہ قطب الملک خود را بولایت او ڈویسہ و بنگالہ اندازد و بحساب سپاہ گری نیز معقول می نمود بنا بر حزم و احتیاط کہ از شر الظاجان داری است میرزا ستم را بصاحب صوبگی الکا باو اختصاص بخشیدہ خصصت آنصوب فرمود کہ اگر بحسب اتفاق نقش چنین نشیند از مصالح ہمکار باشد و در نیوالا فرزند خان جہان

التمنان آمدہ دولت زمین بوس دریافت ہزار مرصیفہ نذر و یک تھلہ بعلی کہ یک لک روپیہ قیمت داشت یا یک عدد مروارید
 و دیگر انجاس برسم پیشکش گزرا نید بہتم خان قبل مرحمت نمودم نہم آبان ماہ الکی خواص خان عرض داشت شاہزادہ و مہاتجان
 را آورده عرض داشت کہ چون آن فرزند بہ برہان پور رسید با آنکہ بسیاری از مردم بنا بر شدت باران و بر آمدن او عقب ماندہ
 بودند بوجہ حکم بے تامل و توقف از آب گذشتہ بہ تعاقب بید دولت علم اقبال برافراخت و بید دولت از شنیدن این خبر جاگاہ
 سر اسیمیلے مسافت می نمود و از شدت باران و افراط لای و گل و کوچ پے در پے چاروائی بار بردار از کار رفته بود اندر ہر کس
 ہرچہ در راہ می نامد باز پرس نمی گردید و او با فرزندمان و متعلقان نقد جان غنیمت شمرده یا انجاس نمی پرداختند عساکر اقبال از
 گریوہ ہنگام گذشتہ تا پرنکہ رنگوٹ کہ از برہان پور قریب چل کر وہ مسافت است بہ تعاقب او شتافتند و باین حال تا قلعہ پور
 رفت و چون دانست کہ جادو راے و او دے رام و ساگد کہنیاں پیش ازین باورفاقت نخواہند کرد پر وہ آزر مہنگا بداشتہ
 اتہارا رخصت نمود و فیلان کران بار بادگیر اجمال و انتقال و قلعہ مذکور با او دے رام سپردہ بجانب ولایت قطب الملک
 روانہ شد چون بر آمدن او از قلعہ بادشاہے تحقیق پیوست فرزند سعادت مند بعبودید مہابست خان و سائر دولت خواہان
 از پرنکہ مذکور عثمان مراجعت اعطوف داشتہ در غرہ آبان ماہ الکی برہان پور گشت راجہ سارنگد پو با فرمان مرحمت عنوان
 نزد آنفرزند رخصت شد قاسم خان بمنصب چار ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفرازے یافت میسر کہ معین بخشی کابل را
 حسب الماتاس مہابست خان ب خطاب خانی سرفرازی بخشیدم الف خان و قیام خان از صوبہ پٹنہ آمدہ ملازمت نمودہ بخواست
 قلعہ کانگڑہ مقرر فرمودہ علم عنایت فرمودم غرہ گور ماہ الکی باقی خان از چونا گڑہ آمدہ ملازمت نمود چون خاطر از ہم بید دولت
 و پرداخت دگر مای ہندوستان بمنزلج من سازگار بنود و دویم ماہ مذکور موافق غرہ شہر صفر مقرون خیر و ظفر از دار البرکت
 اجیر بجزم سیر و شکار خطہ دل پذیر کشمیر حضرت موکب اقبال اتفاق افتاد قبل ازین عمدۃ السلطنت آصف خان را ب صاحب صوبگی
 ہنگامہ اختصا ص بخشیدہ بدانصوب رخصت فرمودہ بودم چون خاطر بصحبت او الفت و موافقت گرفتہ و او در قابلیت و تعداد
 و مزاجدانی از دیگر بندہ ہا امتیاز تمام دارد بلکہ در اقسام شائستگی بہت است و جدائی او برین گرانی نمی کرد لاچار فرسخ آن غریت
 نمودہ بملازمت طلبیدہ بودم و برین تاریخ بدرگاہ رسیدہ سعادت آستان بوس دریافت جگت سنگم ولد رانا کرن رخصت
 وطن شدہ ب عنایت خلعت و خیمہ صغیر و سرفرازی گشت راجہ سارنگد پو عرض داشت فرزند سعادت مند شاہ پرویز و دار السلطنت
 مہابست خان آورده آستان بوس نمودم و رقم بود کہ خاطر از ہم بے دولت جمع شدہ و دنیا داران دکن کام و نا کام شرطا اطاعت

و فرمان برداری بتقدیم می رسانند آنحضرت قطع نگرانی خاطر ازین جانب فرموده بسیر و تشکار خوش وقت با شدند از مالک محروم هر جا
پسند افتد و بمزاج اشرف سازگار باشد تشریف برده به نشاط دل و کام بخشی روزگار مسعود و لب بر بند بستم ماه مذکور میرزا والی از سر و
آمده ملازمت نمود حکیم مومنا بمنصب هزاری سر فراز گردید اصلت خان سپه خان جهان حسب الحکم از کجوات آمده دوست
زمین بوس دریافت در نیولا عرض داشت عقیدت خان بخشی صوبه دکن مشتمل گشته شدن راجه گرد و هر رسید و شرح این سانحه
آنکه یکی از برادران سید کبیر بارهه که ملازم فرزند اقبال مند شاه پرویز بود و شمشیر خود را بجست روشن ساختن و چرخ زدن
به صیقلگیری که متصل بخانه راجه گرد و هر دکان داشته می دهد روز دیگر که به طلب شمشیری آید بر سر اجوره گفتگومی شود و نفران سید
چند چوب به صیقلگیری زنند مردم راجه بجاییت او آن نفر را شلاق می زنند تا اتفاقاً دوسه جوانی از سادات بارهه در آن جوی
منزل داشته اند ازین غوغا و قوت یافتند و بکک سید مذکور می رسند آتش فتنه در می گیرند و در میان سادات و راجه پوتان جنگ
می شود و کار به تیر و شمشیری کشد سید کبیر آگاه می یافته باسی چهل سوار خود را بکک می رسانند و درین وقت راجه گرد و هر باهمی
از راجه پوتان و اقوام خود چنانچه رسم هندو است برهنه نشسته طعام می خورند از آمدن سید کبیر و شدت سادات و قوت یافته
مردم خود را بدرون جوی در آورده در را مضبوط می سازند و سادات و راجه پوتان را آتش زده خود را بدرون می اندازند
و جنگ بجائی می رسد که راجه گرد و هر با بیست و شش نفر از ملازمان خود گشته می شود و چهل کس دیگر زخم بر میدارند و چار کس از
سادات نیز قتل می رسند و بعد از گشته شدن راجه گرد و هر سید کبیر اسپان طویل او را گرفته بخانه خود مراجعت می نماید امرای
راجوت بر قتل راجه گرد و هر و قوت یافته فوج فوج از منازل خود سواری شوند و تمام سادات بارهه بکک سید کبیر شتافته
در میدان پیش ارک مجتمع می گردند و آتش فتنه و فساد و آشوب ترقی می کند و نزدیک بآن می رسد که شورش عظیم شود و مهابت خان
ازین آگهی یافته فی الفور سوار گشته خود را می رساند و سادات را بدرون ارک آورده راجه پوتان را بروشی که مناسب وقت
بود و لا سانده چندی از عده حار را همراه گرفته بمنزل خان عالم که در آن نزدیکی بوده می برد چنانچه باید و لا سامی نماید متعدد و تکفل
تداک این می گردد چون این خبر بشاه هزاره می رسد آن فرزند نیز بمنزل خان عالم رفته بزبانی که لائق حال بوده تسلی می نماید
و راجه پوتان را بمنزل می فرستد و روز دیگر مهابت خان بخانه راجه گرد و هر رفته فرزندان او را پرسش و دلجوئی می کند و از روی
تدبیر و خجندی سید کبیر را بدست آورده بتقدیم می سازد چون راجه پوتان بغیر از کشتن او تسلی نمی شدند بعد از روزی چند او را
بپاداش می رسانند و بیست و سوم محمد را در انجاست فوجیابی سرکار راجه پوتان مقرر داشته و خدمت فرمودم درین راه پیوسته

بہ نشاٹشکار خوش وقت بودم روزے در اثناے شکار در راج تو بفون کہ تاحال بنظر در نیامده بود باز گیرایندم اتفاقاً بازی کہ او
 را گرفت نیز تو بفون بود تجربہ معلوم شد کہ گوشت در راج سیاه از سفید لذیذ تر است و گوشت پود نہ کلان کہ اہل ہند گہا گہا گویند
 از قسم پود نہ خرد کہ جنگلی باشد بہتر بچنین گوشت حلوان فر بہ را با گوشت برہ بنجیدم گوشت حلوان فر بہ لذیذ تر است و محض
 بچست استخوان مکرر فرمودہ بودم کہ ہر دو یک قسم طعام بختہ آید کہ از قرار واقع تیز و تخفیف کردہ شود بنا برین مرقوم می گردودہم
 دی ماہ در حوالے پرگنہ رحیم آباد قراولان خبر شیریں آوردند بارادت خان و فدائی خان حکم شد کہ اہل میش را کہ در رکاب
 حاضر اند ہمراہ بروہ بیشہ را محاصرہ نمایند و از پے آنها سوار شدہ متوجہ شکار گشتم از انہوہی درخت و بسیاری جنگل خوب
 نمایان بود فیصل را پیشتر راندہ پہلوے آن را بنظر در آوردم و بیک زخم بندوق افتاد و جان داد از ایام شاہزادگی تا
 حال این ہمہ شیر کہ شکار کردم در بزرگی و شکوہ و تناسب اعضا مثل این شیرے بنظر در نیامدہ بمصوران فرمودم کہ شبیہ
 آن را موافق ترکیب وجہ بکشند بیست و نیم من جہانگیری وزن شد طولش از فرق تا سر دم سہ و نیم درعہ و دو طسو برآمد
 در شانزدہم بعض رسید کہ حاکم اگرہ بجوار رحمت ایندوی پوست اول در میش بہادر خان برادر خان زمان بودہ بعد از
 کشتہ شدن آنها بخد مت والد بزرگوارم پوست چون من قدم بعالم وجود نہادم آن حضرت بن لطف نمودہ ناظر سرکار
 من ساختند مدت پنجاہ و شش سال پیستہ از روے اخلاص و دلسوزی و رضا جوئی خدمت من کردی و ہرگز از و
 غباری بر حواشی خاطر من نہ نشستہ حقوق خدمت و سبقت بندگی او زیادہ برانست کہ متصدی نوشتن آن توان شد
 ایندو تعلقے اورا غریق بحر مغفرت خویش گرداناد مقرب خان را کہ از قدیمان و بابر بیان این دولت است بکومت و حرمت
 اگرہ بلند پایگی بخشیدہ رخصت فرمودم در حوالے فتح پور مکرّم خان و عبدالسلام برادر او سعادت زمین بوس دریافتند میت
 دوم در قصبہ متھرا حسن وزن قمری آراشگی یافت و سال پنجاہ و ہفتم از عمر این نیازمند در گاہ سبے نیاز بہار کے و فرخے
 آغاز شد در حوالے متھرا کشتی از راہ دریاسیرکنان و شکار افغانان متوجہ گشتم در اثناے راہ قراولان بعض رسانیدند
 کہ ماہہ شیریں با سہ بچہ نمایان شد از کشتی برآمدہ بہ نشاٹشکار پر و اختم چون بچہ ہاش خرد بود فرمودم کہ بدست گرفتند و ماہر
 آنها را بہ بندوق زدوم در نیولا بعض رسید کہ گنواران و مزارعان آن روے آب جمنہ از زدی و راہزنی دست بر نمی دارند و
 در پناہ جنگلہاے انہوہ و محکمہاے و شوار گذار و تیمرد و بیباکے روزگار بہر برہہ مال و اسبے بجا گیر داران بخی و حسد
 بخان جہان حکم فرمودم کہ جبے از منصبداران پیش را ہمراہ گرفتہ تنبیہ و تادیب بلغ نمایند و قتل و بند و تاراج نمودہ محکمہ حصار

آنها بجاک برابر سازد و خارجین فتنه و فساد آنها از پنج برکنند و زد و گیر فوج از آب گذشته گرم و چسبان تا خنند چون فرصت اگر بختن
 فتنه پائے جهالت افشرد و جنگ در برابر کردند کس بسیاری بقتل رسید زن و فرزند آنها با سیری رفت و غنیمت فراوان تصرف
 سیاه منصور افتاد و غره بهمن ماه رستم خان را بفرجباری سرکار قنوج سرفراز ساخته بد الفوب فرستاد و دویم ماه مذکور عبداله پسر
 حکیم نورالدین طهرانی را در حضور فرمودم که سیاست کرد و شرح این اجمال آنکه چون دارا سے ایران پدرش را بگمان زرد
 سامان و رشک و تعذیب کشید مشارالیه از ایران گریخته بعد فلانک و پریشانی خود را به هندوستان انداخت و بوسیله اعتماد الدوله در
 سلاک بند حاسه و نگاه منتظم گردید و از مساعدت بخت بانک زمانی روشناس گشته داخل خدمتگار ان نزدیک شد و منصب
 پانصدی و جاگیر معموره یافت لیکن از اینجا که حوصله اش تنگ بود تا باین دولت نداشت کفران نعمت و ناسپاسی پیشه
 خود ساخت و پیوسته زبان را به شک و شکوه خداوند خویش آلوده می داشت و بیولا مکرر بعضی رسید که هر چند عنایت
 و رعایت در حق او بیشتر شود آن ناهق شناس در شکایت و آزر دگی می افزاید معه ذالک نظر مرصع باهی که در حق او بنظر
 آمده بود مرا باور نمی افتاد تا آنکه از مردم بے غرض که در محافل و مجالس حرف می زدند بآواز او نسبت بهمن شنیده بود و غماستماع
 می افتاد به ثبوت پیوست بنا بران بجنود طلب داشت سیاست فرمودم +

زبان سخن سر سبز سید بهر باد

چون قزاقان بعضی رسانیدند که درین نواحی ماده شیر می باشد که موطنان این حدود از آسیب او در محنت و آزار اند به
 فدائی خان حکم شد که حلقه های قیل همراه برده آن شیر را محاصره نماید از پے او خود سوار شده به پیشه درآمد بغایت جلد و
 چسبان به نظر درآمد بیک زخم بندوق کارش تمام شد و در سه به نشاءا شکار خوش وقت بود و در ارج سیاه به باز گیرانیم
 فرمودم که در حضور حوصله اش را چاک نماید از چینه دان او موش برآمد که درست فرو برده بود و هنوز تجلیس زلفه حیرت
 افزای خاطر گشت که تا سه گلو سه او باین بار یک موش در سبب راجع طریق فرو برده بے افراق اگر دیگری قتل می کرد
 تصدیق آن ممکن نبود چون خود دیده شد بنا بر عارضه متروک گشت ششم ماه مذکور دارالکک دلی معسکر اقبال گشت چون
 جلالت سنگ پسر راجه با سوبا شارت بے دولت به کوستان شمالی پنجاب که وطن اوست رفته شد و در اذاعت خان
 صادق خان را به تنبیه و تادیب تعیین فرمودم چنانچه در اوراق گذشته ثبت افتاد و در بیولا ماد هو سنگ برادر خرد او را بخطاب
 راجه سرفراز ساخته اسب و خلعت مرحمت فرمودم حکم شد که نزد صادق خان رفته برهم زن هنگامه مفسدان بے عاقبت

گرد و روز دیگر از سواد شہر کوچ فرمودہ بسلم گدہ نزول اقبال اتفاق افتاد چون خانہ راجہ کشند اس بر سر راہ واقع بود و
مبالغہ و الحاح بسیار نمود حسب الاتماس او سایہ دولت بر منازل او انداختہ آن قدیم الخدمت را کامیاب این آرزو
گردانیدم از پیشکشہاے او قلیلی بجهت سرفرازے او پایہ قبول یافت بیستم از سلیم گدہ کوچ شدہ سید بہوہ بخاری را
بہکومت دہلی کہ وطن ما نوفہ اوست و الحق این خدمت را پیش ازین ہم خوب سر کردہ بلند پایگی بخشیدم درین وقت علی محمد پسر علی
حاکم تبت بفرمودہ پدر بدہر گاہ آمدہ دولت زمین بوس دریافت و ظاہر شد کہ علی راے باین پسر خود نسبت محبت و تعلق و مفاد داشت
و از دیگر اولاد گرامی تر رسیدیدی خواست کہ اورا جانشین خود گرداند بنا بر آن محسود برادران گشت و آزر دگہا در میان آمد ابدال پسر علی راے
کہ رشید ترین اولاد اوست از غیرت و آزر و گی بجان کاشغر متصل شدہ آنرا راجہی خود ساخت کہ چون علی راے بغایت پیر و منحنی شدہ
ہر گاہ زمین موعود در رسید بجاہت والی کاشغر حاکم ملک تبت شد علی راے ازین توہم کہ مبادا برادران قصد او کنند و در ملک او تفرق افتد
شارالیمہ ماروانہ در گاہ نمود و ہنگی مقصدش آنکہ از منصوبان این در گاہ شود کہ بجاہت و رعایت اولیای دولت کارش رونق
و نظام پذیر و غراہ اسفندارند ماہ الہی در نواحی پر گنہ انبالا منزل شد لشکری پسر امام وردی کہ از بیدہ است گرنختہ خود را
بخدمت فرزند سعادت مند شاہ پرویز رسانیدہ بود و درین تاریخ بدہر گاہ آمدہ آستان بوس نمود عرض داشت آن منہر زبند
مہابت خان شملہ سفارش و مجرائی خدمت عادل خان بانو شد کہ مشارالیمہ نزد مہابت خان فرستادہ بود اظہار بندگی و دلخواہی
نمودہ بہ نظر در آورد و باز لشکری را نزد آن فرزند فرستادہ خلعت بانادری تکتہ مر و ارید بجهت شاہزادہ خلعت بجهت خان عالم
و مہابت خان فرستادہ بالتماس آن فرزند فرمان استالت مہنی بر عنایت بینایت باسم عادل خان قلمی فرمودہ خلعت بانادری
خاصہ مرحمت شد و حکم فرمودم کہ اگر صلاح دانند مشارالیمہ را نزد عادل خان فرستند پنج ماہ مذکور باغ سہرند محل نزول بارگاہ
اجلال گشت در کنار آب بیاہ صادق خان و مختار خان و اسفندار و راجہ روچند گو الیاری دو گیر امر کہ ہلک او مقرر بود مذ خاطر مضط
و ربط کوہستان شمالی و اپرداختہ سعادت آستان بوس دریافتند بالجملہ حکمت سنگہ بادشاہ بیدہ است خود را کوہستان مذکور
رسانیدہ بہ ترتیب اسباب فتنہ و فساد پرداخت و چون عرصہ خالی بود روزے چند در شہاب جبال و کرویہ ہاے دشوار
بسر بردہ بتاخت و تاراج رعایا و زیرستان و بال انداخت تا آنکہ صادق خان بآن حدود پیوست و بمقامات بیم و
امید جمیع زمینداران را بقید ضبط در آورده استیصال آن بے سعادت را وجہ بہت خود ساخت و مشارالیمہ قلعہ مور را بہتکام
دادہ شخص شد ہر گاہ قابو یافتے از ان محکمہ برآمدہ با فوج از بندہاے بادشاہ جنگ در گریز کردی تا آنکہ آذوقہ کمی کرد

و از ملک و دود دیگر زمینداران مالوس گشت و سرفراز ساختن برادر خود و موجب اضطراب و تلنگی او شد تا گزیر و سائل برانگیخته
 بخد مت نور جهان میگیم التجا آورد و اظهار ندامت و خجالت نموده به اشتغال ایشان توسل جست و بحجت و لجوئی و خاطر داری
 ایشان رقم غفور بر جراید عصیان او کشیده آمد و درین تاریخ حوالیض متصدیان دکن رسید که بے دولت بالعت الله و دارا ب و
 دیگر پروبال شکسته چند بحال تباہ و روسیاه و خرابی از سر حد قطب الملک بجانب اودلیسه و بنگالہ رفت و درین سفر خرابی بسیار
 بحال او و همراهیان او راه یافت و کس بسیار بهنگام فرصت سر و پای بر بند از جان دست شسته راه فرار پیش گرفتند از
 جمله روزی میرزا محمد سپهر فضل خان دیوان او با والدہ و عیال خود بوقت کوچ گریخت و چون خبر بید دولت رسید جمعند و
 خانقلی اوزبک و چندی دیگر از مردم اعتمادی خود را بقایب او فرستاد که اگر زنده گوانند بدست آورد و فجاءه الا سرادر ابریده
 بجنوب ریازند نامبر و حاجت هر چه تمام تر طے مسافت نموده در اثنای راه با و رسیدند و ازین حادثہ آگاه بے یافته
 والدہ و عیال خود را بجانب جنگل برده پنهان کرد و خود با بعد و دی از جوانان که اعتماد همراهی با آنها داشت مردانہ پاس
 هست افشردہ بکمان داری ایستاد و ظاهرا جے آبے و چیلہ ہم در میان او بود و سید جعفر خان خواست که نزدیک آمدہ
 بتیخال و فریب او را همراه بر دہر چند بترتیب مقدمات بیم و امید سخن پروازی کرد و دروازش کرد و جوابش بہ تیر جان ستان
 حوالہ ساخت و بغایت جنگ مردانہ کرد و خانقلی و چندے دیگر از مردم بید دولت را بجنم داخل ساخت و سید جعفر نیز زخمی
 شد و خود بر خمائے کاری لقد هستی در باخت لیکن تاریخی داشت بسیارے راسے رتی ساخت بعد از کشته شدن
 سرادر ابریدہ پیش بید دولت بردند چون بید دولت از حوالے دہلی شکست خورده بماند و رفت فضل خان را بحجت طلب
 و ملک و مدد نزد عادل خان و غیرہ فرستادہ باز و بند بحجت عادل خان واسپ و فیل و شمشیر مرصع براسے عنبر مصحوب او ارسال
 داشته بود اول نزد عنبری رسید بعد از تبلیغ رسالت انچه بید دولت بحجت او فرستادہ بود پیش می آورد و عنبر قبول نمی کند و
 میگویی کہ اما رایج عادل خان نیم و امر و زمرہ و نیا داران دکن اوست شمار اول پیش او باید رفت و اظهار مطلب خود نمود
 اگر او قبول این معنی نمود بنده موافقت و متابعت می کند و در انصورت ہر چه فرستادہ آیدی گیر و الا نہ افضل خان نزد
 عادل خان می رود و او بتایید ہمیش می آید و در تمام و بیرون شہر نگاہ میدارد و بحال او نمی پردازد و النوع خواری می فرماید
 و انچه بید دولت بحجت او و عنبر فرستادہ بود ہمہ را غایبانه از و طلب نموده متصرف می شود و مشا را لیدہ در نیجا بود کہ خبر کشته شدن
 پسر و خرابی خانہ را شنیدہ بروز سیاہ می نشیند و قصہ بید دولت با این سالن دولت و اتفاقات طالع و ششستہ منسوب بے

درست راه دور و دراز طی نموده خود را به بند بچلی پلن که به قطب الملک متعلق است رسانید و پیش از رسیدن خود بآن جوالی
 کس خود را نزد قطب الملک فرستاده با انواع و اقسام امداد و همراهی تکلیف نمود و قطب الملک جزوے از نقد و جنس برسم
 اقامت فرستاده بپیر سرحد خود نوشت که بد رتبه شده از سرحد خویش سلاست بگذرانند و جمله غله فروشان و زمینداران را دلاسا
 نموده مقرر دارد که بار دوسه او غله و سایر ضروریات بے رسانیده باشند بیست و هفتم ماه مذکور غریب سانچر دوسه
 نمود شب از شکارگاه مراجعت نموده بار دوسه آمد اتفاقاً از جونی که سنگ لالچ بسیار داشت و آتش تنزی گذشت
 عبور واقع شد سیکه از سبز بختان سرکار گزک خوان طلانی که مشتمل بر خوانچه و پنج پیاله با سر پوش و در خریطه کرباسه نموده و سر
 آن را بسته در دست داشت در وقت گذشتن پایش تشکی می خورد و از دستش می افتد چون آب عمیق بود و بخت تنزد
 بهشت هر چه نفحص کردند و دست و پا زدند اثری از آن ظاهر نشد روز دیگر حقیقت بعرض رسانیدند جمعی از ملاحان و قولان
 را فرمودم که بهمانجا رفته باز از روستا احتیاط نفحص نمایند شاید پیدا شود اتفاقاً در جائیکه افتاده بود بدست آمد و غریب تر آنکه
 اصلاً زبرد بالا نشده و یک قطره آب در پیالها بے او در نیامده بود این مقدمه نزدیک است آن که چون باد می برمسند
 خلافت نشست انگشتی یا قونی از میراث پدر بدست بارون افتاده بود خادمی را نزد بارون فرستاده و آن انگشتی را
 طلب داشت قصار در آن وقت بارون بر لب و جلد نشست بود چون خادم ادا بے رسالت نمود بارون بخشم زده گفت
 که من خلافت را بتو روا داشتم تو یک انگشتی را بمن روانه داشتی از شدت غضب انگشتی را در دجله انداخت بعد از چند ماه
 که بحسب تقدیر بادی در گذشت و نوبت خلافت بهارون رسید بنواصان فرموده که در دجله در آمده انگشتی را در جائیکه
 انداخته ام نفحص نمایند از اتفاقات طالع و دستگیری اقبال در غوطه اول انگشتی را یافته آورده بدست بارون داده
 و رینولار دوسه در شکارگاه امام در دی قراول باشی در اسب بے بنظر آورده که یکپاسه ادخار داشت و پاسه دیگر خار
 نداشت چون در ماده مابه امتیاز بهین خارا است بطریق امتحان از من پرسید که این درست یا ماده بلاه گفتیم که ماده هست بعد از آن شکمش
 را پاره کردند بینه پیشینه از شکمش برآمد جمعی که در ملازمت حاضر بودند از روستا استبعاد پرسیدند که بجه علامت دریافته
 گفتیم که سر نزل ماده نسبت به خر خومی باشد به تبع دیدن آن بسیار ملکه بهم رسیده از غریب آنکه ناسه گلو بے جمیع حیوانات
 که در کان آن را حق گویند از سر گردن تا چینه و آن سیکه می باشد و از جزیر خلافت همه از سر گلو تا چهار انگشت یک جنس است
 باز دوشلخ شده بچینه و آن پیوسته و از جانبیکه ده شاخ می شود سر بلند است گره طوری بدست محسوس می گردد و از هتنگ عجیب

تو است حق اوطاق مار پنج از میان استخوان سینه گذشته تا دم غازه رفته و از اینجا باز برگشته بگلو پیوسته است چو زرد و قسم می باشد
 سیکه سیاه ابلق دویم بود و درین ایام معلوم شد که دو قسم نیست آنچه سیاه ابلق است فراست و هر چه بود است ماده و دلیل
 برین اینکه از ابلق خصیه ظاهر شد از بوی بینه و مکر امتحان نموده شد چون طبیعت من رغبت تمام دارد و اقسام ماهی خوب
 بجهت من می آرند بهترین ماهی هاسه هندوستان رو هو است و از پس آن برین و هر دو پولک داری باشند و در شکل شامل
 نزدیک به یک دیگر و همه کس زود تفریق نمی توانند کرد و همچنین در گوشت آنها نیز تفاوت بغایت کم است مگر صاحب ذالقیه عالی در
 باید که لذت گوشت رو هو اندک بهتر است ۴

جشن نور و زمین نوروز از جلوس همایون

روز چهارشنبه بیست و نهم جمادی الاول سنه هزار و سی و سه هجری بعد از گذشتن یک پر و دو گهری از روز مذکور
 غیر عظم علیه بخش عالم به بیت الشرف حمل سعادت تحویل از زانی داشت و بند های شایسته با جفا منصوب و از دیاد مراتب
 سر بلند می یافتند حسن الحدیث خواجه ابوالحسن از اصل و اصنافه بمنصب هزاری و سید سوار ممتاز گشت مهر سعید پسر احمد بیگ
 خان کابلی به هزاری و سه صد سوار سر فرزند میر شرف دیوان بیوات و خواص خان هر یک بمنصب هزاری سر بلند
 گردیدند سوار خان از کاکمره آمده دولت زمین بوس دریافت ورنیولا به سیاه و لان داهل یساق حکم فرمودم که بعد ازین در
 وقت سواری و بر آمدن از دولت خانه آدم معیوب را از قسم کور و گوش و بینی بریده و پس و مجذوم و الواع بیمار نگذارند که
 بنظر در آید نور و زمین شرف آراشگی یافت اله وردی برادر امام وردی از پیش بید دولت گر بخت بزرگوار آمد و بغایت
 بغایت سرفراز می یافت چون خبر آمدن بید دولت بسره داد و دیسه تواتر رسید فرمان باسم شاهزاده و هاست خان و امرای
 که به کمک آن فرزند مقرر اند تا کید صا در شد که خاطر از ضبط و فسق انصوبه پرداخته بزودی متوجه صوبه اله آباد و بهار گردند و
 اگر بحسب اتفاق صوبه دار بنگاله پیش راه او را نتواند گرفت و قدم جرات و جلالت پیش نهد بعد از آن اوج قاهره که در
 ظل رایت آن فرزند مقرر اند اداره دشت ناکامی گردد و بنا بر احتیاط در دوم اردی بهشت ماه فرزند خان جهان بصوبه
 دار الخلافه گره رخصت فرمودم که در آن نواحی بوده منتظر اشارت باشد اگر بختی حاجت افتد حکم فرمایند مقتضای وقت عمل آورد

بشار الیه خلعت خاصه بانادری تکه مروارید و پیشتر خاصه مرصع و باصالت خان پسر واسپ و خلعت عنایت شد و درین تاریخ
عرض داشت عقیدت خان بخشی صوبه دکن رسید نوشته بود که حسب الحکم فرزند اقبال مند شاه پرویز همیشه راجه گجنگم را در عقد
از دلج خود در آورده امید که قدش باین دولت مبارک و فرخنده باد و نیز مرقوم بود که ترکمان خان را از چمن طلبید عزیز الله را
بجای او مقرر فرمودند و جانبپار خان نیز حسب الحکم آمده ملازمت نمود و قیامت که بید دولت از برهانپور راه ادا بار پیش گرفت میر
حسام الدین نظر بر کردار زشت خود انداخته در برهان پور نیارست بود فرزند هارا همراه گرفته بجانب دکن رخت ادا بار کشید که
در پناه عادل خان روزگار بسر بر و قضا را از حوالی پیشتر عبور واقع می شود که جانبپار خان و قوت یافته جمع را بر سر راه
سے فرستاد و او را با متعلقان گرفته پیش مهابت خان می آورد و مهابت خان متعبد و مجوس داشته یک لک روپیہ از نفعت و
جنس از گرفته تحصیل نموده و جادو را سے و او دی رام فیلان بید دولت را که در قلعه برهان پور گذاشته بود همراه گرفته آورده
شاهزاده را ملازمت نمودند قاضی عبدالغفر نیز که در حوالی دلی از نزد بید دولت بجهت عرض مقاصد آورده بود او را را سخن
نداده و حال مهابت خان نموده بودم و بعد از شکست و خرابی او مهابت خان ملازم خود ساخته بود چون رابطه آشنائی قدیم
بعادل خان داشت و چند سال بوکالت خان جهان در بیجا پور بود و درین دلا مهابت خان باز او را نزد عادل خان برسم حیات
فرستاد و دنیا داران دکن تقاضا سے وقت و برآمد کار منظور و ملحوظ داشته اظهار بندگی و دولت خواهی نمودند و غیر متعهد علی شیر
نامی از مردم معتبر خود فرستاده نهایت عجز و فروتنی ظاهر ساخت چنانچه مهابت خان از عالم نوکری عرض داشت نوشته
قرار داده بود که در دیو گام آمده مهابت خان را به بنید و سپر کلان خود را ملازم سرکار ساخته در خدمت فرزند اقبال مند باز
داد و مقارن این حال نوشته قاضی عبدالغفر رسید که عادل خان از صمیم قلب اختیار بندگی و دولت خواهی نموده قرار
فاده که ملا محمد لاری را که وکیل مطلق و نفس ناطقه اوست و در محاورات و مراسلات او دالان بابا گویند و می نویسند با پنج هزار
سوار بفرستد که پیوسته در خدمت بسر بر و متعاقب رسیده و مانند چون کمر فرامین بتاکید صا در شده بود که آن فرزند بجز من
استیصال بید دولت متوجه آله آباد و بهار گرد و درینو لا خبر رسید که با وجود ایام برسات و شدت باران بتایخ ششم ذی قعد
آن فرزند بجا که اقبال از برهان پور کوچ فرموده در لال باغ منزل گزید و مهابت خان تا آمدن ملا محمد لاری در برهان پور
توقفت نمود که چون بشار الیه برسد خاطر از نسق و ضبط آن حد و پرداخته با اتفاق او بخدمت فرزند اقبال مند شاه لشکر خان و
جادو را سے و او سے رام و دیگر بند هارا مقرر نموده که بیالاکهاط رخته در نظر نگه باشند جان سپار خان را بدستور سابق بخدمت

فرموده اسدخان محمودی را بایلیج پور باز داشت منوچهر پسر شاهنواز خان را بجان پور تعیین نمود و رضوی خان را به تھانپور فرستاد که صوبه خاندیس را حیانت نماید درین تاریخ خبر رسید که لشکری فرمان را بجا دل خان رسانید و او شهر را آئین بستم چهار کرده استقبال نموده جهت فرمان خلعت برآمده کسلیات و بجات بجا آورده در نیست و یکم سرو پا بجهت منسختن دوا بخش و خان عظم و صفی خان مرحمت نموده فرستاد و معادق خان را بجا کسلیات و حراست لاهور سر فرستاد خلعت و فیل عنایت نموده رخصت نمود و منصب او چهار همدی دلت و چهار صد سوار حکم شد ملتفت خان پسر مرزا رستم خان بنصب هزار و پانصدی و سیصد سوار فرق عزت برافراخت روزی در فینک راجه رسید که مار سیاه کفچه مار دیگر را فر برده بسورخ در آمد فرمودم که آنجا را کنده مار را بر آور دند بے اعراق باری مابین کلانے تا حال بنظر در نیامده چون شکمش را چاک کردند کفچه ماری که فرو برده بود درست بر آمد اگر چه این قسم دیگر بوده اما در ضحاکست و درازی اندک تفاوتی محسوس شد در نیولا از حیدر شد و خلعت نویسی صوبه و کن معروض گردید که مهابت خان عارف پسر زاهد را سیاست فرموده او را باد و پسر دیگر مجوس و مقید دار و ظاہر آن بے سعادت خون گرفته عرض داشتی بنجا خود بجنس بے بے دولت نوشته از جانب پدر خود اظهار خلاص و دولت خواهی و ذلالت و خجالت نموده بود و قصار آن نوشته بدست مهابت خان می افتد عارف را بحضور طلب داشته نوشته را با وی نماید چون خود سبیل بخون خود نوشته بود عدری که مقبول و سموع اقتد سامان نیارست کرد لاجرم او را سیاست فرموده پدر و برادرانش را مجوس گردانید غره خور داد و بعضی رسید که شجاع خان عرب در صوبه دکن با جل طبعی در گذشت در نیولا عرض داشت ابراهیم خان فتح جنگ رسید نوشته بود که بید دلت داخل او ڈیسه گردید تفصیل این اجمال آن که مابین سرحد او ڈیسه و دکن در بندے واقع است که از یک طرف کوه بلند دارد و از جانب دیگر چله و دریا است و حاکم گوکنڈه در بندے و حصاری ساخته توپ و تفنگ استحکام داده و عبور مردم بے اجازت و اشارت قطب الملک ازان در بند تصور و میسر نیست بید دلت برهنونی و بدرت قطب الملک از انجا گذشته بولایت او ڈیسه در آمد قصار در نیوقت احمد بیگ خان برادر زاده ابراهیم خان بر سر زمینداران گڈه رفته بود از سولخ این حادثه حسدیکه بے سامت و خبر و آگاهی اتفاق افتاده مترو و متحر گشت و ناگزیر دست ازان هم باز داشته بوضع بلیلی که حاکم نشین آن صوبه است آمده نسائی خود را همراه گرفته بتمام کتک که از بلیلے دوازده کوه بجانب بنگال است شتافت و چون وقت تنگ بود فرصت فراهم آوردن و انتظام احوال نشد استعداد جنگ بے دولت در خود نیافت و از همراہان چنانچه باید

بنود از کنگر گزشتہ ببر دوان کہ صلح برادرزادہ آصف خان مرحوم جاگیر دار آنجا بود رفت و در ابتدا صلح استعدا و نمود تہدیتی
آمدن بید دولت نمی کند تا آنکہ کتابت لعنت اللہ بر استمالت اومی رسید صلح بر دوان را مستحکم ساختہ بنشست و ابراہیم خان
از استماع این خبر وحشت اثر حیرت زدہ گشت ناچار با وجود آنکہ اکثرے از ملکبان و سپاہ او در اطراف بلاد متفرق و متلاشی
بودند و را کبر نگر پاس ہست استوار نمودہ با استحکام حصار و جمع آوردن سپاہ و دلاساے روساے خیل و چشم پرداختہ بہ باب
و آلات طعن و ضرب و حرب و نبرد مہیا ساخت در نیولان نشانی از بید دولت باور رسید مضمون آنکہ بحسب تقدیر ربانی و سر نوشت
آسمانی انجیر لائق بحال این سبے دولت بنود از کتم عدم بعالم ظہور جلوہ گر شد از گردش روزگار کجھ رفتار و اختلاف لیل و نہار
گذر برین سمت اتفاق افتاد اگرچہ در نظر ہمت مردانہ فسحت و وسعت این ملک جولانگاہ بے بل پر کاہے بیش نیست
مذاہ ازین رفیع تر و مطلب ازین عالی تر است لیکن چون یرین زمین گذار افتادہ سرسری نمی توان گذشت اگر او را
عزم رفتن در گاہ بادشاہ باشد دست تعرض از دامن ناموس و خانمان او کوتاہ است بفرارغ خاطر روانہ در گاہ گرد و اگر
توقف را مصلحت خود میدانند ہر گوشہ کہ ازین ملک التماس نماید عطا فرمایم۔

تکمیلہ نوشتہ میرزا محمد باوی مولف دیباچہ

ابراہیم خان در جواب نوشت کہ حضرت شاہنشاہی این دیار را بہ بندہ سپردہ اندامانت بسر جان ہمراہ است
چون شاہجہان در بروان رسید صلح حصار را استحکام دادہ مستعد جنگ و جدال گردید عبداللہ خان بیایہ حصار رسیدہ
محاصرہ نمود چون کار بصوبت و دشواری کشید و بیچ طاعت توقع مدد و طریق نجات ندید تا گزیر از قلعہ برآمدہ عبداللہ خان
را وید مشارالہیہ خاطر از قلعہ جمع ساختہ او را در نظر شاہجہان آورد و بعد از تسخیر بروان متوجہ کبر نگر شدند ابراہیم خان اول را
نمود کہ قلعہ کبر نگر را استحکام دادہ بشرایط تخصن و قلعداری پردازد چون حصار کبر نگر و سیج بود آن قدر جمہیت کہ حافظت
آن توان نمود نہ داشت در مقبرہ پسر خود کہ حصارش بنایت استوار بود تخصن گشت درین وقت جمعے از امراکہ در اطراف
بودند با و پیوستند سپاہ شاہجہان محاصرہ مقبرہ پرداختند و خود در قلعہ کبر نگر فرود آمدند از درون بروان نایرہ حرب شتمیل
گردید در نیوقت احمد بیگ خان رسیدہ ملائی گشت و دلاہار قوتی و استقامتی پدید آمد چون اہل و عیال اکثر آن روے

آب بود عبد اللہ خان دریا خان را از آب گذرانیدہ بدان سمت فرستاد ابراہیم خان با شماع این خبر احمد بیگ خان را ہماہ گرفتہ آن طرف شتافت و مردم معتبر را بجا رست و محافظت قلعہ بازداشت و سفائن جنگی را کہ باصطلاح اہل ہند نواڑہ می گویند پیش از خود بدان سمت فرستاد تا سر راہ آنہوچ گرفتہ بگذرانند کہ از آب عبور نمایند اتفاقاً پیش از رسیدن نواڑہ دریا خان از دریا گذشتہ بود و ابراہیم خان احمد بیگ خان را بجنگ اوروانہ نمود و کنار دریا بین العسکرین اتفاق جنگ افتاد و جمعہ کثیر از طرفین بقتل رسیدند احمد بیگ خان عطفت عنان نمودہ با ابراہیم خان پیوست و از تسلط و غلبہ غنیم آگاہ ساخت ابراہیم خان کس بطلب بعضی مردم کار آمدنی بقلعہ فرستاد کہ وقت کمک است گروہی از جوانان خود را با ابراہیم خان رسانیدند و دریا خان آگاہی و اطلاع یافتہ چند کرہ پس تر و عقب تر حرکت کرد و چون نواڑہ در تصرف ابراہیم خان بود عبور لشکر شاہجہان از دریای گنگ بے کشتی میسر نمی گشت درین اثنا بلبلہ راجہ نام زمینداری آمدہ اظهار کرد کہ اگر فوجی ہمراہ من تعین کنید در طرف بالائے آب قریب بجد و متعلقہ خود چند منزل کشتی را بدست آورده افواج را از آب بگذرانم شاہجہان عبد اللہ خان را با ہزار و پانصد سوار نامزد کرد تا از گذرے کہ آورہ نمائی کند عبور نمودہ بر سر اردوے ابراہیم خان تاخت برد و آن افواج بر بہری بلبلہ راجہ بسرعت باو از آب گذشتہ بدریا خان پیوست چون این خبر با ابراہیم خان رسید سر اسیمہ بجزم زرم شتافت نور اللہ نام سید زادہ را کہ از منصبداران تجویزی او بود با ہزار سوار ہراول قرار داد و احمد بیگ خان را با ہزار سوار طرح کرد و خود با ہزار سوار در قول ایستاد و بعد از تلافی طرفین جنگ عظیم در پیوست عبد اللہ خان بر فوج ہراول تاختہ نور اللہ را منہزم ساخت و جنگ بہ احمد بیگ خان پیوست و مردانہ ایستادہ زخمی ہائے سنگ بر داشت ابراہیم خان از شاہدہ بین حال طاقت نیاوردہ جلو انداخت و عبد اللہ خان نیز بر فوج ابراہیم خان حملہ آوردہ و یقیناً او عنان ثبت از دست دادہ و طلقہ ہریت سپرد و سر رشتہ انتظام افواج از ہم گسخت و ابراہیم خان با سعد و دسے پاسے علی ہمدانی را بداشت ہرچہ مردم اورا جلو گرفتہ خواستند کہ از ان معرکہ بے ہملکہ برآید راضی نشدہ کہ مقتضای ہمت و مردانگی این کار نیست چہ دولت بہتر از نیکہ در خدمت بادشاہی جان نثار کنم ہنوز سخن تمام نگشتہ بود کہ از اطراف ہجوم آوردہ بزخمی ہائے کاری کارش تمام ساختند و نظر بیگ نامی از نوکران عبد اللہ خان سبب قتل او گردید بالجمہ سوار را بریدہ پیش شاہجہان فرستاد و جمعہ کرد حصار مقبرہ شصن بود نہ از مردن ابراہیم خان فتح جنگ و قوت یافتہ دلہا از دست داد و درین وقت رومی خان نقبی را کہ بیاسے حصار رسانیدہ بود آتش دادہ چہل درہ از دیوار حصار منہدم گشت و حصار سحر گردید و گر بخجکان خود را در دریا

می افکندند و اگر کشتی بدست می آمد هجوم آورده غرق می گشتند و گروهی که گرفتاری عیال سلسله پائے آنها بود رفته ملاقات می شدند و میرک جلایر که از عهد پائے آن صوبه بود دست گیر شد و از همراهان شاهجهان عابدخان دیوان و شریف خان بخشی و سید عبدالسلام بارهه حسن بیگ بخشی و چندی دیگر جهان نثار گشتند و چون احمد بیگ خان با جمعی از منصبداران آن صوبه از میدان بنزد پیر آمده بصوبه دها که که دارالملک بنگاله است و اهل و عیال داند و ختمائے میرزا ابراهیم خان نیز در آن جا بود و رو نهاده بود لشکر شاه جهان نیز بدان صوبه حرکت نمود و چون دها که رسید احمد بیگ خان کام و ناکام با دیگر مردم بملازمت می رسند و مبلغ چهل لک روپیه از اموال ابراهیم خان و پنج لک روپیه از اموال میرک جلایر و غیره متصرف گشتند و پانصد زنجیر فیل و چار صد راس اسب گوشت که در آن ولایت بهم می رسید از ضمائم غنائم گشت و آتش و امتعه اکثر وافر بقید ضبط آورده و نواره و توپ خانه چندان که در خور بادشاهان ذی شوکت بود بدست افتاد سه لک روپیه بعبدالله خان و دو لک روپیه بر اجه بھیم و یک لک روپیه بداراب خان و یک لک روپیه بدربار خان و پنجاه هزار روپیه بوزیر خان و پنجاه هزار روپیه به شجاعت خان و پنجاه هزار روپیه به محمد تقی و پنجاه هزار روپیه به بیرم بیگ بخشیدند و همچنین بمردم دیگر در خور پایه و مراتب کم و بیش رسید و چون از ضبط آن ملک و ابرو اخت داراب خان پسر خان خانان را که تا حال مقید بود از قید بر آورده و سوگند داده حکومت ملک بنگاله را با تقویض فرمودند و زن او را با یک دختر و یک پسر شاهنواز خان همراه گرفتند و بغزم تخمیر ملک بهار متوجه شدند و راجه بھیم پسر رانا را که درین هرج و مرج از خدمت او شان جدائی اختیار نکرده بود برسم منتلاً با فوجی پیشتر از خود بصوبه پٹنه روانه گردانید خود با عبدالله خان و دیگر بندها از پی او شتافت صوبه پٹنه که در جاگیر شاهنواز پریز مقرر بود و ایشان نخلص خان دیوان خود را بحکومت و حراست آن ملک مقرر داشته آله یار پسر افتخار خان و بیرم خان افغان را بقصد جاری گذاشته بودند پیش از رسیدن راجه بھیم پائے همت آنها از جارفیت و توفیق یاوری نکرده که حصار پٹنه استحکام داده روزی چند تا رسیدن لشکر متغفل و از نزال آباد عنان مسارعت باز نکشیدند و بھیم بشهر پٹنه در آمده آن ملک را متصرف گشت و بعد از چند روز شاهجهان با بسیارے از لکھیان به بنگاله رسید و جمعی کثیر از متعینان بهار و جاگیر داران آنجا اقرار همراهی دادند و از اطراف و نواحے نیز پنج شش هزار سوار آمده نوکر شدند و سید مبارک که حارس قلعه بهتاس بود با وجود استحکام قلعه و استعداد قلعه داری حصار را محاصره نمود زمینداران و جنبه دیگر زمینداران آن حدود که باراده رفاقت پیوستند و عبدالله خان و راجه بھیم را بطریق منتلاً بصوب

آله آباد و دریاخان را با فوج بجانب مانگ پور فرستاده خود نیز ستاقب حرکت نمود چون عبداللہ خان بگذر جو سیہ پیوست
 جب انگیر تلی حسان پسر خان اعظم کہ حکومت جون پور داشت نزد میرزا رستم با آله آباد رفتہ و عبداللہ خان از عقب شتافتہ
 در قصبہ جھوسی کہ بر لب آب گنگ در مقابل آله آباد واقع است فرود آمد بھیم بقاصلہ پنج کردہ از آله آباد اقامت نمود و شاہان
 جون پور رسیدہ توقف در زید عبداللہ خان بجزب توپ و تفنگ و نوارہ عظیم کہ ہمراہ داشت از آب عبور نمودہ در ظاہر آله آباد
 فرود آمدہ بکار محاصرہ پرداخت و میرزا رستم در قلعہ محصن گشتہ رایات جنگ و جدال افراخت و از درون و برون سفیر تیر و
 تفنگ پیام مرگ و شور اجل و رگوش دلیران می انداخت فتنہ و آشوب عظیم در ان سرزمین پدید آمد اکنون عنان اسب
 خوشخرام خامہ را بجانب تحریر احوال دکن منعطف می گرداند سابقا تحریر یافتہ کہ عنبر حبشی علی شیر نامی وکیل خود را نزد
 ہماہایت خان فرستادہ نہایت عجز و فروغنی ظاہر ساخت باید آنکہ مدار ہماہایت صوبہ دکن بہ عمدہ او مفوض باشد و چون
 او را ببادل خان ابواب منازعت و خواصمت مفتوح گشتہ بود امید آن داشت کہ با مدار بندہ ہاے در گاہ سلاطین سجدہ گاہ
 آثار تسلط بر ظاہر سازد و بھمین عادل خان نیز بحجت دفع شراف تلاش می کرد کہ مدار اختیار آلتوبہ بقبضہ اعتبار ادا
 شود آخر فزون عادل خان کار گرفتار و ہماہایت خان جانب عنبر را از دست دادہ بکار وائی عادل خان پرداخت و
 چون عنبر بر سر راہ بود ملاحظہ لاری وکیل عادل خان از جانب او نگرانی خاطر داشت ہماہایت خان فوج از لشکر
 منصور بہا لگھاٹ تعین فرمود کہ بدرقہ شدہ ملاحظہ را بہ برہان پور رساند عنبر از شنیدن این خبر متروک و متوہم گشتہ با
 نظام الملک از شہر کٹکی برآمدہ بقندھار کہ بر سر ولایت گوگندھ واقع است شتافت و فرزند ان را با جمال و انتقال
 بر فراز قلعہ دولت آباد گذاشتہ کٹکی را خالی ساخت و شہر ہا انداخت کہ بسرحد قطب الملک میروم کہ زر مقرر خود
 را از و باز یافت نمایم بالجملہ چون ملاحظہ لاری بہ برہان پور پیوست ہماہایت خان تاشاہ پور استقبال نمودہ نہایت
 گرمی و دلجوئی ظاہر ساخت و از انجا باتفاق متوجہ ملازمت شاہزادہ پردیزگر دیدند و سر بلند را سے را بحکومت و حراست
 شہر برہان پور گذاشت و جادو را سے داد و سے رام را بملک تھر داشت و سپہا دین و برادر دینی را بحجت احتیاط ہمراہ گرفت و
 چون ملاحظہ بخدمت شاہزادہ پیوست مقرر گشت کہ ابانچ ہزار سوار و برہان پور یودہ باتفاق سر بلند را سے تمشیت احکام و انتظام ہام نماید
 و امین الدین سپہا و ہزار سوار و خدمت شتابدین قرار داد مشارالیہ را بخدمت فرمودہ خلعت باشمشیر مرصع و سپہ ذیل لطف نمودند و
 بھماہایتین و ملا و نیز خلعت و سپہ ذیل بانچاہ ہزار روپیہ و خراج عنایت گردید و محمد امین را ہمراہ خود گرفتند ہماہایتان از جانب خود یک صمد

دو راس اسپ دو دوزخیر میل و ہفتاد ہزار روپیہ نقد و یک صد و دو خان آغوشہ بھلا محمد پسر او دادا مادش تکلیف نو و نو و نو و نو
 خورداد و نودول حضرت شاہنشاہی در خط کشیر اتفاق افتاد و اتفاقا دھان از نفاٹس کشمیر کہ درین مدت ترتیب داده بود و بر
 سبیل پیشکش معروض داشت درینو لا بسامع جلال رسید کہ پلنگپوس اوزبک سپہ سالار نذر محمد خان ارادہ نمود کہ حوالے
 کابل و غزنین را بتنازد و خانزاد خان پسر مہابت خان بامراے کہ بلک او مقرر انداز شہر برآمدہ بمداخلہ و مقابلہ ہست
 مصروف داشتہ بنا بران غازی بیگ کہ از خدمتگار ان نزدیک بود بڈاچو کی رخصت شد کہ از حقیقت کار اطلاع حاصل نمودہ
 خبر شخص بیار و دواز قضا یا آنکہ چون عبدالغزیز خان قلعہ قندھار را بہجت نہ رسیدن ملک بشاہ عباس حوالہ نمود و این معصی
 بہ مزاج شاہنشاہی گرانی داشت درینو لا و احوال سید و امام منصبدار سے فرمودند کہ از بند رسورت برکشتی نشانیہ بکے معظہ
 روانہ سازد و متعاقب فرمان شد کہ مشارالیه را از ہم گذرانند آن بیچارہ در اثنائے راہ بقتل رسید خواجہ مذکور از کشادہ روی و
 خوشخوی و سبے کلفی بہرہ مند بود امید کہ از اہل آمرزش باد و در ہفتیم ماہ تیر آرام بانو بیگم ہمشیر قدسیہ آنحضرت بمرض اسہال
 و طبیعت حیات پسر حضرت عرش آشیانی آن حضرت سرشت را بغایت دست می داشتند در چہل سالگی چنانچہ بدینیا آمدہ
 بود و رفت و درین تاریخ از عرض داشت غازی بیگ بوضوح پیوست کہ پلنگپوس بکبت ضبط الوس ہزار جات کہ توزک آہنادر
 حد و غزنین واقع است و از قدیم بجای غزنین خان مال گذاری می نمودند و قلعہ و رومونع مرا را از مضامین غزنین ساختہ
 ہمشیرہ زادہ خود را با فوجی آنجا گذاشتہ بود آما دہ گشتہ است سران الوس ہزارہ نزد خانزاد خان آمدہ استغاثہ نمودند کہ ما از
 قدیم رعیت و مالگذار حاکم کابل ایم پلنگپوس می خواہد کہ ما را بہ تعدی ایل و فرمان بردار خود سازد اگر شہر اورا از ما کفایت کنند
 دوست تعدی اورا از ما باز دارند بدستور سابق رعیت و فرمان پذیر ایم والا ناگزیر با و بختی گشتہ خود را از آسیب بیداد و ظلم
 او بہکان محافظت نہائیم خانزاد خان فوجی بلک ہزارہ فرستاد و خواہر زادہ پلنگپوس بموافقہ و مقابلہ پیش آمدہ در اثنائے
 زد و خورد جمعے از اوزبکان بقتل رسید و سپاہ منصور قلعہ اورا با خاک برابر ساختہ لظفر و فیر دزی عثمان سعادت معطوف داشتہ
 پلنگپوس از استماع این خبر خجالت زدہ کردار خویش گشتہ از نذر محمد خان برادر امام قلیخان داراے توران التماس نمود کہ بتاخت
 سرحد کابل شتافتہ خود را از ان انفصال برآرد و در ابتدا نذر محمد خان و تالیق و عمدہ ہاے لشکر او تجویز این جرأت و
 سبے باکی نمی نمودند بعد از مبالغہ و اعزاق بسیار رخصت حاصل نمودہ بادہ ہزار سوار از اوزبک و المانچی روسے او بار
 بدین حد و ہند خانزاد خان از استماع این خبر مردی را کہ در تمام نجات بود و طلبیدہ بہ ترتیب اسباب قتال و جدال پرداخت

دند با س جانسپار و بهادران عرصه کارزار از همه یکدل و یکرو جنگ قرار دادند بالجمعه چون بهادران عرصه شهاست به وضع شیر گله که در ده کرده غزنین واقع است معسکر آراستند و از آنجا افواج را ترتیب داده و چپلته پوشیده متوجه پیش شدند و خانزاد خان با جمعی از منصبداران پدر خود در قول پایست ثبات افشرد و مبارز خان افغان و انیرا س سنگدل و سید حاجی و دیگر بهادران را در فوج هراول مقرر داشت و همچنین فوج چرانغار و برانغار با آئین شایسته ترتیب داده از انیر و جل سبانه تعالی نصرت و فیروزی درخواست نمود و چون مذکور می شد که سپاه اوزبک در سه گروه غزنین لشکرگاه ساخت دولت خواهان را بخاطر می رسد که شاید روز دیگر ملاقی فریقین اتفاق افتد نصرا را پس که سه گروه از موضع شیر گله گذشته قراولان اوزبک نمایان شدند قراولان منصور قدم جلادت پیش گذاشته جنگ انداختند و عساکر اقبال با توپ خانه و فیلان کوه شکوه آهسته و آهسته بآن انداخته اتفاقاً پلنگپوس در پس پشت به توپ می شده ایستاده بود و قصدش آنکه چون لشکر منصور کوفته و مانده از راه می رسد از کمین گاه برآمده کارزار نمایند مبارز خان که سردار فوج هراول بود غنیمت را دیده جمعی را بکمک قراولان می فرستد و آنهم نیز کس نزد پلنگپوس فرستاده از رسیدن افواج قاهره آگاه می سازند یک گروه ب لشکر مانده سپاه غنیم نمایان می شود آن مقهور مردم خود را افواج ساخته بود یک فوج ادباً لشکر هراول منصور مقابل می گرد و دو خود با فوج دیگر با فاصله یک تفنگ ایستاده عنان ادباری کشد چون فوج مخالفت بحسب کیست از بهادران فوج هراول افزودنی داشت بهادران قول گرم و گیراشافته خود را بکمک هراول رسانیده نخست بآن و ز بنورک و توپ و تفنگ بسیاری زنند و از پس فیلان جنگی را دو انبیه کارزاری نمایند و جنگ بامتداد داشته ادمی کشد در چنین وقت پلنگپوس خود را بکمک می رساند و معذاکاری نمی سازد و پائست همت از جای لغزد و بهادران عرصه شهاست در بر داشتند و بستن و تاختن و انداختن کارنامه جلادت و جانسپاری به تقدیم رسانیدند مخالفان تاب نیاورده جلوریز بر می گردانند و هزاران بیشه شهاست آن بخت برگشته را تا قلعه حما که شش گروه از میدان جنگ دور بود زده و کشته تعاقب نمودند و قریب سیصد اوزبک علف تیغ بید برنج ساختند و سوازی هزار راس اسب و اسلحه بسیار که مخالفان در راه از گرازی انداخته بودند بدست سپاه منصور افتاد و فتحی عظیم که عنوان فتوحات تواند بود بتأیید از و جل سبانه چهره کشای مراد گشت چون این خبر بجهت اثر بسامع جلال رسید بند با س شایسته خدمت که درین جنگ مصدر خدمات و ترودات پسندید گردیده بودند هر کدام در خور استعداد و حالت خویش با صافه منصب و اقسام مراحم خسروانی و لوازش خاقانی سر بلند می یافتند پلنگپوس اوزبک است نامش

چنین بوده پلنگ برهنه را گویند و پوس سینه را گویند و چنگی سینه و رتاخته بود و ازان روز پلنگپوس اشتهار یافته اکثر اوقات در میان قندهار و غزنین بسر می برد و چون مکرر بخراسان شتافته دست بر دسپا هیانه نموده توان گفت که شاه عباس از دور حساب بود مقارن این حال از عرض داشت فاضل خان واقعه بخار و کن بمسابع جلال رسید که چون ملا محمد لاری به برهانم رفت و خاطر اولیا س و دولت از ضبط و نسق صوبه دکن اهلینان پذیرفت و شاه هزاره پرویز بهما بخت خان و دیگر امرا بصوب ملک بهار و بنگاله نهضت فرمودند چون خاطر از فتنه سازی و نیزنگ پردازی خان خانان گمرانی داشت و دارا ب پسر او در خدمت شاه جهان بود بصلاح و عوا بدید دولت خواهان او را نظر بند نگاه می داشتند و مقرر شد که متصل بدولتخانه شاه هزاره خیمه محبت او برپا کنند و جانا بیگم صبیبه او که در عقد از دواج شاه هزاره و انیال و شاگرد رشید پدر خود است با پدر یکجا بسر برد و جمعی از مردم معتبر بر در خانه او پاسبانان و از اندک جمع را بجهت ضبط اموال بردایره او فرستادند و خواستند که فیم نام غلام او را که از عهد س و دولت او بود و شجاعت را با کار وانی جمع داشت متعبد سازند و او را بیکان خود را بدست دیگری نداد و پاسی هست افشوده با پسر و چندی از نوکران داد مروی داده جان فدای آبرو نمود و در خلال این احوال فضل خان دیوان شاه جهان که در بجای پورمازه بود بدرگاه والا شتافته دولت زمین بوس دریافت و مشمول عواطف خسروانه گردید و متعارن این خبر بد آرائی شاهزادگان با همدگر رسید شرح این داستان آنکه چون سلطان پرویز و هما بخت خان بجواله آباد رسیدند عبداللہ خان دست از محاصره قلعه باز داشته بکجوسی مراجعت نمود چون دریا خان با فوجی کسار آب را استحکام داده بود و کشتیها را بجانب خود کشیده روزی چند عبور لشکر بادشاهی در توقف افتاد و شاه هزاره پرویز و هما بختان در کنار آب مذکور معسکر آراستند و دریا خان ضبط گذرهای منوطه مانگه زمینداران میس که در آن حدود اعتباری دارند سی منزل کشتی از اطراف بدست آورده چند کوه بالا س آب گذاری بهمرسانیده را بهبری کردند تا دریا خان آگاه می یافت بدافعه و مقابله پرواز و لشکر بادشاهی از آب گذشت لا علاج دریا خان صلاح در توقف ندیده بجانب جنوب رشتافت و عبداللہ خان و راجه بهیم نیز با شاه هزاره بطرف جوپور روان شدند و التماس نهضت بصوب بنارس کردند شاه جهان پروگیان حرم را بقلعه خلک اساس رهناس فرستاده خود بطرف بنارس حرکت نمود و عبداللہ خان و راجه بهیم و دریا خان بلشکر پیوستند شاه جهان به بنارس رسیده از آب گنگ گذشت و بر کنار آب لونس اقامت نمود شاه هزاره پرویز و هما بخت خان به مدینه رسیدند و آقا محمد زمان لهرانی را با طایفه آنجا گذاشته از آب گنگ گذشتند و خواستند که از آب لونس عبور نمایند بهیرم بیگ مخاطب

بخان دوران فرموده شاه جان از آب گنگ بگذشت و در سه آقا محمد زمان آورد و محمد زمان بجهوسی شتافت بعد از چهار روز
 خاندوران با غرور و سوغور در رسید آقا محمد زمان باستقبال شتافت دوران بحر که متبردی عظیم و کاری شگرت کرد و خاندوران بعد از
 هزیمت سپاه خود در رزمگاه توقف نموده تنها به طرف می تاخت می کوشید تا بقتل رسید سر او را بدرگاه شاهزاده پرویز فرستادند
 و از آنجا بر نیزه کردند رستم خان که سابقاً نوکر شاه جهان بود و گر خیمه بشا هزاره پرویز پیوسته بود گفت خوب شد که حرام خور بقتل
 رسید جهانگیر قلیخان پسر عظم خان حاضر بود گفت او را حرام خور و باغی نمی توان گفت از جلال نک تیرد نباشد که در راه صاحب
 حسان داده و ازین بیشتر چه توان کرد و بنگرید که اکنون نیز سرش از همه سرها بلندتر است بالجلد بعد از واقعه خاندوران شاهزاده
 پرویز عظیم شادمان شد و آقا محمد زمان را نوازش فرمود بعد ازین واقعه شاه جهان با سرداران سپاه کنگاش نمود اکثر و تنواریان
 خصوصاً راجه بهیم صلاح در جنگ صفت دیدند مگر عبداللہ خان که اصلاً راضی باین نمی شد و بعضی می رسانید که چون لشکر
 بادشاهی بحسب کمیت بر سپاه مافزونی دارد و چنانچه لشکر بادشاهی قریب چهل هزار سوار موجود است و لشکر شاهی از نوکران
 قدیم و جدید تا هفت هزار سوار نمی کشد مناسب حال آن و صلاح دوران است که لشکر جهانگیری در هین سرزمین گذاشته خود
 را از راه آوده و لکنو بنواحی دہلی رسانیم چون این گروه آوده بدالضوب شتافته نزدیک رسند بطرف دکن متوجه شویم ناگزیر لشکر
 بادشاهی از بسیاری گرانی و حرکت اسباب خست عاوض شده آشتی خواهند کرد و اگر صلح صورت نماند دوران زمان بتقصای
 وقت عمل باید فرمود شاه حمزه از کمال غیرت و جلالت این سخن را بسع قبول اصفانه نموده قرار بر جنگ صفت داده باین
 عزیمت پا در رکاب آورده ترتیب افواج فرمود و در قول خود ایستاده در بر نغار عبداللہ خان و در نغار نصرت خان و در
 هراول راجه بهیم و بر دست راست راجه دریا خان با طایفه افغانان و بر دست چپ بهار سنگه و غیره پسران زر سنگه یو
 و در التمش شجاعت خان و شیر بهادر مخاطب بشیر خواجه و رومی خان میر آتش توپ خانه را روانه ساخت مقارن این
 حال شاهزاده پرویز و مهابت خان صفوف نبرد آراسته بر صحرای رز اشتافتند و کثرت سپاه بادشاهی بشاید بود که سه
 طرف لشکر شاه جهان را فرد گرفته حلقه سان در میان داشت و رومی خان میر آتش توپ خانه را پیش برد و یکن که برابر گول
 توپ انداخته باشد از غریب اتفاقات آنکه یک گول بر کسی نخورد و توپهای گرم شده از کار باز ماند و چون فاصله میان توپخانه
 و هراول فوج شاه جهان بسیار شد هراول لشکر بادشاهی بجانب توپ خانه مطمئناً خاطر شتافت مردم توپ خانه تاب
 نیاورده را هزیمت سپردند و توپ خانه بتصرف مردم بادشاهی درآمد از مشاہدہ این حال دریا خان افغان که در دست

راست ہراول بود بے جنگ راہ فرار سپرد و از برگشتن او فوج دست چپ ہراول نیزہ بران گردید ناگزیر راجہ بھیم کثرت مخالفت خود را بنظر اعتبار در دنیا دروہ با معدودے از راجپوتان قدیمی خویش توسن ہمسفہ برانگنہ بر قلب لشکر بادشاہ رسیدہ بہ شمشیر آبدار کارزار نمود و جفا جوت نامی فیلی کہ در پیش بود بزخم تیر و تفنگ از پا افتاد و آن شیر بیشہ جرات و جلاوت بار راجپوتان جان نثار پائے مردانگی قایم کردہ آثار شجاعت و تہور ظاہر ساخت جو انان چیدہ و سپاہیان جنگیدہ کہ بر گرد پیش سلطان پرویز و مہابت خان ایستادہ بودند از اطراف و جوانب ہجوم آوردہ آن یکہ تاز را بہ تیغ سید رنج بختک ہلاک می انداختند اما رقی داشت کارزار کرد و جان نثار شد و بھیم راستہ و پر تھی راج واکھراج را تھور با چندے از تھوران روم دوست و در عرصہ کارزار زخمی افتاد و از کشتہ شدن راجہ بھیم و برہم خوردن فوج ہراول شجاعت خان کہ رفیق فوج التمش بود نیز منہزم شد و شیر خواجہ کہ سردار این فوج بود قدم بر جاداشتہ مقتول گردید چون ہراول التمش از پیش برخاست و جنگ بقول رسید فوج جرنغار کہ سرکردہ آن نصرت خان بود تاب نیاوردہ طرح داد و شاہ بہمان بعبد اللہ خان کہ در جرنغار بود و جبے از سپاہ کہ مجموع بہ پانصد سپاہ می کشد پاسے تحمل استوار کردہ دلاوران را ترغیب و تحریض می نمود تا آنکہ اکثرے کشتہ و زخمی شدند غیر از فیلان علم و تیغ و قورخانہ خاصہ و عبد اللہ خان کہ بجانب دست راست بانڈک فاصلہ ایستادہ بود چیزے بنظر در نمی آمد درین وقت تیرے بجلتہ خاصہ رسید و از دھل اسمہ ذات مقدس را بکشت مصلحتی محافظت نمود و شیخ تاج الدین را کہ از خلفائے خواجہ باقی است قدس سرہ کہ دران سمرکہ ہمعنان شاہ بہمان بود تیرے بر رخسارہ خوردہ از بنا گوش سر بر آوردہ درین وقت شاہ بہمان یوسف خان را نزد عبد اللہ خان فرستاد و پیغام کرد کہ کار بجائے نازک رسیدہ مناسب حال و ملائم شان ما این ست کہ با معدودے کہ ہمراہ ماندہ اند توکل بکرم الہی نمودہ بر قلب لشکر بادشاہی بتا زیم تا آنجہ رقمزدہ کلاک تقدیر است بظہور سد عبد اللہ خان خود نزدیک رفتہ گفت کار از ان گذشتہ کہ بہ تاخیر و تردد اثرے مترتب گرد و این دست و پا زدن محض بیہودہ و بیفائدہ است سلاطین سلف چون امیر تیمور صاحب قران و حضرت بابر بادشاہ و ہمچنین اکثر صاحبان داعیہ را در مبادی سعی و تلاش مکرر حسین و قالیع اتفاق افتادہ و دران حالت صعب ضبط احوال فرمودہ عنان از عرصہ کارزار منعطف ساختہ اند و بدین کامی قرار دادہ لہذا بدولتی رسیدہ اند و جمعی از فدویان کہ در رکاب سعادت حاضر بودند گستاخانہ دست بر جلو انداختہ سام آسبے از عرصہ کارزار بر آوردند و لشکر بادشاہے بہ اردوے شاہی درآمدہ بغارت و ضبط اموال و اسباب پرداختند و این قدر را غنیمت شمرده بتعاقب

نشانیستند و شاه جهان بچار کوچ بر فراز قلعه ربهاس نزول نمود و سه روز در قلعه توقف نموده از لوازم قلعه داری خاطر جمع داشت
و سلطان مراد بخش را که در بهمان ایام قدم بعالم وجود نهاده بود بادایه با و انکهار را بخاک گذاشته با دیگر شاهزاده با و اهل حرم بجانب
پلینه و بهار منصفیت فرستاد و چون این اخبار بمساع قدسیه رسید بمابیت خان در انجذاب خان خانان سپه سالار امر ساخته
بمنصب هفت هزاری ذات و هفت هزار سوار از قرار دو سپه و سه اسپه شرف اقبیا زنجشیدند و تهن و توغ علاوه عواطف
گشت اکنون مجلی از سواخ دکن رقمزده کلک و قانع نگاری گردید چون ملک غیر سیر حدود لایت قطب الملک شتافته بمبلغ
مقرر که هر سال بجهت خرج سپاه از وی گرفت و درین دو سال بموقوف مانده بود باز خواست نموده مجدداً عهد و
سوگند خاطر از ان جانب پرداخت و بجد و ولایت بند رسید و مردم عادل خان را که بکراست آن ملک مقرر بودند زبون
و بے استعداد یافته غافل بر سر آنها تاخت و بندرتا راج نموده از انجا با جمیعت و استعداد افراد ان شتافت و چون عالمخان
اکثر از مردم کار دیده و سرداران پسندیده خود را همراه لاری بر برهان پور فرستاده بود و جمعی که بفتح شراد کفایت کنند حاضر
نداشت صلاح وقت در پاس عزت و محاربت خود دانسته در قلعه بیجا پور متحصن گشت و با حکام برج و باره و لوازم قلعه داری
پرداخته کس بطلب ملا محمد لاری و لشکر که همراه او به برهان پور بودند فرستاد و بمتصدیان صوبه مذکور بتاکید و مبالغه نوشت که حقیقت
اخلاص دولت خواهی من بر همه دولتخواهان ظاهر و هویدا است و خود را از متعلقان آن درگاه می دانم درین وقت که غیر ناخوش
با من چنین گستاخی نموده چشم آن دارم که جمیع دولتخواهان بادشاهی که در صوبه موجود اند بکلیک من متوجه گردند تا این غلام
فضول را از میان برداشته سزای کردار و در دامن روزگار او گذاشته آید در هنگامی که مابیت خان با بادشاه شاهزاده پرویز متوجه
آل آباد شد سر بلند را بے حکومت و حراست برهان پور باز داشته مقرر نموده بود که در محلات کلی و جزوی بصوبای دیدار ملا محمد لاری
کار کند و در اخطام همام دکن از صلاح او اعتراف نورزد چون ملا محمد بسیار بجد شد و بمبلغ سه لک هون که قریب دوازده لک
روپیة باشد بصیغه مدد خرج لشکر بمتصدیان آنجا داد و نوشته بآنسے عادل خان در باب لک بمابیت خان رسید و او نیز بخیر
این معنی نموده بمتصدیان دکن نوشت که بے تامل و توقف همراه ملا محمد لاری بکلیک عادل خان شتابند تا گزیر سر بلند را بے
با معبودی و بر برهان پور توقف گزیر و لشکر خان و میرزا منوچهر و خیر خان حاکم احمد نگر و جان سپار خان حاکم ببر در غرضی خان
و ترکمان خان و حمید متا خان بخشی و اسد خان و عزیر الله خان و جواد و راسه و او داجی رام و سایر امر او بمنصبه ایلان که بمنز
تعیینات صوبه دکن بودند با ملا محمد لاری بکلیک عادل خان بقصد استیصال غیر شتافتند و چون غیر ازین معنی و توقف یافتند و نیز

نوشہ تاج بنو ہاسے درگاہ فرشتاؤں کے از غلامان درگاہ ام نسبت بنگان انتخاب دارم و سبے ادبی از من بطور نیامہ بچہ تقصیر و کدام
گنہ در مقام خرابی و استیصال من در آمدہ اند و بہ کلیت عادل خان و بہ تحریک ملا محمد بر سر من می آیند میان من و عادل خان
بر سر ملی کہ در زمان سابق بہ نظام الملک متعلق بود و الحال او متصرف گشتہ نزاع است اگر او از بندہ ہاست من نیز از غلامانم
مرا با او و او را با من و گذارند تا ہر چہ در مشیت حق است بطور آید آنها با بن حرفت و التفات نفرمودہ کوچ بر کوچ متوجہ
آفتاب گردیدند ہر چہ عنبر بالبحال و زاری افزود و ایشان بیشتر شدت ظاہر ساختند تا گریز از ظاہر بجای آور بر خاستہ بخت بود
ملک خود پیوست و بعد از نزدیک رسیدن افواج عنبر دفع الوقت و مدارا نمودہ روزی گذرانند سعی و ران داشتند کہ کار
بجنگ رسد و ملا محمد با مر اسے بادشاہی سرور دنبال دادہ فرصت نمی داد ہر چند سرانداڑے و مدارائی نمود و حمل بر عجز و
زبونی او کردہ در شدت می افزودند و چون کار بر وتنگ آمد و اضطراب دامن گیر گشت تا گریز در روزی کہ مردم بادشاہی
غافل بودند و سے دانستند کہ جنگ نمی کند ترکما از دور نمایان ایشان گردیدند کہ ترک جنگ نمودہ بر آمدہ اند و می خواہند
کہ گر بخیمہ بروند درین وقت بر مردم عادل خان برخیزند و میان مردم او و عنبر جنگ سخت و در پیوست و بحسب تقدیر ملا محمد کہ
سوار لشکر بود کشتہ شد ازین بہت سپاہ عادل خان و اسرشتہ انتظام گسیختہ گشت و جادو و راسے و او داجی رام دست
بکار بر دند و راہ فرار پیوید عنبر ناگاہی کار خود کرد و شکست عظیم بر لشکر عادل خان واقع شد و اخلاص خان و غیرہ
بہت و پنج نفر از سران سپاہ عادل خان کہ مدار دولت او بر آئنا بود گرفتار شدند و از آن گروہ فرما د خان را کہ تشنہ خون بود
از سر چشمہ تیغ سیراب ساخت و دیگران را محبوس گردانید و از امرای بادشاہی لشکر خان و میرزا منوچہر و عقیدت خان گرفتار
شدند و خنجر خان گرم و گیر خود را با حمد نگر رسانیدہ با تہکام قلعہ پرداخت و جان سپار خان نیز برگشتہ بہ سیر کہ در جاگیر او بود رفتہ
حصار سیر را مضبوط ساخت و جبے دیگر کہ از ان در طہ ہلاک بر آمدند بعضے خود را با حمد نگر رسانیدند و گروہے بہ برہان پور
شتافتند و چون عنبر بمرا و خویش کامیاب گردید و انچہ در خیلہ او نگذشتہ بود بر عرصہ بطور جلوہ گری نمود و اسیران سرخچہ تقدیر را
مسلسل و محبوس بدولت آباد فرستاد و خود با حمد نگر رفتہ بحاصرہ پرداخت لیکن ہر چند سعی نمود کہ کارے از پیش زلفت
نا کام جبے را بر دور قلعہ گذاشتہ بجانب بیجا پور عنان عزیمت معطوف داشت عادل خان باز تحصن شد و عنبر تمام ملک
او را تا حد و متعلقہ بادشاہی کہ در بالا گھاٹ بود متصرف گشتہ جمعیت نیک فراہم آوردہ قلعہ شولا پور را کہ پیوستہ میان
نظام الملک و عادل خان بر سر آن نزاع می بود محاصرہ کرد و یا قوت خان را با فوسج عظیم بر سر برہان پور فرستاد و قوت خان

میدان را از دولت آباد آورده قلعه شولا پور را بضر دست و زور بازو سه قدرت مفتوح گردانید از استماع این اخبار
دشت آثار خاطر اقدس شاهنشاهی آشوب گرایید در خلال این احوال مکتوب نذر محمد خان دالی بلخ بنظر مقدس در آمد
مضمون آنکه این نیازمند آنحضرت را بپناه پدر و والی نعمت خود میداند بلیکپوس سبب رخصت این خیر اندیش مصدر جهان
گستاخی شد و الحمد لله که تادیب شایسته یافت چون نیز غبار نقار در میان لشکر کابل و سپاه بلخ حادث شده امیدوار
است که خانزاد خان را از حکومت کابل تغییر فرموده بجای او دیگر کسی را تعیین فرماید از آنجا که کامبخشی شیوه پسندیده
است آنصوبه بهدار المهادم خواجه ابوالحسن تفضیل یافت احسن السیر خواجه بوکالت پدر بزرگوار است و حراست کابل تعیین
گشت و فرمان شد که پنج هزار سوار خواجه را بصناطه دو اسبه و سه اسبه تنخواه نمایند و احسن السیر بنصب هزار و پانصدی و هشتصد
سوار و خطاب ظفر خانی و عنایت علم فرق عزت برافروخت و خلعت باشمیر و خنجر مرصع و قیل ضمیمه مراحم بیدان گردید و فرمان
شد که خانزاد خان روانه درگاه شود چون زمستان در آمد و خوبیا کس کشمیر آخر شد بنا بر آن تبارک بیست و پنجم شهر
رایات اقبال بصوبه دار السلطنت لاهور ارتقلع یافت و در ساعت سمید در آن شهر سیمت بهر زود دست داد و مقارن
آن صوبه داری پنجاب از تغییر صادق خان برکن السلطنت آصف خان مقرر شد و در خلال این احوال بطرف بهر منزه
که از لشکرگاه با سه خاص بود توجه فرمودند درین تاریخ خانزاد خان از کابل آمده شرف آستان بوس دریافت و چون خاطر
اقدس مظاهر از نشاط لشکر و ابر و دخت عنان معاودت بدار السلطنت العطا یافت درین وقت عرض داشت
همایت خان رسید مرقوم بود که شاهجهان از پشته و بهار گذشته بولایت بنگاله در آمد و شاه پرویز بهساکر منصوره ملک بهساکر
پیوست در اوراق گذشته نگاشته ملک سولخ بنگال گشته که شاهجهان و داراب خان پسر خان خانان را سوگند داده بکومت و
خواست ملک بنگاله باز داشته بجهت احتیاط زن او را با یک پسر و یک برادر زاده ادبمراه گرفته بود و بعد از جنگ بونس و
الغطف عنان او را در قلعه بهتاس گذاشتند بداراب خان نوشتند که در گزهی خود را بملازمت رساند و داراب خان
از ناراستی و زشت خوئی صورت حال را طور دیگر در خاطر نقش بسته عرض داشت نمود که زمین اران باهم اتفاق کرده ملارد بخاصه
می دارند ازین جهت توانم خود را بجهت رسانیدن چون شاهجهان از آمدن داراب بایوس شد و همراه جمعی که مصدر کاری در
تردد می توانند شدند نمازده بود ناگزیر از آشوب علت خاطر پسر داراب را بعبد الله خان حواله فرمودند و کار خانات و بیوات
همراه گرفته بهان راه که از دکن آمده بودند در امت عزیمت برافراشتند و چون داراب چنین اداسه ناپسندیده بطور آورده خود

مطروحات و اذلال و ابد ساخته عهد الله خان سپه جوان او را بقتل رسانید و شاهزاده پریز صوبه بنگاله را بجا گیر مهابت خان و سپهش تنخواه فرموده عنان معاودت محطوف داشت و حکم بزیند اران بنگاله شد که دارا ب را که در قبل داشتند دست تعرض از دو کوه ماه و آتش روانه ملازمت سازند و او آمده مهابت خان را دید و چون خبر آمدن دارا ب بعرض اشرف اقدس رسید مهابت خان فرمان شد که در زنده داشتن آن بلسه سعادت چه مصلحت باید که برسیدن فرمان گیتی مطلع سران سرگشته بادیه عدالت و گمراهی را بدرگاه عدالت پناه روانه سازد با بجلد مهابت خان بوجوب حکم مل ننوده سرش را از تن جدا ساخته بدرگاه فرستاد و درین هنگام خانزاد خان را خلعت خاصه و خنجر مرغ با بچول کتاره و اسب خاصه محبت فرموده بصاحب صوبگی بنگاله فرستاد و نزد مقارن آن فرمان جهان مطلع بطلب عبدالرحیم که پیش ازین خطاب خان خانانی داشت صادر گشت و چون در صوبه دکن مشورتش عظیم دست داد و جمعی اندامیان لشکر سپهر سرچشمه بگشته و قلعہ دولت آباد محبوس ماندند و شاه جهان از ملک بنگاله بصوب ملک دکن جهان انعطاف تانفت ناگزیر بخلص تنخان بر جنگ استعجال نزد شاهزاده پریز دستوری یافت که سزاوی نمود و ایشان را با مرای عظام روانه دکن سازد و درین اقامت خان را از تغیر مقرب خان بکومت و حراست اگر خلعت التیاز بخشیدند و درین تاریخ عرض داشت اسد خان بخشی فکن از برهان پور رسید نوشته بود که یا قوت خان حبشی با ده هزار سوار موجود به ملک پور که از شهر نیست گروه سمانت است رسید و مصر بلند رای از شهر برآمده قصد آن دارد که جنگ اندازد و فرمان بتا کید تمام صادر شد که زینهار تا رسیدن ملک و مدد و قلعہ کار برده و تیر جلویی نکند و با استحکام برجا پداخته و در شهر محصن گزیند و در او اسلحه سفید اند سینه هزار و سی بجری ارتفاع رایحه اقبلع آیت دست و وجود بجانب کشمیر اتفاق افتاد و از دقاسی که در ابتدا سیه این حال بظهور آمد آنکه شاه جهان بولایت دکن رسیده و عنبر شروع در خدمتگذاری نموده بجهت جدا خواهی ایشان فوجی بسره کردگی یا قوت خان بجواسی برهان پور فرستاده که با خست و تاراج پردازند و شاه جهان نوشت که بزود سیه بدانصوب حرکت نمایند شاه جهان بدان سمت توجه نموده دیول گانور را محکم ساخت و عهد الله خان و محمد قلی مخاطب شاه قلی خان را بفرج توین نمود که باتفاق یا قوت خان برهان پور را محاصره نموده بلوازم قلعہ گیری پردازند و متعاقب آنها خود نیز متوجه شد و مالبلاغ که در سواد شهر واقع است فرود آمد و او ترن و دیگر بندهای بادشاهیه که در قلعہ بودند در استحکام شهر و حصار و شرائط تمام و لوازم کار آگهی بتقدیم رسانیده محصن گشتند و شاه جهان فرمود که از یک طرف عهد الله خان و از جانب دیگر شاه قلی خان بقلعه بمپیند قنار او در طرفی که عهد الله خان بود غنیمت هجوم آورد و جنگ مسبب پیوست و شاه قلی خان با فدائی خان جان باخت

دیوار قلعه را شکسته فتنم مقابل خود ابرداشته بجمار در آمد و سر بلند را سے جمعی از مردم کار کرده خود را برابر عبد الله خان گذاشته خود بر سر شاه قلی خان تاخت و چون اکثری از نوکران زربنده در کوچ و بازار شفرق شده بودند شاه قلیخان با سعدوی در میدان پیش ارک پاسی همت افشوده بدامنه و مقابله پرداخت تا آنکه چندی از بند هاسی که با او بود مقتیل شدند ناگزیر به ارک در آمده در قلعه را بست و سر بلند را سے محاصره نموده کار بر و تشنگ ساخت شاه قلیخان از روی اضطرار قول گرفته او را دید چون این خبر به شاه جهان رسید مرتبه دیگر افواج ترتیب داده حکم یورش فرمودند و هر چند مبارزخان و جان سپار و دلیران عرصه کارزار شراکطی و کوشش بجا آوردند اثری بران مترتب نگشت و از مردم روشناس شاه بیگ خان و سلازخان و سید شاه محمد نقد حیات در با خند و بار سویم خود سوار شده حکم یورش نمود و از اطراف بهادران زرم آرا و دلیران قلعه کشتا قدم حرات و جلالت پیش نهاده کار ناما سے شجاعت ظاهر ساختند و از اعیان اهل قلعه بودند خان بلجمی از برادران و بابا میک و داماد کونان و بسیاری از راجپوتان و راورتن علف تیغ انتقام شدند درین وقت که کار بر متحصنان به شواری کشیده بود و قضا را تیر تفنگی گردن سید جعفر رسیده پوست مال گذشت و او اضطراب کرده برگشت و از همان تافتن او تمام دکنیان سر اسیمه راه فرار سپرده بسیار سے از بیدلان را با خود بردند و مقارن این حال خبر آمد که شاهزاده پرویز و صاحب خان خان خانان سپه سالار و پیشکس و شاهسی از بنگاله معاودت نموده بریاسی زربدار رسیده اند ناگزیر شاه جهان بوسعت آباد بالا گھاٹ مراجعت نمود و درین وقت عبد الله خان از شاه جهان جدائی اختیار نموده و در موضع اندونشست و مقارن آن نصرت خان جدائی گزیده و نظام الملک شتافته نوکر او شد از سوانح سپری شدن روزگار خان اعظم میرزا کوکلتاش است پدر او از آدمی زراوگان غزنین است و مادرش حضرت عرش آشیانی را شیر داده بود و آنحضرت پاس نسبت ایشان داشته میرزا عزیز را بزرگترین امر ساخته بودند و از دوفرزندانش بارها سے عجیب می کشیدند و در علم سیر و فن تاریخ آتھنا تمام داشت و در تحریر و تقریر بے نظیر بود نستعلیق خوب می نوشت شاگرد میرزا باقر سپهر ملا میرعلیست با اتفاق ارباب استعداد ریخته علم او از دست استادان مشهور هیچ کمی ندارد و در مدعا نویسی بدلولی داشت لیکن از عربیت ساده بود و در لطیفه گوئی بے مثل و شعر همواری می گفت این رباعی از واردات او است -

رباعی

عشق آمد و از جنون برومندم کرد	دارت ز صحبت خردمندم کرد
آزاد ز بند دین و دانش گشتم	تا سلسله زلفت کسی بندم کرد

وفات خان اعظم در شهر احمد آباد گجرات اتفاق افتاد و لاش او را در دہلی برده بجوار روضہ سلطان امشلخ نظام الدین قدس سرہ نزدیک بقبر پدرش بنحاک سپردند چون خان اعظم مسافر دارالملک بعت انگشت وادار بخش را بجنور طلب داشته خان جهان را بصاحب صوبگی گجرات سر فرازی بخشیدہ حکم شد کہ از اگرہ احمد آباد شتافتنہ محافظت آن ملک نماید

جشن بیستمین نوروز از جلوس ہمایون

مطابق سلسلہ ہجری روز مبارک شنبہ دہم جمادی الثانیہ سنہ ہزار و سی و چار آفتاب جان تاب برج حمل را نور آگین ساخت و سال بیستم از جلوس اشرف آغاز شد و در اس کوہ بہتر بنشا طشکار پر داختہ یک صد و پنجاہ و یک راس قوچ کوہی بٹفنگ و تیر شکار کردند و در منزل جنگر تخی جشن شرف آراشگی یافت از بہتر تا این منزل ارغوان ابرا سیر فرمودند و چون درین موسم کوتل پیر نچال از برف لالہ مال می باشد و عبور سواران از فراز آن بغایت دشوار بلکہ محال لاجرم حضرت سوکب گہمان شکوہ از راہ کرپوہ پونچ اتفاق افتاد و درین کوہستان ناریج ہم می رسد و دو سال و سہ سال بر درخت می ماند و از زمینداران آنجا شنیدہ شد کہ قریب ہزار ناریج در یک درخت می باشد درین اثنا ابوطالب پسر اصمت خان بحکومت لاہور بنیابت پدر مرخص گردید و درینو لاسید عاشق پسر سردار خان بکوہستان شمالی پنجاب کہ ضبط در بطآن بپردہ پدرش بود دستوری یافت و او را بجا نگار نامور گردانیدہ منصب چارہ صدی و صد و پنجاہ سوار عنایت فرمودند و وز جمعہ بیست و نہم در منزل نور آباد کہ برب دریا سہ بہت واقع است نزول اتفاق افتاد از گھاٹ بہت تا کشمیر بدستور یکہ تا پیر نچال در راہ منزل بہنزل خانہا و نشینہا ساختہ اند و درین راہ نیز اساس یافتہ و اصلاً بنجیہ و سائر نرخت فراشناختنیاج نیست و درین چند منزل اردوے گہمان پوی بچیت برف و باران و شدت سرما از گروہاے دشوار گزار بصوبت گذشت و در اثناے راہ آبشاری خوش بنظر درآمد کہ از اکثر آبشار ہاے کشمیر بہتر توان گفت از تفاضش پنجاہ و درع باشد و عرض آبریز چارہ درع متصدیان منازل صفہ عالی حمادی آن بستہ بودند ساحتی نشستہ پیالہ چند نوش فرمودہ چشم و دل را از تماشاے آن بہرہ وادند حکم شد کہ تازیج عبور شکر منصور بر لوح سنگی ثبت نمایند تا این نقش دولت بر صفحہ روزگار یادگار ماند

عرض داشت مشتمل بر ندامت و انفعال از جرائم ماضی و حال نوشته ارسال داشتند و حضرت شاهنشاهی نرمانی بخط مبارک خویش
 قلمی فرموده روانه ساختند مضمون آنکه اگر داراشکوه و اورنگ زیب را بهلازمست بفرستد و قلعه رهناس و اسیر را که در تصرف کسان
 دوست به بند حاسه بادشاهی بسیار در قلم غفور جبرائیل تقصیرات او کشیده شود و ملک بالاگھاٹ با و محبت گردد و بعد از دو و دشو
 ماطفت شاه جهان آداب استقبال و تعظیم بجا آورده با وجود کمال تملق و دوستی که بشاهزاده پاداشت رضا جوئی و الدماجدر
 مقدم شمرده آن جگر گوشه را با باناس پیشکش از جواهر و مرغع آلات و فیضان کوه پیکر که موازی ده لک روپیه قیمت داشت
 روانه درگاه والا ساخت و بسید مظفر خان و رضا بهادر که بجا است قلعه رهناس مقرر بودند حکم نمود که هر کس که فرمان بادشاهی ظاهر
 سازد قلعه را با و سپرده همراه سلطان مراد بخش بلازمست آیند و همچنین بجایات خان نوشت که قلعه اسیر را به بند حاسه بادشاهی
 حواله نموده روانه حضور او گردد و خود بعد از آن بصوب ناسک حرکت نموده درین ایام عرب دست غیب که بخت آوردن
 سلطان پوشنگ پسر شاهزاده دانیال و عبدالرحیم خان خانان نزد شاهزاده پرویز رفته بود آنده دولت زمین بوس
 دریافت پوشنگ را بطولت روز افزون اختصاص بخشیده بمظفر خان بخشی فرمودند که از احوال او خبر دارد بوده آنچه بخت
 ضروریات او در کار باشد از سرکار بادشاه سرانجام نماید و بنوع سامان سرکار او کند که از هیچ طرف نگرانی خاطر
 نداشته باشد و در خلال این حال عبدالرحیم خان خانان بعبادت آستان بوس جبین خدمت نورانی ساخت و زمانه متذلل
 خجالت از زمین برنگرفت و آنحضرت بخت و نوازی و تسلی او فرمودند که درین مدت آنچه بطور رسید از آثار قضا و قدر است
 نه مختار بادشاه این رهگذر خجالت و ملالت راه ندهند و بعد از تقدیم مراسم زمین بوس اشارت رفت که بنشینان او را آورده در جای
 مناسب باز دارم قبل ازین حضرت شاهنشاهی با خواص نور جهان بیگم آصف خان و فدائی خان را نزد شاهزاده پرویز فرستاده
 بودند که مهابت خان را از خدمت ایشان جدا ساخته بجانب بنگال روانه سازد و خان جهان از گجرات آمده بخد مت و کالت
 شاهزاده پرواز و در نیولا عرض داشت فدائی خان رسید مرقوم بود که در سازنگپور بخد مت شاهزاده پیوسته ابلاغ احکام
 شاهنشاهی نمودم شاهزاده بجای دماست خان و همراهی خان جهان را رضی نیستند و هر چند درین باب بمبالغه و تاکید معروض
 داشتم نتیجه بران مترتب نگشت چون بودن من در لشکر سود نداشت در سازنگپور توقف گزیده قاصدان تیز رو طلب خان جهان
 فرستاده ام که بسرعت هر چه تمام تر تو جراین حد و گرو و بالکل چون حقیقت حل از عرض داشت فدائی خان بعرض مقدس رسید
 باز فرمان بتاکید تمام بشاهزاده صادر گشت که ز غماز خلاف آنچه حکم شده بخاطر راه ندهد و اگر مهابت خان بر فتن بنگال را رضی نشود

جریده متوجه حضور والا گردد و شاه با سائر امار و برهان پور توقف نمایند چون خاطر فیض مظاہر از سیر و سکار عرصہ دلپذیر کشمیر دست
بنابران بتاریخ نوزدهم محرم الحرام سنہ ہزار و سی و پنج ہجری ریات عالیات بصوب لاہور ارتقا یافت پیش ازین مکرر
بعض رسیدہ بود کہ در کوہ پیر پخال جانور سے می باشد مشہور ہماے و مردم آن سر زمین می گویند کہ طعمہ اش استخوان ریزہ
است و پیوستہ بروے ہوا پرواز کنندگان مشاہدہ می افتد و شستہ کم و بیش می باشد چون خاطر اشرف اقدس بتحقیق آمدن
مقدمات توجہ مفراطہ دار حکم شد کہ از قراولان ہر کس بتفنگ زدہ بحضور بیار و ہزار روپیہ انعام بیا بدقتضای اجمال حسان
قراول بہ بندوق زدہ بحضور اشرف آوردہ چون زخم بپایش رسیدہ بود زندہ و تندرست بنظر اشرف درآمد فرمودند چنیہ دان
آن را ملاحظہ نمایند تا خویش او معلوم شود چنیہ دان را شگافند از حوصلہ اش استخوان ریزہ برآمد و مردم کوہستان معروض
داشتند کہ مدار خوراک این بر استخوان ریزہ ہاست و ہمیشہ بروے ہوا پرواز کنندگان چشم بر زمین دارد ہر جا کہ استخوانی بنظرش
در آید بہ نول خود گرفتہ بلندی شود و از انجا بر زمین بہ سنگی اندازد تا بشکند و ریزہ شود آنگاہ میچیند و میخورد درین صورت
غالب ظن آنکہ ہماے مشہور ہین است ۛ

ہای برہمہ مرغان از ان شرف دارد | کہ استخوان خورد و طائری نیاز دارد

سرزنش بکل می ماند لیکن سرکل میرغ پر نذر داین پر ہماے سیاہ دارد و در حضور وزن فرمودند چار صد و پانزدہ قلوہ
کہ یک ہزاری و ہفت و نیم مثقال می باشد بوزن برآمد و حاجی لاہور ابو طالب پسر آصف خان بدولت زمین بوس
افتخار انداخت و شب مبارک شنبہ سلخ ماہ مذکور در ساعت سہ و دو لاہور نزول اقبال اتفاق افتاد و یک لک روپیہ
بعبد الرحیم خان خانان انعام مرحمت شد و درین تاریخ آقا محمد ایچی شاہ عباس شرف سجدہ حاصل نمودہ مکتوب محبت
اسلوب شاہ را با تحف و ہدایا کہ یکدست شاہین سفید از انجملہ بود بنظر مقدس گذاریند و از غرائب آنکہ شاہزادہ داود بخش
شیرز پیشکش کرد کہ باز الفت گرفتہ در یک قفس می باشد و بہ آن بز نہایت محبت و الفت ظاہری سازد بدستور سے کہ
حیوانات جفت می شوند بز را در آغوش گرفتہ حرکت می کند حکم کرد کہ آن بز را تخفی داشتند فریاد و اضطراب بسیار
ظاہر ساخت آنگاہ فرمودند کہ بز دیگر بہان رنگ و ترکیب در ان قفس در آوردند اول آن را بوی کرد و بعد از ان کمرش
بدہان گرفتہ شکست فرمودند کہ میشی در آوردند فی الفور از ہم دریدہ خورد و باز بہان بز را نزد یک آوردند الفت و ہر باسنے
بدستور سابق ظاہر ساختہ بر پشت افتاد و بز را بر روی سینہ خود گرفتہ دھانش را می لیسید از پیچ جو اسنے اہلی و وحشی تا حال

مشاہدہ شدہ کہ وہاں جفت خود را بوسد در نیولا فاضل خان را بخدمت دیوانی صوبہ دکن سرفراز ساختہ منصب ہزار و پانصدی و ہزار و پانصد سوار عنایت نمودہ خلعت واسپ و فیل مرحمت فرمودند و بہ سے و دو نفر از امریان آن صوبہ خلعت مصحوب او فرستادند چون مہابت خان فیلانیکہ در صوبہ بنگالہ وغیرہ بدست آورده بود تا حال بدرگاہ والا فرستادہ بود مبلغ ہای کلی از مطالبہ سرکار بر ذمہ او بود و نیز از محال جاگیر بندہ اسے درگاہ در وقت تغیر و تبدیل مبلغها متعترف گشتہ بود بنا بران حکم شد کہ عرب دست غیب نریشا الیہ رفتہ فیلائی کہ پیش او فراہم آمدہ بدرگاہ بیار و مطالبات حساب را از دبازیافت نمودہ بخدمت شتابد اگر او را جوائج و مسالی خرید پسند باشد بدرگاہ آمدہ بدیوانیان عظام مفروض سپار و مقارن این حال عرض داشت فدائی خان رسید کہ مہابت خان از خدمت شاہزادہ پرویز دستوری یافتہ بصوب بنگالہ شتافت و خان بہمان از گجرات آمدہ شاہزادہ پرویز را ملازمت نمود و ہم در نیولا عرض داشت خان بہمان رسیدہ نوشتہ بود کہ عبداللہ خان از خدمت شاہ بہمان جدا شدہ این فدوی را شفیع جراحم خویش ساختہ کتابتی مبنی بر اہلہارندامت و خجالت ارسال داشتہ با عہد اکرم بخشایش آنحضرت نوشتہ اورا بجنس بدرگاہ فرستادہ ام امید از مراحم بیکران چنانست کہ رقم عفو بر جرائد جرائم او کشیدہ باین موہبت عظمی در امثال و اقربان سرفراز و ممتاز گردانند در جواب او فرمان شد کہ

این درگاہ اور کہ نویسد نیست

ملتس او بجز اجابت مقرون گشت درین تاریخ ظہورث پسر کلان شاہزادہ دانیال از خدمت شاہ بہمان جدا شدہ بلاذمت شتافت قبل ازین ہوشنگ برادر خسرو او بزین بوس سعادت پذیر گشتہ بود در نیولا ادنیہر بنہونی بخت خود و لقبی استان رسانید و با نولع مراحم و لوازش مخصوص گردید و بخت سرفراز سے آنہا تسایم نسبت خویش کہ با صطلح سلطان خٹا سے گورکان گویند فرمودہ بہار بانو بیگم صبیہ خود را بہ ظہورث و ہوشمند بانو بیگم صبیہ سلطان خسرو را بہ ہوشنگ نسبت کردہ درین وقت معتمد خان بخدمت بخشگیری غرض خاص یافت چون از مدتہا سے مدید ہوا سے کابل در خاطر قدسی مظاہر سیر می کرد و تباریخ ہفتدہم اسفند از مدسند ہزار و سی و پنج بجزم پسر و شکار منضت مولب اقبال بدان صوب اتفاق افتاد چند روز در ظاہر لاہور مقام فرمودہ روز جمعہ بیست و سوم ماہ مذکور کہ چ فرمودند افتخار خان پسر احمد بیگ خان کابلی سرحد اورا پیشکش آوردہ جبین اخلاص بر زمین سود و حضرت غلامشلی سرنیاز میدی بدرگاہ بے نیاز و آوردہ سجدت شکر این موہبت عظمی کہ از مواہب مجدوہ آئی بود بتقدیم رسانیدہ حکم نواختن شادمانہ فرمودند فرمان شد کہ سزان آشفقہ داغ

متباه اندیش را به لاهور برده از دروازه قلعه بیاویدند تفصیل این اجمال آنکه چون ظفرخان پسر خواجه ابوالحسن بکابل رسید
 شنید که پلنگوس از یک بقصد شورش افزائی وقتنه انگیزی بنواسه غزنین آمده مشارالیه باتفاق دیگر بندها تعینات صوبه
 مذکور آمده لشکر با فراهم آورده بود و درین اثنا احداد بدنها و قاپو یافته باشارت آن بتاه اندیشش به تیراه آمده راه زنی و
 دست اندازی کاشیده شنیده آن مفسد سیاه نجت است پیش می گیرد و پلنگوس از ان اراده باطل ندانست گزیده
 یکے از خوشان خود را نزد ظفرخان فرستاده اظهار ملائمت و چا پلوسی نموده اولیاے دولت قاهره خاطر از انجانب
 پروا خسته دفع فساد احداد بدنها و در پیش نهاد همت ساختند و به همان استعداد و جمعیت از راه گردیده بر سر آن
 مقهور روان شدند چون خبر گشتن پلنگوس و آمدن لشکر ظفرخان بدان بد فرجام می رسد تاب مقاومت نیاورده خود را بکوه
 اداخر که محکمه او بود می کشیدند آن بیجا قبت آن کوه را پناه روز بد اندیشیده دیواری در پیش دره بر آورده و استحکام تمام نموده
 ذخیره و سائر اسباب قلعداری آماده و همیا داشت اولیاے دولت ابد قرین ایتصال او را پیشینا و همت ساخته بقدم سنی فراز و
 تشیب بسیار طے نموده بدره مذکور پیوستند و همه یکدل و یک جهت از اطراف هجوم آورده همت به تسخیر آن گماشتند هفتسم
 جمادی الاولی نقاره فتح بلند آوازه ساخته و او شجاعت و جلالت دادند از هنگام صبح تا سه پراکش قتال و جدال اشتعال
 داشت بعد از سه پربا انواع عواطف و مراحم الکی ابواب فتح و فیروزی بر چهره مراد دولت خوابان مفتوح گردید و آن محکمات تصرف
 بهادران لشکر منصور در آمد و درین وقت یکے از احدیان شمشیر و کار و انگشتی که یافته بودند و ظفرخان بزده سے نماید و
 یقین می شود که اینها از ان عاصی است و ظفرخان خود با چند سے بر سر آن بد گهر میرود و ظاهری گردد که بند و قے باور سیده
 و بجهنم واصل شد هر چند منادی کرد و بدست شخص نگشت که این تفنگ از دست کدام کس باور سید یا بجله سر آن مفسد مصحوب سر دازان
 روانه درگاه آسمان جاہ گردید و ظفرخان و دیگر بندها سے شایسته خدمت که مصدر ترودات پسندیده گردیده بودند هر کدام
 در خور استعداد خویش باضافه منصب و اقسام مراحم اختصاص یافتند و درین تاریخ خبر رسید که رقیه سلطان بیگم حبسیه
 مرزا هندال منکوحه حضرت عرش آشیانی و در دار الخلافه اکبر آباد بجوار رحمت ایزدی پیوستند زن کلان آنحضرت ایشان بودند
 و چون فرزند داشتند در زمانے که شاهجهان بعالم وجود آمدند حضرت عرش آشیانی آن گوهر مکیاے خلانت را بشکستی
 سپردند و این سر بر آراے خلانت سراے قدس متکفل تربیت شاهزاده والا گرشه القصه در هشتاد و چهار سالگی بنها خانه
 عدم شتافتند در خلال این احوال عبدالرحیم ولد بیمر خان مشمول انواع مراحم و اقسام نوازش گردیده تازگی خطاب مستطاب

خان خاتمان فرق عزت برافراخت و خلعت و اسب مرحمت نموده بایالت سرکار قنوج رخصت فرمودند و مقارن این حال تمامی فیلمان مہابت خان کہ قبل ازین فرمان طلب شدہ بود بدرگاہ رسیدہ داخل فیلمانہ بادشاہی شدند درین روز ہامروض گردید کہ مہابت خان صبیہ خود را بنواجر بر خور و از نام بزرگزاوہ نقشبندی نسبت کردہ و چون این وصلت سبب اذن و رخصت آن حضرت شدہ بود بر خاطر اشرف گران آمد اورا بجنود اقدس طلبیدہ فرمودند کہ چہا سبب دستاورسے ماہ خمر حلیں عمدہ دولت را گرفتہ جواب پسندیدہ سامان نتوانست نمود و بکلم اشرف شلاق بپست و رسا خورہ مجوس گردید و درین روز ہامیرزا دکنی پسر میرزا رستم صفوی بخطاب شاہنواز خان اختصاص یافت بست و نهم اسفندارند ساعل دریای چناب پور و دوکب سو و آراستگی یافت ۔

جشن بست و یمن نوروز از جلوس ہمایون

روز سہ شنبہ بست و دوم جمادی الثانی سنہ ہزار و سی و پنج ہجری نیرہان افروز سیرج حمل تحویل نمود و سال بست یکم از جلوس مبارک آغاز شد بر ساعل و ہر پاسے چناب یک روز بلوازم جشن نوروزیے پرداختہ روز دیگر از ان مثل کوچ فرمودند در نیولا آقا محمد المچی شاہ فلک بارگاہ شاہ عباس رانخت انعطاف ارزانی داشتہ خلعت باختر مرصع و سی ہزار روپیہ با و مرحمت فرمودند و مکتوبے کہ در جواب محبت نامہ شاہی بکاش یافتہ بود با گریز مرصع تمام الماس کہ یک لک روپیہ قیمت داشت و کمر خنجر مرصع نفیس نا در برسم ارمنان حوالہ او شد و راوراق سابق فرستادن عرب دست خیب نزد ہماجتان بہجت آوردن فیلمان ر قمر وہ کلک سوانخ بکاش رگشتہ و اشائے بطلب او نیز رفتہ در نیولا بجوالی اردو پیوست بالجملہ طلب او بہ تحریک و کار پردازی آصف خان شدہ بود و پیشینہا د خاطر ایشان آنکہ اورا خوار و بے عزت ساختہ دست تعرض بہ ناموس و جان و مال او در زنند و این مطلب گران را بغایت سبکدست پیش گرفتند و او برخلاف ایشان با چہار پنج ہزار راجپوت خونخوار یک رنگ یک جہت آمدہ و اعیان اکثرے را ہمراہ آورد کہ ہر گاہ کار بجان و کار و باستخوان رسد و از ہمہ راہ و از ہمہ جہت مایوس گرد و بر لے پاس عزت و ناموس خود بقدر امکان دست و پا زدہ باہل و عیال جان نثار شوند ۔

وقت ضرورت چونان گریز	دست بگیرد شمشیر تیز
<p> بانگ از روش آمدن او در مردم حرفه ای نام ناکرمی شد آصف خان در نهایت غفلت و بے پروائی بسیر و چون خبر آمدن او بعرض اقدس رسید نخست پیغام شد که تا مطالبات سرکار باده شاهی را بدیوان اعلیٰ مفروض نسا زد و عیان را بمقتضای عدالت قسلی نماید راه کورنش و ملازمت مسدود است و در باب خواجه بر خور دار سپهر خواجه عمرق شبندی که مهابت خان دختر خود را با و نسبت نموده و سابقاً مذکور شد که او را نیز جنگ زده بزند ان سپردند حکم شد که انچه مهابت خان با و داده فدائی خان تحصیل نموده بخرمانه عامه رسانند و چون منزل بکنار بهشت واقع بود لواب آصف خان با وجود چنین دشمن قوی باز وے از سر و جان گذشته در نهایت غفلت و عدم احتیاط صاحب و قبله خود یعنی حضرت شاهنشاهی در آن طرف دریا گذاشته خود با خیال و احمال و اقبال و خدم و حشم از راه پل عبور نموده درین روے آب منزل گزید و هم چنین کارخانجات از خزانه و قورخانه و غیره حتی که خدمتگاران و بنده های نزدیک در کل از دریا عبور نمودند معتمد خان بخشی و میر تو زک از آب گذشته شب در پیش خان بود علی الصبح چون مهابت خان دریافت که کار بناموس و جان او رسیده لاعلاج درین وقت که هیچ کس در گرد و پیش حضرت نمانده بود با چهار پنج هزار سوار راجپوت که با آنها قول و عهد نموده بود از منزل خود برآمده نخست بر سر پل رسیده قریب دو هزار سوار پل می گذارد که پل را آتش زده اگر کسی اراده آمدن داشته باشد بمراقبه و مقابله قدم بر جادارند و خود متوجه دولتهان می گردند و از در حرم گذشته به پیشخانه معتمد خان رسیده باز پرس احوال نمود معتمد خان شمشیر بسته از خیمه برآمد و چون چشمش بر او افتاد از احوال شاهنشاهی استفسار نمود و قریب بصدر راجپوت پیاده برچه و شمشیر در دست همراه داشت و از گرد و غبار چهره آدم خوب محسوس نمی شد بر سمت دروازه کلان شتافت و در آن وقت در قضاے دولت خان معدودے از اهل یتاق و غیره و سه چهار خواجه سوارے پیش دروازه ایستاده بودند مهابت خان سواره تا دولت خان رفته از اسپ فرو داد و در آن وقت که پیاده شده بجانب غسل خان شتافت قریب دو صدر راجپوت همراه داشت معتمد خان پیش رفته گفت که این همه گستاخی و بیباکی از احباب و وراست نفسی توقف نماید تا من رفته عرض کورنش و زمین بوس بنایم اصلاً بجواب نه پرداخت و چون بر دغسل خان رسید ملازمان او تحتالے دروازه را که در بانان بحمت احتیاط بسته بودند در هم شکسته بفضای دولتهان در آمدند محبه از خواصان که برگرد و پیش آنحضرت بسعادت حضور و اقتصاص داشتند از گستاخی او بعرض پادشاهی </p>	

آنحضرت از درون خرگاه برآمدہ بر پالکی نشستند درین وقت مہابت خان مراسم کورنش بتقدیم رسانیدہ آنگاہ بر دور
پالکی گردیدہ معروض داشت کہ چون یقین کردم کہ از آسیب عداوت و دشمنی آصف خان خلاصی درہائی ممکن نیست و
با انواع و اقسام خواری و رسوائی کشتہ خواہم شد از روئے اضطراب جرات و دلیری نمودہ خود را در پناہ حضرت انداختم اکنون اگر
مستوجب قتل و سیاست ام در حضور اشرف سیاست فرمایند درین وقت را چوتان او فوج فوج مسلح آمدہ در سراپردہ
بادشاہی را فرار کنند و در خدمت آنحضرت بجز عرب دست غیب کہ دستیار او بود و میر منصور بخشی و جوہر خان خواجہ سر
و بلند خان و خدمت پرست خان و فیروز خان و خدمت خان خواجہ سرای فصیح خان مجلسی و سہ چار نفری از خواجہان دیگری حاضر بود چون آن
بے ادب خاطر اقدس را شہزادینہ بود مزاج عمدالشرافت را غیرت در شور داشت و مرتبہ دست بر قبضہ شمشیر رسانیدہ خواستند کہ جہان
از لوث وجود آن میبایک پاک سازند ہر بار میر منصور بخشی بہ ترکی عرض میکرد کہ وقت مقتضی آن نیست صلاح حال منظور باید داشت و
سزای کردار ما بخیر این تیرہ نجات بد کردار را بایزد داد اگر حوالہ فرمایند تا وقت استیصال او در رسد چون حرف او بفساد و غ
دولت خواہی آراستگی داشت ضبط خود فرمودند و در اندک فرصت را چوتان او درون برون و دولتانہ فرو گرفتند چنانچہ
بغیر او توکران او کسے دیگر بنظر درنی آمد درین وقت آن بے عاقبت عرض کرد کہ ہنگام سواری ست ہذا بطعمہ و ہوا کی
فرمایند تا این غلام فدوی در خدمت باشد و بر مردم ظاہر شود کہ این جرأت و گستاخی حسب احکام از من بوقوع آمدہ و
اسپ خود را پیش آوردہ مبالغہ و الحاح بسیار نمود کہ بہین اسپ سوار شود غیرت سلطنت رخصت مذاکہ بر اسپ
سواری فرمایند حکم شد کہ اسپ سواری خاصہ را حاضر سازند و بحجت لباس پوشیدن و استعداد سواری خواستند کہ
بدرون محل تشریف برند آن ستیزہ کار را رضی نشد القصہ آن قدر توقف سے داد کہ اسپ خاصہ را حاضر ساختند و
آنحضرت سوار شدہ دو تیر انداز بیرون دولتانہ تشریف بردند بعد از آن فیل خود را آوردہ التماس نمود کہ چون وقت شورش
و اثر دھام است صلاح دولت درین میدان کہ بر فیل نشستہ متوجہ شکار گاہ شوند و آنحضرت بے مبالغہ و مصالکہ بر همان
فیل سوار شدند یکے از را چوتان معتقد خود را در پیش فیل و دورا چوت دیگر را در پس حوضہ نشانیدہ بود درین اثنا
مقرب خان خود را رسانیدہ با ستر صناعے او درون حوضہ نزدیک آنحضرت رفتہ نشست ظاہر درین آشوب گاہ
بے تمیزی زخمی بر پیشانی مقرب خان رسید و خدمت پرست خان خواص کہ معتمد شراب و پیالہ خاصہ در دست داشت خود را
بفیل رسانید و ہر چند را چوتان بسنان برچہ و زور دست و بازو مانع آمدند و خواستند کہ او را جابجہ نہ ہند و کنارہ حوضہ

محکم گرفته خود را بنگاه جی داشت و چون در بیرون جا بے نشستن نبود خود را میان حوضه گنجایند و چون قریب نیم کرده مسافت سطر شد کجاست خان داروغه فیلیخانه ماده فیلی سوارسی خاصه را حاضر آورد و خود در پیش قیل و پسرش در عقب نشسته بود مهابت خان اشاره کرد تا آن بے گناه را با پسرش شهید کردند بالجمله در لباس سیر و شکار بر سمت منزل خویش راهبری نمود و آنحضرت بدرون خانه او در آمده زمانی توقف فرمودند فرزندان خود را برد و آنحضرت گردانید و چون از نور جهان بیگم غافل افتاده بود درین وقت بخاطرش رسید که باز حضرت شاهنشاهی را بدو لتخانه برده از آنجا همسایه نور جهان بیگم باز بختانه خود آورد و باین قصد بار دیگر آنحضرت را بدو لتخانه آورد و قضا را در هنگامی که حضرت شاهنشاهی بقصد سیر و شکار شدند نور جهان بیگم فرصت غیبت شمرده با جواهر خان خواجه سرکه ناظر محلات بادشاهی بود از آب گذشته بمنزل برادر خود آصف خان رفته بود آن کم فرصت تیز رفتن بیگم یافته از سهوی که در محاربت بیگم کرده نداشت کشیده متردد خاطر گشت آنگاه در فکر شهر یار شد و دانست که جہاد داشتن او از خدمت حضرت خطائی است عظیم لاجرم رای فاسد او بر این معنی قرار گرفت و آنحضرت را باز سوار ساخته بمنزل شهر یار برد و آنحضرت از وسعت حوصله و گرانباری هر چه او می گفت می کردند درین وقت چو بنیر و شجاعت خان همراه شد و چون بختانه شهر یار طرمی آید بر اچوتان اشاره کرد تا او را بقتل رسانیدند بالجمله چون نور جهان بیگم از آب گذشته بمنزل برادر خود رفعت عمد های دولت را طلب داشت مخاطب معاتب ساخت که از غفلت و خامکاری شما کارتا با نجا کشید و آنچه در خلیه بچکس نگذشته بود بظهور آمد و در پیش خدا خلق خجالت زده کرد و از خویش گشتید اکنون تدارک آن باید کرد و در آنچه صلاح دولت و برآمد کار باشد با اتفاق معروض باید داشت همه یکدل و یک زبان بعرض رسانیدند که تدبیر درست و راه صائب آنست که فردا فوجا ترتیب داده در رکاب سعادت از آب گذشته آن مفسدان را مقهور و منکوب ساخته بدولت زمین بوس بندگان حضرت سرفراز شویم چون کنکاش ناصواب بسامع جلال رسید از ضابطه معقول دور یزد بهان شب مقرب خان و صادق خان بخشی و میر منصور و خدمت خان را پے در پے نزد آصف خان و عمد های دولت فرستادند که از آب گذشته جنگ انداختن محض خطا است از نهاری که این تدبیر نادرست را نتیجه خامکاری و ناسازگاری دانسته پیرامون خاطر راه ندهند که بجز ندامت و پشیمانی اثر بران مرتب نخواهد شد هر گاه درین طرف باشم بکدام دگر می و بچه امید جنگ می کنند و بجهت اعتماد و احتیاط انگشتی مبارک خود را مصوب میر منصور فرستادند اما آنغمان گمان آنکه این حرفها زاده طبیعت مهابت خان بے عاقبت باشد حضرت بیکیلی

مکمل فرموده مهر افروخته اند جهان قرار داد پاسبان غنیمت افشوده وین وقت فدائی خان چون از فتنه پردازی زمانه توقف یافت سوار شده بکنار آب آمده و از آنکه پل را آتش داده بودند و امکان عبور متصور نبود بیتاب شده در تیر باران بلا و ملامت فتنه با چندین نوکران خویش رو بروی دولتخانه اسپ بدریازوه خواست که بشاوری عبور نماید شش کس از همراهان او بوج فتنه رفتند و چندی از تندی آب پایان رویه افتادند و نیم جانی بساحل سلامت رسانیدند و خود با اسپ سوار بر آمده حقیقتش نمایان کرد و دست اکثری از رفقای او بکار رسید و چهار کس از همراهان او جان نثار شدند و چون دید که کاری از پیش نمی رود و فتنه زده ز آواراست و بهلازست اشرف نمی تواند رسید عطف عنان نموده از آب گذشت و حضرت شاهنشاهی آنروز و آن شب در منزل شهر یار بسر بردند و پنجشنبه هفتم فروردین مطابق بیست و نهم جمادی الثانی آصفخان با اتفاق خواجه ابوالحسن و دیگر محمد پاسبان دولت قرار جنگ داده در خدمت محمد علیا نور جهان بیگم از گزری که غازی بیگ مشرف نواره پایاب دیده بود قرار گذشتن و اتفاقا قاصدترین گذر با همان بود سه چهار جا از آب عمیق عریض گذشتند و در وقت گذشتن انتظام افواج بر جانانده هر فوجی بطرفی افتاد و آصفخان و خواجه ابوالحسن و ارادت خان با عمار بیگم رو بروی فوج کلان غنیم که میدان کاری خود را پیش داده کنار آب را مضبوط ساخته بودند در آمدند و فدائی خان بقاصد یک تیر انداز پایان تر مقابل فوج دیگر از آب گذشت و ابوطالب پسر آصف خان و شیر خواجه و آله یار و بسیاری مردم پایان بردائی خان عبور نمودند و هنوز جمعی بکنار پیوسته و بعضی میان آب بودند که افواج غنیمت فیلیان را پیش رانده حمله آوردند و هنوز آصفخان و خواجه ابوالحسن در میان آب بودند و متحیران از آب تنگی گذشته بلب آب دویم ایستاده تماشا می نمودند که سوار و پیاده و سپه و شتر در میان دریا در آمده پهلوی یکدیگر بر رفته سعی در گذشتن دارند و بیوقت غنیمت خواجه سر اسب بیگم آمده مخاطب ساخت که محمد علیا می فرمایند که آنچه جا به توقع و تامل است پاسبان هست پیش نهد که بجز در آمدن شما غنیمت منظم گشته راه آوارگی پیش خواهد گرفت از استماع این خطاب و عقاب خواجه ابوالحسن و مستمندان اسبلان خود را در آب زدند و فوج غنیمت و راجوتان مردم این جانب را پیش انداخته بدریا در آمدند و در عمار بیگم دختر شهر یار و عصبیه شاهنواز خان بودند تیر به تیر بازو و دختر شهر یار رسید و بیگم بدست خود بر آورده بیرون انداخت و لها سها بخون رنگین شد و جواهر خان خواجه سرانظر محل و ندیم خواجه سرای بیگم و خواجه سر اسب دیگر در پیش فیل جان نثار گردیدند و دوزخ شمشیر بر طوم فیل بیگم رسید و بعد از آنکه رو به فیل برگشتند و سه زخم بر چاه عقب فیل زدند تا آنکه شمشیر با از پله هم می رسید فیلیان سعی در راندن فیل داشت تا جا به رسید که آب عمیق آمد و اسبان

به شناوری افتادند و بیم غرق شدن بودند تا زیر عطف عنان نمودند و غیل بگیم بشناوری از آب گذشت و بدو تختانه بادشاهی
رفته فرود آمدند و چون را چپو تان قصد تمام باین جانب کردند درین وقت آصف خان پیدا شد و از نیرنگی زمانه و پیرام
رفتن رفیقان و شستن نقش بدگله آغاز کرده روانه شد و هر چند حاضران از ایشان نشان خواستند اثری ظاهر نشد
که بکدام جانب شتافت و خواجه ابوالحسن گرم را ندانند و از هول اضطراب اسب برپا زد و چون آب عمیق بود و تند می رفت
در وقت شناوری از اسب جدا شد تا قاش زین را بدو دست محکم گرفته بود تا آنکه غوطه خورد و نفس گیر شد قاش زین
نگذاشت درین حالت فحشه ملای کشمیر خود را رسانیده خواجه را بر آورد و فدائی خان با جمعی از نوکران خود و چندی
از بندهای بادشاهی که دوستی و آشنائی با وی داشتند از آب گذشته با فوجی که در مقابل او بود چپقلش کرد و غلیم خود را
برداشته تا خانه شهریار که حضرت شاهنشاهی در آنجا تشریف داشتند خود را رسانید و چون درون سر پرده از سوار و
پیاده مالا مال بود بر سر در ایستاده به تیر اندازی پرداخت چنانچه تیرهای او اکثر در محن و تختانه نزدیک بآن حضرت می رسید
و مخلص خان در پیش تخت ایستاده بود بالجله فدائی خان زمامی متذکر ایستاده تلاش می کرد و از همراهان او سید مظفر که از
جوانان کا رطلب کار دیده فدوی بود و عطار الله نام خویش فدائی خان بدریافت سعادت شهادت حیات جاوید یافتند
و سید عبدالغفور بخاری که از جوانان شجاع است زخم کاری برداشت و چهار زخم با سپ سوار می فدائی خان رسید و چون
در یافت که کاری از پیش نمی رود و بخدمت نمی تواند رسید عطف عنان نموده از آرد و برآمد و بطرف بالای آب شتافت و روز دیگر
از آب گذشته برهناس نزد فرزندانش خود رفت و از آنجا عیال را برداشته بگرچاک منڈیه رخت سلامت کشید بد بخش نام
زمیندار پرگنه مذکور را و رابطہ قدیم داشت فرزندان را و آنجا گذاشته و خاطر از آنجا بجنب واپس رفته جریده بجانب هندوستان
شتافت و شیر خواجه دآله و روی خان قراول باشی دآله یا سپر افتخار خان هر کدام بطرفی رفتند و آصف خان چون نهست
که از دست مهابت خان خلاصی ممکن نیست با سپر خود و ابوالطالب و دو صد و سه صد سوار مفلوک از بارگیر و اهل خدمت بجانب
قلعه اٹک که در تیول او بود رفت و چون به رهناس رسید از ارادت خان خبر یافت که در گوشه فرود آمده کسان خود را
فرستاده ببالغہ بسیار نزد خود طلبید لیکن هر چند سعی کرد او بهر ایمی آصف خان راضی نشد و آصف خان بقلعه اٹک رفته متحصن
گشت و ارادت خان برگشته بار و آمد و بجای از آن خواجه ابوالحسن بجهت و سوگند لطیفان خاطر بخشیده مهابت خان را وید و نوشته
بنام ارادت خان و معتد خان مشتمل بر سوگند غلیظ شدیدی بخط او گرفت که گزند جانی و نقصانی بعزت و ناموس ز سنان آگاه ایشان

را ہمراہ برودہ ملاقات داد درین روز عبدالصمد بنو اسمہ شیخ چاند منجم را کہ با صفت خان رابطہ قوی داشت و الحق جوان مستعد بود و بشااست
 آشنائی او در حضور خود قتل رسانید متقارن این حال شاہ خواجہ الہی نذر محمد خان والی بلخ بدرگاہ والا رسیدہ ملازمت نمود و بعد
 از اداسے کورنش نسیم و آداسے کہ درین دولت معمول است کتابت نذر محمد خان کہ مستطیر اطہار اخلاص و نیاز مندی بود
 با تحف و ہدایاے آن ملک گذرانیدہ آنجاہ پیشکش خود را بنظر در آوردند و سوغات ہماے نذر محمد خان از اسب و غلام ترکی
 و غیرہ موافق پنجاہ ہزار روپیہ قیمت شد و عجلانہ الوقت سی ہزار روپیہ انعام یافت پیش ازین بگاشتہ ککاک و قانع بگاشتہ
 کہ چون آصف خان پہنچ وجہ از مہابت خان امین نبود بہ قلعہ انگ کہ در جاگیر او بود رفتہ تحصن جست و ہمگی دو عدد و پنجاہ کس از سوار
 و پیادہ با او ہمراہ بودند مہابت خان چندے از احدیان باوشاہی و ملازمان خود و زمینداران آن نواحی را بسر کردی بہرہ
 نام سپہر خود و شاہ قلی فرستاد کہ گرم و گیر اشناقت بہ محاصرہ قلعہ پر داند نامبرودہ علما و راجا رسیدہ قلعہ را بدست آوردند و
 آصف خان غلخان بہ قضا سپرد و فرستادہ ہاے مہابت خان بہ حمد و سؤ گند آراستہ بخش خاطر متوحش او گشتہ حقیقت
 مہابت خان نوشتند و چون موکب گیہان شکوہ از دریائے انگ عبور نمود مہابت خان از حضرت رخصت حاصل
 نمودہ قلعہ انگ رفت و آصف خان را با ابوطالب سپہرش و خلیل اللہ ولد میر میران مقید و مجوس ساخت و قلعہ را
 بلال زمان خود سپرد و در بہین اثنائے عبدالحق برادر زاوہ خواجہ کس الدین محمد خوانی را کہ از مصاحبان و مخلصان
 آصف خان بود با محمد تقی بخشی شاہجہان کہ در محاصرہ بر ماہنور بدست افتادہ بود بہ تیغ بیابکی آوارہ صحراے عدم
 مگردانید و ملا میر محمد قنودیرا کہ بسبب اغوندی نزد آصف خان بود و قلیکہ او را زنجیر کردہ بحسب اتفاق زنجیر حلقہ دارد
 پاسے او کرد و زنجیر را بید استحکام ندانند بانکہ حرکت از پاسے او برآمد این مقدمہ حمل بر افسونگری و ساحری او کرد
 او حافظ قرآن مجید بود و پیوستہ تلاوت اشتغال داشت و لہاے او تلاوت متحرک بود ازین حرکت لب یقین کرد
 کہ مراد علایے ہدی کند و از غلبہ و سواس و فرط توہم آن مظلوم را بہ تیغ ستم شہید ساخت ملا محمد بانضائل صوری و کتب
 و کمالات بزور صلح و پرہیزکاری آراستگی داشت افسوس کہ نسفاک بیابا کہ قدر چنین مردی نشاختہ و بیہودہ ضائع ساخت
 و چون بنواسے جلال آباد نزول اُردوی گیہان پوی اتفاق افتاد جمعے از کافران آمدہ ملازمت نمودند اکنون بچشمے از
 معتقدات و رسوم کہ میان ایشان شائع است بجهت غرابت مرقوم می گرد و طریق آنها بہ آیین کافران تبت نزدیک
 است بہ صورت آدمی از طلا یا آونگ ساختہ پرستش می نمایند و بیش از یکزن نمی کنند مگر زن اول نماز ادا گاہ باشد

یا با شوهر ناسازگار و اگر خواهند که بخانه دوستی یا خویشی بروند از بالاسه بام یک دیگر تردد می کنند و حصار شهر را جز یک در نمی باشد و غیر از خوک و ماهی و مرغ دیگر همه گوشت می خورند و حلال دارند می گویند که از قوم ما هر کس که ماهی خورد البته کور شده و گوشت را نمی خورد می خورند و لباس سرخ را دوست می دارند و مرده خود را با لباس پوشانیده و مسلح ساخته با صراحی و پیاله و شراب در گوری گذارند و سوگند ایشان این است که کله آه را یا بزر را در آتش می نهند و باز آنرا از انجا برداشته بر درخت می گذارند و می گویند که هر کس از ما این سوگند را بد روغ خورده البته بهلاسه متبلا شده و اگر پدر زن پسر خود را خوشش کند گیرد و پسر در آن باب مصافقه نمی نماید حضرت شاهنشاهی فرمودند که هر چه دل شما از چیز های هندوستان خواهش داشته باشد در خواست نمایند اسپ و شمشیر و نقد و سر و پاسبان سرخ التماس کردند و کامیاب مراد گشتند درین اثنا جلالت سنگ پسر راجه با سوا از دوسه گیهان شکوه فرار نموده بکوهستان شمالی لاہور که طین اوست شافت و مقارن این حال صادق خان بایالت صوبه پنجاب رخصت یافت و حکم شد که تنبیه و تادیب جلالت نماید و حضرت شاهنشاهی منزل بنزل به نشاءتکار پرداخته روز یکشنبه بستم اردی بهشت در ساعت مسعود داخل شهر کابل شدند و درین روز بر فیل نشسته شادگان از میان بازار گذشته بباغ شهر که نزدیک قلعہ کابل واقع است نزول اجلال فرمودند و در جمعه غره خور داد و بر وعنه منوره حضرت فردوس مکانی تشریف برده و لازم نیاز مندی تقدیم رسانیده از باطن قدسی موطن آن حضرت استمداد هست نمودند و همچنین به زیارت میرزا هندال و غم بنده گوار خود میرزا محمد حکیم تبرک حبه از حضرت حق سبحانه تعالی التماس آمرزش ایشان فرمودند از غرائب اتفاقات که از هنا سخانه تقدیر بر منصفه ظهور یافت و آنکه پاداش کردار زشت هایت خان است تفصیل این اجمال آنکه چون آن جرأت و گستاخی در کلام آب بهت از و ظهور آمد و امرای بچو صله با سپاه از غفلت خویش خجلت زده خاوند خویش گشتند و امرای که در خلیه بچکس خور نموده بود چهره پر داز ظهور گشت راجپوتان او بنا بر تسلط و اقتدار که بحسب اتفاق روی نموده بود خود و سر و مغرور گشته دست تقدیر و تطاول بر رعایا و زیر دستان دراز کرده بچکس را موجودی شمرند تا آنکه روزگار برگشت و دست قننه آتش بخرمن هستی آن خود سیران زد و بالجمعه جمعی از راجپوتان در جلایه که از شکارگاه های مقرری کابل است رفته اسبان خود بچرا گذاشته بودند چون چکله را بجهت شکار بادشاهی قرق ساخته بجمعی از اعدیان حواله نموده بودند سیکه از آنها مانع آمده کار بد رشتی گذاشتند و راجپوتان بجا با آن بچاره را بنهم تیغ پاره پاره کردند چند سیه از خویشان و برادران او و اعدیان دیگر

بدرگاه رفته استغاثه داد و خواہی نمودند حکم شد کہ اگر او را شناختہ می باشند نام و نشان او معروض دارند تا بحضور اشرف طلبہ و
 باز پرس فرماییم و بعد از اثبات خون بسزار سدا حدیان را باین حکم تسلی نگشتہ برگشتند راجپوتان نیز قریب باہنہا فرد
 آمدہ بودند روز دیگر اعدیان مستعد رزم و پیکار شدہ ہمہ یک جہت دیک رو بر سر دائرہ راجپوتان آمدند و چون اعدیان
 تیر انداز و توپچی بودند باندک زد و خوروی راجپوت بسیار کشتہ شد و چندے را کہ مہابت خان از فرزند ان حقیقی گرامی
 می دید علف تیغ انتقام گردیدند تخمیناً ہشتصد و نہصد راجپوت بقتل رسیدہ باشند و احتشام کابل و ہزارجات ہرجا
 راجپوتے را در اطراف و لواحق یافتند از کوتلی ہند و کش گذرایندہ فروختند و باین طریق قریب ہیاصد راجپوت
 کہ بیشترے از انہا سردار قوم بودند و بشجاعت و مردانگی اشتہار داشتند بفرخت رفتند و مہابت خان از شنیدن این
 خبر سراسیمہ و مضطرب سوار شدہ بکاک توکران خود شافت و در اشناسے راہ نقش را طور دیگر دیدہ از بیم دہراس کہ مبادا
 درین آشوب کشتہ شود برگشتہ خود را در ناہ دولت خانہ انداخت و بالتاس اوجیشیان دکو توال خان و جمال خان جوہن
 حکم شد تا این فتنہ را فرو نشاندند و دیگر بعض رسید کہ باعث جنگ و مادہ فساد بدیع الزمان خویش خواجہ ابوالحسن و
 خواجہ قاسم برادر اوست ہر دو را بحضور طلبیدہ بانہ پرس فرمودند جواب بے کتلی او شود سامان نیا رستند کرد چون
 کس بسیارے از تیر و تفنگ بقتل رسیدہ بودند ناگزیر مراعات خاطر او از لوازم شمرده نامبرہ ہارابوسے حوالہ کردند و
 او در نہایت خواری و سوائی سر و پا برہنہ بخانہ خود بردہ مقید ساخت و انچہ در بساط آہنا بود تمام متصرف شد و ریولا
 بعض رسید کہ عزیز حبشی در سن ہشتاد سالگی باجل طبعی در گذشت عنبر و رفن سپاہگری و سرداری و ضوابط تدبیر عدیل
 و نظیر داشت او باش آن ملک را چنانچہ باید ضبط کردہ بود تا آخر عمر روزگار بعزت بسر برد و در پیچ تاریخی بنظر دریادہ
 کہ غلام حبشی برتبہ اور رسیدہ باشند و درین ایام سید بہوہ حاکم دہلی بموجب نوشتہ مہابت خان عبدالرحیم خانخانان را کہ
 متوجہ جاگیر خود بود برگردانیدہ بلا ہور فرستاد و ریولا خبر رسید کہ شاہزادہ ہاسے والا نژاد سلطان دارا شکوہ و سلطان
 اورنگ زیب پسران شاہجہان بجوالے اکبر آباد رسیدند خاطر قدسی مظاہر از مژدہ وصول بنا کر کا مگا رنگل شکفت
 لیکن مہابت خان بمنظر خان حارس دار الخلافہ نوشت کہ نظر بند نگاہدار و بدرگاہ بیاد چون توجہ خاطر اشرف پشکار
 بسیار بود و شیفتگی آنحضرت درین شکل مجدی رسیدہ بود کہ در حضر و سفر یکروزہ نہایت شکار مکن نیست کہ بسر آید لاجرم در ریولا
 اگر در و بجان فزاد لگی بخت شکار قمرغہ نور کلانی کہ اہل ہند آنرا ناورگویند از ریمان تا بیدہ ترتیب وادہ پیشکش نمود

مبلغ بیست و پنج هزار روپیہ بران صرف شده بنا بران در موضع از غنده که از شکارگاه است مقرر این ملک است بمقتضایان
 سرباز علم شد که نور مذکور را بشکار برده استاد نمودند و شکاری را از هر جانب بنور در آورند و حضرت با پرتباران حرم سراسر
 غرت بنشاط شکار توجه فرمودند شاه اسمعیل هزاره که جماعه هزاره با او را بزرگی و مرشدی قبول می داشتند و با توابع و لواحق
 خویش در ظاهر دیه میرانوس فرود آمده بود حضرت شاهنشاهی با نور جهان بگیم و اهل حرم بمنزل شاه اسمعیل تشریف فرمودند
 و بگیم بفرزندان شاه از اقسام و جواهر درواری مرصع آلات تملط فرمودند و از آنجا بنشاط شکار پرداخته قریب سیصد راس
 از رنگ و قوچ کوهی و خرس و کفتار که درین نور در آمده بود شکار شد و یکی از همه کلان تر بود وزن فرمودند سه من و سه سیر
 بوزن جهانگیری برآمد و از سواران آنکه چون خبر گستانی مهابت خان بسبع شاه جهان رسید مزاج به شورش گرایند و با وجود
 قلت جمعیت و عدم سامان داعیه مصمم شدند که مجد مت پدر و الا قدر شایسته سزای کردار ناہنجار و در دامن روزگار را دهند
 باین عزیمت شتافته بتایخ بیت و سویم رمضان سال هزار و سی و پنج با هزار سوار از مقام ناسک بترنگ
 رایات برافراشتند بگمان آنکه شاید درین مسافت بقدر جمعیتی فراهم آید چون اجیر خیم گشت راجه کشن سنگو سپر را به بهم که با پانصد
 سوار در موکب منصور بود با جمل طبعی در گذشت و جمعیت او متفرق گشت و یکی پانصد سوار در غایت پریشانی و تنگدستی بمرآه
 ماند و اراده سابق سامان پذیر نشد ناگزیر راے عقد کشای چنین تقاضا فرمود که بولایت شطط شتافته روزی چند در ان
 تنگناے خمول باید گذرانید باین داعیه از اجیر بناگور و از ناگو راجد و وجود پور و از ان راه بحسب مسافت اتفاق افتاد
 و حضرت جنت آشیانی در ایام هرج و مرج از همین راه بولایت سندھ و ملک شطط تشریف برده بودند و این موافقت
 باجد بزرگوار از بدایت روزگار است چون خاطر فیض مظاہر از سپر و شکار گلزار همیشه بہار کابل و پرداخت روز و شبند
 غره شہر لور از کابل بصوب مستقر الخلافۃ کوس مراجعت بلند آذازہ گشت درین تایخ خبر بیاری شاهزادہ پرویز بعرض
 رسید کہ در قلع قوی ہم رسیدہ ایشان را زمانی ممتد بشیور داشت و بعد از تدبیرات بقدر خفنی حاصل شد و مقارن این حال
 عرض داشت خانہ بان رسید نوشته بود کہ شاهزادہ باز از ہوش رفته و درین مرتبہ پنج گھڑای کہ دو ساعت بخومی باشد بشیور
 بودند ناگزیر اطبا بداع قرار دادند و پنج دلغ در سرد پیشانی و شقیقہ ایشان سوختند معہذا ہوش نیامدند و بعد از ساعت
 دیگر افاقہ ہم رسید و سخن کردند و باز از ہوش رفتند اطبا بیاری ایشان را صرح تشخیص نموده اند و این فرہ افراط شراب است
 چنانچہ ہر دو ہم ایشان شاہزادہ و دانیال بہمین بیاری مبتلا گشتہ کاسہ سرد کاسہ شراب کردند و درینو شاہزادگان

والا که سلطان داراشکوه و شاهزاده اوزنگش یب از خدمت پدر بلامست جد بزرگوار آمده بدولت زمین بوس فرق نیاز نوزانی
 ساختند از فیلان و جواهر مرصع آلات قریب ده لک روپیشکیش ایشان بنظر در آمد در نیولا از نوشته ضلعان بعض رسیده که با ستم
 پسر سلطان دانیال مرحوم در امر کوٹ از شاه جهان جدائی گزیده بملک راجه کجنگ خود را رسانیده حفر قریب نشانزاده
 پرویز خواهر رسید و از سوانج بخت افزا که چین راه بطور آمد آوارگی مهابت خان از درگاه است تفصیل این داستان
 برسم اجمال آنکه از تاریخی که آن بداندیش مصدر چنین گستاخی گردید مزاجش بشورش گرایند و طرف حوصله اش تنگی کرد و
 با حیان دولت سلطنتی پیش گرفته و لها را از خود آزرده و خاطر را تشنگر گردانید حضرت شاهنشاهی با وجود چنین گستاخی و
 سوادب از کمال حوصله و بردباری التفات و عنایت ظاهری ساختند و هر چه نور جهان بیگم در خلوت می گفت بے کم
 و کاست نزد او بیان می فرمودند چنانچه مکرر بر زبان آوردند که بیگم قصد تو دار و خبر دار باش و صبیہ شاهنواز خان خیر
 عبد الرحیم خان خانان که در عقد از دواج شایسته خان پسر آصف خان است می گوید که هرگاه قابو یابم مهابت خان را
 به بندوق خواهیم زد و باظهار این مقدمات خاطر او را مطمئن می ساختند تا آنکه رفته رفته توهمی که در ابتدا داشت و از آن
 رهگذر هوشیار و بیداری بود و جماعتی کثیر از راجوتان بان خود بدرگاه می آورد و برگرد و پیش دولتخانه بازمی داشت کم شد
 و آن ضبط و انتظام بر جانماند و معذافو کران خوب او در جنگ احدیان کابل قبیل رسیدند و نور جهان بیگم بخلاف او پیوسته
 در آتما از فرصت بود و سپاه نگاه می داشت و مردم دلیر جنگ آزار را دلا سامی کرد و مستمال و امید داری ساخت تا آنکه
 هوشیار خان خواجه سراسر بیگم بوجوب نوشته ایشان قریب بد و هزار سوار از لاہور نوکر کرده بخدمت شتافت و در رکاب
 سعادت ہم جمعیت نیک فراهم آمده بود یک منزل پیش از رها س دیدن محله سواران را تقرب ساخته فرمودند که
 تمام سپاه قدیم و جدید جبہ پوشیده در راه بایستد آنگاه بلند خان خواص را حکم شد که از جانب حضرت نزد مهابت خان
 رفته پیغام گذار که امروز مردم بیگم خود را بنظر اشرف می گذرانند بهتر آنست که مجرای اول را موقوف و ارید مبادا
 با ہم گفتگو شده جنگ و نزاع کشد و در عقب بلند خان خواجه انور را فرستادند که این سخن پسندیده معقول او سازد و او
 حسب الحکم عمل نموده درین وقت بکورش نیامد روز دیگر بسیاری از بندها بے بادشاهی در درگاه فراهم آمدند و حضرت
 مهابت خان حکم فرمودند که یک منزل از آرد و پیش می رفته باشد اگر چه او از حقیقت کار آگاه گشت لیکن چون شمش از جنگ
 احدیان ترسیده بود کام دنا کام روانه پیش شد و آنحضرت تعاف او سوار شده گرم و گیر شتافتند و مهابت خان دیگر خود را

جمع نتوانست ساخت و از منزل پیش نیز کوچ کرده از دریا به بست گذشته فرود آمد و حضرت شاهنشاهی درین طرف بمسک
آراستند و فضل خان را نزد آن آشفته و ماغ فرستاده چهار حکم بمقرر آورد و حاله فرمودند نخست آنکه چون شاه جهان بصوب پشاور
رفته او نیز از سپه رفته آنهم را بانجام رساند و ویم آصف خان را بلازمست حضور فرستد و سیم طهورت و هوشنگ پسران
شاهزاده و انبال را روانه حضور نماید چهارم لشکری بخلص خان را که ضامن اوست و تا حال بلازمست نیامده حاضر سازد
و اگر در فرستادن آصف خان استادگی کند نقین شناسد که فوج بر سر او تعین خواهد شد فضل خان پسران شاهزاده و انبال را
همراه آورده معروض داشت که در باب آصف خان عرض می کند که چون از جانب بیگم ایمن نیستم بیم آن دارم که اگر
آصف خان را از دست بهم مبادا لشکر بر سر من تعین فرمایند درین صورت بنده را بهر خدمتی که تعین فرمایند بدان
سرفراز شده چون از لاهور بگذرم سنت بر چشمم و دل گذاشته آصف خان را روانه درگاه خواهیم ساخت چون فضل خان عذر
فرستادن آصف خان معروض داشت بیگم از هر خواهی بخواد بشویش در آمد فضل خان باز رفته آنچه دیده و شنیده بود
پست کنده ظاهر ساخت و گفت در فرستادن آصف خان توقف مصلحت نیست زنها بطور دیگر بخاطر نرساند که ندامت خواهد
کشید چون مهابت خان از حقیقت کار آگاه گشت فی الفور آصف خان را خود آورده معذرت خواست و بعد دو گوسفند
خاطر او پرداخته و ملایمت فرادان ظاهر ساخته روانه درگاه نمود لیکن ابوطالب پسر او را بجهت مصلحتی که رقم پذیر گردیده و رفیق
بگذاشت بظاهر عزیمت پشه و انوده کوچ کوچ روانه شد و بست و سیم ماند که در عبور موکب منصور از آب بهت واقع شد
از خراب آنکه پورش مهابت خان و هرج و مرج او بر ساحل بهین آب اتفاق افتاد و باز انخطا و آخر بخت و زمان
او بار او بر کناره جان دریا روی نمود و پس از روزی چندی ابوطالب پسر آصف خان و بیع الزمان داماد و خواجه ابوالحسن و
خواجه قاسم برادر او را نیز عذر خواسته به درگاه فرستاد چون در جابگیر آباد نزول سعادت اتفاق افتاد و او و بخش پسر خسرو
خان خانان و مقرب خان و میر حله و اعیان شهر لاهور به دولت زمین بوس جبین اخلاص را نورانی ساختند هفتم ماه آبان سلطنت
مسعود نزول موکب اقبال بهار السلطنت لاهور چهره افروز مراد گردید و درین روز مسعود آصف خان بصاحب صوبگی
پنجاب اختصاص یافت و منصب و کالت عنینیه مراحم گردید و حکم شد که سردیوان نشسته از روس استقلال بمشیت هات
مالی و ملکی پردازد و خدمت دیوانی بخواجه ابوالحسن ارزانی شد و فضل خان از تنییر میر حله بخدمت میر سامانی سرفراز
یافت و میر مذکور بخدمت بخشگیری سر بلند گردید و سید جلال ولد سید محمد میره شاه عالم بخاری را که در گجرات آسوده اند و احوال

ایشان بتقریبات درین اقبال نامه ثبت افتاده نخست وطن فرموده فیصل بکرت سواری ایشان لطف نمودند درینوالا حضرت سید
 که مابست خان از سمت راه پشته خنان تافته بجانب هندوستان روانه شد و نیز بمجامع جلال رسید که بیست و دو ملک روپی
 نقد و کلاهی او از بنگاله فرستاده اند بچولی و طلی رسیده بنا بر آن صفدر خان و سپه دار خان و علی قلی درین و نورالدین قلی
 و انیراس سنگین با هزار احدی تعیین شدند که بر جناح استقبال شافته زر با بدست آرند نامبرده با متوجه خدمت شده
 در حواله شاه آباد مردم او که خزانه می آوردند رسیدند و آنرا زر را در سر برده متحصن شده تا ممکن و متصور بود و بهانه
 و مقابله پاسه ضلالت افشردند و بند و حاسه درگاه بعد از زود و خورد بسیار سرار آتش زده بدرون درآمده مبلغ بار
 متصرف شدند و مردم او قرار بر فرار داده راه او بار سپردند و فرمان شد که زر با بدرگاه فرستاده خود بتعاقب مابست خان
 شتابند و مقارن این حال خان خانان را بمنصب هفت هزاری ذات و سوار از قرار و واسه و سه اسپه سرفراز نمود و خلعت
 و شمشیر و اسپ پنجاق با زین مرصع و فیصل خاصه مرحمت نموده با جمعه از بنده پاسه درگاه باستیصال مابست خان دستوری
 فرمودند و صوبه اجمیر به تیول او مقرر شد و چون هم حکمت سنگ از صادق خان سرانجام شده بود و او را از دوشان مابست خان
 می دانستند حکم شد که از سادات کورنش محروم باشد و درین روز مخلص خان و حکمت سنگ از دوشان کانگوار رسیده ملازمت
 نمودند و درین روز با بکرم خان که خدمت ملک کوچ داشت فرمان صادر شد که او را صاحب صوبه بنگاله ساختم به انصوبه
 شافته بضبط و نسق التوالیت پر دازد و خانزاد خان را روانه حضور نماید شاهزاده پرویز از فرط باوه پیمانی برض صرع مبتلا
 شده رفته رفته از غذا نفرت بهم رسانید و قوی تحلیل رفت و هر چند اطباء بمعالجات و تدبیرات پرداختند چون زمان ناگزیر
 رسیده بود اثره بران مترتب نگشت و شب چهارشنبه بتایخ هفتم شهر صفر سنه هزار سی و شش هجری سپایه جانش لبریز
 گردید و کالبد آن مرحوم را نخست در آن شهر امانت فرمودند و آخر با کبریا و نقل کردند و در باغی که سبز کرده آن سرو جوئیبار
 سلطنت بودند دفن کردند و چون اینخبر بمسامعه علیه رسید رضا بقضای ایزد تعالی داده زخم درونی بر هم صبر و شکیبائی
 چاره فرمودند و درین سی و هشت سالگی وفات یافت تا یخ فوت او بعضی از فضلا چنین یافته اند وفات شاهزاده پرویز
 بعد از استماع این خبر بخان جهان حکم شد که فرزندان و بازماندهای ایشان را روانه درگاه والا سازد و در خلال این احوال
 شاه خواجه ایلمچی نذر محمد خان نخست معاودت یافت و سوسه آنچه بدفیات با و عنایت شده بود و چهل هزار روپی دیگر
 مرحمت گردید و انوومی از نهائس هندوستان بخان فرستادند درینوالا ابوطالب خلعت اعتضاد الخلافت آصف خان بخواب

شاکسته خان نامور شد و درین ایام موسوی خان از دکن مراجعت نموده سعادت زمین بوس دریافت و در نیولا میرزا رستم صفوی بصوبه داری بهار فرق عزت برافراخت و درین هنگام از عرض داشت مقصدیان صوبه دکن بعضی رسید که یاقوت خان حبشی که در آن ملک بعد از عنبر سرداری عمده ترازو بود و در حیات عنبر نیز سپه سالاری لشکر و انتظام افواج به عهده او مقرر بود اختیار بندی و دولت خواهی را سرمایه سعادت خود دانسته با پانصد سوار بجواله جالنا پور آمده بسر بلند را به نوشته که من با فتح خان سپه سالار عنبر و دیگر سرداران نظام الملک قرار و دولت خواهی داده از پیش قدمان این سعادت شده ام نامبرده با بر یکدیگر سبقت کرده پیله در پیله خواهند آمد چون خان جهان از نوشته سر بلند را به بر حقیقت کار اطلاع یافت کتابتیه مشتمل بر استمالته و دولت خواهی بسیار بیا قوت خان نوشته سرگرم عزیمت گردانید و بسر بلند را به نیز مکتوبه قلمی نمود که در لوازم ضیافت و مراسم هماننداری کوشیده نزد پسر روانه بران پور سازد و در اوراق سابق مرقوم گردیده که شاه جهان با مسعودی از بنده با بجانب پشته نصرت فرمود چون در ایام شاهزادگی بابا و شاه والا جا به شاه عباس طریقه دوستی و مصداقت مسلوک و ابواب مراسلات مفتوح داشتند و درین بهرج و مرج شاه نیز شخص احوال ایشان بود و بخاطر صواب اندیش رسید که بدان سمت شتافته بایشان نزدیک بایست بکن که با بیاری مهربانی و اشتقاق ایشان غبار شورش و فساد وی که مرتفع شده فرو نشیند بالجمله چون بجواله پشته پیوستند شریف الملک که حارس آن ملک بود نه هزار سوار و دوازده هزار پیاده فراهم آورده حصار شهر را استحکام داده قدم جرأت پیش گذاشت و بالجمله هگی سیصد چهار صد سوار از بنده بهای و فادار همراه بودند تا بصدقه آنها نیاورده بحصار شهر در آمده شخص گشت و چون از پیشتر مرست قلعه نموده توپ و تفنگ بسیار در برج و باره آماده ساخته بود و در نیولا بدر و در حصار در آمده به رافعه و مقابله پاهای ضلالت افشرد و شاه جهان مردم خود را منع فرمود که بر قلعه نمانند و رعیت خود را به توپ و تفنگ ضائع نسازند با وجود این معنی جمعی از جوانان کار طلب بر حصار بند شهر یورش نمودند و از استحکام برج و باره و کثرت توپ خانه کاری نداشتند و ناگزیر عطف عنان نموده دایره کردند و پس از روزی چند باز بهادران شیردل زنجیر گسل مانند برق لامع بقلعه تاختند و چون بر دور قلعه همه جا میدان مسطح بود و اصلالستی بلندی و دیوار و درخت نداشت سپر را بر رو کشیده دیدند قضا را دران ضلع خندق عمیق و در بعضی ملو از آب بود پیش رفتن محال و پس گشتن از آن محال تر شد و در میان میدان نشسته توکل بر احصار خود ساختند و درین وقت شاه جهان تکرار بهم رسانید و بنا بر بعضی موانع که نوشتن آن طولی دارد و سفر عراق در عقد توقف افتاد و نیز خبر بیماری شاهزاده پرویز پست و قین شهر

کہ ازین مرض جان بر نیست و ہم درین ضمن مکتوب نور جهان بیکم رسید مرقوم بود کہ مہابت خان از صیت نہضت مہکب بادشاہی سر اسیمہ گشتہ مبا و از غایت شورش مزاج در راہ غبار آسیمی بد اسن پسران شمار ساز صلاح دولت در انست کہ باز صوب دکن عطف عنان نموده روزے چند بار روزگار بایر ساخت۔

تا خود فلک از پرده چہ آرد بیرون

بنابر آن با وجود ضعف قوی و بیماری صعب پاکی سوارہ از راہ گجرات و ملک بہار متوجہ دکن شدند درین ضمن خبر فوت شاہزادہ پرویز رسید بر جناح استعجال نہضت مہکب منصور افتاد و این را ہیست کہ سلطان محمود از ہمین راہ آمدہ فتح تہجنا نہ سمنات کردہ چنانچہ مشہور است و شاہ جهان بہک گجرات در آمدہ از ہیست کہ دہے احمد آباد بگذر جائیم دریائے زہدار عبور فرمودند و از کریمہ چھپرائی کہ براجمہ بکلا تعلق دار و بر آمدہ ہناسک ترنگ از مضافات دکن کہ مردم خود را در انجا گذاشتہ بودند نزول نمودند و چون درین ملک عمارتے بنود و رہان نزدیکی بچمبر شتافتہ در آن سرزمین رحل اقامت انداختند و رنیولا آصف خان بمنصب ہفت ہزاری ذات و سوار دو اسپ و سہ اسپہ فرق عزت برافراخت تا از قید مہابت خان و آسیب جان نجات یافتہ بود منصب و جاگیر نہداشت احوالش نامنتظم بود و رنیولا از عرض داشت متعبدیان دکن بہ عرض رسید کہ نظام الملک از کوتاہ اندیشی و قتلہ انگیزی فتح خان پسر عنبر و دیگر تربیت یافتہاے نو دولت را بحد و ملک بادشاہی فرستادہ غبار شورش و فساد برانگیختہ لاجرم عمدہ الملک خان بہمان بخت محافظت و محارست لشکر خان را کہ از بندہ ملک کن سال است و کاروان بحر است برہان پور مقرر داشتہ خود با عساکر ظفر لو متوجہ بالا گھاٹ شد و ناگہی کہ محل اقامت او بود عنان مناعت باز نہ کشید و نظام الملک از قلعہ دولت آباد سر بیرون کشید از سواخ این ایام کشتہ شدن محمد موسی است داد از سادات سیفی بودہ بسلسلہ نقیب خان قرابت قریب داشت چون از عراق آمد حضرت عرش شانی صبیحہ سادات خان نیرہ عم نقیب خان را بوی نسبت فرمودند و در ہنگامیکہ عبور شاہ بہمان در مالک شتر قیہ افتاد و شاہ را لیہ دران حد و جاگیر داشت بخدمت ایشان پوست و یک چندے درین ہرج مرج ہم راہی گزید سادات خان کہ در خدمت شاہزادہ پرویز بود نوشتا بہ مبالغہ و تاکید فرستادہ نزد خود طلب داشت و آن خون گرفتہ از خدمت شاہ جان جدا شدہ نزد سلطان پرویز آمد چون خبر آمدن او بہ حضرت شاہنشاہ رسید بجنو ر طلب فرمودند ہر چند شاہ پرویز التماس عفو گناہ او نمود و مرہبان نشدند و آن سید زادہ را در پاسے فیل مست انداختہ بقوت تمام سیاست فرمودند

درین وقت نظام الملک و رقله دولت آباد حمید خان نام غلام حبشی را پیشواے خود ساخته مدار و اعتبار ملک و مال بہ قبضہ اقتدار او سپرد از بیرون او و از اندرون زنش نظام الملک را مثل مرغی در قفس داشتند و خبر آمدن خانجہان یقین شد حمید خان با سہ لکۂ ہون کہ دو از دہ لک روپیہ باشد نزد او رفتہ با فسوں و افسانہ او را از راہ بردہ قرار داد کہ مبلغ مذکور را بگیرد و تمام ملک بالاگھاٹ را باقلعہ احمد نگر بہ تصرف نظام الملک باز گذار و دو خان ازین افغان ناحق شناسل کہ حقوق تربیت حضرت شاہنشاہی را فراموش کردہ چنان مکی را بہ لک ہون از دست داد و بنام امرائے بادشاہی کہ در تمانجات بودند نوشتہا فرستاد کہ آن محال را خواہ و کلاے نظام الملک نمودہ خود را بحضور رسانند و ہمچنین نوشتہ بنام سپہ سالار حاکم احمد نگر ارسال داشت چون مردم نظام الملک بہت اخذ قلعہ شافند شارا لیک گفت کہ ملک تعلق بہ شما دارد و تصرف با شید اما قائمہ ممکن نیست کہ من از دست بدہم ہر گاہ کہ فرمان بناید قلعہ را خواہم داد و مجملہ ہر خند و کلاے نظام الملک دست و پا زدند اثری بران مترتب نگشت و سپہ سالار خان وقتہ خود فرادان بیرون بردہ با استحکام برج و بارہ پرداخت و مردانہ قدم بہت بر جا داشت و دیگر نامردان نوشتہ خانجہان ملک بالاگھاٹ را در کل بکلاے نظام الملک سپردند و بہ برہان پور آمدند الحال حقیقت احوال حمید خان حبشی ہنوکوہ او بنا بر عزابت مرقوم می گرد کہ این غلام راز نے بود از غریب زاد ہائے این ملک دورا بتدائے کہ نظام الملک مفتون شراب و شیفقہ زنان شد این عورت بیرون حرم راہ یافتہ شراب مخفی کہ مردم بیرون را از ان آگاہی نہ بود می رسانید دزن و دختر مردم را بہ فریب و فسوں بدر راہ ساختہ نزد او می برد و بہ لباساے مناسب و زینتہاے فاخر آراستہ بنظر او جلوہ می داد و او را بہیا شرت و معاطفت پر سی پیکران سیم بر مبتلا ساختہ محفوظ و مسرور می داشت رفتہ رفتہ مدار و اختیار بیرون بقبضہ اختیار شو ہر ش قرار یافت و از بیرون مدار زندگیانی نظام الملک بہت آن عورت اقتاد ہر گاہ آن زن سوار میشد سپاہ و عہدہ دولت پایادہ در رکاب او می رفتند و عرض مطالب خود می نمودند تا آنکہ عادلخان نوبے بر سر نظام الملک فرستاد و ازین جانب نیز خواستند کہ لشکرے تعیین نمایند و این عورت بطبع و رغبت خود و خواہش تمام استدعا سپاہ از نظام الملک کردہ و لتشین ساخت کہ اگر فوج عادل خان را شکست دادم زنی بمصد رحین کارے شکر ف شدہ باشد و اگر نقش بر عکس نشست شکست زنی چہ اعتبار و افتخار خواہد افزود القصہ این مادہ گرگ محتاج مرکب این امر خلیہ گشتہ پیوستہ در ساق این یساق نقاب بر قامت رعنا افگندہ بر اسپ سواری شد و خمر و شمشیر مرصع بر کمری بہت و حلقہاے طلا و مرصع کہ با اصطلاح ہندوستان کوڑا گویند در دست می انداخت و با دیگر اسباب سپاہیانہ و تھا لٹ مردانہ

با خود ہمراہ می داشت و داد و دوش دالنام و بخشش و اسپی می جست و بہانہ می خواست بیچ روزی نمی گذشت کہ با سترای رعایت نمی کرد و مبلغی بہر دم نمی داد و بعد از آنکہ ملاقی صفین و محاذات فلتین اتفاق افتاد از علوم ہست و علو جرات و سیراہ ہنگام عادل خان مصاف داد و سپاہ و سہروران را بقتل و حرب و طعن و ضرب ترغیب و تحریض نمودہ قدم مردانگی را دران بحر و غادر لہجہ بیجا چون کویہ استوار پا برجا داشت و آن غنیم و دشمن عظیم را شکست فاحش دادہ جمیع فیلان و توپ خانہ را بہ دست آوردہ سالما و غانما را یت مرا جت برافراخت و درینو لا بعرض رسید کہ چون امام قلی خان فرما ز واسے توران چند سال می رسید بہک ایچی حضرت شاہنشاہی را در ماوراء النہر نگاہداشتہ آدمیسانہ سلوک نمود چون خبر بے عنایتی بہ شاہ بہمان و مخالفت بوزن ایشان بوالد والا قدر شائع شد لاہرم قدوہ مملک اسلام عبدالرحیم خواجہ و ارکان خواجہ را با شرافت تحف و نفائس ہدایا ہمراہ میسرند کو رخصت فرمود و مکتوبے نیز نوشتہ مصحوب خواجہ ارسال داشت خواجہ از اغاظم سادات و از اجلہ مشائخ ماوراء النہر است نسبت شریفش با امام جعفر صادق علیہ السلام منتہی می شود و بادشاہ توران عبداللہ خان خواجہ جو بہار جد بزرگوار آن جناب دست امانت دادہ بود و ارادت صادق داشت حضرت شاہنشاہی آمدن خواجہ را اگر امانی داشتہ در تعظیم افزودند و امراد عیان دولت را باستقبال فرستادند و چون بکابل رسید ظفر خان استقبال نمودہ بشہر آورد و مجلس عالی آراستہ لوازم ہمان داری تقدیم رسانید و حضرت شاہنشاہی در سہ منزلی لاہور موسوی خان را با خلعت خاصہ و تہجد مرصع پیشوا فرستادہ سرتنجش خاطر آن سید عزیز شدند و بعد از آن بہادر خان اوزبک کہ در زمان عبداللہ خان حاکم شدہ بود و درین درگاہ منصب پنج ہزاری داشت باستقبال شتافت و چون خواجہ بچوالے شہر پیوست بحکم اشرف خواجہ ابوالحسن دیوان و ارادت خان بخشی باستقبال او رفتہ ملاقات نمودند و ہمان روز بشرف دست بوس آنحضرت مشرف گردید کہ ورنش و تسلیم راجعات فرمودہ شرائط بزرگی بجا آوردند و قریب باورنگ خلافت حکم نشستن فرمودند و پنجاہ ہزار روپیہ برسم انعام تکلیف فرمودند و روز دیگر چارہ قاب طعام الوش خاصہ باظروف طلا و نقرہ بچیت خواجہ فرستادند و تمام ظروف بلوازم آن بابیشان ارزانی داشتند درین ایام صوبہ داری بنگالہ از تغیر خاندان بکرم خان ولد معظم خان مقرر گشت چون کرم خان بکومت آنولایت کامیاب مراد گردید بحسب اتفاق فرمانے بنام او غراضداریافت واد برشتی نشستہ باستقبال فرمان شتافت قضا را غیر ازین دریائے مقرر مشہور کہ در بنگالہ است نالہ آبی بود کہ کشتی را از انجی بایست گذشت چون کشتی کرم خان بانجامی رسید بلاخان اشارہ می کند کشتی را از مانے در کنار آب باز دارند تا نماز عصر گذارد

متوجہ مقصد گرد و دوستی که ملاحان می خواهند کشتی را بکنار آب رسانند بادے ہم رسید کشتی را برگردانید و از شورش تلاطم بحرکت بے موقع کشتی در آب فرومی رود و کرمخان با چند کس که در ان کشتی بودند غریق بحر فانی گرد و دیک متفلس سرازان گرداب بلا بر نمی آرد و در خلال این حال خان خانان ولد سیرم خان در سن هفتاد و دو سالگی باجل طبعی و رنگدشت تفصیل این اجمال آنکه چون بطلی رسید ضعیفی قوی بر مزاجش استیلا یافت تاگزیر در ان مصر سعادت توقف نمود و در اواسط سال هزار و سی و شش هجری و ولایت حیات سپرده در مقبره که بر اے منکوچه خود ساخته بود مدفون گردید از اعظم امر اے این دولت بود و در عهد سلطنت حضرت عرش آشیانی مصدر خدمات شالیست و فتوحات عظیمه گردید از ان جمله کار نمایان که کرده نخست فتح گجرات و شکست مظفر که بهان فتح گجرات از دست رفته بار تبصره اولیاے دولت قاهره در آمد و دیم فتح جنگ سیل کشک دکن را با فیلان سست جنگی و توپ خانه عظیم همراه داشت و مشهور است که هفتاد هزار سوار فراهم آورده بود و خان خانان با بیست هزار بمقابل او شتافت و دور و دور و یک شب جنگ عظیم کرده لواے فتح و غیره زے بر افراشت و در ان محله که مرد آزا مثل راجی علی خان سرداری بقتل رسید سوم فتح ططم و ملک سند و در زمان دولت حضرت جنت مکانی پسر کلانش شاهنواز خان بانک مایه مردم عنبر را شکست داد چنانچه بموقع خود شیت افتاد بے اغراق خانزاد رشید بود که اگر اجل امان دادے آمار نیک از و بر صغیر روزگار یادگار ماندے خان خانان در قابلیت و استعداد و یکتاے روزگار بود و زبان عربی و ترکی و فارسی و هندی می دانست و از اقسام دانش عقلی و نقلی حتم معلوم هندی بهره داسنے داشت و در شجاعت و شہامت و سرداری بر آستے بل آستے بود و زبان فارسی و هندی شعر نیکو گفتی و واقعات پامیری را بحکم حضرت عرش آشیانی بفارسی ترجمه کرده و گاہی بیتی و احیاناً رباعی و غزلی می گفت این چند بیت از دست -

شمار شوق ندانسته ام که تا چند است بکیش صدق و صفا حرف عهد بیکار است بندام و انم و نه دانه این قدر دامن مرا فروخت محبت و سلفے دامن ادایه حق محبت مناسبتے است ز دوست از ان خوشم بختناے دلکش تو رسم	جز این قدر که دلم سخت آرزو مند است مخگاه اہل محبت تمام سوگند است که پاسے تا بسرم ہر چه بہت و ربند است کہ مشتری چه کس است و بہامی بن چند است و گرنہ خاطر عاشق ہیج غور سند است کہ اندکی بلالہائے عشق تا چند است
--	--

رباعی

زہنہار حیم از پے دل زوے
گفتم سخن و باز ہم سے گویم
بیودہ بہ آرزوے دل در گروے
خواہشکاری ہمیشہ کا ہش و روے

چون راجہ امر سنگھ زمیندار ملک ماند و بندگی و دولت خواہی اختیار نمودہ عرض داشت کردہ کہ پدران من لبعادت
آستان بوس مستعد گشتند من نیز امید وارم کہ باین شرف فرق عزت برافرازم بنا بران تہور خان کہ از خدمتگار
زبان فہم بود دستوری یافت کہ رہنونی سعادت نمودہ اورا بقدرسی آستان بیارد و بجہت سرفرازے او فرمان استمالت
با خلعت واسپ مرحمت شد چون بسامع رسید کہ مہابت خان بخدمت شاہ بہمان رفت علی الرغم او خان جان را بخطاب
سپہ سالارے امتیاز بخشید نہ اکنون علی از ماجراے احوال مہابت خان بگاشتہ سلک بیان می گردو کہ چون اورا از نگاہ
بر آوردند از راہ ٹٹھ عطف عنان نمود لشکر بادشاہے بتعاقب او تعین شد و اورا از ہیچ طرف راہ اخلاص با امید مناص
نیامد ناگزیر بربخات خود را منحصر در توسل شاہ بہمان دانستہ عرفیہ مصحوب کیے از مستدان خود بخدمت آن حضرت فرستاد
مضمون آنکہ اگر رقم غنور جو ایک جہانم این بندگنا بکار کشد روے امید بآن آستان آرد شاہ بہمان بمقتضائے وقت التخصیص
او گذشتہ فرمان مرحمت عنوان بانچہ مبارک بجہت استمالت و تسلی او فرستادند و آن سرگشتہ بادیدہ ناکامی با قریب دو ہزار سوار
از راہ راج بلیلہ و ملک بہرے متوجہ شدہ در خمیر پیوست و ہزار اشرفی نذر و یک الماس کلان کہ ہفت ہزار روپیہ
قیمت داشت بادگیر نفائس پیشکش گذرانید و بانعام خیر مرصع و شمشیر مرصع واسپ خاصہ و فیل خاصہ سرفرازے یافت
درین ایام خان جان نوشتہائے پے و پے فرستادہ عبداللہ خان را کہ دران دور بود بآدن برہان پور ترغیب و
تحریر نمود و خان لہند و پیمان بدانجا شتافتہ اورا دید چون روزے چند در برہان پور گذراند خان جان با عواے اہل
فساد از خان فیروز جنگ بدگمان شدہ در روزیکہ با یک خدمتگار رنجانہ او آمدہ بود گرفتہ مقید ساخت و تحقیقت حال را
بر گاہ عرض نمود فرمان شد کہ بقلعہ اسیر بردہ نگاہدارند و چون عمد شکنی در جمیع ادیان ممنوع است خان جان در اندک
مدے نتیجہ آن یافت و شرح این داستان بر سبیل ایجاز آنکہ چون دماغ او از عنایات سرشار حضرت شاہنشاہے
آشفقہ بود بعد از ان کہ اورنگ خلافت بجلوس جانان افروز حضرت جہانبانی ارتقاخ آسمانی یافت پیوستہ خود را با بذشتیہای
ناصواب بخیالات فاسد آزرده می داشت تا آنکہ واسمہ بر مزاج او استیلا یافتہ قرار برقرار داد و شب یک شب بہشت بہنم

ماہ صفر سنہ ہزار و سی و نہ با فرزند ان جمعی از افغانان از دار الخلافۃ اکبر آباد برآمدہ راہ او بار پیش گرفت و آنحضرت بہان شب خواجہ ابوالحسن رسید منظر خان و آلہ و درویشان و رضا بہادر و پرتھی راج را مقہور را با قوسجے از منہو حاسے در گاہ تبعاقب اوتعین فرمودند و نامبرہ گان در حوالے دھول پور با و رسیدہ جنگ سخت در پیوست و در اثناے دار و گیر رضا بہادر شہرت نوشکوار شہادت چشید و پرتھی راج زخمی شدہ در میدان افتاد خان جہان دو پسر خود را بکشتن دایہ خونیم جانی از ان مملکہ بر آوردہ بجانب دکن شتافت و بنظام الملک پیوستہ محرک سلسلہ شورش و فساد شد و مقارن این حال حضرت سوکب جہانکشا بجانب دکن اتفاق افتاد و در ساعت مسعود دولت خانہ برہان پور بذات جہان آرا رونق و بہا پذیرست اعظم خان کہ در دولت جہانگیری خطاب ارادت خان داشت با عساکر ظفر اثر بہت استیصال او ببالا گھاٹ تعین شد و اقوام قاہرہ بادشاہی را مکرر با خان جہان اتفاق مبارزت افتاد و ہر بار آثار تسلط و غلبہ از بندہ حاسے در گاہ بنظر رسید لیکن دفع آن مقہور میسر نگشت تا آنکہ عنان او بار بجانب ممالک شرقی کہ مساکن افغانہ است معطوف ساخت خاقان گیتی ستان عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ را سوار کردہ و سید مظفر و معتمد خان کو کہ در شید خان و چندے دیگر از امر اہمراہ نمودہ بہ تعاقب آن مقہور فرستادند و لشکر فیروزی اثر و حوالے پرگنہ سندہ کہ بہت کردہ ہی آلہ آباد واقع است بہ آن بے سعادت رسید و از حیات و نجات نا امید گشتہ با جمعی از سپہان و خوشان و ذکران قدیم پائے جہالت افشردہ بجنگ پرداخت و با دو پسر و چندے از مستبان قتل رسید و خان بہادر فیروز جنگ سربے مفرور را بدرگاہ والا فرستاد تا بیخ بہت و یکم اسفندارند در ساعت مسعود حضرت را بات اقبال بعزم سیر و مسکا ر خطہ و لہذیر کشمیر اتفاق افتاد و این سفر مضطرب رہی است نہ باختیاری چون ہواسے گرم در مزاج اقدس در عنایت ناسازگارے بود لا جرم ہر سال در آغاز موسم بہار صعوبت راہ بہ خاطر اشرف و مزاج مقدس آسان شمرده خود را بگلزار ہمیشہ بہار کشمیر فرودس نظیرے رسانیدند و خوبیاے کشمیر را در یافتہ و استیفای لذات آن رشک بہشت نمودہ باز عنان غربیت بہ صوب ہندوستان معطوفے دارند پیش ازین بچند روز بہ عبد الرحیم خواجہ سے ہزار روپیہ انعام فرمودہ بودند درین وقت مادہ فیل با حوضہ نعمتہ شفقت فرمودند *

جشن بست و دویمین نوروز از جلوس ہمایون

روز یکشنبہ سویم رجب سنہ ہزار و سی و شش ہجری آفتاب جہاں تاب بہ برج حمل شرف تحویل فرمود و سال بست و دویم از جلوس والا آغاز شد و بر لب آب چناب جشن نوروز جان افروز آراستگی یافت و یک روز بلوازم آن پرواختہ کوچ فرمودند و منزل بہنزل سیرکنان و شکار افگنان طی راہ فرمودہ در ساعت فیض اشاعت بہ نزہت سرس کشمیر تزل اقبال اتفاق افتاد و چون بعرض رسیدہ بود کہ مکرم خان حاکم بنگالہ غریب نجرنا گشتہ چنانچہ در اوراق سابق بدان المیارفتہ در یو لافدائی خان راجکو مت صوبہ بنگالہ شرف امتیاز بخشیدہ و منصب پنج ہزار زیات و سوار و خلعت فاخرہ و اسب عراقی الملق فرستادہ فرمانرواے ایران حمایت فرمودہ بدان صوبہ رخصت نمودند و مقرر گشت کہ ہر سال پنج لک روپیہ بہ رسم پیشکش شاہنشاهی و پنج لک روپیہ بصیغہ پیشکش بیگم کہ مجموع دہ لک روپیہ باشد بخزانہ عامرہ داخل سازد و درین ہنگام ابو سعید نیرۃ اعتماد الدولہ بحکومت پٹنہ فرق عزت برافراخت دہبا در خان اوزبک بحکومت الہ آباد از تغیر جاگیر قلی خان خلعت خاص پوشیدہ بدان صوبہ شتافت و سرکار کالپی بجایگزین شد مقرر شد ذکر این واقعہ و لدوز و شرح این حادثہ جگرسوز رازبان سخن آفرین و گوش دانش گزین بر کتاب آن را کہ دیدہ جان بین بر حسن صورت و قبول سیرت آن خاقان والا شوکت اقتادہ دانند کہ سپہر شعبہ باز چہ باختہ و روزگار جہان گذار چہ پرداختہ -

گرفتہ جان منظر ظل الہی

کریم و رحیم و جوان تخت بود

نشستی چو برگاہ شاہنشاهی

فرزندہ افسر و تخت بود

بالجملہ درین مدت کہ آن حضرت در کشمیر تشریف داشتند مرض استیلا پذیرفت و از غایت ضعف و زبونی پیوستہ بر ناکی نشستہ بیرو سوار می خود را مشغول می داشتند روزے و روج بہشت کشید و آثار ریاس و احتمال برد جنات احوال پر تو افگند و حرفہاے کہ بے ناامیدی از ان می آمد بے اختیار بر زبان جاری شد شورش عظیم در مردم اقتادہ پرستاران بساط قرب ز البغایت مضطرب ساخت لیکن چون روزے چند از حیات مستعار بمانی بود

دران مرتبہ بخیر گذشت و بعد از چند روز اشتہا منقود گشت و طبیعت از اینون کہ مصاحب چهل سالہ بود نفرت گزید یعنی از چند
 پیالہ شراب انگوری بخیرے دیگر ہرگز توجہ خاطر نمی شد درین وقت شہر یار باشتہ او مرض دارالتقلب ابرو سے خود
 ریخت و موی بروٹ و ابرو و قرہ تمام افتاد ہر چند اطبا بہداو علاج پرداختند اثری بران مترتب نگشت ہمنایران
 خجست زدہ التماس نمود کہ پیشتر بلا ہو ر رفتہ روزی چند بعالجہ و مداوہ پردازد و حکم اشرف روانہ لاہور شد و دوا و بخش پسر خسرو
 کہ نظر بند داشت و نور جہان بکیم بحبت نظام کار آن برگشتہ روزگار و شرائط حزم و احتیاط با و حوالہ نمودہ بود کہ مقید دارد
 التماس نمود کہ بدیگرے حوالہ شود و از و گرفتہ حوالہ ارادت خان نمودند و مقارن آن حضرت شاہنشاہی تہا سشاے
 چمچی بھون و اجول و ویرناک منصف فرمودند در اثناے سیر خان ازاد خان پسر مہا بختان از بنگالہ آمدہ دولت بساط بوس
 دریافت و یک زنجیر نعل خوش نسب پیشکش کرد و سید جعفر کہ از خدمت شاہ جہان تخلص نمودہ بود بکمال از منہ اشرف
 پیوست و مقارن این حال رایات عزیمت بصوب دار السلطنت لاہور ارتقا ع یافت و در مقام ہیرم کلہ بنشاٹنکار
 پرداختند کیفیت این شکار مکرر در اوراق گذشتہ نگاشتہ کلک بدان رقم گشتہ کو ہیست بنایت بلند و ورتہ کوہ نشین گاہ
 بحبت بندوق اندازی ترتیب یافتہ چون زمینداران آہوآرا را ندہ بر تیغہ کوہ ہرمی آوردند و بنظر اشرف ورمی آید
 بندوق را سر راست ساختہ اندازند و ہمینکہ آہو رسید از فراز کوہ جدا شدہ معلق زبان آمدہ بروی زمین می افتد
 و بے تکلف عجیب نمودی می کند و غریب شکاری است درین وقت سیکے از پیادہاے آفرز بوم آہو را را ندہ آورد
 و آہو بر پرچہ سنگی جا گرفت و چنانچہ باید خوب محسوس نمی شد پیادہ خواست کہ پیشتر آمدہ آہو را ازان مکان برانند بچہ قدم
 پیش گذاشتن پاے خود را نتوانست مضبوط ساخت در پیش پوتہ بود دست بران انداخت کہ خود را تواند نگاہداشت
 قضا بد پوتہ کندہ شد و از انجا معلق زبان بحال تباہ بر زمین افتاد و ہمان وجان وادون ہمان از مشاہدہ این
 حال مزاج اشرف متعجب و آشوب گرا فید و خاطر قدسی مظاہر بنایت مکرر گشت و ترک شکار کردہ بدو تہانہ تشریف
 آوردند تا در آن پیادہ آمدہ جزع و فزع بسیار ظاہر ساخت اگرچہ اورا بہت تسلی فرمودند لیکن خاطر اشرف تسلی نمی یافت
 گو یا ملک الموت باین صورت تجلی شدہ بنظر آنحضرت در آمدہ پووازان ساعت آرام و قرار ازل پرداختہ و حال بتغیر
 گشت و از ہیرم کلہ تھنہ و از تھنہ بر اجور تشریف آوردند و بدستور مہودیک ہیراندر و زماندہ کوچ فرمودند و در اثناے راہ
 پیالہ خواستند و ہمینکہ بر لب ہناوند گوارا نشد و طبیعت برگشتہ و تا رسیدن بدولت خانہ حال بر ہمین منوال بود و آخر ہای

شب کہ در حقیقت آخر روز حیات بود کار بد شکاری کشید و هنگام صبح کہ زمان واپسین بود ایستادہ ہائے بساط قریب را روز امید
سیاہ شد نفسی چند بستی برآمد و هنگام چاشت روز یکشنبہ بیت و ہشتم شہر صفر سنہ ہزار و سی و ہفت ہجری مطابق با ۱۰۵۰
آبان ماہ الکی سال بہت و دوم از جلوس اشرف ہمای روح آنحضرت از آشیانہ خاک پر واز نمودہ سایہ ہرق ساکنان خطہ فلک
افکندہ درین شصت سالگی جان بجان آفرین سپردند از سنوح این واقعہ و گزارش وقوع این حادثہ جگر تراش جان بشورش
و آشوب گرایند جہان یان سر رشتہ تدبیر از دست دادہ سراسیمہ شدند۔

جلوس داو بخش براوزنگ سلطنت

درین وقت آصف خان کہ از فدائیان و داعیان دولت شاہجہان بود با ارادت خان ہمدستان شدہ داو بخش
پسر خسرو را از قید و حبس بر آورده بنوید سلطنت مہموم شیرین کام ساخت لیکن او این حرف را باور نمی داشت تا آنکہ
بسوگند مغلطہ تسلی بخش خاطر آشفتنہ او شدند انگاہ آصف خان و ارادت خان سوار ساختہ و چتر بر سرش گرفتہ روانہ منزل
پیش شدند و نور جہان بیگم ہر چند کسان بطلب بر اور فرستادہ عز را برگرفتہ نزد ایشان زلفت ناگزیر نفس جنت مکانے را
پیش انداختہ با شاہزادہ علی عالی مقدار بر فیل نشستہ از پے شتافت و آصف خان بنارسی نام ہندو سے را بجا کچوکی
بخدست شاہزادہ بلند اقبال شاہجہان فرستادہ خبر واقعہ آنحضرت را بتقدیر او حوالہ نمود و چون وقت مقتضی عرض داشت
نوشتن بنود انگشتی مر خود را با و سپرد تا دلیل باشد براعتقاد القصد آنشب در نوشہ توقف گزیدہ روز دیگر از کوہ برآمدہ
در بہنر زول فرمودند و از انجا بہ تجبیز و تکفین پرداختہ نعش آنحضرت را مصحوب مقصود خان و دیگر بندہا روانہ لاہور
ساختند ہر وز جمعہ در ان طرف آب لاہور در باغیکہ نور جہان بیگم اساس نہادہ بود بجوار رحمت الہی سپردند با جملہ
امراے عظام و سایر بندہا کہ در موکب مسعود بادشاہ مرحوم مغفور بودند چون می دانستند کہ آصف خان بجهت انتقامت
و استقامت دولت شاہجہان این توطیہ برانگیختہ داو بخش را بسلطنت برداشتہ و در حقیقت اورا گو سفند قربانی کردہ ہمہ
بآصف خان موافقت و متابعت نمودہ آنچہ می گفتے کہ دند و تاج رضا جوئی او بودند و در حوالے بہنر خطبہ بنام
داو بخش خواندہ روانہ لاہور شدہ و چون پیوستہ از صادق خان بآصف خان اثر بے اخلاص و اتفاق نسبت بجهت
شاہجہان ظاہر می شدہ درین وقت خوف و ہراس عظیم بخاطر حق شناس اوراہ یافت بخدست آصف خان نتیجہ گشتہ

در اصلاح اینکار استعانت جست و شفیع جست تقصیر خود در خواست نمود آن مدار السلطنت شاهزاده عاے عالی مقدار را که از نوز محل گرفته بود با و حواله نمود که بخدست ایشان سعادت اندوخته ادلاک این دولت را شفیع جراثم خویش سازد و همشیره آصف خان که در عقد از دواج صادق خان بود پرستاری شاهزاده با را سعادت جاوید دانسته پروانه صفت برگرد فرق مبارک ایشان می گشت و آصف خان چون از همشیره خود نوز جهان بیگم مطمئن خاطر نبود نظر بند داشته احتیاط می نمود که یکپس نزد ایشان آمد رفت نه نماید بیگم و رین اندیشه و تدبیر که شهریار سر بر آراے سلطنت گرد و آن برگشته روزگار در لاهور خبر واقعه حضرت حنبت آشیانی را شنیده تخریک زن و فتنه پرداز می آن کوه اندیش خود با سم همیاسے سلطنت نامور ساخته دست تصرف بخزان و سایر کارخانجات بادشاهی دراز کرده هر کس را هر چه خواست داده بفرهم آوردن لشکر و جمعیت پرداخت و جمیع کارخانجات بیوتات را از خزانه و فیل خانه و قورخانه و غیره که در لاهور بود متصرف گشته در عرض یک هفته هفتاد و سه لاک روپیه نقد بمنصبه داران قدیم و جدید داده بخمال محال همست مصرف داشت و مرزا بابیسقر پسر شاهزاده و انیال را که بعد از واقعه آنحضرت فرار نموده بلاهور نزد شهریار آمده بود بجای خود سوار داشت ساخته لشکر را از آب گذرانید غافل از آنکه کار فرمایان قضا و قدر در سینه دولت صاحب دوشه خدمت گذارند که سلاطین و الاشکوه غاشیه اطاعت و فرمان برداری او را پیرایه دوش مغاخرت و مبارات خواهند ساخت و فلک شاهی بر سر دست دارد که با وجود او صعو و کفشاک را چه حد و یار اسے که در هواسے همت بال هوس تواند کشود قطره را بدریا نسبت و ادن آب خود بردن است و ازان طرف آصف خان داد بخش را بر فیل سوار کرده و خود بر فیل دیگر نشسته و بعرصه کارزار آورده در قول قرار گرفت و خواجه ابوالحسن و مخلص خان و آله و در دیخان و سادات بارهه و برادرل کار طلب گشتند و شیر خواجه بابسران و انیال در التمش مقرر شد و ارادت خان بابسیاسے از افراد بر بنار پاسے همت افشوده صادق خان و شاه نواز خان و معتمد خان و در چنار مقرر گشتند و در سه کروسے شهر تلافی تخمین اتفاق افتاد و در حمله اول انتظام افواج او از هم گسخت و نوکرانے که تجارگی فراهم آورده در برابر امر اسے قدیمی اندولت پیروز مشریتاده بود هر کدام برای شتافتند و رین وقت شهریار برگشته روزگار با دوسه هزار سوار قدیم در نظا هر شهر لاهور ایستاده انتظار نیرنگی نقد برداشت -

ناگاه غلام ترکی از جنگ گاه تافته می رسد و این خبر و کوب بومی می رساند و آن برگشته روزگار برآمد کار خود را تسخیر
 و برآمد کار خویش نهضیده بر بنمونی او بار عطف عنان نموده قلععه در آمد روز دیگر امر آمده متصل بمصار شهر بر سمت باغ
 مهندی قاسم خان لشکرگاه ساختند و اکثری از نوکران او قول گرفته آصف خان را دیدند و شب ارادت خان قلععه
 در آمد و در محفل دولت خانه بادشاهی توقف گزید و صبح آن امرای عظام بدرون ارک رفته و او بخش را بر سر آرائی
 او بار ساختند و شهریار و دوسرای حضرت محبت مکانی رفته در کج خمول خزیده بود و فیروز خان خواجه سرکه از محرمان
 و معتقدان حرم سراسر اقبال بود او را بیرون آورده بآله و ردینجان سپرد و غوطه از کمرش کشوده هر دو دستش بآن
 بسته پیش و او بخش حاضر ساخت و پس از تقدیم مراسم کورنش و تسلیم در جاها نیکه قرار یافته بود و مجوس داشتند و بعد از دو روز
 کجول ساخته در زوایه او بار بجال تبار و روز سیاه نشانیدند و پس از روزی ظهورش و هوشنگ پسران شاهزاده و اینال
 نیز گرفته مقید ساختند و آصف خان عرض داشت مشتعل بر نوید فتح و فیروزه بدرگاه شاه جهان ارسال نموده التماس
 نمود که مرکب گهوان شکوه بر جناح استعجال شتافته جهان را از آشوب و اختلال خلاص سازند اکنون مجلی از رسیدن
 بناری بدرگاه شاه جهان و نهضت رایات جهان کتایه مستقر سریر خلافت رقمزده کلک بیان می گرد و با بجمد بناری در
 عرض بیست روز از مقام چکستی که منزلیست در وسط کشمیر و زیک شنبه نوزدهم شهر ربیع الاول سنه هزار و سی و هفت
 بهجری بخیر که در التماس سرحد نظام الملک واقع شده رسانیده از راه بنترل مهاجرت خان که در همان چند روز بشارت
 تقبیل بساط بوس اقبال سر بلندی یافته بود و رفته صورت حال معروض داشت و او چون برق و باد خود را بکمرسرای
 اقبال رسانیده و بهر بدرون فرستاد آنحضرت از محل برآمدند بناری زمین بوس نموده تهنیت را معروض داشت و بعد
 آصف خان را بنظر هایلون در آورده و حد و ثلث این حادثه و گزارش بر خاطر حق شناس گرانی ظاهرا ساخت و آثار حزن و
 ملال از چهره هایلون هدی گشت چون وقت مقتضی اقامت مراسم تعزیت و ترتیب لوازم آن بود و فرصت و توقف را
 مجال دادن و ورا زکار بود و ناگزیر بالتاس مهاجرت خان و دیگر دولت خواهان که در آن وقت در رکاب سعادت بودند
 و در شنبه بیست و سوم ربیع الاول سنه هزار و سی و هفت بهجری که مختار انجم شناسان رصد بند بود و نهضت مرکب اقبال
 بر جناح استعجال از راه بجات مستقر سریر خلافت اتفاق افتاد و فرمان مرحمت عنان شتکبر رسیدن بناری در ساندن
 اخبار و نهضت مرکب سعادت بصوب دارالخلافت اکبر آید و بموجب امان انشرو با نرید که از گمران شاهراه اخلاص بودند

بر آصف خان ارسال داشتند و جان نثار خان را که از بندها به مزاجدان بود با فرمان عالیشان محتوی بر انواع مراحم و لوازش نزد خان جهان افغان که در آن وقت صاحب صوبه دکن بود فرستادند تا او را بنوید عواطف گوناگون مستمال ساخته بر ذمت انضمام او و قوت حاصل نماید چون هنگام زوال و ایام نکال او نزد یک رسیده بود راه صواب از دست داده باندیشها به باطل خود را سرگشته بادیه ضلالت ساخت بانظام الملک موافق مطلب خویش عود و اثبوت در میان آورده بسوگند مغلفا موکد گردانید و مقرر کرد چنانچه سبق رقم پذیر گشته که ملک بالاگھاٹ را با قلعه احمد نگر به تصرف او باز گذارد و درین کار سعی بلوغ نمود چنانچه تمام ملک بالاگھاٹ سوا سے قلعه احمد نگر به تصرف نظام الملک رفت بالجله چون بنجان قصد فساد داشت و اراده باطل با خود مخمر ساخته بود نخست چنین ملکی را مفت رایگان بقتیم واگذاشت که شاید در وقت بد بفریاد برسد متعارن این حال دریا به رویه که پیش از واقعه حضرت جنت مکانی از خدمت حضرت شاهجهانی حرمان سعادت اختیار نموده بچاند و رک داخل ولایت نظام الملک است رفته بنا کام رود کار بسر می برد آمده بنجان جهان ملحق گشت و محرک سلسله فتنه و فساد شد و آقا فضل دیوان صوبه دکن که بر اورش دیوان شریار بود و وزیر بشاه جهان اخلاص درست نداشت حرفها به پوچ بآن افغان برگشته بخت خاطر نشان نمود بالجله جان نثار خان که فرمان گیتی مطاع بکبت استمالت خان بنجان آورده به آنکه عرض داشت در جواب فرمان قلمی نماند به نیل مقصود رخصت معاودت ارزانی فرمود القصه خان جهان فرزندمان خود را با سکندر دولتانی و جمعی از افغانان که از مصیم قلب با او موافقت داشتند در برهان پور گذاشته خود با جمعی از بندها به باد شاهی که بظاهر دم از موافقت او می زدند و خود را از شر او محافظت می نمودند مثل راجه گجنگ و راجه جیسنگ و غیره باند آورده اکثر محال ولایت مالوار را تصرف شد و منسوبات باطنی و فتنه پروازی خود را بر عالمیان ظاهر ساخت و هم بزودی برگشته به برهان پور رفت چون موکب گیهان شکوه بسرحد ملک کجرات ریات اقبال برافراشت عرض داشت تا هر خان که بخطاب شیرخانی سرفراز می داشت بدنی برانها را خلاص و دولت خواهی خویش و اولاده ها به باطل سیف خان که در آن وقت صوبه دار احمد آباد بود رسید و چون سیف خان در ایام حیات حضرت جنت مکانی نسبت به بندها به شاهجهان مصدر رگستاخیا شده بود از کردارها به خویش خوت و هراسی عظیم داشت رسیدن عرض داشت شیرخان مصداق این معنی گشت لهذا شیرخان را بمرحوم خسروانه مستمال و امیدوار ساخته به صاحب صوبگی کجرات سرگرم خدمت گردانیده فرمان شد که شهر احمد آباد را متصرف شده و اهل متحمل خود

نمایند و سیف خان را نظر بند بدرگاه والا حاضر سازد و درین وقت سیف خان بیماری صعب داشت و چون به شیر
کلان نواب قدسی القاب فلک احتجاب ممتاز الزمانی در حاکم سیف خان بود و آن ملکه جهان به بشیره خویش نهایت
محبت و دل نگرانی ظاهری ساخت مراعات خاطر ایشان بر دست همت و مروت شاه جهان لازم و محتم بود و لا جسم
خدمت پرستان دستوری یافت که با احمد آباو شافته سیف خان را نظر بند بجنور بیار و دو نگاه دارد که آسیب جاسنه به
سیف خان نرسد و موکب منصور از گذر دریای نرسد به آب پیاری عبور فرموده در ظاهر قصبه سنور که بر کنار آب
مذکور واقع است نزول سعادت ارزانی داشتند و در آن مقام دلگشایش و زن قمری از عمر ابد پیوند آراستگی یافت
و سید دلیر خان باره که از یکتایان و جوانان چیده رزم آزا بود و در آن سعادت زمین بوس فرق عزت برافراخت و
منصب او چهار هزار و دوهزار سوار مقر گشت و درین جشن از عرض داشت شیر خان معروض گردید که از نوشته
سایه کاران کجرات و بعضی اذانها در لاهور از معلوم شد که آصف خان و دیگر دولت خواهان که داد بخش را دست
نشان ساخته به مقابل شهریار شافته بودند و در حوالی لاهور با فوج او در جنگ راسخ نصرت برافراختند و شهریار و رقله
لاهور متحصن گشته در معنی بزدان درآمد خدمت پرست خان که بهجت محافظت سیف خان شافته بود چون بحوالی
احمد آباد پیوست شیر خان با استقبال فرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصه برآمده جبین اخلاص را به سعادت نوبت
نورانی ساخت و سیف خان لا علاج همراه خدمت پرست خان روانه درگاه گشت و حضرت شاه جهان به شفاعت نواب
فلک احتجاب جرائم او را بخواه مقرون داشته از قید آزاد ساختند و شیر خان از ضبط نسق شهر خاطر پر داخه با دیگر امر مثل
میرزا عیسی ترخان و میرزا والی و غیرهم در محمود آباد بسعادت زمین بوس کام رو اسس مراد گردیدند و چون تالاب
کاکریه که در ظاهر شهر احمد آباد واقع است محل نزول رایات اقبال گشت بهفت روز در آن مقام دلکش بهجت تنظیم و
تقسیم ملک اقامت فرموده شیر خان را به منصب بیج هزار و دوهزار سوار و صوبه داری ملک کجرات بلند پای بخشیدند
و میرزا عیسی ترخان را به منصب چهار هزار و دوهزار سوار و ایالت ملک نشین سرفراز ساختند و بهجت نظام کارستان
سلطنت و انتظام مصالح دولت خدمت پرست خان را که از مستعدان محرابان جهان ممتاز بود نزد آصف خان به لاهور
فرستادند و فرمان مالیشان بخواه خاص مدد دریافت که درین هنگام که آسمان آشوب طلب و زمین فتنه جوست اگر
داد بخش پسر خسرو و برادر او و شهریار پسران شاهزاده و انبال را آواره و همراهی عدم ساخته دولت خواهان را از نوبت

خاطر و شورش دل فارغ سازند بصلاح و صواب بد قرین تر خواهد بود و در یکشنبه بست دوم شهر جادی الاولی سینه هزار
سی و هفت بهری باتفاق دولت خواهان و رایوان دولت خانه خاص و عام لاهور خطبه بنام نامی و القاب گرامی بادشاه
بلند اقبال مسند آراست تخت سلطنت و اجلال رونق و بهای پذیرفت و داور بخشش را که دولت خواهان روزی چند بکثرت
مصلحت وقت تسکین شورش به سلطنت برداشته بودند و شکیب ساخته و رگوشه او بار محبوس گردانیدند و شب چهارشنبه
بست و پنجم ماه مذکور را در باگوشا سب برادرش و شهریار و ملهورث و دوشنگ پسران شاهزاده و انیال آواره حواس فنا
ساختند و گلشن هستی را از خض و خاشاک وجودشان برداشتند و درین وقت سونکب اقبال بجد و دملک رانا پیوست
و رانا کرن در مقام گوگلنده که سابق در ایام شاهزادگی بادرش رانا امر سنگه باوراک سعادت آستان بوس مفتخر و مهابی
گشته بود بتبارک اخلاص شتافته دولت زمین بوس دریافت و پیشکش و رخور خویش گذرانیده سعادت جاویدانه وخت و
شهنشاه در یاد دل آن برگزیده خویش را با انواع و اقسام مراحم و نوازش سرفراز سنجیده خلعت با و حکم کی نعل قطبی که
سه هزار روپی قیمت داشت و شمشیر مرصع و خنجر مرصع و ذیل خاصه بارخوث نقره و اسب خاصه با زین طلا عنایت فرمودند
و محال جاگیر او را بدستور سابق مقرر داشتند و برکنار کول ماندل جشن وزن مبارک شمس سال سی و هفتم از محرابه محمدم
آراستگی یافت و بتاریخ هفتم جمادی الاولی ساحت دار البیگت امیر افغانیه کب منصور محسود بهشت برین گردید
و بآیین جد بزرگوار خویش پیاده بزیارت روضه منوره متبرکه شتافته آداب زیارت تعقدیم رسانیدند و باقسام خیرات
سبرات پرداختند و مسجد عالی از سنگ مرمر طرح افکنده به بنایان چاکدست مقرر فرمودند که در اندک ایام حسن انجام
بخشد و بخوابش سیس سالار جمابت خان خان خانان صوبه امیر و پرگنات آن نواحی بجاگیر او مرحمت فرموده
عازم دارالخلافه گردیدند و در اثنای راه خان عالم و مظفر خان محموری و بهادر خان اوزبک و راجه بے سنگم
و انے راسے سنگدن و راجه بهارت بندیه و سید بهوہ کاری و بسیاری از بندگان حاسے بقدم شوق و اخلاص شتافته
سعادت زمین بوس دریافتند و شب پنجشنبه بست و ششم جمادی الاولی موکب فلک شکوه در ظاهر دارالخلافه
اکبر آباد به باغ نور جهان منزل اقبال از زانی فرمود و قاسم خان حاکم شهر سعادت زمین بوس جبین اخلاص نورانی
ساخته صبلح آن که پنجشنبه بود بهمنان نخت و دولت فیل سوار داخل شده خرمن خرمن زر برین و سیار ریخته دامان
اہل بیت را مال مال مراد ساختند

جلوس شاه جهان براورنگ سلطنت

چون ساعت جلوس میمنت مانوس براورنگ خلافت و جهانبانی روز و شبانه بست و هفتم جمادی الآخرے بود در دولت خانہ ایام شاهزادگی نزول سعادت فرمودند مدت ده روز و ران سر منزل کامرانی مقام فرمودند و بتاسیج مذکور سوار سمند دولت و اقبال داخل قلعه مبارک شده در دولت خانہ خاص و عام سریر سلطنت بجلوس اشرف آسمان پایه گردانیدند و خطبه و سک را بنام نامی و لقب گرامی خویش زیب و زینت بخشیدند و طغرائے غرائے ابوالمظفر شهاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاه جهان بادشاه غازی بر مناشیر دولت ثبت شد و جهان پیر از سر نو جوان گردید و جهانیان را سرمایہ امن و امان بدست افتاد

بالحقیقت